بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوۃ امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

ناشر ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مطبع ________ قریشی آرٹ پریس

کتابت ________ سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ________ ۲۰۰ روپے

سال اشاعت ________ مارچ ۲۰۰۴ء

پیش لفظ

یہ ایک حقیقت ہے کہ قرآن مجید رُشد و ہدایت، علم و معرفت کا سب سے بڑا سرچشمہ ہے لیکن قرآن مجید کو سمجھنے کے لئے احادیثِ نبوی اور اقوالِ آئمہ اطہار ضروری ہیں جن کے بغیر قرآن سمجھ میں نہیں آسکتا۔ چونکہ قرآن مجید میں آیاتِ محکمات، آیاتِ متشابہات ہیں قصص ہیں، رموز ہیں، ناسخ و منسوخ ہیں، قوانین ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اس لئے ضروری ہے کہ ان کو اُن ہی حضرات سے سمجھا جائے جو علم لدُنی کے حامل ہیں اور آنحضرت کے تعلیم کردہ ہیں۔ جن کی زبان پر عصمت کا پہرہ ہے جو آیہ تطہیر کے مصداق ہیں یعنی چہاردہ معصومین علیہم السلام جن کے گھر میں قرآن نازل ہوا جو رموزِ قرآن سے بخوبی واقف ہیں۔

میری اور میرے سب بھائیوں خاص کر عالی جناب سید شمیم الحسن صاحب نقوی (مرحوم) جنھوں نے بسترِ مرگ پر بھی مجھ سے یہی سوال کیا تھا کہ جس طرح تفسیر القرآن دیدہ زیبی میں اپنا مقام آپ رکھتی ہے اسی طرح اُصول کافی کب آرہی ہے۔ لیکن افسوس کہ بھائی صاحب کا انتقال ۳۰ نومبر ۱۹۸۴ء کو کرومویل ہسپتال لندن میں ہوگیا اور وہ یہ خواہش لئے ہوئے معصومین علیہم السلام کے جوارِ رحمت میں تشریف لے گئے۔

میں نے قارئین کی آسانی کے لئے اُصول کافی جلد اوّل کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا۔ پہلا حصّہ زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر ۱۹۸۶ء میں آچکا ہے جو کتاب العقل اور کتاب التوحید پر مشتمل ہے، دوسرا حصّہ جس میں کتاب الرسالت، نبوت، خلافت اور امامت ہے آپ کے سامنے ہے تیسرا حصّہ کتاب الولادت معصومینؑ سے تعلق رکھتا ہے اور چوتھے حصے میں کتاب الایمان والکفر ہے، پانچواں حصہ کتاب الدعا اور فضل القرآن اور کتاب العشرۃ پر مشتمل ہوگا اس طرح اصول کافی جس کا ترجمہ والد محترم مفسرِ قرآن مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ نے دو حصوں میں کیا تھا۔ میں نے آپ حضرات کی آسانی کے لئے اس کو پانچ حصوں میں تقسیم کر دیا۔ تاکہ کتاب کے دیکھنے سے یہ معلوم ہو سکے کہ اس میں کس عنوان کے تحت احادیث ہیں دوسرے یہ کہ کتاب زیادہ ضخیم بھی نہ ہونے پائے۔ انشاء اللہ اگر مددِ باری تعالیٰ اور تائیدِ امام عصرؑ شاملِ حال رہی تو جلد ہی یہ جلدیں مومنین کرام کے سامنے ہوں گی۔ اسی طرح فروغ کافی کو بھی مختلف جلدوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔

میں اپنی اور اپنے والد بزرگوار عالی جناب مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ کی طرف سے ارباب عقل و دانش اور علمائے کرام کی خدمت میں دست بستہ عرض کروں گا کہ اگر اس ترجمہ میں کسی قسم کی کمی نظر آئے تو اسے نظر انداز فرمائیں کیونکہ دامن بشریت غلطیوں سے پاک نہیں۔

وما توفیقی الا باللہ

ڈاکٹر سید ندیم الحسن نقوی
بی ایس سی، ایم بی بی ایس
کراچی

نحمدہ ونصلی علیٰ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رسولہ الکریم

کتاب الحجت

اس کتاب میں حسب ذیل ابواب ہیں

۱۔ حجت خدا کی طرف لوگوں کا مضطر ہونا۔

۲۔ طبقات انبیاء و مرسلین و آئمہ۔

۳۔ رسولؐ و نبی و محدّث کا فرق۔

۴۔ بغیر وجود امام مخلوق پر حجت خدا قائم نہیں ہوتی۔

۵۔ زمین کسی وقت حجت خدا سے خالی نہیں رہتی۔

۶۔ اگر روئے زمین پر صرف دو آدمی رہ جائیں تو ان میں ایک ضرور حجت خدا ہوگا۔

۷۔ معرفت امام اور اس کی طرف رجوع۔

۸۔ اطاعت آئمہ کا فرض ہونا۔

۹۔ آئمہ لوگوں پر اللہ کی طرف سے گواہ ہیں۔

۱۰۔ آئمہ علیہم السلام ہادیٔ خلق ہیں۔

۱۱۔ آئمہ علیہم السلام ولی امر اور خزانۂ علم الٰہی ہیں

۱۲۔ آئمہ خلفاء اللہ ہیں زمین میں اور ابواب ہیں جن سے علم لیا جائے۔

۱۳۔ آئمہ نور خدا ہیں۔

۱۴۔ آئمہ علیہم السلام ارکان ارض ہیں۔

۱۵۔ فضیلت امام اور اس کی صفات۔

۱۶۔ آئمہ علیہم السلام ولاۃ امر ہیں اور وہ محسود خلق ہیں جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔

۱۷۔ آئمہ علیہم السلام وہ علامات الٰہیہ ہیں جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔

۱۸۔ وہ آیات جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔ آئمہ علیہم السلام۔

۱۹۔ اللہ و رسولؐ نے آئمہ کے ساتھ ہونا فرض کیا ہے۔

۲۰۔ وہ اہل الذکر جن سے سوال کرنے کا اللہ نے لوگوں کو حکم دیا ہے آئمہ علیہم السلام ہیں۔

۲۱۔ خدا نے اپنی کتاب میں جن کے علم کی تعریف کی ہے وہ آئمہ علیہم السلام ہیں۔

۲۲۔ راسخون فی العلم آئمہ ہیں۔

۲۳۔ جن کو خدا کی طرف سے علم ملا ہے اور جن کے سینوں میں علم نے قرار پکڑا ہے آئمہ ہیں۔

۲۴۔ جن کا خدا نے اصطفا کیا ہے اور اپنی کتاب کا وارث بنایا ہے وہ آئمہ ہیں۔

۲۵۔ کتاب خدا میں دو اماموں کا ذکر ہے اوّل جو خدا کی طرف بلانے والے ہیں وہ ہمارے آئمہ ہیں دوسرے جو جہنم کی طرف بلاتے ہیں۔

۲۶/۲۷ جن نعمتوں کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے وہ آئمہ علیہم السلام ہیں۔

۲۸۔ متوسمین جن کا ذکر قرآن میں ہے آئمہ ہیں اور صراط مستقیم وہی ہیں۔

۲۹۔ نبیؐ اور آئمہؑ کے سامنے اعمال پیش ہوتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلا باب

اضطرار الی الحجّۃ

كِتابُ الْحُجَّة

٥ (بابُ الْاضطِرارِ إلَى الْحُجَّةِ)

[قالَ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكُلَيْنِي مُصَنِّفُ هٰذَا الْكِتابِ رَحِمَهُ اللهُ : حَدَّثَنا]

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْعَبّاسِ بْنِ عُمَرَ الْفُقَيْمِيِّ ، عَنْ هِشامِ بْنِ الْحَكَمِ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ قالَ لِلزِّنْدِيقِ الَّذِي سَأَلَهُ مِنْ أَيْنَ أَثْبَتَّ الْأَنْبِياءَ وَالرُّسُلَ ؟ قالَ : إنّا لَمّا أَثْبَتْنا أَنَّ لَنا خالِقاً صانِعاً مُتَعالِياً عَنّا وَعَنْ جَمِيعِ ما خَلَقَ وَكانَ ذٰلِكَ الصّانِعُ حَكِيماً مُتَعالِياً لَمْ يَجُزْ أَنْ يُشاهِدَهُ خَلْقُهُ وَلا يُلامِسُوهُ فَيُباشِرَهُمْ وَ يُباشِرُوهُ وَ يُحاجَّهُمْ وَ يُحاجُّوهُ ، ثَبَتَ أَنَّ لَهُ سُفَراءَ فِي خَلْقِهِ ؛ يُعَبِّرُونَ عَنْهُ إلَى خَلْقِهِ وَ عِبادِهِ وَ يَدُلُّونَهُمْ عَلَى مَصالِحِهِمْ وَ مَنافِعِهِمْ وَما بِهِ بَقاؤُهُمْ وَفِي تَرْكِهِ فَناؤُهُمْ ؛ فَثَبَتَ الْآمِرُونَ وَ النّاهُونَ عَنِ الْحَكِيمِ الْعَلِيمِ فِي خَلْقِهِ وَالْمُعَبِّرُونَ عَنْهُ جَلَّ وَعَزَّ وَهُمُ الْأَنْبِياءُ عَلَيْهِمُ السَّلامُ وَ صَفْوَتُهُ مِنْ خَلْقِهِ ، حُكَماءَ مُؤَدَّبِينَ بِالْحِكْمَةِ مَبْعُوثِينَ بِها ، غَيْرَ مُشارِكِينَ لِلنّاسِ عَلَى مُشارَكَتِهِمْ لَهُمْ فِي الْخَلْقِ وَ التَّرْكِيبِ فِي شَيْءٍ مِنْ أَحْوالِهِمْ مُؤَيَّدِينَ مِنْ عِنْدِ الْحَكِيمِ الْعَلِيمِ بِالْحِكْمَةِ ؛ ثُمَّ ثَبَتَ ذٰلِكَ فِي كُلِّ دَهْرٍ وَ زَمانٍ مِمّا أَتَتْ بِهِ الرُّسُلُ وَ الْأَنْبِياءُ مِنَ الدَّلائِلِ وَالْبَراهِينِ ، لِكَيْلا تَخْلُوَ أَرْضُ اللهِ مِنْ حُجَّةٍ يَكُونُ مَعَهُ عِلْمٌ يَدُلُّ عَلَى صِدْقِ مَقالَتِهِ وَ جَوازِ عَدالَتِهِ .

۱۔ ہشام بن الحکم سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک زندیق (دہریہ) نے کہا۔ انبیاء و مرسلین کے آنے کا ثبوت کیا ہے فرمایا جب ہم پر یہ ثابت ہو گیا ہے کہ ہمارا ایک خالق ہے جو صانع عالم ہے اور ہم سے اور تمام مخلوق سے بلند و برتر ہے اور یہ صانع حکیم سب پر غالب ہے اور یہ بھی جان لیا کہ مخلوق میں سے کوئی اس کو دیکھ نہیں سکتا

اور نہ اس کو چھو سکتا ہے اور نہ وہ مخلوق سے ملتا ہے اور نہ مخلوق اس سے ملتی جلتی ہے تو ثابت ہو گیا کہ اس کے کچھ پیغامبر اس کے بندوں کی طرف آئے تاکہ وہ اس کی باتیں بتائیں اور اس کے مصالح اور منافع کو سمجھائیں اور ان چیزوں کو بتائیں جن کے بجا لانے میں ان کی بقاء اور ترک میں ان کی موت ہو پس وہ ثابت ہوئے خدا کی مخلوق کو امر و نہی کرنے والے اور اس کے احکام کو بتانے والے وہی لوگ انبیا علیہم السلام ہیں جو اس کے برگزیدہ بندے صاحب حکمت اور ادب آموز ہیں اور راست گفتار اور درست کردار ہیں ان کی اس خصوصیت میں کوئی ان کا شریک نہیں باوجودیکہ وہ بلحاظ خلقت وہ لوگوں کے شریک ہیں اور وہ خدائے حکیم و علیم کی طرف سے موید بالحکمہ ہیں۔

یہ بھی ثابت ہے کہ زمانہ کے ہر حصہ میں انبیاء و مرسلین، دلائل و براہین کے ساتھ آتے رہے تاکہ زمین کسی وقت حجت خدا سے خالی نہ رہے اور ہر حجت کے ساتھ علم ہوتا ہے جو دلیل ہوتا ہے ان کے راستی گفتار اور صاحب عدل و انصاف ہونے کی۔

٢ـ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ؛ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ؛ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام : إِنَّ اللَّهَ أَجَلُّ وَ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يُعْرَفَ بِخَلْقِهِ ، بَلِ الْخَلْقُ يُعْرَفُونَ بِاللَّهِ ؛ قَالَ : صَدَقْتَ ، قُلْتُ: إِنَّ مَنْ عَرَفَ أَنَّ لَهُ رَبّاً، فَقَدْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَعْرِفَ أَنَّ لِذَلِكَ الرَّبِّ رِضاً وَ سَخَطاً وَ أَنَّهُ لَا يُعْرَفُ رِضَاهُ وَ سَخَطُهُ إِلَّا بِوَحْيٍ أَوْ رَسُولٍ، فَمَنْ لَمْ يَأْتِهِ الْوَحْيُ فَقَدْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَطْلُبَ الرُّسُلَ فَإِذَا لَقِيَهُمْ عَرَفَ أَنَّهُمُ الْحُجَّةُ وَ أَنَّ لَهُمُ الطَّاعَةَ الْمُفْتَرَضَةَ وَقُلْتُ لِلنَّاسِ : تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله كَانَ هُوَ الْحُجَّةَ مِنَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ ؟ قَالُوا : بَلَى قُلْتُ فَحِينَ مَضَى رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله مَنْ كَانَ الْحُجَّةَ عَلَى خَلْقِهِ؟ فَقَالُوا : الْقُرْآنُ فَنَظَرْتُ فِي الْقُرْآنِ فَإِذَا هُوَ يُخَاصِمُ بِهِ الْمُرْجِيُّ وَ الْقَدَرِيُّ وَ الزِّنْدِيقُ الَّذِي لَا يُؤْمِنُ بِهِ حَتَّى يَغْلِبَ الرِّجَالَ بِخُصُومَتِهِ فَعَرَفْتُ أَنَّ الْقُرْآنَ لَا يَكُونُ حُجَّةً إِلَّا بِقَيِّمٍ، فَمَا قَالَ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ كَانَ حَقّاً ، فَقُلْتُ لَهُمْ :مَنْ قَيِّمُ الْقُرْآنِ (١) فَقَالُوا ابْنُ مَسْعُودٍ قَدْ كَانَ يَعْلَمُ وَ عُمَرُ يَعْلَمُ وَ حُذَيْفَةُ يَعْلَمُ ، قُلْتُ : كُلَّهُ ؟ قَالُوا : لَا ، فَلَمْ أَجِدْ أَحَداً يُقَالُ : إِنَّهُ يَعْرِفُ ذَلِكَ كُلَّهُ إِلَّا عَلِيّاً عليه السلام وَإِذَا كَانَ الشَّيْءُ بَيْنَ الْقَوْمِ فَقَالَ هَذَا : لَا أَدْرِي وَ قَالَ هَذَا :لَا أَدْرِي وَ قَالَ هَذَا : لَا أَدْرِي وَ قَالَ هَذَا :أَنَا أَدْرِي ، فَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيّاً عليه السلام كَانَ قَيِّمَ الْقُرْآنِ وَكَانَتْ طَاعَتُهُ مُفْتَرَضَةً وَكَانَ الْحُجَّةَ عَلَى النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَأَنَّ مَا قَالَ فِي الْقُرْآنِ فَهُوَ حَقٌّ ؛ فَقَالَ : رَحِمَكَ اللَّهُ .

٢۔ منصور ابن حازم راوی ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا اللہ تعالیٰ اجل و اکرم ہے اس سے کہ مخلوق کو اپنی معرفت کرائے بلکہ مخلوق کو چاہیئے کہ اللہ کی معرفت حاصل کرے فرمایا ٹھیک ہے میں نے کہا جو کوئی اتنی بات سمجھ لے کہ اس کا کوئی رب ہے تو اس کو چاہیئے کہ یہ بھی جانے کہ اس کے لئے رضا اور غصہ بھی ہے پس اس کی رضامندی اور ناراضی کو نہیں جانا جا سکتا

مگر وحی سے یا رسول اللہؐ سے۔ لہذا جس کے پاس وحی نہیں آتی اُسے چاہیئے کہ رسولوں کو تلاش کرے اور جب مل جائے تو یہ جان لے کہ یہ لوگ حجت خدا ہیں ان کی اطاعت فرض ہے لوگوں نے کہا کہ حجت خدا تو قرآن ہے میں نے کہا قرآن سے تو مرجیہ، قدریہ اور وہ زندیق جو قرآن پر ایمان نہیں رکھتے اپنے مقصد و عقیدہ کے مطابق دلیل لاتے ہیں یہاں تک کہ اپنے مقابل کو مغلوب کر لیتے ہیں لہذا معلوم ہوا کہ قرآن حجت نہیں ہے مگر اپنے ایک حافظ کے ساتھ تاکہ اس کے بارے میں جو کچھ بیان کرے وہ حق ہو میں نے ان لوگوں سے پوچھا۔ تمہارے نزدیک محافظِ قرآن کون ہے انھوں نے کہا کہ ابن مسعود کہ وہ عالم ہے عمر کہ وہ عالم ہیں حذیفہ کہ وہ بھی عالم ہیں میں نے کہا کہ کیا یہ سب قرآن کے عالم ہیں انھوں نے کہا نہیں۔ میں نے کہا پھر میں کسی کو یہ کہتے کیوں نہیں پاتا کہ پورے قرآن کا علم رکھنے والا اور کوئی نہیں، میں تو ان کے سوا ایک کو بھی ایسا نہیں پاتا۔ اگر قوم میں عالم قرآن ہوتا تو ایسا کیوں ہوتا۔

ایک کہے میں یہ نہیں جانتا، دوسرا کہے میں یہ نہیں جانتا اور علیؑ کہیں میں جانتا ہوں پس میں گواہی دیتا ہوں کہ علیؑ عالم و محافظ قرآن اور لوگوں پر حجت ہیں۔ رسولؐ کے بعد اور جو کچھ انھوں نے قرآن کے مطابق بتایا ہے وہ حق ہے یہ سن کر امام علیہ السلام نے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے۔

۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ : كَانَ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ ؑ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ مِنْهُمْ حُمْرَانُ بْنُ أَعْيَنَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ وَ هِشَامُ بْنُ سَالِمٍ وَ الطَّيَّارُ وَ جَمَاعَةٌ فِيهِمْ هِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ وَهُوَ شَابٌّ فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ ؑ : يَا هِشَامُ ! أَلَا تُخْبِرُنِي كَيْفَ صَنَعْتَ بِعَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ؟ وَ كَيْفَ سَأَلْتَهُ ؟ فَقَالَ هِشَامُ : يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ إِنِّي أُجِلُّكَ وَ أَسْتَحْيِيكَ وَلَا يَعْمَلُ لِسَانِي بَيْنَ يَدَيْكَ ، فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَافْعَلُوا قَالَ هِشَامُ: بَلَغَنِي مَا كَانَ فِيهِ عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ وَ جُلُوسُهُ فِي مَسْجِدِ الْبَصْرَةِ فَعَظُمَ ذَلِكَ عَلَيَّ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ وَ دَخَلْتُ الْبَصْرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَتَيْتُ مَسْجِدَ الْبَصْرَةِ فَإِذَا أَنَا بِحَلْقَةٍ كَبِيرَةٍ فِيهَا عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ وَ عَلَيْهِ شَمْلَةٌ سَوْدَاءُ مُتَّزِرًا بِهَا مِنْ صُوفٍ ، وَ شَمْلَةٌ مُرْتَدِيًا بِهَا وَ النَّاسُ يَسْأَلُونَهُ ، فَاسْتَفْرَجْتُ النَّاسَ فَأَفْرَجُوا لِي ، ثُمَّ قَعَدْتُ فِي آخِرِ الْقَوْمِ عَلَى رُكْبَتَيَّ ، ثُمَّ قُلْتُ : أَيُّهَا الْعَالِمُ ! إِنِّي رَجُلٌ غَرِيبٌ تَأْذَنُ لِي فِي مَسْأَلَةٍ ! فَقَالَ لِي : نَعَمْ ؛ فَقُلْتُ لَهُ أَلَكَ عَيْنٌ ؟ فَقَالَ : يَا بُنَيَّ أَيُّ شَيْءٍ هَذَا مِنَ السُّؤَالِ وَ شَيْءٌ تَرَاهُ كَيْفَ تَسْأَلُ عَنْهُ ؟ فَقُلْتُ هَكَذَا مَسْأَلَتِي ، فَقَالَ : يَا بُنَيَّ سَلْ وَ إِنْ كَانَتْ مَسْأَلَتُكَ حَمْقَاءَ[2] قُلْتُ : أَجِبْنِي فِيهَا ؛ قَالَ لِي : سَلْ ، قُلْتُ : أَلَكَ عَيْنٌ ؛ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : فَمَا تَصْنَعُ بِهَا ؟ قَالَ : أَرَى بِهَا الْأَلْوَانَ وَ الْأَشْخَاصَ قُلْتُ : فَلَكَ أَنْفٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : فَمَا تَصْنَعُ بِهِ ؟ قَالَ : أَشَمُّ بِهِ الرَّائِحَةَ ، قُلْتُ : أَلَكَ فَمٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ فَمَا تَصْنَعُ بِهِ ؟ قَالَ : أَذُوقُ بِهِ الطَّعْمَ ، قُلْتُ: فَلَكَ

أَذُنٌ ؛ قَالَ : نَعَمْ ؛ قُلْتُ : فَمَا تَصْنَعُ بِهَا ؟ قَالَ : أَسْمَعُ بِهَا الصَّوْتَ ؛ قُلْتُ ؛ أَلَكَ قَلْبٌ ، قَالَ: نَعَمْ؛ قُلْتُ : فَمَا تَصْنَعُ بِهِ ؟ قَالَ: أُمَيِّزُ بِهِ كُلَّمَا وَرَدَ عَلَىٰ هٰذِهِ الْجَوَارِحِ وَ الْحَوَاسِّ ، قُلْتُ : أَوَلَيْسَ فِي هٰذِهِ الْجَوَارِحِ غِنىً عَنِ الْقَلْبِ ؟ فَقَالَ : لَا ؛ قُلْتُ : وَكَيْفَ ذٰلِكَ وَهِيَ صَحِيحَةٌ سَلِيمَةٌ ؟ قَالَ : يَا بُنَيَّ ؛ إِنَّ الْجَوَارِحَ إِذَا شَكَّتْ فِي شَيْءٍ شَمَّتْهُ أَوْ رَأَتْهُ أَوْ ذَاقَتْهُ أَوْ سَمِعَتْهُ رَدَّتْهُ إِلَى الْقَلْبِ فَيَسْتَيْقِنُ الْيَقِينَ وَ يُبْطِلُ الشَّكَّ ؛ قَالَ هِشَامٌ: فَقُلْتُ لَهُ : فَإِنَّمَا أَقَامَ اللهُ الْقَلْبَ لِشَكِّ الْجَوَارِحِ ؟ قَالَ: نَعَمْ؛ قُلْتُ . لَابُدَّ مِنَ الْقَلْبِ وَ إِلَّا لَمْ تَسْتَيْقِنِ الْجَوَارِحُ ؟ قَالَ : نَعَمْ فَقُلْتُ لَهُ : يَا أَبَا مَرْوَانَ فَاللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَىٰ لَمْ يَتْرُكْ جَوَارِحَكَ حَتَّىٰ جَعَلَ لَهَا إِمَاماً يُصَحِّحُ لَهَا الصَّحِيحَ وَيَتَيَقَّنُ بِهِ مَا شُكَّ فِيهِ وَ يَتْرُكُ هٰذَا الْخَلْقَ كُلَّهُمْ فِي حَيْرَتِهِمْ وَ شَكِّهِمْ وَ اخْتِلَافِهِمْ ؛ لَا يُقِيمُ لَهُمْ إِمَاماً يَرُدُّونَ إِلَيْهِ شَكَّهُمْ وَ حَيْرَتَهُمْ وَ يُقِيمُ لَكَ إِمَاماً لِجَوَارِحِكَ تَرُدُّ إِلَيْهِ حَيْرَتَكَ وَ شَكَّكَ ؟ ؛ قَالَ فَسَكَتَ وَ لَمْ يَقُلْ لِي شَيْئاً ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ لِي : أَنْتَ هِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ فَقُلْتُ : لَا ، قَالَ . أَمِنْ جُلَسَائِهِ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَمِنْ أَيْنَ أَنْتَ قَالَ قُلْتُ :مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ: فَأَنْتَ إِذاً هُوَ ، ثُمَّ ضَمَّنِي إِلَيْهِ وَأَقْعَدَنِي فِي مَجْلِسِهِ وَزَالَ عَنْ مَجْلِسِهِ وَمَا نَطَقَ حَتَّىٰ قُمْتُ ، قَالَ : فَضَحِكَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام وَقَالَ: يَا هِشَامُ ،مَنْ عَلَّمَكَ هٰذَا ؟ قُلْتُ : شَيْءٌ أَخَذْتُهُ مِنْكَ وَ أَلَّفْتُهُ ، فَقَالَ : هٰذَا وَاللهِ مَكْتُوبٌ فِي صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ .

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اصحاب کی ایک جماعت حاضر تھی جن میں حمران بن اعین و محمد بن نعمان و ہشام بن سالم اور طیار اور ہشام بن الحکم بھی تھے ، ہشام بن الحکم ایک جوان آدمی تھے۔ حضرت ابو عبداللہ (امام) نے فرمایا اے ہشام ذرا بتاؤ تو عمرو بن عبید اور تم نے کیا گفتگو کی تھی اور کیا کیا سوال کئے تھے۔ ہشام نے کہا یا ابن رسول اللہ! آپؑ کا احترام میری نظر میں بہت زیادہ ہے حیا مانع ہے اور آپؑ کے سامنے بولنے کی جرأت نہیں ہوتی۔ حضرت نے فرمایا جو میں نے حکم دیا ہے اس کو بجا لاؤ۔ ہشام نے کہا مجھے پتہ چلا کہ عمرو بن عبید مسجد بصرہ میں وعظ کیا کرتا ہے اور یہ امر مجھ پر بڑا شاق گزرا میں کوفہ سے چلا اور جمعہ کے روز بصرہ پہنچا۔ پھر مسجد بصرہ میں آیا۔ میں نے دیکھا ایک بہت بڑا حلقہ جماعت ہے اور عمرو بن عبید معتزلی ان میں بیٹھا ہے سیاہ عمامہ باندھے ہوئے اور اونی چادر اوڑھے ہوئے لوگ اس سے سوال کر رہے ہیں میں لوگوں کو ہٹاتا بچاتا آگے بڑھا اور آخر حصہ میں دو زانو ہو بیٹھا۔ میں نے کہا۔ اے عالم میں مرد مسافر ہوں تجھ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اس نے کہا پوچھو۔ میں نے کہا۔ تمہارے آنکھ ہے۔ اس نے کہا بیٹا یہ کیسا سوال ہے تم دیکھتے ہو اور پھر یہ سوال کرتے ہو۔ میں نے کہا۔ میرا سوال ایسا ہی ہے اس نے کہا۔ خیر پوچھو اگرچہ یہ احمقانہ سوال ہے میں نے کہا جیسا بھی ہے آپ جواب دیجئے۔ اس نے کہا بہتر، پوچھو، میں نے کہا۔

میں :۔ آپ کے آنکھ ہے؟

عمرو:۔ ہے۔

میں :۔اس سے آپ کیا کام لیتے ہیں۔؟

عمرو:۔ رنگ اور اجسام کو دیکھتا ہوں۔

میں:۔ آپ کے ناک بھی ہے؟

عمرو:۔ ہے۔

میں:۔ اس سے کیا کام لیتے ہیں ؟

عمرو:۔ خوشبو، بدبو سونگھتا ہوں

میں:۔ آپ کے کان بھی ہیں

عمرو:۔ ہیں۔

میں:۔ ان سے کیا کام لیتے ہیں؟

عمرو:۔ آواز سنتا ہوں

میں:۔ آپ کے زبان ہے۔

عمرو:۔ ہے۔

میں:۔ اس سے کیا کام لیا جاتا ہے؟

عمرو:۔ کھانے کا ذائقہ معلوم ہوتا ہے

میں :۔آپ کے دل بھی ہے؟

عمرو:۔ ہے۔

میں:۔ یہ کیا کام کرتا ہے ؟

عمرو:۔ جب مجھے حواس کی مدرکات میں شک واقع ہوتا ہے تو دل کی طرف رجوع کرتا ہوں جس سے یقین حاصل ہو جاتا ہے اور شک دور ہو جاتا ہے۔

میں :۔ تو خدا نے دل کو حواس کا شک دور کرنے کے لئے بنایا ہے۔

عمرو:۔ بے شک۔

میں:۔ تو بغیر قلب کے اعضاء کا شک دور نہیں ہو سکتا۔

عمرو:۔ بے شک۔

میں:۔ اے ابو مروان، جب خدا نے ان چند حواس کو بغیر امام نہیں چھوڑا کہ ان کا علم صحیح رہے اور یقین حاصل ہو کر شک

دور ہو تو بھلا اپنے تمام بندوں کو حیرت، شک اور اختلاف کی حالت میں کیسے چھوڑ دیا اور کوئی ایسا ہادی نہ بنایا کہ ان کے شک و حیرت کو دور کرے اور ان کے اختلاف کو مٹائے یہ سن کر وہ ساکت ہو گیا اور کچھ نہ کہا اور پھر میری طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا تم ہشام ابن الحکم ہو، میں نے کہا نہیں، کہا ان کے مصاحبو میں سے ہو میں نے کہا نہیں۔ اس نے پھر کہا۔ تم کہاں کے رہنے والے ہو۔ میں نے کہا کہ اہل کوفہ سے ہوں۔

اس نے کہا بس تم وہی ہو پھر مجھے اپنے پاس بٹھایا اور جب تک میں بیٹھا رہا خاموش رہا۔ امام یہ سن کر ہنسے اور فرمایا۔ اے ہشام! یہ تمہیں کس نے سکھایا۔ میں نے کہا کہ یہ تو آپ ہی سے اخذ کر کے ترتیب دیا ہے۔ فرمایا یہی دلیل ابراہیم و موسیٰ کے صحیفوں میں ہے۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ (ع) فَوَرَدَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فَقَالَ : إِنِّي رَجُلٌ صَاحِبُ كَلَامٍ وَفِقْهٍ وَفَرَائِضَ وَقَدْ جِئْتُ لِمُنَاظَرَةِ أَصْحَابِكَ ، فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ (ع) : كَلَامُكَ مِنْ كَلَامِ رَسُولِ اللهِ (ص) أَوْ مِنْ عِنْدِكَ ؟ فَقَالَ : مِنْ كَلَامِ رَسُولِ اللهِ (ص) وَمِنْ عِنْدِي ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ (ع) : فَأَنْتَ إِذاً شَرِيكُ رَسُولِ اللهِ ؟ قَالَ : لَا ، قَالَ . فَسَمِعْتَ الْوَحْيَ عَنِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ يُخْبِرُكَ ؟ قَالَ : لَا . قَالَ : فَتَجِبُ طَاعَتُكَ كَمَا تَجِبُ طَاعَةُ رَسُولِ اللهِ (ص) ؟ قَالَ : لَا ، فَالْتَفَتَ أَبُوعَبْدِاللهِ (ع) إِلَيَّ فَقَالَ : يَا يُونُسَ ابْنَ يَعْقُوبَ ؛ هٰذَا قَدْ خَصَمَ نَفْسَهُ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ ، ثُمَّ قَالَ . يَا يُونُسُ ؛ لَوْ كُنْتَ تُحْسِنُ الْكَلَامَ كَلَّمْتَهُ ، قَالَ يُونُسُ . فَيَا لَهَا مِنْ حَسْرَةٍ ـ فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي سَمِعْتُكَ تَنْهَى عَنِ الْكَلَامِ وَ تَقُولُ : وَيْلٌ لِأَصْحَابِ الْكَلَامِ يَقُولُونَ : هٰذَا يَنْقَادُ وَ هٰذَا لَا يَنْقَادُ وَهٰذَا يَنْسَاقُ وَهٰذَا لَا يَنْسَاقُ وَهٰذَا نَعْقِلُهُ وَ هٰذَا لَا نَعْقِلُهُ ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ (ع) : إِنَّمَا قُلْتُ ، فَوَيْلٌ لَهُمْ إِنْ تَرَكُوا مَا أَقُولُ وَذَهَبُوا إِلَىٰ مَا يُرِيدُونَ ثُمَّ قَالَ لِي : اخْرُجْ إِلَى الْبَابِ فَانْظُرْ مَنْ تَرَىٰ مِنَ الْمُتَكَلِّمِينَ فَأَدْخِلْهُ ؛ قَالَ : فَأَدْخَلْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَعْيَنَ وَكَانَ يُحْسِنُ الْكَلَامَ وَ أَدْخَلْتُ الْأَحْوَلَ وَ كَانَ يُحْسِنُ الْكَلَامَ وَ أَدْخَلْتُ هِشَامَ بْنَ سَالِمٍ وَكَانَ يُحْسِنُ الْكَلَامَ وَ أَدْخَلْتُ قَيْسَ بْنَ الْمَاصِرِ وَ كَانَ عِنْدِي أَحْسَنَهُمْ كَلَاماً ، وَكَانَ قَدْ تَعَلَّمَ الْكَلَامَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ (ع) ، فَلَمَّا اسْتَقَرَّ بِنَا الْمَجْلِسُ ـ وَ كَانَ أَبُو عَبْدِاللهِ (ع) قَبْلَ الْحَجِّ يَسْتَقِرُّ أَيَّاماً فِي جَبَلٍ فِي طَرَفِ الْحَرَمِ فِي فَازَةٍ لَهُ مَضْرُوبَةٍ ـ قَالَ فَأَخْرَجَ أَبُوعَبْدِ اللهِ (ع) رَأْسَهُ مِنْ فَازَتِهِ فَإِذَا هُوَ بِبَعِيرٍ يَخُبُّ فَقَالَ : هِشَامٌ وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ ، قَالَ فَظَنَنَّا أَنَّ هِشَاماً رَجُلٌ مِنْ وُلْدِ عَقِيلٍ كَانَ شَدِيدَ الْمَحَبَّةِ لَهُ قَالَ : فَوَرَدَ هِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ

قَالَ: يَا طَاقِيُّ! كَلِّمْهُ، فَكَلَّمَهُ فَظَهَرَ عَلَيْهِ الأَحْوَلُ، ثُمَّ قَالَ: يَا هِشَامَ بْنَ سَالِمٍ كَلِّمْهُ، فَتَعَارَفَا[٣] ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام لِقَيْسٍ الْمَاصِرِ: كَلِّمْهُ فَكَلَّمَهُ فَأَقْبَلَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام يَضْحَكُ مِنْ كَلَامِهِمَا مِمَّا قَدْ أَصَابَ الشَّامِيَّ فَقَالَ لِلشَّامِيِّ: كَلِّمْ هٰذَا الْغُلَامَ يَعْنِي هِشَامَ بْنَ الْحَكَمِ، فَقَالَ: نَعَمْ فَقَالَ لِهِشَامٍ: يَا غُلَامُ سَلْنِي فِي إِمَامَةِ هٰذَا! فَغَضِبَ هِشَامٌ حَتَّى ارْتَعَدَ ثُمَّ قَالَ لِلشَّامِيِّ: يَا هٰذَا أَرَبُّكَ أَنْظَرُ لِخَلْقِهِ أَمْ خَلْقُهُ لِأَنْفُسِهِمْ فَقَالَ الشَّامِيُّ: بَلْ رَبِّي أَنْظَرُ لِخَلْقِهِ، قَالَ فَفَعَلَ بِنَظَرِهِ لَهُمْ مَاذَا؟ قَالَ: أَقَامَ لَهُمْ حُجَّةً وَدَلِيلاً كَيْ لَا يَتَشَتَّتُوا أَوْ يَخْتَلِفُوا، يَتَأَلَّفُهُمْ وَيُقِيمُ أَوَدَهُمْ وَيُخْبِرُهُمْ بِفَرْضِ رَبِّهِمْ، قَالَ: فَمَنْ هُوَ؟ قَالَ: رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله، قَالَ هِشَامٌ: فَبَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله؟ قَالَ: الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ، قَالَ هِشَامٌ: فَهَلْ نَفَعَنَا الْيَوْمَ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ فِي رَفْعِ الْاِخْتِلَافِ عَنَّا؟ قَالَ الشَّامِيُّ: نَعَمْ، قَالَ: فَلِمَ اخْتَلَفْتُ أَنَا وَأَنْتَ وَصِرْتَ إِلَيْنَا مِنَ الشَّامِ فِي مُخَالَفَتِنَا إِيَّاكَ؟ قَالَ: فَسَكَتَ الشَّامِيُّ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام لِلشَّامِيِّ: مَا لَكَ لَا تَتَكَلَّمُ؟ قَالَ الشَّامِيُّ: إِنْ قُلْتُ: لَمْ نَخْتَلِفْ كَذَبْتُ وَإِنْ قُلْتُ: إِنَّ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ يَرْفَعَانِ عَنَّا الْاِخْتِلَافَ أَبْطَلْتُ لِأَنَّهُمَا يَحْتَمِلَانِ الْوُجُوهَ وَإِنْ قُلْتُ: قَدِ اخْتَلَفْنَا وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا يَدَّعِي الْحَقَّ فَلَمْ يَنْفَعْنَا إِذَنِ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ، إِلَّا أَنَّ لِي عَلَيْهِ هٰذِهِ الْحُجَّةَ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: سَلْهُ تَجِدْهُ مَلِيّاً، فَقَالَ الشَّامِيُّ: يَا هٰذَا! مَنْ أَنْظَرُ لِلْخَلْقِ أَرَبُّهُمْ أَوْ أَنْفُسُهُمْ؟ فَقَالَ هِشَامٌ: رَبُّهُمْ أَنْظَرُ لَهُمْ مِنْهُمْ لِأَنْفُسِهِمْ، فَقَالَ الشَّامِيُّ: فَهَلْ أَقَامَ لَهُمْ مَنْ يَجْمَعُ لَهُمْ كَلِمَتَهُمْ وَيُقِيمُ أَوَدَهُمْ وَيُخْبِرُهُمْ بِحَقِّهِمْ مِنْ بَاطِلِهِمْ؟ قَالَ هِشَامٌ: فِي وَقْتِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله أَوِ السَّاعَةِ؟ قَالَ الشَّامِيُّ: فِي وَقْتِ رَسُولِ اللهِ رَسُولُ اللهِ وَالسَّاعَةِ مَنْ؟ فَقَالَ هِشَامٌ: هٰذَا الْقَاعِدُ الَّذِي تُشَدُّ إِلَيْهِ الرِّحَالُ وَيُخْبِرُنَا بِأَخْبَارِ السَّمَاءِ [وَالْأَرْضِ] وِرَاثَةً عَنْ أَبٍ عَنْ جَدٍّ، قَالَ الشَّامِيُّ: فَكَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ ذٰلِكَ؟ قَالَ هِشَامٌ: سَلْهُ عَمَّا بَدَا لَكَ، قَالَ الشَّامِيُّ: قَطَعْتَ عُذْرِي فَعَلَيَّ السُّؤَالُ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: يَا شَامِيُّ! أُخْبِرُكَ كَيْفَ كَانَ سَفَرُكَ وَكَيْفَ كَانَ طَرِيقُكَ؟ كَانَ كَذَا وَكَذَا، فَأَقْبَلَ الشَّامِيُّ يَقُولُ: صَدَقْتَ، أَسْلَمْتُ لِلّٰهِ السَّاعَةَ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: بَلْ آمَنْتَ بِاللهِ السَّاعَةَ، إِنَّ الْإِسْلَامَ قَبْلَ الْإِيمَانِ وَعَلَيْهِ يَتَوَارَثُونَ وَيَتَنَاكَحُونَ وَالْإِيمَانُ عَلَيْهِ يُثَابُونَ، فَقَالَ الشَّامِيُّ: صَدَقْتَ فَأَنَا السَّاعَةَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَأَنَّكَ وَصِيُّ الْأَوْصِيَاءِ، ثُمَّ الْتَفَتَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام إِلَى حُمْرَانَ، فَقَالَ: تُجْرِي الْكَلَامَ عَلَى الْأَثَرِ فَتُصِيبُ، وَالْتَفَتَ إِلَى هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ فَقَالَ: تُرِيدُ الْأَثَرَ وَلَا تَعْرِفُهُ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى الْأَحْوَلِ، فَقَالَ: قَيَّاسٌ رَوَّاغٌ[٢] تَكْسِرُ بَاطِلاً بِبَاطِلٍ إِلَّا أَنَّ بَاطِلَكَ أَظْهَرُ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى قَيْسٍ الْمَاصِرِ، فَقَالَ: تَتَكَلَّمُ وَأَقْرَبُ مَا تَكُونُ مِنَ الْخَبَرِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله أَبْعَدُ مَا تَكُونُ مِنْهُ، تَمْزُجُ

وَهُوَ أَوَّلُ مَا اخْتَطَّتْ لِحْيَتُهُ وَلَيْسَ فِينَا إِلَّا مَنْ هُوَ أَكْبَرُ سِنّاً مِنْهُ، قَالَ: فَوَسَّعَ لَهُ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام وَ قَالَ: نَاصِرُنَا بِقَلْبِهِ وَلِسَانِهِ وَيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ، يَا حُمْرَانُ! كَلِّمِ الرَّجُلَ، فَكَلَّمَهُ فَظَهَرَ عَلَيْهِ حُمْرَانُ، ثُمَّ قَالَ يَا طَاقِيُّ! كَلِّمْهُ، فَكَلَّمَهُ فَظَهَرَ عَلَيْهِ الْأَحْوَلُ، ثُمَّ قَالَ: يَا هِشَامَ بْنَ سَالِمٍ كَلِّمْهُ، فَتَعَارَفَا ثُمَّ قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام لِقَيْسٍ الْمَاصِرِ: كَلِّمْهُ فَكَلَّمَهُ فَأَقْبَلَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام يَضْحَكُ مِنْ كَلَامِهِمَا مِمَّا قَدْ أَصَابَ الشَّامِيَّ فَقَالَ لِلشَّامِيِّ: كَلِّمْ هٰذَا الْغُلَامَ يَعْنِي هِشَامَ بْنَ الْحَكَمِ، فَقَالَ: نَعَمْ فَقَالَ لِهِشَامٍ: يَا غُلَامُ! سَلْنِي فِي إِمَامَةِ هٰذَا؛ فَغَضِبَ هِشَامٌ حَتّٰى ارْتَعَدَ ثُمَّ قَالَ لِلشَّامِيِّ: يَا هٰذَا أَرَبُّكَ أَنْظَرُ لِخَلْقِهِ أَمْ خَلْقُهُ لِأَنْفُسِهِمْ فَقَالَ الشَّامِيُّ: بَلْ رَبِّي أَنْظَرُ لِخَلْقِهِ؛ قَالَ فَفَعَلَ بِنَظَرِهِ لَهُمْ مَاذَا؟ قَالَ: أَقَامَ لَهُمْ حُجَّةً وَدَلِيلاً كَيْ لَا يَتَشَتَّتُوا أَوْ يَخْتَلِفُوا، وَيَتَأَلَّفُهُمْ وَيُقِيمَ أَوَدَهُمْ وَيُخْبِرَهُمْ بِفَرْضِ رَبِّهِمْ، قَالَ: فَمَنْ هُوَ؟ قَالَ: رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، قَالَ هِشَامٌ: فَبَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم؟ قَالَ: الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ، قَالَ هِشَامٌ: فَهَلْ نَفَعَنَا الْيَوْمَ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ فِي رَفْعِ الْاِخْتِلَافِ عَنَّا؟ قَالَ الشَّامِيُّ: نَعَمْ، قَالَ: فَلِمَ اخْتَلَفْتُ أَنَا وَأَنْتَ وَصِرْتَ إِلَيْنَا مِنَ الشَّامِ فِي مُخَالَفَتِنَا إِيَّاكَ؟ قَالَ: فَسَكَتَ الشَّامِيُّ، فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام لِلشَّامِيِّ: مَا لَكَ لَا تَتَكَلَّمُ؟ قَالَ الشَّامِيُّ: إِنْ قُلْتُ: لَمْ نَخْتَلِفْ كَذَبْتُ وَإِنْ قُلْتُ: إِنَّ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ يَرْفَعَانِ عَنَّا الْاِخْتِلَافَ أَبْطَلْتُ لِأَنَّهُمَا يَحْتَمِلَانِ الْوُجُوهَ وَإِنْ قُلْتُ: قَدِ اخْتَلَفْنَا وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا يَدَّعِي الْحَقَّ فَلَمْ يَنْفَعْنَا إِذَنِ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ، إِلَّا أَنَّ لِي عَلَيْهِ هٰذِهِ الْحُجَّةَ، فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: سَلْهُ تَجِدْهُ مَلِيّاً، فَقَالَ الشَّامِيُّ: يَا هٰذَا! مَنْ أَنْظَرُ لِلْخَلْقِ أَرَبُّهُمْ أَوْ أَنْفُسُهُمْ؟ فَقَالَ هِشَامٌ: رَبُّهُمْ أَنْظَرُ لَهُمْ مِنْهُمْ لِأَنْفُسِهِمْ، فَقَالَ الشَّامِيُّ: فَهَلْ أَقَامَ لَهُمْ مَنْ يَجْمَعُ لَهُمْ كَلِمَتَهُمْ وَيُقِيمُ أَوَدَهُمْ وَيُخْبِرُهُمْ بِحَقِّهِمْ مِنْ بَاطِلِهِمْ؟ قَالَ هِشَامٌ: فِي وَقْتِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَوِ السَّاعَةِ؟ قَالَ الشَّامِيُّ: فِي وَقْتِ رَسُولِ اللهِ رَسُولُ اللهِ وَالسَّاعَةِ مَنْ؟ فَقَالَ هِشَامٌ: هٰذَا الْقَاعِدُ الَّذِي تُشَدُّ إِلَيْهِ الرِّحَالُ وَيُخْبِرُنَا بِأَخْبَارِ السَّمَاءِ [وَالْأَرْضِ]، وِرَاثَةً عَنْ أَبٍ عَنْ جَدٍّ، قَالَ الشَّامِيُّ: فَكَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ ذٰلِكَ؟ قَالَ هِشَامٌ: سَلْهُ عَمَّا بَدَا لَكَ، قَالَ الشَّامِيُّ، قَطَعْتَ عُذْرِي فَعَلَيَّ السُّؤَالُ، فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: يَا شَامِيُّ، أُخْبِرُكَ كَيْفَ كَانَ سَفَرُكَ وَكَيْفَ كَانَ طَرِيقُكَ؟ كَانَ كَذَا وَكَذَا، فَأَقْبَلَ الشَّامِيُّ يَقُولُ: صَدَقْتَ، أَسْلَمْتُ لِلّٰهِ السَّاعَةَ، فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: بَلْ آمَنْتَ بِاللهِ السَّاعَةَ، إِنَّ الْإِسْلَامَ قَبْلَ الْإِيمَانِ وَعَلَيْهِ يَتَوَارَثُونَ وَيَتَنَاكَحُونَ وَالْإِيمَانُ عَلَيْهِ يُثَابُونَ، فَقَالَ الشَّامِيُّ: صَدَقْتَ فَأَنَا السَّاعَةَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَأَنَّكَ وَصِيُّ الْأَوْصِيَاءِ، ثُمَّ الْتَفَتَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام إِلٰى حُمْرَانَ، فَقَالَ: تُجْرِي الْكَلَامَ عَلَى الْأَثَرِ فَتُصِيبُ(۱) وَالْتَفَتَ إِلٰى هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ: فَقَالَ تُرِيدُ الْأَثَرَ وَلَا تَعْرِفُهُ، ثُمَّ

الْتَفَتَ إِلَى الأَحْوَلِ، فَقَالَ: قَيَّاسٌ رَوَّاغٌ تَكْسِرُ بَاطِلاً بِبَاطِلٍ إِلاَّ أَنَّ بَاطِلَكَ أَظْهَرُ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى قَيْسٍ الْمَاصِرِ، فَقَالَ: تَتَكَلَّمُ وَأَقْرَبُ مَاتَكُونُ مِنَ الْخَبَرِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله أَبْعَدُ مَاتَكُونُ مِنْهُ، تَمْزُجُ الْحَقَّ مَعَ الْبَاطِلِ وَقَلِيلُ الْحَقِّ يَكْفِي عَنْ كَثِيرِ الْبَاطِلِ أَنْتَ وَالأَحْوَلُ قَفَّازَانِ حَاذِقَانِ، قَالَ يُونُسُ: فَظَنَنْتُ وَاللهِ أَنَّهُ يَقُولُ لِهِشَامٍ قَرِيباً مِمَّا قَالَ لَهُمَا، ثُمَّ قَالَ: يَاهِشَامُ! لاَتَكَادُ تَقَعُ تَلْوِي رِجْلَيْكَ إِذَا هَمَمْتَ بِالأَرْضِ طِرْتَ، مِثْلُكَ فَلْيُكَلِّمِ النَّاسَ: فَاتَّقِ الزَّلَّةَ وَالشَّفَاعَةُ مِنْ وَرَائِهَا إِنْ شَاءَ اللهُ.

۴۔ یونس بن یعقوب سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں ایک روز حاضر تھا کہ ایک شامی آیا اور کہنے لگا میں شام کا رہنے والا ہوں اور علم کلام و فقہ و فرائض کا عالم ہوں اس لئے آیا ہوں کہ آپ کے اصحاب سے مناظرہ کروں۔

حضرت نے فرمایا، تیرا کلام رسولؐ کے کلام سے ہوگا یا تیری طرف سے۔ اس نے کہا کچھ رسولؐ کا کلام ہوگا اور کچھ میری طرف سے ہوگا۔

حضرت نے فرمایا تو اس صورت میں تو رسول اللہ کا شریک بن گیا۔ اس نے کہا نہیں، فرمایا کیا تو نے اللہ کی وحی سنی ہے جس نے تجھے خبر دی ہے اس نے کہا نہیں، فرمایا تو کیا تیری اطاعت رسولؐ کی اطاعت کی طرح واجب ہے۔ کہا نہیں۔

حضرت نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے یونس بن یعقوب دیکھو۔ اس نے مکالمہ سے پہلے ہی اپنے کو ملزم بنا لیا۔ پھر حضرت نے فرمایا کہ اگر میرے کلام کو تو نے اچھی طرح سمجھ لیا ہے تو اس سے کلام کر، پھر فرمایا۔ اے یونس! افسوس ہے اس پر کہ تو نے علم کلام کو اچھی طرح حاصل نہیں کیا۔ میں نے کہا۔ آپ نے چونکہ کلام سے روک دیا ہے اور فرمایا ہے کہ وائے ہو اہلِ کلام پر کہ وہ کہتے ہیں کہ یہاں اخفائے دلیل ہے یہاں نہیں ہے یہاں ظہور دلیل ہے یہاں نہیں ہے یہ ہماری سمجھ میں آتا ہے یہ نہیں آتا یعنی مجادلہ اور مکابرہ کرتے ہیں اور قرآن و حدیث سے روگردانی کر کے کچھ کا کچھ کہتے ہیں پس ایسے کلام سے منع کیا ہے پھر حضرت نے فرمایا۔ وائے ہو ان لوگوں پر جنھوں نے میرے قول کو ترک کیا اور دوسرے لوگوں کی باتوں کو بیان کرنے لگے۔

پھر مجھ سے فرمایا۔ دروازہ پر جاؤ اور دیکھو متکلمین شیعہ میں سے جو نظر آئے اس کو بلا لو۔ پس میں نے بلایا حمران بن اعین کو یہ علم کلام خوب جانتے تھے۔ پھر احول کو بلایا، علم کلام کے یہ بھی ماہر تھے، پھر ہشام ابن سالم کو بلایا، یہ بھی علم کلام سے خوب واقف تھے۔ پھر ماصر آئے۔ میرے نزدیک بیان سب سے زیادہ قابل تھے کیوں کہ انھوں نے حضرت علی بن الحسین علیہ السلام سے حاصل کیا تھا۔

اس کے بعد ہم سب بیٹھ گئے اس ضمن میں یہ بھی کہہ دوں کہ امام علیہ السلام نے قبل حج کچھ دن حرم کے پاس ایک پہاڑ کے دامن میں گزارے تھے وہاں آپ کے لئے ایک چھوٹا سا خیمہ نصب کر دیا گیا تھا آپ نے اس میں سے سر نکال کر دیکھا تو ایک اونٹ بلبلاتا نظر آیا۔ فرمایا خدا کی قسم یہ ہشام آ رہا ہے۔

ہم کو معلوم ہوا تھا کہ ہشام اولاد عقیل ابن ابوطالب سے ہیں اور بڑے شدید المحنت انسان ہیں۔ پس ہشام ابن الحکم آگئے وہ سبزہ آغاز تھے اور وہ ہم سب سے کم سن تھے امام علیہ السلام نے ان کو اپنے پہلو میں جگہ دی اور فرمایا ہماری مدد کرو اپنے قلب اور زبان اور ہاتھ سے۔

پھر فرمایا اے حمران اس شامی سے مناظرہ کرو۔ وہ اس پر غالب آگئے پھر فرمایا۔ اے طاقی اب تم بحث کرو، وہ بھی اس پر غالب آگئے۔ پھر ہشام بن سالم سے فرمایا۔ اب تم اس کی خبر لو۔ انھوں نے دونوں سے الگ بحث کی۔ پھر امام علیہ السلام نے قیس یاصر کو حکم دیا۔ حضرت ان دونوں کے مکالمہ سے ہنسے۔ شامی کو ان کے مقابل کامیابی نہ ہوئی اور اس کو اضطراب لاحق ہوا۔

شامی نے کہا۔ اے لڑکے مجھ سے ان کی امامت میں گفتگو کرو، ہشام کو یہ سن کر غصہ میں آیا اور انتہائے غیظ میں تھر تھر کانپنے لگے اور فرمایا۔ اے شخص یہ بتا۔ تیرا رب مخلوق کی کارسازی زیادہ کرسکتا ہے یا مخلوق خود، شامی نے کہا اللہ ہی بہتر کارساز ہے بہ نسبت مخلوق کے۔

ہشام نے کہا۔ خدا نے مخلوق کی بہتری کے لئے کیا کیا۔ اس نے کہا۔ ان کے لئے دلیل اور حجت کو قائم کیا۔ تاکہ وہ متفرق نہ ہوں اور اختلاف ان میں پیدا نہ ہو اور الفت سے رہیں اور ان کی کج روی درست ہو جائے۔ ہشام نے کہا۔ وہ کون ہے؟ شامی نے کہا۔ رسول اللہؐ، پوچھا رسولؐ کے بعد، کہا کتاب وسنت، کیا کتاب وسنت نے ہمارے اختلاف کو دور کر دیا۔ شامی نے کہا ضرور، ہشام نے کہا پھر ہمارے تمہارے درمیان اختلاف کیوں ہے اور تم ہماری مخالفت میں شام سے کیوں آئے ہو۔ یہ سن کر وہ شامی چپ ہو گیا۔ امام نے فرمایا بولتے کیوں نہیں، اس نے کہا۔ کیا بولوں، اگر کہتا ہوں اختلاف نہیں تو جھوٹ ہے اور اگر یہ کہوں کہ کتاب وسنت اختلاف کو دور کرنے والے ہیں تو بھی صحیح نہیں اور اگر کہتا ہوں کہ ہم میں اختلاف ہے اور ہم میں ہر شخص اپنے حق پر ہونے کا مدعی ہے تو ایسی صورت میں کتاب وسنت نے ہمیں فائدہ کیا دیا۔ بے شک اس کی یہ حجت مجھ پر قائم ہوئی۔ حضرت نے فرمایا۔ اے شامی۔ اب یہی سوال تو ہشام سے کر تو اس کو پورا پائے گا۔ یہ سن کر شامی نے کہا۔ اے ہشام یہ بتاؤ کہ خدا بندوں کا زیادہ سازگار ہے یا بندے خود اپنے لئے۔ ہشام نے کہا۔ ان کا رب ان کے لئے ان سے زیادہ کارساز ہے۔ شامی نے کہا پس اس نے کوئی ایسی چیز بندوں کے لئے کی ہے جس سے وہ ایک مرکز پر جمع ہو جائیں ان کی کجی دور ہو جائے اور ان کو اپنے حق سے آگاہی ہو۔ ہشام نے کہا۔ رسولؐ کے وقت میں بتاؤں یا اب؟ اس نے کہا۔ اب کے لئے بتاؤ۔ ہشام نے کہا۔ اب حجت خدا یہ ہیں جو تیرے سامنے بیٹھے ہیں دور دور سے لوگ آکر انہی سے زمین آسمان کی خبریں معلوم کرتے ہیں یہ اپنے باپ دادا کے علوم کے وارث ہیں اس نے کہا میں یہ کیسے جانوں، ہشام نے کہا۔ جو تیرا دل چاہے ان سے سوال کر لے۔ شامی نے کہا تم نے مجھے قائل کر دیا۔ اب مجھے سوال کرنا ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ اے شامی! کیا میں تجھے تیرے سفر کے حالات بتا دوں، سن یہ یہ واقعات تجھے راہ میں پیش آئے۔ اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ میں اب اللہ پر اسلام لے آیا۔ کیونکہ اسلام قبل ایمان ہے اسلام

لانے کے بعد میراث ملتی ہے مناکحت صحیح ہوتی ہے اور ایمان کے بعد اعمال کا ثواب ملتا ہے، ہشام نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد اللہ کے رسولؐ ہیں اور آپؑ وصی الاوصیاء ہیں پھر حضرت نے حمران سے فرمایا۔ تم نے اپنے کلام کو بنا بر اثر جاری کیا اور اس میں اس لئے کامیاب ہوئے کہ آپ کی سند محکمات سے تھی۔ پھر احوال سے فرمایا۔ تم نے قیاس سے کام لیا اور باطل کو باطل سے توڑا۔ لیکن تمہارا باطل زیادہ ظاہر تھا۔ پھر قیس ماصر سے فرمایا۔ تم نے جو کچھ کہا۔ وہ احادیث رسولؐ سے زیادہ قریب تر تھا اور احادیث مخالفان سے کم یعنی تم نے ان احادیث شیعہ کو پیش کیا۔ جن کو مخالف نہیں مانتا۔ تم نے حق و باطل کو ملا کر پیش کیا۔ حالانکہ کم حق باطل کثیر پر غالب آتا ہے تم اور احول کود پھاند کر کنارے پر آنے والے ہو۔ یونس نے کہا کہ میرا گمان یہ تھا کہ ہشام کے بارہ میں بھی کچھ ایسا ہی کہیں گے جیسا کہ ان دونوں کے بارہ میں کہا ہے۔ لیکن آپ نے فرمایا۔ اے ہشام! تم مخالفوں کے فریب میں کبھی نہ آؤ گے اور پائے ثبات میں تزلزل اور اضطراب نہ ہوگا۔ جب تم قصد بحث کرتے ہو تو زمین سے بلند ہو کر اس کے اطراف پر خوب نظر کر لیتے ہو۔ پس اللہ نے چاہا تو اس کے بعد ہر لغزش سے محفوظ رہو گے۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبانٍ قالَ: أَخْبَرَنِي الأَحْوَلُ: أَنَّ زَيْدَبْنَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام بَعَثَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُسْتَخْفٍ، قالَ: فَأَتَيْتُهُ فَقالَ لِي: يا أَباجَعْفَرٍ ماتَقُولُ إِنْ طَرَقَكَ طارِقٌ مِنّا أَتَخْرُجُ مَعَهُ؟ قالَ: فَقُلْتُ لَهُ: إِنْ كانَ أَباكَ أَوْ أَخاكَ، خَرَجْتُ مَعَهُ، قالَ: فَقالَ لِي: فَأَنا أُرِيدُ أَنْ أَخْرُجَ أُجاهِدُ هٰؤُلاءِ الْقَوْمَ فَاخْرُجْ مَعِي، قالَ: قُلْتُ: لا ما أَفْعَلُ جُعِلْتُ فِداكَ، قالَ: فَقالَ لِي: أَتَرْغَبُ بِنَفْسِكَ عَنِّي؟ قالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنَّما هِيَ نَفْسٌ واحِدَةٌ فَإِنْ كانَ لِلّٰهِ فِي الأَرْضِ حُجَّةٌ فَالْمُتَخَلِّفُ عَنْكَ ناجٍ وَالْخارِجُ مَعَكَ هالِكٌ وَإِنْ لاتَكُنْ لِلّٰهِ حُجَّةٌ فِي الأَرْضِ فَالْمُتَخَلِّفُ عَنْكَ وَالْخارِجُ مَعَكَ سَواءٌ، قالَ فَقالَ لِي: يا أَباجَعْفَرٍ كُنْتُ أَجْلِسُ مَعَ أَبِي عَلَى الْخِوانِ فَيُلْقِمُنِي الْبَضْعَةَ السَّمِينَةَ وَ يُبَرِّدُ لِيَ اللُّقْمَةَ الْحارَّةَ حَتّٰى تَبْرُدَ شَفَقَةً عَلَيَّ وَلَمْ يُشْفِقْ عَلَيَّ مِنْ حَرِّ النّارِ، إِذا أَخْبَرَكَ بِالدِّينِ وَلَمْ يُخْبِرْنِي بِهِ؟ فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِداكَ مِنْ شَفَقَتِهِ عَلَيْكَ مِنْ حَرِّ النّارِ لَمْ يُخْبِرْكَ، خافَ عَلَيْكَ أَنْ لاتَقْبَلَهُ فَتَدْخُلَ النّارَ وَأَخْبَرَنِي أَنا فَإِنْ قَبِلْتُ نَجَوْتُ وَإِنْ لَمْ أَقْبَلْ لَمْ يُبالِ أَنْ أَدْخُلَ النّارَ، ثُمَّ قُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِداكَ أَنْتُمْ أَفْضَلُ أَمِ الأَنْبِياءُ؟ قالَ: بَلِ الأَنْبِياءُ قُلْتُ: يَقُولُ يَعْقُوبُ لِيُوسُفَ عليه السلام: « يا بُنَيَّ لاتَقْصُصْ رُؤْياكَ عَلىٰ إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْداً » لِمَ لَمْ يُخْبِرْهُمْ حَتّٰى كانُوا لايَكِيدُونَهُ وَلٰكِنْ كَتَمَهُمْ ذٰلِكَ فَكَذا أَبُوكَ كَتَمَكَ لِأَنَّهُ خافَ عَلَيْكَ، قالَ: فَقالَ: أَما وَاللّٰهِ لَئِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ لَقَدْ حَدَّثَنِي صاحِبُكَ بِالْمَدِينَةِ أَنِّي أُقْتَلُ وَأُصْلَبُ بِالْكُناسَةِ وَأَنَّ عِنْدَهُ لَصَحِيفَةً فِيها قَتْلِي وَ

صَلْبِي. فَحَجَجْتُ فَحَدَّثْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام بِمَقَالَةِ زَيْدٍ وَمَا قُلْتُ لَه ، فَقَالَ لِي : أَخَذْتَهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ فَوْقِ رَأْسِهِ وَمِنْ تَحْتِ قَدَمَيْهِ وَلَمْ تَتْرُكْ لَهُ مَسْلَكاً يَسْلُكُهُ.

۵ - ابان سے مروی ہے کہ خبر دی مجھے احول نے کہ زید بن علی بن الحسین نے کسی کو ان کی تلاش میں بھیجا۔ اس زمانے میں زید چھپے ہوئے تھے پس میں ان کے پاس آیا۔ انھوں نے مجھ سے کہا۔ اے ابوجعفر اگر ہم میں سے کوئی آنے والا تمہارے پاس آئے تو کیا تم اس کے ساتھ خروج کروگے میں نے کہا اگر آپ کے باپ یا بھائی ہوں گے تو میں ان کے ساتھ ضرور خروج کروں گا انھوں نے کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ میں اس قوم سے جہاد کرنے نکلوں لہذا تم میرے ساتھ ہو۔ میں نے کہا میں ایسا نہ کروں گا انھوں نے کہا کیا تم مجھ سے نفرت کرتے ہو۔ میں نے کہا میری ایک اکیلی جان ہے (آپ کو اس سے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اگر روئے زمین پر خدا کی کوئی حجت (منصوص من اللہ امام) ہے تو آپ سے روگردانی کرنے والا ناجی ہے اور آپ کے ساتھ نکلنے والا ہلاک ہونے والا ہے اور اگر روئے زمین پر کوئی حجت خدا نہ ہو تو آپ سے روگردانی کرنے والا اور آپ کے ساتھ خروج کرنے والا دونوں برابر ہیں انھوں نے کہا کہ اے ابوجعفر تم کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جب میں دسترخوان پر کھانا کھاتا تھا تو میرے پدر بزرگوار میرے منہ میں لقمے دیتے تھے اور عمدہ گوشت کی بوٹیاں مجھے کھلاتے تھے۔

اور گرم لقموں کو پھونک کر ٹھنڈا کرتے تھے تاکہ گرم نہ کھاؤں، یہ شفقت تھی میرے حال پر۔ تو جب کھانے کی گرمی میرے لئے برداشت نہ کرتے تھے تو کیا دوزخ میں جانا برداشت کرلیتے بایں طور کہ جس امر سے تم کو آگاہ کیا۔ مجھے اس کی خبر نہ دی میں نے کہا کہ یہ بھی اسی شفقت کے لحاظ سے تھا جوان کو آپؑ پر تھی اس لئے آپ کو خبر نہ دی کہ اگر آپ نے اس کی امامت کو قبول نہ کیا تو نار جہنم کا سامنا ہوگا اور مجھے اس لئے آگاہ کیا کہ اگر میں نے اس کی امامت کو قبول کرلیا تو نجات ہو جائے گی اور اگر قبول نہ کروں گا تو انھیں میرے دوزخ میں جلنے کی پرواہ نہ ہوگی۔ پھر میں نے کہا یہ تو بتلایئے آپ افضل ہیں یا انبیا۔ انھوں نے کہا انبیاء۔ میں نے کہا۔

یعقوبؑ نے اپنے بیٹے یوسف سے کہا تھا کہ اپنے خواب اپنے بھائیوں سے نہ بیان کرنا ورنہ کوئی چال تمہارے ساتھ چل جائیں گے غرض ان کو خبر نہ دی تاکہ مکر نہ کریں اور یہ خبر ان سے چھپائے ہی رکھی ایسے ہی آپ کے پدر بزرگوار نے چھپایا کیونکہ ان کو آپ سے خوف تھا۔ انھوں نے کہا۔ جو کچھ تم نے کہا میں اس سے رکنے والا نہیں۔ کیوں کہ تمہارے صاحب (امام جعفر صادقؑ) نے مدینہ میں لوگوں کو بتایا ہے کہ میں کناسہ میں قتل کیا جاؤں گا اور سولی دیا جاؤں گا ان کے پاس ایک صحیفہ ہے جس میں میرے قتل ہونے اور سولی دیئے جانے کا ذکر ہے اس کے بعد میں نے حج کیا اور امام علیہ السلام سے یہ حال بیان کیا آپؑ نے فرمایا تم نے تو سامنے سے پیچھے سے دائیں بائیں اوپر نیچے ہر طرف سے ان کو گھیرا۔ مگر وہ اپنی راہ نہ چھوڑیں گے۔

دوسرا باب

طبقات انبیاء و رسل و آئمہ

(باب ۲)

(طَبَقَاتِ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ وَالْأَئِمَّةِ (ع))

۱ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الْوَاسِطِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ؛ وَدُرُسْتَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ، عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام الْأَنْبِيَاءُ وَالْمُرْسَلُونَ عَلَى أَرْبَعِ طَبَقَاتٍ: فَنَبِيٌّ مُنَبَّأٌ فِي نَفْسِهِ، لَا يَعْدُو غَيْرَهَا وَنَبِيٌّ يَرَى فِي النَّوْمِ وَيَسْمَعُ الصَّوْتَ وَلَا يُعَايِنُهُ فِي الْيَقْظَةِ وَلَمْ يُبْعَثْ إِلَى أَحَدٍ وَعَلَيْهِ إِمَامٌ مِثْلُ مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ عَلَى لُوطٍ عليهما السلام وَنَبِيٌّ يَرَى فِي مَنَامِهِ وَيَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيُعَايِنُ الْمَلَكَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَى طَائِفَةٍ قَلُّوا أَوْ كَثُرُوا، كَيُونُسَ قَالَ اللهُ لِيُونُسَ: «وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَى مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ» قَالَ: يَزِيدُونَ ثَلَاثِينَ أَلْفاً وَعَلَيْهِ إِمَامٌ وَالَّذِي يَرَى فِي نَوْمِهِ وَيَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيُعَايِنُ فِي الْيَقْظَةِ وَهُوَ إِمَامٌ مِثْلُ أُولِي الْعَزْمِ، وَقَدْ كَانَ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام نَبِيّاً وَلَيْسَ بِإِمَامٍ حَتَّى قَالَ اللهُ: إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَاماً، قَالَ: وَمِنْ ذُرِّيَّتِي، فَقَالَ اللهُ: لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ، مَنْ عَبَدَ صَنَماً أَوْ وَثَناً لَا يَكُونُ إِمَاماً.

۳۷/۱۴۷ سورہ الصافات

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے انبیاء و مرسلین کے چار طبقے ہیں ایک نبی وہ ہے جس کے نفس کو بذریعہ وحی غیب سے آگاہ کیا گیا ہے۔ دوسرے سے اس کی آگاہی کا تعلق نہیں، یعنی فرشتہ اس پر نہیں آیا۔ تیسرے وہ ہے جو خواب میں فرشتے کو دیکھتا ہے اس کی آواز سنتا ہے اور جاگتے میں نہیں دیکھتا اور کسی کی طرف مبعوث نہیں کیا گیا بلکہ اس کا ایک امام ہوتا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام لوطؑ پر امام تھے اور ایک نبی وہ ہے جو خواب میں دیکھتا ہے اور فرشتہ کی آواز سنتا ہے اور اس کو ظاہر بظاہر دیکھتا ہے اور اس کو بھیجا جاتا ہے ایک گروہ کی طرف، کم ہو یا زیادہ کی طرف اور وہ زیادہ سے زیادہ تیس ہزار ہیں اور اس پر بھی امام ہوتا ہے اور چوتھے وہ نبی ہے جو بحالت خواب فرشتے کو دیکھتا ہے اس کا کلام سنتا ہے اس کا وجود بحالت بیداری دیکھتا ہے وہ امام ہوتا ہے جیسے انبیاء اولوالعزم حضرت ابراہیم پہلے نبی تھے امام نہیں تھے پھر خدا نے ان کو امام بنایا انھوں نے کہا اور میری ذریت سے بھی امام بنایئگا۔ فرمایا اس عہدۂ امامت کو ظالم نہ پائیں گے۔ یعنی جس نے بت پرستی کی ہو گی وہ امام نہیں ہو گا۔

٢- مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ عَبْداً قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ نَبِيّاً وَإِنَّ اللهَ اتَّخَذَهُ نَبِيّاً قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ رَسُولاً وَإِنَّ اللهَ اتَّخَذَهُ رَسُولاً قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ خَلِيلاً وَإِنَّ اللهَ اتَّخَذَهُ خَلِيلاً قَبْلَ أَنْ يَجْعَلَهُ إِمَاماً فَلَمَّا جَمَعَ لَهُ الْأَشْيَاءَ قَالَ: « إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَاماً » قَالَ: فَمِنْ عِظَمِهَا فِي عَيْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: «وَمِنْ ذُرِّيَّتِي ، قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ » قَالَ: لَا يَكُونُ السَّفِيهُ إِمَامَ التَّقِيِّ.

۲۔ زید شحام سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پہلے عبد بنایا پھر نبی اس کے بعد رسول اس کے بعد خلیل اور خلیل بنانے کے بعد امام بنایا پس جب یہ فضائل جمع ہو گئے تو فرمایا کہ میں تم کو لوگوں کا امام بنانے والا ہوں چونکہ نظر ابراہیم میں عظمت امامت تھی لہذا عرض کی اور میری اولاد سے بھی امام بنائے گا فرمایا میرے عہد امامت کو ظالم نہیں پا سکیں گے بیوقوف انسان امام پرہیزگار پر نہیں ہو سکتا۔

٣- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْخَثْعَمِيِّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: سَادَةُ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ خَمْسَةٌ وَهُمْ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَعَلَيْهِمْ دَارَتِ الرَّحَى(١) نُوحٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَمُوسَى وَعِيسَى وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ.

۳۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ سے سنا کہ انبیاء میں پانچ سردار ہیں وہی اولوالعزم رسول ہیں، وہی مرکز ہیں حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسی پر تمام انبیاء کی تعلیمات ہیں۔

٤- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَبِي السَّفَاتِجِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ اللهَ اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام عَبْداً قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ نَبِيّاً وَاتَّخَذَهُ نَبِيّاً قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ رَسُولاً وَاتَّخَذَهُ رَسُولاً قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ خَلِيلاً وَاتَّخَذَهُ خَلِيلاً قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ إِمَاماً فَلَمَّا جَمَعَ لَهُ هٰذِهِ الْأَشْيَاءَ - وَقَبَضَ يَدَهُ(٢) - قَالَ لَهُ: يَا إِبْرَاهِيمُ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَاماً ، فَمِنْ عِظَمِهَا فِي عَيْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : يَا رَبِّ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي ، قَالَ: لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ.

۴۔ جابر سے مروی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔
(ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے)

تیسرا باب

نبیؐ و رسولؐ و محدث کا فرق

۳ *(باب۳)*

((اَلْفَرْقِ بَیْنَ الرَّسُولِ وَالنَّبِی وَالْمُحَدَّثِ))

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَبْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَ كَانَ رَسُولاً نَبِيّاً» مَا الرَّسُولُ وَ مَاالنَّبِيُّ ؟ قَالَ : النَّبِيُّ الَّذِي يَرىٰ فِي مَنَامِهِ وَ يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَلاَ يُعَايِنُ الْمَلَكَ وَ الرَّسُولُ الَّذِي يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيَرىٰ فِي الْمَنَامِ وَ يُعَايِنُ الْمَلَكَ . قُلْتُ: الْإِمَامُ مَا مَنْزِلَتُهُ؟ قَالَ: يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَلاَ يَرىٰ وَلاَيُعَايِنُ الْمَلَكَ، ثُمَّ تَلاَهٰذِهِ الْآيَةَ: وَمَاأَرْسَلْنَامِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلاَنَبِيٍّ وَلاَمُحَدَّثٍ .

۱۔ زرارہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے آیہ کان رسولا نبیا ء کے متعلق سوال کیا اور پوچھا کہ نبی و رسولؐ میں کیا فرق ہے فرمایا نبی وہ ہے جو فرشتہ کو خواب میں دیکھتا ہے اس کی آواز سنتا ہے لیکن ظاہر بظاہر حالت بیداری میں نہیں دیکھتا اور رسول وہ ہے جو آواز بھی سنتا ہے اور خواب میں بھی دیکھتا ہے اور ظاہر میں بھی۔ میں نے پوچھا امام کی منزلت کیا ہے فرمایا فرشتہ کی آواز سنتا ہے مگر دیکھتا نہیں۔ پھر یہ آیت پڑھی اور ہم نے نہیں بھیجے تم سے پہلے نہ رسول اور نہ نبی اور نہ محدث مگر الخ

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ قَالَ : كَتَبَ الْحَسَنُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْمَعْرُوفِيُّ إِلَى الرِّضَا عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَخْبِرْنِي مَاالْفَرْقُ بَيْنَ الرَّسُولِ وَالنَّبِيِّ وَالْإِمَامِ؟ قَالَ: فَكَتَبَ أَوْ قَالَ : الْفَرْقُ بَيْنَ الرَّسُولِ وَالنَّبِيِّ وَالْإِمَامِ أَنَّ الرَّسُولَ الَّذِي يُنْزَلُ عَلَيْهِ جَبْرَئِيلُ فَيَرَاهُ وَيَسْمَعُ كَلاَمَهُ وَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ وَ رُبَّمَا رَأَىٰ فِي مَنَامِهِ نَحْوَ رُؤْيَا إِبْرَاهِيمَ عليه السلام وَ النَّبِيُّ رُبَّمَا سَمِعَ الْكَلاَمَ وَ رُبَّمَا رَأَى الشَّخْصَ وَ لَمْ يَسْمَعْ وَالْإِمَامُ هُوَ الَّذِي يَسْمَعُ الْكَلاَمَ وَلاَ

يَرَى الشَّخْصَ.

۲۔حسن عباس معروفی نے امام رضا علیہ السلام کو لکھا میں آپ پر فدا ہوں، کیا فرق ہے رسول و نبی و امام میں، آپ نے جواب میں فرمایا۔ رسول وہ ہے جس پر جبرئیل نازل ہوں اور ان کا کلام سنے اور اس پر وحی نازل ہو اور کبھی خواب میں بھی دیکھے۔ جیسے ابراہیم علیہ السلام کا خواب اور نبی وہ ہے کہ کبھی کلام سنتا ہے اور کبھی فرشتہ کے وجود کو دیکھتا ہے اور امام وہ ہے کہ کلام سنتا ہے اور وجود کو نہیں دیکھتا۔

٣۔مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ الْأَحْوَلِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام ، عَنِ الرَّسُولِ وَالنَّبِيِّ وَالْمُحَدَّثِ، قَالَ: الرَّسُولُ الَّذِي يَأْتِيهِ جَبْرَئِيلُ قُبُلاً فَيَرَاهُ وَيُكَلِّمُهُ فَهَذَا الرَّسُولُ وَأَمَّا النَّبِيُّ فَهُوَ الَّذِي يَرَى فِي مَنَامِهِ نَحْوَ رُؤْيَا إِبْرَاهِيمَ عليه السلام وَ نَحْوَ مَا كَانَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله مِنْ أَسْبَابِ النُّبُوَّةِ قَبْلَ الْوَحْيِ حَتَّى أَتَاهُ جَبْرَئِيلُ عليه السلام مِنْ عِنْدِ اللَّهِ بِالرِّسَالَةِ وَكَانَ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله حِينَ جُمِعَ لَهُ النُّبُوَّةُ وَ جَاءَتْهُ الرِّسَالَةُ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يَجِيئُهُ بِهَا جَبْرَئِيلُ وَيُكَلِّمُهُ بِهَا قُبُلاً[1] وَمِنَ الْأَنْبِيَاءِ مَنْ جُمِعَ لَهُ النُّبُوَّةُ وَ يَرَى فِي مَنَامِهِ وَ يَأْتِيهِ الرُّوحُ وَ يُكَلِّمُهُ وَ يُحَدِّثُهُ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ يَرَى فِي الْيَقَظَةِ وَ أَمَّا الْمُحَدَّثُ فَهُوَ الَّذِي يُحَدَّثُ فَيَسْمَعُ وَلَا يُعَايِنُ وَلَا يَرَى فِي مَنَامِهِ.

۳۔احول سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے رسول و نبی و محدث کا فرق پوچھا۔ فرمایا رسول وہ ہے جس کے پاس جبرئیل آتے ہیں ظاہر بظاہر وہ ان کو دیکھتا ہے اور کلام کرتا ہے یہ ہے رسول، اور وہ نبی ہے جو خواب میں دیکھتا ہے جیسے ابراہیم نے خواب میں دیکھا یا جیسے رسول اللہؐ نے قبل وحی اسباب نبوت کو خواب میں دیکھا پھر ان کے پاس خدا کی طرف سے رسالت لے کر آئے اور جب محمد مصطفےٰؐ پر نبوت و رسالت جمع ہوئیں تو جبرئیل نے ان کے پاس آکر ظاہر بظاہر کلام کیا اور بعض انبیاء ایسے ہیں کہ جب نبوت ان کو ملی تو انھوں نے خواب میں دیکھا اور روح فرشتہ ان کے پاس آیا اور ان سے کلام کیا اور حدیث بیان کی لیکن انھوں نے حالت بیداری میں اس کو نہ دیکھا اور محدث وہ ہے جو ملائکہ سے ہمکلام ہوتا ہے ان کا کلام سنتا ہے لیکن اسے دیکھتا نہیں اور نہ خواب میں نظر آتا ہے۔

٤۔أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ[2] وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَعْقُوبَ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليهما السلام فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ وَلَا مُحَدَّثٍ» قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ لَيْسَتْ هَذِهِ قِرَاءَتَنَا فَمَا الرَّسُولُ وَالنَّبِيُّ وَالْمُحَدَّثُ، قَالَ: الرَّسُولُ الَّذِي يَظْهَرُ لَهُ الْمَلَكُ فَيُكَلِّمُهُ وَالنَّبِيُّ هُوَ الَّذِي يَرَى فِي مَنَامِهِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَتِ النُّبُوَّةُ وَالرِّسَالَةُ لِوَاحِدٍ وَالْمُحَدَّثُ الَّذِي يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَلَا يَرَى

الصُّورَةَ قَالَ : قُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللهُ كَيفَ يَعْلَمُ أَنَّ الَّذِي رَأَىٰ فِي النَّوْمِ حَقٌّ وَأَنَّهُ مِنَ الْمَلَكِ ؟ قَالَ: يُوَفَّقُ لِذٰلِكَ حَتَّىٰ يَعْرِفَهُ ، لَقَدْ خَتَمَ اللهُ بِكِتَابِكُمُ الْكُتُبَ وَخَتَمَ بِنَبِيِّكُمُ الْأَنْبِيَاءَ .

۴۔ راوی کہتاہے حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق سے آیہ وما ارسلنا الخ کی تلاوت کرکے پوچھا کیا یہ ہماری قرأت نہیں، پس کیا فرق ہے رسول و نبی و محدث میں فرمایا، رسول وہ ہے جس کے پاس ظاہر بظاہر فرشتہ آتاہے اور اس سے ہمکلام ہوتاہے اور نبی وہ ہے جو خواب میں دیکھتاہے اور بسا اوقات نبوت و رسالت شخص واحد میں جمع ہوتی ہیں اور محدث وہ ہے کہ آواز سنتاہے اور صورت نہیں دیکھتا میں نے کہا۔ اللہ آپ کی حفاظت کرے وہ کیسے جانتاہے کہ خواب میں جو دیکھا وہ حق ہے اور یہ فرشتہ کہہ رہاہے، فرمایا، بتوفیق الٰہی وہ جان لیتاہے تمہاری کتاب پر خدا کی کتابیں ختم ہوگئیں اور تمہارے نبی پر انبیاء ختم ہوگئے

چوتھا باب

خدا کی حجّت بندوں پر بغیر امام تمام نہیں ہوتی

(باب ۴)

(أَنَّ الْحُجَّةَ لَا تَقُومُ لِلّٰهِ عَلَىٰ خَلْقِهِ إِلَّا بِإِمَامٍ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ؛ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ ، عَنِ الْعَبْدِ الصَّالِحِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْحُجَّةَ لَا تَقُومُ لِلّٰهِ عَلَىٰ خَلْقِهِ إِلَّا بِإِمَامٍ حَتَّىٰ يُعْرَفَ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بغیر امام کی معرفت کرائے خدا کی حجت بندوں پر تمام نہیں ہوتی۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ قَالَ : سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْحُجَّةَ لَا تَقُومُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَىٰ خَلْقِهِ إِلَّا بِإِمَامٍ حَتَّىٰ يُعْرَفَ .

۲۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے خدا کی حجت بندوں پر بغیر امام کی معرفت کرائے پوری نہیں ہوتی۔

۳ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

عُمارَةَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضا عليه السلام قالَ: إِنَّ الْحُجَّةَ لاتَقُومُ لِلّٰهِ عَلىٰ خَلْقِهِ إِلَّا بِإِمامٍ حَتّىٰ يُعْرَفَ.

۳۔ امام رضاؑ نے فرمایا اللہ کی حجت کسی بھی مخلوق پر تمام نہیں بغیر معرفت امام۔

٤ــ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْبَرْقِيِّ، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمّادٍ، عَنْ أَبانِ بْنِ تَغْلِبَ قالَ: قالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: اَلْحُجَّةُ قَبْلَ الْخَلْقِ وَمَعَ الْخَلْقِ وَبَعْدَ الْخَلْقِ.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے حجت خلق سے پہلے بھی تھی اس کے ساتھ بھی اس کے بعد بھی۔

پانچواں باب

زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہتی

(بابُ ۵

(أَنَّ الْأَرْضَ لا تَخْلُو مِنْ حُجَّةٍ)

١ــ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلاءِ قالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: تَكُونُ الْأَرْضُ لَيْسَ فِيها إِمامٌ؟ قالَ: لا، قُلْتُ: يَكُونُ إِمامانِ؟ قالَ: لا إِلَّا وَأَحَدُهُما صامِتٌ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ ایسا ہوسکتا ہے کہ زمین پر کوئی حجت خدا نہ ہو فرمایا نہیں۔ میں نے کہا، دو امام بھی ایک وقت میں ہوسکتے ہیں فرمایا نہیں۔ مگر ایک ان میں سے صامت ہوسکتا ہے۔

٢ــ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ وَسَعْدانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ إِسْحاقَ بْنِ عَمّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ الْأَرْضَ لاتَخْلُو إِلَّا وَفِيها إِمامٌ كَيْما إِنْ زادَ الْمُؤْمِنُونَ شَيْئاً رَدَّهُمْ، وَإِنْ نَقَصُوا شَيْئاً أَتَمَّهُ لَهُمْ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا۔ زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہتی اس میں ایک امام ضرور رہتا ہے تاکہ مومنین اگر امر دین میں کوئی زیادتی کردیں تو وہ رد کردے اور اگر کمی کردیں تو اس کو ان کے لئے پورا کردے۔

٣ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُسْلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْعَامِرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: مَا زَالَتِ الْأَرْضُ إِلَّا وَلِلّٰهِ فِيهَا الْحُجَّةُ، يُعَرِّفُ الْحَلَالَ وَالْحَرَامَ وَيَدْعُو النَّاسَ إِلَى سَبِيلِ اللهِ.

٣۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے زمین میں کوئی نہ کوئی حجت خدا ضرور رہتا ہے وہ لوگوں کو حلال و حرام کی معرفت کراتا ہے اور ان کو راہ خدا کی طرف بلاتا ہے۔

٤ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: تَبْقَى الْأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ؟ قَالَ: لَا.

٤۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ زمین بغیر حجت خدا کے باقی نہیں رہ سکتی۔

٥ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ: قَالَ: إِنَّ اللهَ لَمْ يَدَعِ الْأَرْضَ بِغَيْرِ عَالِمٍ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمْ يُعْرَفِ الْحَقُّ مِنَ الْبَاطِلِ.

٥۔ فرمایا صادق آل محمدؐ نے خدا نے بغیر عالم کے زمین کو نہیں چھوڑا۔ اور اگر ایسا نہ ہوتا تو حق باطل سے جدا نہ ہوتا۔

٦ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ أَجَلُّ وَأَعْظَمُ مِنْ أَنْ يَتْرُكَ الْأَرْضَ بِغَيْرِ إِمَامٍ عَادِلٍ.

٦۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ذات باری اس سے اجل و اعظم ہے کہ وہ زمین کو بغیر امام عادل کے چھوڑ دے۔

٧ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ؛ وَهِشَامُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَمَّنْ يَثِقُ بِهِ مِنْ أَصْحَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ: اللّٰهُمَّ إِنَّكَ لَا تُخْلِي أَرْضَكَ مِنْ حُجَّةٍ لَكَ عَلَى خَلْقِكَ.

٧۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے خداوندا تو زمین کو بغیر اپنی حجت کے اپنے بندوں پر خالی نہیں چھوڑتا۔

٨ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ

علیه السلام قَالَ قَالَ : وَاللهِ مَاتَرَكَ اللهُ أَرْضاً مُنْذُ قَبَضَ آدَمَ علیه السلام إِلاَّ وَ فِيهَا إِمَامٌ يُهْتَدَى بِهِ إِلَى اللهِ وَ هُوَ حُجَّتُهُ عَلَى عِبَادِهِ وَلاَتَبْقَى الأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ حُجَّةٍ لِلهِ عَلَى عِبَادِهِ .

۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خداوند تعالیٰ نے زمین پر جب سے آدم کا انتقال کیا کبھی اپنی زمین کو بغیر امام کے نہیں چھوڑا۔ یہ امام لوگوں کو اللہ کی طرف ہدایت کرتا ہے اور اس کے بندوں پر اس کی حجت ہوتا ہے زمین کسی وقت وجود امام سے خالی نہیں رہی۔ یہ حجت خدا ہوتا ہے اس کے بندوں پر۔

۹ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ؛ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ : قَالَ أَبُوالْحَسَنِ علیه السلام : إِنَّ الأَرْضَ لاَتَخْلُو مِنْ حُجَّةٍ وَأَنَا وَاللهِ ذٰلِكَ الْحُجَّةُ .

۹۔ خدا نے کبھی زمین کو اپنی حجت سے خالی نہیں چھوڑا اور ہم اس کی حجت ہیں۔

۱۰ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى؛ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ علیه السلام ، أَتَبْقَى الأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ؟ قَالَ: لَوْبَقِيَتِ الأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ لَسَاخَتْ.

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کیا زمین بغیر امام باقی رہتی ہے۔ فرمایا نہیں۔ میں نے کہا ہم امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ روایت کرتے ہیں کہ بغیر امام زمین باقی نہیں رہتی۔ مگر جب اللہ اہل ارض اور بندوں سے ناراض ہو ایسی صورت میں وہ باقی نہ رہے گی اور ویران ہو جائے گی۔

۱۱ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ؛ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْفُضَيْلِ. عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا علیه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَتَبْقَى الأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ؟ قَالَ : لاَ؛ قُلْتُ: فَإِنَّا نَرْوِي عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ علیه السلام أَنَّهَا لاَتَبْقَى بِغَيْرِ إِمَامٍ إِلاَّأَنْ يَسْخَطَ اللهُ تَعَالَى عَلَى أَهْلِ الأَرْضِ أَوْ عَلَى الْعِبَادِ؛ فَقَالَ: لاَ، لاَتَبْقَى إِذاً لَسَاخَتْ.

۱۱۔ امام رضاؑ نے فرمایا کہ زمین کے طبق بغیر امام کے نہیں رہ سکتے، یہی حدیث نقل ہوئی ہے راوی کے باپ دادا سے امام جعفر صادق سے۔

۱۲ـ عَلِيٌّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ الْمُؤْمِنِ؛ عَنْ أَبِي هَرَاسَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیه السلام قَالَ: لَوْإِنَّ الإِمَامَ رُفِعَ مِنَ الأَرْضِ سَاعَةً لَمَاجَتْ بِأَهْلِهَا كَمَا يَمُوجُ الْبَحْرُ بِأَهْلِهِ .

۱۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اگر ایک ساعت کے لئے بھی امام روئے زمین پر نہ ہو تو زمین مع اپنے

اہل کے اس طرح حرکت میں آئے گی جس طرح کشتی والوں کے لئے دریا میں تموج پیدا ہوتا ہے

۱۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام هَلْ تَبْقَى الْأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: إِنَّا نَرْوِي أَنَّهَا لَا تَبْقَى إِلَّا أَنْ يَسْخَطَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْعِبَادِ؟ قَالَ: لَا تَبْقَى إِذاً لَسَاخَتْ.

۱۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا۔ کیا بغیر امام کے زمین باقی نہیں رہ سکتی۔ فرمایا نہیں۔ میں نے کہا ہم روایت کرتے ہیں کہ زمین بے امام نہ رہے گی۔ مگر جب خدا اپنے بندوں سے ناخوش ہو۔ فرمایا اس وقت وہ اضطراب میں آئے گی۔

چھٹا باب

اگر روئے زمین پر صرف دو آدمی ہونگے تو ان میں ایک حجت خدا ہوگا

(بَابُ) ۶

أَنَّهُ لَوْلَمْ يَبْقَ فِي الْأَرْضِ إِلَّا رَجُلَانِ لَكَانَ أَحَدُهُمَا الْحُجَّةَ

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ ابْنِ الطَّيَّارِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: لَوْلَمْ يَبْقَ فِي الْأَرْضِ إِلَّا اثْنَانِ لَكَانَ أَحَدُهُمَا الْحُجَّةَ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے ہوئے سنا اگر روئے زمین پر صرف دو آدمی باقی رہ جائیں گے تو ان میں سے ایک حجت خدا ہوگا

۲۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى جَمِيعاً، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الطَّيَّارِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: لَوْ بَقِيَ اثْنَانِ لَكَانَ أَحَدُهُمَا الْحُجَّةَ عَلَى صَاحِبِهِ.

مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى مِثْلَهُ.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اگر زمین پر دو آدمی بھی ہوں گے تو ان میں ایک دوسرے پر حجت ہوگا

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ كَرَّامٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: لَوْ كَانَ النَّاسُ رَجُلَيْنِ لَكَانَ أَحَدُهُمَا الْإِمَامَ وَقَالَ: إِنَّ آخِرَ مَنْ يَمُوتُ الْإِمَامُ لِئَلَّا يَحْتَجَّ أَحَدٌ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ تَرَكَهُ بِغَيْرِ حُجَّةٍ لِلَّهِ عَلَيْهِ.

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر دو آدمی بھی باقی رہیں گے تو ایک ان میں امام ہوگا اور سب سے آخر میں مرنے والا امام ہوگا تاکہ بندہ کی خدا کی یہ حجت نہ ہو کہ اس کو بے حجت خدا چھوڑ دیا گیا ہے

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الطَّيَّارِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: لَوْ لَمْ يَبْقَ فِي الْأَرْضِ إِلَّا اثْنَانِ لَكَانَ أَحَدُهُمَا الْحُجَّةَ أَوِ الثَّانِي الْحُجَّةَ. الشَّكُّ مِنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر دو آدمی بھی باقی رہیں گے تو ان میں سے ایک حجت ہوگا یا دوسرا۔

۵۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنِ النَّهْدِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَوْ لَمْ يَكُنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا اثْنَانِ لَكَانَ الْإِمَامُ أَحَدَهُمَا.

۵۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر زمین پر صرف دو آدمی باقی رہینگے تو ایک ان میں حجت ہوگا۔

ساتواں باب

معرفت امام اور اس کی طرف رجوع

((بَابُ مَعْرِفَةِ الْإِمَامِ وَالرَّدِّ إِلَيْهِ))

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: إِنَّمَا يَعْبُدُ اللهَ مَنْ يَعْرِفُ اللهَ، فَأَمَّا مَنْ لَا يَعْرِفُ اللهَ فَإِنَّمَا يَعْبُدُهُ هٰكَذَا ضَلَالًا[1] قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَمَا مَعْرِفَةُ اللهِ؟ قَالَ: تَصْدِيقُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَصْدِيقُ

رَسُولِهِ صلى الله عليه وآله وَ مُوَالَاةُ عَلِيٍّ عليه السلام وَالْإِئْتِمَامُ بِهِ وَ بِأَئِمَّةِ الْهُدَى عليهم السلام وَالْبَرَاءَةُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عَدُوِّهِمْ، هٰكَذَا يُعْرَفُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ.

۱۔ ابوحمزہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ عبادتِ خدا وہ کرتا ہے جو اللہ کی معرفت رکھتا ہے اور جو معرفت نہیں رکھتا وہ ضلالت کے ساتھ عبادت کرتا ہے میں نے پوچھا اللہ کی معرفت کیا ہے فرمایا اللہ کی اور اس کے رسولؐ کی تصدیق اور علی علیہ السلام سے دوستی اور ان کو اور دیگر آئمہ ہدیٰ کو امام ماننا اور ان کے دشمنوں سے اظہار برأت کرنا۔ اس طرح معرفت الٰہی باری تعالیٰ حاصل ہوتی ہے

۲۔ الْحُسَيْنُ، عَنْ مُعَلَّى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام أَنَّهُ قَالَ: لَا يَكُونُ الْعَبْدُ مُؤْمِناً حَتَّى يَعْرِفَ اللّٰهَ وَ رَسُولَهُ وَالْأَئِمَّةَ كُلَّهُمْ وَإِمَامَ زَمَانِهِ وَيَرُدَّ إِلَيْهِ وَيُسَلِّمَ لَهُ، ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ يَعْرِفُ الْآخِرَ وَهُوَ يَجْهَلُ الْأَوَّلَ.

۲۔ ابن اُذینہ سے مروی ہے کہ ایک سے زیادہ لوگوں نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا۔ کوئی بندہ مومن نہیں ہوسکتا جب تک اللہ اور اس کے رسول اور تمام آئمہ کو نہ پہچانے اور اپنے امام زمانہ کو بھی اور اپنے معاملات ان کی طرف رجوع کرے اور اپنے کو ان کے سپرد کرے پھر فرمایا جو اوّل سے جاہل ہے وہ آخرت کو کیا جانے گا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: أَخْبِرْنِي عَنْ مَعْرِفَةِ الْإِمَامِ مِنْكُمْ وَاجِبَةٌ عَلَى جَمِيعِ الْخَلْقِ؟ فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله إِلَى النَّاسِ أَجْمَعِينَ رَسُولاً وَحُجَّةً لِلّٰهِ عَلَى جَمِيعِ خَلْقِهِ فِي أَرْضِهِ، فَمَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وَاتَّبَعَهُ وَصَدَّقَهُ فَإِنَّ مَعْرِفَةَ الْإِمَامِ مِنَّا وَاجِبَةٌ عَلَيْهِ وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَبِرَسُولِهِ وَلَمْ يَتَّبِعْهُ وَلَمْ يُصَدِّقْهُ وَيَعْرِفْ حَقَّهُمَا فَكَيْفَ يَجِبُ عَلَيْهِ مَعْرِفَةُ الْإِمَامِ وَهُوَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَيَعْرِفُ حَقَّهُمَا(۱)؟! قَالَ: قُلْتُ: فَمَا تَقُولُ فِيمَنْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَيُصَدِّقُ رَسُولَهُ فِي جَمِيعِ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ، يَجِبُ عَلَى أُولٰئِكَ حَقُّ مَعْرِفَتِكُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ أَلَيْسَ هٰؤُلَاءِ يَعْرِفُونَ فُلَاناً وَفُلَاناً؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: أَتَرَى أَنَّ اللّٰهَ هُوَ الَّذِي أَوْقَعَ فِي قُلُوبِهِمْ مَعْرِفَةَ هٰؤُلَاءِ؟ وَاللّٰهِ مَا أَوْقَعَ ذٰلِكَ فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا الشَّيْطَانُ، لَا وَاللّٰهِ مَا أَلْهَمَ الْمُؤْمِنِينَ حَقَّنَا إِلَّا

اللہ عزوجل ہے۔

۳۔ زرارہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ مجھے معرفت امام کے متعلق بتائیے کہ کیا وہ واجب ہے تمام مخلوق پر۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفےٰ کو بھیجا۔ تمام لوگوں کی طرف رسولؐ اور اپنی حجت بنا کر تمام مخلوق پر۔

پس جو اللہ اور محمد رسول اللہ پر ایمان لایا اور اللہ کی پیروی کی اور تصدیق کی تو اس پر ہم میں سے ہر امام کی معرفت واجب ہے اور جو اللہ اور رسول پر ایمان نہ لایا اور نہ ان کا اتباع کیا اور نہ رسول کی اطاعت کی اور نہ ان دونوں کے حق کو پہچانا تو معرفت امام ان پر کیسے واجب ہوگی۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے پوچھا آپ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لایا اور جو کچھ رسولؐ پر نازل ہوا ہے اس کی تصدیق کی ہو تو کیا آپ لوگوں کا حق معرفت ان پر واجب ہے۔ فرمایا ہاں یہ لوگ فلاں فلاں کو پہچانتے ہیں۔ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا اللہ نے ان کے دلوں میں ان کی معرفت ڈالی ہے اللہ نے تو مومنین کے دلوں میں ہمارے حق کا الہام کیا ہے۔

۴۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ إِنَّمَا يَعْرِفُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَعْبُدُهُ مَنْ عَرَفَ اللهَ وَعَرَفَ إِمَامَهُ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ وَمَنْ لَا يَعْرِفُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ[لَا] يَعْرِفُ الْإِمَامَ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّمَا يَعْرِفُ وَيَعْبُدُ غَيْرَ اللهِ هٰكَذَا وَاللهِ ضَلَالًا.

۴۔ جابر سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ جو خدا کی معرفت رکھتا ہے اور اس کی عبادت کرتا ہے وہ ہم اہلبیت میں سے اپنے امام کو بھی پہچانتا ہے اور جو اللہ کی معرفت نہیں رکھتا اور ہم اہلبیت کی معرفت رکھتا ہے تو غیر خدا کی عبادت کرتا ہے اور یہ کھلی گمراہی ہے۔

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ ذَرِيحٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنِ الْأَئِمَّةِ بَعْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِمَاماً ثُمَّ كَانَ الْحَسَنُ إِمَاماً، ثُمَّ كَانَ الْحُسَيْنُ إِمَاماً، ثُمَّ كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ إِمَاماً، ثُمَّ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ إِمَاماً، مَنْ أَنْكَرَ ذٰلِكَ كَانَ كَمَنْ أَنْكَرَ مَعْرِفَةَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَمَعْرِفَةَ رَسُولِهِ صلى الله عليه وآله، ثُمَّ قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ؟ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَأَعَدْتُهَا عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ لِي: إِنِّي إِنَّمَا حَدَّثْتُكَ لِتَكُونَ مِنْ شُهَدَاءِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي أَرْضِهِ.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آنحضرت صلعم کے بعد آئمہ کے متعلق پوچھا۔ فرمایا حضرت کے بعد امیر المومنین امام تھے پھر امام حسنؑ پھر امام حسینؑ پھر علی بن الحسینؑ پھر محمدؑ بن علیؑ امام ہوئے۔ جس نے انکار کیا ان سے، اس نے معرفت باری تعالیٰ سے انکار، اس نے رسولؐ کی معرفت سے انکار کیا۔ میں نے کہا کہ امام محمد باقر علیہ السلام کے بعد آپؑ امام ہیں۔ میں نے اس کا اعادہ تین بار کیا۔ فرمایا۔ میں نے تم سے سلسلہ بیان کر دیا۔ (اب میرے سوا اور کون ہوگا) یہ اس لئے بیان کیا ہے کہ روئے زمین پر تم اللہ کے گواہوں میں سے ہو جاؤ۔

٦ــ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلىٰ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّكُمْ لَاتَكُونُونَ صَالِحِينَ حَتّٰى تَعْرِفُوا وَلَاتَعْرِفُونَ حَتّٰى تُصَدِّقُوا وَلَاتُصَدِّقُونَ حَتّٰى تُسَلِّمُوا أَبْوَاباً أَرْبَعَةً لَايَصْلَحُ أَوَّلُهَا إِلَّا بِآخِرِهَا، ضَلَّ أَصْحَابُ الثَّلَاثَةِ وَتَاهُوا تَيْهاً بَعِيداً إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ لَايَقْبَلُ إِلَّا الْعَمَلَ الصَّالِحَ وَلَايَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الْوَفَاءَ بِالشُّرُوطِ وَالْعُهُودِ، فَمَنْ وَفىٰ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِشَرْطِهِ وَاسْتَعْمَلَ مَاوَصَفَ فِي عَهْدِهِ نَالَ مَا عِنْدَهُ وَاسْتَكْمَلَ [مَا] وَعَدَهُ. إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ أَخْبَرَ الْعِبَادَ بِطُرُقِ الْهُدىٰ وَشَرَعَ لَهُمْ فِيهَا الْمَنَارَ وَأَخْبَرَهُمْ كَيْفَ يَسْلُكُونَ فَقَالَ: «وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاً ثُمَّ اهْتَدىٰ» وَقَالَ: «إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ» فَمَنِ اتَّقَى اللّٰهَ فِيمَا أَمَرَهُ لَقِيَ اللّٰهَ مُؤْمِناً بِمَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله، هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ فَاتَ قَوْمٌ وَمَاتُوا قَبْلَ أَنْ يَهْتَدُوا وَظَنُّوا أَنَّهُمْ آمَنُوا وَأَشْرَكُوا مِنْ حَيْثُ لَايَعْلَمُونَ، إِنَّهُ مَنْ أَتَى الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا اهْتَدىٰ وَمَنْ أَخَذَ فِي غَيْرِهَا سَلَكَ طَرِيقَ الرَّدىٰ، وَصَلَ اللّٰهُ طَاعَةَ وَلِيِّ أَمْرِهِ بِطَاعَةِ رَسُولِهِ وَطَاعَةَ رَسُولِهِ بِطَاعَتِهِ فَمَنْ تَرَكَ طَاعَةَ وُلَاةِ الْأَمْرِ لَمْ يُطِعِ اللّٰهَ وَلَارَسُولَهُ وَهُوَ الْإِقْرَارُ بِمَا أُنْزِلَ مِنْ عِنْدِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَالْتَمِسُوا الْبُيُوتَ الَّتِي أَذِنَ اللّٰهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ، فَإِنَّهُ أَخْبَرَكُمْ أَنَّهُمْ رِجَالٌ لَاتُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَابَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْماً تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ؛ إِنَّ اللّٰهَ قَدِ اسْتَخْلَصَ الرُّسُلَ لِأَمْرِهِ، ثُمَّ اسْتَخْلَصَهُمْ مُصَدِّقِينَ بِذٰلِكَ فِي نُذُرِهِ، فَقَالَ: «وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ» تَاهَ مَنْ جَهِلَ وَاهْتَدىٰ مَنْ أَبْصَرَ وَعَقَلَ. إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «فَإِنَّهَا لَاتَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ» وَكَيْفَ يَهْتَدِي مَنْ لَمْ يُبْصِرْ؟ وَكَيْفَ يُبْصِرُ مَنْ لَمْ يَتَدَبَّرْ؟ اتَّبِعُوا رَسُولَ اللّٰهِ وَأَهْلَ بَيْتِهِ وَأَقِرُّوا بِمَا نَزَلَ مِنْ عِنْدِاللّٰهِ وَاتَّبِعُوا آثَارَ الْهُدىٰ، فَإِنَّهُمْ عَلَامَاتُ الْأَمَانَةِ

سورۂ طٰہٰ ۲۰/۸۵

۵/۳۱

۳۵/۲۲

۲۲/۴۶

وَالتُّقٰى وَ اعْلَمُوا أَنَّهُ لَوْأَنْكَرَ رَجُلٌ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عليه السلام وَ أَقَرَّ بِمَنْ سِوَاهُ مِنَ الرُّسُلِ لَمْ يُؤْمِنْ ، اِقْتَصُّوا الطَّرِيقَ بِالْتِمَاسِ الْمَنَارِ وَالْتَمِسُوا مِنْ وَرَاءِ الْحُجُبِ الْآثَارَ تَسْتَكْمِلُوا أَمْرَ دِينِكُمْ وَتُؤْمِنُوا بِاللهِ رَبِّكُمْ.

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے تم صالحین میں سے نہیں ہو سکتے جب تک خدا کی معرفت حاصل نہ کرو اور معرفت نہیں ہوگی بغیر نبی کی تصدیق کئے اور یہ تصدیق نہیں ہوگی بغیر چار باتوں کے تسلیم کئے اور نہیں درست ہوگا پہلا بغیر آخر کے جس نے صرف تین کو مانا وہ گمراہ ہوگیا اور بہت حیران (سرگرداں) پھرا۔ خدا نہیں قبول کرتا۔ مگر عمل صالح کو۔ اور خدا نہیں قبول کرتا۔ مگر وفا کو جو شرط و عہود کے ساتھ ہو پس جس نے شرط عہد کو پورا کیا اور ان امور کو بجالایا جو داخل عہد تھے تو اس نے اپنے وعدے کو پورا کرلیا۔ خداوند عالم نے بندوں کو آگاہ کیا ہے ہدایت کے طریقوں سے۔ اور قائم کئے اور انکے لئے ہدایت کے منارے اور آگاہ کیا ان کو کہ شریعت کی راہ میں کیسے چلیں اور فرمایا میں گناہوں کا بخشنے والا ہوں اس کے جو توبہ کرے اور ایمان کے ساتھ عمل صالح بجالائے اور ہدایت قبول کرے اور فرمایا خدا متقیوں کے عمل کو قبول کرتا ہے پس جو اللہ سے ڈرا اس عمل میں جس کا اس نے حکم دیا ہے تو وہ مومن ہو کر اللہ سے ملے گا افسوس افسوس اس قوم پر جو ہدایت حاصل کرنے سے پہلے مرگئی اور اسے اپنے مومن ہونے کا گمان رہا اور انھوں نے شرک کیا اس صورت سے کہ انھیں پتہ بھی نہ چلا۔ بے شک جو گھروں میں دروازے سے آیا اس نے ہدایت پائی اور جس نے غیر سے لیا اس نے ہلاکت کا راستہ طے کیا۔ خدا نے اپنے ولی امر کی اطاعت کو اپنے رسولؐ کی اطاعت سے ملایا اور رسول کی اطاعت کو اپنی اطاعت سے جس نے والیان امر کی اطاعت ترک کی، اس نے نہ اللہ کی اطاعت کی نہ رسولؐ کی اور یہ اطاعت اقرار ہے ماجاء به النبی کا یعنی جو احکام آنحضرت پر نازل ہوئے ہر نماز کے وقت زینت کرو اور ان گھروں کو تلاش کرو جن کو بلند کیا ہے اور جن میں ذکر خدا ہوتا ہے اس لئے کہ تم کو خبر دی ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ نہ بیع نہ فروخت، ان کو ذکر خدا سے غافل کرتی ہے اور نہ تجارت اور وہ نماز کو قائم کرنے والے اور زکوٰۃ کو دینے والے ہیں اور ڈرتے ہیں اس روز سے جس میں دل پلٹ جائیں گے اور آنکھیں خدا نے مخصوص کیا اپنے رسولوں کو اپنے امر کے لئے اور خالص کیا ان کو اس کی تصدیق کرنے کے لئے اپنے انداز میں جیسا کہ فرمایا ہے کہ کوئی امت ایسی نہیں ہوئی کہ جس میں ڈرانے والا نہ آیا ہو حیران و پریشان ہوا جو اس سے جاہل رہا اور ہدایت یافتہ ہوا جس نے غور کیا اور عقل سے کام لیا۔

خدا کہتا ہے کہ جہالت آنکھوں کو اندھا نہیں کرتی بلکہ وہ ان دلوں کو اندھا بنا دیتی ہے جو سینوں کے اندر ہیں کیونکر ہدایت پائے گا وہ جس نے سمجھا نہیں اور کیوں کر سمجھے گا وہ جس نے غور نہیں کیا۔ اللہ کے رسول کا اتباع کرو اور ان کے اہلبیتؑ کا اتباع کرو اور آثار ہدایت کا کہ وہ امانت اور تقویٰ کے نشان ہیں اور سمجھ لو اگر کوئی عیسیٰ ابن مریمؑ کا انکار کرے اور

ان کے سوا دوسرے رسولوں کا اقرار کرے تو وہ ایمان نہیں لایا۔ جو ہدایت کے منارے ہیں۔ ان تک پہنچو اور پردوں کے پیچھے آثارِ قدرت تلاش کرو تاکہ تمہارے دین کا معاملہ پورا ہو جائے اور تم اپنے رب اللہ پر ایمان لانے والے بن جاؤ۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ صَغِيرٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: أَبَى اللهُ أَنْ يُجْرِيَ الْأَشْيَاءَ إِلَّا بِأَسْبَابٍ؛ فَجَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ سَبَباً وَ جَعَلَ لِكُلِّ سَبَبٍ شَرْحاً وَ جَعَلَ لِكُلِّ شَرْحٍ عِلْماً وَ جَعَلَ لِكُلِّ عِلْمٍ بَاباً نَاطِقاً، عَرَفَهُ مَنْ عَرَفَهُ وَ جَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ، ذَاكَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ نَحْنُ.

۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نے تمام اشیاء کو اسباب سے جاری کیا ہے اور ہر شئے کا ایک سبب قرار دیا ہے اور ہر سبب کی ایک شرح ہے اور ہر شرح کے لئے ایک علم ہے اور ہر علم کے لئے ایک باب ناطق ہے جس نے ان کو جانا اس نے معرفت حاصل کر لی اور جو جاہل رہا وہ جاہل رہا، اور یہ علم والے رسول اللہ ہیں اور ہم۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: كُلُّ مَنْ دَانَ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ بِعِبَادَةٍ يَجْهَدُ فِيهَا نَفْسَهُ وَ لَا إِمَامَ لَهُ مِنَ اللهِ، فَسَعْيُهُ غَيْرُ مَقْبُولٍ وَ هُوَ ضَالٌّ مُتَحَيِّرٌ وَ اللهُ شَانِئٌ[۶] لِأَعْمَالِهِ وَ مَثَلُهُ كَمَثَلِ شَاةٍ ضَلَّتْ عَنْ رَاعِيهَا وَ قَطِيعِهَا فَهَجَمَتْ ذَاهِبَةً وَ جَائِيَةً يَوْمَهَا: فَلَمَّا جَنَّهَا اللَّيْلُ بَصُرَتْ بِقَطِيعِ غَنَمٍ مَعَ رَاعِيهَا، فَحَنَّتْ إِلَيْهَا وَ اغْتَرَّتْ بِهَا. فَبَاتَتْ مَعَهَا فِي مَرْبَضِهَا فَلَمَّا أَنْ سَاقَ الرَّاعِي قَطِيعَهُ أَنْكَرَتْ رَاعِيَهَا وَ قَطِيعَهَا، فَهَجَمَتْ مُتَحَيِّرَةً تَطْلُبُ رَاعِيَهَا وَ قَطِيعَهَا فَبَصُرَتْ بِغَنَمٍ مَعَ رَاعِيهَا فَحَنَّتْ إِلَيْهَا وَ اغْتَرَّتْ بِهَا، فَصَاحَ بِهَا الرَّاعِي: الْحَقِي بِرَاعِيكِ وَ قَطِيعِكِ فَأَنْتِ تَائِهَةٌ مُتَحَيِّرَةٌ عَنْ رَاعِيكِ وَ قَطِيعِكِ فَهَجَمَتْ ذُعْرَةً: مُتَحَيِّرَةً، تَائِهَةً، لَا رَاعِيَ لَهَا يُرْشِدُهَا إِلَى مَرْعَاهَا أَوْ يَرُدُّهَا؛ فَبَيْنَا هِيَ كَذَلِكَ إِذَا اغْتَنَمَ الذِّئْبُ ضَيْعَتَهَا، فَأَكَلَهَا، وَ كَذَلِكَ وَ اللهِ يَا مُحَمَّدُ! مَنْ أَصْبَحَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ لَا إِمَامَ لَهُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ ظَاهِرٌ عَادِلٌ أَصْبَحَ ضَالّاً تَائِهاً، وَ إِنْ مَاتَ عَلَى هَذِهِ الْحَالَةِ مَاتَ مِيتَةَ كُفْرٍ وَ نِفَاقٍ وَ اعْلَمْ يَا مُحَمَّدُ! أَنَّ أَئِمَّةَ الْجَوْرِ وَ أَتْبَاعَهُمْ لَمَعْزُولُونَ عَنْ دِينِ اللهِ قَدْ ضَلُّوا وَ أَضَلُّوا فَأَعْمَالُهُمُ الَّتِي يَعْمَلُونَهَا كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ لَا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا عَلَى شَيْءٍ، ذَلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ.

۸۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے، جو شخص اللہ سے قربت چاہے اور عبادت میں مشقت اٹھائے اور

اس کا منصوص من اللہ امام نہ ہو تو اس کی یہ کوشش غیر مقبول ہے وہ گمراہ اور امر دین میں متحیر ہے اور خدا اس کے اعمال کا دشمن ہے اس کی مثال اس بکری کی سی ہے جو اپنے چرواہے سے جدا ہو گئی ہو اور اپنے گلہ کو اس نے چھوڑ دیا ہو اور اپنی گمشدگی کے دن اپنی آمد و رفت کے دن مضطرب ہو اس حالت میں کہ جب رات نے اس کو آلیا تو اس نے بکریوں کے ایک گلہ کو اپنے چرواہے کے ساتھ دیکھا پس وہ دھوکہ میں اس کی طرف چلی اور رات کو انہی کے تھان پر رہی صبح کو جب گلہ بان اپنے گلے کو لے کر چلنے لگا تو اس کو یہ بکری غیر معلوم ہوئی۔ لہذا اپنے گلہ سے اسے جدا کر دیا۔ اب وہ حیران ہو کر اپنے چرواہے اور گلہ کو ڈھونڈنے لگی اب اس نے ایک بکری کو اس کے چرواہے کے ساتھ دیکھا پس دھوکا کھا کر اس کے ساتھ ہو لی۔ چرواہے نے کہا تو اپنے چرواہے اور گلے کے پاس جا۔ یہاں کیسے آ گئی تو اپنے چرواہے اور گلے سے الگ ہو کر حیران و پریشان پھر رہی ہے اب وہ اس حالت میں مضطرب الحال اور گم کردہ راہ تھی کہ کوئی چرواہا اس کا نہ تھا ناگاہ ایک بھیڑیے نے اس کی گمشدگی کو غنیمت جان کر چیر پھاڑ ڈالا۔ پس اے محمدؐ! (راوی) یہی حال اس امت کے اس شخص کا ہے جس کا کوئی امام منصوص من اللہ نہیں جو ظاہر و عادل ہو ایسی صورت میں وہ گمراہ ہو کر حیران و پریشان پھرتا ہے اگر وہ اس حالت میں مر گیا تو کفر کی موت مرا اور نفاق کی حالت میں مرا۔ اے محمدؐ جان لو کہ آئمہ کفر اور ان کے تابعین دین سے الگ ہیں اور خود گمراہ ہیں اور دوسروں کو گمراہ کرنے والے۔ ان کے اعمال اس راکھ کی طرح ہیں جس کو آندھی کا جھونکا اڑا کر لے جائے جو کچھ انھوں نے کیا ہے وہ اس کی کسی چیز پہ قدرت نہیں رکھتے بس اسی کا نام کھلی گمراہی ہے۔

٩ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ مُقَرِّنٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: جَاءَ ابْنُ الْكَوَّاءِ إِلَىٰ أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ: يَا أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ «وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ»؟ فَقَالَ: نَحْنُ عَلَى الْأَعْرَافِ، نَعْرِفُ أَنْصَارَنَا بِسِيمَاهُمْ وَنَحْنُ الْأَعْرَافُ الَّذِي لَايُعْرَفُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا بِسَبِيلِ مَعْرِفَتِنَا وَنَحْنُ الْأَعْرَافُ يُعَرِّفُنَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الصِّرَاطِ؛ فَلَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ عَرَفَنَا وَعَرَفْنَاهُ وَلَايَدْخُلُ النَّارَ إِلَّا مَنْ أَنْكَرَنَا وَأَنْكَرْنَاهُ، إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ لَوْشَاءَ لَعَرَّفَ الْعِبَادَ نَفْسَهُ وَلٰكِنْ جَعَلَنَا أَبْوَابَهُ وَصِرَاطَهُ وَسَبِيلَهُ وَالْوَجْهَ الَّذِي يُؤْتَىٰ مِنْهُ، فَمَنْ عَدَلَ عَنْ وَلَايَتِنَا أَوْ فَضَّلَ عَلَيْنَا غَيْرَنَا، فَإِنَّهُمْ عَنِ الصِّرَاطِ لَنَاكِبُونَ فَلَاسَوَاءٌ مَنِ اعْتَصَمَ النَّاسُ بِهِ وَلَاسَوَاءٌ حَيْثُ ذَهَبَ النَّاسُ إِلَىٰ عُيُونٍ كَدِرَةٍ يَفْرَغُ بَعْضُهَا فِي بَعْضٍ، وَذَهَبَ مَنْ ذَهَبَ إِلَيْنَا إِلَىٰ عُيُونٍ صَافِيَةٍ تَجْرِي بِأَمْرِ رَبِّهَا؛ لَانَفَادَلَهَا وَلَاانْقِطَاعَ.

٩- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ابن الکوا امیر المومنین علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا امیر المومنینؑ

کیا مطلب ہے اس آیت کا۔ اعراف پر کچھ لوگ ہوں گے جو سب کو ان کی پیشانیاں دیکھ کر پہچانیں گے فرمایا۔ اعراف ہم ہیں ہم اپنے انصار کو ان کی پیشانیوں سے پہچانیں گے ہم ہی وہ اعراف ہیں کہ اللہ کی معرفت نہیں ہوتی مگر ہماری معرفت کی راہ سے اور ہم ہی وہ اعراف ہیں جن کی معرفت خدا روز قیامت صراط پر کرائیگا۔ پس جنت میں داخل نہ ہوگا مگر وہ جس نے ہمیں پہچانا ہوگا اور جس کو ہم نے پہچانا ہوگا اور دوزخ میں نہیں داخل ہوگا مگر وہ جس نے ہمارا اور ہم نے اس کا انکار کیا ہوگا۔ اگر خدا چاہتا تو اپنے بندوں کو اپنی معرفت خود کرا دیتا۔ لیکن اس نے ہم کو اپنے دروازے، اپنی صراط اور اپنا راستہ قرار دیا اور وجہ بنایا جس سے اس کی طرف توجہ کی ہے پس جس نے ہماری ولایت سے عدول کیا اور ہمارے غیر کو ہم پر فضیلت دی تو ایسے لوگ صراط سے دھکیل دیئے جائیں گے جو لوگ غیروں سے تمسک کریں اور مکدر چشموں سے سیراب ہوں وہ کیسے برابر ہوں گے ان کی جو ہماری طرف رجوع کریں اور ایسے چشموں سے سیراب ہوں جو امر رب سے جاری ہیں ان کے لئے ختم ہونا ہے اور نہ قطع ہونا۔

١٠ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ شَبِيبٍ، عَنْ يُونُسَ؛ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: يَا أَبَا حَمْزَةَ! يَخْرُجُ أَحَدُكُمْ فَرَاسِخَ فَيَطْلُبُ لِنَفْسِهِ دَلِيلاً وَأَنْتَ بِطُرُقِ السَّمَاءِ أَجْهَلُ مِنْكَ بِطُرُقِ الْأَرْضِ، فَاطْلُبْ لِنَفْسِكَ دَلِيلاً.

١٠۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اے ابو حمزہ اگر تم میں سے کوئی چند فرسخ جاتا ہے تو اپنے لئے ایک رہنما تلاش کرتا ہے اور تم آسمانی راستوں سے بہ نسبت زمین کے راستوں کے زیادہ بے خبر ہو تو ایسی صورت میں اس کے لئے بھی ایک رہنما تلاش کرو۔

١١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحُرِّ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْراً كَثِيراً» فَقَالَ: طَاعَةُ اللهِ وَمَعْرِفَةُ الْإِمَامِ.

١١۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق جس کو حکمت دی گئی اسے خیر کثیر دی گئی اس حکمت سے مراد اللہ کی اطاعت اور معرفت امام ہے۔

١٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: هَلْ عَرَفْتَ إِمَامَكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: إِي وَاللهِ، قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ مِنَ الْكُوفَةِ،

٢/٢٦٩

فَقَالَ : حَسْبُكَ إِذاً.

۱۲۔ ابوبصیر سے امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ تم نے اپنے امام کو پہچانا۔ میں نے کہا خدا کی قسم میں نے کوفہ سے نکلنے سے پہلے یہ کیا ہے یعنی آپ کی خدمت میں اسی لئے آیا ہوں۔ فرمایا۔ تو ٹھیک ہے۔

١٣ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ بُرَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ فِي قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «أَوَمَنْ كَانَ مَيْتاً فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُوراً يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ» فَقَالَ: مَيْتٌ لَا يَعْرِفُ شَيْئاً وَ«نُوراً يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ»: إِمَاماً يُؤْتَمُّ بِهِ، «كَمَنْ مَثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنْهَا» قَالَ: الَّذِي لَا يَعْرِفُ الْإِمَامَ.

۶/۱۲۳

۱۳۔ برید سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا آیہ جو میت کی طرح تھا ہم نے اس کو زندہ کیا اور اس کے لئے ایک نور قرار دیا کہ وہ اس کی روشنی میں لوگوں کے درمیان چلے۔ کے متعلق فرمایا۔ میت سے مراد وہ شخص ہے جو اپنی مشکلات کو نہیں پہچانتا اور نور سے مراد امام ہے جس کی اقتدا کی جائے مشکلات میں۔ اور جو پیروی نہ کرے وہ اس کی مانند ہے کہ شبہات کی تاریکیوں میں اس طرح لپٹا ہوا ہو کہ اس سے نہ نکل سکے۔ یہ وہ ہے جو امام کی معرفت نہیں رکھتا۔

١٤ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام: دَخَلَ أَبُوعَبْدِاللهِ الْجَدَلِيُّ عَلَى أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ يَاأَبَاعَبْدِاللهِ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا وَهُمْ مِنْ فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ»؟ قَالَ: بَلَى يَاأَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ! جُعِلْتُ فِدَاكَ، فَقَالَ: الْحَسَنَةُ مَعْرِفَةُ الْوَلَايَةِ وَحُبُّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ وَالسَّيِّئَةُ إِنْكَارُ الْوَلَايَةِ وَبُغْضُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآيَةَ.

۹۱-۹۲/

۱۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ابوعبداللہ جدلی امیرالمومنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا۔ حضرت نے کہا کیا خبر دوں تجھے اس آیت کے متعلق جس نے نیکی کی خدا کی طرف سے بہتر نیکی اس کے لئے ہے اور وہ قیامت کے دن کی بے چینی سے امن پائے گا اور جس نے بدی کی وہ اوندھے منہ جہنم میں دھکیل دیا جائے گا یہ بدلہ اس عمل کا ہے جو اس نے کیا تھا۔ میں نے کہا۔ اے امیرالمومنین ضرور آگاہ کیجئے۔ فرمایا۔ حسنہ سے مراد معرفت ولایت اور ہم اہلبیت کی محبت اور سیئہ سے مراد انکار ولایت اور ہم اہلبیت سے بغض۔

آٹھواں باب

فرض اطاعت آئمہ علیہم السلام

(بابُ فرضِ طاعةِ الأئمّةِ)

١ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : ذُرْوَةُ الْأَمْرِ وَسَنَامُهُ وَمِفْتَاحُهُ وَبَابُ الْأَشْيَاءِ وَرِضَا الرَّحْمٰنِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الطَّاعَةُ لِلْإِمَامِ بَعْدَ مَعْرِفَتِهِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ : «مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ وَمَنْ تَوَلَّى فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظاً».

۸۳/۴ ن

۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا بلندی امر دین اور اس کی شان و شوکت اور اس کی مفتاح اور تمام چیزوں کا دروازہ خدا کی رضامندی اور معرفت کے بعد امام کی اطاعت ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے رسولؐ کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے روگردانی کی تو اے رسول صلعم ہم نے تم کو ان کا نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔

٢ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ قَالَ : أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : أَشْهَدُ أَنَّ عَلِيّاً إِمَامٌ فَرَضَ اللهُ طَاعَتَهُ وَأَنَّ الْحَسَنَ إِمَامٌ فَرَضَ اللهُ طَاعَتَهُ وَأَنَّ الْحُسَيْنَ إِمَامٌ فَرَضَ اللهُ طَاعَتَهُ وَأَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ إِمَامٌ فَرَضَ اللهُ طَاعَتَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ إِمَامٌ فَرَضَ اللهُ طَاعَتَهُ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا کہ علیؑ امام ہیں خدا نے ان کی اطاعت کو فرض کیا ہے اور حسنؑ امام ہیں خدا نے ان کی اطاعت کو فرض کیا ہے اور حسینؑ امام ہیں خدا نے ان کی اطاعت کو فرض کیا ہے اور علیؑ بن الحسینؑ امام ہیں خدا نے ان کی اطاعت فرض کیا اور محمد بن علی امام ہیں خدا نے ان کی اطاعت کو فرض قرار دیا ہے۔

٣ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بَشِيرٍ الْعَطَّارِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : نَحْنُ قَوْمٌ فَرَضَ اللهُ طَاعَتَنَا وَأَنْتُمْ تَأْتَمُّونَ بِمَنْ لَا يُعْذَرُ النَّاسُ بِجَهَالَتِهِ.

۳۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا کہ ہم وہ لوگ ہیں جن کی اطاعت اللہ نے فرض کی ہے اور تم نے امام بنایا ہے اس کو جو اپنی جہالت کی وجہ سے لوگوں کو معذور نہیں بنا سکتا۔

٤ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكاً عَظِيماً» قَالَ : الطَّاعَةُ الْمَفْرُوضَةُ .

۴۔ آیہ اور ہم نے ان کو ملک عظیم دیا" کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اس سے مراد ہماری وہ اطاعت ہے جو لوگوں پر فرض کی گئی ہے۔

٥ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْقَمَّاطِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْعَطَّارِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : أُشْرِكَ بَيْنَ الْأَوْصِيَاءِ وَ الرُّسُلِ فِي الطَّاعَةِ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ کہتے سنا کہ اوصیاء و مرسلین کی اطاعت میں میں شریک ہوں۔

٦ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : نَحْنُ قَوْمٌ فَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ طَاعَتَنَا ، لَنَا الْأَنْفَالُ وَ لَنَا صَفْوُ الْمَالِ وَ نَحْنُ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ وَ نَحْنُ الْمَحْسُودُونَ الَّذِينَ قَالَ اللهُ : «أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ» .

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم وہ ہیں کہ خدا نے ہماری اطاعت کو فرض کیا ہے ہمارے لئے مال غنیمت ہے اور ہر قسم کا پاک و صاف مال۔ ہم راسخون فی العلم ہیں اور ہم ہی وہ محسود ہیں جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے کیا وہ حسد کرتے ہیں اس چیز پر جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دے رکھی ہے۔

٧ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ : ذَكَرْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَوْلَنَا فِي الْأَوْصِيَاءِ أَنَّ طَاعَتَهُمْ مُفْتَرَضَةٌ قَالَ : فَقَالَ : نَعَمْ هُمُ الَّذِينَ قَالَ اللهُ تَعَالَى : «أَطِيعُوا اللهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ» (۲) وَ هُمُ الَّذِينَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ «إِنَّمَا

وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا ؀

۷۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے ذکر کیا اپنے اس قول کا کہ اوصیاء کی اطاعت فرض ہے حضرت نے فرمایا۔ ہاں وہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اور ان کی جو تم میں اولی الامر ہیں اور وہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے تمہارے ولی اللہ ہے اور اس کا رسولؐ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں۔

۸ ـ وَ بِهٰذَا الْأَسْنَادِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ فَارِسِيٌّ أَبَاالْحَسَنِ عليه السلام فَقَالَ : طَاعَتُكَ مُفْتَرَضَةٌ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ . قَالَ: مِثْلُ طَاعَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام ؟ فَقَالَ : نَعَمْ

۸۔ ایک ایرانی نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا۔ کیا آپؑ کی اطاعت فرض ہے فرمایا۔ بے شک۔ اس نے پوچھا کیا اطاعت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی طرح فرمایا ہاں۔

۹ ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الْأَئِمَّةِ هَلْ يَجْرُونَ فِي الْأَمْرِ وَالطَّاعَةِ مَجْرًى وَاحِدٍ؟ قَالَ : نَعَمْ.

۹۔ ابوبصیر سے مروی ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا تمام آئمہؑ امر و اطاعت میں ایک ہی جیسے ہیں؟ فرمایا۔ ہاں۔

۱۰ ـ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ مَرْوَكِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ الطَّبَرِيِّ قَالَ كُنْتُ قَائِماً عَلَىٰ رَأْسِ الرِّضَا عليه السلام بِخُرَاسَانَ وَ عِنْدَهُ عِدَّةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَ فِيهِمْ إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى بْنِ عِيسَى الْعَبَّاسِيُّ فَقَالَ: يَا إِسْحَاقُ ؛ بَلَغَنِي أَنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ : إِنَّا نَزْعَمُ أَنَّ النَّاسَ عَبِيدٌ لَنَا ، لَا وَ قَرَابَتِي مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله مَا قُلْتُهُ قَطُّ وَلَا سَمِعْتُهُ مِنْ آبَائِي قَالَهُ وَ لَا بَلَغَنِي عَنْ أَحَدٍ مِنْ آبَائِي قَالَهُ ؛ وَلٰكِنِّي أَقُولُ : النَّاسُ عَبِيدٌ لَنَا فِي الطَّاعَةِ ، مَوَالٍ لَنَا فِي الدِّينِ ، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ ،

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں خراسان میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا اور حضرت کے پاس اس وقت کچھ بنی ہاشم بھی بیٹھے تھے ان میں اسحاق بن موسیٰ بن عیسیٰ عباسی بھی تھا۔ فرمایا۔ اے اسحاق! مجھے خبر ملی ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا گمان یہ ہے کہ لوگ ہمارے غلام ہیں۔ قسم ہے قرابت رسولؐ کی، میں نے کبھی ایسا نہیں کہا اور نہ اپنے آبا و اجداد سے ایسا کہتے سنا ہے اور نہ مجھے کسی سے معلوم ہوا کہ انھوں نے ایسا کہا ہے لیکن میں یہ ضرور کہتا ہوں کہ

وہ اطاعت میں ہمارے غلام ہیں اور امر دین میں ہمارے موالی ہیں لوگوں کو چاہیئے کہ وہ یہ بات غائب لوگوں تک پہنچا دیں

۱۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: نَحْنُ الَّذِينَ فَرَضَ اللهُ طَاعَتَنَا، لَا يَسَعُ النَّاسُ إِلَّا مَعْرِفَتَنَا وَلَا يُعْذَرُ النَّاسُ بِجَهَالَتِنَا، مَنْ عَرَفَنَا كَانَ مُؤْمِناً وَمَنْ أَنْكَرَنَا كَانَ كَافِراً وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنَا وَلَمْ يُنْكِرْنَا كَانَ ضَالّاً حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْهُدَى الَّذِي افْتَرَضَ اللهُ عَلَيْهِ مِنْ طَاعَتِنَا الْوَاجِبَةِ فَإِنْ يَمُتْ عَلَى ضَلَالَتِهِ يَفْعَلُ اللهُ بِهِ مَا يَشَاءُ.

۱۱ - امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم وہ ہیں جن پر اللہ نے اپنی اطاعت فرض کی ہے لوگوں کو بدون ہماری معرفت کے چارہ نہیں اور ہم سے جاہل رہنا قبول نہ ہوگا۔ جس نے ہم کو پہچانا وہ مومن ہے اور جس نے اقرار نہ کیا وہ کافر ہے اور جس نے ہم کو نہ پہچانا لیکن انکار نہ کیا وہ گمراہ ہے جب تک اس ہدایت کی طرف نہ لوٹے جس کو اللہ نے ہماری اطاعت واجبہ کی صورت میں فرض کیا ہے پس اگر وہ اسی گمراہی کی حالت میں مرگیا تو اللہ جو سزا چاہے گا اسے دے گا۔

۱۲ - عَلِيٌّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ أَفْضَلِ مَا يَتَقَرَّبُ بِهِ الْعِبَادُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: أَفْضَلُ مَا يَتَقَرَّبُ بِهِ الْعِبَادُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ طَاعَةُ اللهِ وَطَاعَةُ رَسُولِهِ وَطَاعَةُ أُولِي الْأَمْرِ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: حُبُّنَا إِيمَانٌ وَبُغْضُنَا كُفْرٌ.

۱۲ - راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ بندوں کے لئے تقرب الی اللہ کا بہترین ذریعہ کیا ہے فرمایا خداوند عالم کی اطاعت اس کے رسول کی اطاعت اور اولی الامر کی اطاعت۔ فرمایا امام محمد باقر نے ہماری محبت ایمان ہے اور ہمارا بغض کفر

۱۳ - مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: أَعْرِضُ عَلَيْكَ دِينِيَ الَّذِي أَدِينُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ؟ قَالَ: فَقَالَ: هَاتِ قَالَ: فَقُلْتُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَالْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللهِ وَأَنَّ عَلِيّاً كَانَ إِمَاماً فَرَضَ اللهُ طَاعَتَهُ، ثُمَّ كَانَ بَعْدَهُ الْحَسَنُ إِمَاماً فَرَضَ اللهُ طَاعَتَهُ، ثُمَّ كَانَ بَعْدَهُ الْحُسَيْنُ إِمَاماً فَرَضَ الله

طَاعَتَهُ، ثُمَّ كَانَ بَعْدَهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ إِمَاماً فَرَضَ اللهُ طَاعَتَهُ ـ حَتّى انْتَهَى الْأَمْرُ إِلَيْهِ ـ ثُمَّ قُلْتُ: أَنْتَ يَرْحَمُكَ اللهُ. قَالَ: فَقَالَ: هٰذَا دِينُ اللهِ وَدِينُ مَلائِكَتِهِ.

۱۳۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا میں اپنا عقیدہ جس پر خدا بدلہ دے گا آپ کے سامنے پیش کروں۔ فرمایا۔ بیان کرو۔ میں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ وحدہٗ لا شریک ہے اور محمد اس کے عبد و رسولؐ ہیں اور اقرار ان تمام باتوں کا جو خدا کی طرف سے لے کر آئے اور یہ کہ علی امام ہیں اللہ نے ان کی اطاعت فرض کی ہے اس کے بعد حسنؑ امام ہیں اللہ نے ان کی اطاعت فرض کی ہے ان کے بعد حسینؑ اور ان کے بعد علی بن الحسینؑ اور ان کے بعد آپؑ امام ہیں اور ان سب کی اطاعت اللہ نے فرض کی ہے حضرت نے فرمایا یہی اللہ اور اس کے ملائکہ کا دین ہے۔

١٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: اعْلَمُوا أَنَّ صُحْبَةَ الْعَالِمِ وَاتِّبَاعَهُ دِينٌ يُدَانُ اللهُ بِهِ وَطَاعَتَهُ مَكْسَبَةٌ لِلْحَسَنَاتِ مَمْحَاةٌ لِلسَّيِّئَاتِ وَذَخِيرَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَرِفْعَةٌ (۲) فِيهِمْ فِي حَيَاتِهِمْ وَجَمِيلٌ بَعْدَ مَمَاتِهِمْ.

۱۴۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جان لو صحبت عالم اور اس کی پیروی وہ دین ہے جس کی جزا اللہ دے گا اور اس کی اطاعت سے نیکیاں حاصل ہوں گی اور بدیاں محو ہوں گی اور ذخیرۂ حسنات ہے مومنین کے لئے اور ان کے درجات کی بلندی ہے ان کی زندگی میں اور رحمتِ خدا ہے بعد ان کے مرنے کے۔

١٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِنَّ اللهَ أَجَلُّ وَأَكْرَمُ مِنْ أَنْ يُعْرَفَ بِخَلْقِهِ، بَلِ الْخَلْقُ يُعْرَفُونَ بِاللهِ، قَالَ: صَدَقْتَ، قُلْتُ: إِنَّ مَنْ عَرَفَ أَنَّ لَهُ رَبّاً فَقَدْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَعْرِفَ أَنَّ لِذٰلِكَ الرَّبِّ رِضاً وَسَخَطاً، وَأَنَّهُ لَا يُعْرَفُ رِضَاهُ وَسَخَطُهُ إِلَّا بِوَحْيٍ أَوْ رَسُولٍ، فَمَنْ لَمْ يَأْتِهِ الْوَحْيُ فَيَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَطْلُبَ الرُّسُلَ فَإِذَا لَقِيَهُمْ عَرَفَ أَنَّهُمُ الْحُجَّةُ وَأَنَّ لَهُمُ الطَّاعَةَ الْمُفْتَرَضَةَ، فَقُلْتُ لِلنَّاسِ: أَلَيْسَ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله كَانَ هُوَ الْحُجَّةَ مِنَ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ؟ قَالُوا: بَلَى، قُلْتُ: فَحِينَ مَضَى صلى الله عليه وآله مَنْ كَانَ الْحُجَّةَ؟ قَالُوا: الْقُرْآنُ فَنَظَرْتُ فِي الْقُرْآنِ فَإِذَا هُوَ يُخَاصِمُ بِهِ الْمُرْجِئُ وَالْقَدَرِيُّ وَالزِّنْدِيقُ الَّذِي لَا يُؤْمِنُ بِهِ حَتَّى يَغْلِبَ الرِّجَالَ بِخُصُومَتِهِ، فَعَرَفْتُ أَنَّ الْقُرْآنَ لَا يَكُونُ حُجَّةً إِلَّا بِقَيِّمٍ، فَمَا قَالَ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ كَانَ حَقّاً، فَقُلْتُ لَهُمْ: مَنْ قَيِّمُ الْقُرْآنِ؟ فَقَالُوا ابْنُ مَسْعُودٍ

قَدْكَانَ يَعْلَمُ وَ عُمَرُ يَعْلَمُ وَ حُذَيْفَةُ يَعْلَمُ ، قُلْتُ : كُلَّهُ قَالُوا : لا ، فَلَمْ أَجِدْ أَحَداً يُقَالُ : إِنَّهُ يَعْلَمُ الْقُرْآنَ كُلَّهُ إِلَّا عَلِيّاً صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَ إِذَا كَانَ الشَّيْءُ بَيْنَ الْقَوْمِ فَقَالَ هٰذَا : لا أَدْرِي وَ قَالَ هٰذَا: لا أَدْرِي وَ قَالَ هٰذَا لا أَدْرِي، وَ قَالَ هٰذَا: أَنَا أَدْرِي ، فَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيّاً عليه السلام كَانَ قَيِّمَ الْقُرْآنِ وَكَانَتْ طَاعَتُهُ مُفْتَرَضَةً وَكَانَ الْحُجَّةَ عَلَى النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ أَنَّ مَا قَالَ فِي الْقُرْآنِ فَهُوَ حَقٌّ ، فَقَالَ : رَحِمَكَ اللهُ ، فَقُلْتُ : إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام لَمْ يَذْهَبْ حَتَّى تَرَكَ حُجَّةً مِنْ بَعْدِهِ كَمَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله ، وَأَنَّ الْحُجَّةَ بَعْدَ عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَ أَشْهَدُ عَلَى الْحَسَنِ عليه السلام أَنَّهُ لَمْ يَذْهَبْ حَتَّى تَرَكَ حُجَّةً مِنْ بَعْدِهِ كَمَا تَرَكَ أَبُوهُ وَجَدُّهُ وَأَنَّ الْحُجَّةَ بَعْدَ الْحَسَنِ الْحُسَيْنُ وَكَانَتْ طَاعَتُهُ مُفْتَرَضَةً ، فَقَالَ: رَحِمَكَ اللهُ ، فَقَبَّلْتُ رَأْسَهُ وَقُلْتُ : وَأَشْهَدُ عَلَى الْحُسَيْنِ أَنَّهُ لَمْ يَذْهَبْ حَتَّى تَرَكَ حُجَّةً مِنْ بَعْدِهِ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ وَكَانَتْ طَاعَتُهُ مُفْتَرَضَةً فَقَالَ: رَحِمَكَ اللهُ فَقَبَّلْتُ رَأْسَهُ وَقُلْتُ وَأَشْهَدُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّهُ لَمْ يَذْهَبْ حَتَّى تَرَكَ حُجَّةً مِنْ بَعْدِهِ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ أَبَا جَعْفَرٍ وَكَانَتْ طَاعَتُهُ مُفْتَرَضَةً ، فَقَالَ: رَحِمَكَ اللهُ ، قُلْتُ : أَعْطِنِي رَأْسَكَ حَتَّى أُقَبِّلَهُ ، فَضَحِكَ ، قُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللهُ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ أَبَاكَ لَمْ يَذْهَبْ حَتَّى تَرَكَ حُجَّةً مِنْ بَعْدِهِ كَمَا تَرَكَ أَبُوهُ وَ أُشْهِدُ بِاللهِ أَنَّكَ أَنْتَ الْحُجَّةُ وَأَنَّ طَاعَتَكَ مُفْتَرَضَةٌ ، فَقَالَ: كُفَّ رَحِمَكَ اللهُ ، قُلْتُ: أَعْطِنِي رَأْسَكَ أُقَبِّلُهُ فَقَبَّلْتُ رَأْسَهُ فَضَحِكَ وَ قَالَ: سَلْنِي عَمَّا شِئْتَ ، فَلا أُنْكِرُكَ بَعْدَ الْيَوْمِ أَبَداً .

۱۵۔ منصور بن حازم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ اللہ کی ذات اس سے بلند و برتر ہے کہ اپنی مخلوق سے پہچانی جائے بلکہ مخلوق اللہ سے پہچانی جاتی ہے فرمایا۔ تم نے سچ کہا۔ میں نے کہا جو یہ جان لے کہ اس کا رب ہے اس کو یہ بھی جاننا چاہیئے کہ اس کے لئے رضا و غضب ہے اور اس کا پتہ نہیں چلتا۔ مگر وحی سے یا رسول اللہ سے۔ پس جس کے پاس وحی نہ آئے اس کو چاہیئے کہ رسولوں کو تلاش کرے اور جب ان سے ملے تو ان کے حجت ہونے کی معرفت حاصل کرے اور یہ سمجھے کہ ان کی اطاعت فرض ہے۔ میں نے لوگوں سے کہا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ حجت تھے اللہ کی طرف سے اس کی مخلوق پر۔ انھوں نے کہا بے شک، میں نے کہا۔ جب رسول اللہ کا انتقال ہوا تب کون حجت تھا انھوں نے کہا قرآن۔ میں نے کہا۔ میں نے قرآن کے متعلق غور کیا تو میں نے دیکھا کہ اسی سے مناظرہ میں دلیل لاتے ہیں، مرجیہ، قدریہ اور لامذہب تک جو قرآن پر ایمان بھی نہیں رکھتا اور اپنی دلیلوں سے لوگوں پر غالب آجاتے ہیں پس میں نے سمجھ لیا کہ قرآن حجت نہیں ہے مگر اپنے عالم کے ساتھ تاکہ جو کچھ وہ اس کے بارے میں کہے سچ ہو۔ میں نے ان لوگوں سے پوچھا کہ قرآن کا عالم کون ہے انھوں نے کہا ابن مسعود عالم تھے عمر عالم تھے حذیفہ عالم تھے میں نے کہا کیا کل قرآن کے عالم تھے انھوں نے کہا نہیں۔ میں نے کہا میں نے تو کسی کو کبھی یہ کہتے نہیں سنا کہ کوئی کل قرآن کا عالم ہے سوائے علی علیہ السلام کے۔ جب تو م

میں کوئی مسئلہ الجھتا ہے تو ایک کہتا ہے میں نہیں جانتا، دوسرا کہتا ہے میں نہیں جانتا۔ مگر علیؑ کہتے ہیں میں جانتا ہوں پس میں گواہی دیتا ہوں کہ علی قرآن کے عالم ہیں اور ان کی اطاعت فرض ہے اور رسول اللہ کے بعد حجت خدا ہیں اور قرآن کے متعلق جو کچھ انھوں نے بتایا وہ زیادہ حق ہے اور دُنیا سے نہیں گئے جب تک کہ اپنے بعد رسول اللہ کی حجت کو قائم نہیں کر دیا۔ ان کے بعد حجت خدا حسنؑ بن علیؑ ہوئے اور جب وہ دنیا سے جانے لگے تو اپنے باپ اور جد کی طرح انھوں نے حسینؑ بن علیؑ کو حجت چھوڑا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ انھوں نے اپنے بعد علی بن الحسینؑ کو حجت چھوڑا اور ان کی اطاعت فرض ہوئی اور ان کے بعد محمدؑ بن علیؑ ابوجعفر حجت خدا ہوئے اور ان کی اطاعت فرض ہوئی۔ فرمایا اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت نازل کرے میں نے حضرت کے سر مبارک کو بوسہ دیا۔ آپؑ ہنسے، میں نے کہا۔ اللہ آپ کی حفاظت کرے میں جانتا ہوں کہ آپؑ کے پدر بزرگوار دنیا سے نہیں گئے جب تک اپنے باپ کی طرح حجت خدا کو نہیں چھوڑا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ حجت خدا ہیں اور آپؑ کی اطاعت فرض ہے فرمایا۔ اللہ تم پر رحم کرے۔ میں نے کہا۔ اپنا سر مبارک بڑھائیے کہ میں بوسہ دوں تو حضرت ہنسے اور فرمایا۔ اب پوچھ، جو پوچھنا چاہتا ہے اس کے بعد میں کبھی انکار نہ کروں گا۔

١٦ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلاءِ ، قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : الْأَوْصِيَاءُ طَاعَتُهُمْ مُفْتَرَضَةٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ هُمُ الَّذِينَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : « أَطِيعُوا اللهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ[1] » وَهُمُ الَّذِينَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : « إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلاةَ وَ يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَ هُمْ رَاكِعُونَ ».

۱۶۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ اوصیاء کی اطاعت فرض ہے۔ فرمایا ہاں۔ یہ وہ ہیں جن کے لیے خدا نے فرمایا ہے تمہارا ولی اللہ ہے اور اس کا رسولؐ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں نماز کو قائم کرتے ہیں زکوٰۃ دیتے ہیں درآنحالیکہ وہ رکوع میں ہوتے ہیں اور اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اطاعت کرو اور اولی الامر کی جو تم میں سے ہو۔

١٧ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ أَبْوَابُ الْخَيْرِ ، السَّامِعُ الْمُطِيعُ لَا حُجَّةَ عَلَيْهِ وَالسَّامِعُ الْعَاصِي لَا حُجَّةَ لَهُ وَ إِمَامُ الْمُسْلِمِينَ تَمَّتْ حُجَّتُهُ وَاحْتِجَاجُهُ يَوْمَ يَلْقَى اللهَ عَزَّ وَجَلَّ ، ثُمَّ قَالَ : يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : « يَوْمَ نَدْعُو كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ ».

۱۷۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا۔ ہدایات کا سننا اور اطاعت کرنا نیکیوں کے دروازے ہیں وہ سامع جو فرمانبردار ہو اس پر روز قیامت حجت نہ ہوگی اور جو سننے والا نافرمان ہے اس کے لئے عذر نہ ہوگا امام مسلمین تمام کریگا اپنی حجت کو جب وہ روز قیامت خدا سے ملاقات کرے گا اور خدا فرماتا ہے روز قیامت ہم ہر گروہ کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔

نواں باب

آئمہ گواہ ہیں خدا کے اس کی مخلوق پر

(بَابُ) ۹

فِي أَنَّ الْأَئِمَّةَ شُهَدَاءُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَىٰ خَلْقِهِ

۱ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ زِيَادٍ الْقَنْدِيِّ ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هٰؤُلَاءِ شَهِيداً» قَالَ: نَزَلَتْ فِي أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله خَاصَّةً ، فِي كُلِّ قَرْنٍ مِنْهُمْ إِمَامٌ مِنَّا شَاهِدٌ عَلَيْهِمْ وَمُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله شَاهِدٌ عَلَيْنَا .

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، روز قیامت ہم ہر گروہ کو اس کے گواہ کے ساتھ بلائیں گے۔ اور اے رسولؐ! تم کو بنائیں گے ان سب پر گواہ فرمایا یہ آیت۔ امت محمدیہ کے بارے میں خاص طور پر نازل ہوئی ہے ان میں سے ہر فرقہ اپنے امام کے ساتھ ہوگا ہم ان پر گواہ ہوں گے اور محمد صلعم ہم پر گواہ ہوں گے۔

۲ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام ، عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطاً لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ» قَالَ: نَحْنُ الْأُمَّةُ الْوُسْطَىٰ وَنَحْنُ شُهَدَاءُ اللهِ عَلَىٰ خَلْقِهِ وَحُجَجُهُ فِي أَرْضِهِ ، قُلْتُ : قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ» قَالَ : إِيَّانَا عَنَىٰ خَاصَّةً ، «هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ» فِي الْكُتُبِ الَّتِي مَضَتْ «وَفِي هٰذَا» الْقُرْآنِ «لِيَكُونَ

الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيداً» فَرَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الشَّهِيدُ عَلَيْنَا بِمَا بَلَّغَنَا عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ نَحْنُ الشُّهَدَاءُ عَلَى النَّاسِ فَمَنْ صَدَّقَ صَدَّقْنَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ كَذَّبَ كَذَّبْنَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ اس آیت کے متعلق ہم نے تم کو درمیانی اُمت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ۔ فرمایا وہ اُمتِ وسط ہم ہیں اور ہم اللہ کی طرف سے اس کی مخلوق پر گواہ ہیں اور اس کی زمین میں اس کی برحق حجتیں ہیں میں نے آیت ملّت ابیکم الخ کے متعلق پوچھا۔ فرمایا۔ اس سے مراد ہم ہیں خاص طور پر ہم وہی ہیں جن کا نام مسلمان پہلی کتابوں میں بھی تھا اور اس قرآن میں بھی تاکہ رسولؐ تم پر گواہ ہوں پس رسول اللہ ہم پر گواہ ہیں اس امر کے متعلق جو اللہ کی طرف سے ہم تک پہنچا ہے پس جس نے ہماری تصدیق کی روز قیامت ہم اس کی تصدیق کریں گے اور جس نے ہماری تکذیب کی روز قیامت ہم اس کی تکذیب کریں گے۔

٣ ـ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلاَّلِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «أَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ وَ يَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ»[2] فَقَالَ: أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ الشَّاهِدُ عَلَىٰ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے آیۂ افمن کان الخ کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا۔ امیر المومنینؑ رسول اللہ کی رسالت کے گواہ ہیں اور رسول اللہ کی طرف سے بینہ ہیں۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: قَوْلُ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَىٰ: «وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطاً لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيداً» قَالَ: نَحْنُ الْأُمَّةُ الْوَسَطُ وَ نَحْنُ شُهَدَاءُ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَىٰ عَلَىٰ خَلْقِهِ وَ حُجَجُهُ فِي أَرْضِهِ، قُلْتُ: قَوْلُهُ تَعَالَىٰ: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَ اسْجُدُوا وَ اعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَ افْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۞ وَ جَاهِدُوا فِي اللهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبَاكُمْ» قَالَ: إِيَّانَا عَنَىٰ وَ نَحْنُ الْمُجْتَبَوْنَ وَلَمْ يَجْعَلِ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَىٰ فِي الدِّينِ مِنْ ضِيقٍ فَالْحَرَجُ أَشَدُّ مِنَ الضِّيقِ «مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ» إِيَّانَا عَنَىٰ خَاصَّةً وَ«سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ» اللهُ سَمَّانَا الْمُسْلِمِينَ «مِنْ قَبْلُ» فِي الْكُتُبِ الَّتِي مَضَتْ «وَفِي هٰذَا» الْقُرْآنِ «لِيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيداً وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ» فَرَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الشَّهِيدُ عَلَيْنَا بِمَا بَلَّغَنَا عَنِ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَىٰ وَ نَحْنُ الشُّهَدَاءُ

۷۹-۷۸/ج

عَلَى النَّاسِ ، فَمَنْ صَدَّقَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَدَّقْنَاهُ وَمَنْ كَذَّبَ كَذَّبْنَاهُ

۴۔ میں نے امام محمد باقرؑ سے کہا کیا مراد ہے اس آیت سے وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا الخ فرمایا۔ امتِ وسط ہم ہیں اور ہم اللہ کے گواہ ہیں اور اس کی مخلوق پر اور ہم اللہ کی حجت ہیں اس کی زمین میں۔ میں نے کہا کیا مراد ہے اس آیت سے یا ایہا الذین (اے ایمان والو!) رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور نیکی کرو تاکہ تم فلاح پاؤ، اور راہِ خدا میں ڈٹ کر جہاد کرو اس نے تم کو چن لیا ہے۔ فرمایا اس سے مراد ہم ہیں کہ اس نے چنا ہے اور فرمایا اس خدا نے۔ دین میں مسائل کے سمجھنے میں کوئی اشکال نہیں رکھا۔ پس مسائل میں حرج ہونا۔ دل تنگی سے زیادہ بڑا ہے۔ ملۃ ابیکم ابراہیم سے خاص کر ہم مراد ہیں اور سماکم مسلمین سے مراد ہم ہیں ہمارا ہی یہ نام کتب سابقہ میں آچکا ہے اور اس قرآن میں بھی ہے تاکہ رسولؐ ہم پر گواہ ہو اور ہم تم لوگوں پر۔ پس جس نے دنیا میں ہماری تصدیق کی ہم روزِ قیامت اس کی تصدیق کریں گے اور جس نے ہمیں جھٹلایا ہم اسے جھٹلائیں گے۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ الْهِلَالِيِّ ، عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ قَالَ : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى طَهَّرَنَا وَ عَصَمَنَا وَ جَعَلَنَا شُهَدَاءَ عَلَى خَلْقِهِ وَ حُجَّتَهُ فِي أَرْضِهِ وَ جَعَلَنَا مَعَ الْقُرْآنِ وَ جَعَلَ الْقُرْآنَ مَعَنَا لَا نُفَارِقُهُ وَلَا يُفَارِقُنَا .

۵۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ نے ہم کو پاک کیا ہے اور معصوم بنایا ہے اور اپنی مخلوق پر گواہ بنایا ہے اور زمین پر اپنی حجت قرار دیا ہے اور قرآن کو ہمارے ساتھ کیا ہے اور ہم کو قرآن کے ساتھ، نہ ہم اس سے جدا ہوں گے نہ وہ ہم سے۔

دسواں باب

آئمہ علیہم السلام ھادی ھیں

(بَابُ أَنَّ الْأَئِمَّةَ ﷺ هُمُ الْهُدَاةُ)

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ وَ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ ، عَنِ الْفُضَيْلِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ ﷺ عَنْ قَوْلِ اللهِ

عَزَّ وَجَلَّ « وَ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ » فَقَالَ: كُلُّ إِمَامٍ هَادٍ لِلْقَرْنِ الَّذِي هُوَ فِيهِمْ

۱۔آیہ لکل قوم ہاد کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ ہر امام اپنے زمانہ کے لوگوں کے لئے ہادی ہوتا ہے۔

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ »[1] فَقَالَ : رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الْمُنْذِرُ وَلِكُلِّ زَمَانٍ مِنَّا هَادٍ يَهْدِيهِمْ إِلَى مَا جَاءَ بِهِ نَبِيُّ اللهِ صلى الله عليه وآله ، ثُمَّ الْهُدَاةُ مِنْ بَعْدِهِ عَلِيٌّ ثُمَّ الْأَوْصِيَاءُ وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ .

۲۔آیت انت منذر ولکل قوم ہاد کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منذر ہیں اور ہر زمانہ میں ہم میں سے ایک ہادی ہوتا ہے جو لوگوں کو ما جاء بہ النبی کی طرف ہدایت کرتا ہے حضرت رسول خدا کے بعد ہادیٔ خلق حضرت علی ہیں اور ان کے بعد اوصیاء میں ایک کے بعد دوسرا۔

۳ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ سَعْدَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : « إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ » فَقَالَ: رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الْمُنْذِرُ وَ عَلِيٌّ الْهَادِي يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ! هَلْ مِنْ هَادٍ الْيَوْمَ ؟ قُلْتُ : بَلَى جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا زَالَ مِنْكُمْ هَادٍ بَعْدَ هَادٍ حَتَّى دُفِعَتْ إِلَيْكَ ، فَقَالَ : رَحِمَكَ اللهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ! لَوْ كَانَتْ إِذَا نَزَلَتْ آيَةٌ عَلَى رَجُلٍ ثُمَّ مَاتَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مَاتَتِ الْآيَةُ مَاتَ الْكِتَابُ وَلٰكِنَّهُ حَيٌّ يَجْرِي فِيمَنْ بَقِيَ كَمَا جَرَى فِيمَنْ مَضَى .

۳۔ابوبصیر سے روایت ہے میں نے امام جعفر صادقؑ سے آیت انت منذر ولکل قوم ہاد کے متعلق پوچھا۔ فرمایا رسول اللہ منذر ہیں اور علیؑ ہادی ہیں۔ اے ابو محمد بتاؤ اس زمانہ میں بھی کوئی ہادی ہے۔ میں نے کہا، میں آپ پر فدا ہوں آپ حضرات میں سے ہر زمانہ میں ایک کے بعد دوسرا ہادی رہا ہے۔ فرمایا۔ اے ابو محمد! اللہ تم پر رحم کرے۔ اگر آیت کسی منزل پر نازل ہوئی پھر یہ شخص مر جائے اور اس کے بعد کوئی ہادی نہ ہو تو یہ آیت (متشابہ) بھی مر جائے گی اور وہ کتاب بھی (کیونکہ آیات متشابہات کی تاویل کرنیوالا کوئی نہ ہوگا) لیکن وہ زندہ رہتا ہے اور وہ اپنا قائم مقام اسی طرح چھوڑتا ہے جس طرح اس سے پہلے نے چھوڑا تھا۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْقَصِيرِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى : « إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ

وَ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ » فَقَالَ : رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمُنْذِرُ وَ عَلِيٌّ الْهَادِي ، أَمَا وَاللهِ مَا ذَهَبَتْ مِنَّا وَمَا زَالَتْ فِينَا إِلَى السَّاعَةِ .

۴۔ آیت انت منذر و لکل قوم ہاد کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا منذر (ڈرانے والے) رسول ہیں اور ہادی علیؑ ہیں۔ واللہ ہم سے امر ہدایت کبھی نہیں اور نہ قیامت تک جائے گا۔

گیارھواں باب

آئمہ علیہم السلام والیان امر اور خازن الہٰی ھیں

بَابُ ۱۱
أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وُلَاةُ أَمْرِ اللهِ وَخَزَنَةُ عِلْمِهِ

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : نَحْنُ وُلَاةُ أَمْرِ اللهِ وَخَزَنَةُ عِلْمِ اللهِ وَ عَيْبَةُ وَحْيِ اللهِ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر علیہ السلام سے سنا ہم والیان امر الٰہی ہیں ہم علوم الٰہی کا خزانہ ہیں اور مرکز اسرار الٰہیہ ہیں۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ سَوْرَةَ بْنِ كُلَيْبٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : وَاللهِ إِنَّا لَخُزَّانُ اللهِ فِي سَمَائِهِ وَأَرْضِهِ ، لَا عَلَى ذَهَبٍ وَلَا عَلَى فِضَّةٍ إِلَّا عَلَى عِلْمِهِ .

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ واللہ ہم زمین و آسمان میں اللہ کے خزانہ دار ہیں مگر سونے چاندی کے خزانہ دار نہیں بلکہ علم الٰہی کے۔

۳ ـ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ رَفَعَهُ ، عَنْ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا أَنْتُمْ ؟ قَالَ : نَحْنُ خُزَّانُ عِلْمِ اللهِ وَ نَحْنُ تَرَاجِمَةُ وَحْيِ اللهِ وَنَحْنُ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ عَلَى مَنْ دُونَ السَّمَاءِ

وَمَنْ فَوْقَ الْأَرْضِ .

۳- راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا آپ کیا ہیں۔ فرمایا ہم علم اللہ کے خزانہ دار ہیں ہم وحی الٰہی کے ترجمان ہیں ہم خدا کی حجت بالغہ ہیں ان پر جو آسمانوں کے اوپر ہیں اور ان پر جو زمین کے اوپر ہیں۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ: اسْتِكْمَالُ حُجَّتِي عَلَى الْأَشْقِيَاءِ مِنْ أُمَّتِكَ مِنْ تَرْكِ وَلَايَةِ عَلِيٍّ وَالْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِكَ ، فَإِنَّ فِيهِمْ سُنَّتَكَ وَسُنَّةَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَهُمْ خُزَّانِي عَلَىٰ عِلْمِي مِنْ بَعْدِكَ ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : لَقَدْ أَنْبَأَنِي جَبْرَئِيلُ عليه السلام بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ.

۴- راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو کہتے سنا کہ رسول اللہ نے فرمایا (بحدیث قدسی) مجھ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ تمہاری اُمت میں میری حجت تمام ہوگی ان اشقیاء پر جنھوں نے ولایت علی کو ترک کیا اور تمہارے بعد تمہارے اوصیاء کو چھوڑا، بیشک ان میں تمہاری اور تم سے پہلے انبیاء کی سنت قائم ہے وہ میرے علم کے خزینہ دار ہیں تمہارے بعد پھر رسول اللہؐ نے فرمایا، جبرئیل نے مجھے ان کے اور ان کے آباء کے نام بتلائے۔

٥ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : يَا ابْنَ أَبِي يَعْفُورٍ ! إِنَّ اللهَ وَاحِدٌ مُتَوَحِّدٌ بِالْوَحْدَانِيَّةِ ، مُتَفَرِّدٌ بِأَمْرِهِ ، فَخَلَقَ خَلْقاً فَقَدَّرَهُمْ لِذَٰلِكَ الْأَمْرِ ، فَنَحْنُ هُمْ يَا ابْنَ أَبِي يَعْفُورٍ ! فَنَحْنُ حُجَجُ اللهِ فِي عِبَادِهِ وَخُزَّانُهُ عَلَىٰ عِلْمِهِ وَالْقَائِمُونَ بِذَٰلِكَ .

۵- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابن ابی یعفور سے اللہ واحد ہے اور اپنی وحدانیت میں اکیلا ہے اور اپنے حکم میں منفرد ہے اس نے مخلوق کو پیدا کیا اور امر دین کو ان کے لئے مقدر کیا۔ اے ابن ابی یعفور ہم اللہ کے بندوں پر اس کی حجتیں ہیں اور اس کے علم کے خزانے ہیں اور اس علم پر قائم رہنے والے ہیں۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ جَمِيعاً ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَىٰ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَنَا فَأَحْسَنَ خَلْقَنَا وَصَوَّرَنَا فَأَحْسَنَ صُوَرَنَا[3] وَجَعَلَنَا خُزَّانَهُ فِي سَمَائِهِ وَأَرْضِهِ وَلَنَا نَطَقَتِ الشَّجَرَةُ وَبِعِبَادَتِنَا عُبِدَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَوْلَانَا مَا عُبِدَ اللهُ[4].

۶۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے ہم کو بہترین خلقت کے ساتھ پیدا کیا اور ہمیں بہترین صورت دی اور ہم کو آسمان و زمین کا خزانہ دار بنا دیا۔ ہم نے درختوں سے کلام کیا۔ ہماری عبادت سے اللہ کی عبادت ہوئی۔ ہم نہ ہوتے تو اللہ کی عبادت نہ کی جاتی۔

بارہواں باب

آئمہ خلفا اللہ ہیں زمین پر اور وہ ابواب ہیں جن سے آیا جاتا ہے

(بابٌ أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ خُلَفَاءُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَرْضِهِ)
وَأَبْوَابُهُ الَّتِي مِنْهَا يُؤْتَى

١ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، عَنِ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ: الْأَئِمَّةُ خُلَفَاءُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَرْضِهِ.

۱۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ آئمہ اللہ کے خلیفہ ہیں اس کی زمین پر۔

٢ ـ عَنْهُ، عَنْ مُعَلَّى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام: الْأَوْصِيَاءُ هُمْ أَبْوَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّتِي يُؤْتَى مِنْهَا وَلَوْلَاهُمْ مَا عُرِفَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَبِهِمُ احْتَجَّ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى خَلْقِهِ.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اوصیاء اللہ کے ابواب ہیں جن سے (ثواب کی طرف یا خانۂ ہدایت کے اندر) آیا جاتا ہے اگر وہ نہ ہوتے تو اللہ کی معرفت نہ ہوتی۔ ان سے خدا نے اپنی مخلوق پر حجت قائم کی ہے۔

٣ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ جَلَّ جَلَالُهُ: «وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ» قَالَ: هُمُ الْأَئِمَّةُ.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں پوچھا۔ اللہ نے وعدہ کیا ہے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے ہیں اور عمل صالح کئے ہیں کہ وہ ان کو روئے زمین پر اسی طرح خلیفہ بنائے گا

جس طرح ان سے پہلوں کو خلیفہ بنایا تھا۔ فرمایا۔ ان سے مراد آئمہ ہیں۔

تیرھواں باب

آئمہ علیہم السلام نورِ خدا ھیں

۱۳ ((بابُ أنَّ الأئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلامُ نُورُاللهِ عَزَّوَجَلَّ))

١ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مِرْداس قَالَ: حَدَّثَنا صَفْوانُ بْنُ يَحْيَى وَالْحَسَنُ بْنُ مَحْبُوبٍ، عَنْ أبِي أيّوبَ ، عَنْ أَبِي خالِدٍ الْكابُلِيِّ قالَ: سَأَلْتُ أَباجَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَآمِنُوا بِاللهِ وَ رَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذي أَنْزَلْنا» فَقالَ: يا أَبا خالِدٍ النُّورُ وَاللهِ الأَئِمَّةُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله إلى يَوْمِ الْقِيامَةِ وَهُمْ وَاللهِ نُورُاللهِ الَّذي أَنْزَلَ وَهُمْ وَاللهِ نُورُاللهِ فِي السَّماواتِ وَفِي الأَرْضِ وَاللهِ يا أَبا خالِدٍ لَنُورُ الإمامِ في قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ أَنْوَرُ مِنَ الشَّمْسِ الْمُضِيئَةِ بِالنَّهارِ، وَهُمْ وَاللهِ يُنَوِّرُونَ قُلُوبَ الْمُؤْمِنِينَ وَيَحْجُبُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ نُورَهُمْ عَمَّنْ يَشاءُ فَتُظْلَمُ قُلُوبُهُمْ، وَاللهِ يا أَبا خالِدٍ! لايُحِبُّنا عَبْدٌ وَيَتَوَلاّنا حَتّى يُطَهِّرَ اللهُ قَلْبَهُ وَلايُطَهِّرُ اللهُ قَلْبَ عَبْدٍ حَتّى يُسَلِّمَ لَنا وَيَكُونَ سِلْماً لَنا؛ فَإِذا كانَ سِلْماً لَنا سَلَّمَهُ اللهُ مِنْ شَدِيدِ الْحِسابِ وَآمَنَهُ مِنْ فَزَعِ يَوْمِ الْقِيامَةِ الأَكْبَرِ.

۱۔ ابوخالد سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے آیۃ فآمنوا باللہ ورسولہ والنور الذی انزلنا کے متعلق پوچھا۔ فرمایا۔ اے ابو خالد نور سے مراد نور آئمہ ہیں۔ آل محمدؐ سے قیامت تک ہونے والے اور وہی وہ نور ہیں جو نازل کیا گیا اور وہی اللہ کے نور ہیں آسمان وزمین میں۔ واللہ اے! ابو خالد نور امام قلوب مومنین میں ہے وہ نصف النہار کے سورج سے زیادہ روشن ہوتا ہے اور وہ (آئمہ) قلوب مومنین کو منور کر دیتے ھیں اور اللہ ان کے نور کو جس سے چاہتا ہے چھپا لیتا ہے ان کے قلوب تاریک ہو جاتے ہیں واللہ۔ اے ابو خالد ہم سے نہیں محبت کرتا کوئی بندہ اور نہیں دوست رکھتا ہم کو، مگر یہ کہ اللہ اس کے قلب کو پاک کرتا ہے اور پاک نہیں کرتا کسی کے دل کو جب تک وہ ہمیں نہ مانے اور ہم سے صلح نہ کرے۔ پس جب ہم سے صلح کرتا ہے تو خدا اس کو سخت عذاب سے اور روز قیامت کے خوف عظیم سے محفوظ رکھتا ہے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إبْراهِيمَ بِإسْنادِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ تَعالى: «الَّذينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الأُمِّيَّ الَّذي يَجِدُونَهُ مَكْتُوباً عِنْدَهُمْ فِي التَّوْراةِ وَالإنْجيلِ، يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ

وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ ـ إِلَىٰ قَوْلِهِ ـ : وَ اتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ أُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ » قَالَ: النُّورُ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ [عَلِيٌّ] أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْأَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ.

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا آیہ وہ لوگ جنھوں نے اتباع کیا رسول و نبی امی کا جس کا ذکر انھوں نے لکھا ہوا توریت و انجیل میں پایا ہے جو ان کو نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے روکتا ہے اور پاک چیزوں کو ان کے لئے حلال کرتا ہے اور ناپاک کو حرام، الیٰ قولہ اور انھوں نے اتباع کیا اس نور کا جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا ہے وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں فرمایا نور سے مراد یہاں علی امیر المومنین اور آئمہ علیہم السلام ہیں۔

٣ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَقَدْ آتَى اللهُ أَهْلَ الْكِتَابِ خَيْراً كَثِيراً، قَالَ: وَ مَا ذَاكَ؟ قُلْتُ: قَوْلُ اللهِ تَعَالَىٰ: «الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِهِ هُمْ بِهِ يُؤْمِنُونَ ـ إِلَىٰ قَوْلِهِ ـ: أُولٰئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا» قَالَ: فَقَالَ: قَدْ آتَاكُمُ اللهُ كَمَا آتَاهُمْ، ثُمَّ تَلَا: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَ آمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ، وَ يَجْعَلْ لَكُمْ نُوراً تَمْشُونَ بِهِ» يَعْنِي إِمَاماً تَأْتَمُّونَ بِهِ.

۳۔ ابو جارود سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ اللہ نے اہل کتاب کو خیر کثیر دیا ہے یہ کیا بات ہے فرمایا خدا فرماتا ہے وہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے قرآن سے پہلے کتاب دی ہے وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں وہی لوگ ہیں جن کو ان کے صبر کے بدلے میں دوہرا اجر دیا جائے گا اور یہ بھی فرمایا ہے تم کو اللہ نے اسی طرح دیا ہے جیسے ان کو دیا تھا پھر یہ آیت پڑھی اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اس نے رحمت کے دو ٹکڑے تم کو دیئے ہیں اور تمہارے لئے ایک نور قرار دیا ہے کہ تم ان کے سہارے چلو یعنی امام جس کی تم اقتدا کرو۔

٤ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَسَنِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ وَ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْكَابُلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَىٰ: «فَآمِنُوا بِاللهِ وَ رَسُولِهِ وَ النُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا» فَقَالَ: يَا أَبَا خَالِدٍ، النُّورُ وَ اللهِ الْأَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، يَا أَبَا خَالِدٍ، لَنُورُ الْإِمَامِ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ أَنْوَرُ مِنَ الشَّمْسِ الْمُضِيئَةِ بِالنَّهَارِ وَ هُمُ الَّذِينَ يُنَوِّرُونَ قُلُوبَ الْمُؤْمِنِينَ وَ يَحْجُبُ اللهُ نُورَهُمْ عَمَّنْ يَشَاءُ فَتُظْلِمُ قُلُوبُهُمْ وَ يَغْشَاهُمْ بِهَا.

۴۔ ابو خالد کابلی سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا ایمان

لاؤ اللہ پر اور اس کے رسولؐ پر، اتباع کرو اس نور کا جو ہم نے نازل کیا ہے۔ فرمایا۔ اے ابو خالد واللہ نور سے مراد آئمہ علیہم السلام ہیں اے ابو خالد نور امام ہے قلوب مومنین نور ہیں اور دن میں چمکنے والے سورج سے زیادہ روشن ہیں وہ آئمہ وہ ہیں جو قلوب مومنین کو روشن کرتے ہیں اور اس کو روک دیتا ہے اللہ جس سے چاہتا ہے پس ان کے قلوب تاریک ہو جاتے ہیں اور ان پر پردے پڑ جاتے ہیں۔

۵ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونَ، عَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْأَصَمِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَىٰ: «اَللّٰهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ» فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ «فِيهَا مِصْبَاحٌ» الْحَسَنُ «الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ» الْحُسَيْنُ «الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ» فَاطِمَةُ كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ بَيْنَ نِسَاءِ أَهْلِ الدُّنْيَا. «يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ» إِبْرَاهِيمُ عليه السلام «زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ» لَا يَهُودِيَّةٍ وَلَا نَصْرَانِيَّةٍ «يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ» يَكَادُ الْعِلْمُ يَتَفَجَّرُ بِهَا «وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُورٌ عَلَىٰ نُورٍ» إِمَامٌ مِنْهَا بَعْدَ إِمَامٍ. «يَهْدِي اللهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ» يَهْدِي اللهُ لِلْأَئِمَّةِ مَنْ يَشَاءُ «وَيَضْرِبُ اللهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ» قُلْتُ «أَوْ كَظُلُمَاتٍ» قَالَ: الْأَوَّلُ وَصَاحِبُهُ «يَغْشَاهُ مَوْجٌ» الثَّالِثُ «مِنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ ظُلُمَاتٌ» الثَّانِي «بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ»: مُعَاوِيَةُ لَعَنَهُ اللهُ وَفِتَنُ بَنِي أُمَيَّةَ «إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ» الْمُؤْمِنُ فِي ظُلْمَةِ فِتْنَتِهِمْ «لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللهُ لَهُ نُوراً» إِمَاماً مِنْ وُلْدِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ «فَمَا لَهُ مِنْ نُورٍ» إِمَامٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَقَالَ فِي قَوْلِهِ «يَسْعَىٰ نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ»: أَئِمَّةُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَسْعَىٰ بَيْنَ يَدَيِ الْمُؤْمِنِينَ وَبِأَيْمَانِهِمْ حَتَّىٰ يُنْزِلُوهُمْ مَنَازِلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

۲۴/۳۵ نور   ۵۷/۱۲ حد

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُوسَىٰ بْنِ الْقَاسِمِ الْبَجَلِيِّ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ جَمِيعاً، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام، عَنْ أَخِيهِ مُوسَىٰ عليه السلام مِثْلَهُ.

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ میں مشکوٰۃ (چراغدان) سے مراد فاطمہ ہیں اور فیہا مصباح (اس میں چراغ) میں مصباح سے مراد حسنؑ ہیں اور وہ چراغ شیشہ میں ہے اور شیشہ سے مراد حسینؑ ہیں اور فاطمہ زنان عالم کے درمیان روشن ستارہ ہیں اور وہ چراغ روشن ہے شجر مبارکہ ابراہیم سے۔ تیل اس چراغ کا زیتون ہے جو نہ شرقی ہے نہ غربی یعنی نہ یہودی ہے نہ نصرانی، اس کا روغن روشن ہے یعنی قریب ہے کہ علم اس سے پھوٹ نکلے اور اگرچہ آگ مس نہ کرے تب بھی نور علیٰ نور ہے یعنی امام کے بعد

امام، خدا اس نور سے جس کی چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے یعنی آئمہ کے ذریعہ سے اور اللہ ایسی ہی مثالیں بیان کرتا ہے میں نے پوچھا اور ظلمات سے کیا مراد ہے فرمایا اوّل اس کا صاحب جس کو ڈھانپ لیا۔ ثالث نے تاریک موجیں ایک دوسرے پر چڑھی ہوئی ہیں اور وہ معاویہ اور اس کے زمانے کے فتنے ہیں اور اس میں لم یجعل اللہ لہ نوراً سے یہ مراد ہے جس کو اولاد فاطمہ زہراؑ کے نور سے ہدایت نہ ہوئی اس کے لئے روز قیامت نور نہ ہوگا اور آیت میں جو یہ ہے ان کا نور ان کے سامنے اور داہنی طرف دوڑتا ہوگا تو اس سے مراد آئمہ مومنین ہیں جن کا نور مومنین کے سامنے اور داہنی طرف دوڑے گا اور وہ ان کو منازل جنت کی طرف لے جائے گا۔

(ایسی ہی حدیث حضرت امام موسیٰ علیہ السلام سے بھی مروی ہے)

٦ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ وَمُوسَى بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَىٰ: « يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللهِ بِأَفْوَاهِهِمْ » قَالَ: يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا وِلَايَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام بِأَفْوَاهِهِمْ، قُلْتُ: قَوْلُهُ تَعَالَىٰ: « وَاللهُ مُتِمُّ نُورِهِ » قَالَ: يَقُولُ: وَاللهُ مُتِمُّ الْإِمَامَةِ وَ الْإِمَامَةُ هِيَ النُّورُ وَ ذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: « آمِنُوا بِاللهِ وَ رَسُولِهِ وَ النُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا » قَالَ: النُّورُ هُوَ الْإِمَامُ.

الصف ۹/۶۱

تغابن ۸/۶۴

٦۔ ابی الحسن امام رضا علیہ السلام سے میں نے، آیہ " وہ چاہتے ہیں کہ نور خدا کو اپنی پھونکوں سے بجھا دیں اور اس آیت کے متعلق خدا اپنے نور کا تمام کرنے والا ہے پوچھا یہ کیا فرمایا وہ کہتا ہے کہ اللہ امامت کا تمام کرنے والا ہے امامت نور ہے اور ایسا ہی ہے قولِ باری تعالیٰ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ اور اس نور پر جو ہم نے نازل کیا ہے فرمایا۔ نور سے مراد امام ہے۔

چودہواں باب

آئمہ علیہم السلام ارکان ارض ہیں

(بابٌ أَنَّ الأَئِمَّةَ هُمْ أَرْكَانُ الْأَرْضِ)

١ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

سِنانٍ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : ماجاءَ بِهِ عَلِيٌّ عليه السلام آخُذُ بِهِ وَما نَهى عَنْهُ أَنْتَهي عَنْهُ ، جَرى لَهُ مِنَ الْفَضْلِ مِثْلُ ما جَرى لِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَ لِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله الْفَضْلُ عَلى جَميعِ مَنْ خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ، الْمُتَعَقِّبُ عَلَيْهِ في شَيْءٍ مِنْ أَحْكامِهِ كَالْمُتَعَقِّبِ عَلَى اللهِ وَ عَلى رَسُولِهِ وَالرّادُّ عَلَيْهِ في صَغيرَةٍ أَوْ كَبيرَةٍ عَلى حَدِّ الشِّرْكِ بِاللهِ، كانَ أَميرُالْمُؤْمِنينَ عليه السلام بابَ اللهِ الَّذي لايُؤْتى إِلّا مِنْهُ وَسَبيلَهُ الَّذي مَنْ سَلَكَ بِغَيْرِهِ هَلَكَ وَ كَذلِكَ يَجْري الْأَئِمَّةُ الْهُدى واحِداً بَعْدَ واحِدٍ، جَعَلَهُمُ اللهُ أَرْكانَ الْأَرْضِ أَنْ تَميدَ بِأَهْلِها وَ حُجَّتَهُ الْبالِغَةَ عَلى مَنْ فَوْقَ الْأَرْضِ وَمَنْ تَحْتَ الثَّرى وَ كانَ أَميرُالْمُؤْمِنينَ صَلَواتُ اللهِ عَلَيْهِ كَثيراً ما يَقُولُ: أَنَا قَسيمُ اللهِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنّارِ وَ أَنَا الْفارُوقُ الْأَكْبَرُ وَ أَنَا صاحِبُ الْعَصاءِ وَالْمِيْسَمِ لَقَدْ أَقَرَّتْ لي جَميعُ الْمَلائِكَةِ وَالرُّوحُ وَالرُّسُلُ بِمِثْلِ ما أَقَرُّوا بِهِ لِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَلَقَدْ حُمِلْتُ عَلى مِثْلِ حَمُولَتِهِ وَهِيَ حَمُولَةُ الرَّبِّ وَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله يُدْعى فَيُكْسى وَاُدْعى فَاُكْسى وَ يُسْتَنْطَقُ وَاُسْتَنْطَقُ فَأَنْطِقُ عَلى حَدِّ مَنْطِقِهِ وَلَقَدْ اُعْطيتُ خِصالاً ماسَبَقَني إِلَيْها أَحَدٌ قَبْلي، عُلِّمْتُ الْمَنايا وَالْبَلايا وَالْأَنْسابَ وَفَصْلَ الْخِطابِ فَلَمْ يَفُتْني ما سَبَقَني وَلَمْ يَعْزُبْ عَنّي ما غابَ عَنّي، اُبَشِّرُ بِإِذْنِ اللهِ وَ اُؤَدّي عَنْهُ، كُلُّ ذلِكَ مِنَ اللهِ مَكَّنَني فيهِ بِعِلْمِهِ.

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ الْعَمِّيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنانٍ قالَ: حَدَّثَنا الْمُفَضَّلُ قالَ: سَمِعْتُ أَباعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ۔ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَديثَ الْأَوَّلَ.

ا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کچھ علی علیہ السلام نے فرمایا، اس کو لو اور جس سے منع کیا ہے اس سے باز رہو، فضیلت کا یہ وہی طریقہ ہے جو حضرت رسول خدا کے لئے تمام مخلوق پر تھا احکام شرعی میں حضرت علی کی عیب جوئی کرنے والا شخص ایسا ہی ہے جیسے خدا و رسول کی عیب جوئی کرنے والا اور کسی چھوٹی یا بڑی بات کو ان کی رد کرنا شرک باللہ ہے امیرالمومنین علیہ السلام اللہ کے وہ دروازے تھے جس سے آیا جاتا ہے اور وہ راستہ تھے جس کو چھوڑ کر چلنے والا ہلاک ہوتا ہے یہی طریقہ جاری رہا۔ تمام آئمہ ہدیٰ کے لئے یکے بعد دیگرے خدا نے ان کو ارکان ارض قرار دیا ہے تاکہ وہ اپنے ساکنوں کے ساتھ مضطرب نہ ہو، وہ زمین کے اوپر اور نیچے خدا کی حجت بالغہ ہیں اور امیرالمومنین اکثر فرمایا کرتے تھے میں اللہ کی طرف سے جنّت و دوزخ کا تقسیم کرنے والا ہوں میں فاروقِ اکبر ہوں میں صاحبِ عصا یعنی اجتماع مسلمین کا سبب ہوں میں صاحب میسم یعنی وہ آیات ہوں جو دلیل امامت ہوں میری وصایت کا اقرار کیا ہے تمام ملائکہ روح اور مرسلین نے جس طرح اقرار کیا ہے محمد صلعم کے متعلق اور سوار کیا گیا ہوں

منصب امامت پر جیسے آنحضرتؐ (نبوت پر) اور یہ منصب ہمارا خدا کی طرف سے ہے روز قیامت رسول اللہ کو بلایا جائے گا پس وہ لباس امامت خلق پہنے ہوئے ہوں گے اور میں بلایا جاؤں گا پس میں بھی لباس امامت پہنے ہوئے ہوں گا وہ کلام کریں گے میں بھی ان ہی کی طرح کلام کروں گا۔ میں دیا گیا ہوں چار خصلتیں کہ مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں مجھے علم دیا گیا ہے موتوں کا بلاؤں کا، انساب کا اور قضایا کے فیصل کرنے کا، اور نہیں غائب ہوا مجھ سے جو پہلے ہو چکا اور نہیں دور کہ مجھ سے جو پوشیدہ ہے باذن الہٰی میں لوگوں کو بشارت دیتا ہوں لوگوں کو باذن الہٰی اور یہ سب کچھ خدا کی طرف سے مجھے سپرد کیا گیا ہے اور اپنے علم میں مجھے اس میں قدرت دی ہے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ شَبَابٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْأَعْرَجُ قَالَ : دَخَلْتُ أَنَا وَ سُلَيْمَانُ بْنُ خَالِدٍ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَابْتَدَأَنَا فَقَالَ : يَا سُلَيْمَانُ : مَا جَاءَ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يُؤْخَذُ بِهِ وَ مَا نَهَى عَنْهُ يُنْتَهَى عَنْهُ ، جَرَى لَهُ مِنَ الْفَضْلِ مَا جَرَى لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَلِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله الْفَضْلُ عَلَى جَمِيعِ مَنْ خَلَقَ اللهُ ، الْمُعَيِّبُ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي شَيْءٍ مِنْ أَحْكَامِهِ كَالْمُعَيِّبِ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ عَلَى رَسُولِهِ صلى الله عليه وآله وَ الرَّادُّ عَلَيْهِ فِي صَغِيرَةٍ أَوْ كَبِيرَةٍ عَلَى حَدِّ الشِّرْكِ بِاللهِ، كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ بَابَ اللهِ الَّذِي لَا يُؤْتَى إِلَّا مِنْهُ وَ سَبِيلَهُ الَّذِي مَنْ سَلَكَ بِغَيْرِهِ هَلَكَ وَ بِذَلِكَ جَرَتِ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ، جَعَلَهُمُ اللهُ أَرْكَانَ الْأَرْضِ أَنْ تَمِيدَ بِهِمْ وَالْحُجَّةَ الْبَالِغَةَ عَلَى مَنْ فَوْقَ الْأَرْضِ وَ مَنْ تَحْتَ الثَّرَى وَقَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : أَنَا قَسِيمُ اللهِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَ أَنَا الْفَارُوقُ الْأَكْبَرُ وَ أَنَا صَاحِبُ الْعَصَا وَالْمِيسَمِ وَلَقَدْ أَقَرَّتْ لِي جَمِيعُ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحُ بِمِثْلِ مَا أَقَرَّتْ لِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَلَقَدْ حُمِلْتُ عَلَى مِثْلِ حَمُولَةِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَهِيَ حَمُولَةُ الرَّبِّ وَ إِنَّ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله يُدْعَى فَيُكْسَى وَ يُسْتَنْطَقُ وَ أُدْعَى فَأُكْسَى وَ أُسْتَنْطَقُ فَأَنْطِقُ عَلَى حَدِّ مَنْطِقِهِ وَلَقَدْ أُعْطِيتُ خِصَالاً لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي ، عُلِّمْتُ عِلْمَ الْمَنَايَا وَالْبَلَايَا وَالْأَنْسَابِ وَ فَصْلَ الْخِطَابِ ، فَلَمْ يَفُتْنِي مَا سَبَقَنِي وَلَمْ يَعْزُبْ عَنِّي مَا غَابَ عَنِّي، أُبَشِّرُ بِإِذْنِ اللهِ وَ أُؤَدِّي عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ، كُلُّ ذَلِكَ مَكَّنَنِي اللهُ فِيهِ بِإِذْنِهِ.

۲۔ سعید اعرج سے مروی ہے کہ میں اور سلیمان آئے خدمت میں ابو عبداللہ علیہ السلام کے ہم نے کلام شروع کیا۔ فرمایا۔ اے سلیمان جو امیرالمومنین علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے وہ لینا چاہیئے اور جس سے منع کیا گیا ہے اسے ترک کرنا چاہیئے۔ علی کی فضیلت ویسی ہے جیسے رسول کی اور رسول اللہ افضل ہیں اللہ کی تمام مخلوق سے، جس نے امیرالمومنین

کے احکام میں سے کسی حکم پر بھی عیب لگایا اس نے خدا کو عیب لگایا۔ اس کے رسولؐ کو عیب لگایا اور چھوٹی یا بڑی کسی چیز میں ان کی بات کو رد کرنا شرک باللہ ہے اور امیرالمومنین باب اللہ ہیں نہیں آیا جاتا خدا کی طرف سے مگر اسی دروازہ سے۔ اور خدا کا وہ راستہ ہوں کہ جو اس کے خلاف چلا ہلاک ہو گیا اور یہی طریقہ آئمہ کے لئے رہا۔ یکے بعد دیگرے۔ خدا نے ان کو ارکان ارض قرار دیا ہے تاکہ وہ ان کے ساتھ قائم رہے اور وہ خدا کی حجت بالغہ ہیں ان لوگوں پر جو زمین کے اوپر ہیں اور جو زمین کے نیچے ہیں اور امیرالمومنین نے فرمایا میں جنّت و نار کا خدا کی طرف سے تقسیم کرنے والا ہوں میں فاروق اکبر ہوں میں صاحب عصا و میسم ہوں تمام ملائکہ اور روح نے میرا اقرار اسی طرح کیا ہے جس طرح محمدؐ کا اقرار کیا ہے اور میرے اوپر بھی وہی بار رکھا گیا ہے جو محمد مصطفٰےؐ پر رکھا گیا ہے اور وہ بار خدا کی طرف سے ہے اور روز قیامت حضرت محمد مصطفٰےؐ کو بلایا جائے گا۔ پس آپ لباس نبوت پہنے ہوں گے اور کلام کریں گے اور میں بلایا جاؤں گا اور لباس امامت پہنے ہونگا پس میں بھی کلام کروں گا انہی کی طرح اور چار فضیلتیں ایسی دیا گیا ہوں کہ کسی کو نہیں دی گئیں، مجھے موتوں کا بلایا کا انساب کا اور فصل قضایا کا علم دیا گیا ہے پس نہیں منتہی ہوگی وہ چیز جس نے میری طرف سبقت کی اور جو چیز مجھ سے غائب ہے وہ مجھ سے دور نہ رہی، میں اللہ کی طرف سے بشارت دینے والا ہوں اور خدا کی طرف سے تمام کے تمام احکام کا پہنچانے والا ہوں خدا نے اپنے اذن سے مجھے قدرت دی ہے۔

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللهِ الرِّيَاحِيُّ ، عَنْ أَبِي الصَّامِتِ الْحُلْوَانِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: فَضْلُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مَا جَاءَ بِهِ آخُذُ بِهِ وَ مَا نَهَى عَنْهُ أَنْتَهِي عَنْهُ ، جَرَى لَهُ مِنَ الطَّاعَةِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم مَا لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَالْفَضْلُ لِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم الْمُتَقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهِ كَالْمُتَقَدِّمِ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ وَرَسُولِهِ وَالْمُتَفَضِّلُ عَلَيْهِ كَالْمُتَفَضِّلِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَالرَّادُّ عَلَيْهِ فِي صَغِيرَةٍ أَوْ كَبِيرَةٍ عَلَى حَدِّ الشِّرْكِ بِاللهِ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم بَابُ اللهِ الَّذِي لَا يُؤْتَى إِلَّا مِنْهُ وَ سَبِيلُهُ الَّذِي مَنْ سَلَكَهُ وَصَلَ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ كَذٰلِكَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مِنْ بَعْدِهِ وَ جَرَى لِلْأَئِمَّةِ عليهم السلام وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ ، جَعَلَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَرْكَانَ الْأَرْضِ أَنْ تَمِيدَ بِأَهْلِهَا وَ عُمُدَ الْإِسْلَامِ وَ رَابِطَةً عَلَى سَبِيلِ هُدَاهُ ، لَا يَهْدِي هَادٍ إِلَّا بِهُدَاهُمْ وَلَا يَضِلُّ خَارِجٌ مِنَ الْهُدَى إِلَّا بِتَقْصِيرٍ عَنْ حَقِّهِمْ، أُمَنَاءُ اللهِ عَلَى مَا أَهْبَطَ مِنْ عِلْمٍ أَوْ عُذْرٍ أَوْ نُذْرٍ وَالْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ عَلَى مَنْ فِي الْأَرْضِ، يَجْرِي لِآخِرِهِمْ مِنَ اللهِ مِثْلُ الَّذِي جَرَى لِأَوَّلِهِمْ وَلَا يَصِلُ أَحَدٌ إِلَى ذٰلِكَ إِلَّا بِعَوْنِ اللهِ وَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : أَنَا قَسِيمُ اللهِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ، لَا يَدْخُلُهَا دَاخِلٌ إِلَّا عَلَى حَدِّ قَسْمِي وَأَنَا الْإِمَامُ لِمَنْ بَعْدِي وَالْمُؤَدِّي عَمَّنْ كَانَ قَبْلِي ،

لَا يَتَقَدَّمُنِي أَحَدٌ إِلَّا أَحْمَدُ صلى الله عليه وآله وسلم وَ إِنِّي وَ إِيَّاهُ لَعَلَى سَبِيلٍ وَاحِدٍ، إِلَّا أَنَّهُ هُوَ الْمَدْعُوُّ بِاسْمِهِ وَ لَقَدْ أُعْطِيتُ السِّتَّ: عِلْمَ الْمَنَايَا وَالْبَلَايَا وَالْوَصَايَا وَفَصْلَ الْخِطَابِ وَ إِنِّي لَصَاحِبُ الْكَرَّاتِ وَدَوْلَةُ الدُّوَلِ وَ إِنِّي لَصَاحِبُ الْعَصَا وَ الْمِيسَمِ وَ الدَّابَّةِ الَّتِي تُكَلِّمُ النَّاسَ.

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے جو رسول اللہ پر نازل ہوا وہ اس پر عمل کرنے والے ہیں اور جس چیز کو منع کیا اس سے باز رہنے والے ہیں رسول اللہ کے بعد مثل ان کی اطاعت کا حکم بھی ہے اور ان پر تقدم کرنیوالا ایسا ہے جیسے خدا اور رسولؐ پر سبقت کی اور ان پر فضیلت چاہنے والا ایسا ہے جیسے رسولؐ پر فضیلت اور چھوٹے یا بڑے حکم کو انکے نہ ماننا شرک باللہ ہے رسول اللہ وہ باب اللہ تھے جس میں داخل ہونا تھا اور وہ ایک ایسا راستہ تھے کہ جو اس پر چلا وہ اللہ سے مل گیا اور ایسے ہی امیر المومنین تھے ان کے بعد اور یکے بعد دیگرے تمام آئمہ کے لئے یہی صورت ہے خدا نے ان کو ارکان ارض قرار دیا تاکہ زمین اپنے ساکنوں کے ساتھ قائم رہے اور وہ آئمہ ستون اسلام ہیں اور رابطہ الہیہ ہیں اس کے دین میں جس کی وہ ہدایت کرنے والے ہیں نہیں ہدایت کرتا کوئی ہادی مگر ان ہی کی ہدایت سے اور کوئی دائرہ ہدایت سے خارج نہیں ہوتا مگر جبکہ کوتاہی کرے ان کا حق ادا کرنے میں، وہ خدا کے امین بندے ہیں اس امر کے متعلق جو ان کو دیا گیا ہے علم سے قبول عذر سے اور عذاب الٰہی سے ڈرانے کے متعلق وہ اللہ کی حجت بالغہ ہیں ان لوگوں پر جو روئے زمین پر ہیں ان کے آخر کے لئے بھی خدا کی طرف سے وہی ہے جو ان کے اوّل کے لئے ہے اور اس مرتبہ تک نہیں پہنچتا کوئی مگر خدا کی مدد سے اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ میں اللہ کی طرف سے تقسیم کرنے والا ہوں جنت اور دوزخ کا اور نہیں داخل ہوگا جنت و دوزخ میں کوئی مگر میری اجازت سے، میں حق و باطل میں سب سے بڑا فرق کرنے والا ہوں میں اپنے بعد والوں کا بھی امام ہوں اور پہنچانے والا ہوں اس چیز کا جو مجھ سے پہلے لوگ لائے تھے حضرت محمدؐ کے سوا کوئی مجھ پر سبقت نہیں لے گیا اور میں اور حضرت رسول خدا ایک ہی راستہ پر ہیں مگر یہ کہ وہ پکارے جاتے ہیں اپنے نام سے، اور مجھے چھ چیزیں عطا کی گئی ہیں موت کا علم، بلا کا علم، اوصیائے انبیاء کا علم، قضایا فیصل کرنے کا علم اور مسلمانوں کے فتح پانے کا کفار پر اور حصول سلطنت کا اور میں صاحب عصائے امامت ہوں اور نشان امامت ہوں اور وہ روئے زمین پر چلنے والا ہوں جو روز قیامت لوگوں سے کلام کرے گا۔

پندرہواں باب

فضیلت امام اور اس کی صفات

(باب) ۱۵

نادِرٌ جامِعٌ فِی فَضْلِ الْاِمامِ وَ صِفاتِهِ

١ـ أَبُو مُحَمَّدٍ الْقاسِمُ بْنُ الْعَلاءِ رَحِمَهُ اللهُ رَفَعَهُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمٍ قالَ: كُنّا مَعَ الرِّضا عليه السلام بِمَرْوٍ فَاجْتَمَعْنا فِي الْجامِعِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي بَدْءِ مَقْدَمِنا فَأَداروا أَمْرَ الْإِمامَةِ وَذَكَرُوا كَثْرَةَ اخْتِلافِ النّاسِ فِيها فَدَخَلْتُ عَلى سَيِّدِي عَلَيْهِ السَّلامُ فَأَعْلَمْتُهُ خَوْضَ النّاسِ فِيهِ، فَتَبَسَّمَ عليه السلام ثُمَّ قالَ: يا عَبْدَ الْعَزِيزِ [بْنَ مُسْلِمٍ] ! جَهِلَ الْقَوْمُ وَ خُدِعُوا عَنْ آرائِهِمْ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَقْبِضْ نَبِيَّهُ صلى الله عليه وآله وسلم حَتّى أَكْمَلَ لَهُ الدِّينَ وَ أَنْزَلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ فِيهِ تِبْيانُ كُلِّ شَيْءٍ بَيَّنَ فِيهِ الْحَلالَ وَالْحَرامَ وَ الْحُدُودَ وَ الْأَحْكامَ وَ جَمِيعَ ما يَحْتاجُ إِلَيْهِ النّاسُ كَمَلاً، فَقالَ عَزَّ وَجَلَّ: «ما فَرَّطْنا فِي الْكِتابِ مِنْ شَيْءٍ»۝ وَأَنْزَلَ فِي حَجَّةِ الْوَداعِ وَ هِيَ آخِرُ عُمُرِهِ صلى الله عليه وآله وسلم: «اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ أَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَ رَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلامَ دِيناً»۝ وَ أَمْرُ الْإِمامَةِ مِنْ تَمامِ الدِّينِ وَلَمْ يَمْضِ صلى الله عليه وآله وسلم حَتّى بَيَّنَ لِأُمَّتِهِ مَعالِمَ دِينِهِمْ وَ أَوْضَحَ لَهُمْ سَبِيلَهُمْ وَ تَرَكَهُمْ عَلى قَصْدِ سَبِيلِ الْحَقِّ وَ أَقامَ لَهُمْ عَلِيّاً عليه السلام عَلَماً وَ إِماماً وَ ما تَرَكَ [لَهُمْ] شَيْئاً يَحْتاجُ إِلَيْهِ الْأُمَّةُ إِلّا بَيَّنَهُ، فَمَنْ زَعَمَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُكْمِلْ دِينَهُ فَقَدْ رَدَّ كِتابَ اللهِ وَ مَنْ رَدَّ كِتابَ اللهِ فَهُوَ كافِرٌ بِهِ،

هَلْ يَعْرِفُونَ قَدْرَ الْإِمامَةِ وَ مَحَلَّها مِنَ الْأُمَّةِ فَيَجُوزَ فِيها اخْتِيارُهُمْ؟! إِنَّ الْإِمامَةَ أَجَلُّ قَدْراً وَ أَعْظَمُ شَأْناً وَ أَعْلا مَكاناً وَ أَمْنَعُ جانِباً وَ أَبْعَدُ غَوْراً مِنْ أَنْ يَبْلُغَها النّاسُ بِعُقُولِهِمْ أَوْ يَنالُوها بِآرائِهِمْ أَوْ يُقِيمُوا إِماماً بِاخْتِيارِهِمْ، إِنَّ الْإِمامَةَ خَصَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِها إِبْراهِيمَ الْخَلِيلَ بَعْدَ النُّبُوَّةِ وَ الْخُلَّةِ مَرْتَبَةً ثالِثَةً وَ فَضِيلَةً شَرَّفَهُ بِها وَ أَشادَ بِها ذِكْرَهُ فَقالَ: «إِنِّي جاعِلُكَ لِلنّاسِ إِماماً»۝ فَقالَ الْخَلِيلُ عليه السلام سُرُوراً بِها: «وَ مِنْ ذُرِّيَّتِي» قالَ اللهُ تَبارَكَ وَ تَعالى: «لا [illegible] دِي الظّالِمِينَ»

٦/٣٨ ا
۵/٣ الما
٢/١٢٤ ا

فَأَبْطَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ إِمامَةَ كُلِّ ظالِمٍ إِلىٰ يَوْمِ الْقِيامَةِ وَ صارَتْ فِي الصَّفْوَةِ، ثُمَّ [illegible]ـهُ اللهُ تَعالىٰ بِأَنْ جَعَلَها فِي ذُرِّيَّتِهِ أَهْلَ الصَّفْوَةِ وَالطَّهارَةِ فَقالَ: «وَوَهَبْنا لَهُ إِسْحاقَ وَيَعْقُوبَ نافِلَةً وَ كُلّاً جَعَلْنا صالِحِينَ۝ وَ جَعَلْناهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنا وَ أَوْحَيْنا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْراتِ وَ إِقامَ الصَّلاةِ وَ إِيتاءَ الزَّكاةِ وَ كانُوا لَنا عابِدِينَ» فَلَمْ تَزَلْ فِي ذُرِّيَّتِهِ يَرِثُها بَعْضٌ عَنْ بَعْضٍ قَرْناً فَقَرْناً حَتّىٰ وَرَّثَهَا اللهُ تَعالَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقالَ جَلَّ وَ تَعالىٰ : « إِنَّ أَوْلَى النّاسِ بِإِبْراهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ» فَكانَتْ لَهُ خاصَّةً فَقَلَّدَها ﷺ عَلِيّاً عليه السلام بِأَمْرِ اللهِ تَعالىٰ عَلىٰ رَسْمِ ما فَرَضَ اللهُ، فَصارَتْ فِي ذُرِّيَّتِهِ الْأَصْفِياءِ الَّذِينَ آتاهُمُ اللهُ الْعِلْمَ وَالْإِيمانَ، بِقَوْلِهِ تَعالىٰ: « وَ قالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَالْإِيمانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِي كِتابِ اللهِ إِلىٰ يَوْمِ الْبَعْثِ» فَهِيَ فِي وُلْدِ عَلِيٍّ عليه السلام خاصَّةً إِلىٰ يَوْمِ الْقِيامَةِ، إِذْ لا نَبِيَّ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَمِنْ أَيْنَ يَخْتارُ هٰؤُلاءِ الْجُهّالُ؟ إِنَّ الْإِمامَةَ هِيَ مَنْزِلَةُ الْأَنْبِياءِ وَإِرْثُ الْأَوْصِياءِ ، إِنَّ الْإِمامَةَ خِلافَةُ اللهِ وَخِلافَةُ الرَّسُولِ ﷺ وَمَقامُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَ مِيراثُ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام .

إِنَّ الْإِمامَةَ زِمامُ الدِّينِ ، وَ نِظامُ الْمُسْلِمِينَ ، وَ صَلاحُ الدُّنْيا وَ عِزُّ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّ الْإِمامَةَ أُسُّ الْإِسْلامِ النّامِي وَ فَرْعُهُ السّامِي ، بِالْإِمامِ تَمامُ الصَّلاةِ وَ الزَّكاةِ وَالصِّيامِ وَالْحَجِّ وَ الْجِهادِ وَتَوْفِيرُ الْفَيْءِ وَ الصَّدَقاتِ وَ إِمْضاءُ الْحُدُودِ وَالْأَحْكامِ وَ مَنْعُ الثُّغُورِ وَالْأَطْرافِ؛ الْإِمامُ يُحِلُّ حَلالَ اللهِ وَ يُحَرِّمُ حَرامَ اللهِ وَ يُقِيمُ حُدُودَ اللهِ وَيَذُبُّ عَنْ دِينِ اللهِ وَ يَدْعُو إِلىٰ سَبِيلِ رَبِّهِ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَالْحُجَّةِ الْبالِغَةِ .

الْإِمامُ كَالشَّمْسِ الطّالِعَةِ الْمُجَلِّلَةِ بِنُورِهَا لِلْعالَمِ وَهِيَ فِي الْأُفُقِ بِحَيْثُ لا تَنالُهَا الْأَيْدِي وَالْأَبْصارُ، الْإِمامُ الْبَدْرُ الْمُنِيرُ وَالسِّراجُ الزّاهِرُ وَالنُّورُ السّاطِعُ، وَالنَّجْمُ الْهادِي فِي غَياهِبِ الدُّجىٰ وَأَجْوازِ الْبُلْدانِ وَالْقِفارِ وَ لُجَجِ الْبِحارِ ، الْإِمامُ الْماءُ الْعَذْبُ عَلَى الظَّمَاءِ وَالدّالُّ عَلَى الْهُدىٰ وَ الْمُنْجِي مِنَ الرَّدىٰ ، الْإِمامُ النّارُ عَلَى الْيَفاعِ [٥] ، الْحارُّ لِمَنِ اصْطَلىٰ بِهِ وَالدَّلِيلُ فِي الْمَهالِكِ ، مَنْ فارَقَهُ فَهالِكٌ .

الْإِمامُ السَّحابُ الْماطِرُ وَالْغَيْثُ الْهاطِلُ وَ الشَّمْسُ الْمُضِيئَةُ وَ السَّماءُ الظَّلِيلَةُ وَ الْأَرْضُ الْبَسِيطَةُ وَالْعَيْنُ الْغَزِيرَةُ وَ الْغَدِيرُ وَالرَّوْضَةُ ، الْإِمامُ الْأَنِيسُ الرَّفِيقُ وَالْوالِدُ الشَّفِيقُ وَالْأَخُ الشَّقِيقُ وَ الْأُمُّ الْبَرَّةُ بِالْوَلَدِ الصَّغِيرِ وَ مَفْزَعُ الْعِبادِ فِي الدّاهِيَةِ النَّآدِ [٧] .

۲۱/۷۳ ، ۳/۶۸ ، ۳/۵۶

الإمامُ أمينُ اللهِ في خلقِهِ وَ حُجّتُهُ على عِبادِهِ وَخليفتُهُ في بِلادِهِ وَ الدّاعي إلى اللهِ وَالذّابّ عَنْ حُرَمِ اللهِ، الإمامُ المُطهّرُ مِنَ الذّنوبِ وَ المُبرّأ عَنِ العُيوبِ، المَخصوصُ بِالعِلْمِ، المَوْسُومُ بِالحِلْمِ، نِظامُ الدّينِ وَ عِزُّ المُسْلِمِينَ و غَيْظُ المُنافِقينَ وَ بَوارُ الكافِرِينَ، الإمامُ واحِدُ دَهرِهِ، لا يُدانيهِ أحَدٌ وَلا يُعادِلُهُ عالِمٌ وَلا يُوجَدُ مِنْهُ بَدَلٌ وَلا لَهُ مِثْلٌ وَلا نَظيرٌ، مَخصُوصٌ بِالفَضلِ كُلِّهِ مِنْ غَيرِ طَلَبٍ مِنْهُ لَهُ وَلا اكْتِسابٍ؛ بَلِ اخْتِصاصٌ مِنَ المُفضِّلِ الوَهّابِ فَمَنْ ذا الّذي يَبْلُغُ مَعرِفَةَ الإمامِ أوْ يُمْكِنُهُ اخْتِيارُهُ، هَيْهاتَ هَيْهاتَ، ضَلّتِ العُقُولُ وَ تاهَتِ الحُلُومُ وَحارَتِ الألْبابُ وَ خَسِئَتِ العُيُونُ(1) وَ تَصاغَرَتِ العُظَماءُ وَ تَحَيّرَتِ الحُكَماءُ وَ تَقاصَرَتِ الحُلَماءُ وَ حَصِرَتِ الخُطَباءُ وَجَهِلَتِ الألِبّاءُ وَ كَلّتِ الشُّعَراءُ وَعَجَزَتِ الأُدَباءُ وَعَيِيَتِ البُلَغاءُ عَنْ وَصْفِ شَأنٍ مِنْ شَأنِهِ أوْ فَضيلَةٍ مِنْ فَضائِلِهِ وَأقَرّتْ بِالعَجْزِ وَالتّقْصيرِ وَكَيْفَ يُوصَفُ بِكُلِّهِ أوْ يُنْعَتُ بِكُنْهِهِ أوْ يُفْهَمُ شَيْءٌ مِنْ أمْرِهِ أوْ يُوجَدُ مَنْ يَقُومُ مَقامَهُ وَ يُغْني غَناهُ، لا، كَيْفَ وَ أنّى؟ وَ هُوَ بِحَيْثُ النّجْمِ مِنْ يَدِ المُتَناوِلِينَ وَوَصْفِ الواصِفِينَ فَأيْنَ الاخْتِيارُ مِنْ هٰذا وَ أيْنَ العُقُولُ عَنْ هٰذا وَ أيْنَ يُوجَدُ مِثْلُ هٰذا؟! أتَظُنُّونَ أنّ ذٰلِكَ يُوجَدُ في غَيْرِ آلِ الرّسُولِ محمد صلى الله عليه وآله كَذَبَتْهُمْ وَاللهِ أنْفُسُهُمْ وَ مَنّتْهُمُ الأباطِيلُ(2) فَارْتَقَوْا مُرْتَقىً صَعْباً دَحْضاً تَزِلُّ عَنْهُ إلَى الحَضيضِ أقْدامُهُمْ، رامُوا إقامَةَ الإمامِ بِعُقُولٍ حائِرَةٍ بائِرَةٍ ناقِصَةٍ وَ آراءٍ مُضِلّةٍ، فَلَمْ يَزْدادُوا مِنْهُ إلّا بُعْداً، [قاتَلَهُمُ اللهُ أنّى يُؤْفَكُونَ](3) وَلَقَدْ رامُوا صَعْباً وَقالُوا إفْكاً وَ ضَلُّوا ضَلالاً بَعيداً وَوَقَعُوا في الحَيْرَةِ إذْ تَرَكُوا الإمامَ عَنْ بَصيرَةٍ «وَ زَيّنَ لَهُمُ الشّيْطانُ أعْمالَهُمْ، فَصَدّهُمْ عَنِ السّبِيلِ وَ كانُوا مُسْتَبْصِرِينَ» رَغِبُوا عَنِ اخْتِيارِ اللهِ وَ اخْتِيارِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ أهْلِ بَيْتِهِ إلَى اخْتِيارِهِمْ وَالقُرْآنُ يُنادِيهِمْ: «وَ رَبُّكَ يَخْلُقُ ما يَشاءُ وَ يَخْتارُ ما كانَ لَهُمُ الخِيَرَةُ سُبْحانَ اللهِ وَ تَعالى عَمّا يُشْرِكُونَ» وَ قالَ عَزّ وَ جَلّ: «وَ ما كانَ لِمُؤْمِنٍ وَلا مُؤْمِنَةٍ إذا قَضَى اللهُ وَ رَسُولُهُ أمْراً أنْ يَكُونَ لَهُمُ الخِيَرَةُ مِنْ أمْرِهِمْ - الآيَةَ» وَ قالَ: «ما لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ۝ أمْ لَكُمْ كِتابٌ فيهِ تَدْرُسُونَ إنّ لَكُمْ فيهِ لَما تَخَيّرُونَ أمْ لَكُمْ أيْمانٌ عَلَيْنا بالِغَةٌ إلى يَوْمِ القِيامَةِ إنّ لَكُمْ لَما تَحْكُمُونَ سَلْهُمْ أيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعيمٌ أمْ لَهُمْ شُرَكاءُ فَلْيَأْتُوا بِشُرَكائِهِمْ إنْ كانُوا صادِقِينَ» وَ قالَ عَزّ وَجَلّ: «أفَلا يَتَدَبّرُونَ القُرْآنَ أمْ عَلى قُلُوبٍ أقْفالُها»؟ أمْ «طَبَعَ اللهُ عَلى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لا يَفْقَهُونَ»؟ أمْ «قالُوا سَمِعْنا وَهُمْ لا يَسْمَعُونَ إنّ شَرّ الدّوابِّ عِنْدَ اللهِ الصُّمُّ البُكْمُ الّذِينَ لا يَعْقِلُونَ ۝ وَلَوْ عَلِمَ اللهُ فِيهِمْ خَيْراً لَأسْمَعَهُمْ وَلَوْ أسْمَعَهُمْ لَتَوَلّوْا وَهُمْ مُعْرِضُونَ» أمْ «قالُوا سَمِعْنا

٨/٦٨ — ٣/٣٦ — ٣٦-٤٢ الق — ١٤/٢٤ — ٩/٨٦ — ٨/٢٣

وَ عَصَيْنا» بَلْ هُوَ «فَضْلُ اللهِ يُؤْتيهِ مَنْ يَشاءُ وَ اللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظيمِ»، فَكَيْفَ لَهُمْ بِاخْتِيارِ الْإِمامِ ؟! وَالْإِمامُ عالِمٌ لا يَجْهَلُ وَداعٍ لا يَنْكُلُ(۲) مَعْدِنُ الْقُدْسِ وَ الطَّهارَةِ وَالنُّسُكِ وَ الزَّهادَةِ وَالْعِلْمِ وَالْعِبادَةِ، مَخْصُوصٌ بِدَعْوَةِ الرَّسُولِ صلی الله علیه و آله وَ نَسْلِ الْمُطَهَّرَةِ الْبَتُولِ، لا مَغْمَزَ فيهِ في نَسَبٍ وَلا يُدانيهِ ذُو حَسَبٍ فِي الْبَيْتِ مِنْ قُرَيْشٍ وَالذِّرْوَةِ مِنْ هاشِمٍ وَالْعِتْرَةِ مِنَ الرَّسُولِ صلی الله علیه و آله وَالرِّضا مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، شَرَفُ الْأَشْرافِ وَالْفَرْعُ مِنْ عَبْدِ مَنافٍ، نامِي الْعِلْمِ كامِلُ الْحِلْمِ، مُضْطَلِعٌ بِالْإِمامَةِ عالِمٌ بِالسِّياسَةِ، مَفْرُوضُ الطَّاعَةِ، قائِمٌ بِأَمْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، ناصِحٌ لِعِبادِ اللهِ، حافِظٌ لِدينِ اللهِ. إِنَّ الْأَنْبِياءَ وَالْأَئِمَّةَ صَلَواتُ اللهِ عَلَيْهِمْ يُوَفِّقُهُمُ اللهُ وَيُؤْتيهِمْ مِنْ مَخْزُونِ عِلْمِهِ وَحِكَمِهِ ما لا يُؤْتيهِ غَيْرَهُمْ، فَيَكُونُ عِلْمُهُمْ فَوْقَ عِلْمِ أَهْلِ الزَّمانِ في قَوْلِهِ تَعالىٰ: «أَفَمَنْ يَهْدي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ أَمَّنْ لا يَهِدّي إِلَّا أَنْ يُهْدىٰ، فَما لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ» وَ قَوْلُهُ تَبارَكَ وَ تَعالىٰ: «وَ مَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوتِيَ خَيْراً كَثيراً» وَ قَوْلُهُ في طالُوتَ: «إِنَّ اللهَ اصْطَفاهُ عَلَيْكُمْ وَ زادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ وَاللهُ يُؤْتي مُلْكَهُ مَنْ يَشاءُ وَاللهُ واسِعٌ عَليمٌ» وَ قالَ لِنَبِيِّهِ صلی الله علیه و آله: «أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتابَ وَالْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَكَ ما لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكانَ فَضْلُ اللهِ عَلَيْكَ عَظيماً» وَ قالَ فِي الْأَئِمَّةِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّهِ وَعِتْرَتِهِ وَ ذُرِّيَّتِهِ صَلَواتُ اللهِ عَلَيْهِمْ: «أَمْ يَحْسُدُونَ النّاسَ عَلىٰ ما آتاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ، فَقَدْ آتَيْنا آلَ إِبْراهيمَ الْكِتابَ وَ الْحِكْمَةَ وَ آتَيْناهُمْ مُلْكاً عَظيماً ۞ فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ بِهِ وَ مِنْهُمْ مَنْ صَدَّ عَنْهُ وَكَفىٰ بِجَهَنَّمَ سَعيراً» وَإِنَّ الْعَبْدَ إِذا اخْتارَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِأُمُورِ عِبادِهِ شَرَحَ صَدْرَهُ لِذٰلِكَ وَ أَوْدَعَ قَلْبَهُ يَنابيعَ الْحِكْمَةِ وَأَلْهَمَهُ الْعِلْمَ إِلْهاماً فَلَمْ يَعْيَ بَعْدَهُ بِجَوابٍ وَلا يُحَيَّرُ(۱) فيهِ عَنِ الصَّوابِ، فَهُوَ مَعْصُومٌ مُؤَيَّدٌ مُوَفَّقٌ مُسَدَّدٌ، قَدْ أَمِنَ مِنَ الْخَطايا وَالزَّلَلِ وَالْعِثارِ، يَخُصُّهُ اللهُ بِذٰلِكَ لِيَكُونَ حُجَّتَهُ [الْبالِغَةَ] عَلىٰ عِبادِهِ وَشاهِدَهُ عَلىٰ خَلْقِهِ وَ ذٰلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتيهِ مَنْ يَشاءُ وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظيمِ، فَهَلْ يَقْدِرُونَ عَلىٰ مِثْلِ هٰذا فَيَخْتارُونَهُ؟ أَوْ يَكُونُ مُخْتارُهُمْ بِهٰذِهِ الصِّفَةِ فَيُقَدِّمُونَهُ؟ تَعَدَّوْا -وَبَيْتِ اللهِ- الْحَقَّ وَ نَبَذُوا كِتابَ اللهِ وَراءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لا يَعْلَمُونَ، وَ في كِتابِ اللهِ الْهُدىٰ وَالشِّفاءُ، فَنَبَذُوهُ وَ اتَّبَعُوا أَهْواءَهُمْ، فَذَمَّهُمُ اللهُ وَ مَقَّتَهُمْ وَ أَتْعَسَهُمْ فَقالَ جَلَّ وَ تَعالىٰ: «وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَواهُ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللهِ إِنَّ اللهَ لا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّالِمينَ» وَ قالَ: «فَتَعْساً لَهُمْ وَ أَضَلَّ أَعْمالَهُمْ» وَقالَ: «كَبُرَ مَقْتاً عِنْدَ اللهِ وَ عِنْدَ الَّذينَ آمَنُوا كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللهُ عَلىٰ كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبّارٍ» وَ صَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَ سَلَّمَ تَسْليماً كَثيراً.

۲/۹۳ ۱۰/۳۵ ۲/۲۶۹ ۲/۲۴۷ ۴/۵۴ ۲۸/۵۰ ۴۷/۸ ۴۰/۳۵

ا۔عبدالعزیز بن مسلم نے بیان کیا ہے کہ ہم مقام مرو میں امام رضا علیہ السلام کے ساتھ تھے ہم روز جمعہ اپنے آنے کے آغاز میں جامع مسجد میں جمع تھے ہم نے امامت کا ذکر چھیڑا اور اس بارے میں جو اختلاف بکثرت ہے اس کا ذکر کیا میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور امامت کے بارے میں لوگوں کے غور وفکر کو بتایا۔حضرت مسکرائے اور فرمایا۔اے عبدالعزیز یہ قوم جہالت کا شکار ہے اور انھوں نے اپنی رائے میں دھوکا کھایا ہے خداوند عالم نے اپنے نبیؐ کی روح کو اس وقت تک قبض نہیں کیا جب تک دین کو کامل نہیں کیا اور قرآن کو نازل کیا جس میں ہر شئے کا بیان ہے اور اس میں حلال وحرام اور حدود و احکام کو بتایا گیا ہے اور وہ تمام باتیں بھی جن کی طرف لوگ محتاج ہیں اور اس نے فرمایا ہے ہم نے کتاب میں کسی چیز کو نہیں چھوڑا اور آنحضرت صلعم کی آخر عمر میں یہ آیت نازل کی کہ آج ہم نے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور اپنی نعمت کو تم پر تمام کر دیا اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا اور امر امامت تمام دین سے ہے اور نہیں رحلت فرمائی حضرت نے یہاں تک ظاہر کر دیا۔ اپنی اُمت پر دین کے احکام کو اور ان کا راستہ واضح کر دیا اور ان کو حق کی راہ پر لگا کر چھوڑ دیا اور علی علیہ السلام کو ان کے لئے نشانِ ہدایت اور امام بنایا اور نہیں کسی ایسے امر کو چھوڑا جس کی طرف اُمت محتاج تھی مگر یہ کہ اس کو بیان کر دیا۔پس جس نے یہ گمان کیا کہ خدا نے اپنے دین کو بے تمام کئے چھوڑ دیا۔ تو اس نے کتاب خدا کو رَد کیا اور جس نے ایسا کیا اس نے اس سے انکار کیا۔کیا لوگ قدر امامت اور محل امامت کو پہچانتے ہیں کیا ان کو اس کے متعلق اختیار دیا گیا ہے امامت از روئے قدر و منزلت بہت اجل وارفع ہے اور از روئے شان بہت عظیم ہے اور بلحاظ محل ومقام بہت بلند ہے۔اور اپنی طرف غیر کے آنے سے مانع ہے اور اس کا مفہوم بہت گہرا ہے لوگوں کی عقلیں اس تک پہنچ نہیں سکتیں اور ان کی راہیں اسکو پا نہیں سکتیں وہ اپنے اختیار سے اپنے امام کو نہیں بنا سکتے۔اللہ تعالیٰ نے ابراہیم خلیل کو امامت سے مخصوص کیا۔نبوت اور خلّت کے بعد امامت کا تیسرا مرتبہ ہے خدا نے ابراہیم کو اس کا شرف بخشا اور اس کا یوں ذکر کیا۔میں تم کو لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔خلیل نے خوش ہو کر کہا اور میری اولاد کو امام بنائے گا فرمایا ظالم میرے عہد کو نہ پاسکیں گے۔

اس آیت نے قیامت تک کے لئے ہر ظالم کی امامت کو باطل کر دیا اور اس کو اپنے برگزیدہ لوگوں میں قرار دیا اور پھر ابراہیم کو اللہ تعالیٰ نے شرف بخشا اس طرح کہ ان کی اولاد میں صاحب صفوت اور طہارت لوگ پیدا کئے اور فرمایا ہم نے ابراہیم کو اسحاق ویعقوب عطا کئے۔جیسا کہ انھوں نے طلب کیا اور ان سب کو صالح بنایا اور امام بنایا کہ وہ ہمارے امر کی ہدایت کرتے اور ہم ان کی طرف نیک کاموں کی، نماز کو قائم کرنے کی، اور زکوٰۃ دینے کی وحی کی، پس عہد امامت ان کی ذریت میں بطور میراث ایک دوسرے کی طرف چلا، صدیوں تک یہاں تک کہ پھر اس کے وارث نبی صلعم ہوئے جیسا کہ فرمایا ہے تمام لوگوں میں بہتر وہ ہیں جنھوں نے ابراہیم کا اتباع کیا اور یہ نبی اور جو لوگ اس پر ایمان لائے ہیں اور اللہ مومنوں کا ولی ہے پس یہ چیز آنحضرت کے لئے خاص ہو گئی پھر یہ عہدہ مخصوص ہوا۔علیؑ سے بامر خدا اس رسم کی بنا پر جو اللہ نے فرض

کی ہے پس ان کی اولاد میں وہ اصفیاء ہوئے جن کو اللہ نے علم و ایمان دیا۔
جیسا کہ فرماتا ہے یہ لوگ وہ ہیں جن کو علم و ایمان دیا گیا ہے اور روز قیامت ان سے کہا جائے گا تم کتاب خدا کے ساتھ رہے روز قیامت تک، کیونکہ محمد مصطفیٰ کے بعد کوئی اور نبی آنے والا نہیں، پس اس صورت میں ان جاہلوں کو امام بنانے کا حق کہاں سے حاصل ہو گیا۔ امامت منزلت انبیاء ہے اور میراث اوصیاء ہے امامت اللہ کی خلافت ہے اور رسولؐ کی جانشینی ہے اور مقام امیر المومنین ہے اور میراث حسن و حسین علیہم السلام ہے۔
امامت زمام دین ہے اور نظام مسلمین ہے اور اس سے امور دنیا کی درستی ہے اور مومنین کی عزت ہے۔
امامت ترقی کرنے والے اسلام کا سر ہے اور اس کی بلند شاخ ہے امام ہی سے نماز، زکوٰۃ و صوم، حج و جہاد کا تعلق ہے وہی مال غنیمت کا مالک ہے وہی صدقات کا وارث ہے وہی حدود و احکام کا جاری کرنے والا ہے وہی حدود و اطراف اسلام کی حفاظت کرنے والا ہے۔
امام حلال کرتا ہے۔ حلال خدا کو اور حرام کرتا ہے حرام خدا کو اور قائم کرتا ہے حدود اللہ کو اور دفع کرتا ہے دشمنوں کو دین خدا سے اور بلاتا ہے لوگوں کو دین خدا کی طرف، حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ اور وہ خدا کی پوری حجت ہے
امام چڑھتا سورج ہے جو اپنی روشنی سے عالم کو جگمگا دیتا ہے وہ ایسے مقام بلند پر ہے کہ لوگوں کے ہاتھ اور ان کی نگاہیں وہاں تک نہیں پہنچ سکتیں۔
امام روشن چاند ہے اور ضیاء بار چراغ ہے اور چمکتا چراغ ہے جگمگاتا نور ہے ہدایت کرنے والا ستارہ ہے ضلالت کی تاریکیوں میں، شہروں کے درمیان جنگلوں اور سمندروں کی گہرائیوں میں راہ بتلانے والا۔
امام چشمۂ آب شیریں ہے پیاسے کے لئے، رہنمائی کرنے والا ہے (بیابانوں میں)
اور ہلاکت سے نجات دینے والا ہے اور وہ اس آگ کی مانند ہے جو کسی بلندی پر لوگوں کو راستہ دکھانے کے لئے روشن کی جائے۔ اور مہلکوں میں صحیح راستہ بتلانے والا ہے جو اس سے الگ رہا ہلاک ہوا۔
امام برسنے والا بادل ہے اور زور کی رد ڈھلنے والا ابر ہے وہ آفتاب درخشاں ہے وہ سایہ فگن آسمان ہے وہ ہدایت کی کشادہ زمین ہے وہ ابلنے والا چشمہ ہے وہ تالاب ہے وہ باغ ہے۔
امام مومن کے لئے مہربان ساتھی ہے، شفیق باپ ہے اور سگا بھائی ہے اور ایسا ہمدرد و مہربان جیسے نیک ماں اپنے چھوٹے بچے پر، اور بندوں کا فریاد رس ہے مصائب و آلام میں۔
امام خدا کا امین ہے اس کی مخلوق میں اس کی حجت ہے اس کے بندوں پر اور خدا کا خلیفہ ہے شہروں میں اور اللہ کی طرف سے دعوت دینے والا ہے اور حرم خدا سے دشمنوں کا دور کرنے والا ہے۔

امام گناہوں سے پاک ہوتا ہے جملہ عیوب سے بری وہ علم سے مخصوص اور حلم سے موسوم ہوتا ہے وہ دین کے نظام کو درست کرنے والا ہے مسلمانوں کی عزت ہے، منافقوں کے لئے غیظ و غضب اور کافروں کے لئے ہلاکت۔

امام اپنے زمانہ میں واحد و یگانہ ہوتا ہے کوئی فضل و کمال میں اس کے نزدیک بھی نہیں ہوتا اور نہ کوئی عالم اس کے مقابلے کا ہوتا ہے نہ اس کا بدل پایا جاتا ہے نہ اس کا مثل و نظیر ہے وہ بغیر اکتساب اور خدا سے طلب کے ساتھ ہر قسم کی فضیلت سے مخصوص ہوتا ہے یہ اختصاص اس کے لئے خدا کی طرف سے ہوتا ہے پس کون ہے کہ معرفت تامہ امام حاصل کر سکے۔ یا امام بنانا اس کے اختیار میں ہو۔ ہائے ہائے لوگوں کی عقلیں گمراہ ہوگئی ہیں اور فہم و ادراک سرگشتہ اور پریشان ہیں اور عقول حیران ہیں اور آنکھیں ادراک سے قاصر ہیں اور عظیم المرتبت لوگ اس امر میں حقیر ثابت ہوئے اور حکماء حیران ہو گئے اور ذی عقل چکرا گئے اور خطیب لوگ عاجز ہوگئے عقول پر جہالت کا پردہ پڑ گیا اور شعراء تھک کر رہ گئے اور اہل ادب عاجز ہوگئے اور صاحبان بلاغت عاجز آگئے۔ امام کی کسی ایک شان کو بیان نہ کر سکے اور اس کی کسی ایک فضیلت کی تعریف نہ کر سکے انھوں نے اپنے عجز کا اقرار کیا اور اپنی کوتاہی کے قائل ہوئے۔ پس جب امام کے ایک وصف کا یہ حال ہے تو اس کی تمام صفات کو کس کی طاقت ہے کہ بیان کر سکے اور ان کے حقائق پر روشنی ڈالے۔ یا اس امر امامت کے متعلق کچھ سمجھ سکے یا کوئی ایسا آدمی پا سکے کہ وہ امر دین میں اسے بے پروا کر سکے ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ درآنحالیکہ امام کا مرتبہ ثریا ستارہ سے بلند ہے پکڑنے والا اس مرتبہ کو کیسے پکڑ سکتا ہے اور وصف بیان کرنے والے کیوں کر اس کا وصف بیان کر سکتے ہیں، ایسی صورت میں امام سازی میں بندوں کا اختیار کیا اور عقلوں کی رسائی کے بارہ میں کہاں اور امامت جیسی چیز اور کون سی ہے۔

کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ یہ امامت آل رسولؐ کے غیر میں پائی جاتی ہے واللہ لوگوں کے نفسوں نے ان کو جھٹلایا ہے اور ان کے نفسوں نے ان کو انتہائی باطل امور میں پھانس رکھا ہے وہ اوپر کو چڑھے سخت چڑھائی، پھر ان کے قدم پستی کی طرف پھسلے، انھوں نے امام بنانے کا ارادہ کیا اپنی تباہ کرنیوالی ناقص عقلوں سے اور گمراہ کرنے والی رایوں سے، پس حقیقی امام سے ان کا بُعد بڑھتا ہی گیا۔ خدا ان کو ہلاک کرے یہ کہاں بہکے جا رہے ہیں انھوں نے سخت کام کا ارادہ کیا اور افترا پردازی کی اور بہت خوفناک گمراہی میں پڑ گئے اور حیرت کے بھنور میں پھنس گئے جبکہ انھوں نے امام کو بصیرت سے لینا ترک کیا اور شیطان نے ان کے اعمال کو ان کی نگاہوں میں زینت دے دی اور ان کو صحیح راستہ سے ہٹا دیا اور وہ صاحبان عقل تھے انھوں نے نفرت کی، انتخاب خدا اور رسولؐ اور اہل بیت رسولؐ سے اور اپنے انتخاب کو پسند کیا۔ حالانکہ قرآن ان سے پکار پکار کر کہہ رہا ہے تیرا رب جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے انتخاب کرتا ہے لوگوں کو اس میں دخل نہیں، لائق تسبیح ہے اللہ شرک سے پاک ہے اور فرماتا ہے جب اللہ اور اس کا رسولؐ کسی امر کو طے فرما دیں تو کسی مومن و مومنہ کو اپنے معاملہ میں کوئی اختیار حاصل نہیں اور اللہ نے فرمایا تمہیں کیا ہو گیا۔ تم خود کیسا حکم لگاتے ہو۔

آیا تمہارے پاس قرآن کے علاوہ کوئی اور کتاب ہے جس کا تم درس لیتے ہو کیا تمہارے لئے اس میں کوئی ایسی چیز

ہے جس کی تم خبر دیتے ہو یا تمہارا ہم سے روز قیامت تک کے لئے کوئی معاہدہ ہے کہ تم اس کے متعلق حکم کرتے ہو۔ اے رسولؐ تم ان سے پوچھو کہ کون ان میں ان عہدوں کا ضامن ہے کیا ان کے لئے خدا کے شریک ہیں پس اگر تم سچے ہو تو اپنے ان شریکوں کو بلاؤ فرماتا ہے کیا یہ لوگ آیاتِ قرآنی میں تدبر نہیں کرتے یا ان کے قلوب پر تالے پڑے ہوئے ہیں یا ان کے دلوں پر مہر لگی ہوئی ہے کہ وہ نہیں سمجھتے، کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا ہے حالانکہ وہ نہیں سنتے۔ خدا کے نزدیک روئے زمین پر بدترین چلنے والے گونگے بہرے ہیں جو سمجھتے ہی نہیں اگر اللہ جانتا کہ ان میں کوئی بہتری ہے تو ضرور ان کو سناتا لیکن اگر وہ سنتے تو البتہ روگردانی کر کے بھاگ جاتے۔

یا انھوں نے کہا۔ ہم نے سُنا اور نافرمانی کی، بلکہ یہ تو خدا کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔

پس اس صورت میں امام کے متعلق ان کا اختیار کیا۔

امام عالم ہوتا ہے کسی چیز سے جاہل نہیں۔

امور دین کی رعایت کرنے والا ہوتا ہے توقف نہیں کرتا۔

معدن قدس و طہارت ہوتا ہے۔

صاحب عبادت و زہد ہوتا ہے۔

صاحب علم و عبادت ہوتا ہے۔

دعائے رسولؐ سے مخصوص ہوتا ہے۔

نسل سیدہ طاہرہ و معصومہؑ سے ہوتا ہے۔

اس کے نسب میں کھوٹ نہیں ہوتی۔

کوئی شرافت نسب میں اس کے برابر نہیں ہوتا۔

وہ خاندان قریش سے ہوتا ہے۔

اور خاندان بنی ہاشم میں سے سب سے بلند مرتبہ۔

وہ عترت رسولؐ سے ہوتا ہے۔

اور مرضیٔ الٰہی کا چاہنے والا ہوتا ہے۔

وہ تمام اشراف کا شرف ہوتا ہے۔

وہ عبد مناف کی شاخ ہوتا ہے۔

وہ علم کو ترقی دینے والا ہوتا ہے

وہ حلم سے پُر ہوتا ہے۔

وہ جامع شرائط امامت ہوتا ہے۔

وہ سیاست الٰہیہ کا عالم ہوتا ہے

اس کی اطاعت لوگوں پر فرض ہوتی ہے۔

امرِ خدا کا قائم کرنے والا ہوتا ہے۔

خدا کے بندوں کو نصیحت کرنے والا ہوتا ہے۔

دینِ خدا کا نگہبان ہوتا ہے۔

انبیاء و آئمہ علیہم السلام موفق من اللہ ہوتے ہیں اور علم و حکمت الٰہیہ کے خزانہ سے وہ چیز ان کو دی جاتی ہے جو ان کے غیر کو نہیں دی جاتی، پس ان کا علم تمام اہلِ زمانہ کے علم سے زیادہ ہوتا ہے۔ جیساکہ فرماتا ہے کہ جو حق کی طرف ہدایت کرتا ہے وہ زیادہ حقدار پیروی ہے اس سے جو محتاج ہدایت ہے پس تمہیں کیا ہوگیا یہ کیسا حکم کرتے ہو اور یہ بھی فرمایا جسے حکمت دی گئی اسے خیرِ کثیر دی گئی (قول باری تعالیٰ طالوت کے بارہ میں) بے شک اللہ نے تم پر طالوت کا اصطفا کیا اور اس کو علم و جسم (قوت) میں تم پر فضیلت دی اور اللہ جسے چاہتا ہے ملک کا مالک بنا دیتا ہے اور وہ بڑی وسعت والا بڑا جاننے والا ہے

اور اپنے نبی سے فرمایا تمہارے اوپر کتاب اور حکمت کو نازل کیا اور جو تم نہ جانتے تھے اس کی تعلیم دی اور یہ تمہارے اوپر خدا کا بڑا فضل تھا اور اپنے نبی کی اہلبیت و عترت و ذرّیت کے متعلق فرمایا۔ کیا لوگ حسد کرتے ہیں اس چیز پر جو ہم نے ان کو اپنے فضل سے دی ہے پس ہم نے اولادِ ابراہیم کو کتاب و حکمت دی اور ان کو ملکِ عظیم دیا۔ پس ان میں سے بعض ایمان لے آئے اور بعض ایمان سے بے نصیب رہے اور ان کے لئے جہنم کے شعلے کافی ہیں جب خدا کسی بندہ کو اپنے بندوں کے امور کی اصلاح کے لئے منتخب کر لیتا ہے تو اس کام کے لئے اس کے سینہ کو کشادہ کر دیتا ہے اور حکمت کے چشمے اس کے قلب میں ودیعت فرماتا ہے اور علم کا الہام کرتا ہے پس وہ کسی سوال کے جواب میں عاجز نہیں ہوتا اور نہ وہ راہِ صواب میں حیران ہوتا ہے وہ معصوم ہے مؤید موفق من اللہ ہے ہدایت یافتہ ہے وہ گناہوں، لغزشوں اور غلطیوں سے محفوظ ہوتا ہے خدا اسے ان امور سے مخصوص کرتا ہے تاکہ وہ اس کے بندوں پر اس کی حجت ہو اور اس کی مخلوق پر اس کا گواہ ہو

یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ صاحب فضل عظیم ہے پس آیا لوگ ایسا امام بنانے پر قادر ہیں کہ وہ اس کو انتخاب کر لیں اور ان صفات والے پر وہ کسی اور کو مقدم کر دیں۔ قسم ہے خانۂ کعبہ کی۔ انھوں نے کتاب خدا کو پسِ پشت ڈال دیا ہے گویا وہ جانتے ہی نہیں، درآنحالیکہ کتاب خدا میں ہدایت اور شفا ہے انھوں نے اسے پس پشت ڈال کر اپنی خواہشوں کا اتباع کیا۔ خدا نے ان کی مذمت کی ہے اور ان کو دشمن رکھا ہے اور ان کے لئے ہلاکت ہے اس نے فرمایا ہے کہ اس سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو ہدایتِ خدا کے بغیر اپنی خواہشات کا اتباع کرے بے شک خدا ظالم قوم کو ہدایت نہیں کرتا

اور فرماتا ہے ہلاکت ہو ان کے لئے۔ ان کے اعمال اکارت گئے اور خدا نے فرمایا۔ خدا اور ایمان والوں کی اس سے سخت دشمنی ہے خدا نے ہر متکبر و جبار کے دل پر مہر لگا دی ہے اور بکثرت درود و سلام ہو محمدؐ اور ان کی اولاد پر۔

۲۔ محمد بن یحیی، عن أحمد بن محمد بن عیسی، عن الحسن بن محبوب، عن إسحاق بن غالب، عن أبي عبدالله علیه السلام في خطبة له یذکر فیها حال الأئمة علیهم السلام و صفاتهم: إن الله عز وجل أوضح بأئمة الهدی من أهل بیت نبینا عن دینه و أبلج بهم عن سبیل منهاجه و فتح بهم عن باطن ینابیع علمه، فمن عرف من أمة محمد صلی الله علیه وآله واجب حق إمامه وجد طعم حلاوة إیمانه و علم فضل طلاوة إسلامه، لأن الله تبارك و تعالی نصب الإمام علماً لخلقه و جعله حجة علی أهل موادّه و عالمه[5] و ألبسه الله تاج الوقار و غشاه من نور الجبار، یمد بسبب إلی السماء، لا ینقطع عنه موادّه و لا ینال ما عند الله إلا بجهة أسبابه و لا یقبل الله أعمال العباد إلا بمعرفته؛ فهو عالم بما یرد علیه من ملتبسات الدجی و معمیات السنن و مشبهات الفتن، فلم یزل الله تبارك و تعالی یختارهم لخلقه من ولد الحسین علیه السلام من عقب کل إمام یصطفیهم لذلك و یجتبیهم، و یرضی بهم لخلقه و یرتضیهم، کلما مضی منهم إمام نصب لخلقه من عقبه إماماً علماً بیناً و هادیاً نیراً و إماماً قیماً و حجة عالماً؛ أئمة من الله، یهدون بالحق و به یعدلون، حجج الله و دعاته و رعاته علی خلقه یدین بهدیهم العباد و تستهل بنورهم البلاد و ینمو ببرکتهم التلاد، جعلهم الله حیاة للأنام و مصابیح للظلام و مفاتیح للکلام و دعائم للإسلام، جرت بذلك فیهم مقادیر الله علی محتومها، فالإمام هو المنتجب المرتضی و الهادي المنتجی و القائم المرتجی، اصطفاه الله بذلك و اصطنعه علی عینه في الذر حین ذرأه و في البریة حین برأه ظلاً قبل خلق نسمة عن یمین عرشه محبوّاً بالحکمة في علم الغیب عنده اختاره بعلمه و انتجبه لطهره، بقیة من آدم علیه السلام و خیرة من ذریة نوح علیه السلام و مصطفی من آل إبراهیم علیه السلام و سلالة من إسماعیل و صفوة من عترة محمد صلی الله علیه وآله لم یزل مرعیاً بعین الله یحفظه و یکلؤه بستره، مطروداً عنه حبائل إبلیس و جنوده، مدفوعاً عنه وقوب الغواسق و نفوث کل فاسق، مصروفاً عنه قوارف السوء، مبرأً من العاهات؛ محجوباً عن الآفات معصوماً من الزلات مصوناً عن الفواحش کلها، معروفاً بالحلم و البر في یفاعه، منسوباً إلی العفاف و العلم و الفضل عند انتهائه، مسنداً إلیه أمر والده، صامتاً عن المنطق في حیاته، فإذا انقضت مدة والده إلی أن انتهت به مقادیر الله إلی مشیئته و جاءت الإرادة من الله فیه إلی محبته و بلغ منتهی مدة والده

فَمَضَى وَ صَارَ أَمْرُ اللهِ إِلَيْهِ مِنْ بَعْدِهِ وَ قَلَّدَهُ دِينَهُ وَ جَعَلَهُ الْحُجَّةَ عَلَى عِبَادِهِ وَ قَيِّمَهُ فِي بِلَادِهِ وَأَيَّدَهُ بِرُوحِهِ وَ آتَاهُ عِلْمَهُ وَ أَنْبَأَهُ فَصْلَ بَيَانِهِ وَ اسْتَوْدَعَهُ سِرَّهُ، وَانْتَدَبَهُ لِعَظِيمِ أَمْرِهِ وَ أَنْبَأَهُ فَضْلَ بَيَانِ عِلْمِهِ وَ نَصَبَهُ عَلَماً لِخَلْقِهِ وَ جَعَلَهُ حُجَّةً عَلَى أَهْلِ عَالَمِهِ وَ ضِيَاءً لِأَهْلِ دِينِهِ وَالْقَيِّمَ عَلَى عِبَادِهِ، رَضِيَ اللهُ بِهِ إِمَاماً لَهُمْ، اسْتَوْدَعَهُ سِرَّهُ وَ اسْتَحْفَظَهُ عِلْمَهُ وَ اسْتَخْبَأَهُ حِكْمَتَهُ وَ اسْتَرْعَاهُ لِدِينِهِ (۲) وَ انْتَدَبَهُ لِعَظِيمِ أَمْرِهِ وَ أَحْيَا بِهِ مَنَاهِجَ سَبِيلِهِ وَ فَرَائِضِهِ وَ حُدُودِهِ؛ فَقَامَ بِالْعَدْلِ عِنْدَ تَحَيُّرِ أَهْلِ الْجَهْلِ وَ تَحْبِيرِ أَهْلِ الْجَدَلِ بِالنُّورِ السَّاطِعِ وَالشِّفَاءِ النَّافِعِ بِالْحَقِّ الْأَبْلَجِ وَالْبَيَانِ اللَّائِحِ مِنْ كُلِّ مَخْرَجٍ، عَلَى طَرِيقِ الْمَنْهَجِ الَّذِي مَضَى عَلَيْهِ الصَّادِقُونَ مِنْ آبَائِهِ عليهم السلام؛ فَلَيْسَ يَجْهَلُ حَقَّ هٰذَا الْعَالِمِ إِلَّا شَقِيٌّ وَلَا يَجْحَدُهُ إِلَّا غَوِيٌّ وَلَا يَصُدُّ عَنْهُ إِلَّا جَرِيٌّ عَلَى اللهِ جَلَّ وَعَلَا،

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے ایک خطبہ میں آئمہ علیہم السلام کا حال اور ان کی صفات کو بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کہ ہمارے نبی کے لئے آئمہ ہدایت کے ذریعہ سے اپنے دین کو واضح کیا اور ان کی راہوں کو ان کے وجود سے روشن کیا اور اپنے علم کے چشموں کو ان کے لئے کھولا۔ پس امت محمدؐ میں سے جس نے ان کو پہچانا اور حق امامت کو قبول کیا۔ اس نے ایمان کا ذائقہ چکھا اور اسلام کی نفیلت کو جانا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے امام کو مقرر کیا ہے ایک نشان اپنی مخلوق کے لئے اور حجت قرار دیا اہل اطاعت کے لئے اور تمام عوام کے لئے اور پہنایا اس کو تاج وقار اور ڈھانپ لیا اس کو ایسے نور سے جو نگاہ رکھنے والا ہے آسمان و زمین کا اور زیادہ ہوتا ہے اس کا علم اس وسیلہ سے جو آسمان تک کھنچا ہوا ہے تاکہ وحیٔ الٰہی کا سلسلہ منقطع نہ ہو اور جو احکام من اللہ ہیں وہ نہیں حاصل ہوتے مگر بوسیلہ امام اور خدا اپنے بندوں کے اعمال کو قبول نہیں کرتا جب تک معرفت امام نہ ہو وہ دفع کرنے والا ہے شکوک کی تاریکیوں اور فتنوں کے شبہات کو اور کھولنے والا ہے سنن کی گتھیوں کو، خدا نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے اولاد حسینؑ سے انتخاب کیا اور ایک کے بعد دوسرے کا اصطفا اور اجتبا کیا اور راضی ہوا ان سے اپنی مخلوق کی ہدایت پر اور ان کو ان کے لئے چن لیا جب ان میں سے کوئی امام دنیا سے گیا تو اس کے بعد ہی دوسرا امام معین کیا جو اس کی وحدانیت کا روشن نشان اور روشنی پھیلانے والا ہادی اور دین کو قوت بخشنے والا امام تھا اور عالم حجت خدا تھا جو آئمہ خدا کی طرف سے امام ہیں وہ حق کی طرف ہدایت کرتے ہیں اور معاملات میں عدل و انصاف سے کام لیتے ہیں وہ خدا کی حجتیں ہیں اور اس کی مخلوق پر اس کی طرف سے نگہبان ہیں وہ خدا کے بندوں کے لئے باعث ہدایت ہیں ان کے نور سے شہروں میں روشنی ہے اور لوگوں کی اولاد ان کی برکت سے نمو حاصل کرتی ہے خدا نے ان کو لوگوں کے لئے زندگی قرار دیا ہے وہ اندھیروں کی روشنیاں ہیں وہ کلام الٰہی کی کنجیاں ہیں وہ اسلام کے ستون ہیں ان کے لئے اللہ کا ارادہ ان کے متعلق جاری ہوا ہے امام خدا کا منتخب و

پسندیدہ ہوتا ہے برگزیدہ اور مقبولِ خدا و رسولؐ ہے اور ایسا ہادی ہے جو محلِ اسرار الٰہیہ ہے اور قائم رہنے والی امیدگاہ ہے خدا کا منتخب بندہ ہے ان صفات کے ساتھ اور کمال نظر التفات سے خدا نے اس کو اپنے لئے بنایا جبکہ عالمِ ذر میں اس کو پیدا کیا اور خلق کے پیدا کرنے سے پہلے ان کو پیدا کیا اپنے عرش کے داہنی طرف اور ان کو اپنی حکمت کی نعمت عطا فرمائی تھی اللہ تعالیٰ نے اپنے غیب کے علم میں امام کا انتخاب کیا اور اس کو طہارت سے مخصوص کیا وہ بقیہ اولاد آدم اور ذریت نوحؑ سے ہے اور آلِ ابراہیم کا برگزیدہ ہے اور آلِ اسماعیل کا خلاصہ ہے اور محمدؐ کا جگر پارہ ہے ہمیشہ خدا کی آنکھ اس کی حفاظت کرتی ہے (تاکہ اس کی عصمت برقرار رہے) اور اپنے پردہ میں اس کی نگہبانی کرتی ہے اور شیطان اور اس کے لشکر کے جال سے اس کو دور رکھتی ہے اور شبہات کی تاریکیوں سے بچاتا ہے اور ہر فاسق کی سرکشی سے محفوظ رکھتا ہے اور ہر برائی کے ارتکاب سے دور رکھتا ہے عیبوں سے بری رکھتا ہے آفات سے بچاتا ہے لغزشوں سے حفاظت کرتا ہے فواحش سے محفوظ رکھتا ہے اوّل عمر سے حلم اور نیکی سے متصف ہوتا ہے اور آخر عمر تک عفت علم اور فضل سے تعلق رکھتا ہے اپنے باپ کے امر پر قائم رہتا ہے اور باپ کی زندگی میں گویائی سے خاموش رہتا ہے جب اس کے باپ کی مدت حیات ختم ہوتی ہے اور اس کی امامت کا زمانہ آتا ہے اور ارادہ الٰہی اس کے حجت قرار دینے سے متعلق ہوتا ہے اور اس کے باپ کی مدت حیات انتہا کو پہنچ جاتی ہے تو اس کے بعد امر الٰہی اس سے متعلق ہوتا ہے اور دین کے معاملات میں اس سے رجوع کی جاتی ہے۔ خدا اس کو اپنے بندوں پر حجت قرار دیتا ہے۔

اور اپنے شہروں میں اس سے اپنے دین کو قائم کیا اور اپنی روح سے اس کی تائید کی اور اپنا علم اس کو عطا کیا اور حق و باطل میں فیصل کرنے والے بیان سے آگاہ کیا اور اپنا راز اس کے سپرد کیا اور اس کو امرِ عظیم انجام دینے کے لئے بلایا اور اس بیان کی فضیلت سے اس کو آگاہ کیا اور اپنی مخلوق کے لئے اس کو اپنا نشان قرار دیا اور اہل علم پر اس کو حجت قرار دیا اور اہل دین کے لئے اسے روشنی بنایا اور اپنے بندوں پر اس کو ایک رکن مستحکم قرار دیا اور اللہ نے لوگوں کے لئے اس کا امام ہونا پسند کیا۔ اپنا بھید اس کے سپرد کیا اور اپنے علم کا اسے محافظ بنایا اور اپنی حکمت کو اس کے اندر پوشیدہ رکھا اور نگاہ رکھا اور اس کو اپنے دین کے لئے بلایا اس کو امرِ عظیم کے لئے اور اپنے دین کے طریقوں کو اس سے زندہ کیا اپنے فرائض و حدود کو اس سے باقی رکھا پس امام نے عدل سے اس وقت کام لیا، جب صاحبان جہالت حیرت میں تھے اور جھگڑالو لوگ حیران تھے۔ یہ ہدایت ایک چمکدار نور سے کی اور یہ بیان امراضِ قلبی کو شفا دینے والا ہے اور حق واضح اور بیان روشن ہے اور ہدایت اسی نہج پر تھی اور جو طریقہ ان کے آبا ر طاہرین و صادقین کا ہے پس ایسے عالم کے حق سے جاہل نہ ہوگا مگر شقی اور نہ انکار کرے گا مگر گمراہ، اور نہ روگردانی کریگا اس سے، مگر خداوند عالم پر جرأت کرنے والا۔

سولھواں باب

آئمہ علیہم السلام والیان امر اور وہ محسود ہیں جن کا ذکر قرآن میں ہے

(بَابُ) ۱۶

اَنَّ الْاَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلامُ وُلاةُ الْاَمْرِ وَهُمُ النَّاسُ الْمَحْسُوْدُوْنَ الَّذِيْنَ ذَكَرَهُمُ اللّهُ عَزَّوَجَلَّ

١ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِبْنِ عَامِرٍ الأَشْعَرِيِّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَشَّاءُ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ عَائِذٍ، عَنِ ابْنِ اُذَيْنَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «أَطِيعُوا اللّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ اُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ» فَكَانَ جَوَابُهُ: «أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ اُوتُوا نَصِيباً مِنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَ يَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هٰؤُلَاءِ أَهْدَىٰ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلاً» يَقُولُونَ لِأَئِمَّةِ الضَّلَالَةِ وَالدُّعَاةِ إِلَى النَّارِ: هٰؤُلَاءِ أَهْدَىٰ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ سَبِيلاً «اُولٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللّهُ وَ مَنْ يَلْعَنِ اللّهُ فَلَنْ تَجِدَلَهُ نَصِيراً ○ أَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِنَ الْمُلْكِ» يَعْنِي الْإِمَامَةَ وَالْخِلَافَةَ «فَإِذاً لَا يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيراً» نَحْنُ النَّاسُ الَّذِينَ عَنَى اللّهُ وَالنَّقِيرُ النُّقْطَةُ الَّتِي فِي وَسَطِ النَّوَاةِ «أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللّهُ مِنْ فَضْلِهِ» نَحْنُ النَّاسُ الْمَحْسُودُونَ عَلَىٰ مَا آتَانَا اللّهُ مِنَ الْإِمَامَةِ دُونَ خَلْقِ اللّهِ أَجْمَعِينَ «فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَ آتَيْنَاهُمْ مُلْكاً عَظِيماً» يَقُولُ: جَعَلْنَا مِنْهُمُ الرُّسُلَ وَالْأَنْبِيَاءَ وَالْأَئِمَّةَ فَكَيْفَ يُقِرُّونَ بِهِ فِي آلِ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام وَ يُنْكِرُونَهُ فِي آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله «فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ بِهِ وَ مِنْهُمْ مَنْ صَدَّ عَنْهُ وَ كَفَىٰ بِجَهَنَّمَ سَعِيراً ○ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَاراً كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُوداً غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ، إِنَّ اللّهَ كَانَ عَزِيزاً حَكِيماً»

۱۔ برید عجلی سے منقول ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا اس آیت کے متعلق اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسول کی اور جو تم میں اولی الامر ہیں ان کی۔ حضرت نے جواب میں فرمایا۔ خدا فرماتا ہے کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کتاب خدا کا ایک حصّہ دیا گیا تھا کہ وہ ایمان لائے بت اور شیطان پر اور وہ کہتے ہیں کہ یہ لوگ جو کافر ہیں ان لوگوں سے زیادہ راہ خدا پر چلنے والے ہیں جو ایمان لائے ہیں یعنی آئمہ ضلالت اور آتش جہنم کی طرف بلانے والے، آل محمدؐ

سے زیادہ ہدایت یافتہ ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی لعنت ہے اور جن پر اللہ کی لعنت ہے اے رسولؐ! تم ان کا کوئی مددگار نہ پاؤ گے۔ کیا ان کے لئے کوئی حصہ ہے ملک یعنی امامت و خلافت سے تو وہ لوگوں کو ایک ریشہ بھی دینے والے نہیں امام نے فرمایا "النّاس" سے مراد ہم ہیں اور نقیر وہ ریشہ ہے جو خرما کی گٹھلی کے وسط میں ہوتا ہے اور خدا نے فرمایا ہے کیا وہ حسد کرتے ہیں ان چیزوں پر جو اللہ نے اپنے فضل و کرم سے لوگوں کو دی ہیں فرمایا امام نے اس آیت میں محسودین سے مراد ہم ہیں کہ اس بنا پر کہ اللہ نے ہم کو امامت عطا کی ہے اور اپنی تمام مخلوق میں اور کسی کو نہیں دی۔ پھر فرماتا ہے ہم نے اولاد ابراہیم کو کتاب اور حکمت دی اور ہم نے ان کو ملک عظیم دیا یعنی ہم نے ان میں رسولؐ اور انبیاء اور آئمہ بنائے۔ پس کیسی عجیب بات ہے کہ ان فضائل کا اولاد ابراہیم میں تو اقرار کرتے ہیں اور آل محمدؐ کی فضیلت سے انکار ہے پھر خدا فرماتا ہے بعض ان میں سے ایمان لے آئے اور بعض نے روگردانی کی اور جہنم کے شعلے ان کے لئے کافی ہیں جن لوگوں نے ہماری آیات سے انکار کیا۔ ہم ان کو جہنم کی آگ میں ڈالیں گے اور جب ان کے بدن کی کھالیں گل کر چھوٹ پڑیں گی تو ان کے بدلے اور جلد ہم بدل دیں گے تاکہ وہ اچھی طرح عذاب کا مزہ چکھ لیں، بے شک اللہ بڑی عزت والا اور حکمت والا ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ» قَالَ: نَحْنُ الْمَحْسُودُونَ.

۲۔ حضرت امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ آیہ ام یحسدون الناس، میں ہم وہ محسود ہیں جن سے لوگ حسد کرتے ہیں۔

۳ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنْ مُحَمَّدٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ»؟ فَقَالَ: النُّبُوَّةَ؛ قُلْتُ: «الْحِكْمَةَ»؟ قَالَ: الْفَهْمَ وَالْقَضَاءَ، قُلْتُ: «وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكاً عَظِيماً»؟ فَقَالَ: الطَّاعَةَ.

۳۔ حمران بن اعین کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ ہم نے آل ابراہیم کو کتاب اور حکمت دی اور فرمایا کتاب سے مراد نبوت ہے اور حکمت سے فہم اور قضایا کا فیصل کرنا اور واتینا ھم ملکاً عظیما سے مراد اطاعت ہے۔

۴ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ

قَالَ: سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلٰى مَا آتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ» فَقَالَ: يَا أَبَاالصَّبَّاحِ نَحْنُ وَاللهِ النَّاسُ الْمَحْسُودُونَ.

۴۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ ام یحسدون الناس الخ کے متعلق پوچھا فرمایا واللہ وہ محسود ہم ہیں۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكاً عَظِيماً» قَالَ: جَعَلَ مِنْهُمُ الرُّسُلَ وَالْأَنْبِيَاءَ وَالْأَئِمَّةَ، فَكَيْفَ يُقِرُّونَ فِي آلِ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام وَيُنْكِرُونَهُ فِي آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله؟! قَالَ: قُلْتُ: «وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكاً عَظِيماً»؟ قَالَ: الْمُلْكُ الْعَظِيمُ أَنْ جَعَلَ فِيهِمْ أَئِمَّةً: مَنْ أَطَاعَهُمْ أَطَاعَ اللهَ وَمَنْ عَصَاهُمْ عَصَى اللهَ، فَهُوَ الْمُلْكُ الْعَظِيمُ.

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ فقد آتینا آل ابراهیم الخ کے متعلق اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ نے اولاد ابراہیم میں نبی رسول اور امام بنائے پس کیسی عجیب بات ہے کہ اولاد ابراہیم میں تو یہ فضیلت مانتے ہیں اور آل محمد میں انکار کرتے ہیں اور اس آیت میں ملک عظیم سے مراد یہ ہے کہ اولاد ابراہیم میں خدا نے امام بنائے جس نے اس کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی۔ پس یہی ملک عظیم ہے۔

سترہواں باب

آئمہ علیہم السلام وہ علامات ہیں جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے

(بَابُ) ۱۷

أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ هُمُ الْعَلَامَاتُ الَّتِي ذَكَرَهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمُسْتَرِقِّ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ الْجَصَّاصُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: «وَعَلَامَاتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ» قَالَ: النَّجْمُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَالْعَلَامَاتُ هُمُ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام.

۱۔ رسالتمآب نے فرمایا وہ ستارے جن سے ہدایت حاصل کی جاتی ہے وہ رسول اور

علامات ہم آئمہ ہیں۔

٢ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ. عَنْ أَسْبَاطِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: سَأَلَ الْهَيْثَمُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام وَأَنَا عِنْدَهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَعَلَامَاتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ» فَقَالَ: رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله النَّجْمُ وَالْعَلَامَاتُ [هُمْ] الْأَئِمَّةُ عليهم السلام.

١٦/١٧ النحل

٢۔ اسباط بن سالم راوی ہیں کہ اباعبداللہ نے فرمایا کہ رسالتمآب فرماتے ہیں کہ وہ ستارے اور علامات (جن سے ہدایت حاصل کی جاتی ہے) ہم ہیں۔

٣ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ قَالَ: سَأَلْتُ الرِّضَا عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: «وَعَلَامَاتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ» قَالَ: نَحْنُ الْعَلَامَاتُ وَالنَّجْمُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله.

٣۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول اللہ نجم ہیں اور ہم علامات الٰہیہ ہیں۔

سترہواں باب الف

آئمہ علیہم السلام وہ علامات ہیں جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے

(بَابُ) ١٧ الف

أَنَّ الْآيَاتِ الَّتِي ذَكَرَهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ هُمُ الْأَئِمَّةُ (ع)

١ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «وَمَا تُغْنِي الْآيَاتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ» قَالَ: الْآيَاتُ هُمُ الْأَئِمَّةُ وَالنُّذُرُ هُمُ الْأَنْبِيَاءُ عليهم السلام.

١٠١/١٠ یونس

١۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آیہ وما تغنی الایات کے متعلق فرمایا۔ آیات سے مراد ہم آئمہ ہیں اور نذر (ڈرانے والے) سے مراد انبیاء علیہم السلام ہیں۔

۲۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَسَنِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدٍ الْعِجْلِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ رَفَعَهُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كُلِّهَا» يَعْنِي الْأَوْصِيَاءَ كُلَّهُمْ.

۲/۴۲

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ "انھوں نے ہماری تمام آیات کی تکذیب کی" اس سے مراد تمام اوصیاء ہیں۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ أَوْ غَيْرِهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ الشِّيعَةَ يَسْأَلُونَكَ عَنْ تَفْسِيرِ هٰذِهِ الْآيَةِ «عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ» قَالَ: ذٰلِكَ إِلَيَّ إِنْ شِئْتُ أَخْبَرْتُهُمْ وَإِنْ شِئْتُ لَمْ أُخْبِرْهُمْ ثُمَّ قَالَ: لٰكِنِّي أُخْبِرُكَ بِتَفْسِيرِهَا، قُلْتُ: «عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ»؟ قَالَ: فَقَالَ هِيَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ، كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: مَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ آيَةٌ هِيَ أَكْبَرُ مِنِّي وَلَا لِلّٰهِ مِنْ نَبَإٍ أَعْظَمُ مِنِّي.

۱۷۸/۲

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں، شیعہ آپ سے سوال کرتے ہیں آیہ عم یتساءلون عن النبإ العظیم کے متعلق فرمایا۔ ہاں اس کی تفسیر میرے پاس ہے اگر تم چاہو تو بیان کروں، پھر فرمایا میں تمہیں اس کی تفسیر بتاتا ہوں میں نے کہا عم یتساءلون سے کیا مراد ہے فرمایا وہ امیرالمومنین علیہ السلام ہیں۔ امیرالمومنینؑ نے فرمایا ہے کہ خدا کے لئے مجھ سے بڑی کوئی آیت نہیں اور نہ مجھ سے بڑی کوئی خبر ہے۔

اٹھارہواں باب

اللہ عزوجل نے آئمہ علیہم السلام کے ساتھ ہونے کو فرض قرار دیا ہے

(بَابُ) ۱۸

مَا فَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مِنَ الْكَوْنِ مَعَ الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْعِجْلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «اتَّقُوا اللهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ» قَالَ: إِيَّانَا عَنَى.

۹/۱۱۹

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا آیہ اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین کے متعلق فرمایا صادقین سے مراد ہم ہیں۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَ كُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ» قَالَ: الصَّادِقُونَ هُمُ الْأَئِمَّةُ وَالصِّدِّيقُونَ بِطَاعَتِهِمْ.

۲۔ امام رضا علیہ السلام سے راوی نے پوچھا آیہ یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین میں صادقین کون ہیں فرمایا وہ آئمہ ہیں اور ان کی اطاعت کی تصدیق کرنے والے۔

۳۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَحْيَى حَيَاةً تُشْبِهُ حَيَاةَ الْأَنْبِيَاءِ وَ يَمُوتَ مِيتَةً تُشْبِهُ مِيتَةَ الشُّهَدَاءِ وَيَسْكُنَ الْجِنَانَ الَّتِي غَرَسَهَا الرَّحْمٰنُ (۲) فَلْيَتَوَلَّ عَلِيّاً وَلْيُوَالِ وَلِيَّهُ وَلْيَقْتَدِ بِالْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ فَإِنَّهُمْ عِتْرَتِي خُلِقُوا مِنْ طِينَتِي، اللّٰهُمَّ ارْزُقْهُمْ فَهْمِي وَ عِلْمِي وَوَيْلٌ لِلْمُخَالِفِينَ لَهُمْ مِنْ أُمَّتِي، اللّٰهُمَّ لَا تُنِلْهُمْ شَفَاعَتِي.

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جو چاہتا ہے کہ ایسی زندگی بسر کرے جو انبیاء کی زندگی ہے اور ایسا مرنا چاہے جو شہیدوں کا سا ہو اور اس جنت میں رہنا چاہے جس کو خدا نے بنایا ہے اور اس کو چاہیئے کہ علی کو دوست رکھے اور اس کے بعد آئمہ کی اقتدا کرے کیوں کہ وہ میری عترت ہیں اور میری طینت سے خلق کئے گئے ہیں یا اللہ ان کو میری سی فہم اور میرا سا علم دے اور وائے ہو ان پر جو میری امت میں سے ان کے مخالف ہیں خداوندا میری شفاعت ان کو نصیب نہ ہو۔

٤۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: اسْتِكْمَالُ حُجَّتِي عَلَى الْأَشْقِيَاءِ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ تَرَكَ وَلَايَةَ عَلِيٍّ وَوَالَى أَعْدَاءَهُ وَ أَنْكَرَ فَضْلَهُ وَ فَضْلَ الْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهِ، فَإِنَّ فَضْلَكَ فَضْلُهُمْ وَ طَاعَتَكَ طَاعَتُهُمْ وَ حَقَّكَ حَقُّهُمْ وَ مَعْصِيَتَكَ مَعْصِيَتُهُمْ وَهُمُ الْأَئِمَّةُ الْهُدَاةُ مِنْ بَعْدِكَ جَرَى فِيهِمْ رُوحُكَ وَ رُوحُكَ [مَا] جَرَى فِيكَ مِنْ رَبِّكَ وَهُمْ عِتْرَتُكَ مِنْ طِينَتِكَ وَ لَحْمِكَ وَدَمِكَ وَقَدْ أَجْرَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ سُنَّتَكَ وَ سُنَّةَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلَكَ وَهُمْ خُزَّانِي عَلَى عِلْمِي

مِنْ بَعْدِكَ حَقٌّ عَلَيَّ لَقَدِ اصْطَفَيْتُهُمْ وَانْتَجَبْتُهُمْ وَ أَخْلَصْتُهُمْ وَارْتَضَيْتُهُمْ وَ نَجَى مَنْ أَحَبَّهُمْ وَوَالاهُمْ وَ سَلَّمَ لِفَضْلِهِمْ ، وَ لَقَدْ آتَانِي جَبْرَئِيلُ عليه السلام بِأَسْمَائِهِمْ وَ أَسْمَاءِ آبَائِهِمْ وَ أَحِبَّائِهِمْ وَالْمُسَلِّمِينَ لِفَضْلِهِمْ.

۴۔ ابوحمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے رسول! تمہاری اُمت میں میری حجت تمام ہوئی اس پر جس نے ولایت علی کو ترک کیا اور ان کے دشمنوں کو دوست رکھا اور انکار کیا ان کی فضیلت سے اور ان کے بعد والے اوصیاء کی فضیلت سے بے شک تمہاری فضیلت ان کی فضیلت ہے اور تمہاری اطاعت ان کی اطاعت ہے تمہارا حق ان کا حق ہے اور تمہاری معصیت ان کی معصیت ہے اور ہدایت کرنے والے آئمہ ہیں تمہارے بعد جاری ہوئی ان میں تیری روح اور تجھ میں جاری ہوئی تیرے رب کی طرف سے اور تیری وہ عترت ہیں اور ان کی طینت تیری طینت اور ان کا گوشت وخون تیرا گوشت وخون ہے خدا نے جاری کیا ان میں تیری سنت کو اور ان انبیاء کی سنت کو جو تجھ سے پہلے ہوئے ہیں یہ آئمہ تیرے بعد علم کا خزانہ ہیں۔ میرے لئے، حق یہ ہے کہ میں نے ان کا اصطفار کیا ان کا انتخاب کیا۔ ان کو خالص بنایا (اپنے لئے)، ان کو برگزیدہ کیا، نجات پائی اس نے جس نے ان سے محبت کی۔ ان کو دوست رکھا اور ان کی فضیلت کو تسلیم کیا۔ جبرئیل میرے پاس ان کے، آباء کے اور ان کے احباء کے نام لائے اور ان لوگوں کے بھی جنھوں نے ان کی فضیلت کو تسلیم کیا۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم : مَنْ أَرَادَ أَنْ يَحْيَى حَيَاتِي وَ يَمُوتَ مِيتَتِي وَ يَدْخُلَ جَنَّةَ عَدْنٍ الَّتِي غَرَسَهَا اللهُ رَبِّي بِيَدِهِ فَلْيَتَوَلَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَلْيَتَوَلَّ وَلِيَّهُ وَلْيُعَادِ عَدُوَّهُ وَلْيُسَلِّمْ لِلأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهِ ، فَإِنَّهُمْ عِتْرَتِي مِنْ لَحْمِي وَ دَمِي ، أَعْطَاهُمُ اللهُ فَهْمِي وَعِلْمِي ، إِلَى اللهِ أَشْكُو أَمْرَ اُمَّتِي ، الْمُنْكِرِينَ لِفَضْلِهِمْ ، الْقَاطِعِينَ فِيهِمْ صِلَتِي وَ ايْمُ اللهِ لَيَقْتُلُنَّ ابْنِي لاَأَنَالَهُمُ اللهُ شَفَاعَتِي .

۵۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی میری سی زندگی بسر کرنا چاہتا ہے اور میری سی موت مرنا اور داخل جنت عدن ہونا جس کو خدا نے اپنے ید قدرت سے تیار کیا ہے اس کو چاہیئے کہ وہ علی کو دوست رکھے اور اس کے دوستوں کو بھی دوست رکھے اور اس کے دشمن سے دشمنی رکھے اور ان کے بعد آنے والے اوصیاء کو تسلیم کرے۔ بیشک وہ میری عترت ہیں میرا گوشت اور خون ہیں اللہ نے ان کو میرا فہم اور علم دیا ہے میں اپنی اُمت کی شکایت اللہ سے کرتا ہوں انھوں نے میری عترت کی فضیلت سے انکار کیا ہے میرے صلہ رحم کو ان کے بارے

میں قطع کیا۔ خدا کی قسم یہ میرے بیٹے کو قتل کریں گے۔ خدا میری شفاعت ان کو نصیب نہ کرے۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَبْدِالْقَهَّارِ ، عَنْ جَابِرِ الْجُعْفِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَحْيَى حَيَاتِي وَيَمُوتَ مِيتَتِي وَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ الَّتِي وَعَدَنِيهَا رَبِّي وَيَتَمَسَّكَ بِقَضِيبٍ غَرَسَهُ رَبِّي بِيَدِهِ فَلْيَتَوَلَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَ أَوْصِيَاءَهُ مِنْ بَعْدِهِ ، فَإِنَّهُمْ لَا يُدْخِلُونَكُمْ فِي بَابِ ضَلَالٍ وَ لَا يُخْرِجُونَكُمْ مِنْ بَابِ هُدًى ، فَلَا تُعَلِّمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يُفَرِّقَ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ الْكِتَابِ حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ ، هٰكَذَا ـ وَضَمَّ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ ـ وَعَرْضُهُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ إِلَى أَيْلَةَ ، فِيهِ قِدْحَانُ فِضَّةٍ وَ ذَهَبٍ عَدَدَ النُّجُومِ .

۶۔ جابر جعفی نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو اس بات سے خوش ہے کہ میری سی زندگی بسر کرے اور میری سی موت مرے اور اس جنت میں داخل ہو جس کا وعدہ میرے رب نے مجھ سے کیا ہے اور اس شاخ سے تمسک کرے جس کو اللہ نے اپنے یدِ قدرت سے لگایا ہے تو اس کو چاہیئے کہ علیؑ اور ان کے بعد آنے والے اوصیاء سے محبت کرے وہ تم کو ضلالت کے دروازہ میں داخل نہ کریں گے اور باب ہدایت سے خارج نہ ہونے دیں گے۔ تم ان کو تعلیم نہ دو وہ تم سے زیادہ جاننے والے ہیں اور میں نے اپنے رب سے درخواست کی ہے کہ ان کے اور قرآن کے درمیان فرق نہ ڈالے یہاں تک کہ وہ دونوں حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے اس کے بعد آپ نے دونوں انگلیوں کو ملایا کہ اس طرح اور فرمایا کہ حوض کوثر کی چوڑائی اتنی ہے جتنی صنعاء سے ایلہ تک کی مسافت اور اس پر بقدر عدد نجوم سونے چاندی کے پیالے ہوں گے۔

٧ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام [٢] : وَإِنَّ الرَّوْحَ وَالرَّاحَةَ وَالْفَلَجَ وَالْعَوْنَ وَالنَّجَاحَ وَالْبَرَكَةَ وَالْكَرَامَةَ وَالْمَغْفِرَةَ وَالْمُعَافَاةَ [٥] وَالْيُسْرَ وَالْبُشْرَى وَالرِّضْوَانَ وَالْقُرْبَ وَالنَّصْرَ وَالتَّمَكُّنَ وَالرَّجَاءَ وَالْمَحَبَّةَ مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ لِمَنْ تَوَلَّى عَلِيًّا وَائْتَمَّ بِهِ وَبَرِئَ مِنْ عَدُوِّهِ وَسَلَّمَ لِفَضْلِهِ وَلِلْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهِ ، حَقًّا عَلَيَّ أَنْ أُدْخِلَهُمْ فِي شَفَاعَتِي وَحَقٌّ عَلَى رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنْ يَسْتَجِيبَ لِي فِيهِمْ ، فَإِنَّهُمْ أَتْبَاعِي وَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي .

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے روح و راحت کی کشادگی اور مدد نجات ، اور برکت و کرامت و مغفرت

درگزر، تونگری اور بشارت اور رضائے الٰہی اور قرب خداوندی و امید اور محبت الٰہی اس کے لئے ہے جو علی کو دوست رکھے اور ان کو امام مانے۔ ان کے دشمنوں سے برأت کا اظہار کرے۔ ان کی اور ان کے بعد آنے والے اوصیاء کی فضیلت کو تسلیم کرے۔ میرے اوپر فرض ہے کہ ان کو اپنی شفاعت میں داخل کروں اور اللہ کیلئے سزاوار ہے کہ وہ میری اس خواہش کو ان کے حق میں قبول کرے کیونکہ وہ میرے پیرو ہیں اور جس نے میری پیروی کی وہ مجھ سے ہے۔

انیسواں باب

وہ اہل الذکر آئمہ علیہم السلام ہیں جن سے پوچھنے کا حکم خدا نے دیا ہے۔

(بابٌ) ۱۹

أَنَّ أَهْلَ الذِّكْرِ الَّذِينَ أَمَرَ اللّٰهُ الْخَلْقَ بِسُؤَالِهِمْ هُمُ الْأَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

١ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ»[1] [قَالَ] قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله: «الذِّكْرُ أَنَا وَالْأَئِمَّةُ أَهْلُ الذِّكْرِ» وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ»[2] قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام: نَحْنُ قَوْمُهُ وَنَحْنُ الْمَسْؤُولُونَ.

۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ فاسئلوا اھل الذکر کے متعلق فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں ذکر ہوں اور آئمہ اہل الذکر ہیں اور خدا نے فرمایا ہے یہ ذکر ہے تمہارا اور تمہاری قوم کا اور عنقریب تم سے پوچھا جائے گا۔ یعنی لوگ مامور ہیں اس پر کہ تم سے سوال کریں اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ رسولؐ کی قوم ہم ہیں اور ہم ہی وہ ہیں جن سے لوگوں کو احکام دین کے متعلق سوال کرنا چاہیئے۔

٢ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام: «فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ» قَالَ: الذِّكْرُ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله وَنَحْنُ أَهْلُهُ الْمَسْؤُولُونَ، قَالَ: قُلْتُ: قَوْلُهُ: «وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ» قَالَ: إِيَّانَا عَنَى وَ نَحْنُ أَهْلُ الذِّكْرِ وَنَحْنُ الْمَسْؤُولُونَ.

۲۔ عبدالرحمٰن بن کثیر کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ فاسئلوا اھل الذکر۔ الخ

کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا۔ محمدؐ ذکر ہیں اور ہم اہل الذکر جن سے سوال کرنے کا حکم ہے میں نے آیہ انہ الذکر لک کے متعلق پوچھا تو فرمایا۔ اس سے مراد ہم ہیں اور ہم ہی وہ اہل الذکر ہیں جن سے سوال کرنے کا حکم ہے

٣ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ قَالَ: سَأَلْتُ الرِّضَا عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ «فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ»؟ فَقَالَ: نَحْنُ أَهْلُ الذِّكْرِ وَنَحْنُ الْمَسْؤُولُونَ، قُلْتُ: فَأَنْتُمُ الْمَسْؤُولُونَ وَنَحْنُ السَّائِلُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: حَقّاً عَلَيْنَا أَنْ نَسْأَلَكُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: حَقّاً عَلَيْكُمْ أَنْ تُجِيبُونَا[٣]؟ قَالَ: لَا، ذَاكَ إِلَيْنَا إِنْ شِئْنَا فَعَلْنَا وَإِنْ شِئْنَا لَمْ نَفْعَلْ، أَمَا تَسْمَعُ قَوْلَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «هٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ».

١٦/٤٣ — ٢٨/٣٨

٣۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا۔ میں آپ پر فدا ہوں آیہ فاسئلوا اھل الذکر الخ کے متعلق فرمائیے۔ فرمایا ہم اہل ذکر ہیں اور ہم ہی ہیں جن سے سوال کرنے کا حکم ہے۔ میں نے کہا آپ مسئول ہیں اور ہم سائل، فرمایا۔ ہاں۔ میں نے کہا کیا ہم پر فرض ہے کہ ہم آپ سے سوال کریں۔ فرمایا ضرور کرو۔ میں نے کہا کیا آپ پر فرض ہے کہ ہمارے ہر سوال کا جواب دیں۔ فرمایا ہمیں اختیار ہے جس بات کا چاہیں جواب دیں اور جس کا چاہیں نہ دیں کیا تم نے یہ آیت نہیں سنی۔ یہ ہماری بخشش ہے پس یا تو دے کر احسان کرو یا روک لو جس کا حساب نہ ہوگا۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ» فَرَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الذِّكْرُ وَأَهْلُ بَيْتِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ الْمَسْؤُولُونَ وَهُمْ أَهْلُ الذِّكْرِ[٥].

۴۔ ابوبصیر سے مروی ہے فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ وانہ لذکر لک الخ کے متعلق رسول اللہ ذکر ہیں اور اہل بیت علیہم السلام مسئولوں میں ہیں وہی اہل ذکر ہیں۔

٥ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ» قَالَ: الذِّكْرُ الْقُرْآنُ وَنَحْنُ قَوْمُهُ وَنَحْنُ الْمَسْؤُولُونَ.

٤٤

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ وانہ لذکر لک کے متعلق کہ ذکر سے مراد قرآن

ہے اور ہم رسولؐ کی قوم ہیں اور ہم ہی وہ ہیں جن سے سوال کرنے کا حکم ہے

٦۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَ دَخَلَ عَلَيْهِ الْوَرْدُ أَخُو الْكُمَيْتِ فَقَالَ: جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاكَ اخْتَرْتُ لَكَ سَبْعِينَ مَسْأَلَةً مَا تَحْضُرُنِي مِنْهَا مَسْأَلَةٌ وَاحِدَةٌ؛ قَالَ: وَلَا وَاحِدَةٌ يَا وَرْدُ؟ قَالَ: بَلَىٰ قَدْ حَضَرَنِي مِنْهَا وَاحِدَةٌ، قَالَ: وَمَا هِيَ؟ قَالَ: قَوْلُ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ: «فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ» مَنْ هُمْ؟ قَالَ: نَحْنُ، قَالَ: قُلْتُ: عَلَيْنَا أَنْ نَسْأَلَكُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: عَلَيْكُمْ أَنْ تُجِيبُونَا؟ قَالَ: ذَاكَ إِلَيْنَا.

٦۔ ابوبکر حضرمی سے منقول ہے کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ وردؔ برادر کمیت حاضر خدمت ہوا اور کہنے لگا میں آپ پر فدا ہوں۔ میں نے آپ سے دریافت کرنے کے لئے ستر مسئلے رکھے تھے ان میں سے ایک بھی یاد نہیں، فرمایا ایک بھی یاد نہیں میں نے کہا ہاں ایک مسئلہ یاد آیا فرمایا وہ کیا ہے۔ میں نے کہا آیہ فاسئلوا اھل الذکر فرمایا وہ ہم ہیں۔ میں نے کہا۔ ہمارے لئے دریافت کرنا ضروری ہے۔ فرمایا ہاں۔ میں نے کہا کیا آپ کے لئے جواب دینا لازم ہے فرمایا یہ ہماری مرضی پر ہے۔

٧۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَىٰ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ مَنْ عِنْدَنَا يَزْعُمُونَ أَنَّ قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ» أَنَّهُمُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ، قَالَ: إِذاً يَدْعُونَكُمْ إِلَىٰ دِينِهِمْ قَالَ: قَالَ بِيَدِهِ إِلَىٰ صَدْرِهِ(1): نَحْنُ أَهْلُ الذِّكْرِ وَ نَحْنُ الْمَسْؤُولُونَ.

٧۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ آیہ فاسئلوا اھل الذکر میں اہل الذکر سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں فرمایا اگر ایسا ہے تو وہ لوگ تم کو اپنے دین کی طرف بلائیں گے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا ہم ہیں اہل ذکر اور ہم ہیں مسئولون۔

٨۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام: عَلَى الْأَئِمَّةِ مِنَ الْفَرْضِ مَا لَيْسَ عَلَىٰ شِيعَتِهِمْ وَ عَلَىٰ شِيعَتِنَا مَا لَيْسَ عَلَيْنَا، أَمَرَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَسْأَلُونَا، قَالَ: «فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ» فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْأَلُونَا وَ لَيْسَ عَلَيْنَا الْجَوَابُ، إِنْ شِئْنَا أَجَبْنَا وَإِنْ شِئْنَا أَمْسَكْنَا.

۸۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے سنا کہ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا۔ آئمہ پر وہ فرض ہے جو ان کے شیعوں پر نہیں اور ہمارے شیعوں پر وہ فرض ہے جو ہم پر نہیں، خدا نے ان کو حکم دیا ہے کہ وہ ہم سے سوال کریں فرمایا۔ اہل الذکر سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے ہو ان کو سوال کا حکم دیا۔ ہمارے لئے جواب دینا لازم نہیں ہے۔ اگر ہم چاہیں جواب دیں چاہیں باز رہیں۔

٩۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى الرِّضَا عليه السلام كِتَاباً فَكَانَ فِي بَعْضِ مَا كَتَبْتُ: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ» وَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَ مَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً، فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَ لِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ» فَقَدْ فُرِضَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْأَلَةُ، وَ لَمْ يُفْرَضْ عَلَيْكُمُ الْجَوَابُ؟ قَالَ: قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: «فَإِنْ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَاعْلَمْ أَنَّمَا يَتَّبِعُونَ أَهْوَاءَهُمْ وَ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ»۔

۹/۱۲۳ آ
۵۰/۲۸ قہ

۹۔ ابو نصر سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو ایک خط میں لکھا اس میں آیہ فاسئلوا اهل الذکر الخ کے متعلق پوچھا۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مومنوں کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ سب کے سب نکل کھڑے ہوں ان میں سے ہر گروہ کی ایک جماعت اپنے گھروں سے کیوں نہیں نکلتی تاکہ علم دین حاصل کرے اور جب اپنی قوم کی طرف پلٹ آئے تو ان کو عذاب آخرت سے ڈرائے۔ لوگوں پر سوال کرنا فرض ہے اور تم پر جواب دینا فرض نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے پس اگر وہ تمہارے امر کو قبول نہ کریں تو سمجھ لو کہ وہ اپنی خواہشوں کی پیروی کرنے والے ہیں اور جو اپنی خواہش کی پیروی کرے اس سے زیادہ گمراہ کون ہے۔

بیسواں باب

قرآن مجید میں آئمہ علیہم السلام کا وصف علم سے کیا گیا ہے

(بَابُ) ۲۰

أَنَّ مَنْ وَصَفَهُ اللهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ بِالْعِلْمِ هُمُ الْأَئِمَّةُ (ع)

١۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ الْقَاسِمِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ

٣٩/٩

يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَايَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ» قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِنَّمَا نَحْنُ الَّذِينَ يَعْلَمُونَ، وَالَّذِينَ لَايَعْلَمُونَ عَدُوُّنَا، وَشِيعَتُنَا أُولُوالْأَلْبَابِ.

۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ ھل یستوی الذین الخ کے متعلق فرمایا ہے ہم ہیں وہ جو علم رکھتے ہیں اور جو لوگ علم نہیں رکھتے وہ ہمارے دشمن ہیں اور ہمارے شیعہ صاحبان عقل و فہم ہیں۔

٢ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِبْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَايَعْلَمُونَ إِنَّمَايَتَذَكَّرُ أُولُوالْأَلْبَابِ» قَالَ: نَحْنُ الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَعَدُوُّنَا الَّذِينَ لَايَعْلَمُونَ وَشِيعَتُنَا أُولُوالْأَلْبَابِ.

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ ھل یستوی الذین الخ کے متعلق ہم ہیں وہ جو علم رکھتے ہیں اور ہمارے دشمن علم نہیں رکھتے اور ہمارے شیعہ صاحبان عقل ہیں۔

اکیسواں باب

راسخون فی العلم آئمہ علیہم السلام ہیں

باب ۲۱

((أَنَّ الرَّاسِخِينَ فِي الْعِلْمِ هُمُ الْأَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ))

١ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِبْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحُرِّ وَعِمْرَانَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: نَحْنُ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ وَ نَحْنُ نَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ.

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ہم ہیں راسخون فی العلم اور ہم ہیں تاویل قرآن کے جاننے والے

٢ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ حَمَّادٍ، عَنْ بُرَيْدِبْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ» فَرَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله أَفْضَلُ الرَّاسِخِينَ فِي الْعِلْمِ، قَدْ عَلَّمَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ جَمِيعَ مَا أَنْزَلَ

١١٣/٦

عَلَيْهِ مِنَ التَّنْزِيلِ وَالتَّأْوِيلِ وَ مَا كَانَ اللَّهُ لِيُنْزِلَ عَلَيْهِ شَيْئاً لَمْ يُعَلِّمْهُ تَأْوِيلَهُ وَ أَوْصِيَاؤُهُ مِنْ بَعْدِهِ يَعْلَمُونَهُ كُلَّهُ، وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ تَأْوِيلَهُ إِذَا قَالَ الْعَالِمُ فِيهِمْ بِعِلْمٍ، فَأَجَابَهُمُ اللَّهُ بِقَوْلِهِ: «يَقُولُونَ: آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا» وَ الْقُرْآنُ خَاصٌّ وَ عَامٌّ وَ مُحْكَمٌ وَ مُتَشَابِهٌ وَ نَاسِخٌ وَمَنْسُوخٌ، فَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَعْلَمُونَهُ.

۲۔ حضرت امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہم السلام نے آیہ وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم کے متعلق فرمایا۔ رسول اللہ راسخون فی العلم میں افضل ہیں خداوند تعالیٰ نے ان کو ان تمام چیزوں کا علم دیا تھا جو ان پر از قسم تنزیل و تاویل نازل کی تھیں اور خدا نے آنحضرتؐ پر کوئی ایسی شے نازل نہیں کی جس کی تاویل نہ بتا دی ہو اور آنحضرت کے بعد ان کے اوصیا ان تاویلات کے جاننے والے ہیں وہ لوگ جو نہیں جانتے (شیعان اہلبیت) تو عالم آل محمد جب ان کو آگاہ کرتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لے آئے۔ یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہے اور قرآن خاص و عام اور محکم و متشابہ اور ناسخ و منسوخ ہے اور راسخون فی العلم اس کو جانتے ہیں

٣۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْأَئِمَّةُ مِنْ بَعْدِهِ عليهم السلام.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے راسخون فی العلم امیر المومنین ہیں اور ان کے بعد ائمہ علیہم السلام

بائیسواں باب

قرآن میں دو اماموں کا ذکر ہے ایک اللہ کی طرف بلانے والے دوسرے جہنم کی طرف

(بَابُ) ۲۲

أَنَّ الْأَئِمَّةَ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِمَامَانِ: إِمَامٌ يَدْعُو إِلَى اللَّهِ وَ إِمَامٌ يَدْعُو إِلَى النَّارِ

١ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَالِبٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: «يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ» قَالَ الْمُسْلِمُونَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَسْتَ إِمَامَ النَّاسِ كُلِّهِمْ أَجْمَعِينَ؟ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: أَنَا رَسُولُ اللَّهِ إِلَى النَّاسِ أَجْمَعِينَ وَلٰكِنْ سَيَكُونُ مِنْ بَعْدِي أَئِمَّةٌ عَلَى النَّاسِ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، يَقُومُونَ فِي

النَّاسِ فَيُكَذِّبُونَ وَ يَظْلِمُهُمْ أَئِمَّةُ الْكُفْرِ وَالضَّلَالِ وَ أَشْيَاعُهُمْ، فَمَنْ وَالاهُمْ وَاتَّبَعَهُمْ وَصَدَّقَهُمْ فَهُوَ مِنِّي وَ مَعِي وَ سَيَلْقَانِي ، أَلَا وَ مَنْ ظَلَمَهُمْ وَ كَذَّبَهُمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَا مَعِي وَ أَنَا مِنْهُ بَرِيءٌ.

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے جب یہ آیت نازل ہوئی اس روز ہم ہر گروہ کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے تو مسلمانوں نے کہا۔ یا رسول اللہ کیا آپ سب لوگوں کے امام نہیں۔ فرمایا میں اللہ کا رسول ہو کر آیا ہوں تمام لوگوں کی طرف، اور میرے بعد امام ہوں گے میرے اہل بیت سے، وہ لوگوں کے درمیان رہیں گے پس لوگ ان کو جھٹلائیں گے اور آئمہ کفران پر ظلم کریں گے اور آئمہ ضلال اور ان کے تابعین بھی ستائیں گے پس وہ لوگ جنھوں نے ان سے محبت کی اور ان کا اتباع کیا اور ان کی تصدیق کی کہ وہ مجھ سے ہیں اور میرے ساتھ ہیں اور عنقریب مجھ سے ملاقات کریں گے اور جنھوں نے ان پر ظلم کیا اور ان کو جھٹلایا وہ مجھ سے نہیں ہیں میں ان سے بری ہوں۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ: إِنَّ الْأَئِمَّةَ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِمَامَانِ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: « وَ جَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا » لَا بِأَمْرِ النَّاسِ يُقَدِّمُونَ أَمْرَ اللهِ قَبْلَ أَمْرِهِمْ وَ حُكْمَ اللهِ قَبْلَ حُكْمِهِمْ قَالَ: « وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ » يُقَدِّمُونَ أَمْرَهُمْ قَبْلَ أَمْرِ اللهِ وَ حُكْمَهُمْ قَبْلَ حُكْمِ اللهِ وَ يَأْخُذُونَ بِأَهْوَائِهِمْ خِلَافَ مَا فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ کتاب خدا میں دو قسم کے اماموں کا ذکر ہے ایک کے متعلق ہے ہم نے ان کو امام بنایا وہ ہمارے حکم کے مطابق ہدایت کرتے ہیں نہ لوگوں کے حکم کے مطابق وہ امر خدا کو بندوں کے حکم سے مقدم رکھتے ہیں اور امر خدا کو بندوں کے امر پر ترجیح دیتے ہیں اور دوسرے گروہ کے متعلق فرمایا کہ ہم نے ان کو امام قرار دیا وہ جہنم کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں اور ان کے امر کو امر خدا سے مقدم جانتے ہیں اور بندوں کے حکم کو حکم خدا سے زیادہ جانتے ہیں وہ اپنی ان خواہشوں پر عمل کرتے ہیں جو کتاب خدا کے خلاف ہیں۔

تیئسواں باب

آئمہ علیہم السلام کو خداوند تعالیٰ نے علم دیا اور ان کے سینوں میں ثابت رکھا

(بَابُ) ۲۳

أَنَّ الْأَئِمَّةَ قَدْ أُوتُوا الْعِلْمَ وَ أُثْبِتَ فِي صُدُورِهِمْ

١ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ: «بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ» فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى صَدْرِهِ.

۲۹/۴۹ العنکبوت

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا آیہ بل ھوآیات بینات الخ یہ وہ روشن آیات ہیں جو ان لوگوں کے سینوں میں ہیں جن کو علم دیا گیا ہے پس اپنے سینہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ یہ ہیں وہ سینے۔

٢ـ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَبْدِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ» قَالَ: هُمُ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام.

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ بل ھو آیات بینات الخ کے متعلق فرمایا وہ آئمہ علیہم السلام ہیں جن کے سینوں میں آیات بینات ہیں اور جن کو علم دیا گیا ہے۔

٣ـ وَ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ: أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام فِي هٰذِهِ الْآيَةِ: «بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ»... ثُمَّ قَالَ: أَمَا وَاللهِ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ مَا قَالَ: بَيْنَ دَفَّتَيِ الْمُصْحَفِ، قُلْتُ: مَنْ هُمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ؟ قَالَ: مَنْ عَسَى أَنْ يَكُونُوا غَيْرَنَا؟.

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ بل ھو آیات بینات الخ کے متعلق فرمایا۔ اے ابو محمد (راوی) دو دفتیوں کے درمیان جو مصحف ہے خدا نے کیا کہا ہے۔ میں نے کہا اس آیت سے کون مراد ہیں۔ فرمایا۔ کیا ہمارے علاوہ کوئی اور بھی ہو سکتا ہے۔

٤ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ يَزِيدَ شَعْرٍ، عَنْ هَارُونَ بْنِ حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ» قَالَ: هُمُ الْأَئِمَّةُ خَاصَّةً.

۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آیہ بل ھو آیات بینات میں اوتوا العلم سے مراد خاص طور پر آئمہ ہیں۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ» قَالَ: هُمُ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام خَاصَّةً.

۵۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آیہ بل ھو آیات بینات کے مصداق کے متعلق فرمایا وہ آئمہ علیہم السلام ہیں خاص کر۔

چوبیسواں باب

آئمہ علیہم السلام وہ ہیں جن کا اللہ عزوجل نے اصطفا کیا اور اپنی کتاب کا وارث بنایا

(باب) ۲۴

فِي أَنَّ مَنِ اصْطَفَاهُ اللهُ مِنْ عِبَادِهِ وَأَوْرَثَهُمْ كِتَابَهُ هُمُ الْأَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ عَنْ سَالِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا، فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللهِ» [1] قَالَ: السَّابِقُ بِالْخَيْرَاتِ: الْإِمَامُ، وَالْمُقْتَصِدُ: الْعَارِفُ لِلْإِمَامِ، وَالظَّالِمُ لِنَفْسِهِ: الَّذِي لَا يَعْرِفُ الْإِمَامَ.

۳۵/۳۲

۱۔ سالم سے مروی ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے آیہ، پھر ہم نے وارث بنایا اپنی کتاب کا ان لوگوں کو جنھیں ہم نے چن لیا ہے اپنے بندوں میں سے، پس ان میں بعض ظالم لنفسہ ہیں بعض میانہ رو اور بعض نیکیوں کی طرف سبقت کرنے والے، باذن خدا امام علیہ السلام نے فرمایا، سابق بالخیرات امام ہے۔ مقتصد عارف امام اور ظالم لنفسہ امام کو نہ پہچاننے والا۔

۲۔ الْحُسَيْنُ، عَنِ الْمُعَلَّى، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: «ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا» فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ تَقُولُونَ أَنْتُمْ؟ قُلْتُ: نَقُولُ: إِنَّهَا فِي الْفَاطِمِيِّينَ؟ قَالَ: لَيْسَ حَيْثُ تَذْهَبُ لَيْسَ يَدْخُلُ فِي

هٰذَا مَنْ أَشَارَ بِسَيْفِهِ وَدَعَا النَّاسَ إِلَى خِلَافٍ، فَقُلْتُ: فَأَيُّ شَيْءٍ الظَّالِمُ لِنَفْسِهِ؟ قَالَ: الْجَالِسُ فِي بَيْتِهِ لَايَعْرِفُ حَقَّ الْإِمَامِ، وَالْمُقْتَصِدُ: الْعَارِفُ بِحَقِّ الْإِمَامِ، وَالسَّابِقُ بِالْخَيْرَاتِ: الْإِمَامُ.

۲۔ سلیمان بن خالد نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آیہ ثم اورثنا الکتاب الخ کے متعلق فرمایا تم (زیدیہ) کیا کہتے ہو۔ میں نے کہا یہ آیت تمام بنی فاطمہ کے لئے ہے۔ فرمایا۔ تمہارا خیال صحیح نہیں، اس میں داخل نہیں وہ اشارہ کیا اپنی تلوار کی طرف یعنی جو تلوار سے جنگ کرے اور لوگوں کو حکم خدا کے خلاف دعوت دے۔ میں نے کہا پھر ظالم لنفسہ کون ہے فرمایا جو اپنے گھر میں بیٹھے اور حق امام کا پہچاننے والا نہ ہو اور مقتصد وہ ہے جو حق امام کو پہچانے اور سابق بالخرات امام ہے۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا» الْآيَة قَالَ: فَقَالَ: وُلْدُ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَالسَّابِقُ بِالْخَيْرَاتِ: الْإِمَامُ، وَالْمُقْتَصِدُ: الْعَارِفُ بِالْإِمَامِ، وَالظَّالِمُ لِنَفْسِهِ الَّذِي لَايَعْرِفُ الْإِمَامَ.

۳۔ راوی نے امام رضا علیہ السلام سے آیہ ثم اورثنا الکتاب کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا۔ وہ اولاد فاطمہ علیہما السلام ہیں اور سابق بالخرات امام ہیں اور مقتصد وہ ہے جو امام کا عارف اور ظالم لنفسہ وہ جو عارف امام نہیں۔

٤۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي وَلَّادٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ» قَالَ: هُمُ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام.

۲/۱۲۱

۴۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا۔ وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے اس کی اچھی طرح تلاوت کرتے ہیں وہ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں فرمایا وہ آئمہ علیہم السلام ہیں۔

پچیسواں باب

قرآن امام کے واسطہ سے ہدایت کرتا ہے

(باب ۲۵ اَنَّ الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلْإِمَامِ)

١۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا

عليه السلام عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ» قَالَ: إِنَّمَا عَنَى بِذَلِكَ الْأَئِمَّةَ عليهم السلام بِهِمْ عَقَدَاللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَيْمَانَكُمْ.

ا۔ راوی نے امام علیہ السلام سے پوچھا آیہ " اور ہر ایک کو ہم نے وارث بنایا اس چیز کا جو ماں باپ نے اور رشتہ داروں اور جن سے عہد و پیمان ہو گئے ہیں انھوں نے چھوڑا ہے " فرمایا اس سے مراد آئمہ علیہم السلام ہیں انہی سے خدا نے تمہارے عہدوں کو باندھا ہے یعنی بغیر امام اقرار ربوبیت باری تعالیٰ تم سے ممکن نہ ہوتا جس طرح ترکہ کے لئے نسلی تعلق ماں باپ یا عزیزوں سے ہوتا ہے اسی طرح ایمانی تعلقات کی وابستگی کے لئے امام سے تعلق رکھنا ضروری ہے۔

٢ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَكِيلٍ النُّمَيْرِيِّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ سَيَابَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ» قَالَ: يَهْدِي إِلَى الْإِمَامِ.

٢۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا آیہ ان ہذا القرآن الخ کے متعلق کہ یہ قرآن امام کی طرف ہدایت کرتا ہے کیونکہ بے امام کے تعلق رکھے ہدایت ممکن نہیں۔

چھبیسواں باب

آئمہ علیہم السلام نعمت الہیہ ہیں

(بَابُ) ۲۶

اَنَّ النِّعْمَةَ الَّتِي ذَكَرَهَا اللهُ عَزَّوَجَلَّ فِي كِتَابِهِ الْاَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

١ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ بِسْطَامِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ حَسَّانٍ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الْعَبْدِيِّ، عَنْ سَعْدٍ الْإِسْكَافِ، عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: مَا بَالُ أَقْوَامٍ غَيَّرُوا سُنَّةَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَعَدَلُوا عَنْ وَصِيِّهِ لَا يَتَخَوَّفُونَ أَنْ يَنْزِلَ بِهِمُ الْعَذَابُ، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: «أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللهِ كُفْراً وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ جَهَنَّمَ» ثُمَّ قَالَ: نَحْنُ النِّعْمَةُ الَّتِي أَنْعَمَ اللهُ بِهَا عَلَى عِبَادِهِ وَبِنَا يَفُوزُ مَنْ فَازَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۱۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کیا حال ہوگا اس قوم کا جنھوں نے سنت رسول اللہ صلعم کو بدل دیا اور ان کے وصی سے روگردانی کی، وہ اس سے نہیں ڈرتے کہ ان پر خدا کا عذاب نازل ہو پھر یہ آیت تلاوت فرمائی، انھوں نے اللہ کی نعمت کو کفر سے بدل دیا اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر جہنم میں جا اتارا۔ پھر فرمایا۔ اللہ کی نعمت ہے جو اس نے لوگوں پر انعام کی ہے پھر حضرت نے فرمایا روز قیامت کامیابی ہمارے ہی ذریعہ سے ہوگی۔

٢ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَبِأَيِّ آلاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ» أَبِالنَّبِيِّ أَمْ بِالْوَصِيِّ تُكَذِّبَانِ؟ نَزَلَتْ فِي «الرَّحْمٰنِ».

۲۔ معلی بن محمد نے بتوسط سفرا امام زمانہ سے یا کسی دوسرے امام سے روایت کی ہے کہ آیہ فبای آلاء ربکما تکذبان میں جس نعمت کا ذکر کیا ہے وہ نبی ہے یا وصی نبی، یہ آیت سورۂ رحمٰن میں ہے۔

٣ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ أَبِي يُوسُفَ الْبَزَّازِ قَالَ: تَلَا أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام هٰذِهِ الْآيَةَ: «وَ اذْكُرُوا آلَاءَ اللهِ»(۲) قَالَ: أَتَدْرِي مَا آلَاءُ اللهِ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: هِيَ أَعْظَمُ نِعَمِ اللهِ عَلَىٰ خَلْقِهِ وَهِيَ وِلَايَتُنَا.

۳۔ راوی کہتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ "یاد کرو اللہ کی نعمتوں کو" فرمایا کیا تم جانتے ہو اللہ کی نعمت کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں، فرمایا وہ مخلوق پر نازل کی ہوئی تمام نعمتوں سے بڑی ہے اور وہ ہے ہماری ولایت۔

٤ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللهِ كُفْراً ـ الْآيَةَ» قَالَ عَنَىٰ بِهَا قُرَيْشاً قَاطِبَةً الَّذِينَ عَادَوْا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ نَصَبُوا لَهُ الْحَرْبَ وَ جَحَدُوا وَصِيَّةَ وَصِيِّهِ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ الم تر الی الذین بدلوا الخ کے متعلق پوچھا، کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنھوں نے اللہ کی نعمت کو کفر سے بدل ڈالا، فرمایا اس سے مراد تمام قریش ہیں جنھوں نے رسول اللہ سے دشمنی رکھی۔ ان سے جنگ کی اور ان کے وصی کے متعلق وصیت سے انکار کیا۔

ستائیسواں باب

وہ متوسم جن کا ذکر قرآن میں ہے آئمہ علیہم السلام ہیں اور سبیل انہی میں قائم ہے

(بَابُ) ۲۷

اَنَّ الْمُتَوَسِّمِينَ الَّذِيْنَ ذَكَرَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِى كِتَابِهٖ هُمُ الْاَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَالسَّبِيْلُ فِيْهِمْ مُقِيْمٌ

۱ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ عَبْدِالْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْحَسَنِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَسْبَاطُ بَيَّاعُ الزُّطِّيِّ[1] قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ ۞ وَإِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ مُقِيمٍ» قَالَ: فَقَالَ : نَحْنُ الْمُتَوَسِّمُونَ وَالسَّبِيلُ فِينَا مُقِيمٌ .

۱ـ راوی کہتا ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص اہل بیت سے داخل ہوا۔ اس نے کہا۔ اللہ آپ کی حفاظت کرے آپ کیا فرماتے ہیں اس آیت کے بارے میں، بیشک اس میں خدا کی نشانیاں ہیں صاحبان فراست کے لئے،، فرمایا وہ ہم ہیں ایک دائمی راہ پر ہیں جو قیامت تک منقطع نہ ہو گی۔

۲ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : حَدَّثَنِي أَسْبَاطُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ هِيتٍ[2] فَقَالَ لَهُ : أَصْلَحَكَ اللهُ مَا تَقُولُ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ»؟ قَالَ: نَحْنُ الْمُتَوَسِّمُونَ وَالسَّبِيلُ فِينَا مُقِيمٌ .

۲ـ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس تھا ایک شخص نے اس آیت کے متعلق سوال کیا بے شک اس میں خدا کی نشانیاں ہیں صاحبان فراست کے لئے اور یہ ایک قائم رہنے والا راستہ ہے،، فرمایا وہ صاحبان فراست ہم ہیں اور ہم میں ہے وہ دوامی راستہ۔

۳ـ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ» قَالَ:

هُمُ الأَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى[۴]: «إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ».

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت سے متعلق رب بے شک اس میں صاحبان فراست کے لئے نشانیاں ہیں کہ اس سے مراد آئمہ علیہم السلام ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ فراست مومن سے ڈرتے رہو کہ وہ نور خدا سے دیکھتا ہے خدا نے فرمایا ہے بے شک اس میں اہل فراست کے لئے نشانیاں ہیں۔

٤ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ، عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ» فَقَالَ: هُمُ الأَئِمَّةُ «وَإِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ مُقِيمٍ» قَالَ: لَا يَخْرُجُ مِنَّا أَبَداً.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ ان فی ذالک الخ کے متعلق کہ متوسمین سے مراد آئمہ ہیں اور سبیل مقیم کا مطلب یہ ہے کہ ہم میں سے کوئی ابدالآباد تک اس راستہ سے الگ نہ ہوگا۔

٥ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى «إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ» قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الْمُتَوَسِّمَ وَأَنَا مِنْ بَعْدِهِ وَالأَئِمَّةُ مِنْ ذُرِّيَّتِي الْمُتَوَسِّمُونَ.

وَفِي نُسْخَةٍ أُخْرَى: عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ[۶]، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَيُّوبَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۵۔ جابر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے آیہ ان فی ذالک لآیات للمتوسمین کے متعلق رسول اللہ صلعم متوسم (صاحب فراست) تھے اور ان کے بعد میں ہوں اور میری ذرّیت اور ایک دوسرے نسخہ میں یہ روایت احمد بن مہران وغیرہ سے نقل کی گئی ہے۔

اٹھائیسواں باب

نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ علیہم السلام پر اعمال کا پیش ہونا

((بَابُ)) ۲۸

عَرْضِ الْاَعْمَالِ عَلَى النَّبِيِّ (ص) وَالْاَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ

١ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله أَعْمَالُ الْعِبَادِ كُلَّ صَبَاحٍ أَبْرَارُهَا وَ فُجَّارُهَا فَاحْذَرُوهَا، وَ هُوَ قَوْلُ اللهِ تَعَالَى: «اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَ رَسُولُهُ» وَ سَكَتَ. 9/105

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپؑ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلعم پر تمام لوگوں کے اعمال خواہ نیک ہوں یا بد ہر صبح کو پیش کئے جاتے ہیں پس تم اس سے ڈرتے رہو (بد اعمالی نہ کرو) اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے عمل کرو مگر یہ سمجھتے ہوئے، کہ اللہ تمہارے عمل کو دیکھتا ہے اور اس کا رسولؐ، یہ فرما کر خاموش ہو گئے یعنی آیت کا آخری لفظ والمومنون نہ فرمایا یعنی رسولؐ اور کچھ خاص مومن بھی اعمال کو دیکھتے ہیں (مراد آئمہ) کیونکہ اس زمانہ کے لوگ آئمہ کے اعمال کو دیکھنے کے منکر تھے۔

٢ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنْ عَبْدِالْحَمِيدِ الطَّائِيِّ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ» قَالَ: هُمُ الْأَئِمَّةُ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آیہ اعملوا الخ میں مومنوں سے کون مراد ہیں فرمایا۔ وہ آئمہ ہیں۔

٣ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَا لَكُمْ تَسُوؤُنَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله؟! فَقَالَ رَجُلٌ: كَيْفَ نَسُوؤُهُ؟ فَقَالَ: أَمَا تَعْلَمُونَ أَنَّ أَعْمَالَكُمْ تُعْرَضُ عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَى فِيهَا مَعْصِيَةً سَاءَهُ ذَلِكَ فَلَا تَسُوؤُا رَسُولَ اللهِ وَسُرُّوهُ.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سُنا کہ تم کو کیا ہوگیا ہے کہ رسول اللہ کو آزردہ کرتے ہو۔ ایک شخص نے کہا کہ ہم کیسے آزردہ کرتے ہیں۔ فرمایا۔ کیا تمہیں نہیں معلوم کہ حضوؐر پر تمہارے اعمال پیش کئے جاتے ہیں جب بُرے اعمال دیکھتے ہیں تو حضرت کو رنج ہوتا ہے پس رسول اللہ کو آزردہ نہ کرو بلکہ ان کو خوش کرو۔

٤ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الزَّيَّاتِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبَانَ الزَّيَّاتِ وَ كَانَ مَكِيناً عِنْدَالرِّضَا عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام : ادْعُ اللهَ لِي وَلِأَهْلِ بَيْتِي فَقَالَ: أَوَلَسْتُ أَفْعَلُ وَاللهِ إِنَّ أَعْمَالَكُمْ لَتُعْرَضُ عَلَيَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قَالَ : فَاسْتَعْظَمْتُ ذٰلِكَ ، فَقَالَ لِي: أَمَا تَقْرَأُ كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ» ؟ قَالَ : هُوَوَاللهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا میرے اور میرے گھر والوں کے لئے دعا فرمائیے۔ فرمایا کیا میں ایسا نہیں کرتا، تمہارے اعمال ہر شب و روز میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں راوی کہتا ہے میں نے اس کو امر عظیم سمجھا حضرت نے مجھ سے فرمایا۔ کیا تم نے کتاب خدا میں یہ آیت نہیں پڑھی "عمل کرو پس تمہارے عمل کو اللہ دیکھتا ہے اس کا رسول اور مومنین" پھر فرمایا۔ واللہ اس سے مراد ہیں علی ابن ابی طالب علیہ السلام۔

٥ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ الصَّامِتِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ مُسَاوِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّهُ ذَكَرَ هٰذِهِ الْآيَةَ : « فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ » قَالَ : هُوَ وَاللهِ عَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۵۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ اعملوا فسیری اللہ عملکم و رسولہ والمومنون سے مراد علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

٦ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ : قَالَ: سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ الْأَعْمَالَ تُعْرَضُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله أَبْرَارُهَا وَ فُجَّارُهَا .

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ اعمال رسول اللہ کے سامنے نیکوں اور بدوں سب کے لئے پیش کئے جاتے ہیں۔

اُنتیسواں باب

ولایت علی علیہ السلام ہی وہ راستہ ہے جس پر قائم رہنے کی طرف رغبت دلائی گئی ہے

(بَابُ) ۲۹

أَنَّ الطَّرِيقَةَ الَّتِي حُثَّ عَلَى الْاِسْتِقَامَةِ عَلَيْهَا وَلَايَةُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

١ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَسَنِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «وَأَنْ لَوِ اسْتَقَامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ لَأَسْقَيْنَاهُمْ مَاءً غَدَقاً»[1] قَالَ: يَعْنِي لَوِ اسْتَقَامُوا عَلَى وِلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْأَوْصِيَاءِ مِنْ وُلْدِهِ عليهم السلام وَقَبِلُوا طَاعَتَهُمْ فِي أَمْرِهِمْ وَنَهْيِهِمْ «لَأَسْقَيْنَاهُمْ مَاءً غَدَقاً» يَقُولُ: لَأَشْرَبْنَا قُلُوبَهُمُ الْإِيمَانَ، وَالطَّرِيقَةُ هِيَ الْإِيمَانُ بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ وَالْأَوْصِيَاءِ.

۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ "اگر وہ طریقۂ حق پر قائم رہیں گے تو ہم ان کو بہت زیادہ پانی سے سیراب کریں گے" کے متعلق فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ اگر وہ ولایت علی علیہ السلام اور ان کے اوصیاء کے راستہ پر قائم رہیں گے اور ان کی اطاعت قبول کریں گے ان کے امر و نہی میں تو البتہ ہم ان کو (روز قیامت) بہت زیادہ پانی سے سیراب کریں گے اس کا مطلب یہ کہ ہم ان کے دلوں کو ایمان سے بھر دیں گے اور طریقہ سے مراد ایمان لانا ہے ولایت امیرالمومنین اور ان کے اوصیاء علیہم السلام پر۔

٢ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا» فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: اسْتَقَامُوا عَلَى الْأَئِمَّةِ وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ «تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَنْ لَا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ».

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آیہ الذین قالوا ربنا اللہ الخ کے متعلق فرمایا حضرت نے اس سے مراد ہے آئمہ کی امامت پر یکے بعد دیگرے ایمان لانا۔ ملائکہ ان پر نازل ہوتے ہیں اور کہتے ہیں نہ آئندہ کا خوف کرو نہ پچھلی باتوں کا غم تم کو اس جنت کی بشارت دی جاتی ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔

تیسواں باب

آئمہ علیہم السلام معدن علم شجرۂ نبوت اور مختلف ملائکہ ہیں

((بَابُ)) ۳۰

اَنَّ الْاَئِمَّةَ مَعْدِنُ الْعِلْمِ وَ شَجَرَةُ النُّبُوَّةِ وَ مُخْتَلَفُ الْمَلَائِكَةِ

١ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام : مَا يَنْقِمُ النَّاسُ مِنَّا ؟ فَنَحْنُ وَاللهِ شَجَرَةُ النُّبُوَّةِ وَ بَيْتُ الرَّحْمَةِ وَ مَعْدِنُ الْعِلْمِ وَ مُخْتَلَفُ الْمَلَائِكَةِ .

۱۔ ابوالجارود نے حضرت علی بن الحسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا۔ لوگ ہماری فضیلت کے کیوں منکر ہیں ہم واللہ شجر نبوت ہیں علم کی کان ہیں اور ملائکہ کے آنے جانے کی جگہ ہیں۔

٢ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ عليهما السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : إِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ شَجَرَةُ النُّبُوَّةِ وَمَوْضِعُ الرِّسَالَةِ وَ مُخْتَلَفُ الْمَلَائِكَةِ وَ بَيْتُ الرَّحْمَةِ وَمَعْدِنُ الْعِلْمِ .

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا، ہم اہلبیت شجرۂ نبوت مقام رسالت اور ملائکہ کے آنے جانے کی جگہ، رحمت کا گھر اور علم کی کان ہیں۔

٣ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْخَشَّابِ قَالَ : حَدَّثَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : يَا خَيْثَمَةُ ! نَحْنُ شَجَرَةُ النُّبُوَّةِ وَ بَيْتُ الرَّحْمَةِ وَ مَفَاتِيحُ الْحِكْمَةِ وَ مَعْدِنُ الْعِلْمِ وَ مَوْضِعُ الرِّسَالَةِ وَ مُخْتَلَفُ الْمَلَائِكَةِ وَ مَوْضِعُ سِرِّ اللهِ ، وَ نَحْنُ وَدِيعَةُ اللهِ فِي عِبَادِهِ وَنَحْنُ حَرَمُ اللهِ الْأَكْبَرُ ، وَنَحْنُ ذِمَّةُ اللهِ وَنَحْنُ عَهْدُ اللهِ ، فَمَنْ وَفَىٰ بِعَهْدِنَا فَقَدْ وَفَىٰ بِعَهْدِ اللهِ وَمَنْ خَفَرَهَا فَقَدْ خَفَرَ ذِمَّةَ اللهِ وَعَهْدَهُ .

۳۔ خیثمہ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا۔ اے خیثمہ ہم شجرۂ نبوت ہیں اور بیت

رحمت ہیں اور باب حکمت کی کنجیاں ہیں، علم کی کان ہیں اور رسالت کا مقام ہیں اور ملائکہ کے اترنے کی جگہ ہیں اور مقام سرِّ الٰہی ہیں اور ہم اللہ کی ودیعت ہیں اس کے بندوں میں ہم اللہ کا حرم اکبر ہیں ہم اللہ کی طرف سے اس کے دین کی بقاء کے ذمہ دار ہیں ہم اللہ کے عہد ہیں پس جس نے ہمارے عہد کو پورا کیا اس نے خدا کے عہد کو پورا کیا اور جس نے اسے توڑا اس نے اللہ کے ذمہ اور عہد کو توڑا۔

اکتیسواں باب

آئمہ علیہم السلام وارثان علم ہیں یکے بعد دیگرے

(باب) ۳۱

اَنَّ الْاَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلامُ وَرَثَةُ الْعِلْمِ، يَرِثُ بَعْضُهُمْ بَعْضاً الْعِلْمَ

١- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِبْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ ، عَنْ بُرَيْدِبْنِ مُعاوِيَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام كانَ عالِماً وَالْعِلْمُ يَتَوارَثُ وَلَنْ يَهْلِكَ عالِمٌ إِلّا بَقِيَ مِنْ بَعْدِهِ مَنْ يَعْلَمُ عِلْمَهُ أَوْما شاءَ اللهُ.

۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ علی عالم تھے اور یہ علم بطور میراث چلا ان کی نسل میں جب ان میں سے کوئی عالم مرا تو اس کے بعد علم کا دوسرا وارث ہوگا اور جتنا علم خدا نے اسے چاہا دیا۔

٢- عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمّادِبْنِ عِيسى، عَنْ حَرِيزٍ، عَنْ زُرارَةَ وَفُضَيْلٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : إِنَّ الْعِلْمَ الَّذِي نَزَلَ مَعَ آدَمَ عليه السلام لَمْ يُرْفَعْ وَالْعِلْمُ يُتَوارَثُ وَكانَ عَلِيٌّ عليه السلام عالِمَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَ إِنَّهُ لَمْ يَهْلِكْ مِنّا عالِمٌ قَطُّ إِلّا خَلَفَهُ مِنْ أَهْلِهِ مَنْ عَلِمَ مِثْلَ عِلْمِهِ أَوْما شاءَ اللهُ.

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ وہ علم جو آدم لے کر آئے تھے اٹھا نہیں لیا گیا۔ علم میراث میں چلتا ہے علیؑ اس امت کے عالم تھے اور ہم ہیں اور ہم میں سے کوئی عالم جب مرتا ہے تو اس کے خاندان سے دوسرا اس کی جگہ پر آتا ہے جس کا علم بھی ویسا ہی ہوتا ہے یا خدا جتنا چاہے اور دے دے۔

٣- مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْبَرْقِيِّ، عَنِ النَّضْرِبْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ عَنْ عَبْدِالْحَمِيدِ الطّائِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مُسْلِمٍ قالَ: قالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام إِنَّ الْعِلْمَ يَتَوارَثُ وَلايَمُوتُ عالِمٌ

إِلَّاوَ تَرَكَ مَنْ يَعْلَمُ مِثْلَ عِلْمِهِ أَوْمَاشَاءَاللهُ.

۳۔فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے علم میراث میں چلتا ہے جب کوئی عالم مرتا ہے تو ویسا ہی عالم جیسا اللہ چاہے اپنے بعد چھوڑتا ہے۔

٤ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ فِي عَلِيٍّ عليه السلام سُنَّةَ أَلْفِ نَبِيٍّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَ إِنَّ الْعِلْمَ الَّذِي نَزَلَ مَعَ آدَمَ عليه السلام لَمْ يُرْفَعْ وَمَامَاتَ عَالِمٌ فَذَهَبَ عِلْمُهُ وَالْعِلْمُ يُتَوَارَثُ.

۴۔راوی کہتا ہے ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا، علیؑ انبیا میں سے ہزار نبیوں کی عادتیں رکھتے تھے جو علم آدم کے ساتھ آیا تھا وہ اٹھایا نہیں گیا اور ایسا عالم نہیں مرا کہ اس کا علم چلا گیا ہو، علم میراث میں چلتا ہے۔

٥ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ الْعِلْمَ الَّذِي نَزَلَ مَعَ آدَمَ عليه السلام لَمْ يُرْفَعْ وَ مَامَاتَ عَالِمٌ فَذَهَبَ عِلْمُهُ.

۵۔امام محمد باقر علیہ السلام کہ وہ علم جو حضرت آدم کے ساتھ نازل ہوا وہ علم نہ دنیا سے اٹھایا جائے گا نہ ختم ہوگا کہ وہ علم ہی چلا جائے۔

٦ـ مُحَمَّدٌ، عَنْ أَحْمَدَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ رَفَعَهُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام: يَمُصُّونَ الثِّمَادَ وَ يَدَعُونَ النَّهْرَ الْعَظِيمَ، قِيلَ لَهُ: وَ مَا النَّهْرُ الْعَظِيمُ؟ قَالَ: رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَالْعِلْمُ الَّذِي أَعْطَاهُ اللهُ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ جَمَعَ لِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله سُنَنَ النَّبِيِّينَ مِنْ آدَمَ وَهَلُمَّ جَرّاً إِلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله قِيلَ لَهُ: وَ مَاتِلْكَ السُّنَنُ؟ قَالَ: عِلْمُ النَّبِيِّينَ بِأَسْرِهِ وَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله صَيَّرَ ذَلِكَ كُلَّهُ عِنْدَ أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَاابْنَ رَسُولِ اللهِ! فَأَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ أَعْلَمُ أَمْ بَعْضُ النَّبِيِّينَ فَقَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام: اسْمَعُوامَايَقُولُ؟! إِنَّ اللهَ يَفْتَحُ مَسَامِعَ مَنْ يَشَاءُ، إِنِّي حَدَّثْتُهُ: أَنَّ اللهَ جَمَعَ لِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله عِلْمَ النَّبِيِّينَ وَ أَنَّهُ جَمَعَ ذَلِكَ كُلَّهُ عِنْدَ أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَ هُوَ يَسْأَلُنِي أَهُوَ أَعْلَمُ أَمْ بَعْضُ النَّبِيِّينَ.

۶۔فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے لوگ تری کو چوستے ہیں اور نہر عظیم کو چھوڑتے ہیں کسی نے پوچھا نہر عظیم کیا ہے

فرمایا رسول اللہ اور وہ علم جو اللہ نے انھیں عطا کیا اللہ نے آنحضرت صلعم میں جمع کیا تھا تمام انبیاء کی سنتوں کو، آدم سے لے کر آنحضرت تک جتنے انبیاء گزرے ہیں کسی نے کہا یہ سنن کیا ہیں، فرمایا۔ انبیاء کا کل علم، اور رسول اللہ نے وہ سب کا سب حضرت علی علیہ السلام کو تعلیم کیا۔ ایک شخص نے کہا یا بن رسول اللہ آیا امیر المومنین زیادہ عالم تھے یا بعض انبیاء، امام نے فرمایا سنو! خدا کیا کہتا ہے اللہ جس کے چاہتا ہے کان کھول دیتا ہے میں نے بیان کیا ہے کہ اللہ نے تمام نبیوں کا علم محمد مصطفٰے میں جمع کر دیا تھا اور انھوں نے وہ سب امیر المومنین کو تعلیم کر دیا ایسی صورت میں یہ شخص پوچھتا ہے علی علیہ السلام زیادہ عالم تھے یا بعض انبیاء علیہم السلام۔

٧- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْبَرْقِيِّ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ الطَّائِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: إِنَّ الْعِلْمَ يُتَوَارَثُ فَلَا يَمُوتُ عَالِمٌ إِلَّا تَرَكَ مَنْ يَعْلَمُ مِثْلَ عِلْمِهِ أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ.

۷۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا بے شک علم میں توارث ہوتا ہے کوئی عالم (مراد امام) نہیں مرتا۔ جب تک اسی جیسا یا جیسا اللہ چاہے اس کی جگہ پر قائم نہ ہو جائے۔

٨- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ الْعِلْمَ الَّذِي نَزَلَ مَعَ آدَمَ عليه السلام لَمْ يُرْفَعْ وَمَا مَاتَ عَالِمٌ إِلَّا وَقَدْ وَرَّثَ عِلْمَهُ إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَبْقَى بِغَيْرِ عَالِمٍ.

۸۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ جو علم آدم علیہ السلام کے ساتھ نازل ہوا تھا وہ اٹھایا نہیں گیا۔ نہیں مرتا کوئی عالم جب تک اس کے علم کا وارث اس کی جگہ نہ ہو جائے زمین بغیر عالم کے باقی نہیں رہ سکتی۔

بتیسواں باب

آئمہ علیہم السلام آنحضور صلعم اور تمام انبیاء و اوصیاء کے وارث ہیں

(بَابُ) ٣٢

اَنَّ الْاَئِمَّةَ وَرِثُوا عِلْمَ النَّبِيِّ وَجَمِيعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْاَوْصِيَاءِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ

١- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُهْتَدِي، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّهُ

كَتَبَ إِلَيْهِ الرِّضَا عليه السلام : أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله كَانَ أَمِينَ اللهِ فِي خَلْقِهِ فَلَمَّا قُبِضَ صلى الله عليه وآله كُنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَثَتَهُ ، فَنَحْنُ اُمَنَاءُ اللهِ فِي أَرْضِهِ ، عِنْدَنَا عِلْمُ الْبَلَايَا وَالْمَنَايَا وَ أَنْسَابُ الْعَرَبِ وَمَوْلِدُ الْإِسْلَامِ وَ إِنَّا لَنَعْرِفُ الرَّجُلَ إِذَا رَأَيْنَاهُ بِحَقِيقَةِ الْإِيمَانِ وَ حَقِيقَةِ النِّفَاقِ وَ إِنَّ شِيعَتَنَا لَمَكْتُوبُونَ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ ، أَخَذَ اللهُ عَلَيْنَا وَعَلَيْهِمُ الْمِيثَاقَ ، يَرِدُونَ مَوْرِدَنَا وَيَدْخُلُونَ مَدْخَلَنَا ، لَيْسَ عَلَى مِلَّةِ الْإِسْلَامِ غَيْرُنَا وَغَيْرُهُمْ ، نَحْنُ النُّجَبَاءُ النُّجَاةُ وَنَحْنُ أَفْرَاطُ الْأَنْبِيَاءِ وَنَحْنُ أَبْنَاءُ الْأَوْصِيَاءِ وَنَحْنُ الْمَخْصُوصُونَ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ نَحْنُ أَوْلَى النَّاسِ بِكِتَابِ اللهِ وَ نَحْنُ أَوْلَى النَّاسِ بِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ نَحْنُ الَّذِينَ شَرَعَ اللهُ لَنَا دِينَهُ فَقَالَ فِي كِتَابِهِ : «شَرَعَ لَكُمْ (يَا آلَ مُحَمَّدٍ) مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحاً (قَدْ وَصَّانَا بِمَا وَصَّى بِهِ نُوحاً) وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ (يَا مُحَمَّدُ) وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى (فَقَدْ عَلَّمَنَا وَ بَلَّغَنَا عِلْمَ مَا عَلَّمَنَا وَ اسْتَوْدَعَنَا عِلْمَهُمْ ؛ نَحْنُ وَرَثَةُ اُولِي الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ) أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ (يَا آلَ مُحَمَّدٍ) وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ (وَ كُونُوا عَلَى جَمَاعَةٍ) كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ (مَنْ أَشْرَكَ بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ) مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ (مِنْ وَلَايَةِ عَلِيٍّ) (إِنَّ) اللهَ (يَا مُحَمَّدُ) يَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ» مَنْ يُجِيبُكَ إِلَى وَلَايَةِ عَلِيٍّ عليه السلام .

۱۔ عبداللہ بن جندب سے مروی ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے اسے لکھا کہ حضرت رسول خدا امین خدا تھے اس کی مخلوق پر جب ان کی رُوح قبض کی گئی تو ہم اہلِ بیت ان کے وارث ہوئے، پس ہم اللہ کے امین ہیں اس کی زمین میں ہمارے پاس علم بلایا اور موت اور انساب عرب کا علم ہے اسلام کے پیدا ہونے کی جگہ، ہم جب کسی کو دیکھتے ہیں تو اس کی حقیقتِ ایمان یا حقیقت نفاق کو پہچان لیتے ہیں اور ہمارے اور ان کے آبا و اجداد کے نام لکھے ہوتے ہیں خدا نے ہم پر اور ان پر ایک میثاق رکھا ہے وہ وارد ہوں گے ہمارے وارد ہونے کی جگہ اور داخل ہوں گے ہمارے داخل ہونے کی جگہ، ملتِ اسلام میں ہمارے اور ان کے سوا کوئی نہیں، ہم نجیب الطرفین ہیں ہم نجات دہندہ ہیں، ہم اولادِ انبیاء ہیں، ہم ابنائے اوصیاء ہیں ہم مخصوص ہیں کتابِ خدا میں، ہم سب سے مقدم و اولیٰ ہیں، کتابِ خدا میں، ہم اولیٰ و افضل ہیں رسول اللہ کے نزدیک، اور ہم وہ ہیں کہ اللہ نے واضح کیا ہم پر اپنے دین کو جیسا کہ اس نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے۔ "واضح کیا تم پر (اے آل محمدؐ) اس امر کو جو وحی کی ہم نے نوحؑ پر (یعنی جو نوحؑ کو تعلیم دی تھی وہی ہم کو تعلیم دی) اور اے محمدؐ! ہم نے اس کی وحی تم پر بھی کی اور یہ وہی ہے جس کی وحی ہم نے ابراہیم موسیٰؑ و عیسیٰؑ کو کی تھی (پس ہم کو وہی علم دیا گیا جو ان تمام انبیاء کو دیا گیا تھا ہم اولوالعزم رسولوں کے وارث ہیں) یہ کہ تم دین کو (اے آل محمدؐ) قائم کرو اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو (اور ایک جماعت بنے رہو) یہ امر شاق ہے مشرکین پر (جو ولایتِ علیؑ میں دوسروں کو شریک کرتے ہیں جبکہ بلاتے ہو تم اس کی طرف (یعنی ولایت علی کی طرف) اے محمد اللہ ہدایت کرتا ہے اس کی

طرف اسی کو جو اللہ کی طرف رجوع کرے (یعنی جو قبول کرے ولایت علیؑ کو۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله: إِنَّ أَوَّلَ وَصِيٍّ كَانَ عَلَىٰ وَجْهِ الْأَرْضِ هِبَةُ اللّٰهِ بْنُ آدَمَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ مَضَىٰ إِلَّا وَلَهُ وَصِيٌّ وَ كَانَ جَمِيعُ الْأَنْبِيَاءِ مِائَةَ أَلْفِ نَبِيٍّ وَ عِشْرِينَ أَلْفِ نَبِيٍّ مِنْهُمْ خَمْسَةٌ أُولُو الْعَزْمِ: نُوحٌ وَ إِبْرَاهِيمُ وَ مُوسَىٰ وَ عِيسَىٰ وَ مُحَمَّدٌ عليهم السلام وَإِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كَانَ هِبَةَ اللّٰهِ لِمُحَمَّدٍ وَ وَرِثَ عِلْمَ الْأَوْصِيَاءِ وَ عِلْمَ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ، أَمَا إِنَّ مُحَمَّداً وَرِثَ عِلْمَ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، عَلَىٰ قَائِمَةِ الْعَرْشِ مَكْتُوبٌ: حَمْزَةُ أَسَدُ اللّٰهِ وَ أَسَدُ رَسُولِهِ وَ سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ وَ فِي ذُؤَابَةِ الْعَرْشِ عَلِيٌّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام، فَهٰذِهِ حُجَّتُنَا عَلَىٰ مَنْ أَنْكَرَ حَقَّنَا وَجَحَدَ مِيرَاثَنَا وَ مَا مَنَعَنَا مِنَ الْكَلَامِ وَ أَمَامَنَا الْيَقِينُ فَأَيُّ حُجَّةٍ تَكُونُ أَبْلَغَ مِنْ هٰذَا.

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روئے زمین پر سب سے پہلے وصی ھبتہ اللہ ابن آدم تھے کوئی نبی ایسا نہ تھا جس کا کوئی وصی نہ ہو تمام انبیاء کی تعداد ایک لاکھ ۲۰ ہزار تھی ان میں سے پانچ اولوالعزم تھے۔ نوحؑ ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ اور حضرت محمد علیہم السلام اور علیؑ محمدؐ کے ھبتہ اللہ تھے اور وارث علم اوصیاء تھے اور ان کے بھی علم کے وارث تھے جو ان سے پہلے ہوئے اور حضرت رسولؐ خدا اپنے سے پہلے تمام انبیاء ومرسلین کے علم کے وارث تھے قائمہ عرش پر لکھا تھا، حمزہ شیر خدا ہیں اور اسد رسولؐ ہیں اور سید الشہداء ہیں اور عرش کے اعلیٰ حصہ پر لکھا ہے کہ علی امیرالمومنین ہیں پس یہ ہماری حجت ہے (جس نے ہمارے حق کا انکار کیا وہ ہماری میراث سے منکر ہوا۔ اور جنہوں نے حق بات کہنے سے ہم کو روکا (مامنعنا میں ما زائدہ ہے) درآنحالیکہ ہمارے پیش نظر اپنی حقانیت کا یقین ہے پس کون سی حجت اس سے زیادہ اچھی ہو سکتی ہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام: إِنَّ سُلَيْمَانَ وَرِثَ دَاوُدَ وَإِنَّ مُحَمَّداً وَرِثَ سُلَيْمَانَ وَ إِنَّا وَرِثْنَا مُحَمَّداً وَإِنَّ عِنْدَنَا عِلْمَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالزَّبُورِ وَتِبْيَانَ مَا فِي الْأَلْوَاحِ قَالَ: قُلْتُ: إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْعِلْمُ؟ قَالَ: لَيْسَ هٰذَا هُوَ الْعِلْمُ، إِنَّ الْعِلْمَ الَّذِي يَحْدُثُ يَوْماً بَعْدَ يَوْمٍ وَسَاعَةً بَعْدَ سَاعَةٍ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے سلیمان وارث ہوئے داؤد کے اور محمدؐ وارث ہوئے سلیمان کے اور اور ہم وارث ہوئے محمد مصطفیٰؐ کے، بیشک ہمارے پاس توریت وانجیل وزبور کا علم ہے اور الواح موسیٰ کا بیان ہے

راوی کہتا ہے میں نے کہا، علم اسی کا نام ہے، فرمایا یہ وہ علم نہیں، علم وہ ہے جس کا تعلق ہر روز ہر گھڑی کے واقعات سے ہے

٤ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَىٰ، عَنْ شُعَيْبٍ الْحَدَّادِ عَنْ ضُرَيْسٍ الْكِنَاسِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام وَ عِنْدَهُ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: إِنَّ دَاوُدَ وَرِثَ عِلْمَ الْأَنْبِيَاءِ وَ إِنَّ سُلَيْمَانَ وَرِثَ دَاوُدَ وَ إِنَّ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله وَرِثَ سُلَيْمَانَ وَ إِنَّا وَرِثْنَا مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله وَ إِنَّ عِنْدَنَا صُحُفَ إِبْرَاهِيمَ وَ أَلْوَاحَ مُوسَىٰ عليهما السلام فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ: إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْعِلْمُ فَقَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! لَيْسَ هٰذَا هُوَ الْعِلْمُ، إِنَّمَا الْعِلْمُ مَا يَحْدُثُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَوْماً بِيَوْمٍ وَسَاعَةً بِسَاعَةٍ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ابوبصیر بھی موجود تھے حضرت نے فرمایا۔ داؤد وارث ہوئے علم انبیاءؑ کے اور سلیمان وارث ہوئے داؤد کے اور محمد وارث ہوئے سلیمان کے اور ہم وارث ہوئے حضرت محمد مصطفیٰؐ کے اور ان کے پاس علم تھا صحف ابراہیم اور الواح موسیٰ کا علم وہ ہے جو رات دن، روز بروز اور ساعت بڑھتا رہے۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ لِي: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمْ يُعْطِ الْأَنْبِيَاءَ شَيْئاً إِلَّا وَقَدْ أَعْطَاهُ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله، قَالَ: وَقَدْ أَعْطَىٰ مُحَمَّداً جَمِيعَ مَا أَعْطَى الْأَنْبِيَاءَ وَعِنْدَنَا الصُّحُفُ الَّتِي قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ» قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ هِيَ الْأَلْوَاحُ؟ قَالَ: نَعَمْ.

۵۔ راوی نے صحف ابراہیمؑ و موسیٰؑ کے بارے میں امام باقر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یہ الواح (کتاب) تھیں، آپؑ نے فرمایا۔ ہاں ایسا ہی تھا۔

٦ ـ مُحَمَّدٌ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ» مَا الزَّبُورُ وَ مَا الذِّكْرُ؟ قَالَ: الذِّكْرُ عِنْدَاللهِ وَالزَّبُورُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَىٰ دَاوُدَ وَ كُلُّ كِتَابٍ نَزَلَ فَهُوَ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَنَحْنُ هُمْ.

۶۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے آیہ ولقد کتبنا فی الزبور الخ کے متعلق پوچھا زبور کیا ہے اور ذکر کیا ہے فرمایا۔ ذکر تو خدا کے پاس ہے اور زبور وہ ہے جو داؤد پر نازل ہوئی وہ اہلِ علم کے پاس ہے اور وہ ہم ہیں۔

٧ — مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ أَوْغَيْرِهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ أَخِيهِ أَحْمَدَ ابْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَخْبِرْنِي عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم وَرِثَ النَّبِيِّينَ كُلَّهُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ : مِنْ لَدُنْ آدَمَ حَتَّىٰ انْتَهَىٰ إِلَىٰ نَفْسِهِ؟ قَالَ : مَا بَعَثَ اللهُ نَبِيّاً إِلَّا وَمُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله وسلم أَعْلَمُ مِنْهُ ، قَالَ: قُلْتُ: إِنَّ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ كَانَ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ اللهِ قَالَ : صَدَقْتَ وَ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ كَانَ يَفْهَمُ مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقْدِرُ عَلَىٰ هٰذِهِ الْمَنَازِلِ ، قَالَ : فَقَالَ : إِنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ قَالَ لِلْهُدْهُدِ حِينَ فَقَدَهُ وَشَكَّ فِي أَمْرِهِ فَقَالَ : «مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ» حِينَ فَقَدَهُ فَغَضِبَ عَلَيْهِ فَقَالَ : «لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَاباً شَدِيداً أَوْلَأَذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ» وَإِنَّمَا غَضِبَ لِأَنَّهُ كَانَ يَدُلُّهُ عَلَى الْمَاءِ فَهٰذَا وَهُوَ طَائِرٌ قَدْ أُعْطِيَ مَا لَمْ يُعْطَ سُلَيْمَانُ وَقَدْ كَانَتِ الرِّيحُ وَالنَّمْلُ وَالْإِنْسُ وَالْجِنُّ وَالشَّيَاطِينُ [وَ] الْمَرَدَةُ لَهُ طَائِعِينَ وَلَمْ يَكُنْ يَعْرِفُ الْمَاءَ تَحْتَ الْهَوَاءِ وَكَانَ الطَّيْرُ يَعْرِفُهُ وَإِنَّ اللهَ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ : «وَلَوْ أَنَّ قُرْآناً سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ أَوْقُطِّعَتْ بِهِ الْأَرْضُ أَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتَىٰ» وَقَدْ وَرِثْنَا نَحْنُ هٰذَا الْقُرْآنَ الَّذِي فِيهِ مَا تُسَيَّرُ بِهِ الْجِبَالُ وَتُقَطَّعُ بِهِ الْبُلْدَانُ وَتُحْيَىٰ بِهِ الْمَوْتَىٰ وَنَحْنُ نَعْرِفُ الْمَاءَ تَحْتَ الْهَوَاءِ وَإِنَّ فِي كِتَابِ اللهِ لَآيَاتٍ مَا يُرَادُ بِهَا أَمْرٌ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ اللهُ بِهِ مَعَ مَا قَدْ يَأْذَنُ اللهُ مِمَّا كَتَبَهُ الْمَاضُونَ جَعَلَهُ اللهُ لَنَا فِي أُمِّ الْكِتَابِ ، إِنَّ اللهَ يَقُولُ : «وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ» ثُمَّ قَالَ : «ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا» فَنَحْنُ الَّذِينَ اصْطَفَانَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَوْرَثَنَا هٰذَا الَّذِي فِيهِ تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ .

٣/٣١

٥/٣٢

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا، مجھے خبر دیجئے اس سے آنحضرتؐ کیا تمام انبیاء کے علوم کے علوم کے وارث تھے فرمایا۔ ہاں، میں نے کہا کیا آدم سے لے کر اپنی ذات تک۔ فرمایا، خدا نے جس نبی کو بھی بھیجا، محمد اس سے زیادہ عالم تھے۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا، عیسیٰ بن مریم باذن خدا مُردوں کو زندہ کر دیا کرتے تھے۔ فرمایا سچ ہے میں نے کہا سلیمان بن داؤد جانوروں کی بولی سمجھتے تھے کیا رسول اللہ کے لئے بھی یہ منازل تھیں؟ فرمایا، سلیمان نے جبکہ ہدہد کو نہ پایا اور اس کے معاملے میں شک ہوا تو فرمایا، یہ کیا معاملہ ہے کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھتا کیا وہ غائب ہوگیا۔ اس کو نہ پاکر اس پر غضبناک ہوئے اور فرمایا۔ میں اسے ضرور سخت سزا دوں گا یا ذبح کروں گا ورنہ وہ مجھ کوئی معقول وجہ (غائب ہونے کے متعلق) بیان کرے

یہ غصہ اس لئے تھا کہ وہ رہنما تھا چشمۂ آب تک لے جانے کا، پس اس طائر کو وہ چیز عطا کی گئی تھی جو سلیمان کو نہیں ملی تھی حالانکہ ہوا، چیونٹیاں، انسان، جن، شیطانوں اور سرکشوں کو ان کا تابع و فرمان بنادیا تھا لیکن وہ ہوا کے نیچے پانی کا حال معلوم نہ کر سکے اور ایک پرندہ اس کو جانتا تھا اور خدا قرآن میں فرماتا ہے اگر کوئی کتاب ایسی ہو سکتی ہے کہ اس کے پڑھنے سے پہاڑ چل نکلیں اور زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور مردے بولنے لگیں تو وہ یہی کتاب ہے اور ہم اسی قرآن کے وارث ہیں جس سے پہاڑ چل نکلیں شہروں کے ٹکڑے ہو جائیں اور مردے جی اٹھیں، ہم ہوا کے نیچے پانی کو جانتے ہیں کتاب خدا میں ایسی آیات ہیں کا ارادہ نہیں کیا جاتا بے اذن خدا اور وہ ملحق ہیں ان چیزوں سے جن کو پہلے لوگوں نے لکھا خدا نے وہ ہمارے لئے ام الکتاب میں رکھا ہے خدا فرماتا ہے آسمان و زمین کوئی پوشیدہ چیز ایسی نہیں جو کتاب مبین میں نہ ہو۔ پھر فرمایا۔ ہم نے اس کتاب کا وارث ان لوگوں کو بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے چن لیا۔ پس ہم ہیں وہ لوگ جن کا اللہ نے اصطفا کیا اور ہم کو وارث بنایا اس کتاب کا جس میں ہر شے کا بیان ہے۔

تینتیسواں باب

آئمہ علیہم السلام کے پاس وہ تمام کتابیں ہیں جو خدا نے نازل کیں وہ ان سب کی زبانوں کو جانتے ہیں

(بَابُ) ۳۳

أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ عِنْدَهُمْ جَمِيعُ الْكُتُبِ الَّتِي نَزَلَتْ مِنْ عِنْدِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا عَلَى اخْتِلَافِ أَلْسِنَتِهَا

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ فِي حَدِيثِ بُرَيْه أَنَّهُ لَمَّا جَاءَ مَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَلَقِيَ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليه السلام فَحَكَى لَهُ هِشَامٌ الْحِكَايَةَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: لِبُرَيْهَ يَا بُرَيْهُ! كَيْفَ عِلْمُكَ بِكِتَابِكَ؟ قَالَ: أَنَا بِهِ عَالِمٌ، ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ ثِقَتُكَ بِتَأْوِيلِهِ؟ قَالَ: مَا أَوْثَقَنِي بِعِلْمِي فِيهِ، قَالَ: فَابْتَدَأَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام يَقْرَءُ الْإِنْجِيلَ؛ فَقَالَ بُرَيْهُ: إِيَّاكَ كُنْتُ أَطْلُبُ مُنْذُ خَمْسِينَ سَنَةً أَوْ مِثْلَكَ، قَالَ: فَآمَنَ بُرَيْهُ وَحَسُنَ إِيمَانُهُ وَآمَنَتِ الْمَرْأَةُ الَّتِي كَانَتْ مَعَهُ، فَدَخَلَ هِشَامٌ وَبُرَيْهُ وَالْمَرْأَةُ عَلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَحَكَى لَهُ هِشَامٌ الْكَلَامَ الَّذِي جَرَى بَيْنَ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام وَبَيْنَ بُرَيْهَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ، فَقَالَ بُرَيْهُ: أَنَّى لَكُمُ التَّوْرَاةُ وَالْإِنْجِيلُ وَكُتُبُ الْأَنْبِيَاءِ؟

قَالَ : هِيَ عِنْدَنَا وِرَاثَةً مِنْ عِنْدِهِمْ نَقْرَؤُهَا كَمَا قَرَؤُوهَا وَنَقُولُهَا كَمَا قَالُوا ، إِنَّ اللهَ لَايَجْعَلُ حُجَّةً فِي أَرْضِهِ يُسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ فَيَقُولُ لَاأَدْرِي .

۱۔ ہشام بن الحکم سے حدیث بریہہ (عالم نصاریٰ) میں منقول ہے کہ ہشام اس کے ساتھ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ملنے چلے، راہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، ہشام نے بریہہ کا حال بیان کیا۔ جب وہ بیان کر چکے تو امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا۔ اے بریہہ انجیل کے متعلق تیرا علم کیسا ہے اس نے کہا میں اس کا عالم ہوں فرمایا تجھے کیسے اس پر اعتماد ہے کہ جو تاویل تو بیان کرتا ہے وہ وہی ہے جو عیسیٰ نے بیان کی تھی۔ اس نے کہا میں اپنے علم پر اعتماد رکھتا ہوں پس حضرت نے انجیل پڑھنی شروع کی۔ اس نے کہا۔ آپ ہی وہ ہیں جن کو میں پچاس سال سے تلاش کر رہا تھا اس کے بعد وہ ایمان لے آیا اور اس کا ایمان اچھا تھا اور وہ عورت بھی ایمان لے آئی جو اس کے ساتھ تھی ہشام معہ بریہہ (اور اس عورت کے) امام جعفر صادق کی خدمت میں آئے اور وہ گفتگو بیان کی جو امام موسیٰ کاظم اور بریہہ کے درمیان ہوئی تھی حضرت نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ بعض کی اولاد بعض سے ہے۔ بریہہ نے کہا توریت و انجیل وغیرہ کا علم آپ کو کہاں سے حاصل ہوا۔ فرمایا وہ وراثۃً ہم کو ان سے پہنچا ہے ہم اسی طرح پڑھتے ہیں جس طرح وہ پڑھتے تھے اور ہم وہی کہتے ہیں جو وہ کہتے تھے خدا ایسے شخص کو اپنی حجت قرار نہیں دیتا ہے جس سے کوئی سوال کیا جائے اور وہ یہ کہہ دے کہ میں نہیں جانتا۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : أَتَيْنَا بَابَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام وَنَحْنُ نُرِيدُ الْإِذْنَ عَلَيْهِ فَسَمِعْنَاهُ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ لَيْسَ بِالْعَرَبِيَّةِ فَتَوَهَّمْنَا أَنَّهُ بِالسِّرْيَانِيَّةِ ثُمَّ بَكَى فَبَكَيْنَا لِبُكَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا الْغُلَامُ فَأَذِنَ لَنَا فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللهُ أَتَيْنَاكَ نُرِيدُ الْإِذْنَ عَلَيْكَ فَسَمِعْنَاكَ تَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ لَيْسَ بِالْعَرَبِيَّةِ فَتَوَهَّمْنَا أَنَّهُ بِالسِّرْيَانِيَّةِ ثُمَّ بَكَيْتَ فَبَكَيْنَا لِبُكَائِكَ ، فَقَالَ : نَعَمْ ذَكَرْتُ إِلْيَاسَ النَّبِيَّ وَكَانَ مِنْ عُبَّادِ أَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقُلْتُ كَمَا كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ ، ثُمَّ انْدَفَعَ فِيهِ بِالسِّرْيَانِيَّةِ فَلَا وَاللهِ مَا رَأَيْنَا قَسّاً وَلَاجَاثَلِيقاً أَفْصَحَ لَهْجَةً مِنْهُ بِهِ ثُمَّ فَسَّرَهُ لَنَا بِالْعَرَبِيَّةِ فَقَالَ : كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ : أَتُرَاكَ مُعَذِّبِي وَقَدْ أَظْمَأْتُ لَكَ هَوَاجِرِي ، أَتُرَاكَ مُعَذِّبِي وَقَدْ عَفَّرْتُ لَكَ فِي التُّرَابِ وَجْهِي ، أَتُرَاكَ مُعَذِّبِي وَقَدِ اجْتَنَبْتُ لَكَ الْمَعَاصِيَ أَتُرَاكَ مُعَذِّبِي وَقَدْ أَسْهَرْتُ لَكَ لَيْلِي ، قَالَ : فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ أَنِ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَإِنِّي غَيْرُ مُعَذِّبِكَ قَالَ : فَقَالَ : إِنْ قُلْتَ : لَا أُعَذِّبُكَ ثُمَّ عَذَّبْتَنِي مَاذَا ؟، أَلَسْتُ عَبْدَكَ وَأَنْتَ رَبِّي [قَالَ] : فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ أَنِ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَإِنِّي غَيْرُ مُعَذِّبِكَ ، إِنِّي إِذَا وَعَدْتُ وَعْداً وَفَيْتُ بِهِ .

۲۔ مفضل بن عمر سے مروی ہے کہ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کے دروازہ پر آئے۔ اذن باریابی چاہتے تھے ناگاہ میں نے حضرت سے ایسا کلام سنا جو عربی نہ تھا میں نے خیال کیا سریانی ہے پھر حضرت روئے آپ کے گریہ کرنے سے ہم بھی روئے پھر ہمارے پاس ایک لڑکا آیا اور ہمیں اندر آنے کی اجازت ملی، ہم داخل ہوتے میں نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے ہم اذن باریابی طلب کر رہے تھے کہ آپ سے ایسا کلام سنا جو عربی نہ تھا خیال کیا شاید سریانی ہے پھر آپ روئے تو آپ کے رونے سے ہم بھی روئے۔ فرمایا، ہاں میں الیاس نبیؑ کو یاد کر رہا تھا وہ بنی اسرائیل کے بڑے عبادت گزار نبیؑ تھے میں نے پوچھا وہ اپنے سجدے میں کیا کہتے تھے۔ حضرت نے سریانی زبان میں بیان فرمایا۔ واللہ میں نے کسی یہودی یا نصرانی عالم کو اس سے زیادہ اچھے لہجے میں پڑھتے نہیں سنا تھا۔ پھر حضرت نے عربی زبان میں اس کا ترجمہ کیا۔ فرمایا وہ اپنے سجدوں میں کہتے تھے۔ کیا تو دیکھے گا میرا معذب کیا جانا حالانکہ میں گرم وقتوں میں تیری محبت میں پیاسا رہا ہوں کیا تو مجھے عذاب میں دیکھے گا۔ درآنحالیکہ میرا چہرہ تیری عبادت میں خاک پر رہا ہے کیا تو مجھے معذب دیکھے گا درآنحالیکہ میں نے تیری محبت میں گناہوں کو ترک کیا ہے کیا تو مجھے عذاب میں دیکھے گا، درآنحالیکہ میں تیری محبت میں راتوں کو جاگا ہوں خدا نے وحی کی کہ اپنا سر سجدے سے اٹھا میں تجھے معذب نہ کروں گا انھوں نے کہا اگر تو نے کہا ہے کہ میں عذاب نہ دوں گا تو پھر کیا تو مجھے عذاب دیگا درآنحالیکہ میں تیرا بندہ ہوں اور تو میرا رب ہے۔ خدا نے وحی کی کہ اپنا سر اٹھا میں تجھے عذاب نہ دوں گا

توضیح: جناب الیاسؑ کو پہلے نفی عذاب سے یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ وعدۂ الٰہی حال سے ہے نہ کہ مستقبل سے لہٰذا اطمینان قلب حاصل کرنے کے لئے دوبارہ اس کی توثیق چاہی، یہ امر منافی عصمت انبیاء نہیں معاذ اللہ انھوں نے اس خیال سے نہیں کہا تھا کہ ان کو وعدۂ الٰہی پر اعتماد نہ تھا بلکہ اپنی بندگی کا خیال کرتے ہوئے یہ خدشہ پیدا ہوا کہ اگر آئندہ کوئی امر باعث خلل پیدا ہوا تو ایسا نہ ہو کہ میں مورد عذاب بن جاؤں لہٰذا میں دوبارہ پھر سوال کر بیٹھا۔

چونتیسواں باب

آئمہ علیہم السلام کے سوا کسی نے پورا قرآن جمع نہیں کیا ان کے پاس کل قرآن کا علم تھا

(بَابُ) ۳۴

أَنَّهُ لَمْ يَجْمَعِ الْقُرْآنَ كُلَّهُ إِلَّا الْأَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَأَنَّهُمْ يَعْلَمُونَ عِلْمَهُ كُلَّهُ

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: مَا ادَّعَى أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَنَّهُ جَمَعَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ كَمَا

اُنْزِلَ إِلاّ كَذّابٌ وَ مَا جَمَعَهُ وَ حَفِظَهُ كَمَا نَزَّلَهُ اللهُ تَعالَى إِلاّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَالْأَئِمَّةُ مِنْ بَعْدِهِ عليهم السلام.

۱۔ جابر سے مروی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ سوائے جھوٹے کے اور کسی نے موافق تنزیل پورے قرآن جمع کرنے کا دعویٰ نہیں کیا سوائے علی ابن ابی طالب اور ان کے بعد کے آئمہ علیہم السلام کے موافق تنزیل نہ کسی نے اس کو جمع کیا اور نہ حفظ کیا۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنِ الْمُنَخَّلِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: مَا يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ أَنْ يَدَّعِيَ أَنَّ عِنْدَهُ جَمِيعَ الْقُرْآنِ كُلِّهِ ظَاهِرِهِ وَبَاطِنِهِ غَيْرُ الْأَوْصِيَاءِ[۲].

۲۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے یہ فرمایا کسی کی یہ طاقت نہیں کہ یہ دعویٰ کرے کہ اس کے پاس ظاہر و باطن قرآن کا پورا پورا علم ہے سوائے اوصیاء علیہم السلام کے۔

۳ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ الصَّيْرَفِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُصْعَبٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ مِنْ عِلْمِ مَا اُوتِينَا تَفْسِيرَ الْقُرْآنِ وَأَحْكَامَهُ وَ عِلْمَ تَغْيِيرِ الزَّمَانِ وَحَدَثَانِهِ، إِذَا أَرَادَ اللهُ بِقَوْمٍ خَيْراً أَسْمَعَهُمْ وَلَوْ أَسْمَعَ مَنْ لَمْ يَسْمَعْ لَوَلّى مُعْرِضاً كَأَنْ لَمْ يَسْمَعْ، ثُمَّ أَمْسَكَ هُنَيْئَةً، ثُمَّ قَالَ: وَلَوْ وَجَدْنَا أَوْعِيَةً أَوْ مُسْتَرَاحاً لَقُلْنَا وَاللهُ الْمُسْتَعَانُ.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو علم ہم کو دیا گیا ہے وہ تفسیر قرآن اور اس کے احکام کے متعلق ہے اور زمانہ کے تغیرات اور حوادث کے متعلق ہے جب خدا کسی قوم سے نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو اپنی آیات کے متعلق سمجھاتا ہے اور جو سنتا نہیں اور اس کے سمجھنے سے روگردانی کرتا ہے گویا اس نے سنا ہی نہیں، پھر امام عالی مقام کچھ دیر کے لیے خاموش رہے پھر فرمایا۔ اگر ہم کچھ ایسے لوگ پاتے ہیں جو زبان بند رکھتے ہیں یا آرام طلبی میں ہیں تو ہم ان کو سمجھاتے ہیں اگرچہ ان پر بات کا اثر نہ ہو یہ محض اتمام حجت کے لیے ہوتا ہے اور اللہ سے مدد چاہتے ہیں۔

۴ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ الْمُؤْمِنِ، عَنْ عَبْدِالْأَعْلَى مَوْلَى آلِ سَامٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: وَاللهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ كِتَابَ اللهِ مِنْ أَوَّلِهِ

إِلَىٰ آخِرِهِ كَأَنَّهُ فِي كَفِّي فِيهِ خَبَرُ السَّمَاءِ وَخَبَرُ الْأَرْضِ وَخَبَرُ مَا كَانَ وَخَبَرُ مَا هُوَ كَائِنٌ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: فِيهِ تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ.

نساء ۶/۵۹ نحل ۱۶/۸۹

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا میں کتاب اللہ کا اوّل سے آخر تک جاننے والا ہوں گویا وہ میری مٹھی میں ہے اس میں آسمان و زمین کی خبر ہے اور جو کچھ ہو چکا ہے اور جو ہونے والا ہے خدا فرماتا ہے اس میں ہر شئے کا بیان ہے۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ، عَنِ الْخَشَّابِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: «قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ»[2] قَالَ: فَفَرَّجَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَوَضَعَهَا فِي صَدْرِهِ، ثُمَّ قَالَ: وَعِنْدَنَا وَاللهِ عِلْمُ الْكِتَابِ كُلُّهُ.

نمل ۲۷/۴۰

۵۔ راوی کہتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ "قال الذی عندہ علم من الکتاب" کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے اپنی انگلیوں کو کھول کر سینہ پہ رکھا اور فرمایا ہمارے پاس کل کتاب کا علم ہے۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: «قُلْ كَفَىٰ بِاللهِ شَهِيداً بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ»[3]؟ قَالَ: إِيَّانَا عَنَىٰ وَعَلِيٌّ أَوَّلُنَا وَأَفْضَلُنَا وَخَيْرُنَا بَعْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله.

رعد ۱۳/۴۳

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا آیہ قل کفیٰ باللہ شہیداً الخ میں عندہ علم الکتاب (جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے) سے کون مراد ہے۔ فرمایا اس سے مراد ہم ہیں اور علی ہم سے اول و افضل ہیں اور آنحضرت صلعم کے بعد سب سے بہتر۔

پینتیسواں باب

آئمہ علیہم السلام کو اسم اعظم دیا گیا

(بَابُ) ۳۵

مَا أُعْطِيَ الْأَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مِنِ اسْمِ اللّٰهِ الْأَعْظَمِ

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَغَيْرُهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ قَالَ أَخْبَرَنِي شُرَيْسٌ الْوَابِشِيُّ[۴]، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اسْمَ اللّٰهِ الْأَعْظَمَ عَلَى ثَلَاثَةٍ وَسَبْعِينَ حَرْفاً وَإِنَّمَا كَانَ عِنْدَ آصَفَ مِنْهَا حَرْفٌ وَاحِدٌ فَتَكَلَّمَ بِهِ فَخَسَفَ بِالْأَرْضِ مَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ سَرِيرِ بِلْقِيسَ حَتَّى تَنَاوَلَ السَّرِيرَ بِيَدِهِ ثُمَّ عَادَتِ الْأَرْضُ كَمَا كَانَتْ أَسْرَعَ مِنْ طَرْفَةِ الْعَيْنِ وَ نَحْنُ عِنْدَنَا مِنَ الْاِسْمِ الْأَعْظَمِ اثْنَانِ وَ سَبْعُونَ حَرْفاً وَ حَرْفٌ وَاحِدٌ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالَى اسْتَأْثَرَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ .

۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا اسم اعظم الہٰی کے ۷۳ حروف ہیں آصف برخیا وزیر سلیمانؑ کے پاس صرف ایک حرف تھا اسی سے انھوں نے کلام کیا پس ان کے اور تخت بلقیس کے درمیان زمین سمٹ گئی یہاں تک کہ انھوں نے تخت کو اپنے ہاتھ سے اٹھالیا اور طرفۃ العین میں زمین جیسی تھی ویسی ہی ہوگئی ہمارے پاس اسم اعظم کے ۷۲ حروف ہیں اور ایک حرف اللہ کے پاس ہے اسی سے ممتاز ہوا وہ علم غیب میں اور نہیں ہے طاقت و قوت مگر عظیم المرتبت خدا سے۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ابْنِ عِمْرَانَ الْقُمِّيِّ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام لَمْ أَحْفَظِ اسْمَهُ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ عليه السلام أُعْطِيَ حَرْفَيْنِ كَانَ يَعْمَلُ بِهِمَا وَ أُعْطِيَ مُوسَى أَرْبَعَةَ أَحْرُفٍ وَ أُعْطِيَ إِبْرَاهِيمُ ثَمَانِيَةَ أَحْرُفٍ وَ أُعْطِيَ نُوحٌ خَمْسَةَ عَشَرَ حَرْفاً وَ أُعْطِيَ آدَمُ خَمْسَةً وَعِشْرِينَ حَرْفاً وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى جَمَعَ ذٰلِكَ كُلَّهُ لِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَإِنَّ اسْمَ اللّٰهِ الْأَعْظَمَ ثَلَاثَةٌ وَ سَبْعُونَ حَرْفاً ، أُعْطِيَ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله اثْنَيْنِ وَسَبْعِينَ حَرْفاً وَحُجِبَ عَنْهُ حَرْفٌ وَاحِدٌ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ عیسیٰ ابن مریم کے پاس دو حرف تھے انہی دونوں سے وہ اعجاز دکھلاتے تھے اور موسیٰ کو صرف ۴ حرف دیئے گئے اور ابراہیم کو آٹھ اور نوح کو پندرہ، آدم کو پچیس اور حضرت محمد مصطفیٰ کے لئے خدا نے یہ سب جمع کر دیئے، خدا کے اسم اعظم میں ۷۳ حرف ہیں ان میں سے آنحضور کو ۷۲ دیئے گئے اور ایک حرف پوشیدہ رکھا گیا۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّوْفَلِيِّ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ صَاحِبِ الْعَسْكَرِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: اسْمُ اللهِ الْأَعْظَمُ ثَلَاثَةٌ وَ سَبْعُونَ حَرْفاً، كَانَ عِنْدَ آصَفَ حَرْفٌ فَتَكَلَّمَ بِهِ فَانْخَرَقَتْ لَهُ الْأَرْضُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَبَا فَتَنَاوَلَ عَرْشَ بِلْقِيسَ حَتَّى صَيَّرَهُ إِلَى سُلَيْمَانَ، ثُمَّ انْبَسَطَتِ الْأَرْضُ فِي أَقَلَّ مِنْ طَرْفَةِ عَيْنٍ وَ عِنْدَنَا مِنْهُ اثْنَانِ وَسَبْعُونَ حَرْفاً وَ حَرْفٌ عِنْدَاللهِ، مُسْتَأْثِرٌ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ.

۳۔ امام حسن عسکری علیہ السلام کے پدر بزرگوار امام علی نقی علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسم اعظم کے ۷۳ حروف ہیں ان میں سے آصف کے پاس صرف ایک حرف تھا جس سے انھوں نے کلام کیا، زمین ان کے اور شہر صبا کے درمیان سمٹی اور انھوں نے تخت کو اٹھا لیا۔ پھر وہ طرفۃ العین میں سمٹ گئی اور ہمارے پاس ۷۲ حروف ہیں اللہ کے پاس وہ ایک حرف ہے جس سے وہ عالم غیب ہے۔

چھتیسواں باب

آئمہ علیہم السلام انبیاء علیہم السلام اللہ کی آیات میں سے ہیں

(بَابُ) ۳۶

مَا عِنْدَ الْأَئِمَّةِ مِنْ آيَاتِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَنِيعِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْبَصْرِيِّ، عَنْ مُجَاشِعٍ، عَنْ مُعَلَّى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَيْضِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: كَانَتْ عَصَا مُوسَى لِآدَمَ عليه السلام فَصَارَتْ إِلَى شُعَيْبٍ ثُمَّ صَارَتْ إِلَى مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ وَإِنَّهَا لَعِنْدَنَا وَإِنَّ عَهْدِي بِهَا آنِفاً وَهِيَ خَضْرَاءُ كَهَيْئَتِهَا حِينَ انْتُزِعَتْ مِنْ شَجَرَتِهَا وَإِنَّهَا لَتَنْطِقُ إِذَا اسْتُنْطِقَتْ، أُعِدَّتْ لِقَائِمِنَا عليه السلام يَصْنَعُ بِهَا مَا كَانَ يَصْنَعُ مُوسَى وَ إِنَّهَا لَتَرُوعُ وَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ[1] وَ تَصْنَعُ مَا تُؤْمَرُ بِهِ، إِنَّهَا حَيْثُ

أَقْبَلَتْ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ، يُفْتَحُ لَهَا شُعْبَتَانِ (۲) إِحْدَيْهُمَا فِي الْأَرْضِ وَالْأُخْرَى فِي السَّقْفِ وَبَيْنَهُمَا أَرْبَعُونَ ذِرَاعاً تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ بِلِسَانِهَا .

۱۔ ابو جعفرؑ سے مروی ہے کہ آپؑ نے فرمایا عصائے موسیٰؑ پہلے آدم کو ملا تھا پھر شعیب کو ملا، پھران سے موسیٰ کو ملا اور وہ ہمارے پاس ہے اور اس عصا سے ہمارا تعلق اس وقت سے ہے جب وہ ہرا تھا اور اپنی اصل صورت اپنے درخت سے جدا ہوا تھا اور وہ بولتا ہے جب اسے بلایا جاتا ہے اور یہ ہمارے قائمؑ کے لئے مہیا کیا گیا ہے وہ وہی کام اس سے لے گا جو موسیٰ نے دکھایا تھا وہ ملہم ہوگا بہ الہام الٰہی اور نگل جائے گا ان کے فریب کے اسباب کو اور جو اسے حکم دیا جائے گا وہ وہی کرے گا وہ جب آئے گا تو ہڑپ کر جائے گا ان چیزوں کو جن سے لوگ دھوکہ دینے والے ہوں گے اس کے دو ہونٹ ہوں گے ایک زمین پر ہوگا دوسرا چھت پر اور ان کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا اور اپنی زبان سے نگل جائے گا اسباب فریب کو

۲ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : أَلْوَاحُ مُوسَى عليه السلام عِنْدَنَا وَ عَصَا مُوسَى عِنْدَنَا وَنَحْنُ وَرَثَةُ النَّبِيِّينَ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ الواح موسیٰ ہمارے پاس ہیں عصائے موسیٰ ہمارے پاس ہے اور ہم انبیاء کے وارث ہیں۔

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُرَاسَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِنَّ الْقَائِمَ إِذَا قَامَ بِمَكَّةَ وَ أَرَادَ أَنْ يَتَوَجَّهَ إِلَى الْكُوفَةِ نَادَى مُنَادِيهِ : أَلَا لَا يَحْمِلُ أَحَدٌ مِنْكُمْ طَعَاماً وَلَا شَرَاباً وَ يَحْمِلُ حَجَرَ مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ وَهُوَ وِقْرُ بَعِيرٍ ، فَلَا يَنْزِلُ مَنْزِلاً إِلَّا انْبَعَثَ عَيْنٌ مِنْهُ ، فَمَنْ كَانَ جَائِعاً شَبِعَ وَمَنْ كَانَ ظَامِئاً رَوِيَ ، فَهُوَ زَادُهُمْ حَتَّى يَنْزِلُوا النَّجَفَ مِنْ ظَهْرِ الْكُوفَةِ .

۳۔ فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ قائم آل محمدؑ جب مکہ میں ظہور فرمائیں گے اور کوفہ جانے کا ارادہ کریں گے تو ایک منادی ندا دے گا تم میں سے کوئی کھانا اور پانی ساتھ نہ لے۔ حضرت موسیٰ والا پتھر اٹھالیں گے جن کا وزن ایک اونٹ کے بار کی برابر ہوگا پس جب آپ منزل پر اتریں گے وہاں چشمہ پھوٹ نکلے گا جو کوئی بھوکا ہوگا اس سے سیر ہوگا اور جو پیاسا ہوگا وہ سیراب ہوگا یہی ان کے لئے زادِ راہ ہوگا جب تک وہ پشت کوفہ سے نجف میں داخل ہوں۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَسَدِيِّ، (۱)

عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: خَرَجَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ذَاتَ لَيْلَةٍ بَعْدَ عَتَمَةٍ وَيَقُولُ هَمْهَمَةً هَمْهَمَةً وَ لَيْلَةً مُظْلِمَةً خَرَجَ عَلَيْكُمُ الْإِمَامُ عَلَيْهِ قَمِيصُ آدَمَ وَ فِي يَدِهِ خَاتَمُ سُلَيْمَانَ وَ عَصَا مُوسَى عليهما السلام

۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک رات امیرالمومنین علیہ السلام کچھ رات گئے یہ فرماتے ہوئے گھر سے نکلے کہ جو کچھ میں کہتا ہوں یہ ایک خفیہ راز ہے تاریک رات میں تمہارا امام کس طرح نکلا ہے کہ وہ قمیص آدم پہنے ہوئے ہے اس کے ہاتھ میں خاتم سلیمان اور عصائے موسیٰ ہے۔

توضیح: حضرت کا مطلب یہ تھا کہ مجھے خدا کے فضل سے اپنے دشمن پر قابو پانے کی پوری قدرت حاصل ہے بہت آسانی سے میں ان کو زیر کر سکتا ہوں مگر مصلحتِ دین مجھے اجازت نہیں دیتی۔

۵۔ مُحَمَّدٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ السَّرَّاجِ، عَنْ بِشْرِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: أَتَدْرِي مَا كَانَ قَمِيصُ يُوسُفَ عليه السلام؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام لَمَّا اُوقِدَتْ لَهُ النَّارُ أَتَاهُ جَبْرَئِيلُ عليه السلام بِثَوْبٍ مِنْ ثِيَابِ الْجَنَّةِ فَأَلْبَسَهُ إِيَّاهُ، فَلَمْ يَضُرَّهُ مَعَهُ حَرٌّ وَلَا بَرْدٌ فَلَمَّا حَضَرَ إِبْرَاهِيمَ الْمَوْتُ جَعَلَهُ فِي تَمِيمَةٍ وَ عَلَّقَهُ عَلَى إِسْحَاقَ وَ عَلَّقَهُ إِسْحَاقُ عَلَى يَعْقُوبَ، فَلَمَّا وُلِدَ يُوسُفُ عليه السلام عَلَّقَهُ عَلَيْهِ فَكَانَ فِي عَضُدِهِ حَتَّى كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ، فَلَمَّا أَخْرَجَهُ يُوسُفُ بِمِصْرَ مِنَ التَّمِيمَةِ وَجَدَ يَعْقُوبُ رِيحَهُ وَهُوَ قَوْلُهُ: «إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلَا أَنْ تُفَنِّدُونِ» فَهُوَ ذَلِكَ الْقَمِيصُ الَّذِي أَنْزَلَهُ اللهُ مِنَ الْجَنَّةِ، قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَإِلَى مَنْ صَارَ ذَلِكَ الْقَمِيصُ قَالَ: إِلَى أَهْلِهِ، ثُمَّ قَالَ: كُلُّ نَبِيٍّ وَرِثَ عِلْماً أَوْ غَيْرَهُ فَقَدِ انْتَهَى إِلَى آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله.

یوسف ۱۲/۹۴

۵۔ مفضل بن عمر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، کیا تم جانتے ہو کہ قمیص یوسفؑ کیا تھی؟ میں نے کہا نہیں، فرمایا ابراہیم علیہ السلام کے لئے جب آگ روشن کی گئی تو جبرئیل جنّت کا کپڑا لائے وہ اس کو پہنایا جس کی وجہ سے آگ کی گرمی نے ان کو نقصان نہ پہنچایا۔ جب ابراہیم رحلت فرمانے لگے تو انھوں نے اس کا تعویذ بنا کر اسحاق کے گلے میں ڈالا اور اسحاق نے یعقوب کو دیا اور جب یوسف پیدا ہوئے تو ان کے بازو پر باندھا گیا اس کے بعد جو واقعہ پیش آیا وہ آیا جب یوسفؑ مصر میں اس تعویذ کو نکالتے تھے تو حضرت یعقوبؑ اس کی خوشبو محسوس کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں یوسفؑ کی بو سونگھ رہا ہوں اگر تم مجھے سٹھیایا نہ سمجھو یہ وہی قمیص تھی جو جنت سے آئی تھی میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں وہ قمیص پھر

کہاں گئی۔ فرمایا ان کے خاندان میں رہی پھر فرمایا ہر نبی علم وغیرہ کا وارث ہوا اس کی انتہا آل محمد علیہم السلام پر ہوئی۔

سینتیسواں باب

رسول اللہ صلعم کے ہتھیار اور سامان سے آئمہ علیہم السلام کے پاس کیا کیا تھا

(بابُ) ۳۷

ما عِنْدَ الْأَئِمَّةِ مِنْ سِلاحِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمَتاعِهِ

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسٰى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُعاوِيَةَ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ السَّمّانِ قالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلانِ مِنَ الزَّيْدِيَّةِ فَقالا لَهُ: أَفِيكُمْ إِمامٌ مُفْتَرَضُ الطّاعَةِ؟ قالَ: فَقالَ: لا قالَ: فَقالا لَهُ: قَدْ أَخْبَرَنا عَنْكَ الثِّقاتُ أَنَّكَ تُفْتِي وَتُقِرُّ وَتَقُولُ بِهِ وَنُسَمِّيهِمْ لَكَ فُلانٌ وَفُلانٌ وَهُمْ أَصْحابُ وَرَعٍ وَتَشْمِيرٍ وَهُمْ مِمَّنْ لا يَكْذِبُ فَغَضِبَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام فَقالَ: ما أَمَرْتُهُمْ بِهٰذا، فَلَمّا رَأَيَا الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ خَرَجا، فَقالَ لِي: أَتَعْرِفُ هٰذَيْنِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ هُما مِنْ أَهْلِ سُوقِنا وَهُما مِنَ الزَّيْدِيَّةِ وَهُما يَزْعُمانِ أَنَّ سَيْفَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله عِنْدَ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَسَنِ، فَقالَ: كَذَبا لَعَنَهُمَا اللهُ وَاللهِ ما رَآهُ عَبْدُاللهِ بْنُ الْحَسَنِ بِعَيْنَيْهِ وَلا بِواحِدَةٍ مِنْ عَيْنَيْهِ وَلا رَآهُ أَبُوهُ، اَللّٰهُمَّ إِلّا أَنْ يَكُونَ رَآهُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَإِنْ كانا صادِقَيْنِ فَما عَلامَةٌ فِي مَقْبِضِهِ؟ وَما أَثَرٌ فِي مَوْضِعِ مَضْرَبِهِ؟ وَإِنَّ عِنْدِي لَسَيْفَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَإِنَّ عِنْدِي لَرايَةَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَدِرْعَهُ وَلامَتَهُ وَمِغْفَرَهُ، فَإِنْ كانا صادِقَيْنِ فَما عَلامَةٌ فِي دِرْعِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَإِنَّ عِنْدِي لَرايَةَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله الْمِغْلَبَةَ وَإِنَّ عِنْدِي أَلْواحَ مُوسٰى وَعَصاهُ وَإِنَّ عِنْدِي لَخاتَمَ سُلَيْمانَ بْنِ داوُدَ وَإِنَّ عِنْدِي الطَّسْتَ الَّذِي كانَ مُوسٰى يُقَرِّبُ بِهِ الْقُرْبانَ وَإِنَّ عِنْدِي الْاِسْمَ الَّذِي كانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله إِذا وَضَعَهُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ لَمْ يَصِلْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ نُشّابَةٌ وَإِنَّ عِنْدِي لَمِثْلَ الَّذِي جاءَتْ بِهِ الْمَلائِكَةُ، وَمَثَلُ السِّلاحِ فِينا كَمَثَلِ التّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرائِيلَ، كانَتْ بَنُو إِسْرائِيلَ فِي أَيِّ أَهْلِ بَيْتٍ وُجِدَ التّابُوتُ عَلٰى أَبْوابِهِمْ أُوتُوا النُّبُوَّةَ وَمَنْ صارَ إِلَيْهِ السِّلاحُ مِنّا أُوتِيَ الْإِمامَةَ وَلَقَدْ لَبِسَ أَبِي دِرْعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَخَطَّتْ

عَلَى الْأَرْضِ خَطِيطاً وَ لَبِسْتُهَا أَنَا فَكَانَتْ وَكَانَتْ وَ قَائِمُنَا مَنْ إِذَا لَبِسَهَا مَلأَهَا إِنْ شَاءَ اللهُ.

ا۔ سعید روغن فروش سے روایت ہے کہ میں ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ زیدیہ فرقہ کے دو آدمی آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے کیا تم میں کوئی امام مفترض الطاعت ہے حضرتؑ نے (مصلحتِ وقت پر نظر رکھ کر) کہا کوئی نہیں، انھوں نے کہا ہمیں معتبر لوگوں سے خبر ملی ہے کہ آپ فتوے دیتے ہیں اقرار کرتے ہیں اور قائل ہیں اگر کہو تو ہم ان گواہوں کے نام بتادیں وہ فلاں فلاں ہیں جو جھوٹ بولنے والے نہیں اور صاحب زہد و ورع ہیں۔ حضرت کو غصہ آیا۔ فرمایا۔ میں نے ان کو ایسا کہنے کا حکم نہیں دیا۔ جب ان دونوں نے آپ کو غضبناک دیکھا تو وہاں سے چل دیئے۔ حضرت نے مجھ سے کہا کیا تم ان دونوں کو جانتے ہو۔ میں نے کہا۔ ہاں یہ ہمارے بازار کے رہنے والے ہیں اور زیدیہ فرقہ کے ہیں وہ گمان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ کی تلوار عبداللہ بن حسن (ابن امام حسن) کے پاس تھی۔ فرمایا وہ دونوں جھوٹے ہیں خدا کی ان پر لعنت ہو۔ نہ عبداللہ بن حسن نے اس کو اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا نہ ایک آنکھ سے (آخر عمر میں ان کی ایک آنکھ جاتی رہی تھی) اور نہ ان کے باپ (حسن مثنیٰؒ) نے دیکھا تھا۔ خدایا نہ دیکھا ہو۔ انھوں نے اس کو دیکھا تھا، علی بن الحسینؑ نے، اگر وہ دونوں سچے ہیں تو ذرا بتائیں حضرت کی تلوار کے قبضہ پر کیا نشان تھا اور اس کی دھار پر کیا نشان تھا۔ بے شک رسول اللہ کی تلوار میرے پاس ہے، بیشک میرے پاس رایتِ رسول ہے جس کا نام مغلبہ ہے میرے پاس الواح موسیٰؑ اور ان کا عصا ہے اور خاتم سلیمان بن داؤد ہے اور میرے پاس وہ طشت ہے جس سے موسیٰؑ نزدیکیٔ الٰہی حاصل کرتے تھے۔ اور میرے پاس وہ اسم الٰہی ہے کہ جب اس کو رسول اللہ مشرکوں اور مسلمانوں کے درمیان رکھ دیتے تھے تو مشرکین بقدر ایک تیر کے فاصلہ کے بھی ان تک نہ پہنچ سکتے تھے میرے پاس بھی ایسی چیزیں ہیں جیسی ملائکہ لایا کرتے تھے ہمارے پاس جو ہتھیار ہیں وہ ایسے ہی ہیں جیسے بنی اسرائیل کے پاس تابوتِ سکینہ تھا کہ بنی اسرائیل جس خاندان سے تعلق رکھتے وہ تابوت ان کے دروازوں پر ہوتا، ان کو نبوت دی گئی اور ہم کو رسول اللہ کے ہتھیاروں کے ساتھ امامت بھی دی گئی ہے میرے پدر بزرگوار نے جب زرہِ رسولؐ پہنی تو اس نے زمین پر ایک ہلکا سا خط دیا۔ میں نے بھی پہنی پس یہی صورت میرے لئے بھی ہوئی اور ہمارا قائم وہ ہے کہ جب اسے پہنے گا تو انشاء اللہ اسے پورا کر دے گا یعنی زیادہ حصہ نہ رہیگا بلحاظ قد مناسب ہو جائے گی۔

۲ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيّ الْوَشَّاءِ ،عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : عِنْدِي سِلَاحُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم لَا أُنَازَعُ فِيهِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ السِّلَاحَ مَدْفُوعٌ عَنْهُ لَوْ وُضِعَ عِنْدَ شَرِّ خَلْقِ اللهِ لَكَانَ خَيْرَهُمْ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ يَصِيرُ إِلَى مَنْ يَلْوِي لَهُ الْحَنَكُ فَإِذَا كَانَتْ مِنَ اللهِ فِيهِ الْمَشِيئَةُ خَرَجَ فَيَقُولُ النَّاسُ: مَا هٰذَا الَّذِي كَانَ؟ وَيَضَعُ اللهُ لَهُ يَداً عَلَى رَأْسِ رَعِيَّتِهِ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا کہ رسول اللہ کے ہتھیاروں کے بارے میں میرا کسی سے جھگڑا نہیں، پھر فرمایا اسلحہ رسول مدفوع عنہ ہیں یعنی اگر بدترین خلق کے سامنے رکھے جائیں تو وہ نیک بن جائیں یہ امر پہنچے گا اس شخص تک کہ کج ہو جائیں گے لوگوں کے ذہن اور تھوڑی اس کے لئے (یعنی مخالف لوگ وجود امام عصر سے انکار کرینگے) پس جب مشیت الٰہی ہوگی اور حضرت خروج کریں گے تو مخالفین کہیں گے یہ کیا ہو گیا اور اللہ امام زمانہ کا ہاتھ اس کی رعیت کے سر پہ رکھے گا۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسىٰ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ: تَرَكَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي الْمَتَاعِ سَيْفاً وَدِرْعاً وَعَنَزَةً وَرَحْلاً وَبَغْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ فَوَرَّثَ ذٰلِكَ كُلَّهُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِب عليه السلام .

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے اپنے ترکہ میں چھوڑا ایک تلوار ایک زرہ ایک چھوٹا نیزہ ایک پالان شتر، ایک چت کبرا خچر اور ان سب کے وارث ہوئے علی بن ابیطالب۔

٤ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ ،عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: لَبِسَ أَبِي دِرْعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ذَاتَ الْفُضُولِ فَخَطَّتْ وَلَبِسْتُهَا أَنَا فَفَضَلَتْ .

۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ میرے پدر بزرگوار نے رسول اللہ کی زرہ ذات الفضول پہنی تو وہ آپ کے قد سے اتنی زیادہ تھی کہ زمین پر خط دیتی تھی اور جب میں نے اس کو پہنا تو اس سے زیادہ بڑی معلوم ہوئی۔

٥ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ ذِي الْفَقَارِ سَيْفِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله مِنْ أَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: هَبَطَ بِهِ جَبْرَئِيلُ عليه السلام مِنَ السَّمَاءِ وَكَانَتْ حِلْيَتُهُ مِنْ فِضَّةٍ وَهُوَ عِنْدِي .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ ذوالفقار شمشیر کہاں سے آئی تھی فرمایا جبرئیل علیہ السلام آسمان سے لائے تھے اور اس کا قبضہ چاندی کا تھا اور وہ میرے پاس ہے۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسىٰ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام قَالَ: السِّلاحُ مَوْضُوعٌ عِنْدَنَا، مَدْفُوعٌ عَنْهُ، لَوْ وُضِعَ عِنْدَ شَرِّ خَلْقِ اللهِ كَانَ خَيْرَهُمْ، لَقَدْ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ حَيْثُ بَنَىٰ بِالثَّقَفِيَّةِ وَكَانَ قَدْ شَقَّ لَهُ فِي الْجِدَارِ فَنُجِّدَ الْبَيْتُ[1] فَلَمَّا كَانَتْ صَبِيحَةُ

عُرْسِهِ رَمَى بِبَصَرِهِ فَرَأَى حَذْوَهُ خَمْسَةَ عَشَرَ مِسْمَاراً فَفَزِعَ لِذٰلِكَ وَ قَالَ لَهَا : تَحَوَّلِي فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَدْعُوَ مَوَالِيَّ فِي حَاجَةٍ فَكَشَطَهُ فَمَا مِنْهَا مِسْمَارٌ إِلَّا وَجَدَهُ مُصْرِفاً طَرَفَهُ عَنِ السَّيْفِ وَمَا وَصَلَ إِلَيْهِ مِنْهَا شَيْءٌ.

۶۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسول اللہؐ کے ہتھیار ہمارے پاس ہیں دفع کیا جاتا ہے (شر) ان سے اگر وہ بدترین خلق کے پاس ہوں تو ان کو نیک بنا دیں، میرے پدر بزرگوار نے فرمایا۔ جب آپ نے ایک زن ثقیفہ سے شادی کی اور رات میں اس کے پاس آئے تو دیوار میں ہتھیاروں کے لئے ایک جگہ بنائی گئی تھی اور اوپر سے اس کو سجایا گیا تھا جب صبح ہوئی تو آپؑ نے دیوار پر نظر ڈالی تو آپؑ نے تلوار کی برابر پندرہ کیلیں ٹھکی ہوئی دیکھیں اندیشہ ہوا کہ انھوں نے تلوار کو نقصان پہنچایا۔ آپؑ نے عروس سے فرمایا۔ تم باہر جاؤ، میں اپنے غلاموں کو ایک ضرورت کے لئے بلاتا ہوں پس آپؑ نے تلوار کے اوپر سے پردہ ہٹایا تو دیکھا کہ وہ سب کیلیں تلوار سے ہٹی ہوئی ہیں اور تلوار پر ان کے ٹھوکے جانے کا کوئی اثر نہیں (یہ ثبوت دیا گیا اس امر کا کہ سلاح رسولؐ دافع شر ہیں۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَىٰ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ حُجْرٍ، عَنْ حُمْرَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَمَّا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّهُ دُفِعَتْ إِلَىٰ أُمِّ سَلَمَةَ صَحِيفَةٌ مَخْتُومَةٌ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله لَمَّا قُبِضَ وَرِثَ عَلِيٌّ عليه السلام عِلْمَهُ وَ سِلَاحَهُ وَمَا هُنَاكَ ثُمَّ صَارَ إِلَى الْحَسَنِ ثُمَّ صَارَ إِلَى الْحُسَيْنِ عليهما السلام فَلَمَّا خَشِينَا أَنْ نُغْشَىٰ اسْتَوْدَعَهَا أُمَّ سَلَمَةَ ثُمَّ قَبَضَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام، قَالَ: فَقُلْتُ: نَعَمْ ثُمَّ صَارَ إِلَىٰ أَبِيكَ ثُمَّ انْتَهَىٰ إِلَيْكَ وَصَارَ بَعْدَ ذٰلِكَ إِلَيْكَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

۷۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے راوی نے پوچھا۔ لوگ کہتے ہیں کہ اُمِ سلمہ کو آنحضرت نے ایک مہر شدہ صحیفہ دیا تھا فرمایا جب رسولؐ کا انتقال ہوا تو حضرت علیؑ ان کے علم اور ہتھیار اور ان تمام چیزوں کے جو انبیاء سے آپؑ تک پہنچی تھیں مالک ہوئے آپؑ کے بعد امام حسنؑ وارث ہوئے اور ان کے بعد امام حسینؑ اور جب ان کو کربلا میں ان تبرکات کے ضائع ہونے کا خوف ہوا تو یہ اشیاء ام سلمہ کے سپرد کیں ان کے بعد وہ سب چیزیں علیؑ بن الحسینؑ کو ملیں ان سے مجھ کو (امام جعفر صادق علیہ السلام) پھر فرمایا میرے بعد تم کو ملیں گی۔

۸۔ مُحَمَّدٌ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ فَضَالَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَمَّا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّهُ دُفِعَ إِلَىٰ أُمِّ سَلَمَةَ صَحِيفَةٌ مَخْتُومَةٌ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله لَمَّا قُبِضَ وَرِثَ عَلِيٌّ عليه السلام عِلْمَهُ وَ سِلَاحَهُ وَ مَا هُنَاكَ ثُمَّ صَارَ إِلَى الْحَسَنِ ثُمَّ صَارَ إِلَى الْحُسَيْنِ عليهما السلام، قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ صَارَ إِلَىٰ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، ثُمَّ صَارَ إِلَى ابْنِهِ، ثُمَّ انْتَهَىٰ إِلَيْكَ

فَقَالَ : نَعَمْ .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا لوگ کہتے ہیں حضرت رسول خدا نے ایک مہر شدہ صحیفہ ام سلمہ کے سپرد کیا تھا فرمایا جب رسول اللہ کا انتقال ہوا تو حضرت کے علم اور ہتھیار اور جو کچھ حضرت کے پاس تھا اس کے وارث ہوئے علی علیہ السلام، پھر حسنؑ پھر حسینؑ علیہما السلام، میں نے پوچھا۔ پھر۔ فرمایا علی بن الحسینؑ، اس کے بعد ان کے فرزند (امام محمد باقر علیہ السلام) پھر یہ چیز تمہاری طرف آئی یعنی میں وارث ہوا۔ راوی نے کہا۔ درست ہے۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ شَبَابٍ الصَّيْرَفِيِّ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله الْوَفَاةُ دَعَا الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ لِلْعَبَّاسِ: يَا عَمَّ مُحَمَّدٍ ! تَأْخُذُ تُرَاثَ مُحَمَّدٍ وَ تَقْضِي دَيْنَهُ وَ تُنْجِزُ عِدَاتِهِ؟ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي إِنِّي شَيْخٌ كَثِيرُ الْعِيَالِ قَلِيلُ الْمَالِ مَنْ يُطِيقُكَ وَ أَنْتَ تُبَارِي الرِّيحَ[۱] قَالَ: فَأَطْرَقَ صلى الله عليه وآله هُنَيْئَةً ثُمَّ قَالَ: يَا عَبَّاسُ أَتَأْخُذُ تُرَاثَ مُحَمَّدٍ وَ تُنْجِزُ عِدَاتِهِ وَتَقْضِي دَيْنَهُ ؟ فَقَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي شَيْخٌ كَثِيرُ الْعِيَالِ قَلِيلُ الْمَالِ وَ أَنْتَ تُبَارِي الرِّيحَ قَالَ: أَمَا إِنِّي سَأُعْطِيهَا مَنْ يَأْخُذُهَا بِحَقِّهَا ثُمَّ قَالَ : يَا عَلِيُّ يَا أَخَا مُحَمَّدٍ أَتُنْجِزُ عِدَاتِ مُحَمَّدٍ وَتَقْضِي دَيْنَهُ وَتَقْبِضُ تُرَاثَهُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي ذَاكَ عَلَيَّ وَلِيَ ، قَالَ: فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ حَتَّى نَزَعَ خَاتَمَهُ مِنْ إِصْبَعِهِ فَقَالَ: تَخَتَّمْ بِهٰذَا فِي حَيَاتِي ، قَالَ: فَنَظَرْتُ إِلَى الْخَاتَمِ حِينَ وَضَعْتُهُ فِي إِصْبَعِي فَتَمَنَّيْتُ مِنْ جَمِيعِ مَا تَرَكَ الْخَاتَمَ[۲] ثُمَّ صَاحَ يَا بِلَالُ : عَلَيَّ بِالْمِغْفَرِ وَ الدِّرْعِ وَالرَّايَةِ وَالْقَمِيصِ وَذِي الْفَقَارِ وَالسَّحَابِ وَ الْبُرْدِ وَالْأَبْرَقَةِ[۳] وَالْقَضِيبِ قَالَ فَوَاللهِ مَا رَأَيْتُهَا غَيْرَ سَاعَتِي تِلْكَ يَعْنِي الْأَبْرَقَةَ فَجِيءَ بِشُقَّةٍ كَادَتْ تَخْطَفُ الْأَبْصَارَ فَإِذَا هِيَ مِنْ أَبْرَقِ[۴] الْجَنَّةِ فَقَالَ: يَا عَلِيُّ ! إِنَّ جَبْرَئِيلَ أَتَانِي بِهَا وَ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ اجْعَلْهَا فِي حَلْقَةِ الدِّرْعِ وَاسْتَذْفِرْ بِهَا مَكَانَ الْمِنْطَقَةِ ثُمَّ دَعَا بِزَوْجَيْ نِعَالٍ عَرَبِيَّيْنِ جَمِيعاً أَحَدُهُمَا مَخْصُوفٌ وَالْآخَرُ غَيْرُ مَخْصُوفٍ وَالْقَمِيصَيْنِ: الْقَمِيصِ الَّذِي أُسْرِيَ بِهِ فِيهِ وَالْقَمِيصِ الَّذِي خَرَجَ فِيهِ يَوْمَ أُحُدٍ وَالْقَلَانِسِ الثَّلَاثِ: قَلَنْسُوَةِ السَّفَرِ وَقَلَنْسُوَةِ الْعِيدَيْنِ وَالْجُمَعِ وَقَلَنْسُوَةٍ كَانَ يَلْبَسُهَا وَيَقْعُدُ مَعَ أَصْحَابِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا بِلَالُ عَلَيَّ بِالْبَغْلَتَيْنِ الشَّهْبَاءِ وَالدُّلْدُلِ وَالنَّاقَتَيْنِ الْعَضْبَاءِ وَالْقَصْوَاءِ وَالْفَرَسَيْنِ: الْجَنَاحِ كَانَتْ تُوقَفُ بِبَابِ الْمَسْجِدِ لِحَوَائِجِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله يَبْعَثُ الرَّجُلَ فِي حَاجَتِهِ فَيَرْكَبُهُ فَيَرْكُضُهُ فِي حَاجَةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله - وَ حَيْزُومٍ وَ هُوَ الَّذِي كَانَ يَقُولُ : أَقْدِمْ حَيْزُومُ ، وَالْحِمَارِ عُفَيْرٍ فَقَالَ :

اقبضها في حياتي فذكر أمير المؤمنين عليه السلام أنّ أوّل شيءٍ من الدّوابّ توفّي عفير ساعة قبض رسول الله صلى الله عليه وآله قطع خطامه ثمّ مرّ يركض حتّى أتى بئر بني خطمة بقباء فرمى بنفسه فيها فكانت قبره وروي أنّ أمير المؤمنين عليه السلام قال: إنّ ذلك الحمار كلّم رسول الله صلى الله عليه وآله فقال: بأبي أنت وأمّي إنّ أبي حدّثني، عن أبيه، عن جدّه، عن أبيه أنّه كان مع نوح في السّفينة فقام إليه نوح فمسح على كفله ثمّ قال: يخرج من صلب هذا الحمار حمار يركبه سيّد النّبيّين وخاتمهم، فالحمد لله الّذي جعلني ذلك الحمار.

۹۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب حضرت رسول خدا کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے عباس بن عبدالمطلب کے ذریعہ امیرالمومنین علیہ السلام کو بلایا اور عباس سے فرمایا۔ چچا، آپ میری میراث لیں، میرا قرضہ ادا کریں اور میرے وعدے پورے کریں انھوں نے کہا میں بوڑھا کثیر العیال اور قلیل المال ہوں آپ مجھ سے اتنی سخاوت کا مقابلہ کرتے ہیں یعنی آپ کا قرضہ کیسے ادا کر سکتا ہوں اور آپ کے وعدے کیسے پورے کر سکتا ہوں پھر فرمایا میں یہ چیزیں اُسے دوں گا جو ان کا حقدار ہوگا پھر فرمایا اے علیؑ اے محمدؐ کے بھائی تم محمدؐ کے وعدے پورے کرو گے اس کا قرضہ ادا کرو گے اس کی میراث پر قابض ہو گے؟ آپؐ نے فرمایا! ہاں، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یہ قرضہ میرے اوپر ہے اور یہ میراث میرے لئے ہے اس کے بعد میں حضرت کی طرف دیکھنے لگا حضرتؐ نے اپنی انگلی سے انگوٹھی اتاری اور فرمایا لو اس کو میری زندگی میں پہن لو، میں نے انگلی میں پہنتے وقت اس کو دیکھا میں نے خیال کیا کہ یہ انگوٹھی تمام ترکہ سے زیادہ قیمتی ہے پھر حضرتؐ نے بلال کو بلا کر فرمایا میرا خود، زرہ، رایت، قمیض، ذوالفقار (تلوار) وعمامہ سحاب اور چادر ابرقہ اور چھڑی لاؤ، میں نے ابرقہ کو اس سے پہلے نہیں دیکھا تھا یہ ایک کپڑے کا ٹکڑہ تھا جس کی چمک سے آنکھیں چندھیاتی تھیں وہ جنت کے کپڑوں میں سے تھا مجھ سے حضرت نے فرمایا۔ یا علیؑ یہ جبرئیل میرے پاس لائے تھے اور مجھ سے کہا اس کو اپنی زرہ کے حلقوں پر رکھ کر کمر سے باندھو۔ پھر آپؐ نے اپنے عربی جوتے کا جوڑا منگایا ایک ان میں پیوند دار تھا دوسرا بے پیوند، اور دو قمیضیں منگائیں ایک وہ جو شب معراج پہنے ہوئے تھے دوسری وہ جو جنگ احد میں پہنے ہوئے تھے اور تین ٹوپیاں منگائیں ایک سفر والی دوسری عیدین اور جمعہ والی تیسری وہ جسے پہن کر اصحاب کے درمیان بیٹھتے تھے پھر فرمایا۔ اے بلال دو خچر لاؤ ایک شہبا نامی اور دوسرے دلدل اور دو ناقے لاؤ، ناقہ غضبا اور ناقہ قصویٰ اور دونوں گھوڑے ایک جناح نامی جو مسجد کے دروازے پر کھڑا رہتا تھا تاکہ اگر کسی ضرورت سے کسی کو کہیں بھیجنا پڑے تو اس پر سوار ہو کر چلا جائے، دوسرے حیزوم نامی تھا یہ وہ تھا جس سے حضرت فرمایا کرتے تھے آگے بڑھ اے حیزوم، اور عفیر نامی گدھا تھا جب رسولؐ کا انتقال ہوا تو اس نے اپنی رسی توڑ کا اور وہاں سے بھاگ کر قبا میں بنی خطمہ کے کنوئیں پر آیا اور اپنے کو اس میں ڈال دیا، وہیں اس کی قبر بنی، امیرالمومنین سے مروی ہے کہ

ں گدھے نے حضرت رسول خدا سے کہا تھا کہ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں میرے باپ نے اپنے باپ سے اور اس نے اپنے دادا سے اور اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ نوح علیہ السلام کی کشتی میں ایک گدھا تھا۔ نوحؑ اس کے پاس آئے اور اس کے پیٹھ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اس گدھے کی نسل سے ایک گدھا پیدا ہوگا جس پر سید النبیین اور خاتم المرسلین سواری کریں گے پس حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے اس گدھے کا مالک مجھے بنایا۔

اڑتیسواں باب

رسول اللہ صلعم کے تبرکات مثل تابوت بنی اسرائیل تھے

(باب) ۳۸

اَنَّ مَثَلَ سِلاحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَثَلُ التَّابُوْتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ

۱ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ السَّمَّانِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّمَا مَثَلُ السِّلَاحِ فِينَا مَثَلُ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، كَانَتْ بَنُوإِسْرَائِيلَ أَيُّ أَهْلِ بَيْتٍ وُجِدَ التَّابُوتُ عَلَى بَابِهِمْ اُوتُوا النُّبُوَّةَ فَمَنْ صَارَ إِلَيْهِ السِّلَاحُ مِنَّا اُوتِيَ الْإِمَامَةَ.[1]

۱۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہتے ہوئے سنا کہ سلاح رسول کی مثال ہم میں تابوت بنی اسرائیل کی ہے کہ وہ جہاں ہوتے تھے تابوت ان کے دروازے پر ہوتا تھا ان کو نبوت دی گئی پس جہاں تبرکاتِ رسولؐ ہیں ان کو امامت ملی۔

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السُّكَيْنِ، عَنْ نُوحِ بْنِ دَرَّاجٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ إِنَّمَا مَثَلُ السِّلَاحِ فِينَا مَثَلُ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ حَيْثُمَادَارَ التَّابُوتُ دَارَالْمُلْكُ فَأَيْنَمَا دَارَالسِّلَاحُ فِينَا دَارَالْعِلْمُ.

۲۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا۔ تبرکاتِ رسولؐ کی مثال ہم میں تابوت بنی اسرائیل کی ہے جہاں تابوت جاتا تھا وہیں حکومت و سلطنت بھی جاتی ہے پس جہاں تبرکات رسولؐ ہیں وہیں دار العلم ہے۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّمَا مَثَلُ السِّلَاحِ فِينَا مَثَلُ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ حَيْثُمَا دَارَ التَّابُوتُ أُوتُوا النُّبُوَّةَ وَحَيْثُمَا دَارَ السِّلَاحُ فِينَا فَثَمَّ الْأَمْرُ ، قُلْتُ : فَيَكُونُ السِّلَاحُ مُزَايِلاً لِلْعِلْمِ ؟ قَالَ: لَا.

تابوت ۲/۲۴۸ بقرہ

۳۔ امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم میں تبرکات رسولؐ کی مثال تابوت سکینہ کی سی ہے بنی اسرائیل میں جہاں تابوت ہوتا تھا نبوت بھی وہیں ہوتی تھی پس اسی طرح جہاں تبرکات رسولؐ ہیں امامت بھی وہیں ہے میں نے کہا کیا تبرکات مفارق علم ہیں فرمایا۔ نہیں۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّمَا مَثَلُ السِّلَاحِ فِينَا كَمَثَلِ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَيْنَمَا دَارَ التَّابُوتُ دَارَ الْمُلْكُ وَأَيْنَمَا دَارَ السِّلَاحُ فِينَا دَارَ الْعِلْمُ .

۴۔ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ہماری مثال تابوت سکینہ کی سی ہے بنی اسرائیل میں اسی طرح جہاں تبرکات رسولؐ ہیں وہیں امامت ہے وہیں علم ہے۔

توضیح: تابوت بنی اسرائیل کے جہاں کہیں جانے کا مطلب یہ ہے کہ بغیر ٹھہرے چلا گیا ہو جالوت جبراً لے گیا تھا لہٰذا نبوت کا اس سے تعلق نہیں ہو سکتا۔

انتالیسواں باب

ذکر صحیفہ و جفر و جامعہ و مصحف فاطمہ علیہا السلام

(بَابُ) ٣٩

فِيهِ ذِكْرُ الصَّحِيفَةِ وَالْجَفْرِ وَالْجَامِعَةِ وَمُصْحَفِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ [بْنِ] الْحَجَّالِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي أَسْأَلُكَ عَنْ مَسْأَلَةٍ هٰهُنَا أَحَدٌ يَسْمَعُ كَلَامِي؟ قَالَ : فَرَفَعَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام سِتْراً بَيْنَهُ وَبَيْنَ بَيْتٍ آخَرَ فَأَطَّلَعَ فِيهِ ثُمَّ

قَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ! سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ ، قَالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ شِيعَتَكَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَّمَ عَلِيّاً عليه السلام بَاباً يُفْتَحُ لَهُ مِنْهُ أَلْفُ بَابٍ ؟ قَالَ : فَقَالَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ! عَلَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلِيّاً عليه السلام أَلْفَ بَابٍ يُفْتَحُ مِنْ كُلِّ بَابٍ أَلْفُ بَابٍ قَالَ : قُلْتُ : هٰذَا وَاللهِ الْعِلْمُ ، قَالَ : فَنَكَتَ سَاعَةً فِي الْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ . إِنَّهُ لَعِلْمٌ وَمَا هُوَ بِذَاكَ قَالَ : ثُمَّ قَالَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ! وَإِنَّ عِنْدَنَا الْجَامِعَةَ وَمَا يُدْرِيهِمْ مَا الْجَامِعَةُ ؟ قَالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمَا الْجَامِعَةُ ؟ قَالَ : صَحِيفَةٌ طُولُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعاً بِذِرَاعِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ إِمْلَائِهِ مِنْ فَلْقِ فِيهِ وَخَطِّ عَلِيٍّ بِيَمِينِهِ ، فِيهَا كُلُّ حَلَالٍ وَحَرَامٍ وَ كُلُّ شَيْءٍ يَحْتَاجُ النَّاسُ إِلَيْهِ حَتَّى الْأَرْشِ فِي الْخَدْشِ وَ ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَيَّ وَقَالَ : تَأْذَنُ لِي يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ؟ قَالَ: قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّمَا أَنَا لَكَ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ ، قَالَ : فَغَمَزَنِي بِيَدِهِ وَ قَالَ : حَتَّى أَرْشِ هٰذَا ، كَأَنَّهُ مُغْضَبٌ ، قَالَ : قُلْتُ : هٰذَا وَاللهِ الْعِلْمُ ! قَالَ: إِنَّهُ لَعِلْمٌ وَ لَيْسَ بِذَاكَ ، ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ، ثُمَّ قَالَ :وَ إِنَّ عِنْدَنَا الْجَفْرَ وَمَا يُدْرِيهِمْ مَا الْجَفْرُ ؟، قَالَ : قُلْتُ : وَمَا الْجَفْرُ ؟ قَالَ : وِعَاءٌ مِنْ أَدَمٍ فِيهِ عِلْمُ النَّبِيِّينَ وَالْوَصِيِّينَ وَ عِلْمُ الْعُلَمَاءِ الَّذِينَ مَضَوْا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ ، قَالَ : قُلْتُ : إِنَّ هٰذَا هُوَ الْعِلْمُ ، قَالَ : إِنَّهُ لَعِلْمٌ وَلَيْسَ بِذَاكَ ، ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ : وَ إِنَّ عِنْدَنَا لَمُصْحَفَ فَاطِمَةَ (ع) وَمَا يُدْرِيهِمْ مَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ (ع)، قَالَ : قُلْتُ : وَمَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ (ع) ؟ قَالَ : مُصْحَفٌ فِيهِ مِثْلُ قُرْآنِكُمْ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاللهِ مَا فِيهِ مِنْ قُرْآنِكُمْ حَرْفٌ وَاحِدٌ ، قَالَ : قُلْتُ : هٰذَا وَاللهِ الْعِلْمُ، قَالَ : إِنَّهُ لَعِلْمٌ وَمَا هُوَ بِذَاكَ ، ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: إِنَّ عِنْدَنَا عِلْمَ مَا كَانَ وَ عِلْمَ مَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ، قَالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ هٰذَا وَاللهِ هُوَ الْعِلْمُ، قَالَ : إِنَّهُ لَعِلْمٌ وَلَيْسَ بِذَاكَ، قَالَ: قُلْتُ :جُعِلْتُ فِدَاكَ فَأَيُّ شَيْءٍ الْعِلْمُ؟ قَالَ: مَا يَحْدُثُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ الْأَمْرُ بَعْدَ الْأَمْرِ وَالشَّيْءُ بَعْدَ الشَّيْءِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۱۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی میں آپ پر فدا ہوں آپ سے ایک مسئلہ پوچھنا چاہتا ہوں یہاں میرا کوئی کلام سُن تو نہیں رہا ہے حضرت نے وہ پردہ اٹھایا جو اس مکان اور دوسرے کمرے کے درمیان تھا۔ میں نے جھانک کر دیکھا حضرت نے فرمایا۔ اب جو تمہارا دل چاہے پوچھو میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں آپ کے شیعہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے علیؑ کو ایک باب علم کا تعلیم دیا۔ جس سے ہزار باب علم کے آپ پر اور منکشف ہو گئے حضرت نے فرمایا اے۔ ابو محمد (کنیت ابو بصیر) رسول اللہ نے علی کو ہزار باب علم کے تعلیم کئے اور ان پر ہر باب سے ہزار باب اور ظاہر ہوتے میں نے کہا واللہ علم اس کا نام ہے پس حضرت کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا اے ابو محمد ہمارے

پاس جامعہ ہے لوگ کیا جانیں جامعہ کیا ہے میں نے کہا حضور بتائیں جامعہ کیا ہے۔ فرمایا وہ ایک صحیفہ ہے ستر ہاتھ لمبا رسول اللہ کے ہاتھ سے، اور رسول اللہ نے اس کو اپنے دہن مبارک سے بیان فرمایا اور حضرت علی نے اپنے ہاتھ سے اس کو لکھا اس میں تمام حلال و حرام کا ذکر ہے اور ہر اس شئے کا جس کی احتیاج لوگوں کو ہوتی ہے یہاں تک کہ ہلکے سے خراش کی دیت کا بھی ذکر ہے پھر آپ نے اپنا دست مبارک میرے اوپر رکھا اور فرمایا۔ اے ابو محمد مجھے اجازت ہے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں آپ کا ہوں جو چاہے کیجئے۔ حضرت نے اپنی دونوں انگلیوں سے چٹکی لے کر فرمایا اس کی دیت کا بھی ذکر ہے یہ آپ نے ذرا تند لہجے میں کہا۔ میں نے کہا واللہ علم یہی ہے حضرت نے فرمایا صرف اتنا ہی نہیں ہے پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا۔ ہمارے پاس جفر بھی ہے لوگ کیا جانیں جفر کیا ہے۔ میں نے پوچھا حضور جفر کیا ہے فرمایا وہ ایک ظرف ہے آدم کے وقت سے جس میں اوصیا اور انبیاء کے علم کا ذکر اور ان تمام علما کے علم کا جو بنی اسرائیل میں ہو چکے ہیں۔ میں نے کہا بس علم تو یہی ہے فرمایا۔ صرف یہی نہیں ہے پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا۔ ہمارے پاس مصحف فاطمہ بھی ہے لوگ کیا جانیں کہ وہ کیا ہے؟ میں نے کہا کہ وہ کیا ہے؟ فرمایا تمہارے اس قرآن سے (بلحاظ تفصیل و توضیح احکام) وہ مصحف تین گنا زیادہ ہے۔ تمہارے قرآن میں ایک حرف ہے یعنے اجمال ہے میں نے کہا واللہ علم یہ ہے۔ فرمایا۔ صرف یہی نہیں، پھر خاموش رہ کر فرمایا۔ ہمارے پاس علم ما کان و ما یکون ہے قیامت تک کے واقعات کا۔ میں نے کہا واللہ اس کو علم کہتے ہیں فرمایا ہاں اسکے علاوہ بھی ہے میں نے پوچھا وہ کیا ہے فرمایا۔ جو حادثے رات اور دن میں ہوتے ہیں اور جو ایک امر دوسرے کے بعد اور ایک شئے دوسری شئے کے بعد دنیا میں ہوتی ہے اور قیامت تک ہوتی رہے گی ہمیں اس کا بھی علم ہے

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : تَظْهَرُ الزَّنَادِقَةُ فِي سَنَةِ ثَمَانٍ وَ عِشْرِينَ وَ مِائَةٍ وَ ذٰلِكَ أَنِّي نَظَرْتُ فِي مُصْحَفِ فَاطِمَةَ (ع) ، قَالَ : قُلْتُ : وَمَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ ؟ قَالَ : إِنَّ اللهَ تَعَالَىٰ لَمَّا قَبَضَ نَبِيَّهُ صلی الله علیه و آله دَخَلَ عَلَىٰ فَاطِمَةَ (ع) مِنْ وَفَاتِهِ مِنَ الْحُزْنِ مَا لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَأَرْسَلَ اللهُ إِلَيْهَا مَلَكاً يُسَلِّي غَمَّهَا وَ يُحَدِّثُهَا ، فَشَكَتْ ذٰلِكَ إِلَىٰ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ : إِذَا أَحْسَسْتِ بِذٰلِكِ وَ سَمِعْتِ الصَّوْتَ قُولِي لِي ، فَأَعْلَمَتْهُ بِذٰلِكَ فَجَعَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَكْتُبُ كُلَّمَا سَمِعَ حَتَّىٰ أَثْبَتَ مِنْ ذٰلِكَ مُصْحَفاً قَالَ : ثُمَّ قَالَ : أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ مِنَ الْحَلَالِ وَ الْحَرَامِ وَلٰكِنْ فِيهِ عِلْمُ مَا يَكُونُ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ ۱۲۸ھ میں فلاسفہ (بعہد بنی عباس) ظاہر ہوں گے (جو منکر اسلام و توحید ہوں گے یہ میں نے مصحف فاطمہ میں دیکھا ہے میں نے پوچھا مصحف فاطمہ کیا ہے۔ فرمایا جب رسول اللہ کا انتقال ہو گیا تو جناب فاطمہ پر ہجوم غم و اندوہ ہوا ایسا کہ جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ خدا نے ان کے پاس

اس غم میں تسلی دینے کے لئے ایک فرشتہ بھیجا جس نے ان سے کلام کیا۔ حضرت فاطمہؑ نے یہ واقعہ امیر المومنین علیہ السلام سے بیان کیا۔ حضرت نے فرمایا۔ اب جب یہ فرشتہ آئے اور تم اس کی آواز سنو تو مجھے بتانا۔ چنانچہ جب پھر فرشتہ آیا تو حضرت فاطمہ نے ؑ آگاہ کیا۔ امیر المومنین علیہ السلام فرشتے کی تمام باتوں کو لکھتے جاتے تھے یہانتک کہ وہ باتیں اس مصحف میں لکھی گئیں پھر فرمایا اس میں حلال وحرام کا ذکر نہیں بلکہ آئندہ ہونے والے واقعات کا ذکر ہے۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ عِنْدِي الْجَفْرَ الْأَبْيَضَ ، قَالَ : قُلْتُ : فَأَيُّ شَيْءٍ فِيهِ ؟ قَالَ : زَبُورُ دَاوُدَ وَ تَوْرَاةُ مُوسَى وَ إِنْجِيلُ عِيسَى وَ صُحُفُ إِبْرَاهِيمَ وَ الْحَلَالُ وَ الْحَرَامُ ؛ وَ مُصْحَفُ فَاطِمَةَ ، مَا أَزْعُمُ أَنَّ فِيهِ قُرْآناً وَ فِيهِ مَا يَحْتَاجُ النَّاسُ إِلَيْنَا وَلَا نَحْتَاجُ إِلَى أَحَدٍ حَتَّى فِيهِ الْجَلْدَةُ وَ نِصْفُ الْجَلْدَةِ وَ رُبُعُ الْجَلْدَةِ وَ أَرْشُ الْخَدْشِ ؛ وَ عِنْدِي الْجَفْرُ الْأَحْمَرُ ، قَالَ : قُلْتُ : وَ أَيُّ شَيْءٍ فِي الْجَفْرِ الْأَحْمَرِ ؟ قَالَ : السِّلَاحُ وَ ذَلِكَ إِنَّمَا يُفْتَحُ لِلدَّمِ يَفْتَحُهُ صَاحِبُ السَّيْفِ لِلْقَتْلِ ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَعْفُورٍ : أَصْلَحَكَ اللَّهُ أَيَعْرِفُ هَذَا بَنُو الْحَسَنِ ؟ فَقَالَ : إِي وَاللَّهِ كَمَا يَعْرِفُونَ اللَّيْلَ أَنَّهُ لَيْلٌ وَالنَّهَارَ أَنَّهُ نَهَارٌ وَلَكِنَّهُمْ يَحْمِلُهُمُ الْحَسَدُ وَطَلَبُ الدُّنْيَا عَلَى الْجُحُودِ وَالْإِنْكَارِ وَلَوْ طَلَبُوا الْحَقَّ بِالْحَقِّ لَكَانَ خَيْراً لَهُمْ .

۳۔ راوی کہتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا میرے پاس صندوق سفید ہے۔ میں نے پوچھا۔ اس میں کیا ہے فرمایا زبور داؤد، توریت موسیٰ، انجیل عیسیٰ، صحف ابراہیم، حلال وحرام اور مصحف فاطمہ ہے۔ نہیں گمان کرتا میں کہ اس میں قرآن ہے اس میں ہر وہ چیز ہے کہ جس سے لوگ ہماری طرف محتاج ہوں ہم کسی کی طرف محتاج نہیں اس میں (سزا کے لئے) ایک کوڑے، نصف کوڑے اور ربع کوڑے تک کا ذکر ہے اور خراش کی دیت کا بھی اور میرے پاس صندوق سرخ بھی ہے میں نے کہا وہ کیا شئے ہے فرمایا اس میں ہتھیار ہیں وہ خونریزی کیلئے کھولا جائیگا کھولے گا اس کو صاحب ذوالفقار (مراد قائم آل محمدؐ) عبداللہ ابی یعفور نے کہا۔ اللہ آپؑ کی نگرانی کرے۔ اولاد امام حسنؑ اس کو جانتی ہے فرمایا اسی طرح جیسے رات کو جانتے ہیں کہ وہ رات ہے اور دن کو جانتے ہیں کہ وہ دن ہے لیکن حسد ان پر سوار ہے اور طلب دنیا نے ان کو انکار پر آمادہ کر دیا ہے اگر حق کو سچائی کے ساتھ طلب کرتے تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ فِي الْجَفْرِ الَّذِي يَذْكُرُونَهُ لَمَا يَسُوؤُهُمْ ، لِأَنَّهُمْ لَا يَقُولُونَ الْحَقَّ وَالْحَقُّ فِيهِ ، فَلْيُخْرِجُوا قَضَايَا عَلِيٍّ وَفَرَائِضَهُ إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ وَسَلُوهُمْ عَنِ الْخَالَاتِ وَالْعَمَّاتِ[1]

وَلْيُخْرِجُوا مُصْحَفَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَإِنَّ فِيهِ وَصِيَّةَ فَاطِمَةَ وَ مَعَهُ سِلَاحُ رَسُولِ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «فَأْتُوا بِكِتَابٍ مِنْ قَبْلِ هٰذَا أَوْ أَثَارَةٍ مِنْ عِلْمٍ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ».

الاحقاف ۴۶/۴

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ (اولاد حسنؑ مراد فرقہ زیدیہ) جس جفر کا وہ ذکر کرتے ہیں کہ ان کے پاس ہے وہ چیز جو انھیں آزردہ کرتی ہے وہ حق بات نہیں کہتے، حالانکہ اس میں حق ہے ان سے کہو اگر تم سچے ہو تو علی علیہ السلام کے قضا کو نکالو، ان کے میراث کے متعلق مسائل نکالو اور تم ان سے خالاؤں اور پھوپھیوں کی میراث کے متعلق سوال کرو اور ان سے کہو وہ مصحف فاطمہ نکال لائیں اس میں فاطمہ کی وصیت ہے اور اس مصحف کے ساتھ تبرکات رسولؐ ہیں خدا نے فرمایا ہے اگر تم سچے ہو تو پہلی کتاب لاؤ اور علمی آثار لاؤ۔

۵ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: سَأَلَ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنِ الْجَفْرِ فَقَالَ: هُوَ جِلْدُ ثَوْرٍ مَمْلُوءٌ عِلْماً، قَالَ لَهُ: فَالْجَامِعَةُ؟ قَالَ: تِلْكَ صَحِيفَةٌ طُولُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعاً فِي عَرْضِ الْأَدِيمِ مِثْلُ فَخِذِ الْفَالِجِ فِيهَا كُلُّ مَا يَحْتَاجُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَلَيْسَ مِنْ قَضِيَّةٍ إِلَّا وَهِيَ فِيهَا حَتَّى أَرْشِ الْخَدْشِ، قَالَ: فَمُصْحَفُ فَاطِمَةَ قَالَ: فَسَكَتَ طَوِيلاً ثُمَّ قَالَ: إِنَّكُمْ لَتَبْحَثُونَ عَمَّا تُرِيدُونَ وَ عَمَّا لَا تُرِيدُونَ إِنَّ فَاطِمَةَ مَكَثَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ خَمْسَةً وَسَبْعِينَ يَوْماً وَكَانَ دَخَلَهَا حُزْنٌ شَدِيدٌ عَلَى أَبِيهَا وَكَانَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام يَأْتِيهَا فَيُحْسِنُ عَزَاءَهَا عَلَى أَبِيهَا وَيُطَيِّبُ نَفْسَهَا وَيُخْبِرُهَا عَنْ أَبِيهَا وَ مَكَانِهِ وَيُخْبِرُهَا بِمَا يَكُونُ بَعْدَهَا فِي ذُرِّيَّتِهَا وَ كَانَ عَلِيٌّ عليه السلام يَكْتُبُ ذٰلِكَ، فَهٰذَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ.

۵۔ بعض اصحاب نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ جفر کیا چیز ہے فرمایا وہ بیل کی کھال ہے جو مسائل علمیہ سے بھری ہوئی ہے پوچھا جامعہ کیا ہے فرمایا وہ ایک صحیفہ ہے جس کا طول ستر ہاتھ ہے اور جو لپیٹے جانے کے بعد اونٹ کی ران کے برابر ہو جاتا ہے اس میں وہ تمام باتیں ہیں جن کی لوگوں کو احتیاج ہوتی ہے کوئی فیصلہ ایسا نہیں جو اس میں نہ ہو یہاں تک کہ ہلکے سے زخم کی دیت کا بھی ذکر ہے پھر پوچھا مصحف فاطمہ کیا ہے حضرت کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا اس میں ہر وہ چیز ہے جس کو تم تلاش کرتے ہو کرنے کے لئے یا نہ کرنے کے لئے حضرت فاطمہؑ بعد وفات رسولؐ ۷۵ دن زندہ رہیں اور ان پر باپ کا شدید غم طاری تھا جبرئیل ان کے پاس آتے تھے اور تعزیت کرتے تھے اور ان کا دل بہلاتے تھے اور ان کے پدر بزرگوار کا حال سناتے تھے اور ان کی جگہ بتلاتے اور وہ تمام واقعات سناتے تھے جو ان کو پیش آنے والے ہیں حضرت علیؑ ان واقعات کو لکھتے جاتے تھے۔ پس یہ ہے مصحف فاطمہؑ۔

۶ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي بِشْرٍ،

عَنْ بَكْرِ بْنِ كَرِبٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ عِنْدَنَا مَا لَا نَحْتَاجُ مَعَهُ إِلَى النَّاسِ وَ إِنَّ النَّاسَ لَيَحْتَاجُونَ إِلَيْنَا وَإِنَّ عِنْدَنَا كِتَاباً إِمْلَاءُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَخَطُّ عَلِيٍّ عليه السلام ، صَحِيفَةً فِيهَا كُلُّ حَلَالٍ وَحَرَامٍ وَإِنَّكُمْ لَتَأْتُونَنَا بِالْأَمْرِ، فَنَعْرِفُ إِذَا أَخَذْتُمْ بِهِ وَنَعْرِفُ إِذَا تَرَكْتُمُوهُ.

۶۔ راوی کہتا ہے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے پاس وہ چیز ہے کہ ہم اس کی وجہ سے لوگوں کے محتاج نہیں بلکہ لوگ ہمارے محتاج ہیں ہمارے پاس ایک کتاب ہے جس کو رسول اللہ نے لکھوا یا حضرت نے لکھا اس میں حلال وحرام کا ذکر ہے ہم جانتے ہیں اس امر کو جسے تم شروع کرتے ہو اور جانتے ہیں جب تم ختم کرتے ہو۔

۷ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اُذَيْنَةَ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ وَبُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَ زُرَارَةَ أَنَّ عَبْدَالْمَلِكِ بْنَ أَعْيَنَ قَالَ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ الزَّيْدِيَّةَ وَالْمُعْتَزِلَةَ قَدْ أَطَافُوا بِمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ فَهَلْ لَهُ سُلْطَانٌ ؟ فَقَالَ : وَاللهِ إِنَّ عِنْدِي لَكِتَابَيْنِ فِيهِمَا تَسْمِيَةُ كُلِّ نَبِيٍّ وَ كُلِّ مَلِكٍ يَمْلِكُ الْأَرْضَ ،لَا وَاللهِ مَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ فِي وَاحِدٍ مِنْهُمَا .

۷۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ زیدیہ اور معتزلہ (فرقے) محمد بن عبداللہ (بن حسن بن حسن بن علی) کے گرد جمع ہو گئے ہیں، پس کیا ان کے پاس امامت کی کوئی دلیل ہے فرمایا۔ واللہ ہمارے پاس دو کتابیں ہیں جن میں ہر نبی کا نام لکھا ہے اور ہر بادشاہ کا جو روئے زمین پر کسی علاقے کا حکمران ہو، محمد بن عبداللہ ان دونوں گروہوں میں سے ایک بھی نہیں۔

۸ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ سُكَّرَةَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقَالَ : يَا فُضَيْلُ أَتَدْرِي فِي أَيِّ شَيْءٍ كُنْتُ أَنْظُرُ قُبَيْلُ، قَالَ: قُلْتُ: لَا قَالَ: كُنْتُ أَنْظُرُ فِي كِتَابِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ، لَيْسَ مِنْ مَلِكٍ يَمْلِكُ [الْأَرْضَ] إِلَّا وَهُوَ مَكْتُوبٌ فِيهِ بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَمَا وَجَدْتُ لِوُلْدِ الْحَسَنِ فِيهِ شَيْئاً .

۸۔ فُضیل سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا تو آپ نے فرمایا تم جانتے ہو کہ میں تمہارے آنے سے پہلے کیا دیکھ رہا تھا۔ میں نے کہا۔ نہیں فرمایا میں مصحف فاطمہ دیکھ رہا تھا اسمیں تمام بادشاہوں۔ کے نام مع ان کے باپ کے ناموں کے لکھے ہیں میں نے ان میں اولاد امام حسن کا کوئی نام نہ دیکھا۔

چالیسواں باب

شان انا انزلناہ فی لیلۃ القدر اور اس کی تفسیر

(بَابُ)

فِي شَأْنِ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَتَفْسِيرِهَا

١ـ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِاللهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ الْحَرِيشِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: بَيْنَا أَبِي عليه السلام يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ إِذَا رَجُلٌ مُعْتَجِرٌ قَدْ قُيِّضَ لَهُ فَقَطَعَ عَلَيْهِ أُسْبُوعَهُ حَتَّى أَدْخَلَهُ إِلَى دَارٍ جَنْبَ الصَّفَا فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَكُنَّا ثَلَاثَةً فَقَالَ: مَرْحَباً يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِي وَقَالَ: بَارَكَ اللهُ فِيكَ يَا أَمِينَ اللهِ بَعْدَ آبَائِهِ. يَا أَبَا جَعْفَرٍ إِنْ شِئْتَ فَأَخْبِرْنِي وَ إِنْ شِئْتَ فَأَخْبَرْتُكَ وَإِنْ شِئْتَ سَلْنِي وَإِنْ شِئْتَ سَأَلْتُكَ، وَإِنْ شِئْتَ فَاصْدُقْنِي وَإِنْ شِئْتَ صَدَقْتُكَ؟ قَالَ: كُلَّ ذٰلِكَ أَشَاءُ قَالَ: فَإِيَّاكَ أَنْ يَنْطِقَ لِسَانُكَ عِنْدَ مَسْأَلَتِي بِأَمْرٍ تُضْمِرُ لِي غَيْرَهُ قَالَ: إِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ مَنْ فِي قَلْبِهِ عِلْمَانِ يُخَالِفُ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ وَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَبَى أَنْ يَكُونَ لَهُ عِلْمٌ فِيهِ اخْتِلَافٌ قَالَ: هٰذِهِ مَسْأَلَتِي وَقَدْ فَسَّرْتَ طَرَفاً مِنْهَا، أَخْبِرْنِي عَنْ هٰذَا الْعِلْمِ الَّذِي لَيْسَ فِيهِ اخْتِلَافٌ مَنْ يَعْلَمُهُ؟ قَالَ: أَمَّا جُمْلَةُ الْعِلْمِ فَعِنْدَ اللهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَ أَمَّا مَا لَابُدَّ لِلْعِبَادِ مِنْهُ فَعِنْدَ الْأَوْصِيَاءِ قَالَ: فَفَتَحَ الرَّجُلُ عَجِيرَتَهُ وَاسْتَوَى جَالِساً وَتَهَلَّلَ وَجْهُهُ وَقَالَ: هٰذِهِ أَرَدْتُ وَلَهَا أَتَيْتُ، زَعَمْتَ أَنَّ عِلْمَ مَا لَا اخْتِلَافَ فِيهِ مِنَ الْعِلْمِ عِنْدَ الْأَوْصِيَاءِ فَكَيْفَ يَعْلَمُونَهُ؟ قَالَ: كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَعْلَمُهُ إِلَّا أَنَّهُمْ لَا يَرَوْنَ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَرَى، لِأَنَّهُ كَانَ نَبِيّاً وَهُمْ مُحَدَّثُونَ وَإِنَّهُ كَانَ يَفِدُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَسْمَعُ الْوَحْيَ وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ، فَقَالَ: صَدَقْتَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ، سَآتِيكَ بِمَسْأَلَةٍ صَعْبَةٍ،[۳] أَخْبِرْنِي عَنْ هٰذَا الْعِلْمِ مَا لَهُ لَا يَظْهَرُ كَمَا كَانَ يَظْهَرُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله؟ قَالَ: فَضَحِكَ أَبِي عليه السلام وَقَالَ: أَبَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُطْلِعَ عَلَى عِلْمِهِ إِلَّا مُمْتَحَناً لِلْإِيمَانِ بِهِ كَمَا قَضَى عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله أَنْ يَصْبِرَ عَلَى أَذَى قَوْمِهِ وَلَا يُجَاهِدَهُمْ إِلَّا بِأَمْرِهِ، فَكَمْ مِنِ اكْتِتَامٍ قَدِ اكْتَتَمَ بِهِ

حَتّٰى قِيلَ لَهُ: «اصْدَعْ بِمٰا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ»[۲] وَايْمُ اللهِ أَنْ لَوْ صَدَعَ قَبْلَ ذٰلِكَ لَكٰانَ آمِناً وَلٰكِنَّهُ إِنَّمٰا نَظَرَ فِي الطّٰاعَةِ وَخٰافَ الْخِلٰافَ فَلِذٰلِكَ كَفَّ فَوَدِدْتُ أَنَّ عَيْنَكَ تَكُونُ مَعَ مَهْدِيِّ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَالْمَلٰائِكَةُ بِسُيُوفِ آلِ دٰاوُدَ بَيْنَ السَّمٰاءِ وَالْأَرْضِ تُعَذِّبُ أَرْوٰاحَ الْكَفَرَةِ مِنَ الْأَمْوٰاتِ وَتُلْحِقُ بِهِمْ أَرْوٰاحَ أَشْبٰاهِهِمْ مِنَ الْأَحْيٰاءِ ثُمَّ أَخْرَجَ سَيْفاً ثُمَّ قٰالَ: هٰا إِنَّ هٰذٰا مِنْهٰا، قٰالَ: فَقٰالَ: أَبِي إِي وَالَّذِي اصْطَفىٰ مُحَمَّداً عَلَى الْبَشَرِ، قٰالَ: فَرَدَّ الرَّجُلُ اعْتِجٰارَهُ وَقٰالَ: أَنٰا إِلْيٰاسُ مٰا سَأَلْتُكَ عَنْ أَمْرِكَ وَبِي مِنْهُ جَهٰالَةٌ غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ يَكُونَ هٰذَا الْحَدِيثُ قُوَّةً لِأَصْحٰابِكَ وَسَأُخْبِرُكَ بِآيَةٍ أَنْتَ تَعْرِفُهٰا إِنْ خٰاصَمُوا بِهٰا فَلَجُوا

قٰالَ فَقٰالَ لَهُ أَبِي (عليه السلام) إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ بِهٰا، قٰالَ قَدْ شِئْتُ، قٰالَ: إِنَّ شِيعَتَنٰا إِنْ قٰالُوا لِأَهْلِ الْخِلٰافِ لَنٰا: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لِرَسُولِهِ ﷺ: إِنّٰا أَنْزَلْنٰاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ - إِلىٰ آخِرِهٰا - فَهَلْ كٰانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْلَمُ مِنَ الْعِلْمِ شَيْئاً لٰا يَعْلَمُهُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ أَوْ يَأْتِيهِ بِهِ جَبْرَئِيلُ (عليه السلام) فِي غَيْرِهٰا؟ فَإِنَّهُمْ سَيَقُولُونَ: لٰا، فَقُلْ لَهُمْ: فَهَلْ كٰانَ لِمٰا عَلِمَ بُدٌّ مِنْ أَنْ يُظْهِرَ؟ فَيَقُولُونَ: لٰا، فَقُلْ لَهُمْ: فَهَلْ كٰانَ فِيمٰا أَظْهَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ عِلْمِ اللهِ عَزَّ ذِكْرُهُ اخْتِلٰافٌ؟ فَإِنْ قٰالُوا: لٰا، فَقُلْ لَهُمْ: فَمَنْ حَكَمَ بِحُكْمِ اللهِ فِيهِ اخْتِلٰافٌ فَهَلْ خٰالَفَ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ - فَإِنْ قٰالُوا: لٰا، فَقَدْ نَقَضُوا أَوَّلَ كَلٰامِهِمْ - فَقُلْ لَهُمْ: مٰا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللهُ وَالرّٰاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ، فَإِنْ قٰالُوا: مَنِ الرّٰاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ؟ فَقُلْ: مَنْ لٰا يَخْتَلِفُ فِي عِلْمِهِ، فَإِنْ قٰالُوا: فَمَنْ هُوَ ذٰاكَ؟ فَقُلْ: كٰانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صٰاحِبَ ذٰلِكَ، فَهَلْ بَلَّغَ أَوْ لٰا؟ فَإِنْ قٰالُوا: قَدْ بَلَّغَ فَقُلْ: فَهَلْ مٰاتَ ﷺ وَالْخَلِيفَةُ مِنْ بَعْدِهِ يَعْلَمُ عِلْماً لَيْسَ فِيهِ اخْتِلٰافٌ؟ فَإِنْ قٰالُوا: لٰا، فَقُلْ: إِنَّ خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُؤَيَّدٌ وَلٰا يَسْتَخْلِفُ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلّٰا مَنْ يَحْكُمُ بِحُكْمِهِ وَإِلّٰا مَنْ يَكُونُ مِثْلَهُ إِلَّا النُّبُوَّةَ وَإِنْ كٰانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَمْ يَسْتَخْلِفْ فِي عِلْمِهِ أَحَداً فَقَدْ ضَيَّعَ مَنْ فِي أَصْلٰابِ الرِّجٰالِ مِمَّنْ يَكُونُ بَعْدَهُ فَإِنْ قٰالُوا لَكَ: فَإِنَّ عِلْمَ رَسُولِ اللهِ ﷺ كٰانَ مِنَ الْقُرْآنِ[۱] فَقُلْ: حٰمٓ ۞ وَالْكِتٰابِ الْمُبِينِ ۞ إِنّٰا أَنْزَلْنٰاهُ فِي لَيْلَةٍ مُبٰارَكَةٍ [إِنّٰا كُنّٰا مُنْذِرِينَ ۞ فِيهٰا] إِلىٰ قَوْلِهِ: «إِنّٰا كُنّٰا مُرْسِلِينَ» فَإِنْ قٰالُوا لَكَ: لٰا يُرْسِلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلّٰا إِلىٰ نَبِيٍّ فَقُلْ: هٰذَا الْأَمْرُ الْحَكِيمُ الَّذِي يُفْرَقُ فِيهِ هُوَ مِنَ الْمَلٰائِكَةِ وَالرُّوحِ الَّتِي تَنْزِلُ مِنْ سَمٰاءٍ إِلىٰ سَمٰاءٍ أَوْ مِنْ سَمٰاءٍ إِلىٰ أَرْضٍ فَإِنْ قٰالُوا مِنْ سَمٰاءٍ إِلىٰ سَمٰاءٍ فَلَيْسَ فِي السَّمٰاءِ أَحَدٌ يَرْجِعُ مِنْ طٰاعَةٍ إِلىٰ مَعْصِيَةٍ، فَإِنْ قٰالُوا مِنْ سَمٰاءٍ إِلىٰ أَرْضٍ

دخان ۴۴/۳

وَأَهْلُ الْأَرْضِ أَحْوَجُ الْخَلْقِ إِلَى ذٰلِكَ فَقُلْ: فَهَلْ لَهُمْ بُدٌّ مِنْ سَيِّدٍ يَتَحَاكَمُونَ إِلَيْهِ؟ فَإِنْ قَالُوا: فَإِنَّ الْخَلِيفَةَ هُوَ حَكَمُهُمْ فَقُلْ: «اللهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ـ إِلَى قَوْلِهِ ـ: خَالِدُونَ» لَعَمْرِي مَا فِي الْأَرْضِ وَ لَا فِي السَّمَاءِ وَلِيٌّ لِلّٰهِ عَزَّ ذِكْرُهُ إِلَّا وَهُوَ مُؤَيَّدٌ وَمَنْ أُيِّدَ لَمْ يُخْطِ وَمَا فِي الْأَرْضِ عَدُوٌّ لِلّٰهِ عَزَّ ذِكْرُهُ إِلَّا وَهُوَ مَخْذُولٌ وَمَنْ خُذِلَ لَمْ يُصِبْ، كَمَا أَنَّ الْأَمْرَ لَابُدَّ مِنْ تَنْزِيلِهِ مِنَ السَّمَاءِ يَحْكُمُ بِهِ أَهْلُ الْأَرْضِ كَذٰلِكَ لَابُدَّ مِنْ وَالٍ، فَإِنْ قَالُوا: لَا نَعْرِفُ هٰذَا فَقُلْ: [لَهُمْ] قُولُوا مَا أَحْبَبْتُمْ؛ أَبَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ أَنْ يَتْرُكَ الْعِبَادَ وَ لَا حُجَّةَ عَلَيْهِمْ؛ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: ثُمَّ وَقَفَ فَقَالَ: هٰهُنَا يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؛ بَابٌ غَامِضٌ أَرَأَيْتَ إِنْ قَالُوا: حُجَّةُ اللهِ، الْقُرْآنُ؟ قَالَ: إِذَنْ أَقُولُ لَهُمْ، إِنَّ الْقُرْآنَ لَيْسَ بِنَاطِقٍ يَأْمُرُ وَ يَنْهَى وَلٰكِنْ لِلْقُرْآنِ أَهْلٌ يَأْمُرُونَ وَيَنْهَوْنَ وَأَقُولُ: قَدْ عَرَضَتْ لِبَعْضِ أَهْلِ الْأَرْضِ مُصِيبَةٌ مَا هِيَ فِي السُّنَّةِ وَالْحُكْمِ الَّذِي لَيْسَ فِيهِ اخْتِلَافٌ وَلَيْسَتْ فِي الْقُرْآنِ أَبَى اللهُ لِعِلْمِهِ بِتِلْكَ الْفِتْنَةِ أَنْ تَظْهَرَ فِي الْأَرْضِ وَ لَيْسَ فِي حُكْمِهِ رَادٌّ لَهَا وَ مُفَرِّجٌ عَنْ أَهْلِهَا فَقَالَ: هٰهُنَا تَفْلُجُونَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ أَشْهَدُ أَنَّ اللهَ عَزَّ ذِكْرُهُ قَدْ عَلِمَ بِمَا يُصِيبُ الْخَلْقَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ أَوْ فِي أَنْفُسِهِمْ مِنَ الدِّينِ أَوْ غَيْرِهِ فَوَضَعَ الْقُرْآنَ دَلِيلاً، قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ: هَلْ تَدْرِي يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ، دَلِيلٌ مَا هُوَ؟ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام، نَعَمْ فِيهِ جُمَلُ الْحُدُودِ وَ تَفْسِيرُهَا عِنْدَ الْحُكْمِ فَقَالَ أَبَى اللهُ أَنْ يُصِيبَ عَبْداً بِمُصِيبَةٍ فِي دِينِهِ أَوْ فِي نَفْسِهِ أَوْ [فِي] مَالِهِ لَيْسَ فِي أَرْضِهِ مِنْ حُكْمِهِ قَاضٍ بِالصَّوَابِ فِي تِلْكَ الْمُصِيبَةِ قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ: أَمَّا فِي هٰذَا الْبَابِ فَقَدْ فَلَجْتُمْ بِحُجَّةٍ إِلَّا أَنْ يَفْتَرِيَ خَصْمُكُمْ عَلَى اللهِ فَيَقُولُ: لَيْسَ لِلّٰهِ جَلَّ ذِكْرُهُ حُجَّةٌ وَ لٰكِنْ أَخْبِرْنِي عَنْ تَفْسِيرِ «لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ»؟ مِمَّا خُصَّ بِهِ عَلِيٌّ «وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ» قَالَ: فِي أَبِي فُلَانٍ وَأَصْحَابِهِ وَاحِدَةٌ مُقَدَّمَةٌ وَوَاحِدَةٌ مُؤَخَّرَةٌ «لَا تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ» مِمَّا خُصَّ بِهِ عَلِيٌّ عليه السلام «وَ لَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ» مِنَ الْفِتْنَةِ الَّتِي عَرَضَتْ لَكُمْ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ الرَّجُلُ: أَشْهَدُ أَنَّكُمْ أَصْحَابُ الْحُكْمِ الَّذِي لَا اخْتِلَافَ فِيهِ ثُمَّ قَامَ الرَّجُلُ وَذَهَبَ فَلَمْ أَرَهُ.

حدید ۲۳/ ۲۳

۱۔ حضرت امام محمد تقیؑ سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جب میرے پدر بزرگوار رضا نہ کعبہ

کا طواف کر رہے تھے ناگاہ ایک شخص سر اور چہرہ کو ڈھانپے ہوئے آیا اور آپ سے کچھ کہنا چاہا۔ حضرت نے طواف قطع کئے اور اس شخص نے آپ کو ایک گھر میں جو کوہ صفا کے پہلو میں تھا داخل کیا اور کسی کو مجھے بلانے کے لئے بھیجا اب ہم تین شخص وہاں ہوگئے۔ اس نے کہا۔ مرحبا یابن رسول اللہ، پھر میرے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ اے اپنے آبا و اجداد کے بعد خدا کے امین۔ اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے، اے ابوجعفر! اگر آپ چاہیں تو مجھے بتائیں یا چاہیں تو میں آپ کو خبر دوں، اگر آپ چاہیں تو مجھ سے سوال کریں ورنہ میں آپ سے سوال کروں، اگر آپ چاہیں تو میری تصدیق کریں ورنہ میں آپ کی تصدیق کروں، فرمایا مجھے سب منظور ہے اس نے کہا اپنے آپ کو اس بات سے بچایئے کہ میرے سوال کے جواب آپ مجھ سے وہ بات کہیں جس کا غیر آپ کے دل میں ہو۔ حضرت نے فرمایا ایسا تو وہ کرے گا جس کے دل میں دو علم ہوں ایک دوسرے کے مخالف، خدا نے منع کیا ہے ایسے علم سے جس میں اختلاف ہو اس نے کہا میرا یہی سوال تھا جس کا ایک پہلو میں نے نمایاں کر دیا۔ اب آپ مجھے وہ علم بتایئے جس میں اختلاف نہ ہو اس کے جاننے والے کے لئے فرمایا۔ پورا پورا علم تو خدا کے پاس ہے لیکن جتنا علم بندوں کے لئے ضروری ہے وہ اوصیا رسولؐ کے پاس ہے یہ سن کر اس نے اپنے منہ پر سے کپڑا ہٹایا اور ٹھیک ہو کر بیٹھ گیا اور چہرہ چمک اٹھا کہنے لگا یہی میرا مقصد تھا اور اسی لئے میں آیا ہوں آپ کا دعویٰ ہے کہ وہ اوصیاء ہیں جنکے علم میں کوئی اختلاف نہیں، پس ان کو یہ علم کیونکر حاصل ہوتا ہے فرمایا جیسے رسول اللہ کو ہوتا ہے فرق یہ ہے کہ وہ اس چیز کو نہیں دیکھتے جس کو رسول اللہ دیکھتے ہیں کیونکہ وہ نبی ہیں اور اوصیاء محدث ہیں، رسول بذریعہ وحی خدا سے لیتے ہیں اوصیا پر وحی نازل نہیں ہوتی، اس نے کہا یابن رسول اللہ آپ نے سچ کہا ہے اب ایک مشکل مسئلہ میرے سامنے ہے اس کو بھی حل کیجئے وہ علم جس میں جمیع محتاج الیہ کے ساتھ کوئی اختلاف نہیں ہوتا۔ اوصیاء اس علم سے کیوں نہیں غلبہ حاصل کرتے اس طرح جس طرح رسول اللہ حاصل کرتے تھے یہ سن کر میرے پدر بزرگوار ہنسے اور فرمایا اللہ نے منع کیا ہے اس سے کہ اس کے علم پر مطلع کیا جائے مگر اس کو جس کے ایمان کا امتحان لیا گیا ہو۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے رسول اللہ کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ قوم کی اذیت پر صبر کریں اور بغیر اس کے حکم کے ان سے جہاد نہ کریں رسول اللہ نے امر حق کو پوشیدہ رکھا، پھر خدا کا حکم ہوا جو تم کو دیا گیا ہے اسے ظاہر کر دو اور مشرکوں سے روگردانی کرو، خدا کی قسم اگر اس سے پہلے بھی ظاہر کر دیتے تو امن میں رہتے لیکن انھوں نے اطاعت کو پیش نظر رکھا اور خدا کے خلاف کرنے سے ڈرے، اس لئے رکے رہے میں چاہتا ہوں کہ تمہاری نظر اس امت کے مہدی کی طرف لگی رہے اور ان ملائکہ کی طرف جو آلِ داؤد (یعنی سلیمانؑ کی تلوار جس نے تمام عالم کو مسخر کر لیا تھا) کی تلواروں کی طرح مابین آسمان و زمین ہوں گے، معذب ہوں گی اس وقت مُردہ کافروں کی روحیں اور ملحق ہوں گی ان سے ان زندوں کی روحیں بھی جو کفر میں ان سے مشابہ ہوں گی پھر حضرت نے اپنی تلوار نکال کر فرمایا یہ بھی انہی تلواروں میں سے ہے پھر فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس نے انسانوں میں سے محمد مصطفیٰؐ کو انتخاب کیا (یہ وہی ہے) اس کے بعد اس شخص نے نقاب الٹ دی اور کہا میں الیاس (نبی) ہوں میں نے جو سوالات آپ سے کئے وہ از روئے جہالت نہ تھے بلکہ میں یہ چاہتا تھا کہ اس گفتگو سے آپ کے اصحاب کو قوت پہنچے۔ اب میں آپ سے بیان کرتا ہوں وہ آیت جسے آپ جانتے ہیں کہ اگر مخاصمہ کریں اس سے تو اپنے مخالف پر

غالب آئیں۔ حضرت نے فرمایا۔ میرے پدر بزرگوار نے اس سے کہا اگر تم چاہو تو میں اس آیت کو خود بیان کردوں اس نے کہا ضرور، فرمایا ہمارے شیعوں کو چاہیئے کہ اپنے اہلِ خلاف سے کہیں کہ خدا اپنے رسولؐ سے فرماتا ہے انا انزلناہ فی لیلۃ القدر الخ پس رسول اللہ پہلے سے جانتے تھے اس چیز کو جسے نہیں جانتے تھے اس رات کو جبرئیل ان کے پاس کوئی نئی چیز لے کر آئے تھے اگر وہ کہیں نہیں تو ان سے پوچھا جائے کہ شب قدر میں جو چیز لائی گئی تھی وہ کیا ایسی تھی کہ اس کا ظاہر کرنا ضروری تھا اگر وہ کہیں نہیں تو ان سے پوچھا جائے آیا جو رسول اللہ نے علم خدا سے ظاہر کیا اس میں اور اس میں کوئی اختلاف تھا؟ اگر وہ کہیں نہیں تو ان سے کہیں جو شخص حکم کرتا ہے حکم خدا میں اختلاف کے ساتھ تو وہ مخالفت رسولؐ کرتا ہے یا نہیں، پس وہ کہیں گے ہاں اور اگر نہیں کہیں گے تو انھوں نے اپنے پہلے کلام کے خلاف کہا۔ پس ان سے کہو (اس صورت میں تم نے اس آیت کا مطلب نہیں سمجھا۔ پس اب یہ تسلیم کرو) اس کی تاویل نہیں جانتے۔ مگر اللہ والراسخون فی العلم، اگر وہ پوچھیں راسخون فی العلم کون ہیں تو کہو جن کے علم میں اختلاف نہیں اگر وہ کہیں وہ کون ہیں تو کہو رسولؐ اللہ ایسے تھے پس آیا انھوں نے تبلیغ کی یا نہیں اگر وہ کہیں کی ہے تو کہو، جب رسول اللہ کا انتقال ہوا تو ان کا خلیفہ ایسا ہونا چاہیئے کہ اس کے پاس بھی وہ علم ہو کہ اس میں اختلاف نہ ہو اگر وہ کہیں کہ ایسا نہیں تو کہو کہ خلیفۂ رسول مؤید من اللہ ہوتا ہے اور رسول مؤید من اللہ ہوتا ہے اور رسول خلیفہ اسی کو بنائیں گے جو ان کے حکم کے مطابق حکم کرے اور سوائے نبوت ہر شے میں وہ رسولؐ کی مثل ہو اور اگر رسول اللہ نے اپنے علم میں کسی کو اپنا جانشین نہ بنایا ہوتا تو حضرت کے بعد آنے والی نسلیں ضائع ہو جائیں پس اگر وہ کہیں کہ علم رسول اللہ قرآن سے تھا تو یہ آیت پڑھو حٰمٓ، قسم ہے کتاب مبین کی۔ ہم نے قرآن کو مبارک رات (شب قدر) میں نازل کیا۔ ہم اس میں ڈرانے والے ہیں الی قولہ ہم رسولوں کو بھیجنے والے ہیں پس اگر کہیں کہ خدا تو اپنے پیغام ہر نبی کے پاس بھیجتا ہے تو ان سے کہو کہ خداوند حکیم کا امر (جو شب قدر میں ہوتا ہے) اس سے الگ ہے جو قرآن میں ہے بتاؤ کہ کیا یہ امر ملائکہ آسمان سے آسمان کی طرف لے جاتے ہیں یا آسمان سے زمین کی طرف اگر کہیں آسمان سے آسمان کی طرف تو پوچھو آسمانوں میں وہ کون ہے جو طاعت سے معصیت کی طرف لوٹتا ہے اگر وہ کہیں کہ فرشتے آسمان سے زمین پر آتے ہیں کیونکہ زمین والے سب سے زیادہ محتاج ہدایت ہیں تو تم ان سے کہو کہ لامحالہ ان کو ایسے سردار کی ضرورت ہوگی جس سے وہ اپنے معاملات میں فیصلہ کرائیں

اگر وہ کہیں کہ خلیفہ کا حکم ہے تو ان سے کہو خدا فرماتا ہے اللہ ان لوگوں کا ولی ہے جو ایمان والے ہیں وہ انکو تاریکیوں سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے قسم خدا کی آسمان و زمین میں کوئی خدا کا ولی نہیں، مگر یہ کہ وہ مؤید من اللہ ہے اور جو مؤید من اللہ ہے وہ خطا نہیں کریگا اور روئے زمین پر کوئی خدا کا دشمن نہیں مگر ذلیل اور جو رسوا ہے وہ راہ ثواب پر نہیں ہو سکتا جس طرح امر کی تنزیل آسمان سے ضروری ہے تاکہ اس کے مطابق اہل زمین کے درمیان حکم کیا جائے اسی طرح ضروری ہے ایک ولی کا ہونا تاکہ لوگوں کے معاملات کا فیصلہ کرے، اگر وہ کہیں کہ ہم اسے نہیں پہچانتے تو کہو تم نے اسے دوست نہیں رکھا، خدا کو یہ بات پسند نہیں کہ بعد محمدؐ وہ اپنے بندوں کو اس طرح چھوڑ دے کہ ان پر کوئی حجت نہ ہو۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں پھر میرے والد ماجد خاموش رہے۔ الیاسؑ نے کہا یا ابن رسول اللہ! اب ایک اور مشکل کا سامنا ہے، غور کیجیئے۔ اگر وہ کہیں حجت خدا قرآن ہے تو کیا جواب ہوگا۔ فرمایا۔ میں ان سے کہوں گا کہ قرآن امر و نہی کے

کے متعلق بولنے والا نہیں بلکہ قرآن کے لئے اس کے کچھ اہل ہیں جو امر کرتے ہیں اور نہی کرتے ہیں اور میں کہوں گا بعض اہل زمین کو ایسے مشکل سوالات کا سامنا ہوتا ہے کہ جن کا جواب احادیث میں نہیں اور کوئی حکم رسول ایسا نہیں ملتا جس میں اختلاف نہ ہو اور قرآن میں بھی کوئی صریح حکم نہیں (تو قرآن کیونکر حجت ہوگا) اور خدا کو یہ ناپسند ہے کہ روئے زمین پر ایسا فتنہ ہو کہ جس کا اسے علم ہے اور اس کا کوئی فیصلہ کرنے والا نہ ہو تاکہ اہل ارض کی دل تنگی دور ہو اور درست فیصلہ کر کے لوگوں کو معصیت سے بچائے۔

اس شخص نے کہا (مراد الیاس) اس باب میں آپ نے حجت پوری کر دی۔ اس سے انکار نہ کرے گا مگر تمہارا وہ دشمن جو اللہ پر افترا کرتے ہوئے کہے کہ خدا نے حجت کا ذکر قرآن میں نہیں کیا۔ اب آپ مجھے اس کی تفسیر بتلائیے "تاکہ تم مایوس نہ ہو اس چیز پر جو فوت ہوئی" یہ علی سے مخصوص ہے اور مت اترا ؤ اس پر جو تم کو دیا گیا ہے" یہ کس سے متعلق ہے؟ حضرت نے فرمایا یہ فلاں اس کے ساتھیوں کے متعلق ہے (جو خلافت پر اترائے اور لاتاسوعلی ما فاتکم" علی کے بارہ میں ہے اور آیت کا ایک حصہ مقدم ہے اور ایک موخر ہے۔ پہلے حصہ سے مراد یہ ہے کہ تم خوش نہ ہو اس فتنہ سے جو تم کو بعد رسول پیش آنے والا ہے۔

اس پر (الیاسؑ نے) کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان اصحاب حکم میں سے ہیں جن کے فیصلوں میں اختلاف نہیں یہ کہہ کر وہ شخص اٹھ کھڑا ہوا اور چلا گیا اور پھر کسی نے اس کو نہ دیکھا۔

اس حدیث کے آغاز میں سورۂ انا انزلناہ سے جو استدلال کیا گیا ہے۔ اس کی توضیح یہ ہے۔

توضیح:۔ اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر میں قرآن رسول اللہ پر نازل کیا۔ ملائکہ اور روح شب قدر میں ہر امر کو بیان و تاویل کے ساتھ لے کر ہر سال نازل ہوتے ہیں جیساکہ تنزل کے فعل مستقبل سے ظاہر ہوتا ہے کہ زمانہ آئندہ میں اس کی تجدید ہوتی رہتی ہے اب ہم کہتے ہیں۔ کیا رسولؐ کے پاس اس علم کے حاصل کرنے کا جس کی طرف امت محتاج ہو۔ سوائے اس کے جو من عند اللہ آسمان سے ان تک پہنچتا تھا کوئی اور بھی طریقہ تھا خواہ شب قدر میں ہو یا اس کے علاوہ یا کوئی اور طریقہ نہ تھا، پہلی بات تو تسلیم نہیں۔ کیونکہ اجماع امت اس پر ہے کہ ان کا علم نہ تھا مگر من عند اللہ جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ ان ہو الا وحی یوحیٰ۔ پس دوسری بات ثابت ہوئی۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا جائز ہے رسولؐ کے لئے یہ امر کہ وہ ایسے علم کو جس کی طرف امت محتاج ہے ظاہر نہ کرے یا کرے پہلی صورت بالکل باطل ہے کیونکہ حضرت پر وحی اسی لئے ہوتی تھی کہ وہ لوگوں تک پہنچائیں اور خدا کی طرف آنے کی لوگوں کو ہدایت کریں پس دوسری صورت ثابت ہوئی۔ اب سوال یہ ہے کہ جو علم رسول اللہ کو خدا کی طرف سے دیا گیا تھا کیا اس میں اختلاف تھا کہ ایک وقت ایک معاملہ کا حکم دیں اور دوسرے وقت دوسرا، درآنحالیکہ مسئلہ بعینہٖ وہی ہے یا ایسا نہ ہو پہلی صورت باطل ہے کیونکہ رسول اللہ جو حکم دیتے ہیں وہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور خدا کے حکم میں اختلاف کیسا؟ وہ فرماتا ہے اگر یہ قرآن خدا کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو لوگ اس میں اختلاف کثیر پاتے۔

پھر ہم یہ سوال کرتے ہیں جو شخص اپنے احکام میں اختلاف بیان کرتا ہو تو آیا اس نے اپنے اس فعل و حکم میں

رسول کی مخالفت کی یا نہیں پہلی صورت باطل ہے کیونکہ رسول اللہ کے حکم میں اختلاف نہ تھا۔ پس دوسری صورت ثابت ہوئی، اب ہم پوچھتے ہیں جس کے حکم میں اختلاف تو نہیں آیا اس کے علم کے لئے من غیر جہت اللہ، کوئی اور طریقہ بھی ہے واسطہ یا بالواسطہ اور علم آیات متشابہ جن سے اختلاف ہوتا ہے خدا کے سوا اور طریقہ سے حاصل ہوتا ہے یا نہیں پہلی صورت چونکہ باطل ہے لہذا دوسری صورت ثابت، پس اب سوال یہ ہے کہ ان آیات متشابہات کا علم جو سبب اختلاف حکم ہوتی ہیں اور تاویل، ان کی تاویل کیا، اللہ اور راسخون فی العلم کے سوا وہ لوگ بھی جانتے ہیں جن کے علم میں اختلاف ہے یا نہیں پہلی صورت باطل ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم، پس اب ہم کہتے ہیں کہ رسول اللہ جو راسخون فی العلم سے تھے جب مر گئے تو یہ علم ان کے ساتھ چلا گیا اور ان کے بعد متشابہات کے علم کا طریقہ ان کے جانشین تک پہنچا یا نہیں، یہ تو باطل ہے کہ وہ علم رسول کے ساتھ گیا۔ کیونکہ اگر ایسا ہو تو پھر آنحضرت صلعم کے بعد آنے والے لوگوں کے لئے ایسے علم سے فائدہ حاصل کرنے کا موقع نہ ہوگا جس کا علم بلا اختلاف ہو اور جب یہ صورت صحیح نہ ہوئی تو دوسری صورت ثابت ہوئی یعنی آنحضرت صلعم کے ایسا جانشین آپ کا ہونا چاہیئے۔

پس اب سوال یہ ہے کہ آنحضرت صلعم کا خلیفہ عام لوگوں کی طرح ہو جس سے خطا کا صدور جائز ہے اور ان کے علم میں اختلاف ہے یا ایسا نہ ہو بلکہ مؤید من اللہ ہو، اسی طرح جیسے رسول یعنی اس کے پاس فرشتہ آئے اور اس سے وحی کے علاوہ بات کرے اور بغیر رویت کے بھی اور وہ نبوت کے علاوہ تمام باتوں میں مثل رسول ہو کیونکہ جو شخص جائز الخطا ہوگا اس کے حکم میں ضرور اختلاف ہوگا اور اس صورت میں احکام دین میں خلل واقع ہوگا پس لازم آیا کہ خلیفہ بعد رسول راسخ فی العلم ہو اور متشابہات کی تاویل جانتا ہو مؤید من اللہ ہو خطا اس کے لئے جائز نہ ہو، کلام میں اس کے اختلاف و تضاد نہ ہو اور وہ بندوں پر خدا کی حجت ہو۔

یہ کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ کو جو علم قرآن سے حاصل ہوا وہ کافی تھا لیلۃ القدر میں اس کی تجدید کی کیا ضرورت ہے اس کا جواب یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے: فیہا یفرق کل امر حکیم امراً من عندنا انا کنا مرسلین (اس شب قدر میں جدا کیا جاتا ہے ہر امر حکیم وہ امر جو ہماری طرف سے ہے اور ہم بھیجے ہوئے ہیں) یہ آیت بے دلیل اس کی کہ ہر امر جدا جدا نئے طریقہ سے بیان کیا جاتا ہے اور اس کے لئے شب قدر کو مخصوص کیا گیا ہے کہ اس میں ملائکہ اور روح نازل ہوتے ہیں آسمان سے زمین پر ہمیشہ، پس ضروری ہے اس کا وجود جس کی طرف ملائکہ کو بھیجا جائے ہر سال ثابت ہوا غیر نبی کی طرف ملک کا آنا۔

٢ ـ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: بَيْنَا أَبِي جَالِسٌ وَعِنْدَهُ نَفَرٌ إِذَا اسْتَضْحَكَ حَتَّى اغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ دُمُوعاً ثُمَّ قَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَا أَضْحَكَنِي؟ قَالَ: فَقَالُوا: لَا، قَالَ: زَعَمَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّهُ مِنَ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا[٣] فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ رَأَيْتَ الْمَلَائِكَةَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! تُخْبِرُكَ بِوِلَايَتِهَا لَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَعَ الْأَمْنِ مِنَ الْخَوْفِ وَالْحُزْنِ قَالَ: فَقَالَ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

الحجرات ۱۰/۴۹

يَقُولُ : «إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ» وَقَدْ دَخَلَ فِي هٰذَا جَمِيعُ الْأُمَّةِ فَاسْتَضْحَكْتُ ثُمَّ قُلْتُ : صَدَقْتَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَنْشُدُكَ اللّٰهَ هَلْ فِي حُكْمِ اللّٰهِ جَلَّ ذِكْرُهُ اخْتِلَافٌ ؟ قَالَ : فَقَالَ : لَا ، فَقُلْتُ : مَاتَرٰى فِي رَجُلٍ ضَرَبَ رَجُلاً أَصَابِعَهُ بِالسَّيْفِ حَتّٰى سَقَطَتْ ثُمَّ ذَهَبَ وَأَتٰى رَجُلٌ آخَرُ فَأَطَارَ كَفَّهُ فَأُتِيَ بِهِ إِلَيْكَ وَ أَنْتَ قَاضٍ كَيْفَ أَنْتَ صَانِعٌ ؟ قَالَ : أَقُولُ لِهٰذَا الْقَاطِعِ : أَعْطِهِ دِيَةَ كَفِّهِ وَ أَقُولُ لِهٰذَا الْمَقْطُوعِ : صَالِحْهُ عَلٰى مَاشِئْتَ؛ وَأَبْعَثْ بِهِ إِلٰى ذَوِي عَدْلٍ، قُلْتُ: جَاءَ الْإِخْتِلَافُ فِي حُكْمِ اللّٰهِ عَزَّ ذِكْرُهُ وَنَقَضْتَ الْقَوْلَ الْأَوَّلَ، أَبَى اللّٰهُ عَزَّ ذِكْرُهُ أَنْ يُحْدِثَ فِي خَلْقِهِ شَيْئاً مِنَ الْحُدُودِ [وَ] لَيْسَ تَفْسِيرُهُ فِي الْأَرْضِ، اقْطَعْ قَاطِعَ الْكَفِّ أَصْلاً ثُمَّ أَعْطِهِ دِيَةَ الْأَصَابِعِ هٰكَذَا حُكْمُ اللّٰهِ لَيْلَةَ يَنْزِلُ فِيهَا أَمْرُهُ ، إِنْ جَحَدْتَهَا بَعْدَ مَاسَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله فَأَدْخَلَكَ اللّٰهُ النَّارَ كَمَا أَعْمٰى بَصَرَكَ يَوْمَ جَحَدْتَهَا عَلَى ابْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ : فَلِذٰلِكَ عَمِيَ بَصَرِي قَالَ : وَ مَا عِلْمُكَ بِذٰلِكَ ؟ فَوَاللّٰهِ إِنْ عَمِيَ بَصَرِي إِلَّا مِنْ صَفْقَةِ جَنَاحِ الْمَلَكِ، قَالَ : فَاسْتَضْحَكْتُ ثُمَّ تَرَكْتُهُ يَوْمَهُ ذٰلِكَ لِسَخَافَةِ عَقْلِهِ ثُمَّ لَقِيتُهُ فَقُلْتُ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَاتَكَلَّمْتَ بِصِدْقٍ مِثْلِ أَمْسِ ، قَالَ لَكَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام : إِنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي كُلِّ سَنَةٍ وَ إِنَّهُ يَنْزِلُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ أَمْرُ السَّنَةِ وَ إِنَّ لِذٰلِكَ الْأَمْرِ وُلَاةً بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله ، فَقُلْتَ : مَنْ هُمْ ؟ فَقَالَ : أَنَا وَ أَحَدَ عَشَرَ مِنْ صُلْبِي أَئِمَّةٌ مُحَدَّثُونَ فَقُلْتَ : لَأَرَاهَا كَانَتْ إِلَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله فَتَبَدّٰى لَكَ الْمَلَكُ الَّذِي يُحَدِّثُهُ فَقَالَ : كَذَبْتَ يَا عَبْدَاللّٰهِ رَأَتْ عَيْنَايَ الَّذِي حَدَّثَكَ بِهِ عَلِيٌّ وَلَمْ تَرَهُ عَيْنَاهُ وَلٰكِنْ وَعَا قَلْبُهُ وَوُقِرَ فِي سَمْعِهِ ثُمَّ صَفَقَكَ بِجَنَاحِهِ فَعَمِيتَ قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَااخْتَلَفْنَا فِي شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللّٰهِ فَقُلْتُ لَهُ: فَهَلْ حَكَمَ اللّٰهُ فِي حُكْمٍ مِنْ حُكْمِهِ بِأَمْرَيْنِ؟ قَالَ: لَا، فَقُلْتُ هٰهُنَا هَلَكْتَ وَ أَهْلَكْتَ.(۱)

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جبکہ میرے پدر بزرگوار بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے پاس کچھ لوگ موجود تھے آپ اس طرح ہنسے کہ آنکھوں میں آنسو ڈبڈا آئے۔ لوگوں سے فرمایا تم جانتے ہو کہ میں کیوں ہنسا انھوں نے کہا نہیں، فرمایا ابن عباس کا گمان یہ تھا کہ میں ان لوگوں سے ہوں جنھوں نے کہا (آیت) ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ اپنے اس قول پر قائم رہے (ابن عباس کا انتقال ۶۸ ہجری میں ہوا اور امام محمد باقر علیہ السلام ۵۷ ہجری میں پیدا ہوئے پس معلوم ہوا کہ یہ گفتگو بعہد طفولیت تھی) میں نے کہا اے ابن عباس کیا تم نے ملائکہ کو دیکھا ہے کہ انھوں نے تم کو دنیا و آخرت میں مدد دینے کی خبر دی ہو، امن میں رہنے کی خوف حزن سے، اس پر انھوں نے کہا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مومن سب ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔

اور اس حکم میں تمام امت داخل ہے یہ سن کر میں ہنسا۔ میں نے کہا۔ اے ابن عباس! میں تم کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا۔ خدا کے حکم میں اختلاف ہے انھوں نے کہا نہیں، میں نے کہا تم کیا فیصلہ کرو گے ایسے شخص کے بارے جس نے حملہ کرکے تلوار سے دوسرے شخص کی انگلیاں کاٹ دیں۔ پھر ایک دوسرا شخص آیا اور اس نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ یہ شخص اگر تمہارے پاس لایا جائے اور تم کو قاضی بنایا جائے تو تم کیا فیصلہ کرو گے؟ انھوں نے کہا۔ میں قطع دست کرنے والے سے کہوں گا کہ اس مقطوع کے ہاتھ کی دیت دے اور مقطوع سے کہوں گا کہ دوسرے سے جس طرح چاہے صلح کرلے اور اس کو بھیجوں گا دو عادل قاضیوں کے پاس، میں نے کہا حکم خدا میں تو یہ اختلاف پیدا ہوگیا اور تمہارا پہلا قول ٹوٹ گیا (یہ حکم تو از روئے ظن ہوا نہ موافق شرع)۔

خدا کو یہ پسند نہیں کہ وہ مخلوق میں از قسم حدود کوئی ایسی شے حادث کرے جس کا بیان روئے زمین پر نہ ہو فیصلہ کی صورت یہ ہوگی کہ پہلے ہاتھ قطع کرنے والے کا ہاتھ کاٹو اور دیت دلاؤ (انگلیوں کی یہ ہے اللہ کا وہ حکم جو شب قدر میں ہم پر نازل ہوا۔)

اگر تم نے رسول اللہ سے سننے کے بعد انکار کیا تو اللہ تم کو داخل جہنم کرے گا۔ اسی طرح جیسے تم کو فضیلت علی کے انکار پر اندھا کر دیا۔ انھوں نے کہا کیا اس پر میری بینائی گئی ہے فرمایا۔ تمہیں اس کا علم ہے واللہ یہ اندھا نہیں ہوا مگر فرشتہ کے پر مارنے سے فرمایا۔ میں اس کی بات پر ہنسا اور میں نے اس کی کمزوری عقل پر نظر رکھ کر اس روز چھوڑ دیا۔ دوسرے روز میں پھر ان سے ملا میں نے کہا تم نے کل سے زیادہ سچا کلام پہلے نہیں کہا۔ تم سے پہلے علی ابن ابی طالب نے کہا۔ ہر سال شب قدر آتی ہے اس میں ملائکہ تمام سال کے معاملات لے کر آتے ہیں بے شک اس امر کے لئے بعد رسول اللہ کے کچھ والیان امر ہونے ضروری ہیں تم نے پوچھا تھا وہ کون ہیں حضرت نے فرمایا تھا میں اور میرے صلب سے گیارہ امام جو محدث ہیں تم نے کہا سوائے رسول اللہ کے زمانہ کے شب قدر کو نہیں دیکھا پس وہ فرشتہ تم پر ظاہر ہوا جو ان سے باتیں کرتا ہے اور اس نے کہا۔ اے عبداللہ تو نے جھوٹ بولا میری آنکھوں نے دیکھا ہے جو تجھ سے علیؑ نے بیان کی۔ تیری آنکھوں نے اس کو نہیں دیکھا (لیکن اس کے دل میں یہ بات بیٹھی ہوئی تھی اور وہ کانوں سے سن چکا تھا) پس فرشتہ نے اپنا بازو تجھ پر مارا اور تو اندھا ہوگیا ابن عباس نے کہا کہ اگر ہم کسی چیز میں اختلاف کرتے ہیں تو یہ اللہ کے حکم سے ہوتا ہے۔ میں نے کہا تو اللہ کا حکم بھی اس کا سا علم ہے جو مختلف دو امروں کا حکم دیتا ہے انھوں نے کہا ایسا نہیں۔ میں نے کہا۔ اپنے رویہ سے تم بھی ہلاک ہوئے اور دوسروں کو بھی ہلاک کیا۔

۳ ـ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ: «فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ» يَقُولُ: يَنْزِلُ فِيهَا كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ وَالْمُحْكَمُ لَيْسَ بِشَيْئَيْنِ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ وَاحِدٌ فَمَنْ حَكَمَ بِمَا لَيْسَ فِيهِ اخْتِلَافٌ فَحُكْمُهُ مِنْ حُكْمِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَ مَنْ حَكَمَ بِأَمْرٍ فِيهِ اخْتِلَافٌ فَرَأَى أَنَّهُ مُصِيبٌ فَقَدْ حَكَمَ بِحُكْمِ الطَّاغُوتِ، إِنَّهُ لَيَنْزِلُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ إِلَى وَلِيِّ الْأَمْرِ تَفْسِيرُ الْأُمُورِ سَنَةً سَنَةً، يُؤْمَرُ فِيهَا فِي أَمْرِ نَفْسِهِ بِكَذَا وَ كَذَا، وَ فِي أَمْرِ النَّاسِ بِكَذَا وَ كَذَا؛ وَإِنَّهُ لَيَحْدُثُ لِوَلِيِّ الْأَمْرِ سِوَى ذٰلِكَ كُلَّ يَوْمٍ عِلْمُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ الْخَاصُّ وَالْمَكْنُونُ الْعَجِيبُ الْمَخْزُونُ

دخان ۴۴/۴

مِثْلُ مَا يَنْزِلُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنَ الْأَمْرِ، ثُمَّ قَرَأَ: «وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللهِ، إِنَّ اللهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ» لقمان ۳۱/۲۷

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر کے بارہ میں فرمایا ہے کہ لوح محفوظ سے جدا کیا جاتا ہے اس میں ہر امر استوار فرماتا ہے نازل ہوتا ہے اس میں ہر امر استوار اور محکم دو چیزیں نہیں ہوتیں بلکہ ایک چیز ہوتی ہے پس جو اس طرح حکم کرے کہ اس میں اختلاف نہ ہو تو اس کا حکم اللہ کے حکم سے ہوگا اور جو حکم کرے ایسے امر کے ساتھ جس میں اختلاف ہو اور باوجود اس کے دو مختلف حکموں کے اپنی رائے اور ظن کو درست سمجھے تو اس کا حکم شیطانی حکم ہوگا۔ بے شک شب قدر میں نازل ہوتی ہے ولی امر کی طرف تفصیل تمام سالانہ امور کی سال بسال اس ولی امر کو حکم دیا جاتا ہے کہ اپنے لئے ایسا کرو ایسا کرو اور لوگوں کے متعلق ایسا ایسا ولی امر کو اس کے ساتھ ہر روز خدا کی طرف سے علم حاصل ہوتا رہتا ہے خاص خاص امور اور پوشیدہ اسرار کے متعلق اسی طرح جیسے شب قدر میں ہر امر اس پہ نازل ہوتا ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی اگر روئے زمین کے تمام اشجار قلم بن جائیں اور سات سمندر سیاہی، تب بھی اللہ کے کلمات تمام نہ ہوں گے۔ بے شک اللہ عزیز و حکیم ہے۔

٤ـ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: «إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ» صَدَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ اللهُ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ «وَ مَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ» قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: لَا أَدْرِي، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ» لَيْسَ فِيهَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله: وَ هَلْ تَدْرِي لِمَ هِيَ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: لِأَنَّهَا «تَنَزَّلُ فِيهَا الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ» وَ إِذَا أَذِنَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِشَيْءٍ فَقَدْ رَضِيَهُ «سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ» يَقُولُ: تُسَلِّمُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ مَلَائِكَتِي وَرُوحِي بِسَلَامِي مِنْ أَوَّلِ مَا يَهْبِطُونَ إِلَى مَطْلَعِ الْفَجْرِ، ثُمَّ قَالَ فِي بَعْضِ كِتَابِهِ: «وَ اتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً» فِي إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَ قَالَ فِي بَعْضِ كِتَابِهِ: «وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللهَ شَيْئاً وَ سَيَجْزِي اللهُ الشَّاكِرِينَ» يَقُولُ فِي الْآيَةِ الْأُولَى: إِنَّ مُحَمَّداً حِينَ يَمُوتُ، يَقُولُ أَهْلُ الْخِلَافِ لِأَمْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: مَضَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَهٰذِهِ فِتْنَةٌ أَصَابَتْهُمْ خَاصَّةً وَ بِهَا ارْتَدُّوا عَلَى أَعْقَابِهِمْ لِأَنَّهُمْ إِنْ قَالُوا: لَمْ تَذْهَبْ فَلَابُدَّ أَنْ يَكُونَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا أَمْرٌ وَ إِذَا أَقَرُّوا بِالْأَمْرِ لَمْ يَكُنْ لَهُ مِنْ صَاحِبٍ بُدٌّ.

سورہ قدر ۹۷/۱-۳ — انفال ۸/۲۵ — آل عمران ۳/۱۴۴

۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ علی بن الحسین علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "ہم نے قرآن کو شب قدر میں نازل کیا"۔ سچ فرمایا۔ خدائے عزوجل نے کہ اس نے قرآن کو شب قدر میں نازل کیا۔ اور فرمایا۔ اے رسولؐ تم جانتے ہو شب قدر کیا ہے حضرت نے فرمایا۔ میں نہیں جانتا۔ خدا نے فرمایا وہ ان ہزار مہینوں سے بہتر ہے جس میں شب قدر نہ ہو۔ رسول اللہ سے یہ بھی فرمایا کہ تم یہ بھی جانتے ہو کہ شب قدر ہزار مہینوں سے کیوں بہتر ہے حضرت نے کہا نہیں۔ فرمایا اس لئے کہ اس میں ملائکہ اور روح اپنے رب کے حکم سے نازل ہوتے ہیں ہر امر کو لے کر اور خدا جب اذن دیتا ہے کسی شئے کا تو وہ اس سے راضی ہوتا ہے اس رات میں سلامتی ہے صبح کے طلوع ہونے تک، خدا فرماتا ہے اے محمدؐ! تم پر میرے ملائکہ اور روح میرا سلام کہتے ہیں جب وہ زمین پر اترتے ہیں صبح کے طلوع ہونے تک اور ایک جگہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے ڈرو اس فتنہ سے جو ظالم لوگوں سے تم تک پہنچے۔ سورہ انا انزلناہ کے متعلق یعنی مشرک و منافق اس سے انکار کریں گے اور دوسری آیت میں فرماتا ہے محمد رسولؐ ہیں ان سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں پس اگر وہ مر جائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو کیا تم اپنے پچھلے پاؤں پلٹ جاؤ گے اور جو پلٹ جائے وہ ہرگز اللہ کو کوئی نقصان نہ پہنچائے گا اور اللہ شکر کرنے والوں کو بدلہ دے گا۔ پہلی آیت میں خدا نے یہ ظاہر فرمایا ہے کہ جب محمد مریں گے تو اہلِ خلافِ امر خدا کے متعلق کہیں گے کہ شب قدر تو رسول اللہ کے ساتھ گئی پس یہ وہ خاص فتنہ ہے جو ان کو پہنچے گا اور اسی لئے وہ اپنے پچھلے پاؤں پلٹیں گے کیونکہ اگر وہ کہیں کہ شب قدر رسولؐ اللہ کے ساتھ رخصت نہیں ہوئی تو ان کو امرِ الٰہی کا نزول شب قدر میں ماننا پڑے گا اگر اس کا اقرار کر لیا تو پھر لامحالہ صاحب امر کو بھی ماننا پڑے گا

٥ـ وَعَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ عليه السلام كَثِيراً مَا يَقُولُ: [مَا] اجْتَمَعَ التَّيْمِيُّ وَالعَدَوِيُّ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَ هُوَ يَقْرَأُ: «إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ» بِتَخَشُّعٍ وَ بُكَاءٍ فَيَقُولاَنِ: مَا أَشَدَّ رِقَّتَكَ لِهٰذِهِ السُّورَةِ فَيَقُولُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لِمَا رَأَتْ عَيْنِي وَوَعَا قَلْبِي وَلِمَا يَرَى قَلْبُ هٰذَا مِنْ بَعْدِي فَيَقُولاَنِ: وَ مَا الَّذِي رَأَيْتَ وَ مَا الَّذِي يَرَى؟ قَالَ: فَيَكْتُبُ لَهُمَا فِي التُّرَابِ «تَنَزَّلُ الْمَلاَئِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ» قَالَ: ثُمَّ يَقُولُ: هَلْ بَقِيَ شَيْءٌ بَعْدَ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «كُلِّ أَمْرٍ» فَيَقُولاَنِ: لاَ، فَيَقُولُ: هَلْ تَعْلَمَانِ مَنِ الْمُنْزَلُ إِلَيْهِ بِذٰلِكَ فَيَقُولاَنِ: أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ فَيَقُولُ: نَعَمْ فَيَقُولُ هَلْ تَكُونُ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مِنْ بَعْدِي؟ فَيَقُولاَنِ: نَعَمْ، قَالَ: فَيَقُولُ: فَهَلْ يَنْزِلُ ذٰلِكَ الأَمْرُ فِيهَا؟ فَيَقُولاَنِ: نَعَمْ، قَالَ: فَيَقُولُ: إِلَى مَنْ؟ فَيَقُولاَنِ: لاَ نَدْرِي فَيَأْخُذُ بِرَأْسِي وَ يَقُولُ: إِنْ لَمْ تَدْرِيَا فَادْرِيَا، هُوَ هٰذَا مِنْ بَعْدِي قَالَ: فَإِنْ كَانَا لَيَعْرِفَانِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم مِنْ شِدَّةِ مَا يُدَاخِلُهُمَا مِنَ الرُّعْبِ!.

۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت علی علیہ السلام اکثر کہا کرتے تھے کہ بنی تیم اور بنی عدی کے نمائندے

رسول اللہ صلعم کے پاس آئے حضرت سورۂ انا انزلناہ کو بڑے خضوع و خشوع اورگریہ کے ساتھ پڑھنے لگے وہ دونوں کہنے لگے اس سورہ کو پڑھنے سے آپ پر بڑی رقت طاری ہوئی۔ رسول اللہ نے ان سے فرمایا۔ اس کی وجہ سے جو میری آنکھوں نے دیکھا ہے اور میرے قلب نے سمجھا اور جو کچھ اس نے دیکھا یہ (اشارہ کیا حضرت علی کی طرف) میرے بعد یہ ہے (صاحب امر ہے) ان دونوں نے کہا وہ کیا ہے جو آپ نے دیکھا اور وہ کیا ہے جو وہ (علیؑ) دیکھیں گے۔ پس بقدرتِ خدا زمین پر لکھا گیا تنزل الملائکۃ والروح باذن ربہم من کل امر، پھر حضرت نے فرمایا۔ کیا خدا کے کل امر، کہنے کے بعد بھی کوئی بات باقی رہ گئی انھوں نے کہا نہیں۔ حضرت نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ یہ ہر امر کس پر نازل ہوتا ہے انھوں نے کہا وہ یا رسول اللہ آپ ہیں۔ فرمایا ہاں، پھر فرمایا کیا شب قدر میرے بعد بھی ہو گی انھوں نے کہا۔ ضرور، فرمایا یہ امر بھی اس میں نازل ہوگا کہا ہاں، فرمایا کس پر نازل ہوگا انھوں نے کہا ہمیں نہیں معلوم، پس ان میں سے ایک کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ نہیں جانتا تو اب جان لے یہ ہوگا وہ دونوں بعد رسول شبِ قدر کو پہچانتے تھے اس سختی کی بنا پر جو رعب رسولؐ سے ان میں داخل ہوئی۔

٦- وَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: يَا مَعْشَرَ الشِّيعَةِ! خَاصِمُوا بِسُورَةِ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ [فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ] تَفْلِجُوا، فَوَاللهِ إِنَّهَا لَحُجَّةُ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى عَلَى الْخَلْقِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله، وَ إِنَّهَا لَسَيِّدَةُ دِينِكُمْ وَإِنَّهَا لَغَايَةُ عِلْمِنَا، يَا مَعْشَرَ الشِّيعَةِ خَاصِمُوا بِـ «حٰمٓ ○ وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ ○ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنْذِرِينَ» فَإِنَّهَا لِوُلَاةِ الْأَمْرِ خَاصَّةً بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله يَا مَعْشَرَ الشِّيعَةِ! يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى «وَ إِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ»[1] قِيلَ: يَا أَبَا جَعْفَرٍ نَذِيرُهَا مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله قَالَ: صَدَقْتَ فَهَلْ كَانَ نَذِيرٌ وَهُوَ حَيٌّ مِنَ الْبِعْثَةِ فِي أَقْطَارِ الْأَرْضِ؟ فَقَالَ السَّائِلُ: لَا، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: أَرَأَيْتَ بَعِيثَهُ أَلَيْسَ نَذِيرَهُ كَمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي بِعْثَتِهِ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ نَذِيرٌ، فَقَالَ: بَلَى، قَالَ: فَكَذَٰلِكَ لَمْ يَمُتْ مُحَمَّدٌ إِلَّا وَلَهُ بَعِيثٌ نَذِيرٌ قَالَ: فَإِنْ قُلْتُ: لَا، فَقَدْ ضَيَّعَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مَنْ فِي أَصْلَابِ الرِّجَالِ مِنْ أُمَّتِهِ قَالَ: وَمَا يَكْفِيهِمُ الْقُرْآنُ؟ قَالَ: بَلَى إِنْ وَجَدُوا لَهُ مُفَسِّراً قَالَ: وَ مَا فَسَّرَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله؟ قَالَ: بَلَى قَدْ فَسَّرَهُ لِرَجُلٍ وَاحِدٍ وَ فَسَّرَ لِلْأُمَّةِ شَأْنَ ذَٰلِكَ الرَّجُلِ وَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ السَّائِلُ: يَا أَبَا جَعْفَرٍ! كَانَ هٰذَا أَمْرٌ خَاصٌّ لَا يَحْتَمِلُهُ الْعَامَّةُ قَالَ: أَبَى اللهُ أَنْ يُعْبَدَ إِلَّا سِرّاً حَتَّى يَأْتِيَ إِبَّانُ أَجَلِهِ الَّذِي يَظْهَرُ فِيهِ دِينُهُ كَمَا أَنَّهُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مَعَ خَدِيجَةَ مُسْتَتِراً حَتَّى أُمِرَ بِالْإِعْلَانِ، قَالَ السَّائِلُ: يَنْبَغِي لِصَاحِبِ هٰذَا الدِّينِ أَنْ يَكْتُمَ؟ قَالَ: أَوَ مَا كَتَمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام يَوْمَ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله حَتَّى ظَهَرَ أَمْرُهُ؟ قَالَ: بَلَى؛ قَالَ: فَكَذَٰلِكَ أَمْرُنَا حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ.

(حاشیہ: دخان ۴۴/۳)

۶۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اے شیعو! مخالفوں سے مناظرہ کرو سورۂ انا انزلناہ سے تو تم کامیاب ہو جاؤ گے خدا کی قسم یہ سورہ خدا کی حجت ہے اس کی مخلوق پر، رسول خدا کے بعد اور یہ تمہارے دین کی سردار ہے اور ہمارے علم کی انتہا ہے۔ اے گروہ شیعہ تم مخالفوں سے بحث کرو۔ آیہ حٰمٓ والکتاب المبین، ہم نے نازل کیا قرآن کو مبارک رات میں اور ہم ڈرانے والے ہیں، یہ آیت والیان امر کے متعلق ہے خاص طور پر رسول اللہؐ کے بعد اے گروہ شیعہ خدا فرماتا ہے کوئی قوم ایسی نہیں گزری کہ اس میں ڈرانے والا نہ آیا ہو کسی نے امام سے پوچھا۔ کیا رسول اللہ نذیر نہ تھے فرمایا۔ ضرور تھے۔ تم نے سچ کہا ہے لیکن یہ تو بتاؤ، کیا رسول اللہ اپنی زندگی میں تمام اطراف عالم ڈرانے گئے تھے اس نے کہا۔ نہیں۔ فرمایا۔ تو لامحالہ احکام دین کی تعلیم کے لئے کسی کو بھیجنا ضروری ہوا، کیا تم نے حضرت کے فرستادہ کے متعلق غور کیا، کیا وہ ایسا ہی نذیر نہ ہونا چاہیئے جیسے نذیر اللہ کی طرف سے رسول ہو کر آئے تھے۔ میں نے کہا۔ ہاں ضرور۔ حضرت نے فرمایا۔ پس اسی طرح حضرت کے مرنے کے بعد بھی آپ کا کوئی فرستادہ نذیر ہونا چاہیئے۔ میں نے کہا اس کی ضرورت نہیں، حضرت نے فرمایا تو اس صورت میں تو آپ کی امت کی آنے والی نسلیں تباہ ہو جائیں گی۔ میں نے کہا کیا قرآن ان کے لئے کافی نہیں؟ فرمایا ضرور ہے بشرطیکہ اس کا مفسر موجود ہو۔ اس نے کہا کیا رسول اللہ نے تفسیر بیان نہیں فرمائی، حضرت نے فرمایا۔ ضرور بیان کی اور وہ ایک شخص واحد سے اور امت سے تفسیر بیان کرنا ذمہ ہوا اس شخص سے اور وہ علی بن ابی طالب ہیں، سائل نے کہا۔ اے ابو جعفرؑ کیا امر خاص ہے عام لوگوں کے لئے نہیں (اگر ایسا ہے تو وہ ظاہر کیوں نہیں کرتے) فرمایا خدا چاہتا ہے کہ اس کی عبادت شیعہ پوشیدہ طور سے کریں اس وقت خاص تک کہ دین خدا کو غلبہ حاصل ہو۔

یہ ایسا ہی ہے جیسے رسول اللہ جناب خدیجہ کے ساتھ پوشیدہ عبادت کرتے تھے جب تک اعلان کا حکم نہ ہوا۔ سائل نے کہا تو کیا اس دین والے کے لئے اپنی عبادت چھپانا لازم ہے فرمایا۔ ہاں کیا علی بن ابی طالب نے رسول اللہ کے ساتھ اپنی عبادت اعلان رسالت کے وقت تک نہیں چھپائی اس نے کہا یہ صحیح ہے۔ پس یہی معاملہ ہمارا ہے جب تک کہ کتاب اپنی مدت کو پہنچے یعنی قائم آل محمدؐ کے ظہور تک۔

٧ـ وَعَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَقَدْ خَلَقَ اللهُ جَلَّ ذِكْرُهُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ أَوَّلَ مَا خَلَقَ الدُّنْيَا وَلَقَدْ خَلَقَ فِيهَا أَوَّلَ نَبِيٍّ يَكُونُ وَ أَوَّلَ وَصِيٍّ يَكُونُ وَلَقَدْ قَضَى أَنْ يَكُونَ فِي كُلِّ سَنَةٍ لَيْلَةٌ يَهْبِطُ فِيهَا بِتَفْسِيرِ الْأُمُورِ إِلَى مِثْلِهَا مِنَ السَّنَةِ الْمُقْبِلَةِ ، مَنْ جَحَدَ ذٰلِكَ فَقَدْ رَدَّ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عِلْمَهُ لِأَنَّهُ لَا يَقُومُ الْأَنْبِيَاءُ وَالرُّسُلُ وَالْمُحَدَّثُونَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ عَلَيْهِمْ حُجَّةٌ بِمَا يَأْتِيهِمْ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مَعَ الْحُجَّةِ الَّتِي يَأْتِيهِمْ بِهَا جَبْرَئِيلُ عليه السلام قُلْتُ : وَالْمُحَدَّثُونَ أَيْضاً يَأْتِيهِمْ جَبْرَئِيلُ أَوْ غَيْرُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ عليهم السلام؟ قَالَ: أَمَّا الْأَنْبِيَاءُ وَالرُّسُلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمْ فَلَا شَكَّ وَلَا بُدَّ لِمَنْ سِوَاهُمْ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ خُلِقَتْ فِيهِ الْأَرْضُ إِلَى آخِرِ فَنَاءِ الدُّنْيَا ـ أَنْ تَكُونَ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ حُجَّةٌ يَنْزِلُ ذٰلِكَ فِي

تِلْكَ اللَّيْلَةَ إِلىٰ مَنْ أَحَبَّ مِنْ عِبادِهِ وَايْمُ اللهِ لَقَدْ نَزَلَ الرُّوحُ وَالْمَلآئِكَةُ بِالأَمْرِ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ عَلىٰ آدَمَ.

وَ ايْمُ اللهِ مامات آدَمُ إِلاّ وَلَهُ وَصِيٌّ وَ كُلُّ مَنْ بَعْدَ آدَمَ مِنَ الأَنْبِياءِ قَدْ أَتاهُ الأَمْرُ فِيها وَوَضَعَ لِوَصِيِّهِ مِنْ بَعْدِهِ وَ ايْمُ اللهِ إِنْ كانَ النَّبِيُّ لَيُؤْمَرُ فِيما يَأْتِيهِ مِنَ الأَمْرِ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ آدَمَ إِلىٰ مُحَمَّدٍ صلی الله علیه و آله أَنْ أَوْصِ إِلىٰ فُلانٍ وَلَقَدْ قالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتابِهِ لِوُلاةِ الأَمْرِ مِنْ بَعْدِ مُحَمَّدٍ صلی الله علیه و آله خاصَّةً: « وَعَدَ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّالِحاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الأَرْضِ كَما اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ـ إِلىٰ قَوْلِهِ ـ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفاسِقُونَ » يَقُولُ: أَسْتَخْلِفُكُمْ لِعِلْمِي وَدِينِي وَعِبادَتِي بَعْدَ نَبِيِّكُمْ كَما اسْتَخْلَفَ وُصاةَ آدَمَ مِنْ بَعْدِهِ حَتّىٰ يَبْعَثَ النَّبِيَّ الَّذِي يَلِيهِ « يَعْبُدُونَنِي لا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئاً » يَقُولُ: يَعْبُدُونَنِي بِإِيمانٍ لا نَبِيَّ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صلی الله علیه و آله فَمَنْ قالَ غَيْرَ ذٰلِكَ « فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفاسِقُونَ » فَقَدْ مَكَّنَ وُلاةَ الأَمْرِ بَعْدَ مُحَمَّدٍ بِالْعِلْمِ وَ نَحْنُ هُمْ، فَاسْأَلُونا فَإِنْ صَدَقْناكُمْ فَأَقِرُّوا وَما أَنْتُمْ بِفاعِلِينَ، أَمّا عِلْمُنا فَظاهِرٌ وَ أَمّا إِبّانُ أَجَلِنا الَّذِي يَظْهَرُ فِيهِ الدِّينُ مِنّا حَتّىٰ لا يَكُونَ بَيْنَ النّاسِ اخْتِلافٌ، فَإِنَّ لَهُ أَجَلاً مِنْ مَمَرِّ اللَّيالِي وَ الأَيّامِ، إِذا أَتىٰ ظَهَرَ وَ كانَ الأَمْرُ واحِداً.

نور ۲۴/۵۵

وَ ايْمُ اللهِ لَقَدْ قُضِيَ الأَمْرُ أَنْ لا يَكُونَ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ اخْتِلافٌ وَ لِذٰلِكَ جَعَلَهُمْ شُهَداءَ عَلَى النّاسِ لِيَشْهَدَ مُحَمَّدٌ صلی الله علیه و آله عَلَيْنا وَ لِنَشْهَدَ عَلىٰ شِيعَتِنا وَ لِتَشْهَدَ شِيعَتُنا عَلَى النّاسِ، أَبَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَكُونَ فِي حُكْمِهِ اخْتِلافٌ أَوْ بَيْنَ أَهْلِ عِلْمِهِ تَناقُضٌ، ثُمَّ قالَ أَبُو جَعْفَرٍ علیه السلام: فَضْلُ إِيمانِ الْمُؤْمِنِ بِجُمْلَةِ « إِنّا أَنْزَلْناهُ » وَ بِتَفْسِيرِها عَلىٰ مَنْ لَيْسَ مِثْلَهُ فِي الإِيمانِ بِها كَفَضْلِ الإِنْسانِ عَلَى الْبَهائِمِ وَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَيَدْفَعُ بِالْمُؤْمِنِينَ بِها عَنِ الْجاحِدِينَ لَها فِي الدُّنْيا ـ لِكَمالِ عَذابِ الآخِرَةِ لِمَنْ عَلِمَ أَنَّهُ لا يَتُوبُ مِنْهُمْ ـ ما يَدْفَعُ بِالْمُجاهِدِينَ عَنِ الْقاعِدِينَ وَلا أَعْلَمُ أَنَّ فِي هٰذَا الزَّمانِ جِهاداً إِلاَّ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَ الْجِوارَ[۲]

۷۔ امام ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے شب قدر کو پیدا کیا اور اس میں سب سے پہلے نبی اور سب سے پہلے وصی کو پیدا کیا اور اس کی مشیت نے یہ چاہا کہ ہر سال یہ رات ہو اور اس میں آنے والے سال کے جملہ امور تفصیل سے بتا دیئے جائیں جو اس سے انکار کرے گا اس نے علم الٰہی کی تردید کی، کیونکہ انبیا، و مرسلین و محدثین قائم کرتے ہیں لوگوں پر حجت اس چیز سے جو ان تک پہنچتی ہے اس رات میں یہ امور جبرئیل ان کے پاس لاتے ہیں میں نے کہا کیا محدث وغیرہ کے پاس بھی جبرئیل

آتے ہیں اور دیگر ملائکہ۔ فرمایا انبیاء و مرسلین کے بارہ میں تو کوئی شک ہی نہیں، ان کے علاوہ بھی دنیا کے آغاز سے اس کے خاتمہ تک خدا کی کوئی حجت روئے زمین پر ضرور رہے گی اور ہر شب قدر میں امر الٰہی نازل ہوگا اس شخص پر جس کو خدا اپنے بندوں میں سب سے زیادہ دوست رکھتا ہے خدا کی قسم شب قدر میں ملائکہ اور روح امر الٰہی کو لے کر آدم علیہ السلام پر نازل ہوئے اور خدا کی قسم جب آدم علیہ السلام نے رحلت فرمائی تو ان کے وصی ان کی جگہ ہوئے اسی طرح آدم کے بعد جو بھی انبیا آئے تو شب قدر میں امرِ الٰہی ان کے پاس آیا اور ان کے بعد ان کے اوصیاء کے پاس۔

اور خدا کی قسم آدم سے لے کر محمد مصطفےٰ تک اس رات میں جس کے پاس بھی امرِ الٰہی آیا اس کو حکم دیا گیا کہ وہ فلاں شخص کو وصیت کرے۔ خدا نے اپنی کتاب میں آنحضرت کے بعد والیان امر کے متعلق فرمایا ہے۔ تم میں جو لوگ ایماندار ہیں انھوں نے نیک اعمال کئے ہیں خدا نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو روئے زمین کا خلیفہ اسی طرح بنائے گا جس طرح ان سے پہلوں کو بنایا ہے الہ قولہ، وہی لوگ فاسق ہیں یعنی خدا فرماتا ہے میں تم کو تمہارے نبی کے بعد اسی طرح خلیفہ بناؤں گا اپنے علم دین اور عبادت کے لئے جس طرح اوصیاء آدم کو بنایا تھا یہاں تک کہ خدا نے ان کے بعد ختم المرسلین کو مبعوث کیا (تاکہ) میرے ساتھ کسی کو عبادت میں شریک نہ کریں فقط میری عبادت کریں ایمان کے ساتھ، محمدؐ کے بعد کوئی نبی نہیں، پس جو لوگ اس کے خلاف کہیں گے وہ فاسق ہیں پس خدا نے آنحضرت صلعم کے بعد والیان امر کو علم پر قدرت دی اور وہ ہم ہیں۔

پس ہم سے پوچھو جو پوچھنا ہے اگر ہم سچ کہیں (کہ وقت اظہار ابھی نہیں آیا) تو ہماری صداقت کا اقرار کرو لیکن تم ایسا کرنے والے نہیں (یہ ان شیعوں سے خطاب ہے جو تقیہ نہیں کرتے تھے) پس ہمارا عالم ہونا اور ہمارے غیر کا جاہل ہونا ظاہر ہے لیکن وہ وقت جب ہم سے دین ظاہر ہوگا اور لوگوں کے درمیان اختلاف باقی نہ رہے گا اس کے لئے ایک وقت معین ہے راتوں اور دنوں کے گزرنے کے بعد جب وقت آئے گا تو دین ظاہر ہوگا اور اس وقت صرف ایک ہی دین ہوگا اور خدا کی قسم یہ امر طے ہوگیا ہے کہ مومنوں کے درمیان اختلاف نہ رہے گا اور اسی لئے لوگوں پر ان کو گواہ بنایا ہے تاکہ محمدؐ ہم پر گواہ ہوں اور ہم اپنے شیعوں پر گواہ ہوں اور ہمارے شیعہ لوگوں پر گواہ بنیں۔

خدا کو یہ بات ناپسند ہے کہ اس کے حکم میں اختلاف ہو یا اس کے حکم میں تناقض ہو جو شخص سورۂ انا انزلناہ اور اس کی تفسیر پر ایمان رکھتا ہے اس کی فضیلت اس شخص پر جو ایمان میں اس کی مثل نہیں، ایسی ہے جیسی انسان کی فضیلت بہائم پر، اللہ تعالیٰ نے مومنین کے ذریعہ سے ان لوگوں کو دفع کرتا ہے جو سورۂ انا انزلناہ کی تفسیر سے انکار کرتے ہیں اس کے لئے دنیا میں البتہ انتہائی عذاب آخرت ہے جو یہ جانتے ہوئے بھی توبہ نہیں کرتا، میں نہیں جانتا کہ اس زمانہ میں سوائے حج وعمرہ اور مجاورت امام جہاد اور کیا ہے۔

۸ ـ قَالَ : وَ قَالَ رَجُلٌ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ لَا تَغْضَبْ عَلَيَّ قَالَ : لِمَاذَا؟ قَالَ: لِمَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْهُ ، قَالَ : قُلْ، قَالَ : وَلَا تَغْضَبْ ؟ قَالَ : وَلَا أَغْضَبُ ، قَالَ : أَرَأَيْتَ قَوْلَكَ

فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَ الرُّوحُ فِيهَا إِلَى الْأَوْصِيَاءِ يَأْتُونَهُمْ بِأَمْرٍ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ عَلِمَهُ أَوْ يَأْتُونَهُمْ بِأَمْرٍ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْلَمُهُ ؟ وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَاتَ وَ لَيْسَ مِنْ عِلْمِهِ شَيْءٌ إِلَّا وَ عَلِيٌّ ؑ لَهُ وَاعٍ ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ؑ : مَالِي وَ لَكَ أَيُّهَا الرَّجُلُ وَ مَنْ أَدْخَلَكَ عَلَيَّ ؟ قَالَ : أَدْخَلَنِي عَلَيْكَ الْقَضَاءُ لِطَلَبِ الدِّينِ ، قَالَ : فَافْهَمْ مَا أَقُولُ لَكَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا أُسْرِيَ بِهِ لَمْ يَهْبِطْ حَتَّى أَعْلَمَهُ اللهُ جَلَّ ذِكْرُهُ عِلْمَ مَا قَدْ كَانَ وَمَا سَيَكُونُ وَ كَانَ كَثِيرٌ مِنْ عِلْمِهِ ذَلِكَ جُمَلاً يَأْتِي تَفْسِيرُهَا فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَ كَذَلِكَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ؑ قَدْ عَلِمَ جُمَلَ الْعِلْمِ وَ يَأْتِي تَفْسِيرُهُ فِي لَيَالِي الْقَدْرِ ، كَمَا كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، قَالَ السَّائِلُ: أَوَمَا كَانَ فِي الْجُمَلِ تَفْسِيرٌ ؟ قَالَ : بَلَى وَلَكِنَّهُ إِنَّمَا يَأْتِي بِالْأَمْرِ مِنَ اللهِ تَعَالَى فِي لَيَالِي الْقَدْرِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَإِلَى الْأَوْصِيَاءِ افْعَلْ كَذَا وَ كَذَا ، لِأَمْرٍ قَدْ كَانُوا عَلِمُوهُ ، أُمِرُوا كَيْفَ يَعْمَلُونَ فِيهِ ، قُلْتُ : فَسِّرْ لِي هَذَا ؟ قَالَ لَمْ يَمُتْ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَّا حَافِظاً لِجُمْلَةِ الْعِلْمِ وَ تَفْسِيرِهِ ، قُلْتُ : فَالَّذِي كَانَ يَأْتِيهِ فِي لَيَالِي الْقَدْرِ عِلْمُ مَا هُوَ ؟ قَالَ : الْأَمْرُ وَ الْيُسْرُ فِيمَا كَانَ قَدْ عَلِمَ ، قَالَ السَّائِلُ: فَمَا يَحْدُثُ لَهُمْ فِي لَيَالِي الْقَدْرِ عِلْمٌ سِوَى مَا عَلِمُوا ؟ قَالَ : هَذَا مِمَّا أُمِرُوا بِكِتْمَانِهِ وَلَا يَعْلَمُ تَفْسِيرَ مَا سَأَلْتَ عَنْهُ إِلَّا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ، قَالَ السَّائِلُ : فَهَلْ يَعْلَمُ الْأَوْصِيَاءُ مَالَا يَعْلَمُ الْأَنْبِيَاءُ؟ قَالَ : لَا وَ كَيْفَ يَعْلَمُ وَصِيٌّ غَيْرَ عِلْمِ مَا أُوصِيَ إِلَيْهِ ، قَالَ السَّائِلُ : فَهَلْ يَسَعُنَا أَنْ نَقُولَ : إِنَّ أَحَداً مِنَ الْوُصَاةِ يَعْلَمُ مَالَا يَعْلَمُ الْآخَرُ ؟ قَالَ : لَا لَمْ يَمُتْ نَبِيٌّ إِلَّا وَ عِلْمُهُ فِي جَوْفِ وَصِيِّهِ وَ إِنَّمَا تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَ الرُّوحُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ بِالْحُكْمِ الَّذِي يَحْكُمُ بِهِ بَيْنَ الْعِبَادِ ، قَالَ السَّائِلُ: وَمَا كَانُوا عَلِمُوا ذَلِكَ الْحُكْمَ ؟ قَالَ : بَلَى قَدْ عَلِمُوهُ وَلَكِنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ إِمْضَاءَ شَيْءٍ مِنْهُ حَتَّى يُؤْمَرُوا فِي لَيَالِي الْقَدْرِ كَيْفَ يَصْنَعُونَ إِلَى السَّنَةِ الْمُقْبِلَةِ ، قَالَ السَّائِلُ : يَا أَبَا جَعْفَرٍ ! لَا أَسْتَطِيعُ إِنْكَارَ هَذَا ؟ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ؑ : مَنْ أَنْكَرَهُ فَلَيْسَ مِنَّا ، قَالَ السَّائِلُ : يَا أَبَا جَعْفَرٍ ! أَرَأَيْتَ النَّبِيَّ ﷺ هَلْ كَانَ يَأْتِيهِ فِي لَيَالِي الْقَدْرِ شَيْءٌ لَمْ يَكُنْ عَلِمَهُ ؟ قَالَ : لَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَسْأَلَ عَنْ هَذَا أَمَّا عِلْمُ مَا كَانَ وَ مَا سَيَكُونُ فَلَيْسَ يَمُوتُ نَبِيٌّ وَلَا وَصِيٌّ إِلَّا وَالْوَصِيُّ الَّذِي بَعْدَهُ يَعْلَمُهُ ، أَمَّا هَذَا الْعِلْمُ الَّذِي تَسْأَلُ عَنْهُ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَبَى أَنْ يُطْلِعَ الْأَوْصِيَاءَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ ، قَالَ السَّائِلُ : يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ ! كَيْفَ أَعْرِفُ أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ تَكُونُ فِي كُلِّ سَنَةٍ ؟ قَالَ : إِذَا أَتَى شَهْرُ

رَمَضَانَ فَاقْرَأْ سُورَةَ الدُّخَانِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِائَةَ مَرَّةٍ فَإِذَا أَتَتْ لَيْلَةُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ فَإِنَّكَ نَاظِرٌ إِلَى تَصْدِيقِ الَّذِي سَأَلْتَ عَنْهُ.

۸۔ راوی کہتا ہے ایک شخص نے ابوجعفر علیہ السلام سے کہا یابن رسول اللہ آپ میرے اوپر غصّہ تو نہ کریں گے؟ فرمایا میں ایسا کیوں کروں گا اس نے کہا میں آپ سے ایک سوال کروں گا۔ فرمایا کرو۔ اس نے کہا آپ غصّہ تو نہ کریں گے؟ فرمایا۔ نہیں۔ اس نے کہا آپ نے اپنے اس قول پر غور کیا کہ شب قدر پر ملائکہ اور روح نازل ہوتے ہیں اوصیاء پر اور وہ امرِ الٰہی لے کر آتے ہیں جس کا علم ان کو نہیں ہوتا اور یا ایسا امر لاتے ہیں جس کو رسول اللہ جانتے تھے اور یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہؐ مرگئے اور ان کے علم سے کوئی ایسی چیز نہیں جس پر نگاہ رکھنے والے علی نہ ہوں حضرت نے فرمایا۔ اے شخص تیرے اور میرے درمیان وجہ اختلاف کیا ہے اور کس نے تجھ کو میرے پاس بھیجا ہے اس نے کہا حکم خدا نے طلب دین کے لئے بھیجا ہے فرمایا۔ جو کچھ کہتا ہوں اس کو سمجھ، رسول اللہ جب معراج میں تشریف لے گئے تو اس وقت تک زمین پر تشریف نہیں لائے جب تک خدا نے ان کو آگاہ نہیں کیا ان تمام چیزوں سے جو ہوچکی ہیں یا آئندہ ہونے والی ہیں۔

اور ان کا زیادہ علم مجمل ہے جس کی تفسیر و توضیح لیلۃ القدر میں آئی تھی یہی صورت علی بن ابی طالب کے لئے تھی وہ جانتے تھے مجمل علم، جس کی وضاحت ہوتی تھی شب ہائے قدر میں، اسی طرح جیسے رسول اللہ پر، سائل نے کہا کیا اجمال میں تفسیر نہ تھی فرمایا ہاں بلکہ وہ نبی اور اوصیاء کے پاس شب ہائے قدر میں امر کے ساتھ آتی تھی کہ ایسا ایسا کرو وہ ان کو بتایا جاتا ہے کہ وہ مطابق امر کس کس طرح عمل کریں، راوی کہتا ہے میں نے کہا ذرا اس کو واضح کیجیے۔ فرمایا نہیں میرے رسول اللہ، مگر شب معراج میں جو علم حاصل کیا تھا وہ ان کے حافظہ میں تھا اور اس کی تفسیر بھی جانتے تھے میں نے پوچھا لیلۃ القدر میں جو علم حاصل ہوا وہ کیا تھا فرمایا وہ امر الٰہی تھا اور سہولت تھی اس علم کے متعلق جو دیا گیا تھا (یہ سوال راوی کی طرف سے حضرت کی تقریر کے دوران تھے) سائل نے پوچھا کہ شب ہائے قدر میں اس علم کے سوا جو کچھ حاصل ہوا وہ کیا تھا۔ فرمایا۔ وہ وہ علم تھا اس امر کا جس کے چھپانے کا حکم دیا گیا تھا اور اس کی تفسیر معلوم تھی۔

راوی نے کہا۔ پھر جو شب ہائے قدر میں دیا جاتا تھا وہ کیا علم تھا۔ فرمایا جو علم حضرت کو دیا گیا تھا۔ اسی کی توضیح اور سہولت بیان کی تھی سائل نے کہا تو کیا جو علم ان حضرات کو دیا گیا تھا شب ہائے قدر میں اس کے سوا کچھ اور دیا گیا فرمایا وہ اس چیز کا علم تھا جس کے چھپانے کا حکم دیا گیا تھا اور اس کی تفسیر جس کے متعلق تو نے سوال کیا، اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ سائل نے کہا تو کیا اوصیاء کو وہ علم دیا گیا تھا جو انبیاء کو نہیں ملا تھا۔ فرمایا کیسے وصی کو اس کا علم ہو سکتا ہے جس کی وصیت اس کو نہیں کی گئی، سائل نے کہا، اس صورت میں کیا ہمارے لئے یہ کہنے کی گنجائش ہے کہ اوصیاء میں سے کسی ایک کو وہ علم دیا گیا ہے جس کو دوسرا نہیں جانتا، فرمایا ایسا نہیں ہے۔

کوئی نبی نہیں مرتا۔ مگر یہ کہ اس کا علم اس کے وصی کے سینے میں ہوتا ہے اور شب قدر میں ملائکہ اور روح وہ حکم

لے کر نازل ہوتے ہیں جس کو بندگان خدا میں جاری کرتے ہیں سائل نے کہا۔ تو کیا اس حکم کو وہ پہلے نہیں جانتے تھے فرمایا۔ ضرور جانتے تھے لیکن وہ کسی شئے کے جاری کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے یہاں تک کہ انھیں شب قدر میں بتایا جاتا ہے کہ وہ آنے والے سال کے لئے ایسا ایسا کریں۔

سائل نے کہا اے ابوجعفرؑ کیا ہم اس بات سے انکار کر سکتے ہیں فرمایا۔ انکار کرنے والا ہم میں سے نہیں، سائل نے کہا نبی پر جو شب قدر میں نازل ہوتا تھا کیا ان کو اس کا پہلے سے علم نہ ہوتا تھا۔

فرمایا۔ یہ سوال تم کو نہیں کرنا چاہیئے سمجھو علم ماکان و مایکون ہر نبی و وصیٔ نبی کو ہوتا ہے جب کوئی نبی رحلت فرماتا ہے تو اس کے بعد آنے والا وصی اس علم کو جانتا ہے۔

لیکن جس علم کے متعلق تم سوال کر رہے ہو تو خدائے عز و جل نے انکار کیا اس سے کہ وہ مطلع کرے اوصیاء کو اس پر، مگر صرف ان کی ذات کے لئے (یعنی ان اسرار کو دوسروں سے بیان کرنے کی اجازت نہیں ہوتی)

سائل نے کہا یا ابن رسول اللہ یہ کیسے معلوم ہو کہ ہر سال شب قدر ہوتی ہے فرمایا۔ جب ماہ رمضان آئے تو تم سورۂ دخان ہر رات کو سو مرتبہ پڑھو جب ۲۳ ویں شب آئے گی تو تم کو اس چیز کی تصدیق ہو جائے گی جس کے متعلق تم نے سوال کیا ہے

۹ ـ وَ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : لَمَا تَرَوْنَ مَنْ بَعَثَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلشَّقَاءِ عَلٰى أَهْلِ الضَّلَالَةِ مِنْ أَجْنَادِ الشَّيَاطِينِ وَ أَزْوَاجِهِمْ أَكْثَرَ مِمَّا تَرَوْنَ خَلِيفَةَ اللهِ الَّذِي بَعَثَهُ لِلْعَدْلِ وَ الصَّوَابِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ ، قِيلَ : يَا أَبَا جَعْفَرٍ ! وَ كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ أَكْثَرَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ ؟ قَالَ : كَمَا شَاءَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ، قَالَ السَّائِلُ: يَا أَبَا جَعْفَرٍ ! إِنِّي لَوْ حَدَّثْتُ بَعْضَ الشِّيعَةِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ لَأَنْكَرُوهُ قَالَ: كَيْفَ يُنْكِرُونَهُ ؟ قَالَ : يَقُولُونَ: إِنَّ الْمَلَائِكَةَ عليهم السلام أَكْثَرُ مِنَ الشَّيَاطِينِ قَالَ : صَدَقْتَ افْهَمْ عَنِّي مَا أَقُولُ: إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ يَوْمٍ وَلَا لَيْلَةٍ إِلَّا وَ جَمِيعُ الْجِنِّ وَ الشَّيَاطِينِ تَزُورُ أَئِمَّةَ الضَّلَالَةِ وَيَزُورُ إِمَامَ الْهُدٰى عَدَدُهُمْ مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتّٰى إِذَا أَتَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ فَيَهْبِطُ فِيهَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلٰى وَلِيِّ الْأَمْرِ ، خَلَقَ اللهُ ـ أَوْ قَالَ قَيَّضَ اللهُ ـ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الشَّيَاطِينِ بِعَدَدِهِمْ ثُمَّ زَارُوا وَلِيَّ الضَّلَالَةِ فَأَتَوْهُ بِالْإِفْكِ وَالْكَذِبِ حَتّٰى لَعَلَّهُ يُصْبِحُ فَيَقُولُ: رَأَيْتُ كَذَا وَ كَذَا فَلَوْ سَأَلَ وَلِيَّ الْأَمْرِ عَنْ ذٰلِكَ لَقَالَ: رَأَيْتَ شَيْطَاناً أَخْبَرَكَ بِكَذَا وَ كَذَا حَتّٰى يُفَسِّرَ لَهُ تَفْسِيراً وَيُعْلِمَهُ الضَّلَالَةَ الَّتِي هُوَ عَلَيْهَا وَايْمُ اللهِ إِنَّ مَنْ صَدَّقَ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ لَيَعْلَمُ أَنَّهَا لَنَا خَاصَّةً لِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله لِعَلِيٍّ عليه السلام حِينَ دَنَا مَوْتُهُ: هٰذَا وَلِيُّكُمْ مِنْ بَعْدِي فَإِنْ أَطَعْتُمُوهُ رَشَدْتُمْ وَلٰكِنْ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِمَا فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ مُنْكِرٌ وَ مَنْ

آمَنَ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ مِمَّنْ عَلٰى غَيْرِ رَأْيِنَا فَإِنَّهُ لَا يَسَعُهُ فِي الصِّدْقِ إِلَّا أَنْ يَقُولَ: إِنَّهَا لَنَا وَمَنْ لَمْ يَقُلْ فَإِنَّهُ كَاذِبٌ ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَعْظَمُ مِنْ أَنْ يُنَزِّلَ الْأَمْرَ مَعَ الرُّوحِ وَ الْمَلَائِكَةِ إِلٰى كَافِرٍ فَاسِقٍ ، فَإِنْ قَالَ : إِنَّهُ يُنَزِّلُ إِلَى الْخَلِيفَةِ الَّذِي هُوَ عَلَيْهَا فَلَيْسَ قَوْلُهُمْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ ، وَ إِنْ قَالُوا : إِنَّهُ لَيْسَ يُنَزِّلُ إِلٰى أَحَدٍ فَلَا يَكُونُ أَنْ يُنَزِّلَ شَيْءٌ إِلٰى غَيْرِ شَيْءٍ ، وَإِنْ قَالُوا [وَ] سَيَقُولُونَ : لَيْسَ هٰذَا بِشَيْءٍ ، فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالاً بَعِيداً ۝

۹۔ فرمایا امام محمد تقی علیہ السلام نے کیا تم نہیں دیکھتے ان کو جنھیں خدا نے شقاوت کے لئے اہلِ ضلالت کی طرف بھیجا۔ شیطانوں کے لشکروں کو اور ان کی ازواج کو (یہ بیان سورۂ مریم کی اس آیت کے مطابق ہے الم تر انا ارسلنا الشیاطین علی الکافرین) یہ تعداد زیادہ ہے ان ملائکہ سے جو اس خلیفۂ خدا کی طرف بھیجے جاتے ہیں جو عدل و ثواب کے لئے بھیجے گئے ہیں کسی نے کہا اے ابوجعفر شیاطین ملائکہ سے زیادہ کیسے ہوں گے۔ فرمایا خدا نے جیسا چاہا ویسا ہوا۔ سائل نے کہا اے ابوجعفر! اگر میں یہ بات بعض شیعوں میں بیان کروں گا تو وہ انکار کریں گے اس نے کہا وہ کہیں گے کہ ملائکہ شیاطین سے زیادہ ہیں۔ فرمایا۔ تو نے سچ کہا لیکن جو میں کہتا ہوں اسے سمجھ، صورت یہ ہے کہ ہر دن میں اور ہر رات میں تمام جن اور شیاطین آئمہ ضلالت کے پاس (جو بکثرت ہیں) جاتے ہیں اور انھیں کے شمار کے برابر ملائکہ امام ہدایت پر نازل ہوتے ہیں اور جو شب قدر آتی ہے تو ملائکہ بتدبیرِ الٰہی ولی امر پر نازل ہوتے ہیں (راوی کہتا ہے) یا یہ فرمایا کہ خدا بھیجتا ہے اتنے ہی شیاطین کو تاکہ وہ ولی ضلالت کے پاس جائیں پس وہ ان کو افترا اور جھوٹ سکھاتے ہیں چنانچہ صبح کو وہ لوگوں سے بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رات ایسا ایسا دیکھا پس اگر ولی امر سے اس کے متعلق پوچھا جائے تو وہ بتاتے ہیں کہ تو نے خواب میں شیطان کو دیکھا اور اس نے تجھے یہ یہ بتایا اس کو خوب واضح طور سے اس ضلالت کا حال بتا دیا جاتا ہے جس پر وہ ہوتا ہے۔ خدا کی قسم جس نے لیلۃ القدر کی تصدیق کی اس نے ضرور یہ جان لیا کہ یہ خصوصیت ہمارے لئے ہے جیسا کہ رسول اللہ نے اپنی وفات کے وقت فرمایا تھا علی علیہ السلام کے متعلق، میرے بعد یہ تمہارا ولی ہے پس اگر تم اس کی اطاعت کرو گے تو فلاح پاؤ گے لیکن جو لیلۃ القدر پر ایمان نہیں لایا وہ اس کا منکر ہوگا اور جو ایمان لایا وہ ہمارے غیر کی رائے کے مطابق سچا نہیں، جب تک یہ نہ کہے کہ یہ آیت ہمارے لئے ہے اور جو یہ نہ کہے وہ جھوٹا ہے خدا اپنے ملائکہ اور روح کو کافر و فاسق پر نازل نہیں فرماتا اور اگر کوئی کہے کہ اس خلیفہ پر نازل ہوتے ہیں جو زمین پر حاکم ہے تو اس کا یہ کہنا بے حقیقت ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ نزول ملائکہ کسی پر نہیں ہوتا تو یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک شئے نازل ہو اور وہ کسی پر نہ ہو۔ عنقریب لوگ ایسا کہیں گے لیکن یہ کہنا لغو ہوگا اور ان کی کھلی گمراہی ہوگی۔

اکتالیسواں باب

آئمہ علیہم السّلام کا علم شب جمعہ میں زیادہ ہوتا ہے

(بابُ) ۴۱

فی اَنَّ الائمّة علیهم السّلام یزدادون فی لیلة الجمعة

۱ ـ حدّثنی أحمد بن إدریس القمّیّ و محمّد بن یحیی، عن الحسن بن علیّ الکوفیّ، عن موسی بن سعدان، عن عبدالله بن أیّوب، عن أبی یحیی الصّنعانیّ، عن أبی عبدالله علیه السلام قال: قال لی: یا أبا یحیی إنّ لنا فی لیالی الجمعة لشأناً من الشّأن، قال قلت: جعلت فداك وما ذاك الشّأن؟ قال: یؤذن لأرواح الأنبیاء الموتی وأرواح الأوصیاء الموتی علیهم السلام وروح الوصیّ الّذی بین ظهرانیکم یعرج بها إلی السّماء حتّی توافی عرش ربّها فتطوف به أسبوعاً و تصلّی عند کلّ قائمة من قوائم العرش رکعتین ثمّ تردّ إلی الأبدان الّتی کانت فیها فتصبح الأنبیاء والأوصیاء قد ملئوا سروراً ویصبح الوصیّ الّذی بین ظهرانیکم وقد زید فی علمه مثل جمّ الغفیر.

راوی کہتا ہے فرمایا مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اے ابویحییٰ ہمارے لئے جمعہ کی راتوں میں ایک عظیم شان ہوتی ہے میں نے کہا وہ کیا ہے فرمایا۔ مرے ہوئے انبیاء کی روحیں اور اوصیائے مردہ کی روحیں اور اس وصی کی روح جو تمہارے سامنے ہے آسمان کی طرف جاتی ہیں اور عرش الٰہی کے بالمقابل پہنچتی ہیں اور ہفتوں اس کا طواف کرتی ہیں اور عرش کے ہر پایہ کے پاس دو رکعت نماز پڑھتی ہیں پھر اپنے ابدان کی طرف لوٹائی جاتی ہیں پس انبیاء اور اوصیاء خوشی سے بھر جاتے ہیں اور صبح کرتا ہے وہ وصی جو تمہارے سامنے ہے اور اس کے علم میں بہت کچھ اضافہ ہو جاتا ہے۔

۲ ـ محمّد بن یحیی، عن أحمد بن أبی زاهر، عن جعفر بن محمّد الکوفیّ، عن یوسف الأبزاریّ، عن المفضّل قال: قال لی أبوعبدالله علیه السلام ذات یوم ـ وکان لا یکنّینی قبل ذلك ـ: یا أباعبدالله! قال: قلت: لبّیك، قال: إنّ لنا فی کلّ لیلة جمعة سروراً قلت: زادك الله وما ذاك؟ قال: إذا کان لیلة الجمعة وافی رسول الله صلی الله علیه وآله العرش و وافی الأئمّة علیهم السلام معه ووافینا معهم فلا تردّ أرواحنا إلی أبداننا إلّا بعلم مستفاد ولولا ذلك لأنفدنا.

۲۔ مجھ سے ایک دن امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا (اس سے پہلے حضرت مجھے کنیت سے نہیں پکارتے تھے) اے ابوعبداللہ! میں نے کہا لبیک فرمایا ہمارے لئے ہر شب جمعہ میں خوشی ہوتی ہے۔ میں نے کہا۔ اللہ آپ کی خوشی زیادہ کرے۔ یہ کس طرح فرمایا۔ جب شب جمعہ آتی ہے تو رسول اللہ اور آئمہ علیہم السلام عرش تک پہنچتے ہیں اور ہم ان کے ساتھ ہوتے ہیں پس جب ہم اپنے ابدان کی طرف لوٹتے ہیں تو ہم کو علم حاصل ہوتا ہے اگر یہ نہ ہوتا تو ہم ختم ہو جاتے جو ہمارے پاس ہے ضائع ہو جاتا۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطّابِ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ الْمِنْقَرِيِّ ، عَنْ يُونُسَ أَوِالْمُفَضَّلِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام ، قَالَ : مَامِنْ لَيْلَةِ جُمُعَةٍ إِلَّا وَلِأَوْلِيَاءِاللّٰهِ فِيهَا سُرُورٌ . قُلْتُ : كَيْفَ ذٰلِكَ ؟ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ : إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ وَافَى رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله الْعَرْشَ وَ وَافَى الْأَئِمَّةُ عليهم السلام وَوَافَيْتُ مَعَهُمْ فَمَا أَرْجِعُ إِلَّا بِعِلْمٍ مُسْتَفَادٍ وَ لَوْلَا ذٰلِكَ لَنَفِدَمَاعِنْدِي .

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ ہر جمعہ کی رات کو اولیاء خدا کو سرور حاصل ہوتا ہے میں نے کہا یہ کیسے، فرمایا جب شب جمعہ آتی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرشِ الٰہی تک پہنچتے ہیں اور آئمہ بھی، میں بھی ان کے ساتھ ہوتا ہوں اور جب لوٹتا ہوں تو علم حاصل کر کے اگر یہ نہ ہوتا تو میرے پاس جو کچھ تھا ضائع ہو جاتا۔

بیالیسواں باب

آئمہ علیہم السلام کا علم بڑھتا ہے گھٹتا نہیں

(بَابُ) ۴۲

لَوْلَا أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يَزْدَادُوْنَ لَنَفِدَ مَاعِنْدَهُمْ

١ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيىٰ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : كَانَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عليه السلام يَقُولُ : لَوْلَا أَنَّا نَزْدَادُ لَأَنْفَدْنَا .

مُحَمَّدُبْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام مِثْلَهُ .

۱۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اگر ہمارا علم بڑھتا نہ رہتا تو ختم ہو جاتا۔

۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ ، عَنْ ذَرِيحٍ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : يَا ذَرِيحُ ! لَوْلَا أَنَّا نَزْدَادُ لَأَنْفَدْنَا .

۲- فرمایا صادق آل محمدؑ نے کہ اگر ہمارا علم بڑھتا نہ رہتا تو ہم اسے ختم کر دیتے۔

۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : لَوْلَا أَنَّا نَزْدَادُ لَأَنْفَدْنَا ، قَالَ : قُلْتُ : تَزْدَادُونَ شَيْئاً لَا يَعْلَمُهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله ؟ قَالَ : أَمَا إِنَّهُ إِذَا كَانَ ذَلِكَ عُرِضَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ثُمَّ عَلَى الْأَئِمَّةِ ثُمَّ انْتَهَى الْأَمْرُ إِلَيْنَا .

۳- راوی کہتا ہے میں نے ابوجعفر علیہ السلام کو کہتے سنا۔ اگر ہمارا علم زیادہ نہ ہوتا رہتا تو ہم اسے ختم کر دیتے۔ میں نے کہا کیا ایسا علم بھی آپ کو حاصل ہوتا ہے جو رسول اللہ کو نہ ہو۔ فرمایا صورت یہ ہے کہ پہلے رسول اللہ پر پیش ہوتا ہے پھر آئمہ پر اور منتہی ہوتا ہے ہماری طرف۔

۴ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : لَيْسَ يَخْرُجُ شَيْءٌ مِنْ عِنْدِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَبْدَأَ بِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ثُمَّ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ثُمَّ بِوَاحِدٍ بَعْدَ وَاحِدٍ لِكَيْلَا يَكُونَ آخِرُنَا أَعْلَمَ مِنْ أَوَّلِنَا .

۴- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جو علم خدا کی طرف سے آتا ہے اس کی ابتدا رسول اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔ پھر امیر المومنین علیہ السلام کے پاس آتا ہے پھر ایک کے بعد دوسرے کی طرف تاکہ ہمارے آخر کا علم ہمارے اول کے علم سے زیادہ نہ ہو۔

تینتالیسواں باب

آئمہ علیہم السلام وہ تمام علوم جانتے ہیں جو ملائکہ اور انبیاء و مرسلین علیہم السلام کو ملے ھیں

(باب ۴۳)

أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يَعْلَمُونَ جَمِيعَ الْعُلُومِ الَّتِي خَرَجَتْ إِلَى الْمَلَائِكَةِ وَالْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ ، عَنْ

عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالىٰ عِلْمَيْنِ : عِلْماً أَظْهَرَ عَلَيْهِ مَلَائِكَتَهُ وَ أَنْبِيَاءَهُ وَ رُسُلَهُ فَمَا أَظْهَرَ عَلَيْهِ مَلَائِكَتَهُ وَ رُسُلَهُ وَأَنْبِيَاءَهُ فَقَدْ عَلِمْنَاهُ وَ عِلْماً اسْتَأْثَرَ بِهِ فَإِذَا بَدَا لِلّٰهِ فِي شَيْءٍ مِنْهُ أَعْلَمَنَا ذٰلِكَ وَ عُرِضَ عَلَى الْأَئِمَّةِ الَّذِينَ كَانُوا مِنْ قَبْلِنَا .

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنِ الْعَمْرَكِيِّ بْنِ عَلِيٍّ جَمِيعاً ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليهما السلام مِثْلَهُ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے لئے دو علم ہیں ایک وہ جس کو ظاہر کیا ہے اپنے ملائکہ، انبیاء و مرسلینؑ پر۔ پس جو اس سب پر ظاہر ہے اس کی تعلیم ہم کو بھی دی ہے اور دوسرا علم وہ ہے جو اس نے اپنی ذات سے مخصوص کیا ہے (اور کسی دوسرے کو اس سے مطلع نہیں کیا، جیسے علم بظہور قائم آل محمدؐ)، پس جب خدائے تعالیٰ اس سے متعلق کوئی بات چاہتا ہے تو ہم کو مطلع کرتا ہے وہ ہم کو) بتا دیتا ہے وہ پیش کیا جا چکا ہے ان آئمہ پر جو ہم سے پہلے تھے ان کی روایت کی ہے فلاں فلاں نے۔

۲ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عِلْمَيْنِ : عِلْماً عِنْدَهُ لَمْ يُطْلِعْ عَلَيْهِ أَحَداً مِنْ خَلْقِهِ وَعِلْماً نَبَذَهُ إِلَى مَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ فَمَا نَبَذَهُ إِلَى مَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ فَقَدِ انْتَهىٰ إِلَيْنَا

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا کے دو علم ہیں ایک وہ جو اس کے پاس ہے اور کسی پر اسے مطلع نہیں کیا۔ دوسرا وہ علم ہے جو اس نے ملائکہ اور مرسلین کو دیا ہے پس جو ملائکہ اور مرسلین کو دیا ہے وہ ہم کو بھی دیا ہے۔

۳ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ ضُرَيْسٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عِلْمَيْنِ : عِلْمٌ مَبْذُولٌ وَعِلْمٌ مَكْفُوفٌ فَأَمَّا الْمَبْذُولُ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ تَعْلَمُهُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّسُلُ إِلَّا نَحْنُ نَعْلَمُهُ ، وَأَمَّا الْمَكْفُوفُ فَهُوَ الَّذِي عِنْدَاللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي أُمِّ الْكِتَابِ إِذَا خَرَجَ نَفَذَ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اللہ کے دو علم ہیں ایک علم دیا ہوا دوسرا نہ دیا ہوا جو علم دیا ہوا ہے اس کے کسی امر کو ملائکہ اور مرسلین نہیں جانتے مگر ہم اس کو جانتے ہیں اور مکفوف وہ علم جو خدا کے پاس ام الکتاب (لوح محفوظ) میں ہے۔ جب وہ (قائم آل محمدؐ کے ظہور پر) نافذ کیا جائیگا۔

٤ ـ أبُوعَليٍّ الأشعَريُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبّارِ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ إِسْماعِيلَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمانِ، عَنْ سُوَيْدٍ الْقَلّاءِ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي بَصيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : إِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عِلْمَيْنِ : عِلْمٌ لا يَعْلَمُهُ إِلّا هُوَ وَ عِلْمٌ عَلَّمَهُ مَلائِكَتَهُ وَ رُسُلَهُ فَما عَلَّمَهُ مَلائِكَتَهُ وَ رُسُلَهُ عليهم السلام فَنَحْنُ نَعْلَمُهُ .

۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے دو علم ہیں ایک وہ جو اس کے سوا کوئی (دوسرا) نہیں جانتا دوسرا علم وہ ہے جو ملائکہ اور مرسلین کو دیا گیا ہے۔ ہم اس کو جانتے ہیں۔

چوالیسواں باب

ذکر الغیب

(بابٌ)

نادِرٌ فيهِ ذِكْرُ الْغَيْبِ

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا،عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسى ، عَنْ مُعَمَّرِبْنِ خَلّادٍ قالَ: سَأَلَ أَبَاالْحَسَنِ عليه السلام رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ فارِسٍ فَقالَ لَهُ : أَتَعْلَمُونَ الْغَيْبَ ؟ فَقالَ: قالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : يُبْسَطُ لَنَا الْعِلْمُ فَنَعْلَمُ وَ يُقْبَضُ عَنّا فَلا نَعْلَمُ وَقالَ : سِرُّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَسَرَّهُ إِلى جَبْرَئِيلَ عليه السلام وَأَسَرَّهُ جَبْرَئِيلُ إِلىٰ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَأَسَرَّهُ مُحَمَّدٌ إِلى مَنْ شاءَ اللّٰهُ.[1]

۱۔ امام رضا علیہ السلام سے ایک مرد فارسی نے پوچھا کیا آپ غیب جانتے ہیں فرمایا کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب ہمارا علم کشادہ ہوتا ہے (الہام سے یا فرشتہ کے خبر دینے سے) تو ہم جانتے ہیں اور جب ایسا نہیں ہوتا تو ہم نہیں جانتے۔ فرمایا۔ اللہ نے اپنا بھید سونپا جبرئیل کو اور جبرئیل نے رسول خدا کو اور انھوں نے جس کو چاہا سپرد کیا۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيى ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئابٍ ، عَنْ سَديرٍ الصَّيْرَفِيِّ قالَ : سَمِعْتُ حُمْرانَ بْنَ أَعْيَنَ يَسْأَلُ أَباجَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ : « بَدِيعُ السَّماواتِ وَالْأَرْضِ »[2] قالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ابْتَدَعَ الْأَشْياءَ كُلَّها بِعِلْمِهِ عَلى غَيْرِمِثالٍ كانَ قَبْلَهُ ، فَابْتَدَعَ السَّماواتِ وَالْأَرَضِينَ وَلَمْ يَكُنْ قَبْلَهُنَّ سَماواتٌ وَ لا أَرَضُونَ أَما تَسْمَعُ

لِقَوْلِهِ تَعَالىٰ: «وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ» فَقَالَ لَهُ حُمْرَانُ: أَرَأَيْتَ قَوْلَهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: «عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلىٰ غَيْبِهِ أَحَداً» فَقَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام: «إِلَّا مَنِ ارْتَضىٰ مِنْ رَسُولٍ» وَكَانَ وَاللهِ مُحَمَّدٌ مِمَّنِ ارْتَضَاهُ وَ أَمَّا قَوْلُهُ «عَالِمُ الْغَيْبِ» فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ عَالِمٌ بِمَا غَابَ عَنْ خَلْقِهِ فِيمَا يَقْدِرُ مِنْ شَيْءٍ وَيَقْضِيهِ فِي عِلْمِهِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَهُ وَقَبْلَ أَنْ يُفْضِيَهُ إِلَى الْمَلَائِكَةِ فَذٰلِكَ يَا حُمْرَانُ! عِلْمٌ مَوْقُوفٌ عِنْدَهُ إِلَيْهِ فِيهِ الْمَشِيئَةُ فَيَقْضِيهِ إِذَا أَرَادَ وَيَبْدُو لَهُ فِيهِ فَلَا يُمْضِيهِ، فَأَمَّا الْعِلْمُ الَّذِي يُقَدِّرُهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَقْضِيهِ وَيُمْضِيهِ فَهُوَ الْعِلْمُ الَّذِي انْتَهىٰ إِلىٰ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم ثُمَّ إِلَيْنَا.

۲۔ حمران بن اعین نے امام محمد باقر علیہ السلام سے آیہ بدیع السمٰوٰت والارض کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ایجاد کیا۔ تمام اشیاء کو اپنے علم سے بغیر اس کے کہ کوئی مثال اس سے پہلے ہو اس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا۔ اس سے پہلے آسمان و زمین نہ تھے کیا تم نے خدا تعالیٰ کا یہ قول نہیں سنا کہ اس کا عرش پانی پر تھا۔ حمران نے کہا آپ نے اس آیت پر غور کیا ہے وہ عالم الغیب ہے نہیں مطلع ہوتا اس کے غیب پر کوئی۔ حضرت نے فرمایا۔ اس کے آگے یہ بھی تو ہے مگر اپنے رسولوں میں سے جس کو بھی چن لے۔ اور واللہ محمد مصطفیٰ ان لوگوں میں سے ہیں جن کو اللہ نے منتخب کیا ہے۔ خداوند عالم علیم ہے ہر اس چیز پر جو غائب ہے اس کی مخلوق پر اس چیز کے متعلق جو وہ مقدر کرتا ہے اور اپنے علم سے طے کرتا ہے قبل اس کے پیدا کرنے کے اور قبل اس کے کہ ملائکہ کو اس کا علم ہو۔ اے حمران علم اسی کے پاس ہے جب اس کی مشیت ہوتی ہے تو اس کو جاری کرتا ہے یعنے ملائکہ کو بتاتا ہے پس یہ علم جس کو وہ مقدر کرتا ہے تو اسے حضرت رسول خدا اور ہم تک پہنچا دیتا ہے۔

۳ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَدِيرٍ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَ أَبُوبَصِيرٍ وَ يَحْيَى الْبَزَّازُ وَ دَاوُدُ بْنُ كَثِيرٍ فِي مَجْلِسِ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام إِذْ خَرَجَ إِلَيْنَا وَهُوَ مُغْضَبٌ، فَلَمَّا أَخَذَ مَجْلِسَهُ قَالَ: يَا عَجَباً لِأَقْوَامٍ يَزْعُمُونَ أَنَّا نَعْلَمُ الْغَيْبَ مَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ، لَقَدْ هَمَمْتُ بِضَرْبِ جَارِيَتِي فُلَانَةَ، فَهَرَبَتْ مِنِّي فَمَا عَلِمْتُ فِي أَيِّ بُيُوتِ الدَّارِ هِيَ؟ قَالَ سَدِيرٌ: فَلَمَّا أَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ وَ صَارَ فِي مَنْزِلِهِ دَخَلْتُ أَنَا وَ أَبُوبَصِيرٍ وَ مُيَسِّرٌ وَ قُلْنَا لَهُ: جُعِلْنَا فِدَاكَ سَمِعْنَاكَ وَ أَنْتَ تَقُولُ كَذَا وَ كَذَا فِي أَمْرِ جَارِيَتِكَ وَ نَحْنُ نَعْلَمُ أَنَّكَ تَعْلَمُ عِلْماً كَثِيراً وَلَا نَنْسُبُكَ إِلىٰ عِلْمِ الْغَيْبِ قَالَ: فَقَالَ: يَا سَدِيرُ أَلَمْ تَقْرَءِ الْقُرْآنَ؟ قُلْتُ: بَلىٰ، قَالَ: فَهَلْ وَجَدْتَ فِيمَا قَرَأْتَ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ: «قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ: أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ»(۱) قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ قَدْ قَرَأْتُهُ، قَالَ: فَهَلْ عَرَفْتَ

هود ۱۱/۷ — سورہ جن ۷۲/۲۶ — سورہ جن ۷۲/۲۷

الرَّجُلَ ؟ وَهَلْ عَلِمْتَ مٰاكٰانَ عِنْدَهُ مِنْ عِلْمِ الْكِتٰابِ ؟ قٰالَ : قُلْتُ : أَخْبِرْني بِهِ ؟ قٰالَ : قَدْرُ قَطْرَةٍ مِنَ الْمٰاءِ فِي الْبَحْرِ الْأَخْضَرِ فَمٰا يَكُونُ ذٰلِكَ مِنْ عِلْمِ الْكِتٰابِ ؟ قٰالَ : قُلْتُ جُعِلْتُ فِدٰاكَ مٰا أَقَلَّ هٰذٰا فَقٰالَ : يٰا سَدِيرُ ! مٰا أَكْثَرَ هٰذٰا أَنْ يَنْسِبَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى الْعِلْمِ الَّذِي اُخْبِرُكَ بِهِ (۲) يٰا سَدِيرُ فَهَلْ وَجَدْتَ فِيمٰا قَرَأْتَ مِنْ كِتٰابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَيْضاً : « قُلْ كَفىٰ بِاللّٰهِ شَهِيداً بَيْني وَ بَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتٰابِ » قٰالَ : قُلْتُ : قَدْ قَرَأْتُهُ جُعِلْتُ فِدٰاكَ قٰالَ : أَفَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتٰابِ كُلِّهِ أَفْهَمُ أَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتٰابِ بَعْضِهِ؟ قُلْتُ : لٰا ، بَلْ مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتٰابِ كُلِّهِ ، قٰالَ: فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلىٰ صَدْرِهِ وَ قٰالَ : عِلْمُ الْكِتٰابِ وَاللّٰهِ كُلُّهُ عِنْدَنٰا، عِلْمُ الْكِتٰابِ وَاللّٰهِ كُلُّهُ عِنْدَنٰا .

۳۔ سدیر سے مروی ہے کہ میں اور ابوبصیر وغیرہ مجلس ابوعبداللہ علیہ السلام میں تھے حضرت غضبناک حالت میں گھر میں سے برآمد ہوئے اور آپؑ نے بھری مجلس میں فرمایا۔ مجھے تعجب ہے ان لوگوں پر جو یہ گمان کرتے ہیں کہ ہم غیب جانتے ہیں غیب کا حال تو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا جیسا کہ سورۂ نمل میں فرمایا ہے قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ میں نے ایکبار ایک کنیز کو مارنا چاہا۔ وہ بھاگ گئی۔ مجھے علم نہ ہوا کہ وہ کس گھر میں چھپی، سدیر کہتے ہیں کہ جب حضرت مجلس سے اُٹھ کر جانے لگے تو میں نے اور ابوبصیر نے کہا۔ ہم آپؑ پر فدا ہوں۔ ہم نے آپ کو ایسا ایسا کہتے سنا۔ کنیز کے متعلق حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ آپ علم کثیر رکھتے ہیں اور ہم آپ کو علم غیب کی طرف نسبت دیتے ہیں۔ فرمایا اے سدیر! کیا تو نے قرآن پڑھا ہے۔ فرمایا۔ یہ آیت بھی پڑھی ہے کہ جس کے پاس کتاب خدا کا تھوڑا سا علم تھا (آصف وزیر سلیمانؑ) اس نے کہا میں تخت بلقیس کو پلک جھپکنے سے پہلے لے آؤں گا۔ ہم نے کہا پڑھا ہے حضرت نے کہا تمہیں معلوم ہے کہ اس شخص کے پاس کتاب خدا کا کتنا علم تھا میں نے کہا آپ ہی فرمائیں۔ فرمایا۔ صرف اتنا جیسے بحر ذخار سے ایک قطرہ، میں نے کہا کس قدر کم تھا۔ فرمایا نہیں یہ کہو کس قدر زیادہ تھا کیونکہ اس کی نسبت علم الٰہی سے ہے یعنی بلحاظ علم الٰہی تو وہ کچھ نہ تھا لیکن بندوں کے علم کے مقابل تو بہت زیادہ تھا پھر فرمایا کتاب خدا میں یہ آیت بھی پڑھی ہے۔ فرمایا جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے وہ افضل ہے یا وہ جس کے پاس جزئی کتاب کا علم ہے پھر اپنے سینے کی طرف اشارہ کرکے فرمایا واللہ کل کتاب کا علم ہمارے پاس ہے کل کتاب کا علم ہمارے پاس ہے۔

توضیح: مذکورہ بالا احادیث میں جو امام علیہ السلام نے غیب دانی کی اپنی طرف سے نفی فرمائی ہے اس سے مراد یہ ہے کہ علی الاطلاق علم الغیب خدا کے سوا کسی کو نہیں ہے انبیاء اور مرسلین اور آئمہ علیہم السلام تو ان کی غیب دانی بالذات نہیں بلکہ خدا کی مرضی پر موقوف ہے جو آئندہ یا ماضی کے متعلق، جس چیز کا چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے

٤ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ ، عَنْ عَمّٰارٍ السّٰابٰاطِيِّ قٰالَ : سَأَلْتُ أَبٰا عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام ، عَنِ الْإِمٰامِ ؟ يَعْلَمُ الْغَيْبَ؟

فَقَالَ: لَا وَلٰكِنْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْلَمَ الشَّيْءَ أَعْلَمَهُ اللهُ ذٰلِكَ.

۴۔ سائل نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا، کیا امام غیب جانتا ہے؟ فرمایا نہیں لیکن جب وہ کسی چیز کے بتلانے کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے آگاہ کر دیا جاتا ہے۔

پینتالیسواں باب

آئمہ علیہم السلام جب جاننا چاہتے ہیں تو اُن کو بتا دیا جاتا ہے

((بَابُ)) ۴۵

أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ إِذَا شَاؤُوا أَنْ يَعْلَمُوا عُلِّمُوا

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ بَدْرِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ الشَّامِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْإِمَامَ إِذَا شَاءَ أَنْ يَعْلَمَ عُلِّمَ.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے امام جب چاہتا ہے کہ جانے تو اس کو علم دے دیا جاتا ہے۔

۲ ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ بَدْرِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْإِمَامَ إِذَا شَاءَ أَنْ يَعْلَمَ أُعْلِمَ.

۲۔ امام جب چاہتا ہے کہ جانے تو اس کو علم دے دیا جاتا ہے۔

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ الْمَدَائِنِيِّ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْمَدَائِنِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا أَرَادَ الْإِمَامُ أَنْ يَعْلَمَ شَيْئاً أَعْلَمَهُ اللهُ ذٰلِكَ.

۳۔ امام جس شے کو جاننے کا ارادہ کرتا ہے تو اللہ اس شے کا اسے علم عطا کر دیتا ہے۔

چھیالیسواں باب

آئمہ علیہم السلام اپنی موت کا وقت جانتے ہیں اور وہ باختیار خود مرتے ہیں

(بَابُ) ۴۶

أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يَعْلَمُونَ مَتَىٰ يَمُوتُونَ وَأَنَّهُمْ لَا يَمُوتُونَ إِلَّا بِاخْتِيَارٍ مِنْهُمْ

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمَاعَةَ وَ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ الْبَطَلِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللَّهِ عليه السلام: أَيُّ إِمَامٍ لَا يَعْلَمُ مَا يُصِيبُهُ وَإِلَىٰ مَا يَصِيرُ، فَلَيْسَ ذَٰلِكَ بِحُجَّةٍ [1] لِلَّهِ عَلَىٰ خَلْقِهِ.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو امام یہ نہیں جانتا کہ اسے کیا مصیبت پہنچے گی اور اس کا انجام کار کیا ہوگا تو مخلوق خدا کی رہنمائی نہیں کر سکتا اور خدا کی حجت نہیں ہو سکتا

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ قَطِيعَةِ الرَّبِيعِ مِنَ الْعَامَّةِ بِبَغْدَادَ مِمَّنْ كَانَ يُنْقَلُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي: قَدْ رَأَيْتُ بَعْضَ مَنْ يَقُولُونَ بِفَضْلِهِ مِنْ أَهْلِ هَٰذَا الْبَيْتِ، فَمَا رَأَيْتُ مِثْلَهُ قَطُّ فِي فَضْلِهِ وَ نُسُكِهِ. فَقُلْتُ لَهُ: مَنْ؟ وَ كَيْفَ رَأَيْتَهُ؟ قَالَ: جُمِعْنَا أَيَّامَ السِّنْدِيِّ بْنِ شَاهَكَ[1] ثَمَانِينَ رَجُلاً مِنَ الْوُجُوهِ الْمَنْسُوبِينَ إِلَى الْخَيْرِ، فَأُدْخِلْنَا عَلَىٰ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليهما السلام فَقَالَ لَنَا السِّنْدِيُّ: يَا هٰؤُلَاءِ انْظُرُوا إِلَىٰ هَٰذَا الرَّجُلِ هَلْ حَدَثَ بِهِ حَدَثٌ؟ فَإِنَّ النَّاسَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ قَدْ فُعِلَ بِهِ[2] وَ يُكْثِرُونَ فِي ذَٰلِكَ وَ هَٰذَا مَنْزِلُهُ وَ فِرَاشُهُ مُوَسَّعٌ عَلَيْهِ غَيْرُ مُضَيَّقٍ وَلَمْ يُرِدْ بِهِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ سُوءاً وَ إِنَّمَا يَنْتَظِرُ بِهِ أَنْ يَقْدَمَ فَيُنَاظِرَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ هَٰذَا هُوَ صَحِيحٌ مُوَسَّعٌ عَلَيْهِ فِي جَمِيعِ أُمُورِهِ، فَسَلُوهُ، قَالَ: وَ نَحْنُ لَيْسَ لَنَا هَمٌّ إِلَّا النَّظَرَ إِلَى الرَّجُلِ وَ إِلَىٰ فَضْلِهِ وَ سَمْتِهِ؛ فَقَالَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام: أَمَّا مَا ذَكَرَ مِنَ التَّوْسِعَةِ وَمَا أَشْبَهَهَا فَهُوَ عَلَىٰ مَا ذَكَرَ غَيْرَ أَنِّي أُخْبِرُكُمْ أَيُّهَا النَّفَرُ أَنِّي قَدْ سُقِيتُ السَّمَّ فِي سَبْعِ تَمَرَاتٍ وَ أَنَا غَداً أَخْضَرُّ[3] وَ بَعْدَ غَدٍ أَمُوتُ قَالَ: فَنَظَرْتُ إِلَى السِّنْدِيِّ بْنِ شَاهَكَ يَضْطَرِبُ

وَيَرْتَعِدُ مِثْلَ السَّعَفَةِ

۲۔ حسن بن محمد بن بشار نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے ایک بوڑھے نے جو اہل قطیعہ الربیع سے تھا بغداد میں روایت کی ان لوگوں سے کہ جن کی زبانوں سے حدیث نقل کی جاتی ہے۔ حسن کہتے ہیں اس پیر مرد نے کہا۔ میں نے خانوادۂ رسالت سے ایک شخص کو دیکھا جن کی فضیلت لوگ بیان کرتے تھے اور میں نے اس سے بہتر کسی کو فضیلت و عبادت میں نہ پایا۔ میں نے کہا کہ وہ کون تھے اور تم نے ان کو کیسا پایا۔ اس نے کہا سندی ابن شاہک کے زمانے میں ۸۰ آدمی ایسے جمع کئے گئے جو خیر کی طرف منسوب تھے ہم کو حضرت موسیٰ بن جعفر کے پاس بھیجا گیا اور ہم سے سندی نے کہا۔ تم سب اس شخص (امام موسیٰ بن کاظم) کو دیکھو کیا کوئی نئی بات پاتے ہو۔ لوگ گمان کرتے ہیں کہ ان کے ساتھ زیادتی کی گئی ہے اور بہت سی باتیں ان کی قید کے متعلق بیان کرتے ہیں دیکھ لو کیسا کشادہ گھر ہے اور کیسا اچھا فرش ہے کوئی تنگی نہیں۔ نہ امیرالمومنین (ہارون) کا ارادہ ان کو تکلیف پہنچانے کا ہے یہ امیرالمومنین سے مناظرہ کے منتظر ہیں دیکھو یہ بالکل صحیح و سالم ہیں اور آرام کے تمام سامان مہیا ہیں اب تم ان سے پوچھو راوی کہتا ہے ہمیں کسی طرف توجہ نہ تھی سوائے حضرت کے طرف دیکھنے اور ان کی فضیلت اور شان عظمت پر نظر کرنے کے امام علیہ السلام نے خود ہی فرمایا۔ جو کچھ اس نے سامان راحت وغیرہ کے متعلق کہا۔ وہ ظاہر ہے لیکن تم کو آگاہ کرتا ہوں کہ مجھے سات پھلوں میں پیوست کر کے زہر دیا گیا ہے میرا رنگ کل کو ہرا ہو جائے گا اور کل ہی میں مرجاؤں گا۔ میں نے سندی شاہک کی طرف دیکھا وہ پریشان تھا اور ربطع کی طرح کانپ رہا تھا۔

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَخِي ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَتَى عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليه السلام لَيْلَةَ قُبِضَ فِيهَا بِشَرَابٍ فَقَالَ : يَا أَبَتِ اشْرَبْ هَذَا فَقَالَ: يَا بُنَيَّ إِنَّ هَذِهِ اللَّيْلَةُ الَّتِي اُقْبَضُ فِيهَا وَ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي قُبِضَ فِيهَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله

۳۔ جس رات کو حضرت علی بن الحسینؑ کا انتقال ہوا۔ امام محمد باقر علیہ السلام پینے کے لئے پانی لائے اور کہنے لگے بابا جان یہ پانی پی لیجئے۔ فرمایا بیٹا اسی رات میں میری روح قبض ہوگی یہ وہی رات ہے جس میں رسول اللہ صلعم نے انتقال فرمایا تھا۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ : قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام : إِنَّ أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَدْ عَرَفَ قَاتِلَهُ وَاللَّيْلَةَ الَّتِي يُقْتَلُ فِيهَا وَ الْمَوْضِعَ الَّذِي يُقْتَلُ فِيهِ وَقَوْلُهُ لَمَّا سَمِعَ صِيَاحَ الْاِوَزِّ فِي الدَّارِ : «صَوَائِحُ تَتْبَعُهَا نَوَائِحُ» وَ قَوْلُ اُمِّ كُلْثُومٍ : لَوْ صَلَّيْتَ اللَّيْلَةَ دَاخِلَ الدَّارِ وَ أَمَرْتَ غَيْرَكَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ ، فَأَبَى عَلَيْهَا وَ كَثُرَ دُخُولُهُ وَ خُرُوجُهُ

تِلْكَ اللَّيْلَةَ بِلَا سِلَاحٍ وَ قَدْ عَرَفَ عليه السلام أَنَّ ابْنَ مُلْجَمٍ لَعَنَهُ اللهُ قَاتِلَهُ بِالسَّيْفِ كَانَ هٰذَا مِمَّا لَمْ يَجُزْ تَعَرُّضُهُ ؛ فَقَالَ: ذٰلِكَ كَانَ وَلٰكِنَّهُ خُيِّرَ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ لِتَمْضِيَ مَقَادِيرُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ امیر المومنین علیہ السلام اپنے قاتل کو پہچانتے تھے اور اس رات کو بھی جانتے تھے جس میں قتل کئے گئے اور اس جگہ کو بھی جہاں مقتول ہوئے اور گھر میں جو قازیں تھیں ان کی چیخ و پکار بھی سُنی جن کی فریاد کے بعد نوحہ خوانی ہوئی اور اُم کلثوم کا یہ قول بھی سنا کہ آج کی رات آپ گھر ہی نماز پڑھ لیتے۔ کسی کو حکم دیجئے کہ وہ آپ کی جگہ نماز پڑھا دے۔ مگر حضرت نے انکار کیا اور آپ ادائے نوافل کے لئے بغیر ہتھیار بار بار آتے جاتے بھی رہے آپ اپنے قاتل کو پہچانتے بھی تھے تلوار سے قتل ہونے کو بھی جانتے تھے پھر آپ نے اپنے آپ کو کیوں نہ بچایا۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا یہ ٹھیک ہے لیکن حکم قضا و قدر جو کچھ تھا اس کو بجالانا ہی بہتر تھا۔

٥ ــ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ غَضِبَ عَلَى الشِّيعَةِ فَخَيَّرَنِي نَفْسِي أَوْهُمْ ؛ فَوَقَيْتُهُمْ وَاللهِ بِنَفْسِي .

۵۔ امام موسیٰ کاظم ؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ غضبناک ہوا ہمارے شیعوں پر (بہ سبب ترک تقیہ) پس اختیار دیا مجھے اپنے اور ان کے قتل ہونے کے درمیان پس میں نے اپنی جان دے کر ان کو بچا لیا۔

٦ ــ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ مُسَافِرٍ أَنَّ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ لَهُ : يَا مُسَافِرُ هٰذِهِ الْقَنَاةُ فِيهَا حِيتَانٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ ، فَقَالَ : إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله الْبَارِحَةَ وَهُوَ يَقُولُ : يَا عَلِيُّ مَا عِنْدَنَا خَيْرٌ لَكَ .

۶۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے اپنے خادم مسافر سے اے مسافر اس کاریز میں مچھلیاں ہیں میں نے کہا ہاں آپؑ پر فدا ہوں۔ فرمایا میں نے شب گزشتہ رسول اللہ صلعم کو خواب میں یہ کہتے سنا۔ اے علیؑ جو ہمارے پاس ہے (بہشت) وہ تیرے لئے بہتر ہے یہ اشارہ تھا اس طرف کہ جب حضرت کی قبر کھودی گئی تو اس میں پانی نکلا جس میں مچھلیاں تھیں۔

٧ ــ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ ،عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي فِي الْيَوْمِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَأَوْصَانِي بِأَشْيَاءَ فِي غُسْلِهِ وَفِي كَفْنِهِ وَ فِي دُخُولِهِ قَبْرَهُ، فَقُلْتُ : يَا أَبَاهُ وَاللهِ مَا رَأَيْتُكَ مُنْذُ اشْتَكَيْتَ أَحْسَنَ مِنْكَ الْيَوْمَ ، مَارَأَيْتُ

عليك أثر الموتِ ، فقال : يا بُنيّ ! أما سمعتَ عليّ بن الحسين عليه السلام يُنادي مِن وراءِ الجدار: يا محمّد؛ تعالَ ، عجِّلْ ؟ .

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جس روز میرے پدر بزرگوار کا انتقال ہوا میں ان کی خدمت میں تھا انھوں نے اپنے غسل وکفن اور قبر میں اتارنے کے متعلق وصیت فرمائی۔ میں نے کہا باباجان! واللہ جب سے آپ بیمار ہوئے ہیں آج آپ کی حالت ہر روز سے بہتر ہے۔ میں تو آثار موت آپ میں نہیں پاتا۔ فرمایا بیٹا۔ کیا تم نے نہیں سنا کہ علی بن الحسین علیہ السلام پسِ دیوار سے فرما رہے ہیں۔ اے محمد آنے میں جلدی کرو۔

۸ ـ عدّةٌ مِن أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن سيف بن عميرة عن عبدالملك بن أعين ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : أنزل الله تعالى النّصر على الحسين عليه السلام حتّى كان [ما] بين السّماء والأرض ثمّ خُيّر: النّصر أو لقاء الله فاختار لقاء الله تعالى .

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نے امام حسین علیہ السلام پر اپنی نصرت نازل کی یہاں تک کہ فرشتے مابین آسمان و زمین آگئے پھر اختیار دیا۔ نصرت قبول کرنے اور خدا سے ملاقات کرنے کے درمیان حضرت نے ملاقات الٰہی کو اختیار کیا۔

سینتالیسواں باب

آئمہ علیہم السلام علم ما کان وما یکون کو جانتے ہیں اور ان پر کوئی شے پوشیدہ نہیں

(بابٌ) ۴۷

أنّ الأئمّة يعلمون علم ما كان وما يكون وأنّه لا يخفى عليهم الشّيء صلوات الله عليهم

۱ ـ أحمد بن محمّد ومحمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن إبراهيم بن إسحاق الأحمر، عن عبدالله بن حمّاد ، عن سيف التّمّار قال : كنّا مع أبي عبدالله عليه السلام جماعة من الشيعة في الحِجر فقال : علينا عين ، فالتفتنا يمنة ويسرة فلم نر أحداً فقلنا : ليس علينا عين فقال : وربّ الكعبة وربّ البنيّة ـ ثلاث مرّاتٍ ـ لو كنت بين موسى و الخضر لأخبرتهما أنّي أعلم منهما و لأنبأتهما بما ليس في أيديهما ، لأنّ موسى والخضر عليهما السلام أُعطيا علم ما كان ولم يُعطيا علم ما يكون وما هو كائن حتّى تقوم السّاعة وقد ورثناه من رسول الله صلّى الله عليه وآله وراثةً.

۱۔ سیف تمار سے مروی ہے کہ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس شیعوں کی جماعت کے ساتھ حجرہ میں تھے حضرت نے فرمایا کوئی جاسوس تو یہاں نہیں، ہم نے داہنے بائیں دیکھ کر کہا کوئی نہیں، حضرت نے فرمایا قسم ہے رب کعبہ کی اور یہ تین بار فرمایا۔ اگر میں موسیٰؑ اور خضرؑ کے زمانہ میں ہوتا تو میں بتاتا ان کو کہ میں ان دونوں سے زیادہ عالم ہوں اور آگاہ کرتا اس سے جو وہ نہیں جانتے کیونکہ موسیٰ و خضر وہ جانتے تھے جو ہو چکا ہے آئندہ کے متعلق ان کو علم نہیں دیا گیا تھا اور نہ جو قیامت تک ہونے والا ہے اور ہم نے یہ علم رسول اللہ سے ورثہ میں پایا ہے

۲ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ؛ وَ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا مِنْهُمْ عَبْدُ الْأَعْلَىٰ وَأَبُو عُبَيْدَةَ وَ عَبْدُاللهِ بْنُ بِشْرٍ الْخَثْعَمِيُّ سَمِعُوا أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنِّي لَأَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَ مَا فِي الْأَرْضِ وَ أَعْلَمُ مَا فِي الْجَنَّةِ وَ أَعْلَمُ مَا فِي النَّارِ وَ أَعْلَمُ مَا كَانَ وَ مَا يَكُونُ ، قَالَ : ثُمَّ مَكَثَ هُنَيْئَةً فَرَأَىٰ أَنَّ ذٰلِكَ كَبُرَ عَلَىٰ مَنْ سَمِعَهُ مِنْهُ فَقَالَ: عَلِمْتُ ذٰلِكَ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ

۲۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے میں جانتا ہوں جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور میں جانتا ہوں جو جنت میں ہے اور جانتا ہوں جو جہنم میں ہے اور جو ہو چکا ہے جو ہونے والا ہے۔ پھر کچھ دیر سکوت کیا اور غور کیا اس پر کہ جو اس کو سنے گا اس پر شاق گزرے گا۔ فرمایا ۔ یہ میں نے جانا ہے کتاب خدا سے جس میں خدا فرماتا ہے اس میں ہر شے کا بیان ہے۔

توضیح:۔ حضرت نے سکوت اس بنا پر کیا کہ سننے والے یہ سمجھیں گے کہ میں یا تو عالم الغیب ہوں یا نبی ہوں علم غیب خدا کے لئے مخصوص ہے اور نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہو گئی دوسرے گزشتہ ایک حدیث میں آپ نے فرمایا کہ میں ایک کنیز کو سزا دینا چاہتا تھا وہ بھاگ گئی اور مجھے پتہ نہیں کہ وہ کہاں گئی یہ دونوں بیان متضاد ہیں اس توہم کو دور کرنے کے لئے آپ نے فرمایا ہمارے پاس جو کچھ ہے خواہ ماکان کے متعلق ہو یا مایکون کے، وہ قرآن مجید سے استنباط کیا ہوا ہے اس کی توضیح یہ ہے کہ قرآن کے متعلق خدائے عزوجل نے فرمایا ہے کہ اس میں ہر شے کا بیان ہے اور ہر رطب و یابس اس کے اندر ہے تو اس کا ثبوت کیا ہے ہر شے پر حاوی ہونے کے معنے یہ ہیں کہ علم ماکان ومایکون وعلم جنّت ونار، سب ہی کچھ اس کے اندر ہے لیکن اس کا پتہ کیسے چلے۔ جب تک کوئی اس کا ثبوت دینے والا نہ ہو اور اس کے لئے صرف وہی شخص مصدق ہوگا جو پوری کتاب کا علم رکھتا ہو اور اس کے استنباط صحیح ہوں اور ایسا شخص سوائے معصوم دوسرا نہیں ہو سکتا اور جو استنباط صحیح کر سکتا ہے وہ ماکان ومایکون کو بتا سکتا ہے اور اگر کوئی بھی ایسا نہ ہو تو قرآن کا یہ دعویٰ صحیح ثابت نہ ہوگا یہ استنباطی قوت خدا کا عطیہ خاص ہے عام لوگوں کا اس سے تعلق نہیں یہ ایک نور ہے جس کی روشنی میں اسرار مخفیہ کو اس وقت معلوم کر لیا جاتا ہے جب معلوم کرنے والے کے دل میں خواہش

پیدا ہو نہ کہ ہر وقت، یہی صورت رسولؐ خدا کے لئے بھی تھی کہ جب انھیں کسی امر غیب کے معلوم کرنے کی ضرورت ہوتی تھی تو بالہام ربانی اسے معلوم کر لیتے تھے یہی صورت آئمہ علیہم السلام کے لئے بھی تھی کنیز کے پتہ چلانے کی خواہش دل میں نہ تھی اگر ہوتی تو وہ ضرور معلوم کر لیتے۔ ایسے عالم کا ہر زمانے میں ہونا ضروری ہے تاکہ قرآن کے اس دعوے کی تصدیق ہوتی رہے اب رہا یہ امر کہ عالم کتاب اللہ کا اسرار مخفیہ کے معلوم کرنے کا طریقہ کیا ہے اور وہ آیات قرآنی سے پس پردہ امور کا استنباط کیونکر کرتا ہے اور کن حالات کے تحت ایسا ہوتا ہے اس کے معلوم کرنے کی تکلیف ہم کو نہیں دی گئی آصف برخیا وزیر سلیمانؑ کو کتاب خدا کا تھوڑا سا علم تھا اس پر وہ پلک جھپکتے شہر سبا سے تخت بلقیس اٹھا لائے۔ ہم کو صرف اتنا ہی بتایا گیا ہے لیکن کیسے اٹھا لائے اس کے جاننے سے ہمارا تعلق نہیں۔ یہ علم انبیاؑ اوصیائے انبیاؑ کو کبھی بالاجمال حاصل ہوتا ہے کبھی بالتفصیل کبھی ان کی خواہش پر ملتا ہے کبھی بے خواہش حسب ضرورت، اسی لئے امام علیہ السلام نے گزشتہ احادیث میں فرمایا ہے کہ ہمارا علم بڑھتا گھٹتا رہتا ہے رسولؐ کو یہ دعا کرنے کا حکم تھا رب زدنی علماً بالذات، ہر شئے کا علم عالم بالغیب خدا کو ہے اور انبیا و اوصیاء کو خدا سے ملتا ہے۔ حسب ضرورت شب قدر میں آئندہ سال کے تمام واقعات ان کو بتا دیئے جاتے ہیں پس امام کے کلام میں کوئی تناقص نہیں اور ابنائے روزگار اور سلاطین وقت کی شدید مخالفت کی بنا پر اپنی اس فضیلت خاصہ کو عام لوگوں کے سامنے بیان نہیں کرتے تھے اور بڑی احتیاط سے کام لیتے تھے تاکہ کوئی دشمن نہ بنے ورنہ قتل کر دیئے جانے کا اندیشہ تھا صرف ان لوگوں سے بیان کرتے تھے جن پر پورا پورا اعتماد ہوتا تھا۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ عَبْدِالْكَرِيمِ، عَنْ جَمَاعَةِ ابْنِ سَعْدٍ الْخَثْعَمِيِّ[٢] أَنَّهُ قَالَ: كَانَ الْمُفَضَّلُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقَالَ لَهُ الْمُفَضَّلُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ يَفْرِضُ اللهُ طَاعَةَ عَبْدٍ عَلَى الْعِبَادِ وَ يَحْجُبُ عَنْهُ خَبَرَ السَّمَاءِ؟ قَالَ: لَا، اللهُ أَكْرَمُ وَأَرْحَمُ وَ أَرْأَفُ بِعِبَادِهِ مِنْ أَنْ يَفْرِضَ طَاعَةَ عَبْدٍ عَلَى الْعِبَادِ ثُمَّ يَحْجُبَ عَنْهُ خَبَرَ السَّمَاءِ صَبَاحاً وَمَسَاءً.

۳۔ مفضل نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ میں آپ پر فدا ہوں کیا خدا کسی خاص بندہ کی اطاعت کو اپنے بندوں پر فرض کرتا ہے اور اس خاص بندہ سے آسمانی خبروں کو پوشیدہ رکھتا ہے۔ فرمایا۔ واللہ وہ زیادہ کریم و رحیم ہے اور مہربان ہے اپنے بندوں پر یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ کسی بندہ کی اطاعت تو بندوں پر فرض کرے اور صبح و شام کی آسمانی خبریں اس سے چھپائے رکھے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ، عَنْ ضُرَيْسٍ الْكُنَاسِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ ـ وَعِنْدَهُ أُنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ ـ: عَجِبْتُ مِنْ قَوْمٍ يَتَوَلَّوْنَا[٣] وَيَجْعَلُونَا أَئِمَّةً وَيَصِفُونَ أَنَّ طَاعَتَنَا مُفْتَرَضَةٌ عَلَيْهِمْ كَطَاعَةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ثُمَّ يَكْسِرُونَ حُجَّتَهُمْ

وَيَخْصِمُونَ أَنْفُسَهُمْ بِضَعْفِ قُلُوبِهِمْ ، فَيَنْقُصُونَا حَقَّنَا وَيَعِيبُونَ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ أَعْطَاهُ اللّٰهُ بُرْهَانَ حَقِّ مَعْرِفَتِنَا وَالتَّسْلِيمِ لِأَمْرِنَا ، أَتَرَوْنَ أَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى افْتَرَضَ طَاعَةَ أَوْلِيَائِهِ عَلٰى عِبَادِهِ ، ثُمَّ يُخْفِي عَنْهُمْ أَخْبَارَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَقْطَعُ عَنْهُمْ مَوَادَّ الْعِلْمِ فِيمَا يَرِدُ عَلَيْهِمْ مِمَّا فِيهِ قِوَامُ دِينِهِمْ ؟ فَقَالَ لَهُ حُمْرَانُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَرَأَيْتَ مَا كَانَ مِنْ أَمْرِ قِيَامِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَخُرُوجِهِمْ وَقِيَامِهِمْ بِدِينِ اللّٰهِ عَزَّ ذِكْرُهُ وَمَا أُصِيبُوا مِنْ قَتْلِ الطَّوَاغِيتِ إِيَّاهُمْ وَالظَّفَرِ بِهِمْ حَتّٰى قُتِلُوا وَغُلِبُوا ؟ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ : يَا حُمْرَانُ ! إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَدْ كَانَ قَدَّرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ وَقَضَاهُ وَأَمْضَاهُ وَحَتَمَهُ عَلٰى سَبِيلِ الْاِخْتِيَارِ ثُمَّ أَجْرَاهُ . فَبِتَقَدُّمِ عِلْمٍ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ قَامَ عَلِيٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ، وَبِعِلْمٍ صَمَتَ مَنْ صَمَتَ مِنَّا وَلَوْ أَنَّهُمْ يَا حُمْرَانُ ! حَيْثُ نَزَلَ بِهِمْ مَا نَزَلَ مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِظْهَارِ الطَّوَاغِيتِ عَلَيْهِمْ سَأَلُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَدْفَعَ عَنْهُمْ ذٰلِكَ وَأَلَحُّوا عَلَيْهِ فِي طَلَبِ إِزَالَةِ مُلْكِ الطَّوَاغِيتِ وَذَهَابِ مُلْكِهِمْ إِذاً لَأَجَابَهُمْ وَدَفَعَ ذٰلِكَ عَنْهُمْ ، ثُمَّ كَانَ انْقِضَاءُ مُدَّةِ الطَّوَاغِيتِ وَذَهَابُ مُلْكِهِمْ أَسْرَعَ مِنْ سِلْكٍ مَنْظُومٍ انْقَطَعَ فَتَبَدَّدَ ، وَمَا كَانَ ذٰلِكَ الَّذِي أَصَابَهُمْ يَا حُمْرَانُ لِذَنْبٍ اقْتَرَفُوهُ ، (۲) وَلَا لِعُقُوبَةِ مَعْصِيَةٍ خَالَفُوا اللّٰهَ فِيهَا ، وَلٰكِنْ لِمَنَازِلَ وَكَرَامَةٍ مِنَ اللّٰهِ أَرَادَ أَنْ يَبْلُغُوهَا ، فَلَا تَذْهَبَنَّ بِكَ الْمَذَاهِبُ فِيهِمْ .

۴۔ میں نے ابوجعفر علیہ السلام کو کہتے سنا جبکہ ان کے پاس کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے مجھے ان لوگوں پر تعجب ہے جو ہم کو دوست رکھتے ہیں اور ہمیں امام جانتے ہیں اور ہماری اطاعت کو اپنے اوپر اطاعت رسول کی طرح فرض جانتے ہیں اور پھر اپنی دلیلوں کو ہماری امامت کے متعلق توڑ دیتے ہیں اور اپنے ایمان کی کمزوری کی وجہ سے اپنے نفسوں سے جھگڑا کرتے ہیں ہمارے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کرتے ہیں اور عیب لگاتے ہیں اس پر جس کو اللہ نے ہمارے حق معرفت کی دلیل عطا کی ہے اور ہمارے امر کو اس نے تسلیم کیا ہے کیا تم نہیں سمجھتے کہ اللہ نے فرض کیا ہے اپنے اولیاء کی اطاعت کو اپنے بندوں پر۔ اس کے بعد کیسے ممکن ہے کہ وہ اخبار سموات و ارض کو اپنے اولیاء سے مخفی رکھے اور قطع کر دے ان سے مواد علم کو وہ علم جس پر قیام دین منحصر ہے حمران نے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں مجھے یہ بتائیے ایسے لوگوں سے امر دین میں کیسے کام لیا۔ حضرت علیؑ، امام حسنؑ اور امام حسینؑ نے جنگ میں ان کا نکلنے اور قائم رہنے کی کیا صورت ہوئی اور شیطانی لشکر نے ان کو قتل کرنے اور فتح پانے میں کیا مصیبت نازل کی۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے یہ امر مقدر کیا تھا وہ ان پر بسبیل اختیار جاری ہوا رسول اللہ کی طرف سے ان کو اس کا علم حاصل ہو چکا تھا بس کی ان کے ساتھ علیؑ اور حسنؑ و حسینؑ نے اس علم کے ساتھ جو رسول اللہ سے ملا تھا ساکت ہوا، جو ساکت ہوا اے حمران جب یہ مصیبت ان پر نازل ہوئی اور شیاطین صفت لوگوں کو ان پر غلبہ حاصل ہوا تو انھوں نے خدا سے دعا کی کہ اس بلا کو ان سے

دور کرے، اور الحاح وزاری کی۔ ان طواغیت کے دور کرنے اور ان کی حکومت کو ہٹانے کے لیے۔ خدا نے دعا قبول کی اور ان سرکشوں کو ان سے دور کیا۔ ان طواغیت کی یہ حکومت ایسی جلدی گئی جیسے موتیوں کی لڑی ٹوٹ جائے۔ ان کا سلسلہ منقطع ہوا اور ان میں تفرقہ پیدا ہوا اے حمران! یہ مصیبت ان پر اس لئے نہیں آئی تھی کہ انھوں نے گناہ کیا تھا یا اللہ کی مخالفت کی تھی بلکہ بے استحقاق خدا کی طرف سے دی ہوئی منازل کرامت تک پہنچنے کی سزا۔ میں اے حمران تم ان کے راستہ نہ چلنا۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ ، عَنْ هِشامِ بْنِ الْحَكَمِ قالَ : سَأَلْتُ أَبا عَبْدِاللهِ عليه السلام بِمِنى عَنْ خَمْسِمِائَةِ حَرْفٍ مِنَ الْكَلامِ فَأَقْبَلْتُ أَقُولُ: يَقُولُونَ كَذا وَكَذا قالَ: فَيَقُولُ: قُلْ كَذا وَكَذا ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِداكَ هٰذَا الْحَلالُ وَهٰذَا الْحَرامُ ، أَعْلَمُ أَنَّكَ صاحِبُهُ وَأَنَّكَ أَعْلَمُ النّاسِ بِهِ وَهٰذا هُوَ الْكَلامُ ؟، فَقالَ لِي : وَيْكَ يا هِشامُ [لا] يَحْتَجُّ اللهُ تَبارَكَ وَتَعالىٰ عَلىٰ خَلْقِهِ بِحُجَّةٍ لا يَكُونُ عِنْدَهُ كُلُّ ما يَحْتاجُونَ إِلَيْهِ.

۵۔ ہشام بن الحکم کہتے ہیں میں نے مقام منیٰ میں پانچ سو علم کلام کے مسئلے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کئے اس طرح کہ میں کہتا جاتا تھا کہ لوگ اس اس طرح کہتے ہیں اور حضرت فرماتے ہیں تم ایسا ایسا کہو، میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے اس کے متعلق تو جانتا تھا کہ آپ سے بڑھ کر کوئی جاننے والا نہیں۔ لیکن آج علم کلام کے متعلق معلوم ہوا۔ فرمایا۔ وائے ہو تجھ پر خدا کی حجت بندوں پر تمام نہیں ہو سکتی، جب تک کہ اس کی طرف سے کوئی ایسا نہ ہو جو بندوں کی احتیاج کو پورا کر سکے۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قالَ : سَمِعْتُ أَبا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : لا وَاللهِ لا يَكُونُ عالِمٌ[2] جاهِلاً أَبَداً ، عالِماً بِشَيْءٍ جاهِلاً بِشَيْءٍ ، ثُمَّ قالَ : اللهُ أَجَلُّ وَأَعَزُّ وَأَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَفْرِضَ طاعَةَ عَبْدٍ يَحْجُبُ عَنْهُ عِلْمَ سَمائِهِ وَأَرْضِهِ ، ثُمَّ قالَ : لا يَحْجُبُ ذٰلِكَ عَنْهُ .

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ کسی امت میں بالکل جاہل تو کوئی نہیں ہوتا۔ ہاں ایسا ہوتا ہے کہ کچھ جانتا ہے کچھ نہیں جانتا۔ خدا کی شان اس سے ارفع و اعلیٰ ہے کہ وہ ایک بندہ کی اطاعت فرض تو کر دے اور آسمان و زمین کا علم اس سے چھپالے۔ وہ اس سے نہیں چھپاتا۔

اڑتالیسواں باب

خدا نے اپنے نبیؐ کو حکم دیا کہ جو علم تم کو دیا گیا ہے وہ علیؑ کو بھی سکھاؤ وہ شریک علم رسولؐ ہیں

(بابٌ) ۴۸

اَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُعَلِّمْ نَبِيَّهُ عِلْماً اِلَّا اَمَرَهُ اَنْ يُعَلِّمَهُ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَنَّهُ كَانَ شَرِيكَهُ فِي الْعِلْمِ

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ اُذَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ جَبْرَئِيلَ عليه السلام أَتَى رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله بِرُمَّانَتَيْنِ فَأَكَلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله إِحْدَاهُمَا وَ كَسَرَ الْاُخْرَى بِنِصْفَيْنِ فَأَكَلَ نِصْفاً وَ أَطْعَمَ عَلِيّاً عليه السلام نِصْفاً ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : يَا أَخِي هَلْ تَدْرِي مَا هَاتَانِ الرُّمَّانَتَانِ ؟ قَالَ : لَا ، قَالَ : أَمَّا الْأُولَى فَالنُّبُوَّةُ ، لَيْسَ لَكَ فِيهَا نَصِيبٌ وَأَمَّا الْاُخْرَى فَالْعِلْمُ أَنْتَ شَرِيكِي فِيهِ ، فَقُلْتُ: أَصْلَحَكَ اللهُ كَيْفَ كَانَ ، يَكُونُ شَرِيكَهُ فِيهِ ؟ قَالَ : لَمْ يُعَلِّمِ اللهُ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله عِلْماً إِلَّا وَأَمَرَهُ أَنْ يُعَلِّمَهُ عَلِيّاً عليه السلام .

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جبرئیل رسول اللہ صلعم کے پاس دو انار لائے۔ رسول اللہ صلعم نے ان میں سے ایک کھالیا اور دوسرے کے دو ٹکڑے کیے آدھا خود کھایا اور آدھا علیؑ کو کھلایا اور فرمایا۔ اے بھائی تم جانتے ہو یہ دونوں انار کیا تھے حضرت علیؑ نے کہا نہیں۔ فرمایا۔ پہلا نبوت کا تھا تمہارا اس میں حصہ نہیں، دوسرا علم کا تھا اس میں تم میرے شریک ہو۔ میں (راوی) نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے وہ کیسے شریک تھے امام نے فرمایا۔ خدا نے جو علم محمدؐ کو تعلیم کیا اس کے متعلق حکم دیا کہ علی علیہ السلام کو بھی تعلیم دیں۔

٢ - عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ اُذَيْنَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : نَزَلَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله بِرُمَّانَتَيْنِ مِنَ الْجَنَّةِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُمَا فَأَكَلَ وَاحِدَةً وَكَسَرَ الْاُخْرَى بِنِصْفَيْنِ فَأَعْطَى عَلِيّاً عليه السلام نِصْفَهَا فَأَكَلَهَا ؛ فَقَالَ : يَا عَلِيُّ أَمَّا الرُّمَّانَةُ الْأُولَى الَّتِي أَكَلْتُهَا فَالنُّبُوَّةُ لَيْسَ لَكَ فِيهَا شَيْءٌ وَأَمَّا الْاُخْرَى فَهُوَ الْعِلْمُ فَأَنْتَ شَرِيكِي فِيهِ.

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جبرئیل رسول اللہ کے پاس دو انار جنت کے لائے اور وہ دونوں حضرت کو دیئے آپ نے ان میں سے ایک کھالیا اور دوسرے کے دو ٹکڑے کئے۔ ایک ٹکڑا حضرت علیؑ کو دیا جو انھوں نے کھالیا۔ فرمایا۔ اے علیؑ پہلا انار جو میں نے کھایا وہ نبوت تھی جس میں تمہارا کوئی حصہ نہیں، دوسرا علم تھا جس میں تم میرے شریک ہو۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : نَزَلَ جَبْرَئِيلُ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله بِرُمَّانَتَيْنِ مِنَ الْجَنَّةِ ، فَلَقِيَهُ عَلِيٌّ عليه السلام فَقَالَ : مَاهَاتَانِ الرُّمَّانَتَانِ اللَّتَانِ فِي يَدِكَ ؟ فَقَالَ: أَمَّا هٰذِهِ فَالنُّبُوَّةُ ، لَيْسَ لَكَ فِيهَا نَصِيبٌ ، وَأَمَّا هٰذِهِ فَالْعِلْمُ ، ثُمَّ فَلَقَهَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله بِنِصْفَيْنِ فَأَعْطَاهُ نِصْفَهَا وَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله نِصْفَهَا ثُمَّ قَالَ : أَنْتَ شَرِيكِي فِيهِ وَأَنَا شَرِيكُكَ فِيهِ ، قَالَ: فَلَمْ يَعْلَمْ وَاللهِ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله حَرْفاً مِمَّا عَلَّمَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا وَقَدْ عَلَّمَهُ عَلِيّاً عليه السلام ثُمَّ انْتَهَى الْعِلْمُ إِلَيْنَا ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَىٰ صَدْرِهِ .

۳۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ جبرئیلؑ حضرت رسول خدا کے پاس جنت سے دو انار لائے حضرت علیؑ سے ملاقات ہوئی انھوں نے پوچھا آپ کے ہاتھ میں یہ دو انار کیسے ہیں۔ فرمایا یہ ایک نبوت ہے جس میں تمہارا حصہ نہیں۔ دوسرا علم ہے اس کے بعد آپ نے دو ٹکڑے کئے۔ آدھا علیؑ کو دیا۔ آدھا خود کھالیا۔ فرمایا اس میں تم میرے شریک ہو اور میں تمہارا۔ پھر امام علیہم السلام نے فرمایا کہ جو چیز بھی خدا نے رسولؐ کو تعلیم دی وہ انھوں نے علیؑ کو دی۔ پھر یہ علم ہماری طرف آیا۔

انچاسواں باب

جہات علوم آئمہ علیہم السلام

(بَابُ) ۴۹

جِهَاتِ عُلُومِ الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَمِّهِ حَمْزَةَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ عَلِيٍّ السَّائِيِّ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ مُوسَىٰ عليه السلام قَالَ : قَالَ : مَبْلَغُ عِلْمِنَا عَلَىٰ ثَلَاثَةِ وُجُوهٍ : مَاضٍ وَغَابِرٍ وَحَادِثٍ فَأَمَّا الْمَاضِي فَمُفَسَّرٌ وَأَمَّا الْغَابِرُ فَمَزْبُورٌ[2] وَأَمَّا الْحَادِثُ فَقَذْفٌ فِي الْقُلُوبِ وَنَقْرٌ فِي الْأَسْمَاعِ[3] وَهُوَ أَفْضَلُ عِلْمِنَا وَلَا نَبِيَّ بَعْدَ نَبِيِّنَا .

۱۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارا علم تین قسم کا ہے اوّل زمانہ ماضی کا علم (جو ایک امام سے دوسرے امام کو ملتا ہے) دوسرے باقی ماندہ علم (جو قرآن سے ماخوذ ہوتا ہے) جو کتاب خدا میں لکھا ہوا ہے تیسرے حادث (جو روزمرہ کی تبدیلیوں کے متعلق شب قدر میں حاصل ہوتا ہے) وہ دلوں میں ڈالا جاتا ہے یا فرشتہ کی آواز کانوں میں آتی ہے اور یہ ہمارے علم کی سب سے بہتر صورت ہے اور ہمارے نبی کے بعد کوئی نبی نہیں۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَىٰ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَىٰ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : [قَالَ] قُلْتُ : أَخْبِرْنِي عَنْ عِلْمِ عَالِمِكُمْ ؟ قَالَ : وِرَاثَةٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَمِنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ: إِنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ يُقْذَفُ فِي قُلُوبِكُمْ وَيُنْكَتُ فِي آذَانِكُمْ[1] ؟ قَالَ : أَوْذَاكَ[2].

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے راوی کہتا ہے میں نے کہا مجھے عالم کے علم کی خبر دیجئے کہ وہ کیسے حاصل ہوتا ہے فرمایا وہ وراثت رسولؐ اور علیؑ ہے میں نے کہا ہم تو آپس میں یہ بیان کرتے ہیں کہ علم آپ لوگوں کے قلوب میں ڈالا جاتا ہے اور کانوں میں آواز ڈالی جاتی ہے فرمایا ہاں ایسا بھی ہے۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام : رُوِّينَا ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ : إِنَّ عِلْمَنَا غَابِرٌ وَمَزْبُورٌ وَنَكْتٌ فِي الْقُلُوبِ وَنَقْرٌ فِي الْأَسْمَاعِ ، فَقَالَ: أَمَّا الْغَابِرُ فَمَا تَقَدَّمَ مِنْ عِلْمِنَا وَأَمَّا الْمَزْبُورُ فَمَا يَأْتِينَا وَأَمَّا النَّكْتُ فِي الْقُلُوبِ فَإِلْهَامٌ وَأَمَّا النَّقْرُ فِي الْأَسْمَاعِ فَأَمْرُ الْمَلَكِ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادقؑ نے ہمارا علم غابر ہے مزبور ہے اور دلوں میں ڈالا ہوا ہے اور کانوں سے سنا ہوا ہے۔ غابر وہ ہے جس کا تعلق ہمارے پہلے علم سے ہے اور مزبور وہ ہے جو ہمارے بعد میں آتا ہے الہام ہمارے قلوب کو ہوتا ہے اور فرشتہ کی آواز کان میں آتی ہے۔

پچاسواں باب

آئمہ علیہم السلام ہر شیعہ کو اس کے پوشیدہ نفع و نقصان سے آگاہ کرتے ہیں

باب ٥٠

أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ لَوْ سُتِرَ عَلَيْهِمْ لَأَخْبَرُوا كُلَّ امْرِىءٍ بِمَا لَهُ وَعَلَيْهِ

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ فُضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ

عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : لَوْ كَانَ لِأَلْسِنَتِكُمْ أَوْكِيَةٌ [۲] لَحَدَّثْتُ كُلَّ امْرِىءٍ بِمَا لَهُ وَ عَلَيْهِ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اگر تمہاری زبانوں پر بندش نہ ہوتی تو ہر شیعہ کو ہم اس کے نفع و نقصان کی خبر دے دیتے۔

۲ ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُسْكَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَصِيرٍ يَقُولُ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام : مِنْ أَيْنَ أَصَابَ أَصْحَابَ عَلِيٍّ مَا أَصَابَهُمْ مَعَ عِلْمِهِمْ بِمَنَايَاهُمْ وَبَلَايَاهُمْ ؟ قَالَ : فَأَجَابَنِي ـ شِبْهَ الْمُغْضَبِ ـ : مِمَّنْ ذٰلِكَ إِلَّا مِنْهُمْ ؟ ! فَقُلْتُ : مَا يَمْنَعُكَ جُعِلْتُ فِدَاكَ؟ قَالَ : ذٰلِكَ بَابٌ اُغْلِقَ إِلَّا أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا فَتَحَ مِنْهُ شَيْئاً يَسِيراً ثُمَّ قَالَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ! إِنَّ اُولٰئِكَ كَانَتْ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ أَوْكِيَةٌ .

۲۔ ابوبصیر کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اصحاب علی (حجر بن عدی و رشید ہجری وغیرہ) کو باوجودیکہ وہ اپنی موت اور مصیبتوں کا علم رکھتے تھے کس وجہ سے ان کو وہ مصیبتیں پہنچیں، جو پہنچیں، حضرت نے غضبناک لہجے میں جواب دیا کہ اس کے باعث وہ لوگ ہوئے (یعنی دشمنان اہل بیت ابن زیاد و حجاج وغیرہ) میں نے کہا۔ پھر آپ اپنے دوستوں کو کیوں نہیں آگاہ کرتے، فرمایا علیؑ کے بعد یہ دروازہ بند ہو گیا تھا لیکن بعد میں حسین بن علی علیہ السلام نے تھوڑا سا اسے کھولا۔ اے ابو محمد (کنیت ابوبصیر) وہ ایسے لوگ تھے کہ ان کی زبانوں پر مہر تھی (یعنی وافشائے راز نہیں کرتے تھے) اسی لئے امام حسینؑ نے اپنے اصحاب کو آنے والی مصیبت سے آگاہ کر دیا تھا۔

اکیاونواں باب

امر دین کی تفویض رسول اللہ صلعم اور آئمہ علیہم السلام کو

(بَابُ) ۵۱

التَّفْوِيضِ إِلَىٰ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَإِلَى الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فِي أَمْرِ الدِّينِ

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَىٰ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ النَّحْوِيِّ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَىٰ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ:

إنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَدَّبَ نَبِيَّهُ عَلىٰ مَحَبَّتِهِ فَقالَ: «وَإِنَّكَ لَعَلىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ» ثُمَّ فَوَّضَ إلَيْهِ فَقالَ عَزَّ وَجَلَّ: «وَما آتاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَ ما نَهاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» وَقالَ عَزَّ وَجَلَّ: «مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطاعَ اللهَ» [قالَ:] ثُمَّ قالَ: وَ إنَّ نَبِيَّ اللهِ فَوَّضَ إلىٰ عَلِيٍّ وَائْتَمَنَهُ فَسَلَّمْتُمْ وَجَحَدَ النّاسُ فَوَاللهِ لَنُحِبُّكُمْ أَنْ تَقُولُوا إذا قُلْنا وَأَنْ تَصْمُتُوا إذا صَمَتْنا وَنَحْنُ فِيما بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، ما جَعَلَ اللهُ لِأَحَدٍ خَيْراً فِي خِلافِ أَمْرِنا.

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرانَ، عَنْ عاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي إسْحاقَ قالَ: سَمِعْتُ أَباجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ ـ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت کو یہ کہتے سنا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کے سبب تربیت کی اپنے رسول کی اور فرمایا سورۂ نون میں۔ اے رسول بے شک تم خلق عظیم پر فائز ہو، پھر امر دین ان کے سپرد کیا۔ اور فرمایا۔ جو رسول تم کو دیں اسے لے لو اور جس امر سے منع کریں اس سے باز رہو، خدا فرماتا ہے جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ پھر فرمایا، رسول نے امر دین اپنے بعد علیؑ کے سپرد کیا اور ان کو امین بنایا، پس تم نے ان کو مان لیا۔ لیکن اور لوگوں نے انکار کیا۔ ہم تم سے یہ چاہتے ہیں کہ جب ہم کہیں تو تم بھی کہو اور جب ہم چپ رہیں تو تم بھی چپ رہو۔ ہم تمہارے اور اللہ کے درمیان واسطہ ہیں، خدا نے ہماری مخالفت میں کسی کے لئے بہتری نہیں رکھی۔

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إبْراهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عِمْرانَ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ بَكّارِ بْنِ بَكْرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَشْيَمَ قالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَخْبَرَهُ بِها ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ داخِلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ تِلْكَ الْآيَةِ فَأَخْبَرَهُ بِخِلافِ ما أَخْبَرَ [بِهِ] الْأَوَّلَ فَدَخَلَنِي مِنْ ذٰلِكَ ماشاءَاللهُ حَتّىٰ كَأَنَّ قَلْبِي يُشْرَحُ بِالسَّكاكِينِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: تَرَكْتُ أَباقَتادَةَ بِالشّامِ لا يُخْطِىءُ فِي الْواوِ وَ شِبْهِهِ وَ جِئْتُ إلىٰ هٰذا، يُخْطِىءُ هٰذَا الْخَطاءَ كُلَّهُ، فَبَيْنا أَنا كَذٰلِكَ إذْ دَخَلَ عَلَيْهِ آخَرُ فَسَأَلَهُ عَنْ تِلْكَ الْآيَةِ فَأَخْبَرَهُ بِخِلافِ ما أَخْبَرَنِي وَ أَخْبَرَ صاحِبِيَ، فَسَكَنَتْ نَفْسِي فَعَلِمْتُ أَنَّ ذٰلِكَ مِنْهُ تَقِيَّةٌ، قالَ: ثُمَّ الْتَفَتَ إلَيَّ فَقالَ لِي: يا ابْنَ أَشْيَمَ إنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَوَّضَ إلىٰ سُلَيْمانَ بْنِ داوُدَ فَقالَ: «هٰذا عَطاؤُنا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسابٍ» وَفَوَّضَ إلىٰ نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله فَقالَ: «ما آتاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَما نَهاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» فَما فَوَّضَ إلىٰ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَدْ فَوَّضَهُ إلَيْنا.

۲۔ ابن اشیم سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ ایک شخص آیا اور قرآن کی ایک آیت

القلم ۶۸/۴ سورۂ حشر ۵۹/۷ نساء ۴/۸۰ ص ۳۸/۳۹

کے متعلق پوچھا۔ آپ نے اسے جواب دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک دوسرا آیا۔ اس نے بھی اسی آیت کے متعلق پوچھا۔ آپ نے اسے دوسرا جواب دیا ——————— ۔ مجھے اس واقعہ سے اتنا صدمہ پہنچا گویا کسی نے میرے قلب کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے میں نے اپنے دل میں کہا میں نے شام میں ابو قتادہ کو لکھا کہ وہ ایک واؤ وغیرہ کی غلطی نہیں کرتا اور ایک یہ ہیں کہ انھوں نے غلطی پر غلطی کی ابھی میں اس خیال میں تھا کہ ایک شخص اور آیا اور اس نے بھی اس آیت کے متعلق پوچھا۔ آپ نے اس کو جو جواب دیا وہ پچھلے دونوں جوابوں کے خلاف تھا اب میرے نفس کو سکون حاصل ہوا اور میں نے یہ جانا کہ یہ ازروئے تقیہ جواب دیئے گئے ہیں۔ اب حضرت میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ اے ابن اشیم اللہ تعالیٰ نے سلیمان بن داؤد کو دنیوی جاہ سپرد کر کے فرمایا تھا یہ ہماری بخشش ہے چاہے کسی کو دے کر اس پر احسان رکھو چاہے اُسے بغیر حساب روکے رہو (یعنی اس سلطنت کی کوئی اہمیت نہ تھی) اور رسولؐ کے سپرد وہ روحانی حکومت کی جس کے متعلق خدا فرماتا ہے جو تمہیں رسولؐ دے (بے چون وچرا) اُسے لے لو، اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو۔ پس جس طرح (امر دین میں حکومت مطلقہ) رسولؐ کو خدا نے یہ حکومت سپرد کی اسی طرح ہم کو بھی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ امر دین ہمارے سپرد ہے ہم جو مصلحت سمجھتے ہیں کرتے ہیں۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَجَّالِ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ وَأَبَاعَبْدِاللهِ عليهما السلام يَقُولاَنِ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَوَّضَ إِلَى نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله أَمْرَ خَلْقِهِ لِيَنْظُرَ كَيْفَ طَاعَتُهُمْ ، ثُمَّ تَلاَ هٰذِهِ الْآيَةَ : «مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» .

۳۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادقؑ سے سنا کہ امر حق اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے سپرد کیا تاکہ وہ ان کی اطاعت کو دیکھیں پھر یہ آیت پڑھی۔ رسولؐ جو کچھ تم کو دیں لے لو۔ اور جس امر سے منع کریں اس سے باز رہو۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ لِبَعْضِ أَصْحَابِ قَيْسٍ الْمَاصِرِ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَدَّبَ نَبِيَّهُ فَأَحْسَنَ أَدَبَهُ فَلَمَّا أَكْمَلَ لَهُ الْأَدَبَ قَالَ: «إِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ» ، ثُمَّ فَوَّضَ إِلَيْهِ أَمْرَ الدِّينِ وَالْأُمَّةِ لِيَسُوسَ عِبَادَهُ ، فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ : «مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله كَانَ مُسَدَّداً مُوَفَّقاً مُؤَيَّداً بِرُوحِ الْقُدُسِ ، لاَيَزِلُّ وَلاَيُخْطِئُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَسُوسُ بِهِ الْخَلْقَ ، فَتَأَدَّبَ بِآدَابِ اللهِ ، ثُمَّ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ الصَّلاَةَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ، عَشْرَ رَكَعَاتٍ ، فَأَضَافَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله إِلَى الرَّكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَإِلَى الْمَغْرِبِ رَكْعَةً فَصَارَتْ عَدِيلَ الْفَرِيضَةِ لاَيَجُوزُ تَرْكُهُنَّ إِلاَّ فِي سَفَرٍ وَأَفْرَدَ الرَّكْعَةَ فِي الْمَغْرِبِ فَتَرَكَهَا قَائِمَةً فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ فَأَجَازَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ ذٰلِكَ كُلَّهُ فَصَارَتِ الْفَرِيضَةُ سَبْعَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ، ثُمَّ سَنَّ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله النَّوَافِلَ

أَرْبَعاً وَثَلاثِينَ رَكْعَةً مِثْلَيِ الْفَرِيضَةِ فَأَجازَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ ذٰلِكَ وَالْفَرِيضَةُ وَالنّافِلَةُ إِحْدىٰ وَخَمْسُونَ رَكْعَةً مِنْها رَكْعَتانِ بَعْدَ الْعَتَمَةِ جالِساً تُعَدُّ بِرَكْعَةٍ مَكانَ الْوِتْرِ وَ فَرَضَ اللهُ فِي السَّنَةِ صَوْمَ شَهْرِ رَمَضانَ وَسَنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَوْمَ شَعْبانَ وَ ثَلاثَةَ أَيّامٍ فِي كُلِّ شَهْرٍ مِثْلَيِ الْفَرِيضَةِ فَأَجازَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ ذٰلِكَ وَ حَرَّمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْخَمْرَ بِعَيْنِها وَ حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمُسْكِرَ مِنْ كُلِّ شَرابٍ فَأَجازَ اللهُ لَهُ ذٰلِكَ كُلَّهُ وَعافَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَشْياءَ وَكَرِهَها وَلَمْ يَنْهَ عَنْها نَهْيَ حَرامٍ إِنَّما نَهىٰ عَنْها نَهْيَ إِعافَةٍ وَ كَراهَةٍ ، ثُمَّ رَخَّصَ فِيها فَصارَ الْأَخْذُ بِرُخَصِهِ واجِباً عَلَى الْعِبادِ كَوُجُوبِ ما يَأْخُذُونَ بِنَهْيِهِ وَعَزائِمِهِ وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِيما نَهاهُمْ عَنْهُ نَهْيَ حَرامٍ وَ لا فِيما أَمَرَ بِهِ أَمْرَ فَرْضٍ لازِمٍ فَكَثِيرُ الْمُسْكِرِ مِنَ الْأَشْرِبَةِ نَهاهُمْ عَنْهُ نَهْيَ حَرامٍ لَمْ يُرَخِّصْ فِيهِ لِأَحَدٍ وَلَمْ يُرَخِّصْ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَحَدٍ تَقْصِيرَ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ضَمَّهُما إِلىٰ ما فَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ، بَلْ أَلْزَمَهُمْ ذٰلِكَ إِلْزاماً واجِباً ، لَمْ يُرَخِّصْ لِأَحَدٍ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ إِلّا لِلْمُسافِرِ وَ لَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يُرَخِّصَ [شَيْئاً] ما لَمْ يُرَخِّصْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، فَوافَقَ أَمْرُ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَمْرَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنَهْيُهُ نَهْيَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ وَجَبَ عَلَى الْعِبادِ التَّسْلِيمُ لَهُ كَالتَّسْلِيمِ لِلّٰهِ تَبارَكَ وَتَعالىٰ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے سنا کہ امام جعفر صادقؑ نے اپنے ایک صحابی قیس بن عامر سے فرمایا کہ خدا نے ادب سکھایا اپنے نبی کو اور بہت اچھا ادب سکھایا۔ پس جب ادب میں کمال حاصل ہوا تو فرمایا بے شک تم خلقِ عظیم پر ہو پھر امر دین اور اُمت کو حضرت کے سپرد کیا تاکہ وہ خدا کے بندوں پر حکومت کریں۔ پس خدا نے فرمایا جو کچھ رسول تمہیں دے اسے لے لو اور جس سے روکیں اس سے باز رہو بے شک رسول اللہ راست پر تھے توفیق دیئے ہوئے تھے اور ان میں روح القدس کی تائید حاصل تھی سیاست خلق وہدایت مخلوق کے متعلق نہ ان سے کوئی لغزش سرزد ہوئی اور نہ کوئی خطا پس حضرت نے لوگوں کو آداب الٰہی کی تعلیم دی۔ پھر خدا نے فرض کیں نماز کی دو دو رکعت (پانچ وقت میں) کل دس رکعت، رسول اللہ نے دو رکعتوں کے ساتھ دو دو رکعتوں کا اور اضافہ کیا اور مغرب کی نماز میں ایک رکعت جو فریضہ کی مثل قرار پائیں جن کا ترک کرنا جائز نہیں سوائے سفر کے اور مغرب کی نماز میں جو ایک رکعت کا اضافہ ہوا تھا سفر میں وہ باقی رہا۔ اس صورت میں سترہ رکعتیں فرض ہوئیں پھر رسول اللہ نے سنتیں قرار دیں ۳۴ رکعتیں یعنی فرض رکعتوں سے دو گنی، خدا نے ان کو اس کی اجازت دی، فریضہ و نافلہ مل کر ۵۱ رکعتیں ہو گئیں ان میں سے دو رکعت بعد نماز عشا بیٹھ کر پڑھی جاتی ہیں۔ بجائے نماز وتر اور فرض کیا اللہ نے ماہ رمضان کے روزوں کو اور رسول اللہ نے سنت قرار دیا ماہ شعبان کے روزوں کو اور تین دن ہر ماہ میں (یعنی بقیہ دس ماہ میں) اس طرح سنت روزے فرض سے دو حصے زیادہ ہو گئے۔ پھر خدا نے اس کی اجازت دی، پھر خدا نے حرام کیا شراب کو اور رسول اللہ نے حرام کہا ہر نشہ دینے والی چیز کو خدا نے اس

کو ملحوظ رکیا بعض چیزوں کو رسول اللہ نے مکروہ قرار دیا۔ لیکن یہ نہی ایسی نہیں جیسی حرام کے لئے ۔نہی ہے مگروہ نہی از روئے ناخوشی و کراہت ہے بعض چیزوں کی رسول اللہ نے اجازت دی ہے تو ان کا بجا لانا بندوں پر اسی طرح ہے جیسے واجب کا ہو اور نہیں اجازت دی رسول اللہ نے اس کے کرنے کی جس سے روکا ہے نہی حرام کی طرح ، اسی طرح جس کا حکم دیا ہے فرض لازم کی طرح اس کے خلاف کرنے کی ، پس پینے کی بہت سی نشہ آور چیزیں ہیں جن سے نہی حرام کی رسولؐ اللہ نے روکا ہے اور کسی کو اس کے بجالانے کی اجازت نہیں دی۔ اسی طرح حضرت نے نہیں اجازت دی ان دو رکعتوں کے کم کرنے کی جن کو اللہ کی فرض کی ہوئی رکعتوں کے ساتھ ملا دیا ہے بلکہ ان کو واجب قرار دے دیا ہے کسی کو ان کے کم کرنے کا حق نہیں، سوائے مسافر کے کوئی مجاز نہیں اس امر کا کہ جس کی اجازت رسول اللہ نے نہیں دی اس کو بجالائے پس رسول اللہ کا حکم خدا کے حکم کی طرح ، اور ان کی نہی، نہی خدا کی مثل ہے ہر حکم و نہی رسولؐ کو اسی طرح قبول کر لینا چاہیئے جیسے خدا کے امر و نہی کو۔

٥ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ زُرَارَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاجَعْفَرٍ وَ أَبَاعَبْدِاللهِ عليهما السلام يَقُولَانِ : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فَوَّضَ إِلَى نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله أَمْرَ خَلْقِهِ لِيَنْظُرَ كَيْفَ طَاعَتُهُمْ ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ «مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَ مَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» .

حشر ۵۹/۷

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ زُرَارَةَ مِثْلَهُ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے سنا کہ امر خلق کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے سپرد کر دیا تاکہ وہ ان کی اطاعت کو دیکھیں پھر یہ آیت پڑھی رسولؐ جو کچھ تم کو دیں اسے لے لو اور جس امر سے روکیں اس سے باز رہو۔

٦ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَدَّبَ نَبِيَّهُ صلى الله عليه وآله فَلَمَّا انْتَهَى بِهِ إِلَى مَا أَرَادَ ، قَالَ لَهُ : «إِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ»[1] فَفَوَّضَ إِلَيْهِ دِينَهُ فَقَالَ : «وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَ مَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» ، وَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ الْفَرَائِضَ وَلَمْ يَقْسِمْ لِلْجَدِّ شَيْئاً وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله أَطْعَمَهُ السُّدُسَ فَأَجَازَ اللهُ جَلَّ ذِكْرُهُ لَهُ ذٰلِكَ وَ ذٰلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «هٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ» .

ص ۳۹/

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے فضائل و کمالات سے آراستہ اپنے نبی کو جب نشائے

الٰہی کے مطابق بن گئے تو فرمایا تم خلقِ عظیم پر ہو۔ پھر اپنا دین ان کے سپرد کر کے فرمایا۔ جو رسول تم کو دیں اسے لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو اور اللہ تعالیٰ نے میت کے ترکہ کی تقسیم قرار دی اور اس میں جد کے لئے کوئی حصہ قرار نہ پایا۔ رسول اللہ نے اس کے لئے چھٹا حصہ معین کیا۔ خدا نے اسے منظور کیا۔ اسی لئے خدا نے فرمایا ہے یہ ہماری عطا ہے چاہے کسی کو دے ڈالو یا روک لو۔ تم سے کوئی حساب نہ ہوگا یعنی حضرت سلیمان کی طرح آنحضرت کو امرِ دین میں مختار کل بنا دیا گیا تھا۔

٧ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشّاءِ، عَنْ حَمّادِ بْنِ عُثْمانَ، عَنْ زُرارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ: وَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ دِيَةَ الْعَيْنِ وَ دِيَةَ النَّفْسِ وَ حَرَّمَ النَّبِيذَ وَ كُلَّ مُسْكِرٍ، فَقالَ لَهُ رَجُلٌ: وَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ جاءَ فِيهِ شَيْءٌ؟ قالَ: نَعَمْ لِيَعْلَمَ مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَعْصِيهِ.

۷۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے آنکھ کی اور قتل نفس کی دیت قرار دی اور جو کی شراب اور ہر نشہ دینے والی چیز کو حرام قرار دیا۔ ایک شخص نے امام علیہ السلام سے سوال کیا جو چیز قرآن میں تھی کیا رسول اللہ نے اسے معین کیا۔ فرمایا۔ ہاں۔ تاکہ یہ جانا جائے کہ رسول کی اطاعت کرنے والا کون ہے اور معصیت کرنے والا کون۔

٨ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ قالَ: وَجَدْتُ فِي نَوادِرِ مُحَمَّدِ بْنِ سِنانٍ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنانٍ، قالَ: قالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: لا وَاللهِ مافَوَّضَ اللهُ إِلىٰ أَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ إِلّا إِلىٰ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَإِلَى الْأَئِمَّةِ، قالَ عَزَّ وَ جَلَّ: «إِنّا أَنْزَلْنا إِلَيْكَ الْكِتابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النّاسِ بِما أَراكَ اللهُ» وَ هِيَ جارِيَةٌ فِي الْأَوْصِياءِ عليهم السلام.

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے کسی کے سپرد امرِ دین کو نہیں کیا سوائے رسولؐ اور آئمہ کے اور فرمایا ہے ہم نے سچی کتاب کو تم پر نازل کیا ہے تاکہ جو کچھ اللہ نے تم کو دکھایا ہے اس کے مطابق لوگوں کے درمیان حکم کرو، یہی طریقہ جاری رہا اوصیائے نبی کے لئے بھی۔

٩ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْمِيثَمِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَدَّبَ رَسُولَهُ حَتّىٰ قَوَّمَهُ عَلىٰ ما أَرادَ، ثُمَّ فَوَّضَ إِلَيْهِ فَقالَ عَزَّ ذِكْرُهُ: «ما آتاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَما نَهاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» فَما فَوَّضَ اللهُ إِلىٰ رَسُولِهِ ﷺ فَقَدْ فَوَّضَهُ إِلَيْنا.

۹۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے، خدا نے اپنے رسولؐ کو مکارم اخلاق سے آراستہ کیا۔ جب درجۂ کمال تک پہنچے تو امرِ دین کو ان کے سپرد کیا اور فرمایا جو رسولؐ تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو پس جو کچھ رسولؐ کو سپرد کیا گیا ہے وہی ہم کو سپرد کیا گیا ہے۔

١٠ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحابِنا ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ صَنْدَلٍ الْخَيّاطِ عَنْ زَيْدٍ الشَّحّامِ قالَ : سَأَلْتُ أَبا عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعالىٰ : «هٰذا عَطاؤُنا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسابٍ» قالَ: أَعْطىٰ سُلَيْمانَ مُلْكاً عَظِيماً ثُمَّ جَرَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَكانَ لَهُ أَنْ يُعْطِيَ ماشاءَ مَنْ شاءَ وَيَمْنَعَ مَنْ شاءَ وَأَعْطاهُ [اللهُ] أَفْضَلَ مِمّا أَعْطىٰ سُلَيْمانَ لِقَوْلِهِ: «ما آتاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَما نَهاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» .

۱۰۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ ہذا عطاؤنا الخ کے متعلق پوچھا گیا فرمایا خدا نے سلیمان کے متعلق فرمایا ہذا عطاؤنا الخ اور خدا نے ان کو ملک عظیم دیا۔ پھر اس آیت کا حکم جاری ہوا رسول اللہ کے لئے پس حضرت کو اختیار تھا جس کو چاہیں دیں جس کو چاہیں نہ دیں ان کو سلیمان سے زیادہ دیا گیا۔

باونواں باب

آئمہ علیہم السلام سابقین میں کس سے مشابہ ہیں ان میں نبوت ماننا ممنوع ہے

(بابٌ) ۵۲

فِي أَنَّ الْأَئِمَّةَ بِمَنْ يُشْبِهُونَ مِمَّنْ مَضىٰ وَكَراهِيَةِ الْقَوْلِ فِيهِمْ بِالنُّبُوَّةِ

١ ـ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبّارِ ، عَنْ صَفْوانَ بْنِ يَحْيىٰ ، عَنْ حُمْرانَ بْنِ أَعْيَنَ قالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : ما مَوْضِعُ الْعُلَماءِ ؟ قالَ : مِثْلُ ذِي الْقَرْنَيْنِ وَصاحِبِ سُلَيْمانَ وَ صاحِبِ مُوسىٰ عليهم السلام

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ علماء یعنی اوصیاء خاتم الانبیاء کا کیا مرتبہ ہے۔ فرمایا وہی جو ذوالقرنین اور وصی سلیمانؑ اور وصی موسیٰؑ کا ہے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلاءِ قالَ : قالَ

أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّمَا ٱلْوُقُوفُ عَلَيْنَا فِي ٱلْحَلَالِ وَٱلْحَرَامِ فَأَمَّا ٱلنُّبُوَّةُ فَلاَ.[1]

۲۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے واجب ہے مخلوق پر کہ امر حلال و حرام ہم سے معلوم کریں آئمہ ضلالت کی طرف نہ جائیں۔ لیکن نبوت ہم میں نہیں ہے۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ٱلْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ٱلْبَرْقِيِّ ، عَنِ ٱلنَّضْرِبْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ ٱلْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ ٱلْحُرِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللهَ عَزَّ ذِكْرُهُ خَتَمَ بِنَبِيِّكُمُ ٱلنَّبِيِّينَ فَلاَ نَبِيَّ بَعْدَهُ أَبَداً وَخَتَمَ بِكِتَابِكُمُ ٱلْكُتُبَ فَلاَ كِتَابَ بَعْدَهُ أَبَداًوَأَنْزَلَ فِيهِ تِبْيَانَ كُلِّ شَيْءٍ وَخَلْقَكُمْ وَخَلْقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَنَبَأَ مَا قَبْلَكُمْ وَ فَصْلَ مَا بَيْنَكُمْ وَخَبَرَ مَا بَعْدَكُمْ وَأَمْرَ ٱلْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَمَا أَنْتُمْ صَائِرُونَ إِلَيْهِ .

۳۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ خدا نے ختم کیا تمہارے نبی پر نبیوں کو، پس ان کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور تمہاری کتاب پر اپنی کتابوں کو ختم کیا۔ پس اس کے بعد کوئی کتاب نہ آئے گی اور اس کتاب میں ہر شے کو بیان کر دیا ہے اور خدا نے تم کو پیدا کیا ہے اور آسمانوں اور زمین کو اور آگاہ کیا پہلے واقعات پر اور فیصلے کیے تمہارے درمیان جو نزاعات تھے اور خبر دی تم کو بعد والے واقعات سے اور حکم کیا جنت و نار کا اور اس چیز کا جس کی طرف تمہاری بازگشت ہے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ ٱلْمُخْتَارِ ، عَنِ ٱلْحَارِثِ بْنِ ٱلْمُغِيرَةِ قَالَ : قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام كَانَ مُحَدَّثاً فَقُلْتُ : فَتَقُولُ : نَبِيٌّ ؟ قَالَ : فَحَرَّكَ بِيَدِهِ هٰكَذَا[2] ثُمَّ قَالَ : أَوْكَصَاحِبِ سُلَيْمَانَ أَوْ كَصَاحِبِ مُوسَى أَوْكَذِي ٱلْقَرْنَيْنِ أَوَ مَابَلَغَكُمْ أَنَّهُ عليه السلام قَالَ : وَفِيكُمْ مِثْلُهُ؟ .

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے علی علیہ السلام محدث تھے (فرشتہ ان سے کلام کرتا تھا) میں نے کہا تو کیا نبی تھے حضرت نے اپنے ہاتھ کو اس طرح حرکت دی (یعنی اشارہ کیا کہ نہیں) پھر فرمایا وصی سلیمانؑ اور وصی موسیٰ کی طرح تھے یا مثل ذوالقرنین کے۔ کیا تم کو یہ خبر نہیں پہنچی کہ حضرت علیؑ نے فرمایا۔ میں تم میں اس کی مثل ہوں۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ بُرَيْدِبْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليهما السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : مَا مَنْزِلَتُكُمْ وَ مَنْ تُشْبِهُونَ مِمَّنْ مَضَى ؟ قَالَ : صَاحِبُ مُوسَى وَذُوٱلْقَرْنَيْنِ كَانَا عَالِمَيْنِ وَلَمْ يَكُونَا نَبِيَّيْنِ .

۵۔ امام جعفر صادق اور امام محمد باقر علیہما السلام سے مروی ہے میں نے پوچھا آپ کی منزلت کیا ہے اور سابقین میں آپ کس سے مشابہ ہیں۔ فرمایا صاحب موسیٰ اور ذوالقرنین سے وہ دونوں عالم تھے نبی نہ تھے۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْبَرْقِيِّ ، عَنْ أَبِي طَالِبٍ ، عَنْ سَدِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ قَوْماً يَزْعُمُونَ أَنَّكُمْ آلِهَةٌ ، يَتْلُونَ بِذٰلِكَ عَلَيْنَا قُرْآناً : «وَ هُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلٰهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلٰهٌ»[1] فَقَالَ : يَاسَدِيرُ سَمْعِي وَبَصَرِي وَبَشَرِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعْرِي مِنْ هٰؤُلَاءِ بَرَاءٌ وَبَرِئَ اللهُ مِنْهُمْ ، مَا هٰؤُلَاءِ عَلَىٰ دِينِي وَلَا عَلَىٰ دِينِ آبَائِي وَاللهِ لَا يَجْمَعُنِي اللهُ وَ إِيَّاهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهُوَ سَاخِطٌ عَلَيْهِمْ ، قَالَ: قُلْتُ : وَعِنْدَنَا قَوْمٌ يَزْعُمُونَ أَنَّكُمْ رُسُلٌ يَقْرَؤُونَ عَلَيْنَا بِذٰلِكَ قُرْآناً «يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَ اعْمَلُوا صَالِحاً إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ»[2] فَقَالَ : يَاسَدِيرُ سَمْعِي وَبَصَرِي وَشَعْرِي وَبَشَرِي وَلَحْمِي وَدَمِي مِنْ هٰؤُلَاءِ بَرَاءٌ وَبَرِئَ اللهُ مِنْهُمْ وَرَسُولُهُ مَا هٰؤُلَاءِ عَلَىٰ دِينِي وَلَا عَلَىٰ دِينِ آبَائِي وَاللهِ لَا يَجْمَعُنِي اللهُ وَإِيَّاهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهُوَ سَاخِطٌ عَلَيْهِمْ ، قَالَ : قُلْتُ: فَمَا أَنْتُمْ ؟ قَالَ : نَحْنُ خُزَّانُ عِلْمِ اللهِ ، نَحْنُ تَرَاجِمَةُ أَمْرِ اللهِ ، نَحْنُ قَوْمٌ مَعْصُومُونَ ، أَمَرَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ بِطَاعَتِنَا وَنَهَىٰ عَنْ مَعْصِيَتِنَا ، نَحْنُ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ عَلَىٰ مَنْ دُونَ السَّمَاءِ وَفَوْقَ الْأَرْضِ.

الزخرف ۸۳/۸۴

مومنون ۲۳/۵۱

٦۔ سدیر راوی ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ کچھ لوگ گمان کرتے ہیں کہ آپ لوگ قابل عبادت ہیں اور قرآن کی یہ آیت ثبوت میں پیش کرتے ہیں، وہ وہ ہے جو آسمان میں بھی معبود ہے اور زمین میں بھی۔ حضرت نے فرمایا اے سدیر! میرا کان، میری آنکھ، میری جلد، میرا بدن، میرا گوشت اور میرا خون اور میرے بال ان لوگوں سے بری ہیں اور اللہ بھی ان سے بری ہے خدا کی قسم یہ نہ میرے دین پر ہیں نہ میرے آبا و اجداد کے، خدا روز قیامت مجھ کو اور ان لوگوں کو ایک جگہ جمع نہ کرے گا وہ ان پر غضبناک ہوگا۔ میں نے کہا کچھ لوگوں کا خیال یہ ہے کہ آپ رسولؐ ہیں اور دلیل لاتے ہیں اس آیہ قرآنی سے۔ اے رسولو! کھاؤ پاک رزق اور نیک عمل کرو۔ جو تم کرتے ہو۔ میں جانتا ہوں۔ فرمایا اے سدیر! میرا کان میری آنکھ، میرے بال اور میری جلد، میرا گوشت اور میرا خون ان سے بری ہے اور اللہ اور اس کے رسولؐ بھی بری ہیں وہ نہ میرے دین پر ہیں نہ میرے آبا و اجداد کے۔ واللہ مجھے اور ان کو خدا روز قیامت ایک جگہ جمع نہ کرے گا وہ ان سے ناراض ہے میں نے کہا پھر آپ کون ہیں ؟ فرمایا ہم علم الٰہی کے خزینہ دار ہیں، ہم امر الٰہی کے ترجمان ہیں، ہم معصوم ہیں، اللہ نے ہماری اطاعت کا حکم دیا ہے اور ہماری نافرمانی سے روکا ہے ہم اللہ کی حجت بالغہ ہیں آسمان میں اور روئے زمین پر۔

٧ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بَحْرٍ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَبْدِاللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام

يَقُولُ : الأَئِمَّةُ بِمَنْزِلَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَّا أَنَّهُمْ لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ، وَلَا يَحِلُّ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَا يَحِلُّ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَمَّا مَا خَلَا ذَٰلِكَ فَهُمْ فِيهِ بِمَنْزِلَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ .

۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آئمہ علیہم السلام رسول اللہؐ جیسے ہیں مگر وہ نبی نہیں ہیں ان کے لئے اتنی عورتیں حلال نہیں جتنی نبی کے لئے ہیں اس کے علاوہ جتنی فضیلتیں اور خصوصیتیں آنحضرت صلعم کو دی گئی ہیں سب میں آئمہ علیہم السلام رسول اللہ صلعم کے ساتھ شریک ہیں۔

ترپنواں باب

آئمہ علیہم السّلام محدّث و مفہّم ہیں

(بَابٌ) ۵۳

أَنَّ الأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مُحَدَّثُونَ مُفَهَّمُونَ

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الحَجَّالِ ، عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ: أَرْسَلَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِلَى زُرَارَةَ أَنْ يُعْلِمَ الحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ أَنَّ أَوْصِيَاءَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مُحَدَّثُونَ .

۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے زرارہ کو بھیجا کہ وہ حکم بن عتیبہ کو یہ تعلیم دے کہ اوصیائے محمد علیہم السلام محدّث ہیں یعنی فرشتہ ان سے کلام کرتا ہے۔

۲۔ مُحَمَّدٌ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سُوقَةَ ، عَنِ الحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الحُسَيْنِ عليهما السلام يَوْماً فَقَالَ : يَا حَكَمُ هَلْ تَدْرِي الآيَةَ الَّتِي كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام يَعْرِفُ قَاتِلَهُ بِهَا وَيَعْرِفُ بِهَا الأُمُورَ العِظَامَ الَّتِي كَانَ يُحَدِّثُ بِهَا النَّاسَ ؟ قَالَ الحَكَمُ : فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : قَدْ وَقَعْتُ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ عَلِيِّ بْنِ الحُسَيْنِ ، أَعْلَمُ بِذَٰلِكَ تِلْكَ الأُمُورَ العِظَامَ ، قَالَ : فَقُلْتُ : لَا وَاللهِ لَا أَعْلَمُ ، قَالَ : ثُمَّ قُلْتُ : الآيَةُ تُخْبِرُنِي بِهَا يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ؟ قَالَ: هُوَ وَاللهِ قَوْلُ اللهِ عَزَّ ذِكْرُهُ : «وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ وَلَا مُحَدَّثٍ» وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام مُحَدَّثاً فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ : عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ ، كَانَ أَخَا عَلِيٍّ لِأُمِّهِ سُبْحَانَ اللهِ ! مُحَدَّثاً ؟؟ كَأَنَّهُ يُنْكِرُ ذَٰلِكَ ، فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ: أَمَا وَاللهِ إِنَّ ابْنَ أُمِّكَ

بَعْدُ قَدْ كَانَ يَعْرِفُ ذٰلِكَ ، قَالَ : فَلَمَّا قَالَ ذٰلِكَ سَكَتَ الرَّجُلُ ، فَقَالَ : هِيَ الَّتِي هَلَكَ فِيهَا أَبُو الْخَطَّابِ[٢] فَلَمْ يَدْرِ مَا تَأْوِيلُ الْمُحَدَّثِ وَالنَّبِيِّ .

۲۔ حکم بن عتیبہ سے مروی ہے کہ میں حضرت علی بن الحسین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت نے فرمایا۔ اے حکم! کیا تو وہ آیت جانتا ہے جس سے حضرت علیؑ اپنے قاتل کو پہچانتے تھے اور ان بڑے بڑے امور کو بھی جو لوگوں کے لئے حادث ہوتے ہیں حکم کہتے ہیں میں نے اپنے دل میں کہا کہ آج مجھے علی بن الحسینؑ کے علم سے فیض حاصل ہوگا اور میں امور عظام سے واقف ہوں گا پس میں نے کہا میں اس آیت کو نہیں جانتا۔ اللہ بہتر جاننے والا ہے میں نے کہا یا بن رسول اللہؐ مجھے اس آیت کے متعلق آگاہ کیجئے۔ فرمایا۔ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے ہم نے تم سے پہلے نہ کسی رسول کو بھیجا اور نہ نبی اور محدث کو اور علی بن ابی طالب محدث تھے ایک شخص نے جس کا نام عبداللہ بن زید تھا اور وہ آپ کا ماں کی طرف سے سوتیلا بھائی تھا آپ سے کہا سبحان اللہ محدث تھے؟ گویا وہ اس کا منکر ہے پس امام محمد باقر علیہ السلام ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تیری ماں کا بیٹا بعد میں اس کو جانا۔ جب حضرت نے یہ فرمایا تو وہ شخص ساکت ہوگیا۔ حضرت نے فرمایا یہی وہ آیت جس کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ابوالخطاب (محمد بن مقلاص الاسدی الکوفی غالی ملعون) ہلاک ہوا۔ (وہ کہتا تھا آئمہ انبیاء ہیں جب اس نے سنا کہ وہ محدث ہیں تو نبی اور محدث میں فرق نہ کرسکا اور وہ اپنے پہلے قول سے عدول کرکے کہنے لگا۔ آئمہ معبود ہیں۔

آیۂ "ما ارسلنا من قبلک من رسول ا۔۔ ولا نبی ولا محدث" سے امام علیہ السلام نے یہ ظاہر فرمایا کہ کوئی رسول بغیر نبوت کے نہیں ہوتا اور نبی بغیر محدث ہوئے نہیں بنتا۔ یعنی فرشتہ اسے بتاتا ہے پس حضرت علیؑ اسی بناء پر اپنے قاتل کو بھی جانتے تھے اور امور عظیمہ کو بھی۔

٣ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : الْأَئِمَّةُ عُلَمَاءُ صَادِقُونَ مُفَهَّمُونَ مُحَدَّثُونَ .

۳۔ میں نے امام رضا علیہ السلام کو فرماتے سنا۔ آئمہ علماء ہیں، صادق، مفہم اور محدث ہیں۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : ذُكِرَ الْمُحَدَّثُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقَالَ : إِنَّهُ يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَلَا يَرَى الشَّخْصَ فَقُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ كَيْفَ يَعْلَمُ أَنَّهُ كَلَامُ الْمَلَكِ ؟ قَالَ : إِنَّهُ يُعْطَى السَّكِينَةَ وَ الْوَقَارَ حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّهُ كَلَامُ مَلَكٍ .

۴۔ حضرت امام جعفر صادقؑ سے محدث کے متعلق پوچھا گیا۔ فرمایا وہ آواز کو سنتا ہے اور وجود کو نہیں دیکھتا۔ راوی نے کہا۔ پھر وہ کیسے جانتا ہے کہ یہ کلام فرشتے کا ہے فرمایا اس کو ایسا سکینہ اور وقار حاصل ہے کہ وہ

جان لیتا ہے کہ یہ کلام فرشتہ کررہا ہے۔

۵ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام كَانَ مُحَدَّثاً ، فَخَرَجْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَقُلْتُ : جِئْتُكُمْ بِعَجِيبَةٍ ، فَقَالُوا : وَمَا هِيَ ؟ فَقُلْتُ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : كَانَ عَلِيٌّ عليه السلام مُحَدَّثاً ، فَقَالُوا : مَا صَنَعْتَ شَيْئاً إِلَّا سَأَلْتَهُ مَنْ كَانَ يُحَدِّثُهُ ، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ : إِنِّي حَدَّثْتُ أَصْحَابِي بِمَا حَدَّثْتَنِي فَقَالُوا : مَا صَنَعْتَ شَيْئاً إِلَّا سَأَلْتَهُ مَنْ كَانَ يُحَدِّثُهُ ، فَقَالَ لِي : يُحَدِّثُهُ مَلَكٌ ، قُلْتُ : تَقُولُ : إِنَّهُ نَبِيٌّ ؟ قَالَ ـ فَحَرَّكَ يَدَهُ هٰكَذَا : أَوْ كَصَاحِبِ سُلَيْمَانَ أَوْ كَصَاحِبِ مُوسَى أَوْ كَذِي الْقَرْنَيْنِ أَوَ مَا بَلَغَكُمْ أَنَّهُ عليه السلام قَالَ : وَفِيكُمْ مِثْلُهُ .

۵ ـ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے علیؑ محدث تھے۔ میں اپنے دوستوں کے پاس آیا تو ان سے کہا میں ایک عجیب بات سنانے آیا ہوں انھوں نے پوچھا وہ کیا ہے۔ میں نے کہا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ علیؑ محدث تھے انھوں نے کہا تجھے پوچھنا چاہیے تھا کہ کون ان سے بات کرتا ہے۔ میں لوٹ کر آیا اور کہا۔ میں نے آپ کا قول اصحاب سے نقل کیا تو انھوں نے ایسا ایسا کہا ہے فرمایا فرشتہ کلام کرتا تھا میں نے کہا تو کیا وہ نبی تھے آپؑ نے ہاتھ سے اشارہ کرکے بتلایا کہ نہیں بلکہ وہ تھے مثل وزیر سلیمانؑ، صاحب موسیٰؑ اور ذوالقرنین کی طرح، کیا تم نے حضرت علیؑ کا یہ قول نہیں سنا۔ میں ان کی مثل ہوں۔

چوّنواں باب

اُن ارواح کا ذکر جو آئمہ علیہم السلام میں ہوتی ھیں

(بَابٌ) ۵۴

فِيهِ ذِكْرُ الْأَرْوَاحِ الَّتِي فِي الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : يَا جَابِرُ ! إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَلَقَ الْخَلْقَ ثَلَاثَةَ أَصْنَافٍ وَهُوَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَكُنْتُمْ أَزْوَاجاً ثَلَاثَةً فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ» فَالسَّابِقُونَ هُمْ رُسُلُ اللهِ عليهم السلام وَخَاصَّةُ اللهِ مِنْ خَلْقِهِ ، جَعَلَ فِيهِمْ خَمْسَةَ أَرْوَاحٍ أَيَّدَهُمْ بِرُوحِ الْقُدُسِ

فِيهِ عَرَفُوا الْأَشْيَاءَ وَ أَيَّدَهُمْ بِرُوحِ الْإِيمَانِ فِيهِ خَافُوا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ أَيَّدَهُمْ بِرُوحِ الْقُوَّةِ فِيهِ قَدَرُوا عَلَىٰ طَاعَةِ اللهِ وَ أَيَّدَهُمْ بِرُوحِ الشَّهْوَةِ فِيهِ اشْتَهَوْا طَاعَةَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ كَرِهُوا مَعْصِيَتَهُ وَ جَعَلَ فِيهِمْ رُوحَ الْمَدْرَجِ الَّذِي بِهِ يَذْهَبُ النَّاسُ وَ يَجِيئُونَ وَجَعَلَ فِي الْمُؤْمِنِينَ : أَصْحَابِ الْمَيْمَنَةِ رُوحَ الْإِيمَانِ فِيهِ خَافُوا اللهَ وَ جَعَلَ فِيهِمْ رُوحَ الْقُوَّةِ فِيهِ قَدَرُوا عَلَىٰ طَاعَةِ اللهِ وَ جَعَلَ فِيهِمْ رُوحَ الشَّهْوَةِ فِيهِ اشْتَهَوْا طَاعَةَ اللهِ وَ جَعَلَ فِيهِمْ رُوحَ الْمَدْرَجِ الَّذِي بِهِ يَذْهَبُ النَّاسُ وَ يَجِيئُونَ.

۱۔ جابر جعفی سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے۔ اے جابر اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اپنی مخلوق کو تین قسم کا جیسا کہ فرماتا ہے تم تین قسم کے جوڑے ہو۔ داہنی طرف والے کیا ہیں (داہنی طرف والے) (باعتبار منازل و مراتب) اور بائیں طرف والے کیا ہیں بائیں طرف (باعتبار درجات عذاب) اور نیکیوں کی طرف سبقت کرنے والے تو سبقت کرنے والے ہی ہیں اور وہی مقربان بارگاہ ایزدی ہیں اور سبقت کرنے والے وہ مرسلین ہیں اور اللہ کی مخلوق میں اس کے مخصوص بندے ہیں خدا نے ان میں پانچ روحیں پیدا کی ہیں اور تائید کی ہے ان کی روح القدس سے اس سے وہ اشیاء کی معرفت حاصل کرتے ہیں دوسرے ان کی تائید کی روح ایمان سے جس کی وجہ سے اللہ سے ڈرتے ہیں تیسرے ان کو روح قوت دی جس کی وجہ سے وہ طاعت خدا پر قدرت رکھتے ہیں چوتھے روح شہوت دی جس سے ان میں طاعت خدا کی خواہش پیدا ہوتی ہے اور معصیت سے کراہت کرتے ہیں، پانچویں ان کو روح مدرج دی۔ جس سے وہ لوگوں سے ملتے ہیں اور لوگ ان کے پاس آتے ہیں اور مومنین اور اصحاب میمنہ کو روح ایمان دی۔ جس سے وہ خوف خدا کرتے ہیں اور روح قوت دی جس سے وہ طاعت خدا پر قدرت رکھتے ہیں اور روح شہوت دی جس سے ان کے دل میں طاعتِ خدا کی خواہش پیدا ہوتی ہے اور روح مدرج جس سے وہ لوگوں کے پاس جاتے ہیں اور لوگ ان کے پاس آتے ہیں۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَرَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنِ الْمُنَخَّلِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ عِلْمِ الْعَالِمِ ، فَقَالَ لِي : يَا جَابِرُ ! إِنَّ فِي الْأَنْبِيَاءِ وَالْأَوْصِيَاءِ خَمْسَةَ أَرْوَاحٍ : رُوحَ الْقُدُسِ وَ رُوحَ الْإِيمَانِ وَ رُوحَ الْحَيَاةِ وَ رُوحَ الْقُوَّةِ وَ رُوحَ الشَّهْوَةِ ، فَبِرُوحِ الْقُدُسِ يَا جَابِرُ ! عَرَفُوا مَا تَحْتَ الْعَرْشِ إِلَىٰ مَا تَحْتَ الثَّرَىٰ ، ثُمَّ قَالَ : يَا جَابِرُ ! إِنَّ هٰذِهِ الْأَرْبَعَةَ أَرْوَاحٌ يُصِيبُهَا الْحَدَثَانُ إِلَّا رُوحَ الْقُدُسِ فَإِنَّهَا لَا تَلْهُو وَلَا تَلْعَبُ .

۲۔ جابرؓ سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے علم عالم (امام) کے متعلق پوچھا۔ فرمایا ،

اے جابر انبیاء اور اوصیاء میں پانچ روحیں ہوتی ہیں، روح القدس، روح ایمان، روح حیات، روح القوت، روح شہوت، روح القدس سے انھوں نے پہچانا۔ ان تمام چیزوں کو جو عرش اور زمین سے نیچے تک ہیں آخر کی چار کو حادثے عارض ہوتے ہیں لیکن روح القدس لہو ولعب سے دور رہتی ہے۔

٣۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِنَانٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ عِلْمِ الْإِمَامِ بِمَا فِي أَقْطَارِ الْأَرْضِ وَ هُوَ فِي بَيْتِهِ مُرْخًى عَلَيْهِ سِتْرُهُ، فَقَالَ: يَا مُفَضَّلُ! إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى جَعَلَ فِي النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله خَمْسَةَ أَرْوَاحٍ: رُوحَ الْحَيَاةِ فَبِهِ دَبَّ وَ دَرَجَ وَ رُوحَ الْقُوَّةِ فَبِهِ نَهَضَ وَ جَاهَدَ وَ رُوحَ الشَّهْوَةِ فَبِهِ أَكَلَ وَ شَرِبَ وَ أَتَى النِّسَاءَ مِنَ الْحَلَالِ وَ رُوحَ الْإِيمَانِ فَبِهِ آمَنَ وَ عَدَلَ وَ رُوحَ الْقُدُسِ فَبِهِ حَمَلَ النُّبُوَّةَ فَإِذَا قُبِضَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله انْتَقَلَ رُوحُ الْقُدُسِ فَصَارَ إِلَى الْإِمَامِ وَ رُوحُ الْقُدُسِ لَا يَنَامُ وَلَا يَغْفُلُ وَلَا يَلْهُو وَلَا يَزْهُو وَالْأَرْبَعَةُ الْأَرْوَاحِ تَنَامُ وَ تَغْفُلُ وَ تَزْهُو وَ تَلْهُو وَ رُوحُ الْقُدُسِ كَانَ يَرَى بِهِ.

٣۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے علم امام کے متعلق سوال کیا کہ وہ کیونکر اطراف عالم کی خبر رکھتے ہیں درآنحالیکہ وہ اپنے گھر میں ہوتے ہیں اور حجاب دیکھنے سے مانع ہوتے ہیں۔ فرمایا۔ اے مفضل خدا نے نبی میں پانچ روحیں قرار دی ہیں روح حیات جس سے چلتا پھرتا ہے روح قوت جس سے اُٹھتا اور جہاد کرتا ہے روح شہوت جس سے کھاتا پیتا اور بطریق احسن حلال عورتوں سے مباشرت کرتا ہے اور روح ایمان جس سے ایمان لاتا ہے اور افراط و تفریط سے محفوظ رہتا ہے اور روح القدس جو حامل نبوت ہے جب نبی کی روح قبض ہوتی ہے تو یہ روح امام کی طرف آتی ہے روح یعنی علم و عمل (امام بھی نبی جیسا ہے) روح القدس سوتی نہیں نہ غافل ہوتی ہے نہ مائل دُنیا ہوتی ہے نہ کار دین سے غافل باقی چار سوتی ہیں غافل ہوتی ہیں کار دین ترک کرتی اور معاملات دنیا میں انہماک رکھتی ہیں اور روح القدس ان باتوں سے بری ہے

پچپنواں باب

وہ روح جس سے اللہ اصلاح احوال آئمہ علیہم السلام کرتا ہے

(بَابُ) ۵۵

الرُّوحِ الَّتِي يُسَدِّدُاللهُ بِهَا الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

١۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِبْنِ سُوَيْدٍ،

عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى «وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِنْ أَمْرِنَا مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ»[۲] قَالَ : خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَعْظَمُ مِنْ جَبْرَئِيلَ وَ مِيكَائِيلَ ، كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله يُخْبِرُهُ وَ يُسَدِّدُهُ وَهُوَ مَعَ الْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ.

الشوریٰ /۵۲

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ اسی طرح ہم نے وحی کی تمہاری طرف روح کی جو ہمارے امر سے ہے تم نہیں جانتے تھے کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے فرمایا وہ روح خدا کی مخلوق میں سے ایک مخلوق ہے جو جبرئیل اور میکائیل سے عظیم تر ہے وہ رسول اللہ صلعم کے ساتھ رہتی ہے ان کو خبر دیتی ہے اور درستی حال کرتی ہے رسولؐ کے بعد وہ آئمہ کے ساتھ ہے۔

۲ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ أَسْبَاطِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ : سَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ هِيتٍ[۱] وَ أَنَا حَاضِرٌ - عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ « وَ كَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِنْ أَمْرِنَا » فَقَالَ : مُنْذُ أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَٰلِكَ الرُّوحَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله مَا صَعِدَ إِلَى السَّمَاءِ وَإِنَّهُ لَفِينَا .

۲۔ اسباط بن سالم سے مروی ہے کہ اہل بیت کے ایک شخص نے درآنحالیکہ میں موجود تھا امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیت کے متعلق سوال کیا " وکذلک اوحینا الیک روحا من امرنا " امام علیہ السلام نے فرمایا کہ جب سے خدا نے اس روح کو نازل کیا ہے وہ آسمان کی طرف نہیں گئی ہے یعنی وہ ہمیشہ قیامت تک اوصیائے نبی کے ساتھ اسی طرح باقی رہے گی جس طرح آنحضرت کے ساتھ تھی) وہ بے شک ہمارے ساتھ ہے۔

۳ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «يَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي» قَالَ : خَلْقٌ أَعْظَمُ مِنْ جَبْرَئِيلَ وَ مِيكَائِيلَ ، كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ هُوَ مَعَ الْأَئِمَّةِ وَ هُوَ مِنَ الْمَلَكُوتِ.

بنی اسرائیل /۸۵

۳۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ " یسئلونک عن الروح " کے متعلق پوچھا فرمایا وہ اللہ کی ایک مخلوق ہے جبرئیل اور میکائیل سب سے عظیم ہے وہ رسول اللہ کے ساتھ تھی وہ آئمہ کے ساتھ ہے اور وہ الوہی قوتوں میں سے ایک ہے۔

٤ـ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: «يَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي» قَالَ :خَلْقٌ أَعْظَمُ مِنْ جَبْرَئِيلَ وَ مِيكَائِيلَ ، لَمْ يَكُنْ مَعَ أَحَدٍ مِمَّنْ مَضَىٰ ، غَيْرِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَهُوَ مَعَ الْأَئِمَّةِ يُسَدِّدُهُمْ وَلَيْسَ كُلُّ مَا طُلِبَ وُجِدَ.

۴۔ ابو بصیر سے مروی ہے میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ آیہ یسئلونک عن الروح ، روح خدا کی ایک مخلوق ہے جو جبرئیل اور میکائیل سے بڑی ہے سوائے حضرت رسول خدا کسی کے پاس نہیں رہی وہ آئمہ کے ساتھ ہے ان کی حالت کی اصلاح کرتی ہے اور ایسا نہیں ہے کہ انسان جس امر کی خواہش رکھے اسے پا ہی لے۔

٥ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَىٰ ، عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنِ الْعِلْمِ ، أَهُوَ عِلْمٌ يَتَعَلَّمُهُ الْعَالِمُ مِنْ أَفْوَاهِ الرِّجَالِ أَمْ فِي الْكِتَابِ عِنْدَكُمْ تَقْرَؤُونَهُ فَتَعْلَمُونَ مِنْهُ ؟ قَالَ : الْأَمْرُ أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَ أَوْجَبُ ، أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَ كَذٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحاً مِنْ أَمْرِنَا مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ» ثُمَّ قَالَ : أَيَّ شَيْءٍ يَقُولُ أَصْحَابُكُمْ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ؟ أَيُقِرُّونَ أَنَّهُ كَانَ فِي حَالٍ لَا يَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ ؟ فَقُلْتُ : لَا أَدْرِي ـ جُعِلْتُ فِدَاكَ ـ مَا يَقُولُونَ ، فَقَالَ [لِي]: بَلَىٰ قَدْ كَانَ فِي حَالٍ لَا يَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ حَتَّىٰ بَعَثَ اللهُ تَعَالَىٰ الرُّوحَ الَّتِي ذُكِرَ فِي الْكِتَابِ ، فَلَمَّا أَوْحَاهَا إِلَيْهِ عَلَّمَ بِهَا الْعِلْمَ وَالْفَهْمَ وَهِيَ الرُّوحُ الَّتِي يُعْطِيهَا اللهُ تَعَالَىٰ مَنْ شَاءَ ، فَإِذَا أَعْطَاهَا عَبْداً عَلَّمَهُ الْفَهْمَ.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا علم کے متعلق کہ کیا اس سے مراد یہی ہے کہ لوگوں کے منہ سے حاصل ہو یا اس کتاب سے جس کو پڑھتے ہیں فرمایا۔ اس کی شان اس سے بہت زیادہ بزرگ ہے اور زیادہ فرض ہے کیا یہ آیت نہیں پڑھی، وکذلک اوحینا الیک الخ پھر فرمایا تمہارے اصحاب ان کے بارے میں کیا کہتے ہیں کیا وہ اقرار کرتے ہیں کہ وہ ایک حالت تھی کہ حضرت نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے ، میں نے کہا مجھے معلوم نہیں ، وہ کیا کہتے ہیں۔ فرمایا۔ ہاں ایک وقت ایسا تھا کہ حضرت نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے یہاں تک کہ خدا نے اس روح کو بھیجا جس کا ذکر قرآن میں ہے پس اس کے وحی کرتے ہی آپ کو علم و فہم حاصل ہو گیا یہ عطیۂ الہٰی ہے جسے چاہے وہ عطا کرے اور جب کسی بندہ کو عطا کرتا ہے تو اس کو فہم کی تعلیم دیتا ہے۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ سَعْدٍ الْإِسْكَافِ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَسْأَلُهُ عَنِ الرُّوحِ، أَلَيْسَ هُوَ جَبْرَئِيلَ؟ فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: جَبْرَئِيلُ عليه السلام مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحُ غَيْرُ جَبْرَئِيلَ۔ فَكَرَّرَ ذَلِكَ عَلَى الرَّجُلِ۔ فَقَالَ لَهُ: لَقَدْ قُلْتَ عَظِيماً مِنَ الْقَوْلِ، مَا أَحَدٌ يَزْعُمُ أَنَّ الرُّوحَ غَيْرُ جَبْرَئِيلَ فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ: إِنَّكَ ضَالٌّ تَرْوِي عَنْ أَهْلِ الضَّلَالِ، يَقُولُ اللهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله «أَتَى أَمْرُ اللهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ بِالرُّوحِ» وَالرُّوحُ غَيْرُ الْمَلَائِكَةِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ.

۶۔ راوی کہتا ہے ایک شخص امیرالمومنین علیہ السلام کے پاس آیا اور روح کے متعلق سوال کیا۔ اس سے مراد جبرئیل نہیں؟ فرمایا۔ جبرئیل تو ملائکہ سے ہیں اور روح جبرئیل کے علاوہ ہے یہ آپ نے مکرر فرمایا۔ اس نے کہا کہ یہ تو آپ بہت بڑی بات کہہ رہے ہیں کوئی بھی یہ گمان نہیں کرتا کہ روح غیر جبرئیل ہے حضرت نے فرمایا تو گمراہ ہے اہل ضلالت کا قول روایت کرتا ہے خدا اپنے نبی سے فرماتا ہے خدا کا امر آگیا تم اس میں جلدی نہ کرو پاک و برتر ہے اللہ اس سے کہ لوگ اس کا شریک قرار دیتے ہیں ملائکہ نازل ہوتے ہیں روح کے ساتھ پس ملائکہ غیر روح ہیں اللہ کی ان پر رحمت ہو۔

چھپنواں باب

امام اپنے سے پہلے امام کے علوم کو کب جانتا ہے

(بَابُ) ۵۶

وَقْتِ مَا يَعْلَمُ الْإِمَامُ جَمِيعَ عِلْمِ الْإِمَامِ الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ عَلَيْهِمْ جَمِيعاً السَّلَامُ

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام مَتَى يَعْرِفُ الْأَخِيرُ مَا عِنْدَ الْأَوَّلِ؟ قَالَ: فِي آخِرِ دَقِيقَةٍ تَبْقَى مِنْ رُوحِهِ.

۱۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: امام اپنے پہلے امام کے تمام علوم کو کب پاتا ہے فرمایا۔ اس کی زندگی کے آخری وقت میں۔

۲ ۔ مُحَمَّدٌ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ ، عَنْ عُبَيْدِبْنِ زُرَارَةَ وَ جَمَاعَةٍ مَعَهُ قَالُوا : سَمِعْنَا أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : يَعْرِفُ الَّذِي بَعْدَ الْإِمَامِ عِلْمَ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ فِي آخِرِ دَقِيقَةٍ تَبْقَىٰ مِنْ رُوحِهِ.

۲۔ راویوں نے بیان کیا کہ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ امام اس کی زندگی کے آخری لمحے میں اپنے سے پہلے امام کے علوم کو جانتا ہے۔

توضیح۔ یعنی جب امام رحلت فرمانے لگتا ہے تو وہ اپنے بعد پیدا ہونیوالے امام کو اسرار امامت تعلیم کرتا ہے

۳ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : اَلْإِمَامُ مَتَىٰ يَعْرِفُ إِمَامَتَهُ وَيَنْتَهِي الْأَمْرُ إِلَيْهِ ؟ قَالَ : فِي آخِرِ دَقِيقَةٍ مِنْ حَيَاةِ الْأَوَّلِ .

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ امام اسرار امامت کب جانتا ہے اور امر امامت اس کی طرف کب منتہی ہوتا ہے ۔ فرمایا۔ پہلے امام کی زندگی کے آخر وقت۔

ستاونواں باب

سب امام علم و شجاعت و طاعت میں برابر ہیں

(بَابُ) ۵۷

فِي أَنَّ الْأَئِمَّةَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ فِي الْعِلْمِ وَ الشَّجَاعَةِ وَ الطَّاعَةِ سَوَاءٌ

۱ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ أَبِي زَاهِرٍ ، عَنِ الْخَشَّابِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ [اللهُ تَعَالَىٰ] «الَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ مَا أَلَتْنَاهُمْ مِنْ عَمَلِهِمْ مِنْ شَيْءٍ» قَالَ: الَّذِينَ آمَنُوا: النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَ ذُرِّيَّتُهُ الْأَئِمَّةُ وَالْأَوْصِيَاءُ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ ، أَلْحَقْنَا بِهِمْ وَلَمْ نَنْقُصْ ذُرِّيَّتَهُمُ الْحُجَّةَ الَّتِي جَاءَ بِهَا مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله فِي عَلِيٍّ عليه السلام وَ حُجَّتُهُمْ وَاحِدَةٌ وَطَاعَتُهُمْ وَاحِدَةٌ .

طور ۵۲/۲۱

ا۔امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے فرمایا ہے، جو لوگ ایمان لائے اور ان کی ذریت نے ایمان میں ان کا اتباع کیا تو ہم نے ان کی ذریت کو ان سے ملحق کر دیا اور ان کے عمل سے کوئی شئے کم نہیں کی۔ (طور) پھر امام نے فرمایا جو لوگ ایمان لے آئے ہیں نبی اور امیر المومنین پر اور ان کی اولاد میں آئمہ اور اوصیاء پر اور ہم نے کم نہیں کیا ان کی ذریت سے اس حجت کو جو رسول لائے علیؑ کے بارے میں ان کی دلیل اور حجت (نبوت ہو یا امامت) ایک ہی ہے اور اطاعت بھی ایک ہی طرح کی ہے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ دَاوُدَ النَّهْدِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي : نَحْنُ فِي الْعِلْمِ وَالشَّجَاعَةِ سَوَاءٌ وَفِي الْعَطَايَا[1] عَلَى قَدْرِ مَا نُؤْمَرُ.

۲۔فرمایا، امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم علم اور شجاعت میں سب برابر ہیں اور عطایا میں بقدر اس کے بجا لاتے ہیں جس کا حکم دیا گیا ہو۔

٣ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : نَحْنُ فِي الْأَمْرِ وَالْفَهْمِ وَالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ نَجْرِي مَجْرًى وَاحِداً ، فَأَمَّا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ عَلِيٌّ فَلَهُمَا فَضْلُهُمَا.

۳۔فرمایا، امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم امر و فہم اور حلال و حرام میں ایک دوسرے کے قائم مقام ہیں لیکن رسول اللہ صلعم اور علیؑ دونوں کو فضیلت حاصل ہے۔

اٹھاونواں باب

ہر امام اپنے بعد آنے والے امام کو پہچانتا ہے اور آیہ ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا آئمہ کی شان میں ہے

(بَابُ) ۵۸

أَنَّ الْإِمَامَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَعْرِفُ الْإِمَامَ الَّذِي يَكُونُ مِنْ بَعْدِهِ وَأَنَّ قَوْلَ اللهِ تَعَالَى « إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا» فِيهِمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ نَزَلَتْ

١ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ عَائِذٍ

عَنِ ابْنِ اُذَيْنَةَ ، عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَ إِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ» قَالَ: إِيَّانَا عَنَىٰ ، أَنْ يُؤَدِّيَ الْأَوَّلُ إِلَى الْإِمَامِ الَّذِي بَعْدَهُ الْكُتُبَ وَالْعِلْمَ وَالسِّلَاحَ «وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ» الَّذِي فِي أَيْدِيكُمْ ، ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ : «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ اُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ» إِيَّانَا عَنَىٰ خَاصَّةً ، أَمَرَ جَمِيعَ الْمُؤْمِنِينَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ بِطَاعَتِنَا، فَإِنْ خِفْتُمْ تَنَازُعاً فِي أَمْرٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللهِ وَ إِلَى الرَّسُولِ وَ إِلَىٰ اُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ، كَذَا نَزَلَتْ وَ كَيْفَ يَأْمُرُهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِطَاعَةِ وُلَاةِ الْأَمْرِ وَ يُرَخِّصُ فِي مُنَازَعَتِهِمْ ؟! إِنَّمَا قِيلَ ذَٰلِكَ لِلْمَأْمُورِينَ الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ: «أَطِيعُوا اللهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ اُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ».

نساء ۷/۵۸

نساء ۷/۵۹

ا۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ اللہ حکم دیتا ہے تم کو کہ امانتوں کو اس کے اہل کے سپرد کر دو اور جب لوگوں کے درمیان حکم کرو تو عدل سے حکم دو۔ فرمایا۔ اس سے مراد ہم ہیں یعنی پہلا امام اپنے بعد والے امام کو کتابیں، علم اور ہتھیار جو امانت الٰہیہ ہیں سپرد کرے اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے لگو تو از روئے انصاف فیصلہ کرو پھر خدا نے لوگوں سے کہا۔ اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسولؐ کی اور جو تم میں اولی الامر ہیں ان کی"، یعنی ہماری خاص کر اطاعت فرض ہے تمام مومنین پر تا قیامت۔ پھر فرماتا ہے اگر تم کو کسی امر میں جھگڑے کا خوف ہو تو رجوع کرو اللہ رسول اور اپنے اولی الامر کی طرف، اگر والیان امر اور رعایا کے درمیان جھگڑا مراد ہوتا (جیسا کہ اہلِ سنت کہتے ہیں) تو کیسے ممکن تھا کہ والیانِ امر کی اطاعت کا حکم بھی دیتا اور پھر ان کو جھگڑے میں شریک بھی کرتا یہ تو ان مامورین کے لئے ہے جن سے کہا گیا ہے کہ تم اطاعت کرو اللہ اور رسولؐ کی اور جو تم میں اولی الامر ہیں ان کی۔

۲ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ قَالَ : سَأَلْتُ الرِّضَا عليه السلام ، عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا » قَالَ: هُمُ الْأَئِمَّةُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله أَنْ يُؤَدِّيَ الْإِمَامُ الْأَمَانَةَ إِلَىٰ مَنْ بَعْدَهُ وَلَا يَخُصَّ بِهَا غَيْرَهُ وَلَا يَزْوِيهَا عَنْهُ.

۲۔ امام رضا علیہ السلام سے راوی نے اس آیت کے متعلق سوال کیا۔ خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو ان کے اہل کے سپرد کر دو۔ فرمایا اس سے مراد آئمہ ہیں آئمہ آل محمد اور ان کو حکم ہے کہ ہر امام اپنے بعد والے امام کو اسرار الٰہیہ تعلیم دے اور ان کے سوا کسی اور کو اس سے مخصوص نہ کرے اور نہ اس سے اس امانت کو پوشیدہ رکھے۔

۳ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : « إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا » قَالَ : هُمُ الْأَئِمَّةُ يُؤَدِّي الْإِمَامُ إِلَى الْإِمَامِ مِنْ بَعْدِهِ وَلَا يَخُصُّ بِهَا غَيْرَهُ وَلَا يَزْوِيهَا عَنْهُ .

۳۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق کہ اللہ حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو ان کے اہل تک پہنچا دو۔ اس سے مراد امام ہیں کہ ہر امام اپنے بعد والے کو امانت الٰہیہ پہنچا دے اور اس کے سوا دوسرے کو نہ دے اور نہ اس سے پوشیدہ رکھے

۴ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيٰى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِنَانٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا » قَالَ : أَمَرَاللهُ الْإِمَامَ الْأَوَّلَ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى الْإِمَامِ الَّذِي بَعْدَهُ كُلَّ شَيْءٍ عِنْدَهُ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ "ان اللہ یامرکم" الخ۔ فرمایا خدا نے امام اوّل کو حکم دیا ہے کہ وہ اسرار امامت اپنے بعد والے امام کے سپرد کر دے اور وہ شے اسے دے دے جو اس کے پاس ہے

۵ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيٰى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ الْعَلَاءِبْنِ رَزِينٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَايَمُوتُ الْإِمَامُ حَتّٰى يَعْلَمَ مَنْ يَكُونُ مِنْ بَعْدِهِ فَيُوصِي [إِلَيْهِ].

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے امام اپنے بعد والے امام کو پہچانتا ہے اور اس کو وصیت کرتا ہے۔

۶ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيٰى ، عَنْ [ابْنِ] أَبِي عُثْمَانَ ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْإِمَامَ يَعْرِفُ الْإِمَامَ الَّذِي مِنْ بَعْدِهِ فَيُوصِي إِلَيْهِ.

۶۔ امام اپنے بعد والے امام کو پہچانتا ہے اور وصیت کرتا ہے۔

۷ـ أَحْمَدُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ الْبَرْقِيِّ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَامَاتَ عَالِمٌ حَتَّى يُعْلِمَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مَنْ يُوصِي؟

۷۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب کوئی امام رحلت فرماتا ہے تو اللہ اس کو بتا دیتا ہے کہ اس کا وصی کون ہے

انسٹھواں باب

امامت عہد الٰہی ہے یکے بعد دیگرے

(باب) ۵۹

أَنَّ الْإِمَامَةَ عَهْدٌ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَعْهُودٌ مِنْ وَاحِدٍ إِلَى وَاحِدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبَانٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَذَكَرُوا الْأَوْصِيَاءَ وَذَكَرْتُ إِسْمَاعِيلَ، فَقَالَ: لَا وَاللهِ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ مَا ذَاكَ إِلَيْنَا وَمَا هُوَ إِلَّا إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يُنْزِلُ وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ.

۱۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ لوگوں نے اوصیاء کا ذکر کیا میں نے اسماعیل (حضرت کے بڑے صاحبزادے جن کو وائدی بوہرے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے بعد امام مانتے ہیں) کا ذکر کیا۔ فرمایا، نہیں اے ابو محمد (کنیت ابوبصیر) ایسا نہیں ہے یہ اختیار اللہ کو ہے اس نے ایک کے بعد دوسرے کا نام نازل کر دیا ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَشْعَثِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: أَتَرَوْنَ الْمُوصِيَ مِنَّا يُوصِي إِلَى مَنْ يُرِيدُ؟ لَا وَاللهِ وَلَكِنْ عَهْدٌ مِنَ اللهِ وَرَسُولِهِ صلى الله عليه وآله لِرَجُلٍ فَرَجُلٍ حَتَّى يَنْتَهِيَ الْأَمْرُ إِلَى صَاحِبِهِ. الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مِنْهَالٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَشْعَثِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام مِثْلَهُ.

۲۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا۔ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ وصیت کرنے والا ہم میں سے جس کو چاہتا ہے وصیت کرتا ہے بخدا ایسا نہیں ہے بلکہ یہ عہد ہے اللہ اور رسولؐ کا۔ ایک شخص کے بعد دوسرے کے لئے یہاں تک

کہ امر امامت صاحب امر تک منتہی ہو۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَيْثَمِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْإِمَامَةَ عَهْدٌ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَعْهُودٌ لِرِجَالٍ مُسَمَّيْنَ ، لَيْسَ لِلْإِمَامِ أَنْ يَزْوِيَهَا عَنِ الَّذِي يَكُونُ مِنْ بَعْدِهِ ، إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَوْحَى إِلَى دَاوُدَ عليه السلام أَنِ اتَّخِذْ وَصِيّاً مِنْ أَهْلِكَ فَإِنَّهُ قَدْ سَبَقَ فِي عِلْمِي أَنْ لَا أَبْعَثَ نَبِيّاً إِلَّا وَلَهُ وَصِيٌّ مِنْ أَهْلِهِ وَكَانَ لِدَاوُدَ عليه السلام أَوْلَادٌ عِدَّةٌ وَ فِيهِمْ غُلَامٌ كَانَتْ أُمُّهُ عِنْدَ دَاوُدَ وَ كَانَ لَهَا مُحِبّاً فَدَخَلَ دَاوُدُ عليه السلام عَلَيْهَا حِينَ أَتَاهُ الْوَحْيُ فَقَالَ لَهَا : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَى إِلَيَّ يَأْمُرُنِي أَنْ أَتَّخِذَ وَصِيّاً مِنْ أَهْلِي ، فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ : فَلْيَكُنِ ابْنِي ، قَالَ : ذٰلِكَ أُرِيدُ ، وَكَانَ السَّابِقُ فِي عِلْمِ اللهِ الْمَحْتُومِ عِنْدَهُ أَنَّهُ سُلَيْمَانُ ، فَأَوْحَى اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى إِلَى دَاوُدَ : أَنْ لَا تَعْجَلْ دُونَ أَنْ يَأْتِيَكَ أَمْرِي ، فَلَمْ يَلْبَثْ دَاوُدُ أَنْ وَرَدَ عَلَيْهِ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِي الْغَنَمِ وَالْكَرْمِ فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى دَاوُدَ أَنِ اجْمَعْ وُلْدَكَ فَمَنْ قَضَى بِهٰذِهِ الْقَضِيَّةِ فَأَصَابَ فَهُوَ وَصِيُّكَ مِنْ بَعْدِكَ ، فَجَمَعَ دَاوُدُ عليه السلام وُلْدَهُ ، فَلَمَّا أَنْ قَصَّ الْخَصْمَانِ قَالَ سُلَيْمَانُ عليه السلام : يَا صَاحِبَ الْكَرْمِ ! مَتَى دَخَلَتْ غَنَمُ هٰذَا الرَّجُلِ كَرْمَكَ ؟ قَالَ : دَخَلَتْهُ لَيْلاً ، قَالَ : قَدْ قَضَيْتُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْغَنَمِ ! بِأَوْلَادِ غَنَمِكَ وَ أَصْوَافِهَا فِي عَامِكَ هٰذَا ثُمَّ قَالَ لَهُ دَاوُدُ : فَكَيْفَ لَمْ تَقْضِ بِرِقَابِ الْغَنَمِ وَقَدْ قَوَّمَ ذٰلِكَ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَ كَانَ ثَمَنُ الْكَرْمِ قِيمَةَ الْغَنَمِ ؟ فَقَالَ سُلَيْمَانُ : إِنَّ الْكَرْمَ لَمْ يُجْتَثَّ مِنْ أَصْلِهِ وَ إِنَّمَا أُكِلَ حِمْلُهُ وَ هُوَ عَائِدٌ فِي قَابِلٍ ، فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى دَاوُدَ : إِنَّ الْقَضَاءَ فِي هٰذِهِ الْقَضِيَّةِ مَا قَضَى سُلَيْمَانُ بِهِ ، يَا دَاوُدُ ! أَرَدْتَ أَمْراً وَ أَرَدْنَا أَمْراً غَيْرَهُ ، فَدَخَلَ دَاوُدُ عَلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ : أَرَدْنَا أَمْراً وَ أَرَادَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَمْراً غَيْرَهُ وَلَمْ يَكُنْ إِلَّا مَا أَرَادَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ، فَقَدْ رَضِينَا بِأَمْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسَلَّمْنَا . وَكَذٰلِكَ الْأَوْصِيَاءُ عليهم السلام ، لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَتَعَدَّوْا بِهٰذَا الْأَمْرِ فَيُجَاوِزُونَ صَاحِبَهُ إِلَى غَيْرِهِ.

قَالَ الْكُلَيْنِيُّ مَعْنَى الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ : أَنَّ الْغَنَمَ لَوْ دَخَلَتِ الْكَرْمَ نَهَاراً ، لَمْ يَكُنْ عَلَى صَاحِبِ الْغَنَمِ شَيْءٌ لِأَنَّ لِصَاحِبِ الْغَنَمِ أَنْ يُسَرِّحَ غَنَمَهُ بِالنَّهَارِ تَرْعَى وَ عَلَى صَاحِبِ الْكَرْمِ حِفْظُهُ وَعَلَى صَاحِبِ الْغَنَمِ أَنْ يَرْبِطَ غَنَمَهُ لَيْلاً وَلِصَاحِبِ الْكَرْمِ أَنْ يَنَامَ فِي بَيْتِهِ.

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ امامت خدا کی طرف سے ایک عہد ہے خدا نے نام بنام کچھ لوگوں کو معین کر دیا ہے امام کے لئے سزاوار نہیں کہ وہ اس سے پوشیدہ رکھے جو اس کے بعد ہونے والا امام ہے خدا نے وحی کی داؤد علیہ السلام کو کہ وہ اپنے خاندان سے ایک شخص کو اپنا وصی بنائیں اور فرمایا۔ میرے علم میں یہ گذر چکا ہے کہ جب کسی نبی کو بھیجوں گا تو اس کے خاندان سے اس کا ایک وصی بھی بناؤں گا اور داؤد کے بہت سے بیٹے تھے ان میں ایک لڑکا تھا جس کی ماں داؤدؑ کی زوجیت میں تھی اور زندہ تھی داؤد اس سے بہت محبت کرتے تھے جب یہ وحی ہوئی تو انھوں نے اس سے کہا خدا نے یہ وحی کی ہے کہ میں اپنے اہل میں سے کسی کو اپنا وصی بناؤں، ان کی بی بی نے کہا میرے بیٹے کو بنا دیجئے۔ فرمایا۔ ہاں میں بھی یہی چاہتا ہوں اور علم الٰہی میں یہ بات گزر چکی تھی کہ داؤد کے وصی سلیمان ہیں۔ خدا نے داؤد کو وحی کی کہ جلدی نہ کرو۔ اس سے پہلے کہ میرا حکم تمہارے پاس آئے۔ کچھ دیر کے بعد داؤد کے پاس دو آدمی جھگڑا کرتے آئے۔ ایک بکریوں والا تھا دوسرا انگور کے باغ کا مالک، خدا نے داؤد کو وحی کی کہ اپنی سب اولاد کو جمع کرو اور اس کا فیصلہ پوچھو، جو فیصلہ کردے وہی تمہارا وصی ہوگا۔ پس داؤد نے سب کو جمع کیا۔ جب ان کے سامنے یہ قضیہ پیش ہوا تو سلیمان نے کہا اے انگور والے بکریاں تیرے کھیت میں کب آئی تھیں۔ اس نے کہا۔ رات کو، فرمایا میں نے یہ فیصلہ کیا کہ بکریوں والا اس سال بکریوں کے بچے اور اون تجھے دے، داؤد نے کہا یہ کیسے، کیوں یہ فیصلہ نہیں کرتے کہ یہ سب بکریاں انگور والے کو دے دی جائیں علماء بنی اسرائیل اسی فیصلے کو حق جانتے ہیں جناب سلیمان نے کہا۔ ان بکریوں نے انگور کے درخت جڑ سے نہیں اکھاڑے ہیں صرف انگور کھائے ہیں آئندہ سال وہ پھر آجائیں گے یعنی نقصان صرف ایک سال کے منافع کا ہے لہذا اسے بکریوں کے بچوں اور اون سے پورا کر دیا جائے گا۔ خدا نے داؤد کو وحی کی کہ اس قضیہ کا فیصلہ یہی ہے جو سلیمانؑ نے کیا ہے اے داؤد ایک امر کا ارادہ میں نے کیا۔ اور ایک امر کا تم نے (میرا ارادہ پورا ہوا) داؤد اپنی بیوی کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ ہم نے ایک ارادہ کیا اور اس کے علاوہ خدا نے ارادہ کیا اور اصلی ارادہ اللہ ہی کا ہے ہم نے اس کو تسلیم کر لیا۔ امام نے فرمایا۔ بس یہی صورت اوصیاء کی ہے اس معاملے میں امر الٰہی سے تجاوز نہیں کرتے اور معین وصی کے سوا دوسرے کو نہیں بناتے۔

توضیح - کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ حدیث اول میں بکریوں کے دن کو انگوروں کے کھیت میں داخل ہونے کو اس لئے پوچھا گیا تھا اگر ایسا ہوتا تو بکریوں والے پر [illegible] ہوتا اس لئے کہ بکری والے کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنی بکریاں دن میں چرائے اور کھیت والے کا یہ فرض ہے کہ وہ [illegible] کی حفاظت کرے اور رات کو بکریوں والے کو چاہیئے کہ وہ ان کو باندھے کھیت والے کو چاہیئے کہ وہ اپنے گھر میں سوئے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ [illegible] عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ وَ جَمِيلٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُصْعَبٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : أَتَرَوْنَ أَنَّ الْمُوصِيَ مِنَّا يُوصِي إِلَى مَنْ يُرِيدُ ؟! لَا وَاللهِ وَلَكِنَّهُ عَهْدٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله إِلَى رَجُلٍ فَرَجُلٍ حَتَّى انْتَهَى إِلَى نَفْسِهِ.

۴۔ راوی کہتاہے فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایسا نہیں ہے کہ ہمارا وصیت کرنے والا جس کے لئے چاہے وصیت کردے بلکہ وہ عہد ہے رسول اللہ کی طرف سے ایک کے بعد دوسرے کے لئے یہاں تک کہ آخر امام اس کو اپنے نفس پر پر ختم کردے۔

ساٹھواں باب

آئمہ علیہم السلام نے نہیں کیا اور نہیں کرینگے مگر وہی جو عہد خدا ہے وہ امر خدا سے تجاوز نہیں کرتے

(بَابُ) ۶۰

اَنَّ الْاَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ لَمْ يَفْعَلُوا شَيْئاً وَلَا يَفْعَلُونَ اِلَّا بِعَهْدٍ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ اَمْرٍ مِنْهُ لَا يَتَجَاوَزُونَهُ

۱ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْوَصِيَّةَ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ عَلَى مُحَمَّدٍ كِتَاباً ، لَمْ يُنْزَلْ عَلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم كِتَابٌ مَخْتُومٌ إِلَّا الْوَصِيَّةَ فَقَالَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام : يَا مُحَمَّدُ ! هٰذِهِ وَصِيَّتُكَ فِي أُمَّتِكَ عِنْدَ أَهْلِ بَيْتِكَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم : أَيُّ أَهْلِ بَيْتِي يَا جَبْرَئِيلُ ؟ قَالَ : نَجِيبُ اللّٰهِ مِنْهُمْ وَذُرِّيَّتُهُ لِيَرِثَكَ عِلْمَ النُّبُوَّةِ كَمَا وَرِثَهُ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام وَ مِيرَاثُهُ لِعَلِيٍّ عليه السلام وَذُرِّيَّتِكَ مِنْ صُلْبِهِ ، قَالَ: وَكَانَ عَلَيْهَا خَوَاتِيمُ ، قَالَ: فَفَتَحَ عَلِيٌّ عليه السلام الْخَاتَمَ الْأَوَّلَ وَ مَضَى لِمَا فِيهَا ثُمَّ فَتَحَ الْحَسَنُ عليه السلام الْخَاتَمَ الثَّانِيَ وَمَضَى لِمَا أُمِرَ بِهِ فِيهَا فَلَمَّا تُوُفِّيَ الْحَسَنُ وَمَضَى ، فَتَحَ الْحُسَيْنُ عليه السلام الْخَاتَمَ الثَّالِثَ فَوَجَدَ فِيهَا أَنْ قَاتِلْ فَاقْتُلْ وَتُقْتَلُ وَاخْرُجْ بِأَقْوَامٍ لِلشَّهَادَةِ لَا شَهَادَةَ لَهُمْ إِلَّا مَعَكَ ، قَالَ : فَفَعَلَ عليه السلام ، فَلَمَّا مَضَى دَفَعَهَا إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام قَبْلَ ذٰلِكَ ، فَفَتَحَ الْخَاتَمَ الرَّابِعَ فَوَجَدَ فِيهَا أَنِ اصْمُتْ وَأَطْرِقْ لِمَا حُجِبَ الْعِلْمُ ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ وَ مَضَى دَفَعَهَا إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ فَفَتَحَ الْخَاتَمَ الْخَامِسَ فَوَجَدَ فِيهَا أَنْ فَسِّرْ كِتَابَ اللّٰهِ تَعَالَى وَصَدِّقْ أَبَاكَ وَوَرِّثِ ابْنَكَ وَاصْطَنِعِ الْأُمَّةَ وَقُمْ بِحَقِّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقُلِ الْحَقَّ فِي الْخَوْفِ وَالْأَمْنِ وَلَا تَخْشَ إِلَّا اللّٰهَ ، فَفَعَلَ ، ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَى الَّذِي يَلِيهِ ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ فَأَنْتَ هُوَ ؟ قَالَ: فَقَالَ : مَا بِي إِلَّا أَنْ تَذْهَبَ يَا مُعَاذُ فَتَرْوِيَ عَلَيَّ[1] قَالَ: فَقُلْتُ: أَسْأَلُ اللّٰهَ الَّذِي رَزَقَكَ مِنْ آبَائِكَ هٰذِهِ الْمَنْزِلَةَ أَنْ يَرْزُقَكَ

مِنْ عَقِبِكَ مِثْلَهَا قَبْلَ الْمَمَاتِ ، قَالَ: قَدْ فَعَلَ اللهُ ذٰلِكَ يَامُعَاذُ ، قَالَ: فَقُلْتُ : فَمَنْ هُوَ جُعِلْتُ فِدَاكَ ؟ قَالَ: هٰذَا الرَّاقِدُ . وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْعَبْدِ الصَّالِحِ . وَهُوَ رَاقِدٌ .

۱۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا نے وصیت نامہ نازل کیا بصورت کتاب اور آنحضرت پر سوائے اس وصیت نامہ کے کوئی تحریر مہر شدہ نازل نہیں ہوئی، جبرئیل نے کہا، اے محمدؐ یہ وصیت نامہ ہے تمہاری امت کے لئے تمہارے اہل بیت کے بارے میں رسول اللہ نے پوچھا اے جبرئیل! میرے اہل بیت کون ہیں؟ انھوں نے کہا ان میں کا نجیب اور اس کی ذریت تاکہ وہ وارث ہوں تمہارے علم نبوت میں جیسا کہ تم کو اس کا وارث ابراہیم نے بنایا اور یہ میراث علی کے لئے ہے اور ان کی اولاد کے لئے جو ان کے صلب سے ہو اور انہی پر خاتمہ ہے پس علیؑ نے پہلی مُہر کو کھولا اور اس میں جو کچھ تھا اس پر اطلاع پائی پھر امام حسنؑ نے دوسری مہر کو توڑا اور جو کچھ اس میں تھا اس کو پڑھا۔ جب امام حسنؑ کا انتقال ہوا تو تیسری مہر کو امام حسینؑ نے کھولا اس میں تھا قتال کرو دشمنوں سے اور قتل ہو جاؤ اور ایک قوم کو لے کر شہادت کے لئے نکلو پس حضرت نے ایسا ہی کیا۔ جب انھوں نے شہادت پائی تو وہ وصیت نامہ علی بن حسین کو دے دیا۔ انھوں نے چوتھی مہر توڑی لکھا تھا چپ رہو اور رضائے الٰہی میں سر جھکائے رہو کیونکہ علم حجاب میں ہے۔ جب انھوں نے وفات پائی تو وہ تحریر امام محمد باقر علیہ السلام کو ملی، آپؑ نے پانچویں مہر توڑی اس میں تھا کتاب خدا کی تفسیر بیان کرو اور اپنے آباد اجداد کی تصدیق کرو اور اپنے بیٹے کو اپنا وارث بناؤ، امت سے نیکی کرو اور اللہ کے حق کے اثبات کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور خوف اور امن ہر حالت میں حق کہو اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرو پس حضرت نے ایسا ہی کیا اسکے بعد وہ وصیت نامہ اپنے بعد والے کو دیا۔ میں نے کہا (راوی) وہ آپؑ ہیں فرمایا۔ مجھے یہی کہنا ہے کہ تم جاؤ اور مجھ سے روایت کرو میں نے کہا میں یہ سوال کرتا ہوں کہ جس طرح خدا نے آپ کو اور آپؑ کے آبا کو امامت عطا فرمائی ہے کیا آپ کے بعد بھی مرنے سے پہلے وصایت کا یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ فرمایا۔ اے معاذ خدا نے ایسا ہی کیا ہے میں نے کہا آپ کے بعد کون ہوگا، فرمایا۔ یہ سونے والا اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے عبد صالح (امام محمد باقر علیہ السلام) کی طرف جو سو رہے تھے۔

۲۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْكِنَانِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ نَجِيحٍ الْكِنْدِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الْعُمَرِيِّ (۲) عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ عَلٰى نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله كِتَاباً قَبْلَ وَفَاتِهِ ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! هٰذِهِ وَصِيَّتُكَ إِلَى النُّجَبَةِ مِنْ أَهْلِكَ ، قَالَ: وَمَا النُّجَبَةُ يَا جَبْرَئِيلُ ؟ فَقَالَ : عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَوُلْدُهُ عليهم السلام ، وَكَانَ عَلَى الْكِتَابِ خَوَاتِيمُ مِنْ ذَهَبٍ فَدَفَعَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله إِلٰى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَأَمَرَهُ أَنْ يَفُكَّ خَاتَماً مِنْهُ وَيَعْمَلَ بِمَا فِيهِ ، فَفَكَّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام خَاتَماً وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ ، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ عليه السلام ، فَفَكَّ خَاتَماً وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ ، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى الْحُسَيْنِ عليه السلام ، فَفَكَّ خَاتَماً فَوَجَدَ فِيهِ أَنْ

أُخْرُجْ بِقَوْمٍ إِلَى الشَّهَادَةِ ، فَلَا شَهَادَةَ لَهُمْ إِلَّا مَعَكَ وَاشْرِ نَفْسَكَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، فَفَعَلَ، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَفَكَّ خَاتَماً فَوَجَدَ فِيهِ أَنْ أَطْرِقْ وَاصْمُتْ وَالْزَمْ مَنْزِلَكَ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ، فَفَعَلَ ، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى ابْنِهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام ، فَفَكَّ خَاتَماً فَوَجَدَ فِيهِ حَدِّثِ النَّاسَ وَأَفْتِهِمْ وَلَا تَخَافَنَّ إِلَّا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّهُ لَا سَبِيلَ لِأَحَدٍ عَلَيْكَ [فَفَعَلَ] ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى ابْنِهِ جَعْفَرٍ عليه السلام فَفَكَّ خَاتَماً فَوَجَدَ فِيهِ حَدِّثِ النَّاسَ وَأَفْتِهِمْ وَانْشُرْ عُلُومَ أَهْلِ بَيْتِكَ وَصَدِّقْ آبَاءَكَ الصَّالِحِينَ وَلَا تَخَافَنَّ إِلَّا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْتَ فِي حِرْزٍ وَأَمَانٍ ، فَفَعَلَ ، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى ابْنِهِ مُوسَى عليه السلام وَكَذٰلِكَ يَدْفَعُهُ مُوسَى إِلَى الَّذِي بَعْدَهُ ثُمَّ كَذٰلِكَ إِلَى قِيَامِ الْمَهْدِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے، خدا نے اپنے نبیؐ کی وفات سے پہلے ایک کتاب نازل کی اور فرمایا اے محمدؐ یہ ہماری وصیت ہے تمہارے اہل جو نجبا رہیں۔ ان کے لئے حضرت نے فرمایا اے جبرئیل وہ کون ہیں انھوں نے کہا علی بن ابی طالب اور ان کی اولاد اس کتاب پر مہریں لگی ہوئی تھیں سونے کی، وہ کتاب، آنحضرت نے امیر المومنین کو دے دی اور حکم دیا کہ ان میں سے ایک مہر کو توڑیں اور جو لکھا ہے اس پر عمل کریں امیر المومنین نے ایک مہر کو توڑا اور حسب ہدایت عمل کیا۔ پھر اسے امام حسنؑ کو دیدیا ایک مہر انھوں نے توڑی اور عمل کیا پھر انھوں نے اپنی مرگ کے وقت امام حسینؑ کو دے دی۔ انھوں نے تیسری مہر توڑی اس میں لکھا تھا ایک گروہ کے ساتھ شہادت کے لئے نکلو ان کی شہادت تمہارے ہی ساتھ ہے اور راہ خدا میں اپنا نفس بیچ ڈالو، پس انھوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر وہ کتاب علی بن الحسین کو دے دی گئی انھوں نے چوتھی مہر کو توڑا اس میں لکھا تھا کہ سر تسلیم خم کرو خموشی کے ساتھ اپنے گھر میں بیٹھ کے مرتے دم تک عبادت خدا کرو انھوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر اسے دیا اپنے فرزند امام محمد باقر کو انھوں نے مہر کو توڑا تو اس میں دیکھا، لوگوں سے احادیث بیان کرو اور ان کو فتویٰ دو اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرو، تم پر کسی کو قابو حاصل نہ ہوگا انھوں نے ایسا ہی کیا پھر وہ ان کے فرزند امام جعفر صادق کو ملی انھوں نے مہر کو توڑا تو اس میں تھا احادیث کو بیان کرو اور فتویٰ دو اور علوم اہلبیتؑ کو نشر کرو اور تصدیق کرو اپنے آباء صالحین کی اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرو، تم اس کی پناہ میں ہو انھوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر انھوں نے امام موسیٰ کاظم کو وہ کتاب دی۔ پھر اسی طرح ہوتا رہیگا قیام امام مہدیؑ تک۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ، عَنْ ضُرَيْسٍ الْكُنَاسِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ لَهُ حُمْرَانُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَرَأَيْتَ مَا كَانَ مِنْ أَمْرِ عَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عليهم السلام وَخُرُوجِهِمْ وَقِيَامِهِمْ بِدِينِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا أُصِيبُوا مِنْ قَتْلِ الطَّوَاغِيتِ إِيَّاهُمْ وَالظَّفَرِ بِهِمْ حَتَّى قُتِلُوا وَغُلِبُوا ؟ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : يَا حُمْرَانُ ؛ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى [قَدْ] كَانَ

قَدَّرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ وَقَضَاهُ وَأَمْضَاهُ وَحَتَمَهُ، ثُمَّ أَجْرَاهُ، فَبِتَقَدُّمِ عِلْمِ ذٰلِكَ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَامَ عَلِيٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَبِعِلْمٍ صَمَتَ مَنْ صَمَتَ مِنَّا.

۳۔ حمران نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا آپؑ نے غور کیا حضرت علیؑ اور امام حسن اور امام حسین علیہم السلام کے واقعات پر، ان کا نکلنا اور دین خدا کی حفاظت پر قائم رہنا اور جو مصیبت ان کو باغیوں اور شیاطین الانس کے ہاتھ سے بصورت قتل اور غلبہ پہنچیں۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اے حمران! یہ امور قضا و قدر الٰہی سے متعلق ہیں اسی کے حکم و مشیت سے ان کا اجرا ہوا ان امور کا علم ان کو رسول اللہ کے ذریعہ سے پہلے ہی ہو چکا تھا اس پر علیؑ و حسنؑ و حسینؑ قائم رہے اور جس کے لئے ہم میں سے خاموشی زندگی کا حکم تھا خاموش رہے۔

٤ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَقْطِينٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ الْمُسْتَفَادِ أَبِي مُوسَى الضَّرِيرِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى ابْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: أَلَيْسَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام كَاتِبَ الْوَصِيَّةِ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ الْمُمْلِي عَلَيْهِ وَجَبْرَئِيلُ وَالْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ عليهم السلام شُهُودٌ؟ قَالَ: فَأَطْرَقَ طَوِيلاً ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا الْحَسَنِ! قَدْ كَانَ مَا قُلْتَ وَلٰكِنْ حِينَ نَزَلَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ الْأَمْرُ، نَزَلَتِ الْوَصِيَّةُ مِنْ عِنْدِ اللهِ كِتَاباً مُسَجَّلاً، نَزَلَ بِهِ جَبْرَئِيلُ مَعَ أُمَنَاءِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنَ الْمَلَائِكَةِ، فَقَالَ جَبْرَئِيلُ: يَا مُحَمَّدُ! مُرْ بِإِخْرَاجِ مَنْ عِنْدَكَ إِلَّا وَصِيَّكَ، لِيَقْبِضَهَا مِنَّا وَتُشْهِدَنَا بِدَفْعِكَ إِيَّاهَا إِلَيْهِ ضَامِناً لَهَا ـ يَعْنِي عَلِيّاً عليه السلام ـ: فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِإِخْرَاجِ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ مَا خَلَا عَلِيّاً عليه السلام؛ وَفَاطِمَةُ فِيمَا بَيْنَ السِّتْرِ وَالْبَابِ، فَقَالَ جَبْرَئِيلُ: يَا مُحَمَّدُ! رَبُّكَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ: هٰذَا كِتَابُ مَا كُنْتُ عَهِدْتُ إِلَيْكَ وَشَرَطْتُ عَلَيْكَ وَشَهِدْتُ بِهِ عَلَيْكَ وَأَشْهَدْتُ بِهِ عَلَيْكَ مَلَائِكَتِي وَكَفَىٰ بِي يَا مُحَمَّدُ شَهِيداً، قَالَ: فَارْتَعَدَتْ مَفَاصِلُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا جَبْرَئِيلُ! رَبِّي هُوَ السَّلَامُ وَمِنْهُ السَّلَامُ وَإِلَيْهِ يَعُودُ السَّلَامُ صَدَقَ ـ عَزَّ وَجَلَّ ـ وَبَرَّ، هَاتِ الْكِتَابَ، فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ وَأَمَرَهُ بِدَفْعِهِ إِلَىٰ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ لَهُ: اِقْرَأْهُ، فَقَرَأَهُ حَرْفاً حَرْفاً، فَقَالَ: يَا عَلِيُّ! هٰذَا عَهْدُ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ إِلَيَّ وَشَرْطُهُ عَلَيَّ وَأَمَانَتُهُ، وَقَدْ بَلَّغْتُ وَنَصَحْتُ وَأَدَّيْتُ فَقَالَ عَلِيٌّ عليه السلام: وَأَنَا أَشْهَدُ لَكَ [بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي] بِالْبَلَاغِ وَالنَّصِيحَةِ وَالتَّصْدِيقِ عَلَىٰ مَا قُلْتَ وَيَشْهَدُ لَكَ بِهِ سَمْعِي وَبَصَرِي وَلَحْمِي وَدَمِي، فَقَالَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام: وَأَنَا لَكُمَا عَلَىٰ ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: يَا عَلِيُّ أَخَذْتَ وَصِيَّتِي وَعَرَفْتَهَا وَضَمِنْتَ لِلّٰهِ وَلِيَ الْوَفَاءَ بِمَا فِيهَا؟ فَقَالَ عَلِيٌّ عليه السلام: نَعَمْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي عَلَيَّ ضَمَانُهَا وَعَلَى اللهِ عَوْنِي

وَتَوْفِيقِي عَلَىٰ أَدَائِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: يَا عَلِيُّ إِنِّي اُرِيدُ أَنْ اُشْهِدَ عَلَيْكَ بِمُوَافَاتِي بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَقَالَ عَلِيٌّ ؑ: نَعَمْ أَشْهِدْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ جَبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ الْآنَ وَهُمَا حَاضِرَانِ مَعَهُمَا الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ لِاُشْهِدَهُمْ عَلَيْكَ، فَقَالَ: نَعَمْ لِيَشْهَدُوا وَأَنَا ـ بِأَبِي أَنْتَ وَاُمِّي ـ اُشْهِدُهُمْ، فَأَشْهَدَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَكَانَ فِيمَا اشْتَرَطَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ بِأَمْرِ جَبْرَئِيلَ ؑ فِيمَا أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ قَالَ لَهُ: يَا عَلِيُّ! تَفِي بِمَا فِيهَا مِنْ مُوَالَاةِ مَنْ وَالَى اللهَ وَرَسُولَهُ وَالْبَرَاءَةِ وَالْعَدَاوَةِ لِمَنْ عَادَى اللهَ وَرَسُولَهُ وَالْبَرَاءَةِ مِنْهُمْ عَلَى الصَّبْرِ مِنْكَ [وَ] عَلَىٰ كَظْمِ الْغَيْظِ وَعَلَىٰ ذَهَابِ حَقِّكَ وَغَصْبِ خُمْسِكَ وَانْتِهَاكِ حُرْمَتِكَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ؑ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ لَقَدْ سَمِعْتُ جَبْرَئِيلَ ؑ يَقُولُ لِلنَّبِيِّ: يَا مُحَمَّدُ! عَرِّفْهُ أَنَّهُ يُنْتَهَكُ الْحُرْمَةُ وَهِيَ حُرْمَةُ اللهِ وَحُرْمَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعَلَىٰ أَنْ تُخْضَبَ لِحْيَتُهُ مِنْ رَأْسِهِ بِدَمٍ عَبِيطٍ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ؑ: فَصَعِقْتُ حِينَ فَهِمْتُ الْكَلِمَةَ مِنَ الْأَمِينِ جَبْرَئِيلَ حَتَّىٰ سَقَطْتُ عَلَىٰ وَجْهِي وَقُلْتُ: نَعَمْ قَبِلْتُ وَرَضِيتُ وَإِنِ انْتَهَكَتِ الْحُرْمَةُ وَعُطِّلَتِ السُّنَنُ وَمُزِّقَ الْكِتَابُ وَهُدِمَتِ الْكَعْبَةُ وَخُضِبَتْ لِحْيَتِي مِنْ رَأْسِي بِدَمٍ عَبِيطٍ صَابِراً مُحْتَسِباً أَبَداً حَتَّىٰ أَقْدَمَ عَلَيْكَ، ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَأَعْلَمَهُمْ مِثْلَ مَا أَعْلَمَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالُوا مِثْلَ قَوْلِهِ فَخُتِمَتِ الْوَصِيَّةُ بِخَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ، لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ وَدُفِعَتْ إِلَىٰ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ؑ، فَقُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ ؑ: بِأَبِي أَنْتَ وَاُمِّي أَلَا تَذْكُرُ مَا كَانَ فِي الْوَصِيَّةِ؟ فَقَالَ: سُنَنُ اللهِ وَسُنَنُ رَسُولِهِ، فَقُلْتُ: أَكَانَ فِي الْوَصِيَّةِ تَوَثُّبُهُمْ وَخِلَافُهُمْ عَلَىٰ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ؑ؟ فَقَالَ: نَعَمْ وَاللهِ شَيْئاً شَيْئاً، وَحَرْفاً حَرْفاً، أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ «إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُبِينٍ»؟

يس ۳۶/۱۲

وَاللهِ لَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَفَاطِمَةَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: أَلَيْسَ قَدْ فَهِمْتُمَا مَا تَقَدَّمْتُ بِهِ إِلَيْكُمَا وَقَبِلْتُمَاهُ؟ فَقَالَا: بَلَىٰ وَصَبَرْنَا عَلَىٰ مَا سَاءَنَا وَغَاظَنَا.

وَفِي نُسْخَةِ الصَّفْوَانِيِّ زِيَادَةٌ[۵]:

۴۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کیا امیرالمومنین نے اس وصیت کو نہیں لکھا اور رسول اللہ نے انھیں نہیں لکھوایا اور جبرئیلؑ اور ملائکہ مقربین اس پر گواہ نہیں ہوئے، حضرت یہ سن کر دیر تک سر جھکائے رہے پھر فرمایا۔ اے ابوالحسنؑ (کنیت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) جو تم نے کہا ایسا ہی ہونا تھا۔ لیکن جب رسول اللہ پر امر رسالت کا نزول ہوا تو خدا نے یہ وصیت بصورت کتاب و دستاویز نازل کی، اسے جبرئیل معہ ان ملائکہ کے جو امنا اللہ ہیں لے کر آئے اور جبرئیل نے

کہا۔ اے محمدؐ جو لوگ آپؐ کے پاس ہیں ان کو چلے جانے کا حکم دیجئے سوائے آپ کے وصی کے کوئی نہ رہے تاکہ ہم سے وہ وصیت نامہ لے لیں اور ہم آپ کو اس کے دینے پر گواہ بنائیں اور ضامن قرار دیں۔ وصی سے مراد ہمارے علیؑ ہیں پس رسول اللہ نے سب کو ہٹایا سوائے علی و فاطمہؑ کوئی نہ رہا۔ دروازہ اور گھر کے درمیان پردہ حائل تھا۔ جبرئیل نے کہا۔ اے محمدؐ! تمہارا رب سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے یہ وہ نوشتہ ہے جس کا میں نے تم سے وعدہ کیا تھا اور شرط کی تھی اس پر میں نے تم کو گواہ بنایا اور تم پر ملائکہ کو گواہ قرار دیا۔ اور اے محمد میرا گواہ ہونا کافی ہے یہ سن کر رسول اللہ کے بدن کا ایک ایک جوڑ کانپنے لگا اور فرمایا اے جبرئیل میرے رب پر سلام ہو ہے اس کی طرف سے سلامتی ہے اسی کی طرف سلامتی لوٹتی ہے میرے معبود نے سچ کہا۔ نوشتہ لاؤ، جبرئیل نے وہ رسول پاک کو دیا اور کہا یہ علی کو دے دیجئے۔ حضرت نے فرمایا لو اے علی اسے پڑھو۔ انھوں نے ایک ایک حرف پڑھا۔ آنحضرت نے فرمایا اے علی یہ میرے رب کا عہد ہے اور اس کی شرط مجھ سے ہے اور یہ خدا کی امانت ہے میں نے تبلیغ کر دی نصیحت کر دی اور تم تک پہنچا دیا۔ حضرت علی نے فرمایا۔ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ نے تبلیغ کر دی نصیحت کر دی اور جو کچھ آپؐ نے کہا اس کی تصدیق کرتا ہوں اور میرے کان، آنکھ اور میرا خون میرا گوشت گواہی دیتا ہے جبرئیل نے کہا میں تم دونوں کی گواہی دیتا ہوں۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ اے علی تم نے میری وصیت سن لی اور اس کو جان لیا اور اللہ اور میری طرف سے ضامن ہو گئے اس عہد کے وفا کرنے کے۔ حضرت علیؑ نے کہا۔ بے شک میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں ضامن ہوں خدا میری مدد کرے اور اس کی ادا پر توفیق دے۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ اے علیؑ میں چاہتا ہوں کہ اس کے متعلق روز قیامت گواہی دوں۔ حضرت علی نے کہا میں آپؐ کے اس ارادے کا گواہ ہوں رسول اللہ نے فرمایا جبرئیل میکائیل ملائکہ اور مقربین جو ان کے ساتھ ہیں وہ بھی اس واقعہ کے گواہ ہیں حضرت علی نے کہا۔ ان کو گواہی دینی چاہیئے میں ان پر گواہ ہوں، پس رسول اللہ نے گواہی دی اور بحکم خدا جبرئیل نے جو شرائط نبی سے بیان کی تھیں اس کی گواہی دی اور فرمایا۔ اے علیؑ اس میں جو کچھ ہے اسے پورا کرو، دوستی رکھو اس سے جو اللہ اور اس کے رسولؐ کو دوست رکھے اور برأت اور دشمنی رکھو اس سے جس سے اللہ اور اس کا رسولؐ دشمنی رکھتے ہیں اور صبر کے ساتھ ان سے اپنی برأت کا اظہار کرو اور غصہ کو پی جاؤ اپنے حق کے ضائع ہونے پر، اپنے خمس کے غصب پر اور اپنی ہتک و حرمت پر۔ حضرت علیؑ نے کہا اچھا یا رسول اللہ! امیرالمومنین فرماتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور ہواؤں کو چلایا کہ میں نے جبرئیل کو رسول اللہ سے کہتے سنا۔ اے محمدؐ! ان کو آگاہ کر دو کہ ان کی ہتک، حرمت اللہ اور اس کے رسول کی ہتک حرمت ہے اور یہ بھی بتا دو کہ ان کی داڑھی ان کے سر کے خون سے خضاب ہو گی امیرالمومنین نے فرمایا۔ ان واقعات کو سن کر مجھے اضطراب لاحق ہوا۔ یہاں تک کہ میں اوندھے منہ گر گیا۔ پھر میں نے کہا میں نے ان سب باتوں کو قبول کیا اور ان مصیبتوں پر راضی ہوں اگرچہ ہتک، حرمت ہو اور امر سنت معطل ہو جائے اور کتاب خدا پارہ پارہ ہو۔ کعبہ کو ڈھا دیا جائے اور میری ڈاڑھی میرے سر کے تازہ خون سے خضاب ہو، میں ہمیشہ صبر سے کام لوں گا یہاں تک کہ آپ کے پاس پہنچ جاؤں، پھر رسول اللہ نے فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ کو بلایا اور ان واقعات سے جس طرح امیرالمومنین

کو آگاہ کیا تھا ان کو بھی آگاہ کیا۔ انھوں نے بھی حضرت علیؑ کی طرح جواب دیا۔ اس کے بعد یہ وصیت سونے سے سربمہر کردی گئی تاکہ آگ کا اثر نہ ہوا اور وہ امیرالمومنین کو دے دی گئی۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا اس میں وصیت تھی کیا؟ فرمایا۔ اللہ اور رسولؐ کے طریقے، میں نے کہا کیا وصیت میں یہ بھی تھا کہ لوگ امیرالمومنین پر بہ جبرو قہر غلبہ حاصل کریں گے اور ان کی مخالفت پر کمر باندھیں گے فرمایا ایک ایک چیز ایک ایک حرف، کیا تم نے خدا کا یہ قول نہیں سنا۔ ہم لکھتے ہیں اس چیز کو جو وہ کرچکے ہیں اور ان کے نشانات کو اور ہم نے ہر شئے کا احصا امام مبینؑ میں کردیا ہے پھر آنحضرتؐ نے حضرت علی اور حضرت فاطمہ سے فرمایا۔ جو کچھ میں نے تم سے بیان کیا۔ تم نے اسے سمجھ لیا اور قبول کرلیا؟ انھوں نے کہا جی ہاں ہم صبر کریں گے ہر اس چیز پر جس سے ہمیں رنج پہنچے یا وہ ہم کو غضب ناک کرنے والی ہو۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْأَصَمِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ الْبَزّازِ، عَنْ حَرِيزٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: جُعِلْتُ فِداكَ مَا أَقَلَّ بَقَاءَكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَأَقْرَبَ آجالَكُمْ بَعْضَهَا مِنْ بَعْضٍ مَعَ حاجَةِ النَّاسِ إِلَيْكُمْ؟! فَقالَ: إِنَّ لِكُلِّ واحِدٍ مِنّا صَحِيفَةً فِيها مايَحْتاجُ إِلَيْهِ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ فِي مُدَّتِهِ. فَإِذَا انْقَضَى مافِيها مِمّا اُمِرَ بِهِ عَرَفَ أَنَّ أَجَلَهُ قَدْ حَضَرَ. فَأَتاهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله يَنْعَى إِلَيْهِ نَفْسَهُ(٦) وَأَخْبَرَهُ بِمالَهُ عِنْدَاللهِ وَأَنَّ الْحُسَيْنَ عليه السلام قَرَأَ صَحِيفَتَهُ الَّتِي اُعْطِيَها، وَفُسِّرَ لَهُ ما يَأْتِي بِنَعْيٍ وَبَقِيَ فِيها أَشْياءُ لَمْ تُقْضَ، فَخَرَجَ لِلْقِتالِ وَكانَتْ تِلْكَ الْاُمُورُ الَّتِي بَقِيَتْ أَنَّ الْمَلائِكَةَ سَأَلَتِ اللهَ فِي نُصْرَتِهِ، فَأَذِنَ لَها وَمَكَثَتْ تَسْتَعِدُّ لِلْقِتالِ وَتَتَأَهَّبُ لِذٰلِكَ حَتّىٰ قُتِلَ فَنَزَلَتْ وَقَدِ انْقَطَعَتْ مُدَّتُهُ وَ قُتِلَ عليه السلام، فَقالَتِ الْمَلائِكَةُ: يارَبِّ أَذِنْتَ لَنا فِي الْاِنْحِدارِ وَأَذِنْتَ لَنا فِي نُصْرَتِهِ، فَانْحَدَرْنا وَ قَدْ قَبَضْتَهُ، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِمْ: أَنِ الْزَمُوا قَبْرَهُ حَتّىٰ تَرَوْهُ وَقَدْ خَرَجَ فَانْصُرُوهُ وَابْكُوا عَلَيْهِ وَعَلىٰ ما فاتَكُمْ مِنْ نُصْرَتِهِ فَإِنَّكُمْ قَدْ خُصِّصْتُمْ بِنُصْرَتِهِ وَبِالْبُكاءِ عَلَيْهِ، فَبَكَتِ الْمَلائِكَةُ تَعَزِّياً وَحُزْناً عَلىٰ ما فاتَهُمْ مِنْ نُصْرَتِهِ، فَإِذا خَرَجَ يَكُونُونَ أَنْصارَهُ.

۵ - حریز سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا، آپؑ اہلبیت حضرات کی زندگی کس قدر کم ہوتی ہے حالانکہ لوگوں کی حاجتیں آپ سے وابستہ رہتی ہیں فرمایا ہم میں سے ہر ایک کے پاس ایک صحیفہ ہوتا ہے جس میں وہ سب لکھا ہوتا ہے جس پر عمل کرنا ان کے لئے ضروری ہوتا ہے اور اس میں مدتِ عمل بھی درج ہوتی ہے پس جب وہ کام ہوچکتے ہیں اور وہ جان لیتا ہے کہ اس کی موت قریب ہوتی ہے تو نبیؐ اکرم صلعم اس کے پاس آتے ہیں اور اس کو خبرِ وفات دیتے ہیں اور یہ بتلاتے ہیں کہ بیشِ خدا اس کا کیا مرتبہ ہے امام حسین علیہ السلام نے اس صحیفہ کو پڑھا اور جو واقعات پیش آنے والے تھے ان کو واضح کیا گیا اور جو واقعات عمل میں آنے سے رہ گئے تھے وہ بھی بتائے۔ پس حضرت جہاد کے لئے نکلے، ملائکہ نے ان کی نصرت کی خواہش

اللہ سے کی، خدا نے اجازت دے دی اور اس کے بعد وہ جنگ کی آمادگی کے لئے کچھ دیر ٹھہرے یہاں تک کہ حضرت شہید ہوگئے تب وہ نازل ہوئے۔ ملائکہ نے کہا پروردگار اس میں کیا مصلحت تھی کہ تو نے ہمیں اُترنے کا حکم دیا اور نصرت کی اجازت دی لیکن جب ہم اترے تو تو نے ان کی روح قبض کر لی۔ خدا نے وحی کی کہ اب تم ان کی قبر پر رہو یہاں تک کہ تم ان کا خروج دیکھو (اشارہ ہے خروج حضرت حجت کی طرف) پس تم ان کی مدد کرو اور اس پر گریہ کرو اور جو خدمت تم نہ کر سکے اس پر تم کو میں نے مخصوص کیا اس کی نصرت اور بکا کے لئے پس ملائکہ محرومی نصرت پر رو دیے۔ اب جب رجعت میں وہ خروج کریں گے تو وہ مدد کریں گے

اکسٹھواں باب

وہ اُمور جو واجب کرتے ہیں حجّت امام علیہ السلام کو

((بَابُ)) ٦١

اَلْأُمُورِ الَّتِي تُوجِبُ حُجَّةَ الْإِمَامِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

١ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام : إِذَا مَاتَ الْإِمَامُ بِمَ يُعْرَفُ الَّذِي بَعْدَهُ؟ فَقَالَ لِلْإِمَامِ عَلَامَاتٌ مِنْهَا أَنْ يَكُونَ أَكْبَرَ وُلْدِ أَبِيهِ وَيَكُونَ فِيهِ الْفَضْلُ وَالْوَصِيَّةُ ، وَ يَقْدَمُ الرَّكْبُ فَيَقُولُ: إِلَى مَنْ أَوْصَى فُلَانٌ؟ فَيُقَالُ : إِلَى فُلَانٍ، وَالسِّلَاحُ فِينَا بِمَنْزِلَةِ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ ، تَكُونُ الْإِمَامَةُ مَعَ السِّلَاحِ حَيْثُمَا كَانَ.

۱۔ ابو بصیر سے روایت ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا، جب امام مرجائے تو اس کے بعد والے امام کو کیسے پہچانیں، فرمایا۔ امام کے لئے کچھ علامات ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اکبر اولاد پدر ہو اور اس کی فضیلت اور وصیت ہو اور جب بیرونی مقامات سے لوگ آئیں اور پوچھیں فلاں نے اپنا وصی کس کو بنایا تو لوگ کہہ دیں فلاں کو یعنے اس کے متعلق شہرت بھی ہو، اور نبی کے ہتھیار ہم میں بجائے اس تابوت کے ہیں جو بنی اسرائیل میں تھا امامت کے پاس یہ ہتھیار ہوتے ہیں چاہے امام کہیں ہو۔

٢ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ يَزِيدَ شَعِرٍ[1] عَنْ هَارُونَ بْنِ حَمْزَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : الْمُتَوَثِّبُ عَلَى هٰذَا الْأَمْرِ الْمُدَّعِي لَهُ ، مَا الْحُجَّةُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: يُسْأَلُ عَنِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ[2]، قَالَ: ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ: ثَلَاثَةٌ مِنَ الْحُجَّةِ لَمْ تَجْتَمِعْ فِي أَحَدٍ إِلَّا كَانَ صَاحِبَ هٰذَا الْأَمْرِ: أَنْ يَكُونَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَنْ كَانَ قَبْلَهُ وَ يَكُونَ عِنْدَهُ السِّلَاحُ وَ يَكُونَ صَاحِبَ

الْوَصِيَّةِ الظَّاهِرَةِ الَّتِي إِذَا قَدِمْتَ الْمَدِينَةَ سَأَلْتَ عَنْهَا الْعَامَّةَ وَ الصِّبْيَانَ : إِلَى مَنْ أَوْصَى فُلَانٌ ؟ فَيَقُولُونَ : إِلَى فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا، امر امامت کو بجبر لینے والے اور غلط دعوے کرنے والے پر حجت کیوں کر تمام ہو۔ فرمایا اس سے حلال و حرام کے متعلق پوچھا جائے، پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا تین قسم کی حجتیں ہیں جو سوائے امام کے کسی میں نہیں پائی جاتیں اوّل یہ کہ سب لوگوں سے اولیٰ و افضل ہو اور اس کے پاس تبرکات رسول ہوں اور اس کے لئے کھلم کھلا وصیت ہو کہ جب لوگ بڑے یا بچوں سے شہر میں آکر پوچھیں کہ فلاں نے کس کے متعلق وصیت کی تو لوگ کہہ دیں کہ فلاں ابن فلاں کے متعلق کی ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَحَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قِيلَ لَهُ : بِأَيِّ شَيْءٍ يُعْرَفُ الْإِمَامُ ؟ قَالَ : بِالْوَصِيَّةِ الظَّاهِرَةِ وَ بِالْفَضْلِ ، إِنَّ الْإِمَامَ لَا يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ أَنْ يَطْعَنَ عَلَيْهِ فِي فَمٍ وَلَا بَطْنٍ وَلَا فَرْجٍ ، فَيُقَالُ : كَذَّابٌ وَيَأْكُلُ أَمْوَالَ النَّاسِ ، وَمَا أَشْبَهَ هٰذَا .

۳۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ کسی نے ان سے پوچھا معرفتِ امام کس شئے سے ہوتی ہے۔ فرمایا ظاہری وصیت اور فضیلت سے۔ کوئی امام کو منہ شکن اور شرمگاہ کا طعنہ نہیں دے سکتا کہ وہ جھوٹا ہے مالِ حرام کھاتا ہے کہ زنا کا مرتکب ہوتا ہے۔

٤ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : مَا عَلَامَةُ الْإِمَامِ الَّذِي بَعْدَ الْإِمَامِ ؟ فَقَالَ : طَهَارَةُ الْوِلَادَةِ وَ حُسْنُ الْمَنْشَأِ وَلَا يَلْهُو وَلَا يَلْعَبُ .

۴۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا، امام کی علامت کیا ہے فرمایا اوّل یہ کہ طاہر الولادت ہو۔ دوسرے اچھے ماحول میں نشو و نما ہوا ہو۔ تیسرے لہو لعب سے اس کا تعلق نہ ہو۔

٥ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ ، عَنِ الدَّلَالَةِ عَلَى صَاحِبِ هٰذَا الْأَمْرِ ، فَقَالَ : الدَّلَالَةُ عَلَيْهِ : الْكِبَرُ وَ الْفَضْلُ وَالْوَصِيَّةُ ، إِذَا قَدِمَ الرَّكْبُ الْمَدِينَةَ فَقَالُوا : إِلَى مَنْ أَوْصَى فُلَانٌ ؟ قِيلَ : إِلَى فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ وَدُورُوا مَعَ السِّلَاحِ حَيْثُمَا دَارَ ، فَأَمَّا الْمَسَائِلُ فَلَيْسَ فِيهَا حُجَّةٌ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ امر امامت پر دلیل کیا ہے پہلے یہ کہ اولاد اکبر ہو، دوسرے صاحب فضیلت ہو تیسرے اس کے لئے سابق امام نے اس طرح وصیت کی ہو کہ جب باہر کے لوگ شہر میں آکر پوچھیں کہ فلاں نے کس کے لئے وصیت کی ہے تو سب کہیں فلاں بن فلاں کے متعلق اور یہ جہاں کہیں جائے تبرکاتِ رسولؐ اس کے ساتھ ہیں

٦ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الأَمْرَ(٢) فِي الْكَبِيرِ مَا لَمْ تَكُنْ فِيهِ عَاهَةٌ

۶۔ ہشام ابن سالم سے مروی ہے کہ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے امر امامت اولاد اکبر کے لئے اس وقت ہے جبکہ اس میں کوئی عیب نہ ہو (یعنی علم و فضل و وصیت وغیرہ کے لحاظ سے کوئی کمی نہ ہو۔

٧ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ بِمَ يُعْرَفُ الْإِمَامُ ؟ قَالَ : فَقَالَ: بِخِصَالٍ أَمَّا أَوَّلُهَا فَإِنَّهُ بِشَيْءٍ قَدْ تَقَدَّمَ مِنْ أَبِيهِ فِيهِ بِإِشَارَةٍ إِلَيْهِ(٣) لِتَكُونَ عَلَيْهِمْ حُجَّةً وَيُسْأَلُ فَيُجِيبُ وَإِنْ سَكَتَ عَنْهُ ابْتَدَأَ وَيُخْبِرُ بِمَا فِي غَدٍ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ بِكُلِّ لِسَانٍ ، ثُمَّ قَالَ لِي : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ! أُعْطِيكَ عَلَامَةً قَبْلَ أَنْ تَقُومَ فَلَمْ أَلْبَثْ أَنْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ، فَكَلَّمَهُ الْخُرَاسَانِيُّ بِالْعَرَبِيَّةِ فَأَجَابَهُ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام بِالْفَارِسِيَّةِ فَقَالَ لَهُ الْخُرَاسَانِيُّ: وَاللهِ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا مَنَعَنِي أَنْ أُكَلِّمَكَ بِالْخُرَاسَانِيَّةِ غَيْرُ أَنِّي ظَنَنْتُ أَنَّكَ لَا تُحْسِنُهَا ، فَقَالَ : سُبْحَانَ اللهِ إِذَا كُنْتُ لَا أُحْسِنُ أُجِيبُكَ فَمَا فَضْلِي عَلَيْكَ؟ ثُمَّ قَالَ لِي : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ! إِنَّ الْإِمَامَ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ كَلَامُ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَلَا طَيْرٍ وَلَا بَهِيمَةٍ وَلَا شَيْءٍ فِيهِ الرُّوحُ ، فَمَنْ لَمْ يَكُنْ هٰذِهِ الْخِصَالُ فِيهِ فَلَيْسَ هُوَ بِإِمَامٍ .

۷۔ ابو بصیر سے مروی ہے۔ میں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے پوچھا کہ میں آپ پر فدا ہوں امام کی شناخت کیسے ہوتی ہے حضرت نے فرمایا۔ چند خصلتوں سے ، اوّل وہ چیز جو اس کے پدر بزرگوار کی طرف سے ہوتی ہے اس سے اشارہ تھا اپنے نصب و تعین کے متعلق تاکہ یہ لوگوں پر حجت ہو۔ دوسرے جب اس سے سوال کیا جائے تو جواب دے اور اگر ابتدا رسکوت ہو تو کل کی خبر دے اور ہر زبان میں کلام کرے۔ مجھ سے فرمایا اے ابو محمد! یہاں سے اُٹھنے سے پہلے ایک علامت تمہارے سامنے آنے والی ہے تھوڑی دیر بعد ایک مردِ خراسانی آیا اور اس نے عربی زبان میں گفتگو کی۔ حضرت نے اس کا جواب فارسی میں دیا۔ مردِ خراسانی نے کہا۔ میں نے یہ سمجھتے ہوئے عربی زبان میں کلام کیا کہ آپ فارسی سے بخوبی واقف نہ ہوں گے فرمایا سبحان اللہ اگر میں اچھی طرح جواب نہ دوں تو پھر مجھ پر میری فضیلت کیسی، پھر حضرت نے مجھ سے فرمایا۔ اے ابو محمد (کنیت ابو بصیر) امام پر نہ کسی آدمی کا کلام

پوشیدہ ہوتا ہے نہ پرندہ کا نہ چوپائے کا اور نہ کسی اور جاندار چیز کا۔ پس جس میں یہ خصوصیتیں نہیں وہ امام نہیں۔

باسٹھواں باب

امامت کا ثبات اعقاب میں

(بَابُ) ۶۲

ثَبَاتِ الْإِمَامَةِ فِي الْأَعْقَابِ وَأَنَّهَا لَا تَعُودُ فِي أَخٍ وَلَا عَمٍّ وَلَا غَيْرِهِمَا مِنَ الْقَرَابَاتِ

١ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ ثُوَيْرِ بْنِ أَبِي فَاخِتَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: لَاتَعُودُ الْإِمَامَةُ فِي أَخَوَيْنِ بَعْدَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ أَبَداً، إِنَّمَا جَرَتْ مِنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ كَمَا قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ: «وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللهِ» فَلَا تَكُونُ بَعْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام إِلَّا فِي الْأَعْقَابِ وَأَعْقَابِ الْأَعْقَابِ.

انفال ۸/۷۵

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ حسن و حسین علیہما السلام کے بعد امامت آئندہ کبھی دو بھائیوں کو نہ ملے گی امام حسینؑ کے بعد یہ سلسلہ علی بن الحسین سے چلا۔ خدا فرماتا ہے کتاب خدا میں نبیؐ کے بعض رشتہ دار بعض سے بہتر ہیں پس علی بن الحسین کے سلسلہ کے بعد یہ سلسلہ اولاد در اولاد چلتا رہے گا۔

٢ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: أَبَى اللهُ أَنْ يَجْعَلَهَا لِأَخَوَيْنِ بَعْدَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عليهما السلام.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اللہ نے ناپسند کیا اس بات کو کہ وہ حسنؑ و حسینؑ کے بعد امر امامت کو دو بھائیوں میں قرار دے۔

٣ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَىٰ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام أَنَّهُ سُئِلَ أَتَكُونُ الْإِمَامَةُ فِي عَمٍّ أَوْ خَالٍ؟ فَقَالَ: لَا، فَقُلْتُ: فَفِي أَخٍ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَفِي مَنْ؟ قَالَ: فِي وَلَدِي ـ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ لَا وَلَدَ لَهُ ـ.

۳۔ امام رضا علیہ السلام سے کسی نے پوچھا۔ کیا امامت چچا اور ماموں تک جائے گی۔ آپؑ نے کہا نہیں۔ میں نے

کہا کیا بھائی کو ملے گی۔ فرمایا۔ نہیں۔ میں نے کہا۔ پھر کون امام ہوگا۔ فرمایا۔ میرا فرزند جو ابھی لاولد ہے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نَجْرانَ ، عَنْ سُلَيْمانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيِّ ، عَنْ حَمّادِ بْنِ عِيسىٰ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ قالَ: لاتَجْتَمِعُ الْإِمامَةُ فِي أَخَوَيْنِ بَعْدَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ إِنَّما هِيَ فِي الْأَعْقابِ وَ أَعْقابِ الْأَعْقابِ.

۴۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے امامت نہیں جمع ہوگی دو بھائیوں میں حسنؑ وحسینؑ کے بعد وہ اولاد در اولاد چلے گی

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرانَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَبْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طالِبٍ عليه السلام ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : قُلْتُ لَهُ: إِنْ كانَ كَوْنٌ وَ لا أَرانِيَ اللهُ فَبِمَنْ أَئْتَمُّ ؟ فَأَوْمَأَ إِلَى ابْنِهِ مُوسىٰ عليه السلام قالَ : قُلْتُ : فَإِنْ حَدَثَ بِمُوسىٰ حَدَثٌ فَبِمَنْ أَئْتَمُّ ؟ قالَ: بِوَلَدِهِ ، قُلْتُ: فَإِنْ حَدَثَ بِوَلَدِهِ حَدَثٌ وَتَرَكَ أَخاً كَبِيراً وَابْناً صَغِيراً فَبِمَنْ أَئْتَمُّ ؟ قالَ : بِوَلَدِهِ ثُمَّ واحِداً فَواحِداً . وَفِي نُسْخَةِ الصَّفْوانِيِّ : ثُمَّ هٰكَذا أَبَداً .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ اگر خدا نخواستہ آپ کا انتقال ہو جائے (خدا مجھے وہ دن نہ دکھلائے) تو کون امام ہوگا حضرت نے اپنے فرزند موسیٰؑ کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے کہا ان کے بعد۔ فرمایا۔ ان کا بیٹا۔ میں نے کہا اگر مرنے کے بعد وہ ایک بڑا بھائی چھوڑیں اور بیٹا چھوٹا سا ہو تب کون امام ہوگا۔ فرمایا۔ بیٹا اور اسی طرح ایک کے بعد دوسرا۔

تریسٹھواں باب

خدا اور رسول اللہ صلعم کی نص آئمہ علیہم السلام کیلئے

(بابُ) ۶۳

ما نَصَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ رَسُولُهُ عَلَى الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلامُ واحِداً فَواحِداً

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسىٰ ، عَنْ يُونُسَ؛ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسىٰ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ مُسْكانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قالَ: سَأَلْتُ أَبا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ» فَقالَ: نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ

بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عليهم السلام : فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ : فَمَا لَهُ لَمْ يُسَمِّ عَلِيّاً وَ أَهْلَ بَيْتِهِ عليهم السلام فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ؟ قَالَ: فَقَالَ: قُولُوا لَهُمْ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَزَلَتْ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَلَمْ يُسَمِّ اللهُ لَهُمْ ثَلَاثاً وَلَا أَرْبَعاً ، حَتّٰى كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُوَالَّذِي فَسَّرَ ذٰلِكَ لَهُمْ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِ الزَّكَاةُ وَ لَمْ يُسَمِّ لَهُمْ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَماً دِرْهَمٌ ، حَتّٰى كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُوَالَّذِي فَسَّرَ ذٰلِكَ لَهُمْ وَ نَزَلَ الْحَجُّ فَلَمْ يَقُلْ لَهُمْ : طُوفُوا أُسْبُوعاً حَتّٰى كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُوَ الَّذِي فَسَّرَ ذٰلِكَ لَهُمْ وَنَزَلَتْ «أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ» وَنَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي عَلِيٍّ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ ؛ وَقَالَ عليه السلام أُوصِيكُمْ بِكِتَابِ اللهِ وَأَهْلِ بَيْتِي، فَإِنِّي سَأَلْتُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يُفَرِّقَ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يُورِدَهُمَا عَلَيَّ الْحَوْضَ، فَأَعْطَانِي ذٰلِكَ ، وَقَالَ : لَا تُعَلِّمُوهُمْ ، فَهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ ؛ وَقَالَ : إِنَّهُمْ لَنْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ بَابِ هُدًى وَلَنْ يُدْخِلُوكُمْ فِي بَابِ ضَلَالَةٍ ، فَلَوْ سَكَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَمْ يُبَيِّنْ مَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ لَادَّعَاهَا آلُ فُلَانٍ وَآلُ فُلَانٍ وَلٰكِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَهُ فِي كِتَابِهِ تَصْدِيقاً لِنَبِيِّهِ ﷺ «إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً»[1] فَكَانَ عَلِيٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَفَاطِمَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، فَأَدْخَلَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَحْتَ الْكِسَاءِ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ ، ثُمَّ قَالَ : اَللّٰهُمَّ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ أَهْلاً وَثِقْلاً وَهٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَثِقْلِي ، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ أَلَسْتُ مِنْ أَهْلِكَ فَقَالَ : إِنَّكِ إِلَىٰ خَيْرٍ وَلٰكِنَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلِي وَثِقْلِي فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَانَ عَلِيٌّ أَوْلَى النَّاسِ بِالنَّاسِ لِكَثْرَةِ مَا بَلَّغَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَإِقَامَتِهِ لِلنَّاسِ وَأَخْذِهِ بِيَدِهِ ، فَلَمَّا مَضَى عَلِيٌّ لَمْ يَكُنْ يَسْتَطِيعُ عَلِيٌّ -وَلَمْ يَكُنْ لِيَفْعَلَ- أَنْ يُدْخِلَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَلَا الْعَبَّاسَ بْنَ عَلِيٍّ وَلَا وَاحِداً مِنْ[2] وُلْدِهِ إِذاً لَقَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ أَنْزَلَ فِينَا كَمَا أَنْزَلَ فِيكَ فَأَمَرَ بِطَاعَتِنَا كَمَا أَمَرَ بِطَاعَتِكَ وَبَلَّغَ فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ كَمَا بَلَّغَ فِيكَ وَأَذْهَبَ عَنَّا الرِّجْسَ كَمَا أَذْهَبَهُ عَنْكَ. فَلَمَّا مَضَىٰ عَلِيٌّ عليه السلام كَانَ الْحَسَنُ عليه السلام أَوْلَىٰ بِهَا لِكِبَرِهِ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُدْخِلَ وُلْدَهُ وَلَمْ يَكُنْ لِيَفْعَلَ ذٰلِكَ وَاللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللهِ» فَيَجْعَلَهَا فِي وُلْدِهِ إِذاً لَقَالَ الْحُسَيْنُ أَمَرَ اللهُ بِطَاعَتِي كَمَا أَمَرَ بِطَاعَتِكَ وَطَاعَةِ أَبِيكَ وَبَلَّغَ فِيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَمَا بَلَّغَ فِيكَ وَفِي أَبِيكَ وَأَذْهَبَ اللهُ عَنِّي الرِّجْسَ كَمَا أَذْهَبَ عَنْكَ وَعَنْ أَبِيكَ ، فَلَمَّا صَارَتْ إِلَى الْحُسَيْنِ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَدَّعِيَ عَلَيْهِ كَمَا كَانَ هُوَ يَدَّعِي عَلَىٰ

احزاب ۳۳/۳

أَخِيهِ وَعَلَىٰ أَبِيهِ، لَوْ أَرَادَا أَنْ يَصْرِفَا الْأَمْرَ عَنْهُ وَلَمْ يَكُونَا لِيَفْعَلَا ثُمَّ صَارَتْ حِينَ أَفْضَتْ إِلَى الْحُسَيْنِ عليه السلام فَجَرَىٰ تَأْوِيلُ هٰذِهِ الْآيَةِ «وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللهِ» ثُمَّ صَارَتْ مِنْ بَعْدِ الْحُسَيْنِ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، ثُمَّ صَارَتْ مِنْ بَعْدِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ إِلَىٰ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ . وَقَالَ : الرِّجْسُ هُوَ الشَّكُّ وَاللهِ لَا نَشُكُّ فِي رَبِّنَا أَبَداً .

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحُرِّ وَعِمْرَانَ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام مِثْلَ ذٰلِكَ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول الخ کے متعلق پوچھا۔ فرمایا یہ حضرت علیؑ اور حسنؑ وحسینؑ کے بارہ میں نازل ہوئی ہے میں نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کتاب خدا میں علیؑ اور ان کے اہل بیت کا نام نہیں فرمایا۔

تم ان سے کہو کہ نماز حضرت پر نازل ہوئی۔ لیکن یہ نہ بتایا گیا کہ تین رکعت یا چار رکعت اس کی تفسیر رسولؐ نے بیان کی؟

آیہ زکوٰۃ نازل ہوئی۔ لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ ہر چالیس پر ایک، اس کی تفسیر رسول اللہ نے لوگوں سے بیان فرمائی؟

آیہ حج نازل ہوئی لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ سات طواف کرو، یہ تفسیر رسول اللہ نے بیان فرمائی۔؟

آیہ۔ اطیعوا اللہ الخ نازل ہوئی۔ یہ آیت حضرت علیؑ حسنؑ اور حسینؑ کی شان میں نازل ہوئی۔ رسول اللہ نے علیؑ کے بارے میں فرمایا، من کنت مولاہ فعلی مولاہ، اور یہ بھی فرمایا۔ اے مسلمانو، میں تم میں اللہ کی کتاب اور اپنی اہلبیت کے بارہ میں وصیت کرتا ہوں میں نے خدا سے دعا کی تھی کہ ان دونوں میں تفرقہ نہ ڈالے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس آئیں۔

اور یہ بھی فرمایا کہ تم ان کو تعلیم نہ دو۔ وہ تم سے زیادہ جاننے والے ہیں وہ تم کو باب ہدایت سے نکلنے نہ دیں گے اور باب ضلالت میں داخل نہ ہونے دیں گے۔

اگر رسولؐ ساکت ہو جاتے اور اپنے اہل بیتؑ کو نہ بتاتے تو فلاں فلاں خاندان والے اہل بیت ہونے کا دعویٰ کر بیٹھتے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اپنے نبی کے قول کی تصدیق کر دی۔ فرمایا۔ اللہ کا ارادہ ہے کہ اے اہل بیت ہر قسم کے رجس کو تم سے دور رکھے اور پاک رکھے جو پاک رکھنے کا حق ہے یہ اہل بیت علی وفاطمہ حسنؑ وحسینؑ ہیں ان کو رسول اللہ نے خانۂ ام سلمہ میں چادر کے اندر داخل کر کے فرمایا۔ خداوندا ہر نبی کے کچھ اہل اور گرانقدر ذاتیں ہوتی ہیں میرے اہل بیتؑ اور گرانقدر عزیز یہ ہیں، امّ سلمہ نے کہا کیا میں آپ کے اہل سے نہیں۔ فرمایا تم خیر پر ہو لیکن یہ میرے اہل اور ثقل ہیں۔

جب رسول اللہؐ نے وفات پائی تو علی تمام لوگوں سے بہتر تھے جیسا کہ رسول اللہؐ نے بکثرت ان کے بارے میں فرمایا تھا اور لوگوں پر ان کو سردار بنایا تھا اور روز غدیر ان کا ہاتھ پکڑ کر سب کو ان کی جانشینی کی خبر دے دی تھی جب علی کا وقت وفات قریب آیا تو ان کی قدرت سے یہ بات باہر تھی کہ وہ اپنے فرزند محمد حنفیہ یا عباسؑ یا حسنؑ یا حسینؑ کے سوا اپنے کسی اور بیٹے کو اپنا جانشین بنا دیتے اور اگر بفرض محال حضرت علی کسی اور کو اپنا جانشین بنا دیتے تو حسنؑ اور حسینؑ کہتے۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح آپ کی فضیلت میں آیات نازل کیں، جس طرح آپ کی اطاعت کا حکم دیا، ہماری اطاعت کا بھی دیا ہے جس طرح رسول اللہ نے آپ کے لئے تبلیغ کی ہے ہمارے لئے بھی کی ہے جس طرح رجس سے آپؑ کو دور رکھا ہے ہم کو بھی دور رکھا ہے

اور جب حضرت علی کا انتقال ہوا تو امام حسنؑ بہ سبب اپنی بزرگی کے سب سے بہتر تھے وقت انتقال ان کی یہ طاقت نہ تھی کہ وہ اپنا قائم مقام اپنی اولاد میں سے کسی بنا دیتے اور وہ ایسا نہ کر سکتے تھے جبکہ خدا فرماتا ہے رشتہ داروں میں بعض بعض سے بہتر ہیں اللہ کی کتاب میں اگر وہ اپنے بیٹے کو بنا دیتے تو حسینؑ ان سے کہتے ایسا کیوں کیا۔ جب اللہ نے میری اطاعت کا اسی طرح حکم دیا ہے جس طرح آپ کی اور آپ کے باپ کی اطاعت کا ہے رسول اللہ نے میرے بارے میں بھی اسی طرح تبلیغ کی ہے جس طرح آپ کے اور آپ کے باپ کے بارے میں، خدا نے مجھ کو بھی رجس سے اسی طرح دور رکھا ہے جس طرح آپ کو اور آپ کے باپ کو۔

پس جب امامت امام حسینؑ کو ملی تو ان کے خاندان میں کوئی ایسا نہ تھا کہ اس طرح مدعیٔ امامت ہوتا جیسے امام حسینؑ اپنے بھائی اور باپ کے مقابل ہو سکتے تھے نیز یہ کہ وہ امر امامت کو امام حسینؑ سے نہیں ہٹا سکتے تھے اور نہ انھوں نے ایسا کیا۔ جب امامت امام حسینؑ کو ملی تو اس آیت کی تاویل جمع ظاہر ہوگئی کہ کتاب خدا کی رو سے بعض رشتہ دار بعض سے بہتر ہیں امام حسینؑ کے بعد علی بن الحسین کی طرف منتقل ہوئی پھر محمد بن علی کی طرف۔ فرمایا امام نے رجس سے مراد شک ہے ہم نے اپنے رب کے متعلق کبھی شک نہیں کیا۔ ابوبصیر نے بھی ایسی ہی روایت کی ہے۔

٢ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ رَوْحٍ الْقَصِيرِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: «النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ ۚ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ» فِيمَنْ نَزَلَتْ؟ فَقَالَ: نَزَلَتْ فِي الْإِمْرَةِ، إِنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ جَرَتْ فِي وُلْدِ الْحُسَيْنِ عليه السلام مِنْ بَعْدِهِ، فَنَحْنُ أَوْلَىٰ بِالْأَمْرِ وَبِرَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، قُلْتُ: فَوُلْدُ جَعْفَرٍ لَهُمْ فِيهَا نَصِيبٌ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَلِوُلْدِ الْعَبَّاسِ فِيهَا نَصِيبٌ؟ فَقَالَ: لَا، فَعَدَدْتُ عَلَيْهِ بُطُونَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، كُلُّ ذٰلِكَ يَقُولُ: لَا، قَالَ: وَنَسِيتُ وُلْدَ الْحَسَنِ عليه السلام فَدَخَلْتُ بَعْدَ

احزاب ۳۳/۶

ذٰلِكَ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ لِوُلْدِ الْحَسَنِ فِيهَا نَصِيبٌ ؟ فَقَالَ: لَا، وَاللهِ يَا عَبْدَالرَّحِيمِ ! مَالِمُحَمَّدِيٍّ فِيهَا نَصِيبٌ غَيْرَنَا .

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے راوی نے پوچھا کہ آیہ نبی مومنین کے نفسوں سے زیادہ ان پر اولی بالتصرف ہیں اور ان کی ازواج مومنین کی مائیں ہیں اور نبی کے رشتہ داروں میں بعض ان سے زیادہ اولی ہیں کتاب خدا میں کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے فرمایا صاحبان امر کے بارے میں نازل کی ہے اور اس کا حکم جاری ہوا ہے اولاد حسینؑ کے بارے میں ان کے بعد پس ہم اس امر کے اور قرابت رسولؐ کے بہ نسبت مومنین و مہاجرین و انصار کے زیادہ مستحق ہیں میں نے کہا کیا اولاد جعفر کا بھی اس میں کوئی حصہ ہے فرمایا۔ نہیں۔ میں نے پوچھا اور اولاد عباس کا فرمایا نہیں، پھر بنی عبدالمطلب کی ہر شاخ کا ذکر کیا۔ فرمایا نہیں۔ اولاد امام حسنؑ کا ذکر کرنا بھول گیا۔ بعد میں میں نے ان کے متعلق بھی پوچھا۔ فرمایا۔ نہیں۔ اور پھر فرمایا۔ اے عبدالرحیم (نام راوی) محمدؐ کے رشتہ داروں میں ہمارے سوا کسی اور کا حصہ نہیں۔

۳ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ «إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَ رَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا» قَالَ: إِنَّمَا يَعْنِي أَوْلَى بِكُمْ أَيْ أَحَقُّ بِكُمْ وَبِأُمُورِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ، اللهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا يَعْنِي عَلِيّاً وَأَوْلَادَهُ الْأَئِمَّةَ عليهم السلام إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ وَصَفَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ : «الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ»(1) وَكَانَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَقَدْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ رَاكِعٌ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ قِيمَتُهَا أَلْفُ دِينَارٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله كَسَاهُ إِيَّاهَا وَكَانَ النَّجَاشِيُّ أَهْدَاهَا لَهُ فَجَاءَ سَائِلٌ فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللهِ وَأَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ تَصَدَّقْ عَلَى مِسْكِينٍ ، فَطَرَحَ الْحُلَّةَ إِلَيْهِ وَ أَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَيْهِ أَنِ احْمِلْهَا . فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ هٰذِهِ الْآيَةَ وَصَيَّرَ نِعْمَةَ أَوْلَادِهِ بِنِعْمَتِهِ فَكُلُّ مَنْ بَلَغَ مِنْ أَوْلَادِهِ مَبْلَغَ الْإِمَامَةِ ، يَكُونُ بِهٰذِهِ الصِّفَةِ مِثْلَهُ فَيَتَصَدَّقُونَ وَهُمْ رَاكِعُونَ وَالسَّائِلُ الَّذِي سَأَلَ أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَالَّذِينَ يَسْأَلُونَ الْأَئِمَّةَ مِنْ أَوْلَادِهِ يَكُونُونَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ .

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے آیہ انما ولیکم اللہ، کے متعلق کہ اس میں ولی کے معنی ہیں تم سے بہتر اور تمہارے جملہ امور اور تمہاری جانوں اور مالوں میں سب سے زیادہ احق اور اولی بالتصرف اللہ اور اس کا رسول ہے اور وہ صاحب ایمان ہیں یعنی علیؑ اور ان کی اولاد میں آئمہ علیہم السلام قیامت تک یہ لوگوں کے ولی ہیں پھر خدا نے ان کا وصف یوں بیان

کیا کہ وہ نماز پڑھتے ہیں اور رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں امیر المومنین علیہ السلام نے نماز ظہر کی دوسری رکعت میں جب رکوع کیا درآنحالیکہ آپ ایکہزار دینار کا لباس پہنے ہوئے تھے جو رسول اللہ صلعم نے آپؑ کو پہنایا تھا اور نجاشی بادشاہ حبش نے بطور تحفہ آنحضرت صلعم کے پاس بھیجا تھا مسجد میں ایک سائل آیا اور کہنے لگا السلام علیک یا ولی اللہ اور مومنوں کے نفسوں سے بہتر صدقہ دو ایک مسکین کو حضرت نے وہ لباس آتار کر اس سائل کو اٹھالینے کا اشارہ کیا۔ خدا نے اس پر یہ آیت نازل کی پس اس نعمت کا سلسلہ آپ کی اس اولاد میں بھی باقی رہا جن کو منصب امامت حاصل ہوا وہ اس صفت میں حضرت علیؑ کے ساتھ شریک رہے انھوں نے بھی حالتِ رکوع میں صدقہ دیا۔ امیر المومنینؑ سے جس نے سوال کیا۔ وہ ملائکہ میں سے تھا اور باقی آئمہ سے سوال کرنے والے بھی ملائکہ تھے

توضیح:- مشہور ترین حدیث یہ ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے بحالت رکوع انگوٹھی دی تھی لیکن یہ حدیث بتاتی ہے کہ لباس دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ دوبارہ ایسا واقعہ پیش آیا۔ ایک بار انگوٹھی دی، دوسری بار ربیاسر یہ صورت ایسی ہی ہے جیسے آنحضرت صلعم کو کئی بار معراج ہوئی، مگر مشہور ایک معراج ہے دیگر آئمہ کا بحالت رکوع زکوٰۃ دینا۔ اگرچہ حضرات اہلسنت کو تسلیم نہیں۔ اسی لئے وہ ولایت امیر المومنین علیہ السلام سے اس بنا پر انکار کرتے ہیں کہ اس آیت میں یقیمون و یوتون و راکعون، جمع کے صیغے ہیں لیکن اس کے انکار سے حقیقت پر پردہ نہیں پڑسکتا۔ ولایت کی سند دینے والا خدا ہے اس نے ہمارے آئمہ کے اس فعل پر اپنے ان ملائکہ کو گواہ بنایا ہے جنھیں بصورت سائل ان حضرات کے پاس بھیجا تھا۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اُذَيْنَةَ، عَنْ زُرَارَةَ وَفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ وَ بُكَيْرِ بْنِ أَعْيَنَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَ أَبِي الْجَارُودِ جَمِيعاً عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ رَسُولَهُ بِوِلَايَةِ عَلِيٍّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ «إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَ رَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَ يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ» وَفَرَضَ وِلَايَةَ اُولِي الْأَمْرِ، فَلَمْ يَدْرُوا مَا هِيَ، فَأَمَرَ اللهُ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله أَنْ يُفَسِّرَ لَهُمُ الْوِلَايَةَ كَمَا فَسَّرَ لَهُمُ الصَّلَاةَ وَالزَّكَاةَ وَالصَّوْمَ وَ الْحَجَّ ، فَلَمَّا أَتَاهُ ذَٰلِكَ مِنَ اللهِ ضَاقَ بِذَٰلِكَ صَدْرُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ تَخَوَّفَ أَنْ يَرْتَدُّوا عَنْ دِينِهِمْ وَ أَنْ يُكَذِّبُوهُ ، فَضَاقَ صَدْرُهُ وَرَاجَعَ رَبَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ «يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَ إِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَ اللهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ» فَصَدَعَ بِأَمْرِ اللهِ تَعَالَى ذِكْرُهُ فَقَامَ بِوِلَايَةِ عَلِيٍّ عليه السلام يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ فَنَادَى الصَّلَاةَ جَامِعَةً وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يُبَلِّغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ ـ قَالَ عُمَرُ بْنُ اُذَيْنَةَ : قَالُوا جَمِيعاً غَيْرَ أَبِي الْجَارُودِ ـ وَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : وَ كَانَتِ الْفَرِيضَةُ تَنْزِلُ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ الْاُخْرَى وَكَانَتِ الْوِلَايَةُ آخِرَ الْفَرَائِضِ ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ «الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي» قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : لَا اُنْزِلُ عَلَيْكُمْ بَعْدَ هٰذِهِ فَرِيضَةً ، قَدْ أَكْمَلْتُ لَكُمُ الْفَرَائِضَ .

مائدہ ۵/۵۵

مائدہ ۵/۶۷

مائدہ ۵/۳

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا نے اپنے رسولؐ کو ولایت علی کا حکم دیا اور آیہ انما ولیکم اللہ و رسولہ (اللہ تمہارا ولی ہے اور اس کا رسولؐ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں درآنحالیکہ وہ رکوع میں ہوں) اور فرض کیا ولایت اولی امرکو، لوگوں نے نہ جانا کہ وہ کیا ہے۔ خدا نے حضرت رسول خدا کو حکم دیا کہ وہ ان کو بتائیں جس طرح نماز و زکوٰۃ اور صوم و حج کے متعلق بتایا ہے جب حضرت کے پاس خدا کا یہ حکم آیا تو آپ دل گرفتہ ہوئے اور یہ خوف ہوا کہ کہیں لوگ مرتد نہ ہو جائیں اور حضرت کو جھٹلائیں نہیں اسی دل گرفتگی کی حالت میں آپ نے اللہ کی طرف رجوع کی۔ خدا نے وحی کی اے رسول! تمہارے رب کی طرف سے جو تم پر نازل ہوا ہے اسے پہنچا دو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو گویا خدا کی رسالت ہی کو نہ پہنچایا۔ اللہ تم کو دشمنوں کے شر سے بچائے گا پس خدا کے اس حکم کے مطابق روز غدیر خم آپؐ نے ولایت علی کا اعلان کیا۔ ایک منادی نے نماز کے لئے جمع ہونے کی ندا دی۔ آپؐ نے ولایت علی کا اعلان کر کے فرمایا کہ جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ غائبین تک یہ خبر پہنچا دیں، سب سے اقرار لیا سوائے ابو جارود کے۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک فریضہ دوسرے کے بعد نازل ہوتا۔ ولایت آخری فریضہ تھا جس کے بعد اللہ نے آیہ الیوم اکملت لکم دینکم الخ کو نازل کیا اور حضرتؑ نے یہ بھی فرمایا کہ اللہ کہتا ہے کہ اس فریضہ کے بعد رسولؐ میں اور کوئی آیت نازل نہ کروں گا کیونکہ میں نے اپنے فرائض کو مکمل کر دیا۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ صالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ هارُونَ بْنِ خارِجَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : كُنْتُ عِنْدَهُ جالِساً ، فَقالَ لَهُ رَجُلٌ : حَدِّثْنِي عَنْ وِلايَةِ عَلِيٍّ ، أَمِنَ اللهِ أَوْ مِنْ رَسُولِهِ ؟ فَغَضِبَ ثُمَّ قالَ : وَيْحَكَ كانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله أَخْوَفَ للهِ مِنْ أَنْ يَقُولَ ما لَمْ يَأْمُرْهُ بِهِ اللهُ ، بَلِ افْتَرَضَهُ كَما افْتَرَضَ اللهُ الصَّلاةَ وَ الزَّكاةَ وَ الصَّوْمَ وَالْحَجَّ

۵۔ ابو بصیر کہتے ہیں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے کہا۔ آپ ولایت علیؑ کے متعلق بیان کریں۔ آیا یہ حکم اللہ کی طرف سے تھا یا رسول اللہ کی طرف سے تھا؟ یہ سن کر حضرت غصہ ہوئے فرمایا رسول اللہ بہت زیادہ خوف کرنے والے تھے اس سے کہ خلاف حکم خدا کوئی حکم دیں بلکہ خدا نے اس امر ولایت کو بھی اسی طرح فرض قرار دیا ہے جس طرح نماز و زکوٰۃ و روزہ اور حج کو۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ جَمِيعاً ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْماعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي الْجارُودِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : سَمِعْتُ أَبا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : فَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْعِبادِ خَمْساً ، أَخَذُوا أَرْبَعاً وَ تَرَكُوا واحِداً قُلْتُ : أَتُسَمِّيهِنَّ لِي جُعِلْتُ فِداكَ ؟ فَقالَ الصَّلاةُ وَ كانَ النّاسُ لا يَدْرُونَ كَيْفَ يُصَلُّونَ ، فَنَزَلَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام فَقالَ :

يا محمّد أخبرهم بمواقيت صلاتهم ، ثمّ نزلت الزّكاة فقال: يا محمّد أخبرهم من زكاتهم ما أخبرتهم من صلاتهم ، ثمّ نزل الصّوم فكان رسول الله ﷺ إذا كان يوم عاشورا بعث إلى ما حوله من القرى فصاموا ذلك اليوم فنزل [صوم] شهر رمضان بين شعبان وشوّال ، ثمّ نزل الحجّ فنزل جبرئيل عليه السلام فقال : أخبرهم من حجّهم ما أخبرتهم من صلاتهم و زكاتهم وصومهم ، ثمّ نزلت الولاية و إنّما أتاه ذلك في يوم الجمعة بعرفة ، أنزل الله عزّ وجلّ «اليوم أكملت لكم دينكم و أتممت عليكم نعمتي» وكان كمال الدّين بولاية عليّ بن أبي طالب عليه السلام فقال عند ذلك رسول الله ﷺ: امّتي حديثوا عهد بالجاهليّة ومتى أخبرتهم بهذا في ابن عمّي يقول قائل ويقول قائل- فقلت في نفسي من غير أن ينطق به لساني- : فأتتني عزيمة من الله عزّ و جلّ بتلة أوعدني إن لم ابلّغ أن يعذّبني ، فنزلت : «يا أيّها الرّسول بلّغ ما انزل إليك من ربّك و إن لم تفعل فما بلّغت رسالته والله يعصمك من النّاس ، إنّ الله لا يهدي القوم الكافرين» فأخذ رسول الله ﷺ بيد عليّ عليه السلام فقال : [يا] أيّها النّاس إنّه لم يكن نبيّ من الأنبياء ممّن كان قبلي إلّا و قد عمّره الله ، ثمّ دعاه فأجابه ، فأوشك أن ادعى فاجيب وأنا مسؤول و أنتم مسؤولون ، فماذا أنتم قائلون ؟ فقالوا نشهد أنّك قد بلّغت و نصحت و أدّيت ما عليك ، فجزاك الله أفضل جزاء المرسلين ، فقال : اللّهمّ اشهد ـ ثلاث مرّات ـ ثمّ قال : يا معشر المسلمين هذا وليّكم من بعدي فليبلّغ الشّاهد منكم الغائب ، قال أبو جعفر عليه السلام : كان و الله [عليّ عليه السلام] أمين الله على خلقه وغيبه و دينه الّذي ارتضاه لنفسه ، ثمّ إنّ رسول الله ﷺ حضره الّذي حضر فدعا عليّاً فقال : يا عليّ إنّي اريد أن أئتمنك على ما ائتمنني الله عليه من غيبه وعلمه و[من] خلقه ومن دينه الّذي ارتضاه لنفسه ، فلم يشرك و الله فيها يا زياد أحداً من الخلق ثمّ إنّ عليّاً عليه السلام حضره الّذي حضره فدعا ولده وكانوا اثني عشر ذكراً فقال لهم : يا بنيّ إنّ الله عزّ وجلّ قد أبى إلّا أن يجعل فيّ سنّة من يعقوب وإنّ يعقوب دعا ولده وكانوا اثني عشر ذكراً ، فأخبرهم بصاحبهم ، ألا وإنّي اخبركم بصاحبكم ، ألا إنّ هذين ابنا رسول الله ﷺ الحسن والحسين عليهما السلام فاسمعوا لهما وأطيعوا و وازروهما فإنّي قد ائتمنتهما على ما ائتمنني عليه رسول الله ﷺ ممّا ائتمنه الله عليه من خلقه ومن غيبه ومن دينه الّذي ارتضاه لنفسه. فأوجب الله لهما من عليّ

مائده ۵/۳

مائده ۵/۶۸

عليه السلام مَا أَوْجَبَ لِعَلِيٍّ عليه السلام مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَلَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ مِنْهُمَا فَضْلٌ عَلَىٰ صَاحِبِهِ إِلَّا بِكِبَرِهِ وَإِنَّ الْحُسَيْنَ كَانَ إِذَا حَضَرَ الْحَسَنُ عليه السلام لَمْ يَنْطِقْ فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ حَتَّىٰ يَقُومَ، ثُمَّ إِنَّ الْحَسَنَ عليه السلام حَضَرَهُ الَّذِي حَضَرَهُ فَسَلَّمَ ذٰلِكَ إِلَى الْحُسَيْنِ، ثُمَّ إِنَّ حُسَيْناً عليه السلام حَضَرَهُ الَّذِي حَضَرَهُ فَدَعَا ابْنَتَهُ الْكُبْرَىٰ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَدَفَعَ إِلَيْهَا كِتَاباً مَلْفُوفاً وَوَصِيَّةً ظَاهِرَةً وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام مَبْطُوناً لَا يَرَوْنَ إِلَّا أَنَّهُ لِمَا بِهِ، فَدَفَعَتْ فَاطِمَةُ الْكِتَابَ إِلَىٰ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ثُمَّ صَارَ وَاللهِ ذٰلِكَ الْكِتَابُ إِلَيْنَا.

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام مِثْلَهُ.

۶۔ ابوجارود نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت کو فرماتے سنا کہ خدا نے بندوں پر پانچ چیزوں کو فرض کیا ہے جن میں سے انھوں نے چار کو لیا اور ایک کو چھوڑ دیا۔ میں نے کہا اس کا نام بتائیے فرمایا اوّل نماز کو واجب کیا۔ لوگ نہیں جانتے تھے کہ کیسے پڑھیں۔ جبرئیل نے آ کر کہا اے محمدؐ ان کو نماز کے اوقات وغیرہ بتلائیے پھر زکوٰۃ کا حکم فرمایا اے محمد نماز کی طرح ان کو زکوٰۃ کے مسائل بھی بتلائیے جیسے نماز کے بتائے ہیں پھر روزہ کا حکم آیا جب روز عاشورہ ہوا تو آپ نے قرب و جوار کی بستیوں میں روزہ کا حکم بھیجا (پھر اس روزہ کا حکم منسوخ ہوا) اس کے بعد رمضان کے روزے فرض ہوئے۔ پھر حج کا حکم آیا، نماز، زکوٰۃ اور روزے کی طرح آپ نے حج کو بھی سمجھایا۔ پھر ولایت کا حکم آیا روز عرفہ کو جمعہ کا دن تھا پھر یہ آیت نازل ہوئی، الیوم اکملت لکم دینکم، اور کمال دین ہوا۔ ولایت علی کا حکم آنے کے بعد اس وقت رسول اللہ نے فرمایا۔ میری امت عہد جاہلیت کے عقیدے کو لئے ہوئے ہے جب میں نے اپنے ابن عم کے متعلق ایسا حکم سناؤں گا تو کوئی یہ کہے گا کوئی وہ، بغیر زبان پر لائے یہ بات میرے دل میں آئی، پس خدا کا ایک تاکیدی حکم میرے پاس آیا اور مجھے ڈرایا۔ اگر تم نے میرے اس حکم کی تبلیغ نہ کی تو مجھے معذب کریگا۔ اس کے بعد یہ آیہ، یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک الخ نازل ہوئی۔ بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں کرتا۔ پس رسول اللہ نے علی کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا۔ لوگو! مجھ سے پہلے کوئی نبی دنیا میں نہیں آیا مگر یہ کہ خدا نے اسے عمر عطا فرمائی۔ پھر اسے اپنے پاس بلا لیا پس عنقریب میں بھی بلایا جاؤں گا اور میں اس کی دعوت کو قبول کروں گا۔ خدا کے یہاں مجھ سے بھی سوال کیا جائے گا اور تم سے بھی پس تم کیا کہو گے انھوں نے کہا۔ ہم اس کی گواہی دیں گے کہ آپ نے حق تبلیغ و نصیحت ادا کیا اور جو آپ کی ذمہ داری تھی اسے پورا کیا۔ پس اللہ آپ کو تمام رسولوں سے بہتر جزا دے۔ حضرت نے فرمایا خداوندا گواہ رہنا (تین بار) پھر فرمایا اے مسلمانو یہ علیؑ تمہارا ولی ہے میرے بعد حاضرین کو چاہیئے کہ یہ خبر غائبین تک پہنچا دیں، امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا علی خدا کے امین ہیں اس کی مخلوق

پر اور اس کے غیب کے اور اس کے دین کے محافظ ہیں وہ دین جسے اس نے اپنی ذات کے لئے انتخاب کیا پھر رسول اللہ کو جو پیش آیا وہ پیش آیا۔ آپؐ نے حضرت علیؑ کو بلا کر فرمایا۔ میں تم کو اس چیز کا امین بنانا چاہتا ہوں جس کا امین مجھے خدا نے بنایا ہے اپنے غیب اور اپنے علم کا اور اپنی مخلوق کا اور اپنے اس دین کا جسے اس نے اپنی ذات کے لئے پسند کیا۔ اے زیاد اس نے اس فضیلت میں اور کسی کو شریک نہیں کیا۔ اس کے بعد ایک مدت گزرنے پر حضرت علی نے اپنے بیٹوں کو بلایا جن کی تعداد بارہ تھی فرمایا۔ اے میرے فرزندو اللہ چاہتا ہے کہ وہ میرے اندر سنت یعقوب کو جاری کرے، یعقوب نے اپنے بارہ بیٹوں کو بلا کر کہا میں تم کو آگاہ کرتا ہوں تمہارے صاحب کے بارے میں (حکم سے یعنی میرے بعد میرے قائم مقام یوسف ہوں) پس اسی طرح میں بھی تمہارے صاحب حکومت کو بتاتا ہوں آگاہ ہو کہ یہ دونوں بیٹے رسول اللہ کے حسنؑ و حسینؑ ہیں پس ان کی بات سنو اور ان کی اطاعت کرو اور ان کی مدد کرو، میں نے ان دونوں کو ان چیزوں کا امانت دار بنایا جس کا رسول اللہ نے مجھے امانتدار بنایا تھا اپنی خلق پر اپنے غیب پر اور اپنے اس دین پر جس کو اس نے اپنی ذات کے لئے انتخاب کیا تھا۔ پس خدا نے ان دونوں کے لئے ان چیزوں کو واجب کیا ہے جن کو علیؑ پر واجب کیا تھا رسول اللہ نے۔ پس ان دونوں میں ایک کو دوسرے پر فضیلت حاصل نہیں مگر بزرگی سن کی وجہ سے، اور حسینؑ کا معمول تھا کہ جب تک مجلس امام حسنؑ میں بیٹھتے خاموش بیٹھتے، پھر جب امام حسنؑ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انھوں نے یہ امانت امام حسینؑ کے سپرد کی اور جب ان کی وفات کا وقت تو انھوں نے اپنی بیٹی فاطمہ کبریٰ کے سپرد کی تو ان کو ایک لپٹی ہوئی تحریر دی اور الفاظ میں وصیت بھی کی۔ حضرت علی بن الحسین واقعہ کربلا میں مرض اسہال میں مبتلا تھے یہ بیماری سب کو معلوم تھی فاطمہ نے یہ تحریر علی بن الحسین کو دی پھر خدا کی قسم یہ تحریر ہم تک پہنچی۔

٧ـ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ صَبَّاحِ الْأَزْرَقِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّ رَجُلاً مِنَ الْمُخْتَارِيَّةِ لَقِيَنِي فَزَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَنَفِيَّةِ إِمَامٌ ، فَغَضِبَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام ، ثُمَّ قَالَ : أَفَلَا قُلْتَ لَهُ ؟ قَالَ : قُلْتُ : لَا وَاللهِ مَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ ، قَالَ : أَفَلَا قُلْتَ لَهُ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ فَلَمَّا مَضَى عَلِيٌّ عليه السلام أَوْصَى إِلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَلَوْ ذَهَبَ يَزْوِيهَا عَنْهُمَا لَقَالَا لَهُ : نَحْنُ وَصِيَّانِ مِثْلُكَ وَلَمْ يَكُنْ لِيَفْعَلَ ذَلِكَ وَأَوْصَى الْحَسَنُ إِلَى الْحُسَيْنِ وَلَوْ ذَهَبَ يَزْوِيهَا عَنْهُ لَقَالَ أَنَا وَصِيٌّ مِثْلُكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَمِنْ أَبِي وَلَمْ يَكُنْ لِيَفْعَلَ ذَلِكَ . قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ» هِيَ فِينَا وَفِي أَبْنَائِنَا .

انفال ۸/۷۵

۷۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقرؑ سے کہا کہ پیروان مختار میں سے ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ محمد حنفیہ امام تھے یہ سن کر حضرت کو غصہ آیا۔ فرمایا پھر تم نے کیا کہا۔ میں نے کہا میری سمجھ میں تو آیا نہیں کہ کیا کہوں۔ فرمایا تم نے یہ کیوں نہ کہا

کہ رسول اللہ نے علیؑ و حسنؑ و حسینؑ کے متعلق وصیت کی اور جب علیؑ کے انتقال کا وقت آیا تو حسنؑ و حسینؑ کے متعلق وصیت کی اور اگر وہ ان دونوں سے چھپائے رہتے تو وہ کہتے کہ ہم دونوں آپ کے وصی ہیں ؟ اور حضرت علی ایسا کرتے ہی نہیں امام حسنؑ نے امام حسینؑ کے لیے وصیت کی اور اگر وہ ایسا نہ کرتے تو امام حسینؑ کہتے کہ میں آپ کا وصی ہوں رسول اللہ کے فرمان کے مطابق اور اپنے پدر بزرگوار کے اعلان کے مطابق اور وہ ایسا کیوں کرتے یعنی امام حسنؑ و امام حسینؑ کو وصیت کرنے سے کیونکر روکتے۔ درآنحالیکہ یہ آیت موجود ہے بعض رشتہ دار بعض سے بہتر ہیں اور یہ وصایت تو ہم میں اور ہماری اولاد میں ہے

توضیح:- مقصد حضرت کا یہ تھا کہ اگر محمد حنفیہ امام ہوتے تو جب اس وصایت کا اعلان حضرت علی بن الحسینؑ کے حق میں کیا گیا تھا تو محمد حنفیہ نے امام حسینؑ سے کیوں نہ کہا کہ حسب فرمان رسول و امیرالمومنین یہ حق میرا ہے ان کا خاموش رہنا اس کی دلیل ہے کہ وہ اپنے کو مستحق امامت نہیں جانتے تھے۔

چونسٹھواں باب

اشارہ نص امامت امیرالمومنینؑ پر

(باب) ۶۴

الْإِشَارَةِ وَالنَّصِّ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

١ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْجَهْمِ الْهِلَالِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : لَمَّا نَزَلَتْ وِلَايَةُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَكَانَ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله : سَلِّمُوا عَلَى عَلِيٍّ بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ ، فَكَانَ مِمَّا أَكَّدَ اللهُ عَلَيْهِمَا فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ يَا زَيْدُ ؛ قَوْلُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله لَهُمَا : قُومَا فَسَلِّمَا عَلَيْهِ بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَا : أَمِنَ اللهِ أَوْ مِنْ رَسُولِهِ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مِنَ اللهِ وَ مِنْ رَسُولِهِ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ «وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلاً إِنَّ اللهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ» يَعْنِي بِهِ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله لَهُمَا وَقَوْلَهُمَا : أَمِنَ اللهِ أَوْ مِنْ رَسُولِهِ «وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثاً ، تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلاً بَيْنَكُمْ أَنْ تَكُونَ (أَئِمَّةٌ هِيَ أَزْكَى مِنْ أَئِمَّتِكُمْ)» قَالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَئِمَّةٌ ؟ قَالَ : إِي وَاللهِ أَئِمَّةٌ ، قُلْتُ : فَإِنَّا نَقْرَأُ أَرْبَى ، فَقَالَ : مَا أَرْبَى ؟ ـ وَ أَوْمَأَ بِيَدِهِ فَطَرَحَهَا ـ «إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللهُ بِهِ» يَعْنِي بِعَلِيٍّ عليه السلام «وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ مَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۞ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَكِنْ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَلَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۞ وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا» يَعْنِي بَعْدَ مَقَالَةِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم فِي عَلِيٍّ «وَتَذُوقُوا السُّوءَ بِمَا صَدَدْتُمْ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ» يَعْنِي بِهِ عَلِيّاً عليه السلام «وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ»(۱).

النحل ۱۶/۹۲-۹۴

۱۔ زید بن جہم ہلالی سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہم السلام کو کہتے سنا کہ جب آیہ انما ولیکم اللہ نازل ہوئی تو رسول اللہ نے ان دونوں سے کہا تم علی کو امیر المومنین کہہ کر سلام کرو اور اے زید اس روز ان سے بہ تاکید کہا گیا یہ رسول اللہ کا فرمانا۔ انہی دونوں سے تھا کہ کھڑے ہو کر علی کو یا امیر المومنین کہہ کر سلام کرو۔ انھوں نے کہا یا رسول اللہ یہ حکم خدا کی طرف سے یا اس کے رسولؐ کی طرف سے، رسول اللہ نے ان دونوں سے فرمایا یہ حکم اللہ کی طرف سے ہے اور اس کے رسول کی طرف سے بھی، پس خدا نے یہ آیت نازل کی۔ تاکید کے بعد اپنے عہدوں کو مت توڑو، تم نے اللہ کی کفالت اپنے اوپر لے لی۔ بیشک جو تم کرتے ہو اللہ اسے جانتا ہے اور اس سے مراد ہے رسول اللہؐ کا ان سے کہنا اور پھر ان کا یہ پوچھنا کہ یہ حکم اللہ کی طرف سے یا رسولؐ کی طرف سے یعنی انھوں نے اس قول کو موکد کرانا چاہا۔ رسول اللہ نے یہ فرما کر اور زیادہ مضبوط کر دیا کہ اللہ اور رسول دونوں کی طرف سے ہے پھر خدا نے فرمایا۔ تم اس عورت کی طرح نہ بنو جس نے سوت کو کاتا اور دھاگے بٹ کر توڑ ڈالے کہ اپنے عہدوں کو اس بات کی مکاری کا ذریعہ بنانے لگو کہ ایک گروہ کے امام زیادہ پاکیزہ ہوں تمہارے اماموں سے۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں۔ سورۂ نحل کی اس آیت میں تو لفظ امت ہے اور آپ نے آئمہ فرمایا۔ امام نے فرمایا نہیں آئمہ ہی ہے میں نے کہا۔ ہم اس آیت کو یوں پڑھتے ہیں۔ ولا تکونوا کالتی نقضت غزلہا بعد قوۃ انکاثاً تتخذون ایمانکم دخلا بینکم ان تکون امۃ ھی اربی من امۃ انما یبلوکم اللہ بہ (اس عورت کے ایسے نہ بنو جو اپنا سوت مضبوط کاتنے کے بعد ٹکڑے کر کے توڑ ڈالے کہ اپنے عہدوں کو اس بات کی مکاری کا ذریعہ بنائے کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے خواہ مخواہ بڑھ جائے اس سے خدا بس تم کو آزماتا ہے) اس میں امت کی جگہ حضورؐ نے آئمہ فرمایا ہے اور اربی (زیادہ) کی جگہ ازکی (پاکیزہ) فرمایا، آپ نے فرمایا اربی کیا ہے پس آپؑ نے تعجب کے ساتھ ہاتھ اٹھایا اور پھر گرا دیا اور فرمایا۔ انما یبلوکم اللہ بہ (اللہ اس سے تمہاری آزمائش کرتا ہے) اس سے مراد یہ ہے کہ علیؑ کے ذریعہ تمہاری آزمائش کرتا ہے تاکہ روز قیامت ان باتوں کو ظاہر کرے جن میں تم اختلاف کرتے تھے۔

النحل ۱۶/۹۲

اگر خدا چاہتا تو تم کو ایک ہی گروہ بنا دیتا۔ لیکن وہ جس کو چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے روز قیامت جو کچھ تم کر چکے ہو اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اپنی قسموں کو مکاری کا ذریعہ نہ بناؤ۔ ورنہ تمہارے قدم جمنے کے بعد اکھڑ جائیں گے (یعنی علیؑ کے بارے میں جو رسولؐ نے کہہ دیا ہے)، اور تم راہ خدا سے ہٹانے (علیؑ کی راہ سے) کی سزا

میں جہنم کا مزہ چکھو گے۔

۲ ـ محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين و أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن محمّد بن فضيل ، عن أبي حمزة الثمالي ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : سمعته يقول : لمّا أن قضى محمّد نبوّته واستكمل أيّامه أوحى الله تعالى إليه أن يا محمّد ! قد قضيت نبوّتك واستكملت أيّامك ، فاجعل العلم الّذي عندك والإيمان والاسم الأكبر و ميراث العلم وآثار علم النبوّة في أهل بيتك عند عليّ بن أبي طالب ، فإنّي لن أقطع العلم والإيمان والاسم الأكبر وميراث العلم وآثار علم النبوّة من العقب من ذرّيّتك كما لم أقطعها من ذرّيّات الأنبياء .

۲- ابوحمزہ ثمالی نے روایت کی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ جب حضرت رسول خدا کی نبوت کا وقت ختم ہوا اور ان کے دن پورے ہو گئے تو اللہ نے ان پر وحی کی۔ اے محمد تم نے اپنی نبوت کا دور پورا کر دیا اور اپنا زمانہ ختم کر دیا۔ پس جو علم و ایمان و اسم اکبر اور میراث علم اور آثار نبوت تمہارے پاس ہیں وہ اپنے اہلبیت میں سے علی بن ابی طالب کے سپرد کر دو میں نہیں منقطع کروں گا علم و ایمان و اسم اکبر اور میراث و آثار نبوت کو تمہاری ذریت سے اسی طرح جس طرح میں نے نہیں قطع کیا ان چیزوں کو ذریات انبیاء علیہم السلام سے۔

۳ـ محمّد بن الحسين وغيره ، عن سهل ، عن محمّد بن عيسى ؛ ومحمّد بن يحيى ومحمّد بن الحسين جميعاً ، عن محمّد بن سنان ، عن إسماعيل بن جابر وعبد الكريم بن عمرو ، عن عبد الحميد بن أبي الدّيلم ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال أوصى موسى عليه السلام إلى يوشع بن نون وأوصى يوشع بن نون إلى ولد هارون ولم يوص إلى ولده و لا إلى ولد موسى ، إنّ الله تعالى له الخيرة ، يختار من يشاء ممّن يشاء وبشّر موسى ويوشع بالمسيح عليه السلام فلمّا أن بعث الله عزّ وجلّ المسيح قال المسيح عليه السلام لهم : إنّه سوف يأتي من بعدي نبيّ اسمه أحمد من ولد إسماعيل عليه السلام يجيء بتصديقي وتصديقكم وعذري وعذركم وجرت من بعده في الحواريّين في المستحفظين ، وإنّما سمّاهم الله تعالى المستحفظين لأنّهم استحفظوا الاسم الأكبر و هو الكتاب الّذي يعلم به علم كلّ شيء ، الّذي كان مع الأنبياء صلوات الله عليهم ، يقول الله تعالى : «ولقد أرسلنا رسلاً من قبلك وأنزلنا معهم الكتاب والميزان» الكتاب الاسم الأكبر وإنّما عرف ممّا يدعى الكتاب التوراة والإنجيل والفرقان فيها كتاب نوح عليه السلام و فيها كتاب صالح وشعيب وإبراهيم عليهم السلام فأخبر الله عزّ

وَجَلَّ: «إِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولٰى صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسٰى» فَأَيْنَ صُحُفُ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّمَا صُحُفُ إِبْرَاهِيمَ الْإِسْمُ الْأَكْبَرُ وَصُحُفُ مُوسٰى الْإِسْمُ الْأَكْبَرُ فَلَمْ تَزَلِ الْوَصِيَّةُ فِي عَالِمٍ بَعْدَ عَالِمٍ حَتّٰى دَفَعُوهَا إِلٰى مُحَمَّدٍ صلّى الله عليه وآله فَلَمَّا بَعَثَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُحَمَّداً صلّى الله عليه وآله أَسْلَمَ لَهُ الْعَقِبُ مِنَ الْمُسْتَحْفِظِينَ وَكَذَّبَهُ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَدَعَا إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ، ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ ذِكْرُهُ عَلَيْهِ أَنْ أَعْلِنْ فَضْلَ وَصِيِّكَ فَقَالَ: رَبِّ إِنَّ الْعَرَبَ قَوْمٌ جُفَاةٌ، لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ كِتَابٌ وَلَمْ يُبْعَثْ إِلَيْهِمْ نَبِيٌّ وَلَا يَعْرِفُونَ فَضْلَ نُبُوَّاتِ الْأَنْبِيَاءِ وَلَا شَرَفَهُمْ وَلَا يُؤْمِنُونَ بِي إِنْ أَنَا أَخْبَرْتُهُمْ بِفَضْلِ أَهْلِ بَيْتِي، فَقَالَ اللّٰهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: «وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ» «وَقُلْ: سَلَامٌ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ» فَذَكَرَ مِنْ فَضْلِ وَصِيِّهِ ذِكْراً فَوَقَعَ النِّفَاقُ فِي قُلُوبِهِمْ، فَعَلِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صلّى الله عليه وآله ذٰلِكَ وَمَا يَقُولُونَ، فَقَالَ اللّٰهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: يَا مُحَمَّدُ: «وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلٰكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللّٰهِ يَجْحَدُونَ» وَلٰكِنَّهُمْ يَجْحَدُونَ بِغَيْرِ حُجَّةٍ لَهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلّى الله عليه وآله يَتَأَلَّفُهُمْ وَيَسْتَعِينُ بِبَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ وَلَا يَزَالُ يُخْرِجُ لَهُمْ شَيْئاً فِي فَضْلِ وَصِيِّهِ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ السُّورَةُ فَاحْتَجَّ عَلَيْهِمْ حِينَ أُعْلِمَ بِمَوْتِهِ وَنُعِيَتْ إِلَيْهِ نَفْسُهُ، فَقَالَ اللّٰهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: «فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَإِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ» يَقُولُ: إِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ عَلَمَكَ وَأَعْلِنْ وَصِيَّكَ فَأَعْلِمْهُمْ فَضْلَهُ عَلَانِيَةً، فَقَالَ صلّى الله عليه وآله: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ — ثَلَاثَ مَرَّاتٍ — ثُمَّ قَالَ: لَأَبْعَثَنَّ رَجُلاً يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، لَيْسَ بِفَرَّارٍ — يُعَرِّضُ بِمَنْ رَجَعَ يُجَبِّنُ أَصْحَابَهُ وَيُجَبِّنُونَهُ — وَقَالَ صلّى الله عليه وآله: عَلِيٌّ سَيِّدُ الْمُؤْمِنِينَ وَقَالَ: عَلِيٌّ عَمُودُ الدِّينِ وَقَالَ: هٰذَا هُوَ الَّذِي يَضْرِبُ النَّاسَ بِالسَّيْفِ عَلَى الْحَقِّ بَعْدِي وَقَالَ: الْحَقُّ مَعَ عَلِيٍّ أَيْنَمَا مَالَ وَقَالَ: إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ، إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِمَا لَنْ تَضِلُّوا: كِتَابَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَهْلَ بَيْتِي عِتْرَتِي، أَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوا وَقَدْ بَلَّغْتُ، إِنَّكُمْ سَتَرِدُونَ عَلَيَّ الْحَوْضَ فَأَسْأَلُكُمْ عَمَّا فَعَلْتُمْ فِي الثَّقَلَيْنِ، وَالثَّقَلَانِ: كِتَابُ اللّٰهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَأَهْلُ بَيْتِي فَلَا تَسْبِقُوهُمْ فَتَهْلِكُوا وَلَا تُعَلِّمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ فَوَقَعَتِ الْحُجَّةُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ صلّى الله عليه وآله وَبِالْكِتَابِ الَّذِي يَقْرَأُهُ النَّاسُ فَلَمْ يَزَلْ يُلْقِي فَضْلَ أَهْلِ بَيْتِهِ بِالْكَلَامِ وَيُبَيِّنُ لَهُمْ بِالْقُرْآنِ «إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً» وَقَالَ عَزَّ ذِكْرُهُ: «وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبٰى»[۴] ثُمَّ قَالَ: «وَآتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهُ» فَكَانَ عَلِيٌّ عليه السلام وَكَانَ حَقُّهُ الْوَصِيَّةَ الَّتِي جُعِلَتْ لَهُ وَالْإِسْمَ الْأَكْبَرَ وَمِيرَاثَ الْعِلْمِ

الشرح ۹۴/۷

انفال ۸/۴۱

وَ آثارَ عِلْمِ النُّبُوَّةِ، فَقالَ: «قُلْ لا أَسْأَلُكُم عَلَيْهِ أَجْراً إِلاَّ الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبىٰ» ثُمَّ قالَ: «وَ إِذَا
الْمَوْؤُدَةُ سُئِلَتْ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ»(1) يَقُولُ أَسْأَلُكُمْ عَنِ الْمَوَدَّةِ الَّتِي أَنْزَلْتُ عَلَيْكُمْ فَضْلَها، مَوَدَّةِ
الْقُرْبىٰ، بِأَيِّ ذَنْبٍ قَتَلْتُمُوهُمْ وَقالَ جَلَّ ذِكْرُهُ: «فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لاتَعْلَمُونَ» قالَ
الْكِتابُ [هُوَ] الذِّكْرُ وَأَهْلُهُ آلُ مُحَمَّدٍ عليهم السلام أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِسُؤالِهِمْ وَلَمْ يُؤْمَرُوا بِسُؤالِ الْجُهّالِ
وَسَمَّى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْقُرْآنَ ذِكْراً فَقالَ تَبارَكَ وَتَعالىٰ: «وَأَنْزَلْنا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنّاسِ
ما نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ» وَقالَ عَزَّ وَجَلَّ: «وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ»(3)
وَقالَ عَزَّ وَجَلَّ: «أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ» وَقالَ عَزَّ وَجَلَّ «وَلَوْ رَدُّوهُ
(إِلَى اللهِ وَ) إِلَى الرَّسُولِ وَإِلىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ» فَرَدَّ الْأَمْرَ أَمْرَ
النّاسِ إِلىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمُ الَّذِينَ أَمَرَ بِطاعَتِهِمْ وَبِالرَّدِّ إِلَيْهِمْ. فَلَمّا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مِنْ
حَجَّةِ الْوَداعِ نَزَلَ عَلَيْهِ جَبْرَئِيلُ عليه السلام فَقالَ: «يا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ ما أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَ
إِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَما بَلَّغْتَ رِسالَتَهُ وَاللهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النّاسِ إِنَّ اللهَ لا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكافِرِينَ»(5) فَنادىٰ
النّاسَ فَاجْتَمَعُوا وَأَمَرَ بِسَمُراتٍ فَقُمَّ شَوْكُهُنَّ، ثُمَّ قالَ صلى الله عليه وآله: [يا] أَيُّهَا النّاسُ مَنْ وَلِيُّكُمْ
وَ أَوْلىٰ بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ؟ فَقالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ، فَقالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلاهُ، اَللّٰهُمَّ والِ
مَنْ والاهُ وَعادِ مَنْ عاداهُ - ثَلاثَ مَرّاتٍ - فَوَقَعَتْ حَسَكَةُ النِّفاقِ فِي قُلُوبِ الْقَوْمِ وَ قالُوا: ما
أَنْزَلَ اللهُ جَلَّ ذِكْرُهُ هٰذا عَلىٰ مُحَمَّدٍ قَطُّ وَما يُرِيدُ إِلاَّ أَنْ يَرْفَعَ بِضَبْعِ ابْنِ عَمِّهِ، فَلَمّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ
أَتَتْهُ الْأَنْصارُ فَقالُوا: يا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ جَلَّ ذِكْرُهُ قَدْ أَحْسَنَ إِلَيْنا وَشَرَّفَنا بِكَ وَبِنُزُولِكَ بَيْنَ
ظَهْرانَيْنا، فَقَدْ فَرَّحَ اللهُ صَدِيقَنا وَكَبَتَ عَدُوَّنا وَقَدْ يَأْتِيكَ وُفُودٌ، فَلاتَجِدُ ما تُعْطِيهِمْ فَيَشْمَتُ
بِكَ الْعَدُوُّ، فَنُحِبُّ أَنْ تَأْخُذَ ثُلُثَ أَمْوالِنا حَتّىٰ إِذا قَدِمَ عَلَيْكَ وَفْدُ مَكَّةَ وَجَدْتَ ما تُعْطِيهِمْ،
فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله عَلَيْهِمْ شَيْئاً وَكانَ يَنْتَظِرُ ما يَأْتِيهِ مِنْ رَبِّهِ فَنَزَلَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام وَ قالَ:
«قُلْ لا أَسْأَلُكُم عَلَيْهِ أَجْراً إِلاَّ الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبىٰ»(6) وَلَمْ يَقْبَلْ أَمْوالَهُمْ، فَقالَ الْمُنافِقُونَ: ما أَنْزَلَ
اللهُ هٰذا عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَما يُرِيدُ إِلاَّ أَنْ يَرْفَعَ بِضَبْعِ ابْنِ عَمِّهِ وَيَحْمِلَ عَلَيْنا أَهْلَ بَيْتِهِ يَقُولُ أَمْسِ:
مَنْ كُنْتُ مَوْلاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلاهُ وَالْيَوْمَ: قُلْ لا أَسْأَلُكُم عَلَيْهِ أَجْراً إِلاَّ الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبىٰ، ثُمَّ نَزَلَ
عَلَيْهِ آيَةُ الْخُمُسِ فَقالُوا: يُرِيدُ أَنْ يُعْطِيَهُمْ أَمْوالَنا وَفَيْئَنا، ثُمَّ أَتاهُ جَبْرَئِيلُ عليه السلام فَقالَ: يا مُحَمَّدُ إِنَّكَ

قَدْ قَضَيْتَ نُبُوَّتَكَ وَاسْتَكْمَلْتَ أَيَّامَكَ فَاجْعَلِ الْإِسْمَ الْأَكْبَرَ وَمِيرَاثَ الْعِلْمِ وَآثَارَ عِلْمِ النُّبُوَّةِ عِنْدَ عَلِيٍّ عليه السلام ، فَإِنِّي لَمْ أَتْرُكِ الْأَرْضَ إِلَّا وَلِيَ فِيهَا عَالِمٌ تُعْرَفُ بِهِ طَاعَتِي وَتُعْرَفُ بِهِ وِلَايَتِي وَيَكُونُ حُجَّةً لِمَنْ يُولَدُ بَيْنَ قَبْضِ النَّبِيِّ إِلَى خُرُوجِ النَّبِيِّ الْآخَرِ ، قَالَ : فَأَوْصَى إِلَيْهِ بِالْإِسْمِ الْأَكْبَرِ وَمِيرَاثِ الْعِلْمِ وَآثَارِ عِلْمِ النُّبُوَّةِ وَأَوْصَى إِلَيْهِ بِأَلْفِ كَلِمَةٍ وَأَلْفِ بَابٍ ، يَفْتَحُ كُلُّ كَلِمَةٍ وَكُلُّ بَابٍ أَلْفَ كَلِمَةٍ وَأَلْفَ بَابٍ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ وصیت کی موسیٰ نے یوشع بن نون کو اور یوشع بن نون نے اولاد ہارون موسیٰ کو کہ اللہ تعالیٰ جس گروہ میں سے جس کو چاہتا ہے انتخاب کر لیتا ہے اور بشارت دی موسیٰ و یوشع نے مسیح کے آنے کی پس جب خدا نے مسیح کو مبعوث کیا تو انھوں نے کہا کہ میرے بعد اولاد اسماعیل سے ایک نبی آنے والا ہے جو میری تصدیق بھی کرے گا اور تمہاری بھی اور (انجیل و توریت کے منسوخ ہونے میں) میرے لئے عذر ہوگا اور تمہارے لئے بھی اور اس کے بعد اس کے مخصوصین اور مستحفیظین کہلائیں گے کیونکہ اللہ نے ان کا یہی نام رکھا ہے کیونکہ وہ حفاظت کرنے والے ہوں گے اسم اکبر کی اور یہ وہ کتاب ہے جس سے ہر شئے جانی جاتی ہے جو انبیاء علیہم السلام کے پاس تھی جیسا کہ خدا فرماتا ہے ہم نے تم سے پہلے رسولوں کو بھیجا اور ہم نے ان کے ساتھ کتاب و میزان نازل کی ۔کتاب اسم اکبر ہے جو مشہور ہے توریت وانجیل وفرقان سے لیکن اتنا ہے نہیں اس میں کتاب نوح وصالح وشعیب وابراہیم بھی ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ یہ پہلے صحیفوں ابراہیم و موسیٰ میں بھی ہے صحف ابراہیم کہاں ہیں صحف ابراہیم اور صحف موسیٰ اسم اکبر ہیں وہ وصیت ایک عالم کے بعد دوسرے عالم کی طرف منتقل ہوتی رہی یہاں تک کہ اس کا سلسلہ حضرت محمد مصطفیٰؐ تک پہنچا ۔ جب حضرت مبعوث ہوئے تو ایمان لائے ان پر دین کی حفاظت کرنے والے اعقاب اور جھٹلایا ان کو بنی اسرائیل نے، رسول خدا نے اللہ کی طرف لوگوں کو بلایا اور راہ خدا میں جہاد کیا ۔پھر خدا نے وحی کی کہ اپنے وصی کے فضائل کا اعلان کرو ۔عرض کی پروردگار ! یہ قوم عرب جاہل ہے ان میں نہ کوئی کتاب آئی نہ کوئی نبی مبعوث ہوا ۔ وہ انبیاء کی نبوت کے فضل و شرف کو جانتے ہی نہیں ۔ وہ مجھ پر ایمان نہ لائیں گے اگر میں ان کو اپنے اہلبیت کی فضیلت سے آگاہ کروں گا ۔ خدا نے فرمایا ان کے بارے میں تم غم نہ کرو، تم ان کے سامنے اپنے وصی کی فضیلت کا ذکر کرو ، ان کے قلوب میں نفاق پیدا ہو جائے گا پس رسول اللہ نے جان لیا کہ یہ ہونے والا ہے ۔خدا نے کہا اے محمد ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ یہ لوگ کہتے ہیں تمہارے سینے میں اس سے تنگی ہوتی ہے بیشک وہ تمہیں نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم آیات خدا سے انکار کرتے ہیں اور یہ ان کا انکار بغیر حجت و دلیل کے ہے رسول اللہ ان کی تالیف قلب کرتے تھے اور بعض کے مقابل بعض سے مدد لیتے تھے اور برابر اپنے وصی کی کوئی نہ کوئی فضیلت بیان کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ سورہ الم نشرح نازل ہوا ۔پس جب اپنی موت کا علم ہوا تو لوگوں کو اپنی موت کی خبر دی اور اس آیت سے لوگوں پر حجت قائم کی اے رسولؐ جب تم کار نبوت سے فارغ ہو جاؤ تو اپنا جانشین مقرر کر دو اور اپنے رب کی طرف چلے آؤ یعنی اپنے وصی کی جانشینی کا

اعلان علانیہ کرو اور سب کے سامنے ان کی فضیلت بیان کرو۔ تب حضرتؐ نے فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے خدا دوست رکھا اسے جو علیؑ کو دوست رکھے اور دشمن رکھے اسے جو علیؑ رکھے (تین بار فرمایا) ... البتہ میں ایسے کو وصی بنا رہا ہوں رسولؐ کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور رسولؐ اسے دوست رکھتے ہیں۔ وہ ایسے لوگوں سے دور رہتا ہے جو اللہ اور جو اپنے ساتھیوں کو بزدل بتلاتے تھے اور ساتھی ان کو، اور یہ بھی فرمایا۔ علی سید المومنین ہیں علی عمود الدین ہیں یہی وہ ہیں جو میرے بعد حق پہ لوگوں کی گردنیں ماریں گے علیؑ جس طرف مائل ہوں گے حق ان کے ساتھ ہوگا اور فرمایا۔ میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں اگر تم نے ان کو پکڑے رکھا تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے وہ دونوں ایک اللہ کی کتاب ہے اور دوسرے میرے اہلبیت میری عترت، لوگو! میری بات سنو، میں نے امرِ حق کی تبلیغ کر دی، تم عنقریب حوض کوثر پر میرے پاس آؤ گے میں تم سے ان دونوں گرانقدر چیزوں کے متعلق سوال کروں گا یعنی اللہ کی کتاب اور اپنی عترت کے متعلق تم ان پر سبقت نہ لے جاؤ۔ ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور ان کو سکھاؤ۔ پڑھاؤ مت، وہ تم سے زیادہ جاننے والے ہیں پس آنحضرتؐ کے اس قول سے ان پر حجت تمام ہو گئی اور خدا کی اس کتاب سے جسے لوگ پڑھتے ہیں پس اہلبیت کی فضیلت، رسولؐ کے کلام، قرآن کے بیان سے لوگوں پر ظاہر ہوتی رہی۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے، خدا ارادہ رکھتا ہے کہ اے اہلبیتؑ! خدا تم سے ہر قسم کی نجاست کو دور رکھے اور پاک رکھے جو حق پاک رکھنے کا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ جو مال غنیمت تم کو ملے اس کا پانچواں حصہ اللہ اور رسولؐ اور ذوی القربیٰ کا ہے اور فرمایا ذوی القربیٰ کا حق ادا کرو۔ اس سے مراد علی ہیں اور ان کا حق وہ وصیت تھی جو ان کے لئے کی گئی اور اسم اکبر اور میراثِ علم آثار نبوت تھے اور فرمایا۔ اے رسولؐ تم کہہ دو کہ میں تم سے ذوی القربیٰ کی محبت کے سوا اور کچھ نہیں چاہتا اور فرمایا جب مودت کے متعلق سوال کیا جائے گا کہ کس گناہ پر قتل کیا گیا یعنی خدا فرماتا ہے کہ میں تم سے سوال کروں گا اس مودت کے متعلق کہ جن کی فضیلت تم پر نازل کی گئی تھی تم نے کس گناہ پر ان کو قتل کیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر تم نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھو اور ذکر سے مراد کتاب ہے اور اہلِ ذکر آل محمد علیہم السلام ہیں خدا نے ان سے سوال کرنے کا حکم دیا ہے نہیں حکم دیا ہے ان کو جاہلوں کے سوال کا اور اللہ نے قرآن کا نام ذکر رکھا ہے جیسا کہ فرماتا ہے اور ہم نے رسولؐ ذکر کو تم پر نازل کیا تاکہ تم لوگوں سے بیان کر دو۔ جو ان کے لئے نازل کیا گیا ہے تاکہ وہ غور و فکر کریں۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ ذکر ہے تمہارے لئے اور تمہاری قوم کے لئے اور عنقریب تم سے پوچھا جائے گا اور فرمایا اللہ نے اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسولؐ کی اور جو تم میں اولی الامر ہیں ان کی اور یہ بھی فرمایا اگر تم اپنے معاملہ میں رجوع کرو گے اللہ کی طرف اور رسول اور اولی الامر کی طرف اور ان میں جو استنباط کرنے والے ہیں وہ اس کو بتا دیں گے پس جن اولی الامر کی طرف رجوع کا حکم دیا گیا ہے وہ وہی ہیں جن کی اطاعت کا حکم ہے جب رسول خدا حج آخر سے واپس ہوئے تو جبرئیل آیہ ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک لے کر آئے۔ یعنی اے رسولؐ جو تم پہ نازل کیا گیا ہے اسے پہنچا دو اور اگر تم نے یہ کام نہ

کیا تو تم نے کار رسالت ہی انجام نہ دیا اور اللہ تو لوگوں کے شر سے بچانے والا ہے اور اللہ کافروں کے گروہ کو ہدایت نہیں کرتا پھر منادی نے ندا دی۔ سب لوگ جمع ہو گئے آپؐ نے ببول کے درختوں کے متعلق حکم دیا کہ ان کے کانٹوں کو جھاڑو سے سمیٹا جائے۔

پھر فرمایا لوگو! بتاؤ تمہارا ولی تمہارے نفسوں سے بہتر کون ہے انھوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسولؐ، فرمایا پس جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے خدا دوست رکھ اس کو جو اسے دوست رکھے۔ اور دشمن رکھ اس کو جو اسے دشمن رکھے تین مرتبہ یہ کلمات کہے۔ پس قوم کے دل میں نفاق کا کانٹا کھٹکا اور کہنے لگے۔ خدا نے ایسا حکم محمد پر ہرگز نازل نہیں کیا بلکہ وہ اس سے اپنے ابن عم کا مرتبہ بلند کرنا چاہتے ہیں جب حضرت مدینہ آئے تو انصار نے حاضر خدمت ہو کر کہا یا۔ رسول اللہ خدا نے ہم پر احسان کیا ہے اور آپ کی وجہ سے ہمیں شرف بخشا ہے آپؐ کے ظہور سے ہمارے دوست خوش ہو گئے اور دشمن دل سوختہ آپؐ کے پاس اطراف و جوانب سے وفد آیا کرتے ہیں اور آپؐ کے پاس کوئی چیز ان کو دینے کے لئے نہیں اس بنا پر ہمارے دشمن شماتت کرتے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ ہم میں سے ہر ایک کا تہائی مال آپ لے لیں تاکہ مکّہ کا وفد جب آئے تو آپ کے پاس ان کو دینے کے لئے مال ہو حضرت نے کوئی جواب نہ دیا اور منتظر وحی رہے۔ جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ اے رسول آپؐ ان سے کہہ دیں کہ میں سوائے اپنے ذوالقربیٰ کی محبت کے اور کچھ نہیں چاہتا۔ پھر آیہ خمس نازل ہوئی تو منافق کہنے لگے۔ رسولؐ چاہتے ہیں کہ ہمارے اموال اور مال غنیمت میں سے اپنے اہلبیتؑ کو دیں۔ پس جبرئیل آئے اور کہا اے محمدؐ آپ نے نبوت کو پورا کر دیا اور اپنے ایام کو ختم کر دیا۔ لہذا اب اسم اکبر، میراثِ علم اور آثارِ علم نبوت، علیؑ کے سپرد کر دو۔ میں اس حال میں زمین کو نہیں چھوڑوں گا کہ اس میں کوئی ایسا عالم نہ ہو، جس سے میری اطاعت اور میری ولایت کا تعارف ہو اور حجت ہو ان لوگوں کے لئے جو نبی کی وفات کے بعد وصی یعنی بارہویں امام کے خروج تک پیدا ہوں۔ پس حضرت نے وصیت کی علی علیہ السلام کو اسم اکبر کی اور میراث علم اور آثار علم نبوت اور وصیت کی ہزار کلموں کی اور ہزار باب کی کہ ہر ایک کلمہ اور ہر باب سے ہر کلمے اور ہزار باب منکشف ہوئے۔

٤- عَلِيُّ بْنُ إِبْرٰاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ وَ صٰالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعْمَرٍ العَطّٰارِ ، عَنْ بَشِيرٍ الدَّهّٰانِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قٰالَ: قٰالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ: ادْعُوا لِي خَلِيلِي ، فَأَرْسَلَتٰا إِلَىٰ أَبَوَيْهِمٰا فَلَمّٰا نَظَرَ إِلَيْهِمٰا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله أَعْرَضَ عَنْهُمٰا ثُمَّ قٰالَ ادْعُوا لِي خَلِيلِي ، فَأُرْسِلَ إِلَىٰ عَلِيٍّ فَلَمّٰا نَظَرَ إِلَيْهِ أَكَبَّ عَلَيْهِ يُحَدِّثُهُ . فَلَمّٰا خَرَجَ لَقِيٰاهُ ، فَقٰالا لَهُ : مٰا حَدَّثَكَ خَلِيلُكَ ؟ فَقٰالَ: حَدَّثَنِي أَلْفَ بٰابٍ يَفْتَحُ كُلُّ بٰابٍ أَلْفَ بٰابٍ .

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مرض الموت میں میرے پاس میرے خلیل کو بلاؤ پس دونوں بیبیوں نے اپنے اپنے باپ کو بلا لیا۔ جب ان کو رسولؐ نے دیکھا تو اپنا منہ پھیر لیا اور فرمایا میرے دوست کو بلاؤ۔ پس علی کو بلایا گیا۔ حضرت ان پر جھکے اور باتیں کیں۔ جب علیؑ نکلے تو دونوں نے پوچھا آپؑ سے آپؐ کے

خلیل نے کیا کہا فرمایا مجھے ہزار باب علم کے تعلیم کئے اور ہر باب سے ہزار باب میرے اوپر منکشف ہو گئے۔

٥- أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: عَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله عَلِيّاً عليه السلام أَلْفَ حَرْفٍ كُلُّ حَرْفٍ يَفْتَحُ أَلْفَ حَرْفٍ.

امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی کو ہزار حرف تعلیم کئے اور ہزار حرف اور ان پر منکشف ہو گئے۔

٦- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ فِي ذُؤَابَةِ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله صَحِيفَةٌ صَغِيرَةٌ، فَقُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام: أَيُّ شَيْءٍ كَانَ فِي تِلْكَ الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ: هِيَ الْأَحْرُفُ الَّتِي يَفْتَحُ كُلُّ حَرْفٍ أَلْفَ حَرْفٍ، قَالَ أَبُو بَصِيرٍ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللَّهِ عليه السلام: فَمَا خَرَجَ مِنْهَا حَرْفَانِ حَتَّى السَّاعَةِ.

٦- امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ کے قبضہ شمشیر میں ایک چھوٹا سا صحیفہ تھا۔ ابوبصیر کہتے ہیں میں نے پوچھا اس صحیفہ میں کیا تھا فرمایا وہ حروف تھے کہ ہر حرف سے ہزار حرف اور ظاہر ہوتے تھے اور یہ بھی فرمایا کہ ان میں سے دو حرف بھی اب تک ظاہر نہیں ہوئے۔

٧- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ فُضَيْلِ [بْنِ] سُكَّرَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام: جُعِلْتُ فِدَاكَ، هَلْ لِلْمَاءِ الَّذِي يُغَسَّلُ بِهِ الْمَيِّتُ حَدٌّ مَحْدُودٌ؟ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله قَالَ لِعَلِيٍّ عليه السلام: إِذَا أَنَا مِتُّ فَاسْتَقِ سِتَّ قِرَبٍ مِنْ مَاءِ بِئْرِ غَرْسٍ فَغَسِّلْنِي وَكَفِّنِّي وَحَنِّطْنِي فَإِذَا فَرَغْتَ مِنْ غُسْلِي وَكَفْنِي فَخُذْ بِجَوَامِعِ كَفَنِي وَأَجْلِسْنِي ثُمَّ سَلْنِي عَمَّا شِئْتَ، فَوَاللَّهِ لَا تَسْأَلُنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَجَبْتُكَ فِيهِ.

٧- راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہوں میت کے غسل کے پانی کی حد کیا ہے فرمایا کہ رسول اللہ نے علی علیہ السلام سے کہا کہ اگر میں مرجاؤں تو چاہ غرس (مدینہ کا کنواں) سے چھ بڑے ڈول پانی کے لینا مجھے غسل و کفن دینا اور حنوط کرنا اور جب غسل و کفن سے فارغ ہونا تو مجھے کفن سمیت بٹھا دینا اور جو چاہنا دریافت کرنا۔ پس خدا کی قسم جو تم پوچھو گے جواب دوں گا۔

٨ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : قَالَ : لَمَّا حَضَرَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله الْمَوْتُ دَخَلَ عَلَيْهِ عَلِيٌّ عليه السلام فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ يَا عَلِيُّ ! إِذَا أَنَا مِتُّ فَغَسِّلْنِي وَ كَفِّنِّي ثُمَّ أَقْعِدْنِي وَسَلْنِي وَاكْتُبْ .

٨ ـ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب رسول اللہ کی موت کا وقت آیا تو حضرت علی علیہ السلام کو اپنی ردا میں داخل کر کے فرمایا تم مجھے غسل و کفن دینا، پھر مجھے بٹھانا اور جو چاہنا پوچھ لینا۔

٩ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ شَبَابٍ الصَّيْرَفِيِّ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ رِبَاطٍ قَالَ : دَخَلْتُ أَنَا وَ كَامِلٌ التَّمَّارُ عَلَىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقَالَ لَهُ كَامِلٌ : جُعِلْتُ فِدَاكَ حَدِيثٌ رَوَاهُ فُلَانٌ ؟ فَقَالَ : اذْكُرْهُ ، فَقَالَ : حَدَّثَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله حَدَّثَ عَلِيّاً عليه السلام بِأَلْفِ بَابٍ يَوْمَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله ، كُلُّ بَابٍ يَفْتَحُ أَلْفَ بَابٍ ، فَذَٰلِكَ أَلْفُ أَلْفِ بَابٍ ، فَقَالَ : لَقَدْ كَانَ ذَٰلِكَ ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ فَظَهَرَ ذَٰلِكَ لِشِيعَتِكُمْ وَمَوَالِيكُمْ ؟ فَقَالَ : يَا كَامِلُ ! بَابٌ أَوْ بَابَانِ فَقُلْتُ [لَهُ] : جُعِلْتُ فِدَاكَ فَمَا يُرْوَىٰ مِنْ فَضْلِكُمْ مِنْ أَلْفِ أَلْفِ بَابٍ إِلَّا بَابٌ أَوْ بَابَانِ ؟ قَالَ : فَقَالَ : وَمَا عَسَيْتُمْ أَنْ تَرْوُوا مِنْ فَضْلِنَا ، مَا تَرْوُونَ مِنْ فَضْلِنَا إِلَّا أَلْفاً غَيْرَ مَعْطُوفَةٍ

٩ ـ یونس بن رباط سے مروی ہے کہ میں اور کامل تمّار امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آئے۔ کامل نے کہا میں آپ پر فدا ہوں ایک حدیث فلاں بن فلاں بیان کرتا ہے فرمایا بیان کرو وہ کیا ہے کہ نبیؐ نے علیؑ کو بوقتِ وفات ایکہزار باب علم کے تعلیم فرمائے اور ہر باب سے علم کا ایک ایک ہزار باب اور کھل گئے۔ فرمایا ٹھیک ہے۔ میں نے کہا کہ آپ کے شیعوں یا دوستوں کو یہ معلوم ہیں فرمایا ایک باب یا دو باب، میں نے کہا آپ کی فضیلت سے نہیں بیان کئے جاتے مگر ایک یا دو باب کے فرمایا عنقریب تم ہماری فضیلت سے نہ بیان کرو گے مگر ایک الف غیر مربوط یعنے بہت ہی کم۔

چونسٹھواں باب (الف)

اشارہ اور نص امامت امام حسن علیہ السلام

(بَابُ) ۶۴ (الف)

الْإِشَارَةِ وَالنَّصِّ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ وَ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: شَهِدْتُ وَصِيَّةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام حِينَ أَوْصَى إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ عليه السلام وَأَشْهَدَ عَلَى وَصِيَّتِهِ الْحُسَيْنَ عليه السلام وَمُحَمَّداً عليهما السلام وَجَمِيعَ وُلْدِهِ وَرُؤَسَاءَ شِيعَتِهِ وَأَهْلَ بَيْتِهِ، ثُمَّ دَفَعَ إِلَيْهِ الْكِتَابَ وَالسِّلَاحَ وَ قَالَ لِابْنِهِ الْحَسَنِ عليه السلام: يَا بُنَيَّ؛ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله أَنْ أُوصِيَ إِلَيْكَ وَأَنْ أَدْفَعَ إِلَيْكَ كُتُبِي وَسِلَاحِي كَمَا أَوْصَى إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَدَفَعَ إِلَيَّ كُتُبَهُ وَ سِلَاحَهُ وَ أَمَرَنِي أَنْ آمُرَكَ إِذَا حَضَرَكَ الْمَوْتُ أَنْ تَدْفَعَهَا إِلَى أَخِيكَ الْحُسَيْنِ عليه السلام، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ابْنِهِ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَقَالَ: وَأَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله أَنْ تَدْفَعَهَا إِلَى ابْنِكَ هَذَا، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام ثُمَّ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ: وَ أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله أَنْ تَدْفَعَهَا إِلَى ابْنِكَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَاقْرَأْهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَمِنِّي السَّلَامَ.

ا۔ سلیم بن قیس سے مروی ہے کہ میں اس وقت موجود تھا جب امیرالمومنین نے اپنے فرزند حسنؑ کے متعلق وصیت کی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اس وقت امام حسینؑ، محمد حنفیہ اور حضرت علیؑ کی تمام اولاد اور آپ کے شیعہ رؤسا اہلبیت موجود تھے۔ حضرت نے کتاب اور سلاح امام حسن علیہ السلام کو دے کر فرمایا۔ بیٹا رسول اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے لئے وصیت کروں اور اپنی کتابیں اور ہتھیار اسی طرح تمہیں دوں جس طرح رسول اللہ صلعم نے اپنی کتابیں اور ہتھیار مجھے دیئے اور مجھے حکم دیا کہ تمہیں حکم دوں کہ جب تمہاری وفات کا وقت قریب آئے تو یہ چیزیں اپنے بھائی حسینؑ کے سپرد کرنا۔ پھر حسین سے فرمایا، رسول اللہ نے تم کو حکم دیا ہے کہ یہ چیزیں اپنے اس بیٹے کے سپرد کرنا اور علی بن الحسین کا ہاتھ پکڑ کر کہا تم کو رسول اللہؐ نے حکم دیا ہے کہ یہ چیزیں اپنے بیٹے محمد بن علی کے سپرد کرنا اور رسول اللہ کی اور میری طرف سے ان کو سلام کہنا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ لَمَّا حَضَرَهُ الَّذِي حَضَرَهُ قَالَ

لِابْنِهِ الْحَسَنِ : اُدْنُ مِنِّي حَتَّى اُسِرَّ إِلَيْكَ مَا أَسَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَيَّ وَ أَئْتَمِنَكَ عَلَى مَا ائْتَمَنَنِي عَلَيْهِ . فَفَعَلَ .

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب امیرالمومنین علیہ السلام کی وفات کا وقت آیا تو اپنے بیٹے امام حسنؑ سے فرمایا کہ میرے پاس آؤ تاکہ وہ اسرار تمہیں تعلیم کروں جو رسول اللہؐ نے مجھے تعلیم کئے اور امین بناؤں ان چیزوں کا جن کا رسول اللہ نے مجھے امین بنایا اس کے بعد اسرار امامت آپؑ نے تعلیم کئے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي الْأَجْلَحُ وَسَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ وَدَاوُدُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ وَ زَيْدٌ الْيَمَامِيُّ قَالُوا : حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ : أَنَّ عَلِيّاً ؑ حِينَ سَارَ إِلَى الْكُوفَةِ اسْتَوْدَعَ اُمَّ سَلَمَةَ كُتُبَهُ وَ الْوَصِيَّةَ ، فَلَمَّا رَجَعَ الْحَسَنُ ؑ دَفَعَتْهَا إِلَيْهِ .

وَفِي نُسْخَةِ الصَّفْوَانِيِّ :

۳۔ راوی کہتا ہے کہ جب حضرت علی علیہ السلام کوفہ کی طرف روانہ ہوئے تو اپنی کتابیں اُم سلمہ کے سپرد کیں اور وصیت بھی کہ جب امام حسنؑ مدینہ آئے تو اُم سلمہ نے وہ چیزیں ان کے سپرد کر دیں۔

٤ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ ؑ أَنَّ عَلِيّاً صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ حِينَ سَارَ إِلَى الْكُوفَةِ ، اسْتَوْدَعَ اُمَّ سَلَمَةَ كُتُبَهُ وَ الْوَصِيَّةَ فَلَمَّا رَجَعَ الْحَسَنُ ؑ دَفَعَتْهَا إِلَيْهِ .

۴۔ جب حضرت علیؑ کوفہ روانہ ہوئے تو اپنی کتابیں جناب اُم سلمہ کو دیں اور وصیت بھی کی کہ جب امام حسنؑ مدینہ آئیں تو اُم سلمہ وہ چیزیں ان کے سپرد کر دیں۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ : أَوْصَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ؑ إِلَى الْحَسَنِ وَأَشْهَدَ عَلَى وَصِيَّتِهِ الْحُسَيْنَ وَمُحَمَّداً ؑ وَجَمِيعَ وُلْدِهِ وَ رُؤَسَاءَ شِيعَتِهِ وَأَهْلَ بَيْتِهِ ، ثُمَّ دَفَعَ إِلَيْهِ الْكِتَابَ وَالسِّلَاحَ ، ثُمَّ قَالَ لِابْنِهِ الْحَسَنِ : يَا بُنَيَّ أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ اُوصِيَ إِلَيْكَ وَأَنْ أَدْفَعَ إِلَيْكَ كُتُبِي وَسِلَاحِي كَمَا أَوْصَى إِلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَدَفَعَ إِلَيَّ كُتُبَهُ وَ سِلَاحَهُ وَ أَمَرَنِي أَنْ آمُرَكَ إِذَا حَضَرَكَ الْمَوْتُ أَنْ تَدْفَعَهُ إِلَى أَخِيكَ الْحُسَيْنِ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ابْنِهِ الْحُسَيْنِ وَ قَالَ :

أَمَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تَدْفَعَهُ إِلَى ابْنِكَ هٰذا ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ ابْنِ ابْنِهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، ثُمَّ قالَ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ : يا بُنَيَّ وَأَمَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تَدْفَعَهُ إِلَى ابْنِكَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَ أَقْرِئْهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمِنِّي السَّلامَ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ ، فَقالَ : يا بُنَيَّ أَنْتَ وَلِيُّ الْأَمْرِ وَ وَلِيُّ الدَّمِ ، فَإِنْ عَفَوْتَ فَلَكَ وَإِنْ قَتَلْتَ فَضَرْبَةٌ مَكانَ ضَرْبَةٍ وَلا تَأْثَمْ .

۵ - امام باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا امیرالمومنین علیہ السلام نے وصیت کی امام حسن علیہ السلام کو اور گواہ کیا اپنی وصیت پر امام حسینؑ اور محمد حنفیہ کو اور اپنی تمام اولاد اور رؤسائے شیعہ اور اپنے اہلبیتؑ کو پھر اپنی کتاب اور تبرکات امام حسنؑ کو دیئے اور فرمایا مجھے رسول اللہ نے حکم دیا ہے کہ تم کو اپنا وصی بناؤں اور کتاب و ہتھیار اسی طرح تمہارے حوالے کر دوں جس طرح رسول اللہ نے میرے حوالے کئے تھے اور تم کو حکم دوں کہ جب تمہاری موت آئے تو یہ چیزیں اپنے بھائی حسینؑ کے سپرد کرنا۔ پھر اپنے فرزند حسینؑ سے فرمایا رسول اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تم یہ چیزیں اپنے فرزند علی بن الحسینؑ کے سپرد کر دینا اور علی بن الحسینؑ سے فرمایا کہ رسول اللہ نے حکم دیا ہے کہ تم ان کو اپنے فرزند محمد بن علی کو دینا اور رسولؐ اللہ کی اور میری طرف سے ان کو سلام کہنا۔ پھر امام حسنؑ سے فرمایا تم ولی امر ہو اور قصاص لینے کے مجاز ہو اگر میں قتل ہو جاؤں تو تم ایک ضرب کے بدلے ایک ہی ضرب لگانا اور زیادتی کر کے گنہگار نہ ہونا۔

٦ - الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَسَنِيُّ رَفَعَهُ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ إِبْراهِيمَ بْنِ إِسْحاقَ الْأَحْمَرِيِّ رَفَعَهُ قالَ : لَمّا ضُرِبَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام حَفَّ بِهِ الْعُوّادُ وَقِيلَ لَهُ : يا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَوْصِ فَقالَ: اثْنُوا لِي وِسادَةً ثُمَّ قالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَقَّ قَدْرِهِ مُتَّبِعِينَ أَمْرَهُ وَأَحْمَدُهُ كَما أَحَبَّ وَلا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْواحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ كَما انْتَسَبَ[1] أَيُّهَا النّاسُ كُلُّ امْرِءٍ لاقٍ فِي فِرارِهِ ما مِنْهُ يَفِرُّ وَالْأَجَلُ مَساقُ النَّفْسِ إِلَيْهِ وَالْهَرَبُ مِنْهُ مُوافاتُهُ كَمِ اطَّرَدْتُ الْأَيّامَ أَبْحَثُها عَنْ مَكْنُونِ هٰذَا الْأَمْرِ فَأَبَى اللهُ عَزَّ ذِكْرُهُ إِلّا إِخْفاءَهُ ، هَيْهاتَ عِلْمٌ مَكْنُونٌ ، أَمّا وَصِيَّتِي فَأَنْ لا تُشْرِكُوا بِاللهِ جَلَّ ثَناؤُهُ شَيْئاً وَ مُحَمَّداً ﷺ فَلا تُضَيِّعُوا سُنَّتَهُ أَقِيمُوا هٰذَيْنِ الْعَمُودَيْنِ وَأَوْقِدُوا هٰذَيْنِ الْمِصْباحَيْنِ ، وَخَلاكُمْ ذَمٌّ ما لَمْ تَشْرُدُوا[2] حُمِّلَ كُلُّ امْرِءٍ مَجْهُودَهُ وَخُفِّفَ عَنِ الْجَهَلَةِ ، رَبٌّ رَحِيمٌ وَإِمامٌ عَلِيمٌ وَ دِينٌ قَوِيمٌ ، أَنَا بِالْأَمْسِ صاحِبُكُمْ وَ [أَنَا] الْيَوْمَ عِبْرَةٌ لَكُمْ وَ غَداً مُفارِقُكُمْ إِنْ تَثْبُتِ الْوَطْأَةُ فِي هٰذِهِ الْمَزَلَّةِ[1] فَذاكَ الْمُرادُ وَ إِنْ تَدْحَضِ الْقَدَمُ ، فَإِنّا كُنّا فِي أَفْياءِ أَغْصانٍ وَ ذَرَى رِياحٍ وَ تَحْتَ ظِلِّ غَمامَةٍ اضْمَحَلَّ فِي الْجَوِّ مُتَلَفِّقُها[2] وَ عَفا فِي الْأَرْضِ مَخَطُّها ، وَإِنَّما كُنْتُ جاراً جاوَرَكُمْ بَدَنِي

أَيَّاماً وَ سَتَعْقُبُونَ مِنِّي جُثَّةً خَلاءً ، سَاكِنَةً بَعْدَ حَرَكَةٍ وَ كَاظِمَةً بَعْدَ نُطْقٍ ، لِيَعِظَكُمْ هُدُوِّي وَخُفُوتُ إِطْرَاقِي وَسُكُونُ أَطْرَافِي، فَإِنَّهُ أَوْعَظُ لَكُمْ مِنَ النَّاطِقِ الْبَلِيغِ ، وَدَّعْتُكُمْ وِدَاعَ مُرْصِدٍ لِلتَّلاقِي، غَداً تَرَوْنَ أَيَّامِي وَيَكْشِفُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ سَرَائِرِي وَتَعْرِفُونِي بَعْدَ خُلُوِّ مَكَانِي وَقِيَامِ غَيْرِي مَقَامِي ، إِنْ أَبْقَ فَأَنَا وَلِيُّ دَمِي وَإِنْ أَفْنَ فَالْفَنَاءُ مِيعَادِي [وَإِنْ أَعْفُ] فَالْعَفْوُ لِي قُرْبَةٌ وَلَكُمْ حَسَنَةٌ فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا، أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَكُمْ، فَيَالَهَا حَسْرَةً عَلَى كُلِّ ذِي غَفْلَةٍ أَنْ يَكُونَ عُمُرُهُ عَلَيْهِ حُجَّةً أَوْ تُؤَدِّيَهُ أَيَّامُهُ إِلَى شِقْوَةٍ ، جَعَلَنَا اللهُ وَإِيَّاكُمْ مِمَّنْ لَا يُقَصِّرُ بِهِ عَنْ طَاعَةِ اللهِ رَغْبَةٌ أَوْ تَحِلُّ بِهِ بَعْدَ الْمَوْتِ نَقْمَةٌ ، فَإِنَّمَا نَحْنُ لَهُ وَبِهِ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْحَسَنِ عليه السلام فَقَالَ: يَا بُنَيَّ ضَرْبَةٌ مَكَانَ ضَرْبَةٍ وَلَا تَأْثَمْ .

۱۔ راوی کہتا ہے کہ جب امیرالمومنین کے مسجد میں ضرب لگی تو عیادت کرنے والے لوگ جمع ہوئے اور کہنے لگے اے امیرالمومنین وصیت کیجیے۔ فرمایا میری بیٹھ کے پیچھے تکیہ لگا دو۔ پھر فرمایا۔ حمد ہے اس ذات کے لئے جس کے امر کے تابع بقدر اپنی طاقت کے حمد کرتے ہیں اور میں حمد کرتا ہوں اس کی جو اسے پسند ہے کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے وہ واحد و احد و صمد ہے اے لوگو! ہر شخص ملاقات کرے گا اس سے جس سے بچنے کی کوئی راہ نہیں۔ موت ہر نفس کو اپنی طرف کھینچنے والی ہے اور جس سے بھاگتا ہے سو ہے بہت دن ایسے آئے کہ میں نے اس امر کو آشکارا کرنا چاہا لیکن خدا کو اس کا پوشیدہ رکھنا ہی منظور ہوا اس امر مکنون پر اطلاع پانا بہت دور ہے میری وصیت یہ ہے کہ اللہ کی ذات میں کسی کو شریک نہ کرو اور سنت محمد مصطفےٰ کو ضائع نہ کرو اور دین کے ان دونوں ستونوں کو قائم رکھو اور ان دونوں چراغوں کو روشن رکھو، تمہاری فروگذاشت قابل مذمت ہوگی ہر شخص کو تکلیف دی گئی بقدر اس کی طاقت کے اور جاہلوں کے بار کو ہلکا کیا گیا ہے یعنی جو نہیں جانتے اس میں فتویٰ نہ دو۔ تمہارا رب رحیم ہے تکلیف مالایطاق نہیں دیتا اور تمہارا امام ہر مشکل کا جاننے والا ہے اور تمہارا دین استوار ہے میں کل تمہارا حاکم تھا اور آج تمہارے لئے عبرت ہوں اور کل تم سے جدا ہونے والا ہوں۔

اگر اس منزل پر قدم جمے رہے (میں زندہ رہا) تو مراد بر آئی اور اگر قدم میں لغزش ہوئی (موت آگئی) تو ہم ہیں ہی شاخوں کے سایہ میں ہوا کی گزرگاہ میں، بادل کے سایہ میں جو افق آسمان پر پھیل کر ہلکا پڑ چکا ہے اور زمین و آسمان میں اس کے اجزا متفرق ہو چکے ہیں میرا بدن کچھ دن تمہارا ہمسایہ رہا۔ پھر میرا یہ جسم تمہارے سامنے ہوگا جو ایک قالب بے روح ہوگا ساکن ہوگا حرکت کے بعد خاموش ہوگا گویائی کے بعد، البتہ تمہارے لئے میری خاموشی پند آموز ہوگی اور میرے بر از ضیاع کلام کا ختم ہو جانا اور میرے اجزا ارکا بے حس ہو جانا تمہارے لئے نصیحت کرنے والا ہوگا۔ اس طور کہ ایک ناطق بلیغ خاموش ہے اور وداع کرنا ایسی ذات کو جو تمہاری ملاقات کا مشتاق رہتا ہے کل روز قیامت تم میری حکومت کو دیکھو گے اس

روز خداوند عالم ان اسرار کو جو میرے دل میں مخفی ہیں آشکارا کرے گا تب تم پہچانو گے مجھے، میرے یہ مکان خالی کرنے کے بعد اور میری جگہ میرے غیر کے آنے کے بعد (یعنی اعراف و صراط و کوثر وغیرہ پر مجھے پہچانو گے) اگر میں باقی رہا یعنی اس ضرب کے بعد زندہ رہ گیا تو اپنے خون کا ولی میں خود ہوں گا اور اگر مر جاؤں تو فنا میری وعدہ گاہ ہے اور اگر میں معاف کر دوں تو میرے لئے یہ عفو درجۂ قرابت ایزدی ہوگا اور تمہارے لئے نیکی، پس عفو کرو اور درگزر کرو۔ کیا تم کو یہ پسند نہیں کہ خدا تمہارے گناہ بخش دے پس لوگو حیرت کا مقام ہے ہر غفلت پر کہ اس کی اس پر حجت قرار پائی اور اس کی زندگی کا زمانہ بدبختی میں گزرا ہو۔ خدا ہمیں اور تمہیں ان لوگوں میں سے قرار دے جنھوں نے طاعت خدا میں کوتاہی نہیں کی اور برغبت عبادت کرتے ہیں اور مرنے کے بعد ان کے لئے عذاب نہ ہو، ہمارا نیکی کرنا اور بدی سے بچنا سب اللہ کی مدد سے ہے پھر امام حسنؑ سے فرمایا۔ ایک ضربت کے بدلے میں تم قاتل کو ایک ہی ضرب لگانا اور زیادہ کر کے گناہ نہ کرنا۔

٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْعَقِيلِيِّ يَرْفَعُهُ قَالَ: قَالَ: لَمَّا ضَرَبَ ابْنُ مُلْجَمٍ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام، قَالَ لِلْحَسَنِ: يَا بُنَيَّ إِذَا أَنَامِتُّ فَاقْتُلِ ابْنَ مُلْجَمٍ وَ احْفِرْ لَهُ فِي الْكُنَاسَةِ ـ وَوَصَفَ الْعَقِيلِيُّ الْمَوْضِعَ عَلَى بَابِ طَاقِ الْمَحَامِلِ مَوْضِعُ الشَّوَّاءِ وَالرَّوَّاسِ ـ ثُمَّ ارْمِ بِهِ فِيهِ، فَإِنَّهُ وَادٍ مِنْ أَوْدِيَةِ جَهَنَّمَ.

۷۔ راوی کہتا ہے کہ جب ابن ملجم نے حضرت علیؑ کو ضرب لگائی تو آپ نے امام حسنؑ سے فرمایا۔ اگر میں مر جاؤں تو ابن ملجم کو قتل کر کے کوفہ کے کوڑے گھر میں دبا دینا۔

پینسٹھواں باب

اشارہ اور نص امامت امام حسین علیہ السلام پر

((بَابُ) ٦۵

الْإِشَارَةِ وَالنَّصِّ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ (قَالَ الْكُلَيْنِيُّ) وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنِ ابْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: لَمَّا حَضَرَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عليهما السلام الْوَفَاةُ قَالَ لِلْحُسَيْنِ عليه السلام يَا أَخِي إِنِّي أُوصِيكَ بِوَصِيَّةٍ فَاحْفَظْهَا، إِذَا أَنَامِتُّ فَهَيِّئْنِي ثُمَّ وَجِّهْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله لِأُحْدِثَ بِهِ عَهْداً

ثُمَّ اصْرِفْنِي إِلىٰ أُمّي عَلَيْهَا السَّلامُ ثُمَّ رُدَّنِي فَادْفِنِّي بِالْبَقيعِ وَاعْلَمْ أَنَّهُ سَيُصيبُني مِنْ عائِشَةَ ما يَعْلَمُ اللهُ وَالنّاسُ صَنيعَها وَعَداوَتَها لِلّهِ وَلِرَسُولِهِ وَعَداوَتَها لَنا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَلَمّا قُبِضَ الْحَسَنُ عليه السلام [وَ] وُضِعَ عَلَى السَّريرِ ثُمَّ انْطَلَقُوا بِهِ إِلىٰ مُصَلّىٰ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله الَّذي كانَ يُصَلّي فيهِ عَلَى الْجَنائِزِ فَصَلّىٰ عَلَيْهِ الْحُسَيْنُ عليه السلام وَ حُمِلَ وَ اُدْخِلَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَمّا اُوقِفَ عَلىٰ قَبْرِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ذَهَبَ ذُو الْعُوَيْنَيْنِ(۱) إِلىٰ عائِشَةَ فَقالَ لَها: إِنَّهُمْ قَدْ أَقْبَلُوا بِالْحَسَنِ لِيَدْفِنُوهُ مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَخَرَجَتْ مُبادِرَةً عَلىٰ بَغْلٍ بِسَرْجٍ۔ فَكانَتْ أَوَّلَ امْرَأَةٍ رَكِبَتْ فِي الْإِسْلامِ سَرْجاً۔ فَقالَتْ: نَحُّوا ابْنَكُمْ، عَنْ بَيْتي، فَإِنَّهُ لايُدْفَنُ في بَيْتي وَيُهْتَكُ عَلىٰ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله حِجابُهُ فَقالَ لَهَا الْحُسَيْنُ عليه السلام: قَديماً هَتَكْتِ أَنْتِ وَأَبُوكِ حِجابَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَأَدْخَلْتِ عَلَيْهِ بَيْتَهُ مَنْ لايُحِبُّ قُرْبَهُ وَإِنَّ اللهَ سائِلُكِ عَنْ ذٰلِكِ يا عائِشَةُ.

۱۔ راوی کہتاہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ جب امام حسنؑ کی وفات کا وقت آیا تو امام حسین علیہ السلام سے کہا۔ اے برادر میں تم کو ایک وصیت کرتا ہوں اس پر نظر رکھنا جب میں مرجاؤں تو میرا جنازہ تیار کرنا، میرا رُخ قبرِ رسولؐ کی طرف کرنا تاکہ اُن سے اپنے عہد کو تازہ کروں پھر میرا رُخ والدہ گرامی کی قبر کی طرف کرنا، پھر مجھے بقیع میں دفن کردینا اور جان لو کہ مجھے عائشہ کی طرف سے وہ تکلیف پہنچے گی جسے اللہ بھی جانتاہے اور وہ لوگ بھی اس کی کارگزاری کو سمجھتے ہیں کہ ان کو اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے ہم اہلبیت سے جو عداوت ہے پس جب امام حسنؑ کا انتقال ہوگیا اور جنازہ تیار ہوا اور ان کو لے گئے مسجد رسول میں اس مقام پر جہاں آنحضرت مُردوں پر نماز پڑھا کرتے تھے تو امام حسینؑ نے نماز جنازہ پڑھی اور اس کے بعد قبر رسول کی طرف چلے تو ایک ابلیس صفت نے جاکر عائشہ کو خبر کردی۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمانَ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ بَعْضِ أَصْحابِنا، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: لَمّا حَضَرَتِ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عليهما السلام الْوَفاةُ، قالَ: يا قَنْبَرُ! انْظُرْ هَلْ تَرىٰ مِنْ وَراءِ بابِكَ مُؤْمِناً مِنْ غَيْرِ آلِ مُحَمَّدٍ عليهم السلام؟ فَقالَ: اللهُ تَعالىٰ وَرَسُولُهُ وَابْنُ رَسُولِهِ أَعْلَمُ بِهِ مِنّي، قالَ: ادْعُ لي مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ، فَأَتَيْتُهُ فَلَمّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ، قالَ: هَلْ حَدَثَ إِلّا خَيْرٌ؟ قُلْتُ: أَجِبْ أَبا مُحَمَّدٍ فَعَجَّلَ عَلىٰ شِسْعِ نَعْلِهِ، فَلَمْ يُسَوِّهِ وَخَرَجَ مَعي يَعْدُو، فَلَمّا قامَ بَيْنَ يَدَيْهِ سَلَّمَ، فَقالَ لَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليهما السلام: اجْلِسْ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِثْلُكَ يَغيبُ عَنْ سَماعِ كَلامٍ يَحْيىٰ بِهِ الْأَمْواتُ وَيَمُوتُ بِهِ الْأَحْياءُ، كُونُوا أَوْعِيَةَ الْعِلْمِ وَمَصابيحَ الْهُدىٰ، فَإِنَّ ضَوْءَ النَّهارِ بَعْضُهُ أَضْوَءُ مِنْ بَعْضٍ، أَما عَلِمْتَ أَنَّ اللهَ جَعَلَ وُلْدَ إِبْراهيمَ عليه السلام أَئِمَّةً وَ فَضَّلَ

بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَآتٰى دَاوُدَ عليه السلام زَبُوراً وَقَدْ عَلِمْتَ بِمَا اسْتَأْثَرَ بِهِ مُحَمَّداً ﷺ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ! إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكَ الْحَسَدَ وَإِنَّمَا وَصَفَ اللهُ بِهِ الْكَافِرِينَ، فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «كُفَّاراً حَسَداً مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ» وَلَمْ يَجْعَلِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلشَّيْطَانِ عَلَيْكَ سُلْطَاناً يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ: أَلَا اُخْبِرُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ أَبِيكَ فِيكَ؟ قَالَ: بَلٰى. قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاكَ عليه السلام يَقُولُ يَوْمَ الْبَصْرَةِ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَبُرَّنِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَلْيَبُرَّ مُحَمَّداً وَلَدِي، يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ! لَوْ شِئْتُ أَنْ اُخْبِرَكَ وَأَنْتَ نُطْفَةٌ فِي ظَهْرِ أَبِيكَ لَأَخْبَرْتُكَ، يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ! أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عليهما السلام بَعْدَ وَفَاةِ نَفْسِي وَمُفَارَقَةِ رُوحِي جِسْمِي إِمَامٌ مِنْ بَعْدِي وَعِنْدَ اللهِ جَلَّ اسْمُهُ فِي الْكِتَابِ وِرَاثَةً مِنَ النَّبِيِّ ﷺ أَضَافَهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِي وِرَاثَةِ أَبِيهِ وَاُمِّهِ فَعَلِمَ اللهُ أَنَّكُمْ خِيَرَةُ خَلْقِهِ فَاصْطَفٰى مِنْكُمْ مُحَمَّداً ﷺ وَاخْتَارَ مُحَمَّدٌ عَلِيّاً عليه السلام وَاخْتَارَنِي عَلِيٌّ عليه السلام بِالْإِمَامَةِ وَاخْتَرْتُ أَنَا الْحُسَيْنَ عليه السلام، فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام: أَنْتَ إِمَامٌ وَأَنْتَ وَسِيلَتِي إِلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ وَاللهِ لَوَدِدْتُ أَنَّ نَفْسِي ذَهَبَتْ قَبْلَ أَنْ أَسْمَعَ مِنْكَ هٰذَا الْكَلَامَ، أَلَا وَإِنَّ فِي رَأْسِي كَلَاماً لَا تَنْزِفُهُ الدِّلَاءُ وَلَا تُغَيِّرُهُ نَغْمَةُ الرِّيَاحِ كَالْكِتَابِ الْمُعْجَمِ فِي الرَّقِّ الْمُنَمْنَمِ[1] أَهُمُّ بِإِبْدَائِهِ فَأَجِدُنِي سُبِقْتُ إِلَيْهِ سَبَقَ الْكِتَابُ الْمُنْزَلُ أَوْ مَا جَاءَتْ بِهِ الرُّسُلُ وَإِنَّهُ لَكَلَامٌ يَكِلُّ بِهِ لِسَانُ النَّاطِقِ وَيَدُ الْكَاتِبِ، حَتّٰى لَا يَجِدَ قَلَماً وَيُؤْتَوْا بِالْقِرْطَاسِ حُمَماً[2] فَلَا يَبْلُغُ إِلٰى فَضْلِكَ وَكَذٰلِكَ يَجْزِي اللهُ الْمُحْسِنِينَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، الْحُسَيْنُ أَعْلَمُنَا عِلْماً وَأَثْقَلُنَا حِلْماً وَأَقْرَبُنَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ رَحِماً كَانَ فَقِيهاً قَبْلَ أَنْ يُخْلَقَ وَقَرَأَ الْوَحْيَ قَبْلَ أَنْ يَنْطِقَ وَلَوْ عَلِمَ اللهُ فِي أَحَدٍ خَيْراً مَا اصْطَفٰى مُحَمَّداً ﷺ، فَلَمَّا اخْتَارَ اللهُ مُحَمَّداً ﷺ وَاخْتَارَ مُحَمَّدٌ عَلِيّاً وَاخْتَارَكَ عَلِيٌّ إِمَاماً وَاخْتَرْتَ الْحُسَيْنَ، سَلَّمْنَا وَرَضِينَا مَنْ[هُوَ] بِغَيْرِهِ يَرْضٰى وَ[مَنْ غَيْرُهُ] كُنَّا نُسَلِّمُ بِهِ مِنْ مُشْكِلَاتِ أَمْرِنَا.

بقرہ ۲/۱۰۹

۲۔ اس نے کہا کہ لوگ حسنؑ کا جنازہ لے کر آئے ہیں تاکہ رسول اللہ کے پاس دفن کریں یہ سن کر وہ ایک زین کسے ہوئے خچر پر سوار ہو کر نکلیں اور وہ اسلام میں سب سے پہلی بی بی تھیں جو زین پر سوار ہوئیں اور انھوں نے کہا تم اے بنی ہاشم اپنے بیٹے کو میرے گھر سے لے جاؤ یہ میرے گھر میں دفن نہ ہوں گے اور اس کے اور رسول اللہ کے درمیان پردہ چاک نہ ہوگا۔

امام حسینؑ نے ان سے کہا کہ آپ تو یہ پردہ پہلے ہی اپنے باپ کے لئے چاک کر چکی ہیں اور پہلوئے رسول میں ان کو جگہ دے چکیں جن کا قرب رسولؐ کو پسند نہ تھا آپ کو پیش خدا اس کا جواب دینا ہوگا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جنابؑ کی وفات کا وقت قریب آیا تو قنبر سے فرمایا۔ دروازہ آل محمدؐ کے سوا کوئی اور تو نہیں۔ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول اور فرزند بہتر جانتے ہیں کہ اور کوئی نہیں۔ فرمایا تم جاکر محمد حنفیہ کو بلا لاؤ میں ان کے پاس گیا۔ انھوں نے کہا خیر تو ہے آپ کو امام حسین علیہ السلام نے بلایا ہے انھوں نے جلدی سے جوتے کے بند باندھے جو جلدی میں ٹھیک نہ بندھ سکے اور دوڑتے ہوئے آئے جب حضرت کے پاس پہنچے تو سلام کیا۔ امام حسینؑ نے فرمایا بیٹھو تم جیسا اور کون ہے جو اس کلام کو سُنے، جس سے مردے زندہ ہو جاتے ہیں اور زندہ مرجاتے ہیں، تم ظرفِ علم بنے رہو اور چراغ ہدایت دن کی روشنی بعض حصہ کی بعض سے زیادہ تیز ہوتی ہے۔ تم نہیں جانتے کہ اللہ نے اولاد ابراہیم کو امام بنایا اور بعض کو بعض پر فضیلت دی اور داؤد کو زبور عطا کی اور تم کو معلوم ہے کہ حضرت رسولِ خداؐ کے بعد بھی یہی طریقہ جاری رہا۔

اے محمد بن علی میں تم کو حسد سے ڈراتا ہوں خدا نے اس حسد کا وصف کافروں کے لئے بیان کیا ہے جیسا کہ فرمایا ہے وہ کافر ہیں حسد کرتے ہیں اپنوں ہی سے بعد اس کے کہ حق ان پر ظاہر ہو چکا ہے اور اے محمد بن علی اللہ تعالیٰ تم پر شیطان کو قابو نہ دے۔ کیا میں تم کو آگاہ کروں جو میں نے تمہارے بارے میں تمہارے باپ سے سنا ہے انھوں نے کہا۔ ضرور، فرمایا میں یوم بصرہ (جنگِ جمل) تمہارے پدر بزرگوار کو کہتے سُنا کہ جو چاہتا ہے کہ دنیا و آخرت میں مجھ سے نیکی کرے اس کو چاہیئے کہ میرے بیٹے محمد سے نیکی کرے، اے محمد بن علی اگر تم چاہو تو میں تم کو آگاہ کر دوں اس وقت سے جبکہ تم بصورت نطفہ اپنے باپ کی پشت میں تھے۔ اے محمد بن علی کیا تم نہیں جانتے کہ امام حسین نے فرمایا تھا میری وفات کے بعد (یہ) امام ہے میرے بعد، اور خدا کے نزدیک یہ کتاب میں ہے اور یہ وراثت ہے نبی کی جس کو عطا کیا امام حسینؑ کو اللہ نے ان کے ماں باپ کی طرف سے خدا کے علم میں یہ تھا کہ اے بنی ہاشم، تم اس کی مخلوق میں سب سے بہتر ہو۔ پس بنی ہاشم میں سے اس نے محمدؐ کا انتخاب کیا اور محمدؐ نے علی کو منتخب کیا اور امام حسنؑ نے فرمایا علی نے منتخب کیا اور فرمایا میں حسینؑ کو منتخب کرتا ہوں۔

یہ سن کر محمد بن علی نے کہا۔ آپ امام ہیں اور وسیلہ ہیں رسولِ خدا تک پہنچنے کا۔ واللہ میں یہ پسند کرتا کہ آپ سے یہ کلام سننے سے پہلے مر جاتا۔ میرے سر میں وہ کلام ہے جو اس کثیر پانی والے کنوئیں کی مانند ہے جس کا پانی کثیر ڈول کھینچنے سے کم نہیں ہوتا اور ہوائیں گو نہیں پیدا کرتیں (یعنی کاش میں حسد کو اپنی طرف دیئے جانے سے پہلے مر جاتا، اور یہ کہ آپ کے فضائل مجھے اتنے معلوم ہیں کہ وہ ختم ہونیوالے نہیں۔)

وہ ایک لکھی ہوئی گویا کتاب ہے مزّین کاغذ پر میں نے چاہا کہ ان فضائل کو بیان کر دوں، لیکن میں نے دیکھا کہ وہ کتابِ خدا میں پہلے سے موجود ہیں اور سابقہ کتب میں خدا کے رسولؐ ان کو پڑھ چکے ہیں، بیشک یہ کلام ایسا ہے کہ بولنے والوں کی زبانیں خاموش ہیں اور کاتبوں کے قلم شکستہ۔ بلکہ وہ قلم کو ان کے فضائل کے لئے پاتے ہی نہیں اور لکھنے والوں نے اتنا لکھا ہے کہ کاغذ کا کوئی حصہ سیاہ ہوئے بغیر نہیں رہا۔ آپؑ کی فضیلت کو کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ خدا محسنوں کو ایسا

ہی بدلہ دیتا ہے اور نہیں ہے تونگر جو اللہ دیتا ہے۔

حسینؑ نے ہم کو علم دیا اور حلم والا بنایا اور از روئے رحم ہم کو رسول اللہ سے قریب کیا۔ امام حسین تفقہ میں پیدا ہونے سے پہلے ہی سے اور انھوں نے وحی کو پڑھا ہے بولنے سے پہلے اگر خدا خیر میں کسی اور میں پاتا تو حضرت محمد مصطفٰیؐ کو انتخاب نہ کرتا۔ خدا نے محمدؐ کا انتخاب کیا اور انھوں نے علیؑ کا اور علیؑ نے آپ کو امامت کے لئے منتخب کیا اور آپ نے حسین کو انتخاب کیا ہم نے تسلیم کر لیا اور راضی ہو گئے اور ان کے سوا اور کون ہے جس سے ہم راضی ہوتے، ہم نے مشکلات میں اپنے امر کا مالک انہی کو تسلیم کر لیا ہے۔

۳۔ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ سَهْلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: لَمَّا احْتُضِرَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليهما السلام قَالَ لِلْحُسَيْنِ: يَاأَخِي إِنِّي أُوصِيكَ بِوَصِيَّةٍ فَاحْفَظْهَا، فَإِذَا أَنَا مِتُّ فَهَيِّئْنِي ثُمَّ وَجِّهْنِي إِلىٰ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله لِأُحْدِثَ بِهِ عَهْداً ثُمَّ اصْرِفْنِي إِلىٰ أُمِّي فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ ثُمَّ رُدَّنِي فَادْفِنِّي بِالْبَقِيعِ وَاعْلَمْ أَنَّهُ سَيُصِيبُنِي مِنَ الْحُمَيْرَاءِ مَا يَعْلَمُ النَّاسُ مِنْ صَنِيعِهَا وَعَدَاوَتِهَا لِلّٰهِ وَ لِرَسُولِهِ صلى الله عليه وآله وَعَدَاوَتِهَا لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَلَمَّا قُبِضَ الْحَسَنُ عليه السلام [وَ] وُضِعَ عَلىٰ سَرِيرِهِ فَانْطَلَقُوا بِهِ إِلىٰ مُصَلّٰى رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ عَلَى الْجَنَائِزِ فَصَلّٰى عَلَى الْحَسَنِ عليه السلام، فَلَمَّا أَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ حُمِلَ فَأُدْخِلَ الْمَسْجِدَ فَلَمَّا أُوقِفَ عَلىٰ قَبْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله بَلَغَ عَائِشَةَ الْخَبَرُ وَقِيلَ لَهَا: إِنَّهُمْ قَدْ أَقْبَلُوا بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عليهما السلام لِيُدْفَنَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله، فَخَرَجَتْ مُبَادِرَةً عَلىٰ بَغْلٍ بِسَرْجٍ۔ فَكَانَتْ أَوَّلَ امْرَأَةٍ رَكِبَتْ فِي الْإِسْلَامِ سَرْجاً۔ فَوَقَفَتْ وَ قَالَتْ: نَحُّوا ابْنَكُمْ عَنْ بَيْتِي، فَإِنَّهُ لَا يُدْفَنُ فِيهِ شَيْءٌ وَ لَا يُهْتَكُ عَلىٰ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله حِجَابُهُ، فَقَالَ لَهَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا: قَدِيماً هَتَكْتِ أَنْتِ وَأَبُوكِ حِجَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وَأَدْخَلْتِ بَيْتَهُ مَنْ لَا يُحِبُّ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله قُرْبَهُ وَإِنَّ اللّٰهَ سَائِلُكِ عَنْ ذٰلِكِ يَاعَائِشَةُ؛ إِنَّ أَخِي أَمَرَنِي أَنْ أُقَرِّبَهُ مِنْ أَبِيهِ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله لِيُحْدِثَ بِهِ عَهْداً وَاعْلَمِي أَنَّ أَخِي أَعْلَمُ النَّاسِ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَأَعْلَمُ بِتَأْوِيلِ كِتَابِهِ مِنْ أَنْ يَهْتِكَ عَلىٰ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله سِتْرَهُ، لِأَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ يَقُولُ: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ۝» [الاحزاب ۵۳] وَقَدْ أَدْخَلْتِ أَنْتِ بَيْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله الرِّجَالَ بِغَيْرِ إِذْنِهِ، وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ۝» [الحجرات ۲/۹] وَ لَعَمْرِي لَقَدْ ضَرَبْتِ أَنْتِ لِأَبِيكِ وَ فَارُوقِهِ عِنْدَ أُذُنِ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله الْمَعَاوِلَ، وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ «إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ

حجرات ۴۹/۳

أُولَئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوٰى، وَلَعَمْرِي لَقَدْ أَدْخَلَ أَبُوكِ وَفَارُوقُهُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِقُرْبِهِمَا مِنْهُ الْأَذٰى وَمَا رَعَيَا مِنْ حَقِّهِ مَا أَمَرَهُمَا اللهُ بِهِ عَلٰى لِسَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ حَرَّمَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَمْوَاتاً مَا حَرَّمَ مِنْهُمْ أَحْيَاءً وَ تَاللهِ يَا عَائِشَةُ ! لَوْ كَانَ هٰذَا الَّذِي كَرِهْتِيهِ مِنْ دَفْنِ الْحَسَنِ عِنْدَ أَبِيهِ رَسُولِ اللهِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا جَائِزاً فِيمَا بَيْنَنَا وَ بَيْنَ اللهِ لَعَلِمْتِ أَنَّهُ سَيُدْفَنُ وَ إِنْ رَغِمَ مَعْطِسُكِ قَالَ : ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ وَقَالَ: يَا عَائِشَةُ ! يَوْماً عَلٰى بَغْلٍ وَيَوْماً عَلٰى جَمَلٍ فَمَا تَمْلِكِينَ نَفْسَكِ وَ لَا تَمْلِكِينَ الْأَرْضَ عَدَاوَةً لِبَنِي هَاشِمٍ ، قَالَ : فَأَقْبَلَتْ عَلَيْهِ فَقَالَتْ : يَا ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ هٰؤُلَاءِ الْفَوَاطِمُ يَتَكَلَّمُونَ فَمَا كَلَامُكَ ؟ فَقَالَ لَهَا الْحُسَيْنُ عليه السلام : وَ أَنَّى تُبْعِدِينَ مُحَمَّداً مِنَ الْفَوَاطِمِ، فَوَاللهِ لَقَدْ وَلَدَتْهُ ثَلَاثُ فَوَاطِمَ: فَاطِمَةُ بِنْتُ عِمْرَانَ بْنِ عَائِذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَخْزُومٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدِ بْنِ هَاشِمٍ وَ فَاطِمَةُ بِنْتُ زَائِدَةَ بْنِ الْأَصَمِّ بْنِ رَوَاحَةَ بْنِ حِجْرِ بْنِ عَبْدِ مَعِيصِ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِلْحُسَيْنِ عليه السلام : نَحُّوا ابْنَكُمْ وَ اذْهَبُوا بِهِ فَإِنَّكُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ ، قَالَ: فَمَضَى الْحُسَيْنُ عليه السلام إِلٰى قَبْرِ أُمِّهِ ثُمَّ أَخْرَجَهُ فَدَفَنَهُ بِالْبَقِيعِ .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ کہتے سنا کہ جب امام حسنؑ کا وقت وفات قریب آیا تو آپ نے امام حسینؑ سے فرمایا۔ اے میرے بھائی میں تم کو ایک وصیت کرتا ہوں اسے یاد رکھنا۔

پس جب میں مرجاؤں تو تم مجھے تجہیز و تکفین کر کے رسول اللہ کی قبر کی طرف میرا رُخ کر دینا تاکہ میں اپنا عہد ان سے تازہ کروں، پھر میرا رخ میری والدہ ماجدہ کی طرف کر دینا۔ پھر مجھ کو جنت البقیع میں دفن کر دینا اور یہ جان لو کہ عائشہ سے مجھے وہ تکلیف پہنچے گی جسے تم جانتے ہو اور لوگ بھی جانتے ہیں ان کو اللہ کے رسولؐ سے اور ہم اہلبیتؑ سے عداوت ہے جب امام حسنؑ کی روح قبض ہوئی اور ان کا جنازہ تیار ہوا تو بنی ہاشم اس مقام پر لے گئے جہاں رسول اللہ نماز جنازہ پڑھا کرتے تھے بعد نماز جنازہ کو قبر رسول کے پاس لائے۔ کسی نے حضرت عائشہ کو خبر دی کہ بنی ہاشم حضرت حسنؑ بن علیؑ کو رسول اللہ کے پاس دفن کرنا چاہتے ہیں وہ یہ سن کر زین کسے ہوئے خچر پر سوار ہو کر نکلیں، اسلام میں سب سے پہلے عورتوں میں ایسی سواری کرنے والی وہی تھیں انھوں نے بنی ہاشم سے کہا۔ تم اپنے بیٹے کو میرے گھر سے لے جاؤ۔ یہاں وہ دفن نہیں ہوں گے ان کے اور رسول کے درمیان پردہ نہیں ہٹے گا۔ امام حسین علیہ السلام نے کہا۔ یہ تو آپ اپنے باپ کو دفن کر کے کر چکیں اور جن کو رسول اللہ دوست نہ رکھتے تھے وہ ہو چکا۔ خدا اس کے متعلق آپ سے باز پرس کرے گا۔ میرے بھائی کی یہ وصیت کردہ اپنے پدر بزرگوار رسول اللہ کے پاس دفن ہوں اور اپنے عہد کو ان سے پورا کریں آپ کو معلوم ہے کہ میرے بھائی اللہ اور رسولؐ کی سب سے زیادہ معرفت رکھنے والے تھے اور قرآن کی تاویل کے سب سے زیادہ جاننے والے ان کے اور رسولؐ کے درمیان حجاب کیسا۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں داخل نہ ہو مگر ان کے اذن اور اجازت سے۔ اور آپ نے بغیر آنحضرت سے اذن لئے لوگوں کو داخل کر دیا (یعنی ابوبکر و عمر کو دفن کرا دیا) حالانکہ خدا فرماتا ہے کہ اے ایمان والو نبی کی آواز سے اونچی آواز نہ کرو۔ تم نے اپنے باپ کو اور ان کے فاروق کو رسول اللہ کے پاس دفن کر دیا حالانکہ خدا فرماتا ہے جو لوگ اپنی آوازوں کو رسول اللہ کے سامنے نیچا رکھتے ہیں وہ ہیں جن کے دلوں کا اللہ نے تقویٰ سے امتحان لیا ہے تم نے ان دونوں کو رسولؐ اللہ کے پاس دفن کر دیا۔ حالانکہ انھوں نے اس امر کی رعایت نہ کی جس کا رسول اللہ نے حکم دیا تھا بے شک اللہ نے حرام کیا ہے مردہ مومنین پر اس چیز کو جو حرام کی ہے زندوں پر۔ خدا کی قسم اے عائشہ دفن حسنؑ جو تمہیں برا معلوم ہو رہا ہے اگر اپنے باپ رسول اللہ کے پاس دفن ہونا ضروری ہوتا تو تم دیکھتیں کہ تمہاری مرضی کے خلاف وہ ضرور دفن کئے جاتے۔

پھر محمد حنفیہ نے کہا۔ آپ ایک دن خچر پر سوار ہوئیں، ایک دن اونٹ پر۔ پس اس پر بھی اپنے نفس پر قابو حاصل نہ کیا اور عداوت بنی ہاشم میں مالک زمین بھی نہ ہوئیں یہ سن کر انھوں نے فرمایا۔ اے ابن حنفیہ یہ (امام حسینؑ) تو کچھ فاطموں سے نسبت رکھتے ہیں۔ مگر تم کلام کرنے والے کون؟ امام حسینؑ نے فرمایا تم محمد کو فواطم سے کیسے ہٹاتی ہو۔ واللہ ان کو بھی تین فاطموں نے پیدا کیا ہے۔ فاطمہ مخزومی زوجہ عبدالمطلب، فاطمہ بنت اسد مادر علیؑ اور فاطمہ عامری نے۔

عائشہ نے کہا تم اپنے بیٹے کو یہاں سے ہٹاؤ اور ان کو لے جاؤ، کیونکہ تم عداوت والے ہو۔ امام محمد باقرؑ نے فرمایا۔ پس امام حسین جنازہ کو بقیع میں لے گئے اور وہاں دفن کر دیا۔

چھیاسٹھواں باب

اشارہ اور نص امامت علی بن الحسین علیہ السلام پر

(بَابُ) ٦٦

الْإِشَارَةِ وَالنَّصِّ عَلَىٰ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا

١ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ وَأَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عليهما السلام لَمَّا حَضَرَهُ الَّذِي حَضَرَهُ دَعَا ابْنَتَهُ الْكُبْرَىٰ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَدَفَعَ إِلَيْهَا كِتَاباً مَلْفُوفاً وَوَصِيَّةً ظَاهِرَةً وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام مَبْطُوناً مَعَهُمْ لَا يَرَوْنَ إِلَّا أَنَّهُ لِمَا بِهِ، فَدَفَعَتْ فَاطِمَةُ الْكِتَابَ إِلَىٰ عَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام ثُمَّ صَارَ وَاللهِ ذٰلِكَ الْكِتَابُ إِلَيْنَا يَا زِيَادُ؛ قَالَ: قُلْتُ: مَا فِي ذٰلِكَ الْكِتَابِ جَعَلَنِيَ

اللهُ فِداكَ ؟ قالَ : فِيهِ وَاللهِ مايَحْتاجُ إِلَيْهِ وُلْدُ آدَمَ مُنْذُ خَلَقَ اللهُ آدَمَ إِلى أَنْ تَفْنَى الدُّنْيا ، وَاللهِ إِنَّ فيهِ الْحُدُودَ ، حَتّىٰ أَنَّ فِيهِ أَرْشَ الْخَدْشِ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب حسینؑ بن علی کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنی بیٹی فاطمہ کبریٰ کو بلایا اور ان کو ایک ملفوف تحریر اور وصیت نامہ دیا اور حضرت علی بن الحسین علیہ السلام اس زمانہ میں مرض اسہال میں مبتلا تھے پس فاطمہ نے وہ کتاب علی بن الحسین کو دی۔ پھر یہ کتاب واللہ ہمارے پاس رہی ۔ اسے زیاد (راوی) راوی کہتا ہے میں نے پوچھا۔ میں آپ پر فدا ہوں اس میں کیا تھا۔ فرمایا بنی آدم کی وہ تمام ضرورتیں جب سے آدم پیدا ہوئے ختم دُنیا تک ، اس میں جرائم کی سزائیں بھی تھیں یہاں تک کہ ایک چرکہ کی سزا بھی۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ سِنانٍ ، عَنْ أَبِي الْجارُودِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : لَمّا حَضَرَ الْحُسَيْنَ عليه السلام ماحَضَرَهُ ، دَفَعَ وَصِيَّتَهُ إِلى ابْنَتِهِ فاطِمَةَ ظاهِرَةً فِي كِتابٍ مُدَرَّجٍ ، فَلَمّا أَنْ كانَ مِنْ أَمْرِ الْحُسَيْنِ عليه السلام ما كانَ . دَفَعَتْ ذٰلِكَ إِلىٰ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام ، قُلْتُ لَهُ : فَما فِيهِ ـ يَرْحَمُكَ اللهُ ـ ؟ فَقالَ : مايَحْتاجُ إِلَيْهِ وُلْدُ آدَمَ مُنْذُ كانَتِ الدُّنْيا إِلىٰ أَنْ تَفْنىٰ .

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جب امام حسین علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنی وصیت ملفوف اپنی بیٹی فاطمہ کے سپرد کی بعد شہادت امام حسینؑ فاطمہ نے وہ وصیت علی بن الحسینؑ کے سپرد کی۔ راوی کہتا ہے میں نے پوچھا۔ خدا کی آپ پر رحمت ہو اس میں کیا تھا فرمایا وہ تمام باتیں جن کی محتاج اولاد آدم آغاز آفرینش سے ختم دنیا تک ہوگی۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : إِنَّ الْحُسَيْنَ صَلَواتُ اللهِ عَلَيْهِ لَمّا صارَ إِلَى الْعِراقِ اسْتَوْدَعَ اُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْها الْكُتُبَ وَالْوَصِيَّةَ فَلَمّا رَجَعَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام دَفَعَتْها إِلَيْهِ .

وَ فِي نُسْخَةِ الصَّفْوانِيِّ :

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ جب امام حسین علیہ السلام عراق کی طرف جانے لگے تو آپ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو تحریریں اور وصیتیں سپرد کیں۔ جب امام زین العابدین علیہ السلام قید یزید سے رہا ہو کر آئے تو ام سلمہؓ نے وہ

ان کے سپرد کیں۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ ، عَنْ فُلَيْحِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ : وَاللهِ إِنِّي لَجَالِسٌ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَعِنْدَهُ وُلْدُهُ إِذْ جَاءَهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللهِ الأَنْصَارِيُّ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَخَلَا بِهِ ، فَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله أَخْبَرَنِي أَنِّي سَأُدْرِكُ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ يُقَالُ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ يُكَنَّى أَبَا جَعْفَرٍ ، فَإِذَا أَدْرَكْتَهُ فَاقْرَأْهُ مِنِّي السَّلَامَ ، قَالَ : وَمَضَى جَابِرٌ وَرَجَعَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام فَجَلَسَ مَعَ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام وَإِخْوَتِهِ فَلَمَّا صَلَّى الْمَغْرِبَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : أَيُّ شَيْءٍ قَالَ لَكَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللهِ الأَنْصَارِيُّ ؟ فَقَالَ : قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ : إِنَّكَ سَتُدْرِكُ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ بَيْتِي اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ يُكَنَّى أَبَا جَعْفَرٍ فَاقْرَأْهُ مِنِّي السَّلَامَ ، فَقَالَ لَهُ أَبُوهُ هَنِيئاً لَكَ يَا بُنَيَّ ؛ مَا خَصَّكَ اللهُ بِهِ مِنْ رَسُولِهِ مِنْ بَيْنِ أَهْلِ بَيْتِكَ(١) لَا تُطْلِعْ إِخْوَتَكَ عَلَى هٰذَا فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْداً ، كَمَا كَادُوا إِخْوَةُ يُوسُفَ لِيُوسُفَ عليه السلام .

۴۔ راوی کہتا ہے میں علی بن الحسین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا اور آپ کے پاس آپ کے صاحبزادے بھی تھے کہ جابر بن عبد اللہ انصاری آئے سلام کیا اور امام محمد باقرؑ کا ہاتھ پکڑ کر خلوت میں لے گئے اور فرمایا مجھے رسول اللہؐ نے خبر دی ہے کہ تم ایک شخص کو میرے اہل بیت سے پاؤ گے جس کا نام محمد بن علی ہوگا اور کنیت ابوجعفر، ان سے میرا سلام کہہ دینا، یہ کہہ کر وہ چلے گئے جب امام محمد باقرؑ پلٹ کر اپنے باپ اور بھائی کے پاس آئے تو حضرت نے علی بن الحسینؑ سے پوچھا۔ جابرؓ نے تم سے کیا کہا فرمایا کہتے تھے کہ رسول اللہ نے ان سے فرمایا کہ تم میرے اہلبیت میں ایک شخص کو پاؤ گے جس کا نام محمد بن علی ہوگا تم اس کو میرا سلام پہنچا دینا حضرت نے فرمایا مبارک ہو تم کو اے فرزند کہ اللہ نے رسولؐ کی اس خصوصیت کو تمام خاندان میں تم سے مخصوص کیا اس کا ذکر اپنے بھائیوں سے نہ کرنا وہ تمہارے ساتھ وہی چال چلیں گے جو برادران یوسفؑ نے یوسف علیہ السلام سے چلی تھی۔

سڑسٹھواں باب

امامت امام محمد باقر علیہ السلام پر نص

(باب) ٦٧

الإِشَارَةِ وَالنَّصِّ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

١ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ الْكُوفِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

سَهْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَمَّا حَضَرَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام الْوَفَاةُ قَبْلَ ذٰلِكَ أَخْرَجَ سَفَطاً أَوْ صُنْدُوقاً عِنْدَهُ ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ احْمِلْ هٰذَا الصُّنْدُوقَ ، قَالَ : فَحُمِلَ بَيْنَ أَرْبَعَةٍ ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ جَاءَ إِخْوَتُهُ يَدَّعُونَ فِي الصُّنْدُوقِ فَقَالُوا : أَعْطِنَا نَصِيبَنَا فِي الصُّنْدُوقِ فَقَالَ وَاللهِ مَا لَكُمْ فِيهِ شَيْءٌ وَلَوْ كَانَ لَكُمْ فِيهِ شَيْءٌ مَا دَفَعَهُ إِلَيَّ وَكَانَ فِي الصُّنْدُوقِ سِلَاحُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَكُتُبُهُ .

۱۔امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جب حضرت علی بن الحسین علیہ السلام کی موت کا وقت آیا تو آپ نے ایک صندوق نکالا۔ پھر فرمایا۔ اے محمد اسے اٹھاؤ۔ پس اسے چار آدمیوں نے اٹھایا۔ حضرت کی وفات کے بعد ان کے بھائیوں نے دعویٰ کیا کہ صندوق میں جو کچھ ہے وہ ہمیں بھی دو۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اگر اس میں تمہارا کچھ حصہ ہوتا تو میرے پدر بزرگوار صرف مجھ کو نہ دیتے۔ اس صندوق میں رسول اللہ کے ہتھیار اور کتابیں تھیں۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عِيسَىٰ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ : الْتَفَتَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام إِلَىٰ وُلْدِهِ ـ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ ـ وَهُمْ مُجْتَمِعُونَ عِنْدَهُ ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَىٰ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! هٰذَا الصُّنْدُوقُ اذْهَبْ بِهِ إِلَىٰ بَيْتِكَ ، قَالَ : أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِيهِ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ وَلٰكِنْ كَانَ مَمْلُوءاً عِلْماً .

۲۔راوی کہتا ہے امام زین العابدین علیہ السلام متوجہ ہوئے اپنے لڑکوں کی طرف درآنحالیکہ وہ حضرت کے پاس جمع تھے۔ پھر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اے محمد اس صندوق کو اپنے گھر لے جاؤ۔ امام علیہ السلام فرماتے ہیں اس میں درہم و دینار نہ تھے بلکہ وہ علم سے بھرا ہوا تھا۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ ابْنِ أَبِي الْعَلَاءِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَى ابْنِ حَزْمٍ أَنْ يُرْسِلَ إِلَيْهِ بِصَدَقَةِ عَلِيٍّ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَإِنَّ ابْنَ حَزْمٍ بَعَثَ إِلَىٰ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ وَكَانَ أَكْبَرَهُمْ ، فَسَأَلَهُ الصَّدَقَةَ ، فَقَالَ زَيْدٌ : إِنَّ الْوَالِيَ كَانَ بَعْدَ عَلِيٍّ الْحَسَنُ وَبَعْدَ الْحَسَنِ الْحُسَيْنُ وَبَعْدَ الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ وَبَعْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ، فَابْعَثْ إِلَيْهِ فَبَعَثَ ابْنُ حَزْمٍ إِلَىٰ أَبِي ، فَأَرْسَلَنِي أَبِي بِالْكِتَابِ إِلَيْهِ حَتَّىٰ دَفَعْتُهُ إِلَى ابْنِ حَزْمٍ ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُنَا : يَعْرِفُ هٰذَا

وُلْدُ الْحَسَنِ[۳] ؟ قَالَ : نَعَمْ كَمَا يَعْرِفُونَ أَنَّ هٰذَا لَيْلٌ وَلٰكِنَّهُمْ يَحْمِلُهُمُ الْحَسَدُ وَلَوْ طَلَبُوا الْحَقَّ بِالْحَقِّ لَكَانَ خَيْراً لَهُمْ وَلٰكِنَّهُمْ يَطْلُبُونَ الدُّنْيَا .

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَى ابْنِ حَزْمٍ ـ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ بَعَثَ ابْنُ حَزْمٍ إِلَىٰ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ وَكَانَ أَكْبَرَ مِنْ أَبِي عليه السلام .

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ مِثْلَهُ .

۳ ۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ بنی اُمیہ کے بادشاہ عمر بن عبدالعزیز نے ابن حزم حاکم مدینہ کو لکھا کہ اوقافِ علی و عمر و عثمان کی فہرست بنا کر بھیج دے اس نے زید بن الحسن سے جو خاندان میں سب سے بڑے تھے فہرست طلب کی انھوں نے لکھا چونکہ علی کے بعد متولی حسن ہوئے ان کے بعد حسینؑ ان کے بعد علی بن الحسین اور ان کے بعد امام محمد باقر ہیں لہذا ان سے مانگ ، ابن حزم نے اپنا آدمی میرے پدر بزرگوار کے پاس بھیجا ۔ حضرت نے کاغذات میرے ہاتھ ابن حزم کے پاس بھیجے ۔ میں نے اسے جا کر دیئے امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا اولادِ امام حسن اوقاف کے ان ولیوں کو جانتی تھی فرمایا ضرور جانتے تھے لیکن حسد ان پر غالب آیا ۔ اگر وہ حق کو حق کے ساتھ طلب کرتے تو ان کے لئے بہتر ہوتا ۔ لیکن انھوں نے دنیا کو طلب کیا ۔

راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ عمر بن عبدالعزیز نے ابن حزم کو لکھا ۔ اس کے بعد وہی بیان فرمایا جو گزر چکا ہے پھر فرمایا ابن حزم نے اپنا آدمی زید بن الحسنؑ کے پاس بھیجا ، اور وہ میرے باپ سے بڑے تھے ۔

اڑسٹھواں باب

امام جعفر صادق علیہ السلام کی امامت پر نص

(بَابُ) ۶۸

الْإِشَارَةِ وَالنَّصِّ عَلَىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا

۱ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ قَالَ : نَظَرَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِلَىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام يَمْشِي فَقَالَ : تَرَىٰ هٰذَا ؟ هٰذَا مِنَ الَّذِينَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ»

۱۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے امام جعفر صادقؑ کو چلتا دیکھ کر کہتے ہوئے سنا تم یہ چال دیکھتے ہو یہ وہی ہے جس کے متعلق خدا نے فرمایا ہے ہم ارادہ رکھتے ہیں کہ احسان کریں ان لوگوں پر جو روئے زمین پر ضعیف بنا دیئے گئے ہیں ان کو امام بنائیں گے اور ہم ان کو وارث بنائیں گے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَمَّا حَضَرَتْ أَبِي عليه السلام الْوَفَاةُ قَالَ : يَاجَعْفَرُ ! أُوصِيكَ بِأَصْحَابِي خَيْراً ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ وَاللهِ لَأَدَعَنَّهُمْ وَالرَّجُلُ مِنْهُمْ يَكُونُ فِي الْمِصْرِ فَلا يَسْأَلُ أَحَداً .

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب میرے پدر بزرگوار کی وفات کا وقت قریب آیا تو مجھ سے فرمایا۔ اے جعفر میں تجھ سے اپنے اصحاب کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں ان سب کو بلاؤں گا اور ان میں سے کسی ایک کو بھی اس حال میں نہ رکھوں گا کہ شہر میں کسی سے بھی علم و مال کا سوال کروں۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْمُثَنَّى[1] ، عَنْ سَدِيرٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ مِنْ سَعَادَةِ الرَّجُلِ أَنْ يَكُونَ لَهُ الْوَلَدُ يَعْرِفُ فِيهِ شِبْهَ خَلْقِهِ وَخُلُقِهِ وَشَمَائِلِهِ ، وَإِنِّي لَأَعْرِفُ مِنِ ابْنِي هٰذَا ، شِبْهَ خَلْقِي وَ خُلُقِي وَ شَمَائِلِي يَعْنِي أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ آدمی کی سعادت اس میں ہے کہ اس کا بیٹا اس سے صورت و سیرت اور اخلاق و عادات میں اس سے مشابہ ہو۔ میں یہ بات اپنے اس فرزند میں پاتا ہوں کہ وہ مجھ سے صورت و اخلاق و عادات میں مشابہ ہے اور فرزند سے مراد امام جعفر صادق تھے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ طَاهِرٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَأَقْبَلَ جَعْفَرٌ عليه السلام فَقَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : هٰذَا خَيْرُ الْبَرِيَّةِ أَوْ أَخْيَرُ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام تشریف لائے اور امام محمد باقر علیہ السلام سے فرمایا۔ یہ خلق خدا میں سب سے بہتر ہے۔

٥ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ طَاهِرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَأَقْبَلَ جَعْفَرٌ عليه السلام فَقَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : هٰذَا خَيْرُ الْبَرِيَّةِ.

۵۔ راوی کہتا ہے میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام تشریف لائے اور امام محمد باقر علیہ السلام سے فرمایا۔ یہ خلق خدا میں سب سے بہتر ہے۔

٦۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ طَاهِرٍ قَالَ : كُنْتُ قَاعِداً عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَأَقْبَلَ جَعْفَرٌ عليه السلام فَقَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : هٰذَا خَيْرُ الْبَرِيَّةِ .

٦۔ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام خلق خدا میں سب سے بہتر ہیں۔

٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ يَزِيدَ الْجُعْفِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سُئِلَ عَنِ الْقَائِمِ عليه السلام فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقَالَ : هٰذَا وَاللهِ قَائِمُ آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله ، قَالَ عَنْبَسَةُ : فَلَمَّا قُبِضَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام دَخَلْتُ عَلىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَأَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ ، فَقَالَ: صَدَقَ جَابِرٌ ، ثُمَّ قَالَ: لَعَلَّكُمْ تَرَوْنَ أَنْ لَيْسَ كُلُّ إِمَامٍ هُوَ الْقَائِمَ بَعْدَ الْإِمَامِ الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ ؟.

٧۔ جابر بن یزید جعفی سے مروی ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کسی نے حضرت سے قائم آل محمد کے متعلق سوال کیا۔ حضرت نے امام جعفر صادق علیہ السلام پر ہاتھ رکھ کر فرمایا واللہ یہ قائم آل محمد ہے عنبسہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام کے انتقال کے بعد میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس کا ذکر کیا۔ فرمایا جابر نے سچ بیان کیا کہ تمہارا گمان یہ ہے کہ ہر امام اپنے سے پہلے امام کے بعد قائم نہیں ہوتا۔

توضیح:۔ یہاں قائم سے مراد امام آخر نہیں ہیں بلکہ امور دین کا قائم کرنے والا اور احکام شریعت کا نگراں اور اس کا جاری کرنے والا مراد ہے۔

٨ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسىٰ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَبْدِالْأَعْلىٰ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ أَبِي عليه السلام اسْتَوْدَعَنِي مَا هُنَاكَ ، فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ : ادْعُ لِي شُهُوداً فَدَعَوْتُ لَهُ أَرْبَعَةً مِنْ قُرَيْشٍ ، فِيهِمْ نَافِعٌ مَوْلىٰ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ : اكْتُبْ : هٰذَا مَا أَوْصىٰ بِهِ يَعْقُوبُ بَنِيهِ « يَا بَنِيَّ إِنَّ اللهَ اصْطَفىٰ لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ » وَ أَوْصىٰ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ إِلىٰ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ أَمَرَهُ أَنْ يُكَفِّنَهُ فِي بُرْدِهِ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ الْجُمُعَةَ وَ

بقرہ ۱۳۲

أَنْ يُعَمِّمَهُ بِعِمامَتِهِ وَأَنْ يُرَبِّعَ قَبْرَهُ وَ يَرْفَعَهُ أَرْبَعَ أَصابِعَ وَأَنْ يُحِلَّ عَنْهُ أَطْمارَهُ عِنْدَ دَفْنِهِ، ثُمَّ قالَ لِلشُّهُودِ: انْصَرِفُوا رَحِمَكُمُ اللهُ، فَقُلْتُ لَهُ: ياأَبَتِ! ـ بَعْدَ ما انْصَرَفُوا ـ ما كانَ في هٰذا بِأَنْ تُشْهِدَ عَلَيْهِ فَقالَ: يا بُنَيَّ! كَرِهْتُ أَنْ تُغْلَبَ وَأَنْ يُقالَ: إِنَّهُ لَمْ يُوصَ إِلَيْهِ، فَأَرَدْتُ أَنْ تَكُونَ لَكَ الْحُجَّةُ.

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ میرے والد نے امر امامت کے لیے جو امور تھے میرے سپرد کیے جب ان کی وفات کا وقت آیا تو مجھ سے فرمایا گواہوں کو بلاؤ۔ میں نے قریش کے چار شخص بلائے جن میں عبداللہ بن عمر کا غلام نافع بھی تھا پھر فرمایا۔ لکھو یہ وہ وصیت ہے جو یعقوب نے اپنے بیٹوں کو کی تھی۔ فرمایا۔ اے بیٹو! خدا نے تمہارے لئے دین کا اصطفا کیا ہے پس تم مسلمان ہو کر مرنا۔ وصیت کرتا ہے محمد بن علی بن جعفر بن محمد اور اس کو یہ حکم دیتا ہے کہ مجھے کفن دیں اس چادر کا جس میں نماز جمعہ پڑھا کرتا تھا اور میرا عمامہ باندھیں اور چوکور قبر بنائیں اور چار انگل سے زیادہ بلند کریں اور وقت بند اپنے لباس کے بند کھول دیں۔ پھر گواہوں سے فرمایا۔ اب تم جاؤ۔ خدا تم پر رحم کرے۔ ان کے جانے کے بعد میں نے کہا۔ یہ گواہی آپ نے کیوں کرائی۔ فرمایا۔ مجھے یہ برا معلوم ہوا کہ لوگ کہیں کسی کے لئے وصیت نہیں کی اور تم مغلوب ہو۔ میں نے چاہا کہ یہ تمہارے لئے حجت ہو۔

اُنہترواں باب

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی امامت پر نص

(بابُ ۶۹)

الْإِشارَةِ وَالنَّصِّ عَلىٰ أَبِي الْحَسَنِ مُوسىٰ عَلَيْهِ السَّلامُ

۱ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِاللهِ الْقَلّاءِ عَنِ الْفَيْضِ بْنِ الْمُخْتارِ قالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: خُذْ بِيَدِي مِنَ النّارِ، مَنْ لَنا بَعْدَكَ؟ فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو إِبْراهِيمَ عليه السلام ـ وَ هُوَ يَوْمَئِذٍ غُلامٌ ـ فَقالَ: هٰذا صاحِبُكُمْ، فَتَمَسَّكْ بِهِ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ دوزخ سے بچانے میں میری مدد کیجئے یہ فرمائیے کہ آپ کے بعد امام کون ہے اسی وقت موسیٰ کاظم علیہ السلام آگئے وہ اس وقت کم سن تھے فرمایا یہ ہے تمہارا امام اسی کی پیروی کرو۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزّازِ، عَنْ ثُبَيْتٍ، عَنْ مُعاذِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: قُلْتُ لَهُ: أَسْأَلُ اللهَ الَّذِي رَزَقَ أَباكَ

مِنْكَ هٰذِهِ الْمَنْزِلَةَ أَنْ يَرْزُقَكَ مِنْ عَقِبِكَ قَبْلَ الْمَمَاتِ مِثْلَهَا ، فَقَالَ: قَدْ فَعَلَ اللهُ ذٰلِكَ قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هُوَ ؟ ـ جُعِلْتُ فِدَاكَ ـ فَأَشَارَ إِلَى الْعَبْدِ الصَّالِحِ وَ هُوَ رَاقِدٌ فَقَالَ: هٰذَا الرَّاقِدُ ـ وَهُوَ غُلَامٌ ـ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں سوال کرتا ہوں اس خدا سے جس نے آپ کے آباء طاہرین کو آپ جیسی صفات عطا فرمائی کہ وہ رسولِ خدا کے بعد بھی آپ ہی جیسے کو معین کرے فرمایا۔ خدا نے ایسا کیا ہے میں نے پوچھا وہ کون ہے آپؑ نے اشارہ کیا۔ عبد صالح (امام موسیٰ کاظمؑ) کی طرف وہ اس وقت سو رہے تھے اور وہ اس وقت کم سن تھے۔

۳ ـ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو عَلِيٍّ الْأَرَّجَانِيُّ الْفَارِسِيُّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ : سَأَلْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ فِي السَّنَةِ الَّتِي أُخِذَ فِيهَا أَبُوالْحَسَنِ الْمَاضِي عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ : إِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَدْ صَارَ فِي يَدِ هٰذَا وَمَا نَدْرِي إِلَىٰ مَا يَصِيرُ؟ ، فَهَلْ بَلَغَكَ عَنْهُ فِي أَحَدٍ مِنْ وُلْدِهِ شَيْءٌ ؟ فَقَالَ لِي : مَا ظَنَنْتُ أَنَّ أَحَداً يَسْأَلُنِي عَنْ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ، دَخَلْتُ عَلَىٰ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ فِي مَنْزِلِهِ فَإِذَا هُوَ فِي بَيْتِ كَذَا فِي دَارِهِ فِي مَسْجِدٍ لَهُ وَهُوَ يَدْعُو وَعَلَىٰ يَمِينِهِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ يُؤَمِّنُ عَلَىٰ دُعَائِهِ ، فَقُلْتُ لَهُ : جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاكَ قَدْ عَرَفْتَ انْقِطَاعِي إِلَيْكَ وَ خِدْمَتِي لَكَ ، فَمَنْ وَلِيُّ النَّاسِ بَعْدَكَ ؟ فَقَالَ : إِنَّ مُوسَىٰ قَدْ لَبِسَ الدِّرْعَ وَسَاوَىٰ عَلَيْهِ ، فَقُلْتُ لَهُ : لَا أَحْتَاجُ بَعْدَ هٰذَا إِلَىٰ شَيْءٍ!

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے عبدالرحمٰن بن حجاج سے پوچھا جس سال امام موسیٰ کاظم علیہ السلام قید کئے گئے کہ یہ بزرگ اس شخص (مراد ہارون یا سندی بن شاہک) کے ہاتھوں میں ہیں میں نہیں جانتا کہ اس قید کا انجام کیا ہوگا۔
پس آیا ان کی اولاد کے متعلق تمہیں کچھ خبر ہے کہ کون امام جعفر کے بعد امام ہوگا۔ اس نے کہا ایسا سوال مجھ سے سوائے تمہارے کسی نے نہیں کیا۔ سنو میں امام جعفر صادق کی خدمت میں حاضر ہوا وہ گھر کے اس حصے میں تھے جہاں عبادت کیا کرتے تھے حضرت دعا فرما رہے تھے اور آپ کے داہنی طرف موسیٰ بن جعفرؑ آمین کہہ رہے تھے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے پاس میرا آنا بند ہو جائے گا لہذا یہ بتایئے کہ آپ کے بعد امام کون ہوگا فرمایا موسیٰ نے۔ زرہ رسولؐ پہنی تو ان کے بدن پر ٹھیک آئی۔ میں نے کہا بس میں سمجھ گیا۔ اب زیادہ بیان کی ضرورت نہیں۔

٤ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُوسَى الصَّيْقَلِ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَدَخَلَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام وَ هُوَ غُلَامٌ ، فَقَالَ : اسْتَوْصِ بِهِ وَضَعْ أَمْرَهُ

عِنْدَ مَنْ تَثِقُ بِهِ مِنْ أَصْحابِكَ.

۴۔ مفضل بن عمر سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس تھا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام درآنحالیکہ وہ صغیر سن تھے تشریف لائے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا میں ان کے لئے وصیت کرتا ہوں پس تم ان کی امامت کا ذکر کرو اپنے معتمد اصحاب کے سامنے۔

٥ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيِّ قالَ: حَدَّثَنِي إِسْحاقُ بْنُ جَعْفَرٍ قالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي يَوْماً، فَسَأَلَهُ عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ فَقالَ: جُعِلْتُ فِداكَ إِلَى مَنْ نَفْزَعُ وَ يَفْزَعُ النّاسُ بَعْدَكَ؟ فَقالَ: إِلَى صاحِبِ الثَّوْبَيْنِ الْأَصْفَرَيْنِ وَالْغَدِيرَتَيْنِ -يَعْنِي الذُّؤابَتَيْنِ- وَهُوَ الطّالِعُ عَلَيْكَ مِنْ هٰذَا الْبابِ، يَفْتَحُ الْبابَيْنِ بِيَدِهِ جَمِيعاً، فَما لَبِثْنا أَنْ طَلَعَتْ عَلَيْنا كَفّانِ آخِذَةٌ بِالْبابَيْنِ فَفَتَحَهُما! ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْنا أَبُو إِبْراهِيمَ عليه السلام.

۵۔ اسحاق بن جعفر نے بیان کیا کہ میں اپنے والد کے پاس ایک دن تھا پس ان سے علی بن عمر نے پوچھا آپ کے بعد ہم اور دوسرے لوگ کس طرف رجوع کریں فرمایا دو زرد لباس والے اور دو گیسوؤں والے کی طرف اور ابھی اس دروازے سے آنے والا ہے دروازہ کے دونوں کواڑ وہ اپنے ہاتھ سے کھولے گا۔ تھوڑی دیر بعد دونوں ہاتھ نمودار ہوئے اور دروازہ کھلا اور اس سے موسیٰ کاظم برآمد ہوئے۔

٦ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرانَ، عَنْ صَفْوانَ الْجَمّالِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: قالَ لَهُ مَنْصُورُ بْنُ حازِمٍ: بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي إِنَّ الْأَنْفُسَ يُغْدا عَلَيْها وَيُراحُ، فَإِذا كانَ ذٰلِكَ، فَمَنْ؟ فَقالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: إِذا كانَ ذٰلِكَ فَهُوَ صاحِبُكُمْ. وَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام -الْأَيْمَنِ فِي ما أَعْلَمُ- وَهُوَ يَوْمَئِذٍ خُماسِيٌّ وَعَبْدُاللهِ بْنُ جَعْفَرٍ جالِسٌ مَعَنا.

۶۔ منصور ابن حازم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں دن اور رات گزرتے جا رہے ہیں پس جب آپ دنیا میں نہ ہوں تو ہمارا امام کون ہے؟ فرمایا یہ تمہارا امام ہے اور اپنا ہاتھ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے داہنے کندھے پر رکھا اور وہ اس وقت پانچ سال کے تھے اور عبداللہ بن جعفر ہمارے پاس تھے۔

٧ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نَجْرانَ، عَنْ عِيسَى ابْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طالِبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنْ كانَ كَوْنٌ -وَلا أَرانِيَ اللهُ ذٰلِكَ- فَبِمَنْ أَئْتَمُّ؟ قالَ: فَأَوْمَأَ إِلَى ابْنِهِ مُوسَى، قُلْتُ: فَإِنْ حَدَثَ

بِموسٰی حدثٌ فبمن أئتم ؟ قال : بولدہ ، قلت : فإن حدث بولدہ حدثٌ و ترک أخاً کبیراً و ابناً صغیراً فبمن أئتم ؟ قال : بولدہ ، ثم قال : ھکذا أبداً ، قلت : فإن لم أعرفہ ولا أعرف موضعہ؟ قال : تقول : اللّٰھم إنی أتولّٰی من بقی من حججک من ولد الإمام الماضی ، فإنّ ذلک یجزیک إن شاء اللہ.

۷۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا اگر آپ کی موت واقع ہو، خدا مجھے یہ نہ دکھلائے۔ تو ہم کس کو امام مانیں حضرت نے اپنے بیٹے موسیٰ کاظم کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے کہا اگر وہ بھی مرجائیں تب، فرمایا ان کا بیٹا امام ہوگا۔ میں نے کہا جب وہ بھی مرجائیں اور ان کے بڑے بھائی ہوں تب ان میں کون امام ہوگا فرمایا بیٹا اور یہ طریقہ جاری رہے گا میں نے کہا اگر میں نہ ان کو پہچانتا ہوں نہ ان کے مقام کو تب کیا ہو۔ فرمایا۔ تم کہنا خداوندا میں اپنا ولی جانتا ہوں اس کو تیری حجتوں میں سے باقی ہو نسل امام ماضی سے اور یہ کہنا انشاء اللہ تمہارے لئے بہت ہوگا۔

۸۔ أحمد بن مهران ، عن محمد بن علی ، عن عبد اللہ القلاء ، عن المفضل بن عمر قال : ذکر أبو عبد اللہ علیہ السلام أبا الحسن علیہ السلام ۔ وھو یومئذ غلامٌ ۔ فقال : ھذا المولود الذی لم یولد فینا مولودٌ أعظم برکۃً علی شیعتنا منہ ، ثم قال لی : لا تجفوا إسماعیل.

۸۔ راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ذکر کیا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا جبکہ وہ کم سن تھے اور فرمایا کوئی مولود ہم میں نہیں ہوا ایسا جس کا مرتبہ ہمارے شیعوں کے لئے اس سے زیادہ ہو۔ پھر مجھ سے فرمایا تم میرے فرزند اسمٰعیل کو امام مان کر اس پر ظلم نہ کرنا۔

۹۔ محمد بن یحیٰی و أحمد بن إدریس ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن الحسن بن الحسین ، عن أحمد بن الحسن المیثمی ، عن فیض بن المختار فی حدیث طویل فی أمر أبی الحسن علیہ السلام حتی قال لہ أبو عبد اللہ علیہ السلام : ھو صاحبک الذی سألت عنہ ، فقم إلیہ فأقر لہ بحقہ ، فقمت حتی قبّلت رأسہ و یدہ و دعوت اللہ عزّ وجلّ لہ ، فقال أبو عبد اللہ علیہ السلام : أما إنہ لم یؤذن لنا فی أوّل منک [1] ، قال : قلت : جعلت فداک فأخبر بہ أحداً ؟ فقال : نعم أھلک و ولدک ، و کان معی أھلی و ولدی و رفقائی وکان یونس بن ظبیان من رفقائی ، فلما أخبرتھم حمدوا اللہ عزّ وجلّ و قال یونس : لا واللہ حتی أسمع ذلک منہ و کانت بہ عجلۃ ، فخرج فأتبعتہ ، فلما انتھیت إلی الباب ، سمعت أبا عبد اللہ علیہ السلام یقول لہ : وقد سبقنی إلیہ یا یونس الأمر کما قال

لَكَ فَيْضُ ، قَالَ : فَقَالَ : سَمِعْتُ وَأَطَعْتُ ، فَقَالَ لِي أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : خُذْهُ إِلَيْكَ يَافَيْضُ !

۹۔ فیض بن مختار سے ایک طویل حدیث میں امر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے متعلق مروی ہے کہ اس سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہا جس کے متعلق تونے سوال کیا وہ تیرا امام یہ ہے پس ان کے پاس جاؤ (امام موسیٰ کاظم اس وقت گہوارے میں تھے) اور ان کے حق کا اقرار کرو۔ پس میں کھڑا ہوا اور ان کے سر اور ہاتھ کو بوسہ دیا اور ان کے لئے خدا سے دعا کی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ میں نے تم سے پہلے کسی اور کو ملنے کی اجازت نہیں دی۔ میں نے کہا کیا میں اس کی خبر لوگوں کو دوں۔ فرمایا۔ صرف اپنے خاندان والوں کو اور اپنی اولاد کو اور میرے ساتھ میرے اہل، میری اولاد اور میرے رفقاء تھے اور یونس بن فلیبان میرے رفقاء میں سے تھے۔ جب ان لوگوں کو میں نے خبر دی تو انھوں نے خدا کی تعریف کی اور یونس نے کہا خدا کی قسم میں اکتفا نہ کروں گا جب تک خود حضرت سے نہ سن لوں اور اس کے مزاج میں جلدی تھی پس وہ چلا، میں بھی اس کے پیچھے پیچھے چلا۔ پس ہم دروازے پر پہنچے تو میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا درآنحالیکہ وہ مجھ سے پہلے پہنچ چکا تھا۔ اے یونس جو کچھ فیض نے بیان کیا ہے وہ ٹھیک ہے اس نے کہا سمعاً و طاعۃ۔ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا اپنے ساتھ لے جا یونس کو اے فیض۔

۱۰ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ طَاهِرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام يَلُومُ عَبْدَاللهِ وَيُعَاتِبُهُ وَيَعِظُهُ وَيَقُولُ : مَا مَنَعَكَ أَنْ تَكُونَ مِثْلَ أَخِيكَ ، فَوَاللهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ النُّورَ فِي وَجْهِهِ؟ فَقَالَ عَبْدُاللهِ: لِمَ ، أَلَيْسَ أَبِي وَأَبُوهُ وَاحِداً وَ أُمِّي وَ أُمُّهُ وَاحِدَةً؟(۲) فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّهُ مِنْ نَفْسِي وَأَنْتَ ابْنِي.

۱۰۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے ملامت کی اپنے فرزند عبداللہ کو اور عتاب کیا اور نصیحت کی اور فرمایا کس امر نے تم کو روکا کہ تم اپنے بھائی جیسے بنو پس خدا کی قسم میں ان کے چہرہ پر نور کو دیکھتا ہوں۔ عبداللہ نے کہا کیا آپ کے باپ اور میرے باپ ان کی ماں اور میری ماں ایک نہیں ہیں۔ حضرت نے فرمایا وہ میرا نفس ہے اور تم میرے بیٹے ہو۔

۱۱ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ السَّرَّاجِ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام وَ هُوَ وَاقِفٌ عَلَى رَأْسِ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى وَ هُوَ فِي الْمَهْدِ ، فَجَعَلَ يُسَارُّهُ طَوِيلاً ، فَجَلَسْتُ حَتَّى فَرَغَ ، فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ لِي : أُدْنُ مِنْ مَوْلاكَ فَسَلِّمْ ، فَدَنَوْتُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ السَّلامَ بِلِسَانٍ فَصِيحٍ ، ثُمَّ قَالَ لِي : اذْهَبْ فَغَيِّرِ اسْمَ ابْنَتِكَ الَّتِي سَمَّيْتَهَا أَمْسِ، فَإِنَّهُ اسْمٌ يُبْغِضُهُ اللهُ وَكَانَ وُلِدَتْ لِي ابْنَةٌ سَمَّيْتُهَا بِالْحُمَيْرَاءِ ، فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : انْتَهِ إِلَى أَمْرِهِ تَرْشُدْ، فَغَيَّرْتُ اسْمَهَا .

۱۱۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا وہ حضرت موسیٰ کے گہوارے کے پاس کھڑے ان سے سرگوشی کر رہے تھے میں بیٹھ گیا جب حضرت سرگوشی سے فارغ ہوئے تو میں حضرت کے پاس گیا۔ فرمایا اپنے مولا کے پاس جاؤ اور سلام کرو۔ میں نے سلام کیا۔ امام موسیٰؑ نے نہایت فصیح زبان میں جواب دیا۔ پھر فرمایا تم جاؤ اپنی لڑکی کا نام بدل دو جو تم نے کل رکھا ہے وہ ایسا نام ہے جس سے خدا بغض رکھتا ہے اور میرے ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام میں نے حمیرا رکھا تھا حضرت ابوعبداللہ نے فرمایا ان کے حکم کو بجا لاؤ باعث فلاح ہوگا۔ میں نے اس کا نام بدل دیا۔

۱۲ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ : دَعَا أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَوْماً وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَقَالَ لَنَا : عَلَيْكُمْ بِهٰذَا ، فَهُوَ وَاللهِ صَاحِبُكُمْ بَعْدِي .

۱۲۔ راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے امام کاظم کو ایک دن بلایا۔ ہم حضرت کے پاس تھے ہم سے فرمایا۔ اپنے اس ساتھی کو جان لو میرے بعد تمہارا امام یہی ہے۔

۱۳ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلٍ أَوْ غَيْرِهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ زُرْبِيٍّ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ النَّحْوِيِّ قَالَ : بَعَثَ إِلَيَّ أَبُو جَعْفَرٍ الْمَنْصُورُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَأَتَيْتُهُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَىٰ كُرْسِيٍّ وَبَيْنَ يَدَيْهِ شَمْعَةٌ وَفِي يَدِهِ كِتَابٌ ، قَالَ : فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ رَمَىٰ بِالْكِتَابِ إِلَيَّ وَ هُوَ يَبْكِي ، فَقَالَ لِي : هٰذَا كِتَابُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ يُخْبِرُنَا أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَدْ مَاتَ ، فَإِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ـ ثَلَاثاً ـ وَ أَيْنَ مِثْلُ جَعْفَرٍ ؟ ثُمَّ قَالَ لِي : اُكْتُبْ قَالَ : فَكَتَبْتُ صَدْرَ الْكِتَابِ ، ثُمَّ قَالَ : اكْتُبْ : إِنْ كَانَ أَوْصَىٰ إِلَىٰ رَجُلٍ وَاحِدٍ بِعَيْنِهِ فَقَدِّمْهُ وَ اضْرِبْ عُنُقَهُ ، قَالَ : فَرَجَعَ إِلَيْهِ الْجَوَابُ أَنَّهُ قَدْ أَوْصَىٰ إِلَىٰ خَمْسَةٍ وَاحِدُهُمْ أَبُو جَعْفَرٍ الْمَنْصُورُ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَ عَبْدُاللهِ وَمُوسَىٰ وَحُمَيْدَةُ .(۱)

۱۳۔ ابو ایوب نحوی سے روایت ہے کہ منصور بادشاہ عباسی نے نصف شب کے وقت مجھے بلایا۔ میں گیا تو دیکھا کہ وہ ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور اس کے سامنے شمع رکھی ہوئی ہے اور ہاتھ میں ایک خط ہے میں نے سلام کیا اس نے وہ خط مجھے دے دیا۔ درآنحالیکہ وہ رو رہا تھا مجھ سے کہا یہ خط محمد بن سلیمان حاکم مدینہ کا ہے اس نے خبر دی ہے کہ محمد بن جعفر کا انتقال ہو گیا ہے۔ پھر اس نے تین مرتبہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور یہ بھی کہا اب جعفر کی مثل کون ہے پھر مجھ سے کہنے لگا اس خط کا جواب لکھو۔ جب میں نے خط کا آغاز لکھ لیا تو اس نے کہا لکھو اگر انھوں نے اوقاف کے متعلق

صرف اپنی طرح ایک شخص کے متعلق وصیت کی ہے تو اسے بلا کر گردن مار دے۔ حاکم مدینہ نے اس خط کے جواب میں لکھا کہ انھوں نے پانچ شخصوں کے متعلق وصیت کی ہے منصور بن محمد سلیمان، عبداللہ بن جعفر اور اپنی بیوی حمیدہ بربریہ مادر موسیٰ کے لئے۔

توضیح: اس سے معلوم ہوا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے بعلم امامت منصور کے ارادہ کو معلوم کر لیا تھا نیز یہ نص ہے امامت پر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی کیونکہ باقی چار میں امامت کی اہلیت نہ تھی

١٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ بِنَحْوٍ مِنْ هٰذَا إِلَّا أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ أَوْصَىٰ إِلَىٰ أَبِي جَعْفَرٍ الْمَنْصُورِ وَعَبْدِاللهِ وَمُوسَىٰ وَمُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَمَوْلًى لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: لَيْسَ إِلَىٰ قَتْلِ هٰؤُلَاءِ سَبِيلٌ.

۱۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے امام کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا وہ لہو و لعب نہیں کرتا اسی اثنا میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ایک بکری کا بچہ لئے ہوئے آگئے اور اس سے کہنے لگے اپنے رب کو سجدہ کر یہ سن کر امام علیہ السلام نے فرمایا۔ بے شک امام لہو و لعب نہیں کرتا۔

١٥ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ صَاحِبِ هٰذَا الْأَمْرِ، فَقَالَ: إِنَّ صَاحِبَ هٰذَا الْأَمْرِ لَا يَلْهُو وَلَا يَلْعَبُ، وَأَقْبَلَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَىٰ ـ وَهُوَ صَغِيرٌ ـ وَمَعَهُ عَنَاقٌ مَكِّيَّةٌ وَهُوَ يَقُولُ لَهَا: اُسْجُدِي لِرَبِّكِ، فَأَخَذَهُ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام وَضَمَّهُ إِلَيْهِ وَقَالَ: بِأَبِي وَأُمِّي مَنْ لَا يَلْهُو وَلَا يَلْعَبُ.

۱۵۔ نضر بن سعید نے بھی یہ روایت نقل کر کے اتنا لکھا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے وصیت کی منصور و عبداللہ و موسیٰ و محمد بن جعفر اور اپنے ایک غلام کے لئے منصور نے کہا۔ اب ان لوگوں کے قتل کی کوئی صورت نہ رہی، کیوں کہ منصور کا نام بھی شامل وصیت تھا۔

١٦ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ الرُّمَّانِيُّ، عَنْ فَيْضِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ: إِنِّي لَعِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام إِذْ أَقْبَلَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَىٰ عليه السلام ـ وَهُوَ غُلَامٌ ـ فَالْتَزَمْتُهُ وَقَبَّلْتُهُ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: أَنْتُمُ السَّفِينَةُ وَهٰذَا مَلَّاحُهَا قَالَ: فَحَجَجْتُ مِنْ قَابِلٍ وَمَعِي أَلْفَا دِينَارٍ فَبَعَثْتُ بِأَلْفٍ إِلَىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام وَأَلْفٍ إِلَيْهِ؛ فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلَىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ قَالَ: يَا فَيْضُ عَدَلْتَهُ بِي؟ قُلْتُ: إِنَّمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ لِقَوْلِكَ، فَقَالَ: أَمَا وَاللهِ مَا أَنَا فَعَلْتُ

ذٰلِكَ ، بَلِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَعَلَهُ بِهِ.

۱۶۔ فیض بن مختار سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام جبکہ وہ لڑکے تھے آ گئے میں نے ان کو پکڑ لیا اور بوسہ دیا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا تم کشتی ہو اور یہ تمہارا ملاح ہے۔ فیض کہتے ہیں کہ اگلے سال میں حج کو گیا میرے پاس دو ہزار دینار تھے میں نے ایک ہزار امام جعفر صادق علیہ السلام کو بھیجے اور ایک ہزار موسیٰ کاظم علیہ السلام کو۔ اس کے بعد جب میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا۔ اے فیض! تم نے مجھے موسیٰ کے برابر کر دیا۔ میں نے کہا آپ ہی نے تو فرمایا تھا کہ یہ تمہارے ملاح ہیں۔ فرمایا واللہ میں نے نہیں کہا بلکہ اللہ کے حکم سے۔

ستّرواں باب

امام رضا علیہ السّلام کی امامت پر نص

(باب ۷۰)

الْإِشَارَةِ وَالنَّصِّ عَلَىٰ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ نُعَيْمٍ الصَّحَّافِ قَالَ : كُنْتُ أَنَا وَ هِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ وَ عَلِيُّ بْنُ يَقْطِينٍ بِبَغْدَادَ ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ يَقْطِينٍ : كُنْتُ عِنْدَ الْعَبْدِ الصَّالِحِ جَالِساً فَدَخَلَ عَلَيْهِ ابْنُهُ عَلِيٌّ فَقَالَ لِي: يَا عَلِيَّ بْنَ يَقْطِينٍ! هٰذَا عَلِيٌّ سَيِّدُ وُلْدِي أَمَا إِنِّي قَدْ نَحَلْتُهُ كُنْيَتِي ، فَضَرَبَ هِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ بِرَاحَتِهِ جَبْهَتَهُ ، ثُمَّ قَالَ : وَيْحَكَ كَيْفَ قُلْتَ؟ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ يَقْطِينٍ : سَمِعْتُ وَاللهِ مِنْهُ كَمَا قُلْتُ ، فَقَالَ هِشَامٌ : أَخْبَرَكَ أَنَّ الْأَمْرَ فِيهِ مِنْ بَعْدِهِ.

أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ نُعَيْمٍ الصَّحَّافِ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ الْعَبْدِ الصَّالِحِ ـ وَفِي نُسْخَةِ الصَّفْوَانِيِّ ـ قَالَ : كُنْتُ أَنَا ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ ـ

۱۔ صحّاف سے مروی ہے کہ ہشام ابن الحکم اور علی بن یقطین بغداد میں تھے۔ علی بن یقطین نے بیان کیا کہ میں ایک روز امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا کہ آپ کے فرزند علی آ گئے۔ مجھ سے کہا اے علی بن یقطین یہ علی میری اولاد کا سردار ہے میں نے اپنی کنیت اسے دی۔ ہشام نے یہ سن کر اس کی پیشانی پر ہاتھ مارا اور کہا تم یہ کیسے کہتے ہو علی بن یقطین نے کہا۔ واللہ میں نے ایسے ہی سنا ہے ہشام نے کہا میں تم کو خبر دیتا ہوں کہ امام موسیٰ کاظمؑ کے بعد وہی امام ہوں گے

اور راویوں نے بھی صحاف سے یہی روایت کی ہے۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ نُعَيْمٍ الْقَابُوسِيِّ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ ابْنِي عَلِيّاً أَكْبَرُ وُلْدِي وَأَبَرُّهُمْ عِنْدِي وَأَحَبُّهُمْ إِلَيَّ وَهُوَ يَنْظُرُ مَعِي فِي الْجَفْرِ وَلَمْ يَنْظُرْ فِيهِ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ وَصِيُّ نَبِيٍّ.

۲۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے میرا فرزند علی اکبر اولاد ہے اور ان میں سب سے زیادہ نیک ہے اور میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ میرے ساتھ جفر میں نظر کرتا ہے اور نہیں نظر کرتا اس میں مگر نبی یا وصیٔ نبی۔

٣ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ وَ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبَّادٍ الْقَصْرِيِّ جَمِيعاً ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي قَدْ كَبُرَ سِنِّي ، فَخُذْ بِيَدِي مِنَ النَّارِ ، قَالَ فَأَشَارَ إِلَى ابْنِهِ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام ، فَقَالَ : هَذَا صَاحِبُكُمْ مِنْ بَعْدِي.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ علیہ السلام سے کہا میں بوڑھا ہوگیا ہوں مجھے نارِ جہنم سے بچائیے حضرت نے امام رضا علیہ السلام کی طرف اشارہ کرکے فرمایا یہ ہے تمہارا امام میرے بعد۔

٤ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام : أَلَا تَدُلُّنِي إِلَى مَنْ آخُذُ عَنْهُ دِينِي؟ فَقَالَ : هَذَا ابْنِي عَلِيٌّ إِنَّ أَبِي أَخَذَ بِيَدِي فَأَدْخَلَنِي إِلَى قَبْرِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : يَا بُنَيَّ ! إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ : «إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً» وَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا قَالَ قَوْلاً وَفَى بِهِ. (بقرہ ۲/۳۰)

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا۔ آپ مجھے بتائیے کہ آپ کے بعد معاملات دینی کا تعلق ہم کس سے رکھیں، فرمایا۔ یہ میرا بیٹا علی ہے میرے والد نے میرا ہاتھ پکڑا اور قبر رسولؐ پر لے جاکر فرمایا۔ بیٹا خدا نے فرمایا ہے کہ میں روئے زمین پر خلیفہ بنانے والا ہوں پس خدا اپنے وعدے کو وفا کرنے والا ہے۔

٥ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ اللُّؤْلُؤِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام : إِنِّي قَدْ كَبُرَتْ سِنِّي وَ دَقَّ عَظْمِي وَإِنِّي سَأَلْتُ أَبَاكَ عليه السلام فَأَخْبَرَنِي بِكَ، فَأَخْبِرْنِي [مَنْ بَعْدَكَ؟] فَقَالَ: هَذَا أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا .

۵۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا میرا اب بڑھاپا ہے اور میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں میں نے آپ کے پدر بزرگوار سے بھی سوال کیا تھا پس اب آپ بتائیے کہ آپ کے بعد کون امام ہوگا فرمایا۔ ابوالحسن رضا۔

٦ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مَرْوَانَ الْقَنْدِيِّ وَ كَانَ مِنَ الْوَاقِفَةِ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَىٰ أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَعِنْدَهُ ابْنُهُ أَبُوالْحَسَنِ عليه السلام ، فَقَالَ لِي : يَا زِيَادُ ! هٰذَا ابْنِي فُلَانٌ، كِتَابُهُ كِتَابِي وَ كَلَامُهُ كَلَامِي وَ رَسُولُهُ رَسُولِي وَ مَا قَالَ فَالْقَوْلُ قَوْلُهُ .

۶۔ راوی کہتا ہے میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں آیا ان کے پاس ان کے فرزند امام رضا علیہ السلام تھے مجھ سے فرمایا۔ اے زید! یہ میرا فلاں بیٹا ہے اس کی تحریر میری تحریر ہے اور اس کا کلام میرا کلام ہے اس کا قاصد میرا قاصد ہے جو یہ کہے سچ ہے۔

٧ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ قَالَ : حَدَّثَنِي الْمَخْزُومِيُّ وَكَانَتْ أُمُّهُ مِنْ وُلْدِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ: بَعَثَ إِلَيْنَا أَبُوالْحَسَنِ مُوسَىٰ عليه السلام فَجَمَعَنَا ثُمَّ قَالَ لَنَا : أَتَدْرُونَ لِمَ دَعَوْتُكُمْ ؟ فَقُلْنَا : لَا ، فَقَالَ : اشْهَدُوا أَنَّ ابْنِي هٰذَا وَصِيِّي وَالْقَيِّمُ بِأَمْرِي وَخَلِيفَتِي مِنْ بَعْدِي ، مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدِي دَيْنٌ فَلْيَأْخُذْهُ مِنِ ابْنِي هٰذَا وَمَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدِي عِدَةٌ فَلْيَنْتَجِزْهَا مِنْهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ بُدٌّ مِنْ لِقَائِي فَلَا يَلْقَنِي إِلَّا بِكِتَابِهِ .

۷۔ مخزومی نے جس کی ماں نسل جعفر بن ابی طالب سے تھی بیان کیا تو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ہمیں بلا کر فرمایا۔ تم جانتے ہو میں نے کیوں بلایا ہے ہم نے کہا نہیں، فرمایا اس لئے کہ گواہ بنو اس بات کے کہ میرا بیٹا میرا وصی ہے اور میرے امر امامت کا قائم کرنے والا ہے اور میرا خلیفہ ہے میرے بعد، پس جس کا میرے اوپر قرضہ ہو وہ میرے اس بیٹے سے لے اور جس سے میں نے وعدہ کیا ہو وہ اس سے پورا کرائے اور جس کو (قید خانہ میں) مجھ سے ملنا ضروری ہو وہ اس کی تحریر کے ساتھ مجھ سے ملے۔

٨ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ وَ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ جَمِيعاً ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ : خَرَجَتْ إِلَيْنَا أَلْوَاحٌ مِنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام ـ وَهُوَ فِي الْحَبْسِ ـ : عَهْدِي إِلَىٰ أَكْبَرِ وُلْدِي أَنْ يَفْعَلَ كَذَا وَ أَنْ يَفْعَلَ كَذَا ، وَفُلَانٌ لَا تَنَلْهُ شَيْئاً حَتَّىٰ أَلْقَاكَ أَوْ يَقْضِيَ اللهُ عَلَيَّ الْمَوْتَ .

۸۔ حسین مختار سے مروی ہے ہمیں کچھ تحریریں ملیں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی اس میں تحریر تھا کہ میرا عہد

ہے میری اولاد میں سب سے بڑے سے کہ وہ ایسا ایسا کریں اور فلاں کو کچھ نہ دیں یہاں تک کہ تم مجھ سے ملاقات کرو یا مجھے موت آجائے

٩ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ: خَرَجَ إِلَيْنَا مِنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام بِالْبَصْرَةِ أَلْوَاحٌ مَكْتُوبٌ فِيهَا بِالْعَرْضِ، عَهْدِي إِلَى أَكْبَرِ وُلْدِي، يُعْطَى فُلَانٌ كَذَا وَفُلَانٌ كَذَا وَفُلَانٌ لَا يُعْطَى حَتَّى أَجِيءَ، أَوْ يَقْضِيَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيَّ الْمَوْتَ، إِنَّ اللهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ.

٩۔ حسین بن مختار سے مروی ہے کہ بصرہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی کچھ تحریر کردہ الواح ملیں جن میں تحریر تھا کہ یہ میرا معاہدہ ہے ولد اکبر سے کہ وہ فلاں کو یہ دے اور فلاں کو یہ، اور فلاں کو کچھ نہ دے۔ یہاں تک کہ قید سے چھوٹ کر آجاؤں یا مجھے موت آجائے اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

١٠ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ ابْنِ مُحْرِزٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ مِنَ الْحَبْسِ أَنَّ فُلَاناً ابْنِي، سَيِّدُ وُلْدِي وَقَدْ نَحَلْتُهُ كُنْيَتِي.

١٠۔ علی بن یقطین سے مروی ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے قید خانہ سے لکھا کہ فلاں میرا بیٹا میری اولاد کا سردار ہے میں نے اپنی کنیت اسے دی۔

١١ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْخَزَّازِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام: إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَحْدُثَ حَدَثٌ وَلَا أَلْقَاكَ، فَأَخْبِرْنِي مَنِ الْإِمَامُ بَعْدَكَ؟ فَقَالَ: ابْنِي فُلَانٌ ـ يَعْنِي أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام ـ.

١١۔ داؤد بن سلیمان راوی ہیں کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا۔ میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ اگر کوئی حادثہ پیش آجائے اور میں آپ کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکوں لہٰذا یہ معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ آپ کے بعد امام کون ہوگا فرمایا۔ میرا بیٹا فلاں یعنی ابوالحسن (امام رضا علیہ السلام)

١٢ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ قَابُوسَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام: إِنِّي سَأَلْتُ أَبَاكَ عليه السلام مَنِ الَّذِي يَكُونُ مِنْ بَعْدِكَ؟ فَأَخْبَرَنِي أَنَّكَ أَنْتَ هُوَ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام ذَهَبَ النَّاسُ يَمِيناً وَ شِمَالاً وَ قُلْتُ فِيكَ أَنَا وَ أَصْحَابِي فَأَخْبِرْنِي مَنِ الَّذِي يَكُونُ مِنْ بَعْدِكَ مِنْ وُلْدِكَ؟ فَقَالَ: ابْنِي فُلَانٌ.

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا کہ میں نے آپ کے والد سے سوال کیا تھا کہ آپ کے بعد کون امام ہوگا تو انھوں نے آپ کو بتایا چنانچہ جب امام جعفر صادق علیہ السلام کا انتقال ہوا تو لوگ ہر طرف سے جمع ہوئے میں نے آپ کے متعلق بیان کیا اور میرے اصحاب نے بھی گواہی دی۔ پس اب آپ بتائیے کہ آپ کے بعد آپ کی اولاد میں سے کون امام ہوگا فرمایا۔ میرا فلاں بیٹا۔

١٣ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ الْأَشْعَثِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ زُرْبِيٍّ قَالَ: جِئْتُ إِلَى أَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام بِمَالٍ، فَأَخَذَ بَعْضَهُ وَتَرَكَ بَعْضَهُ؛ فَقُلْتُ: أَصْلَحَكَ اللهُ لِأَيِّ شَيْءٍ تَرَكْتَهُ عِنْدِي؟ قَالَ: إِنَّ صَاحِبَ هٰذَا الْأَمْرِ يَطْلُبُهُ مِنْكَ، فَلَمَّا جَاءَنَا نَعْيُهُ بَعَثَ إِلَيَّ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام ابْنُهُ، فَسَأَلَنِي ذٰلِكَ الْمَالَ، فَدَفَعْتُهُ إِلَيْهِ.

۱۳۔ راوی کہتا ہے میں کچھ مال لے کر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس آیا۔ حضرت نے اس میں سے کچھ لے لیا اور کچھ چھوڑ دیا۔ میں نے کہا آپ نے میرے پاس کیوں چھوڑا۔ فرمایا۔ میرے بعد والا امام تجھ سے مانگے گا جب ہمارے پاس حضرت کے مرنے کی خبر پہنچی تو امام رضا علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو میرے پاس بھیجا اور انھوں نے وہ مال مجھ سے مانگا میں نے دیدیا

١٤ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي الْحَكَمِ الْأَرْمَنِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَلِيطٍ الزَّيْدِيِّ. قَالَ أَبُو الْحَكَمِ: وَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ الْجَرْمِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَلِيطٍ قَالَ: لَقِيتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ عليه السلام ـ وَنَحْنُ نُرِيدُ الْعُمْرَةَ ـ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ هَلْ تُثْبِتُ هٰذَا الْمَوْضِعَ الَّذِي نَحْنُ فِيهِ؟ قَالَ: نَعَمْ فَهَلْ تُثْبِتُهُ أَنْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ إِنِّي أَنَا وَ أَبِي لَقِينَاكَ هٰهُنَا وَ أَنْتَ مَعَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام وَ مَعَهُ إِخْوَتُكَ، فَقَالَ لَهُ أَبِي: بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي أَنْتُمْ كُلُّكُمْ أَئِمَّةٌ مُطَهَّرُونَ وَالْمَوْتُ لَا يَعْرَى مِنْهُ أَحَدٌ، فَأَحْدِثْ إِلَيَّ شَيْئاً أُحَدِّثُ بِهِ مَنْ يَخْلُفُنِي مِنْ بَعْدِي فَلَا يَضِلُّ، قَالَ: نَعَمْ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ؛ هٰؤُلَاءِ وُلْدِي وَهٰذَا سَيِّدُهُمْ ـ وَ أَشَارَ إِلَيْكَ ـ وَقَدْ عُلِّمَ الْحُكْمَ وَالْفَهْمَ وَالسَّخَاءَ وَالْمَعْرِفَةَ بِمَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ النَّاسُ وَمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنْ أَمْرِ دِينِهِمْ وَدُنْيَاهُمْ، وَفِيهِ حُسْنُ الْخُلُقِ وَحُسْنُ الْجَوَابِ وَهُوَ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَفِيهِ أُخْرَى خَيْرٌ مِنْ هٰذَا كُلِّهِ، فَقَالَ لَهُ أَبِي: وَمَا هِيَ؟ ـ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي ـ قَالَ عليه السلام: يُخْرِجُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْهُ غَوْثَ هٰذِهِ

الأمّة وغياثها وعلمها ونورها وفضلها وحكمتها، خير مولود وخير ناشيء، يحقن الله عزّ وجلّ به الدماء، ويصلح به ذات البين ويلمّ به الشعث ويشعب به الصدع ويكسو به العاري و يشبع به الجائع ويؤمن به الخائف وينزل الله به القطر ويرحم به العباد، خير كهل وخير ناشيء، قوله حكم وصمته علم، يبيّن للناس ما يختلفون فيه ويسود عشيرته من قبل أوان حلمه، فقال له أبي: بأبي أنت وأمّي وهل ولد؟ قال: نعم ومرّت به سنون، قال يزيد: فجاءنا من لم نستطع معه كلاماً، قال يزيد: فقلت لأبي إبراهيم عليه السلام: فأخبرني بمثل ما أخبرني به أبوك عليه السلام، فقال لي: نعم إنّ أبي عليه السلام كان في زمان ليس هذا زمانه، فقلت له: فمن يرضى منك بهذا فعليه لعنة الله، قال: فضحك أبو إبراهيم ضحكاً شديداً، ثمّ قال: أخبرك يا أبا عمارة؛ إنّي خرجت من منزلي فأوصيت إلى ابني فلان و أشركت معه بنيّ في الظاهر و أوصيته في الباطن، فأفردته وحده ولو كان الأمر إليّ لجعلته في القاسم ابني، لحبّي إيّاه و رأفتي عليه ولكن ذلك إلى الله عزّ وجلّ، يجعله حيث يشاء و لقد جاءني بخبره رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، ثمّ أرانيه و أراني من يكون معه و كذلك لا يوصى إلى أحد منّا حتّى يأتي بخبره رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وجدّي عليّ صلوات الله عليه ورأيت مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم خاتماً وسيفاً وعصاً و كتاباً وعمامة، فقلت: ما هذا يا رسول الله؟ فقال لي: أمّا العمامة فسلطان الله عزّ وجلّ وأمّا السيف فعزّ الله تبارك وتعالى وأمّا الكتاب فنور الله تبارك و تعالى و أمّا العصا فقوّة الله وأمّا الخاتم فجامع هذه الأمور، ثمّ قال لي: والأمر قد خرج منك إلى غيرك، فقلت: يا رسول الله؛ أرنيه أيّهم هو؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: ما رأيت من الأئمّة أحداً أجزع على فراق هذا الأمر منك و لو كانت الإمامة بالمحبّة لكان إسماعيل أحبّ إلى أبيك منك ولكن ذلك من الله عزّ وجلّ، ثمّ قال أبو إبراهيم عليه السلام: و رأيت و لدي جميعاً الأحياء منهم والأموات، فقال لي أمير المؤمنين عليه السلام: هذا سيّدهم و أشار إلى ابني عليّ فهو منّي وأنا منه والله مع المحسنين، قال يزيد: ثمّ قال أبو إبراهيم عليه السلام: يا يزيد؛ إنّها وديعة عندك فلا تخبر بها إلّا عاقلاً أو عبداً تعرفه صادقاً وإن سئلت عن الشهادة فاشهد بها وهو قول الله عزّ وجلّ: «إنّ الله يأمركم أن تؤدّوا الأمانات إلى أهلها» وقال لنا أيضاً: «و من أظلم ممّن كتم شهادة عنده من الله» قال: فقال أبو إبراهيم عليه السلام: فأقبلت على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقلت: قد جمعتهم لي ـ بأبي وأمّي ـ فأيّهم هو؟ فقال: هو الذي ينظر بنور الله عزّ

نساء ٤/٥٨

وَجَلَّ وَيَسْمَعُ بِفَهْمِهِ وَيَنْطِقُ بِحِكْمَتِهِ، يُصِيبُ فَلاَيُخْطِئُ، وَيَعْلَمُ فَلاَيَجْهَلُ، مُعَلَّماً حُكْماً وَعِلْماً،
هُوَ هٰذَا ـ وَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ ابْنِي ـ ثُمَّ قَالَ: مَا أَقَلَّ مُقَامَكَ مَعَهُ فَإِذَا رَجَعْتَ مِنْ سَفَرِكَ فَأَوْصِ وَ
أَصْلِحْ أَمْرَكَ وَ افْرُغْ مِمَّا أَرَدْتَ، فَإِنَّكَ مُنْتَقِلٌ عَنْهُمْ وَ مُجَاوِرٌ غَيْرَهُمْ، فَإِذَا أَرَدْتَ فَادْعُ عَلِيّاً
فَلْيُغَسِّلْكَ وَلْيُكَفِّنْكَ فَإِنَّهُ طُهْرٌ لَكَ وَلاَيَسْتَقِيمُ إِلاَّ ذٰلِكَ وَ ذٰلِكَ سُنَّةٌ قَدْ مَضَتْ، فَاضْطَجِعْ بَيْنَ
يَدَيْهِ وَصُفَّ إِخْوَتَهُ خَلْفَهُ وَعُمُومَتَهُ وَمُرْهُ فَلْيُكَبِّرْ عَلَيْكَ تِسْعاً، فَإِنَّهُ قَدِ اسْتَقَامَتْ وَصِيَّتُهُ وَوَلِيَكَ
وَ أَنْتَ حَيٌّ، ثُمَّ اجْمَعْ لَهُ وُلْدَكَ مِنْ بَعْدِهِمْ، فَأَشْهِدْ عَلَيْهِمْ وَ أَشْهِدِ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَكَفَىٰ بِاللهِ
شَهِيداً، قَالَ يَزِيدُ: ثُمَّ قَالَ لِي أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام: إِنِّي أُؤْخَذُ فِي هٰذِهِ السَّنَةِ وَالْأَمْرُ هُوَ إِلَىٰ
ابْنِي عَلِيٍّ، سَمِيِّ عَلِيٍّ وَعَلِيٍّ، فَأَمَّا عَلِيٌّ الْأَوَّلُ فَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَأَمَّا الْآخِرُ فَعَلِيُّ بْنُ
الْحُسَيْنِ عليهما السلام، أُعْطِيَ فَهْمَ الْأَوَّلِ وَحِلْمَهُ وَنَصْرَهُ وَ وُدَّهُ وَدِينَهُ وَمِحْنَتَهُ وَ مِحْنَةَ الْآخِرِ وَ صَبْرَهُ
عَلَىٰ مَا يَكْرَهُ وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَتَكَلَّمَ إِلاَّ بَعْدَ مَوْتِ هَارُونَ بِأَرْبَعِ سِنِينَ، ثُمَّ قَالَ لِي: يَايَزِيدُ! وَإِذَا
مَرَرْتَ بِهٰذَا الْمَوْضِعِ وَلَقِيتَهُ وَ سَتَلْقَاهُ فَبَشِّرْهُ أَنَّهُ سَيُولَدُ لَهُ غُلاَمٌ، أَمِينٌ، مَأْمُونٌ، مُبَارَكٌ وَ
سَيُعْلِمُكَ أَنَّكَ قَدْ لَقِيتَنِي فَأَخْبِرْهُ عِنْدَ ذٰلِكَ أَنَّ الْجَارِيَةَ الَّتِي يَكُونُ مِنْهَا هٰذَا الْغُلاَمُ جَارِيَةٌ مِنْ
أَهْلِ بَيْتِ مَارِيَةَ جَارِيَةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله أُمِّ إِبْرَاهِيمَ، فَإِنْ قَدَرْتَ أَنْ تُبَلِّغَهَا مِنِّي السَّلاَمَ فَافْعَلْ.
قَالَ يَزِيدُ: فَلَقِيتُ بَعْدَ مُضِيِّ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام عَلِيّاً عليه السلام فَبَدَأَنِي، فَقَالَ لِي يَايَزِيدُ! مَا تَقُولُ
فِي الْعُمْرَةِ؟ فَقُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي ذٰلِكَ إِلَيْكَ وَ مَا عِنْدِي نَفَقَةٌ، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللهِ مَا كُنَّا
نُكَلِّفُكَ وَلاَ نَكْفِيكَ، فَخَرَجْنَا حَتَّىٰ انْتَهَيْنَا إِلَىٰ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ فَابْتَدَأَنِي فَقَالَ: يَا يَزِيدُ! إِنَّ هٰذَا
الْمَوْضِعَ كَثِيراً مَا لَقِيتَ فِيهِ جِيرَتَكَ وَ عُمُومَتَكَ، قُلْتُ: نَعَمْ ثُمَّ قَصَصْتُ عَلَيْهِ الْخَبَرَ فَقَالَ لِي: أَمَّا
الْجَارِيَةُ فَلَمْ تَجِئْ بَعْدُ، فَإِذَا جَاءَتْ بَلَّغْتُهَا مِنْهُ السَّلاَمَ، فَانْطَلَقْنَا إِلَىٰ مَكَّةَ فَاشْتَرَاهَا فِي تِلْكَ
السَّنَةِ، فَلَمْ تَلْبَثْ إِلاَّ قَلِيلاً حَتَّىٰ حَمَلَتْ فَوَلَدَتْ ذٰلِكَ الْغُلاَمَ، قَالَ يَزِيدُ: وَ كَانَ إِخْوَةُ عَلِيٍّ
يَرْجُونَ أَنْ يَرِثُوهُ فَعَادَوْنِي إِخْوَتُهُ مِنْ غَيْرِ ذَنْبٍ، فَقَالَ لَهُمْ إِسْحَاقُ بْنُ جَعْفَرٍ: وَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُ
إِنَّهُ لَيَقْعُدُ مِنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ بِالْمَجْلِسِ الَّذِي لاَ أَجْلِسُ فِيهِ أَنَا.

۱۴۔ راوی کہتا ہے کہ میں عمرہ کے لئے جا رہا تھا کہ راہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ میں
نے کہا میں آپ پر فدا ہوں یہ مقام آپ کو یاد ہے کہ یہاں ایک وقت ہم ٹھہر چکے ہیں۔ فرمایا۔ ہاں تم کو بھی یاد ہے میں نے کہا ہاں
میں اور میرے والد یہاں آپ سے ملے تھے اور آپ امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ تھے اور ان کے ساتھ آپ کے بھائی

بھی تھے میرے باپ نے ان سے کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ سب آئمہ طاہرین ہیں اور موت سے کوئی بچنے والا نہیں آپ امر امامت کے متعلق مجھ سے بیان کیجیے تاکہ میں اپنے بعد والوں سے بیان کروں اور ان کو گمراہی سے بچاؤں فرمایا اے ابوعبداللہ (کنیت راوی) یہ میری اولاد ہے اور میرا بیٹا ان کا سردار ہے اور اشارہ کیا آپ کی طرف۔

اور وہ صاحب علم و حکمت و سخا و معرفت ہے اور اس کے پاس ہیں وہ تمام چیزیں جن کے لوگ محتاج ہوتے ہیں یا وہ دین و دنیا کے معاملات میں اختلاف کرتے ہیں ان میں حسن خلق ہے حسن جواب ہے وہ خدائی دروازوں میں سے ایک دروازہ ہیں اور ان میں اور بھی بہت سی خوبیاں ہیں میرے والد نے پوچھا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں وہ کیا ہیں فرمایا اس سے پیدا ہوگا اس امت کا فریادرس، وہ دادرس خلیق ہوگا وہ بلحاظ علم و نور و فضل و حکمت بہترین مولود اور بہترین پرورش یافتہ ہوگا۔ اللہ مومنوں کے خون کی اس کی وجہ سے حفاظت کرے گا اور ان کے جھگڑوں کی اصلاح کرے گا ان کی پراگندگی کو دور کرے گا ان کے برہنوں کو لباس پہنائے گا وہ بھوکے کو سیر کرے گا۔ خوفزدہ اس سے امن میں ہو جائے گا اس کی برکت سے اللہ مینہ برسائے گا اور اپنے بندوں پر رحم کریگا وہ سن رسیدوں سے بہتر ہوگا بہترین پرورش یافتہ ہوگا اس کا قول حکم ہوگا اس کا خاموش رہنا علم ہوگا وہ لوگوں کے جھگڑوں کو فیصل کرے گا اور اپنے قبیلہ کا سردار ہوگا اپنی جوانی کو پہنچنے سے پہلے ہی میرے ان باپ نے پوچھا کیا وہ پیدا ہوگئے ہیں فرمایا ہاں چند سال گزر گئے راوی کہتا ہے پس ہمارے پاس ایک شخص مخالفوں میں سے آگیا جس کے سامنے ہم نے کلام کرنے کی جرأت نہ کی۔

یزید نامی راوی ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا۔ آپ بھی اسی طرح ہمیں آگاہ کیجیے جس طرح آپ کے پدر بزرگوار نے آگاہ کیا ہے فرمایا میرے والد کا زمانہ اور تھا اب وہ زمانہ نہیں، میں نے کہا جو آپ کی پریشان حالی پر راضی ہو اس پر اللہ کی لعنت حضرت یہ سن کر بہت ہنسے۔ پھر فرمایا۔ اے ابوعمارہ۔ میں تمہیں بتاتا ہوں۔ میں اپنے گھر سے نکلا اور میں نے لوگوں کے سامنے وصیت کی اپنے فلاں بیٹے کے متعلق اور بظاہر اپنے اور بیٹوں کو بھی شریک کیا۔ لیکن درحقیقت وصیت اس کے لئے تھی۔ میں نے تنہا اسی کو وصی بنایا اگر یہ امر امامت میرے اختیار میں ہوتا تو میں اپنے بیٹے قاسم کو بناتا کیونکہ مجھے اس سے بے پناہ محبت ہے اور میری مہربانی بھی اس پر زیادہ ہے لیکن یہ امر تو خدا کے اختیار میں ہے۔

اور وہ امر امامت کو جہاں چاہتا ہے قرار دیتا ہے اور خواب میں رسول اللہ نے مجھے خبر دی اور میرے وصی کو دکھایا اور ان بادشاہان ضلالت کو بھی جو ان کے زمانہ میں ہوں گے اسی طرح ہم میں سے کوئی کسی کو وصی نہیں بناتا جب تک اس کو خبر نہ ملے۔ رسول اللہ سے اور میرے جد علی مرتضیٰ سے، خدا کا درود ہو ان پر اور میں نے خواب میں رسول اللہ کے پاس انگوٹھی دیکھی اور تلوار، عصا اور کتاب اور عمامہ، میں نے پوچھا یا رسول اللہ یہ کیا ہے۔ فرمایا یہ عمامہ خدائے عزوجل کی سلطنت ہے۔

اور تلوار عزتِ خدا ہے اور کتاب نور خدا ہے اور عصا قوت خدا ہے اور انگوٹھی ان سب کی جامع ہے پھر مجھ سے

فرمایا۔ اب یہ امر امامت تم سے نکل کر دوسرے کی طرف جانے والا ہے میں نے کہا یا رسول اللہ دکھائیے کہ ان میں وہ کون ہے حضرت نے فرمایا میں نے اس امر امامت کی مفارقت میں آئمہ میں سے کسی کو تم سے زیادہ مضطرب نہیں پایا اگر امامت کا معاملہ محبت سے متعلق ہوتا تو اسماعیل تمہارے باپ کے لئے تم سے زیادہ محبوب تھے لیکن یہ امر خدا کے اختیار میں ہے۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا۔ میں نے اپنی زندہ اور مردہ اولاد کو دیکھا۔ امیر المومنین نے مجھ سے خواب میں فرمایا۔ یہ ان کا سردار ہے اور اشارہ کیا میرے بیٹے علی کی طرف اور کہا کہ یہ مجھ سے ہے اور میں ان سے ہوں اور اللہ محسنوں کے ساتھ ہے راوی کہتا ہے پھر امام موسیٰ کاظم نے فرمایا (اے یزید (نام راوی) یہ تیرے پاس امانت ہے اس سے آگاہ نہ کرنا مگر عقلمند کو یا جسے تم سچا سمجھتے ہو اور اگر گواہی طلب کی جائے تو گواہی دو اور قول خدا ہے کہ امانتوں کو ان کے اہل کے سپرد کردو اور یہ بھی فرمایا ہے کہ اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو خدا سے گواہی چھپائے کہ راوی کہتا ہے پھر امام موسیٰ کاظم نے فرمایا میں رسول اللہ کی طرف متوجہ ہوا اور عرض کی میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں میں نے اپنی اولاد کو جمع کیا ہے پس ان میں سے کون میرے بعد امام ہوگا فرمایا جو نور خدا سے دیکھتا ہے اور اس کی فہم سے سنتا ہے اور اس کی حکمت سے بولتا ہے وہ راستی پر رہتا ہے خطا نہیں کرتا۔ علم رکھتا ہے۔ جاہل نہیں ہوتا وہ حکمت و علم کا معلم ہوتا ہے اور وہ یہ ہے اور اس کے بعد میرے فرزند علی کا ہاتھ پکڑا پھر فرمایا۔ تم اس کے ساتھ بہت کم دن رہو گے جب تم اپنے سفر سے لوٹو تو وصیت کر دینا اور اپنے معاملہ کو درست کر لینا اور جو ارادہ کیا ہے اسے پورا کر لینا۔ کیونکہ تم ان سے دور ہونے والے ہو اور غیروں کے ہمسائے بننے والے ہو۔

جب تم ارادہ کر د جانے کا یعنی جب ہارون مدینہ آئے اور تمہیں قید کرنا چاہے تو اپنے فرزند علی کو بلاؤ اور اس سے کہو کہ وہ تم کو غسل دے اور کفن پہنائے اور یہ طہارت کافی ہے تمہارے لئے کیونکہ اس کے بعد پھر تمہیں غسل دینے اور کفن پہنانے کا موقع تمہارے بعد والے امام کو نہ مل سکے گا اور یہ سنت رہ جائے گی کہ امام سابق کو امام لاحق غسل و کفن دے پس تم امام رضا کے سامنے لیٹ جانا اور ان کے بھائیوں چچوں کے سامنے امام کے حسن خلق کو بیان کرنا اور حکم دینا کہ وہ نو تکبیریں تم پر کہے یعنی نماز جنازہ میں۔

توضیح:۔ نماز میت میں چار تکبیریں ہیں لیکن اس حدیث میں نو کا ذکر ہے یا تو یہ ہیشگی نماز جنازہ کی صورت میں ہے یا خصوصیات امام سے ہے یا پھر یہ کہا جائے کہ نماز جنازہ میں چار تکبیریں واجب ہیں اور نو مستحب، بھائیوں اور چچوں کو بلانے کی ضرورت اس لئے سمجھی گئی کہ امام رضا علیہ السلام کی امامت کا اعلان ہو جائے تاکہ بعد میں نزع کی صورت نہ ہو۔

اور وصیت ظاہر ہو جائے اور تمہاری زندگی میں تمہارا ولی معین ہو جائے۔ اس کے بعد اپنی اولاد کو جمع کرو اور لوگوں کے سامنے ان کو گواہ بناؤ اور اللہ بھی ان پر گواہ ہوگا اور خدا کا گواہ ہونا کافی ہے

یزید راوی ہے کہ پھر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا میں اس سال گرفتار ہو جاؤں گا اور میرے بعد امر امامت میرے بیٹے علیؑ سے متعلق ہوگا جو ہمنام علی بن ابی طالب ہے علیؑ اوّل علی بن ابی طالبؑ ہیں ان کے بعد دوسرے علیؑ بن الحسینؑ ہیں جن کو عطا کی گئی ہے علی اوّل کی فہم ان کا غلبہ مومنین کی ان سے محبت اور علی اوّل کا دین اور ان کی تکلیفات (از قسم غصب حقوق) اور دوسرے علیؑ کے مصائب و محن اور تکلیف دہ باتوں پر ان کا سا صبر اور اس کو چاہیئے کہ خاموش رہے اور ہارون کے مرنے کے چار برس بعد کچھ کہے۔

پھر مجھ سے فرمایا۔ اے یزید جب تم اس جگہ پہنچو اور میرے پسر سے ملاقات کرو اور تم عنقریب اس سے ملوگے تو بشارت دینا کہ ایک لڑکا پیدا ہوگا جو امین خدا ہوگا اور مامون و مبارک ہوگا وہ تمہیں بتائے گا کہ تم مجھ سے ملے ہو۔ تم عند الملاقات کہنا کہ یہ لڑکا جس کنیز سے پیدا ہوگا وہ خاندان سے ہوگی ماریہ کے جو کنیزِ رسولؐ تھیں اور ابراہیم پسر رسولؐ اللہ کی ماں۔ اگر ممکن ہو تو میرا سلام اسے پہنچا دینا۔

یزید کہتا ہے کہ امام موسیٰ کاظمؑ کے انتقال کے بعد آپ کے فرزند امام رضا علیہ السلام سے ملا حضرت نے فرمایا عمرہ کا ارادہ ہے یا نہیں، میں نے کہا آپ کے اختیار میں ہے میرے پاس زادِ راہ نہیں۔

حضرت نے تعجب سے فرمایا سبحان اللہ یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم عمرہ کی تکلیف تو دیں اور زادِ راہ نہ دیں، پس ہم چلے جب اس جگہ پہنچے جہاں امام موسیٰ کاظمؑ سے ملاقات ہوئی تھی تو حضرت نے کلام کی ابتدا کی اور فرمایا۔ اے یزید یہی وہ جگہ ہے یہاں تم اکثر اپنے چچا زاد بھائیوں (مراد امام جعفر صادق اور ان کی اولاد) سے ملے ہو۔ میں نے کہا بے شک، پھر میں نے امام موسیٰ کاظمؑ کی ملاقات کا حال بیان کیا حضرت نے فرمایا وہ کنیز ابھی نہیں آئی جب آئے گی تو میں اپنے والد کا سلام اسے پہنچا دوں گا۔

ہم مکّہ کی طرف روانہ ہوئے اور اس کنیز کو خریدا۔ اسی سال کچھ دن بعد وہ حاملہ ہوئی اور وہ لڑکا پیدا ہوا۔ یزید نے کہا کہ امام رضا علیہ السلام کے بھائی ان کے لاولد ہونے کی وجہ سے یہ امید دل میں لئے ہوئے تھے کہ وہ ان کے وارث ہوں گے وہ مجھ سے بھی عداوت رکھنے لگے (کہ اگر میں یہ خبر امام رضا علیہ السلام سے بیان نہ کرتا تو وہ صاحبِ اولاد نہ ہوتے) اسحاق بن جعفر علیہ السلام نے لوگوں سے کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ یہ شخص مجلس امام موسیٰ علیہ السلام میں بیٹھتا تھا جہاں میں نہ بیٹھتا تھا۔

۱۵ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي الْحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُاللهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيُّ وَعَبْدُاللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَلِيطٍ قَالَ: لَمَّا أَوْصَى أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام أَشْهَدَ إِبْرَاهِيمَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيَّ وَ إِسْحَاقَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيَّ وَإِسْحَاقَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَجَعْفَرَ بْنَ صَالِحٍ وَ مُعَاوِيَةَ الْجَعْفَرِيَّ وَ يَحْيَى بْنَ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ وَ سَعْدَ بْنَ عِمْرَانَ الْأَنْصَارِيَّ وَ مُحَمَّدَ بْنَ

الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيَّ وَ يَزِيدَ بْنَ سَلِيطٍ الْأَنْصَارِيَّ وَ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ سَعْدٍ الْأَسْلَمِيَّ ـ وَ هُوَ كَاتِبُ الْوَصِيَّةِ الْأُولَى ـ أَشْهَدَهُمْ أَنَّهُ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَارَيْبَ فِيهَا وَ أَنَّ اللهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ وَأَنَّ الْبَعْثَ بَعْدَ الْمَوْتِ حَقٌّ وَأَنَّ الْوَعْدَ حَقٌّ وَأَنَّ الْحِسَابَ حَقٌّ وَأَنَّ الْقَضَاءَ حَقٌّ وَ أَنَّ الْوُقُوفَ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ حَقٌّ وَأَنَّ مَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ ﷺ حَقٌّ وَأَنَّ مَا نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ حَقٌّ، عَلَى ذٰلِكَ أَحْيَا وَعَلَيْهِ أَمُوتُ وَعَلَيْهِ أُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللهُ، وَأَشْهَدَهُمْ أَنَّ هٰذِهِ وَصِيَّتِي بِخَطِّي وَقَدْ نَسَخْتُ وَصِيَّةَ جَدِّي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَ وَصِيَّةَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَبْلَ ذٰلِكَ نَسَخْتُهَا حَرْفاً بِحَرْفٍ وَ وَصِيَّةَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَى مِثْلِ ذٰلِكَ وَإِنِّي قَدْ أَوْصَيْتُ إِلَى عَلِيٍّ وَبَنِيَّ بَعْدُ مَعَهُ إِنْ شَاءَ وَآنَسَ مِنْهُمْ رُشْداً وَأَحَبَّ أَنْ يُقِرَّهُمْ، فَذَاكَ لَهُ وَ إِنْ كَرِهَهُمْ وَأَحَبَّ أَنْ يُخْرِجَهُمْ فَذَاكَ لَهُ وَلَا أَمْرَ لَهُمْ مَعَهُ وَ أَوْصَيْتُ إِلَيْهِ بِصَدَقَاتِي وَأَمْوَالِي وَمَوَالِيَّ وَصِبْيَانِي الَّذِينَ خَلَّفْتُ وَوُلْدِي إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَالْعَبَّاسِ وَقَاسِمٍ وَ إِسْمَاعِيلَ وَ أَحْمَدَ وَ أُمِّ أَحْمَدَ، وَإِلَى عَلِيٍّ أَمْرُ نِسَائِي دُونَهُمْ وَثُلُثُ صَدَقَةِ أَبِي وَ ثُلُثِي، يَضَعُهُ حَيْثُ يَرَى وَ يَجْعَلُ فِيهِ مَا يَجْعَلُ ذُو الْمَالِ فِي مَالِهِ، فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَبِيعَ أَوْ يَهَبَ أَوْ يَنْحَلَ أَوْ يَتَصَدَّقَ بِهَا عَلَى مَنْ سَمَّيْتُ لَهُ وَعَلَى غَيْرِ مَنْ سَمَّيْتُ، فَذَاكَ لَهُ وَهُوَ أَنَا فِي وَصِيَّتِي فِي مَالِي وَفِي أَهْلِي وَوُلْدِي وَ إِنْ يَرَى أَنْ يُقِرَّ إِخْوَتَهُ الَّذِينَ سَمَّيْتُهُمْ فِي كِتَابِي هٰذَا أَقَرَّهُمْ وَ إِنْ كَرِهَ فَلَهُ أَنْ يُخْرِجَهُمْ غَيْرَ مُثَرَّبٍ[٢] عَلَيْهِ وَلَا مَرْدُودٍ، فَإِنْ آنَسَ مِنْهُمْ غَيْرَ الَّذِي فَارَقْتُهُمْ عَلَيْهِ فَأَحَبَّ أَنْ يَرُدَّهُمْ فِي وِلَايَتِهِ فَذَاكَ لَهُ وَإِنْ أَرَادَ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَنْ يُزَوِّجَ أُخْتَهُ، فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُزَوِّجَهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ وَ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ أَعْرَفُ بِمَنَاكِحِ قَوْمِهِ وَأَيُّ سُلْطَانٍ أَوْ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ كَفَّهُ عَنْ شَيْءٍ أَوْ حَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْتُ فِي كِتَابِي هٰذَا أَوْ أَحَدٍ مِمَّنْ ذَكَرْتُ، فَهُوَ مِنَ اللهِ وَمِنْ رَسُولِهِ بَرِيءٌ وَاللهُ وَرَسُولُهُ مِنْهُ بُرَآءُ وَ عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَ غَضَبُهُ وَلَعْنَةُ اللَّاعِنِينَ وَالْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ وَ جَمَاعَةِ الْمُؤْمِنِينَ وَ لَيْسَ لِأَحَدٍ مِنَ السَّلَاطِينِ أَنْ يَكُفَّهُ عَنْ شَيْءٍ وَلَيْسَ لِي عِنْدَهُ تَبِعَةٌ وَلَا تِبَاعَةٌ وَلَا لِأَحَدٍ مِنْ وُلْدِي لَهُ قِبَلِي مَالٌ، فَهُوَ مُصَدَّقٌ فِيمَا ذَكَرَ، فَإِنْ أَقَلَّ فَهُوَ أَعْلَمُ وَإِنْ أَكْثَرَ فَهُوَ الصَّادِقُ كَذٰلِكَ وَإِنَّمَا أَرَدْتُ بِإِدْخَالِ الَّذِينَ أَدْخَلْتُهُمْ مَعَهُ مِنْ وُلْدِي التَّنْوِيهَ بِأَسْمَائِهِمْ وَالتَّشْرِيفَ لَهُمْ وَأُمَّهَاتُ أَوْلَادِي مَنْ أَقَامَتْ مِنْهُنَّ فِي مَنْزِلِهَا وَحِجَابِهَا فَلَهَا مَا كَانَ يَجْرِي عَلَيْهَا فِي حَيَاتِي إِنْ رَأَى ذٰلِكَ، وَمَنْ خَرَجَتْ مِنْهُنَّ إِلَى

زَوْج، فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَى مَحْوَايَ إِلاَّ أَنْ يَرَى عَلِيٌّ غَيْرَ ذَلِكَ وَبَنَاتِي بِمِثْلِ ذَلِكَ وَلاَ يُزَوِّجُ بَنَاتِي أَحَدٌ مِنْ إِخْوَتِهِنَّ مِنْ أُمَّهَاتِهِنَّ وَلاَ سُلْطَانٌ وَلاَ عَمٌّ إِلاَّ بِرَأْيِهِ وَمَشْوَرَتِهِ، فَإِنْ فَعَلُوا غَيْرَ ذَلِكَ فَقَدْ خَالَفُوا اللهَ وَرَسُولَهُ وَجَاهَدُوهُ فِي مُلْكِهِ وَهُوَ أَعْرَفُ بِمَنَاكِحِ قَوْمِهِ، فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُزَوِّجَ زَوَّجَ وَإِنْ أَرَادَ أَنْ يَتْرُكَ تَرَكَ وَقَدْ أَوْصَيْتُهُنَّ بِمِثْلِ مَا ذَكَرْتُ فِي كِتَابِي هَذَا وَ جَعَلْتُ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْهِنَّ شَهِيداً وَهُوَ وَأُمُّ أَحْمَدَ [شَاهِدَانِ] وَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَكْشِفَ وَصِيَّتِي وَلاَ يَنْشُرَهَا وَ هُوَ مِنْهَا عَلَى غَيْرِ مَا ذَكَرْتُ وَ سَمَّيْتُ، فَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهِ وَ مَنْ أَحْسَنَ فَلِنَفْسِهِ وَ مَا رَبُّكَ بِظَلاَّمٍ لِلْعَبِيدِ وَ صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَلَيْسَ لِأَحَدٍ مِنْ سُلْطَانٍ وَ لاَ غَيْرِهِ أَنْ يَفُضَّ كِتَابِي هَذَا الَّذِي خَتَمْتُ عَلَيْهِ الْأَسْفَلَ، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَغَضَبُهُ وَلَعْنَةُ اللاَّعِنِينَ وَالْمَلاَئِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَ جَمَاعَةِ الْمُرْسَلِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَعَلَى مَنْ فَضَّ كِتَابِي هَذَا. وَ كَتَبَ وَخَتَمَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ وَالشُّهُودُ وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ، قَالَ أَبُو الْحَكَمِ: فَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ آدَمَ الْجَعْفَرِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَلِيطٍ قَالَ كَانَ أَبُو عِمْرَانَ الطَّلْحِيُّ قَاضِي الْمَدِينَةِ فَلَمَّا مَضَى مُوسَى قَدَّمَهُ إِخْوَتُهُ إِلَى الطَّلْحِيِّ الْقَاضِي فَقَالَ الْعَبَّاسُ ابْنُ مُوسَى: أَصْلَحَكَ اللهُ وَ أَمْتَعَ بِكَ، إِنَّ فِي أَسْفَلِ هَذَا الْكِتَابِ كَنْزاً وَ جَوْهَراً وَيُرِيدُ أَنْ يَحْتَجِبَهُ وَيَأْخُذَهُ دُونَنَا وَ لَمْ يَدَعْ أَبُونَا رَحِمَهُ اللهُ شَيْئاً إِلاَّ أَلْجَأَهُ إِلَيْهِ وَ تَرَكَنَا عَالَةً وَ لَوْلاَ أَنِّي أَكُفُّ نَفْسِي لَأَخْبَرْتُكَ بِشَيْءٍ عَلَى رُؤُوسِ الْمَلَاءِ، فَوَثَبَ إِلَيْهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَقَالَ: إِذاً وَاللهِ تُخْبِرُ بِمَا لاَ نَقْبَلُهُ مِنْكَ وَلاَ نُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ، ثُمَّ تَكُونُ عِنْدَنَا مَلُوماً مَدْحُوراً، نَعْرِفُكَ بِالْكَذِبِ صَغِيراً وَ كَبِيراً وَ كَانَ أَبُوكَ أَعْرَفَ بِكَ لَوْ كَانَ فِيكَ خَيْراً وَإِنْ كَانَ أَبُوكَ لَعَارِفاً بِكَ فِي الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ وَمَا كَانَ لِيَأْمَنَكَ عَلَى تَمْرَتَيْنِ، ثُمَّ وَثَبَ إِلَيْهِ إِسْحَاقُ بْنُ جَعْفَرٍ عَمُّهُ فَأَخَذَ بِتَلْبِيبِهِ فَقَالَ لَهُ: إِنَّكَ لَسَفِيهٌ ضَعِيفٌ أَحْمَقُ أَجْمَعُ(١) هَذَا مَعَ مَا كَانَ بِالْأَمْسِ مِنْكَ، وَأَعَانَهُ الْقَوْمُ أَجْمَعُونَ، فَقَالَ أَبُو عِمْرَانَ الْقَاضِي لِعَلِيٍّ: قُمْ يَا أَبَا الْحَسَنِ؛ حَسْبِي مَا لَعَنَنِي أَبُوكَ الْيَوْمَ وَقَدْ وَسَّعَ لَكَ أَبُوكَ وَلاَ وَاللهِ مَا أَحَدٌ أَعْرَفُ بِالْوَلَدِ مِنْ وَالِدِهِ وَلاَ وَاللهِ مَا كَانَ أَبُوكَ عِنْدَنَا بِمُسْتَخِفٍّ فِي عَقْلِهِ وَلاَ ضَعِيفٍ فِي رَأْيِهِ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلْقَاضِي: أَصْلَحَكَ اللهُ فُضَّ الْخَاتَمَ وَاقْرَأْ مَا تَحْتَهُ فَقَالَ أَبُو عِمْرَانَ: لاَ أَفُضُّهُ حَسْبِي مَا لَعَنَنِي أَبُوكَ الْيَوْمَ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: فَأَنَا أَفُضُّهُ، فَقَالَ: ذَاكَ إِلَيْكَ، فَفَضَّ الْعَبَّاسُ الْخَاتَمَ فَإِذاً فِيهِ إِخْرَاجُهُمْ وَ إِقْرَارُ عَلِيٍّ لَهَا وَحْدَهُ وَإِدْخَالُهُ إِيَّاهُمْ فِي وِلاَيَةِ عَلِيٍّ إِنْ أَحَبُّوا أَوْ كَرِهُوا وَإِخْرَاجُهُمْ مِنْ حَدِّ الصَّدَقَةِ وَغَيْرِهَا وَكَانَ فَتْحُهُ عَلَيْهِمْ بَلاَءً وَفَضِيحَةً وَذِلَّةً وَلِعَلِيٍّ عليه السلام خِيَرَةً.

وَكَانَ فِي الْوَصِيَّةِ الَّتِي فَضَّ الْعَبَّاسُ تَحْتَ الْخَاتَمِ هٰؤُلاٰءِ الشُّهُودُ : إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ جَعْفَرُ بْنُ صَالِحٍ وَ سَعِيدُ بْنُ عِمْرَانَ، وَ أَبْرَزُوا وَجْهَ أُمِّ أَحْمَدَ فِي مَجْلِسِ الْقَاضِي وَ ادَّعَوْا أَنَّهَا لَيْسَتْ إِيَّاهَا حَتّٰى كَشَفُوا عَنْهَا وَعَرَفُوهَا ، فَقَالَتْ عِنْدَ ذٰلِكَ: قَدْ وَاللهِ قَالَ سَيِّدِي هٰذَا : إِنَّكِ سَتُؤْخَذِينَ جَبْراً وَتُخْرَجِينَ إِلَى الْمَجَالِسِ ، فَزَجَرَهَا إِسْحَاقُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ قَالَ: اسْكُتِي فَإِنَّ النِّسَاءَ إِلَى الضَّعْفِ مَا أَظُنُّهُ قَالَ مِنْ هٰذَا شَيْئاً ، ثُمَّ إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام الْتَفَتَ إِلَى الْعَبَّاسِ فَقَالَ : يَا أَخِي إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّهُ إِنَّمَا حَمَلَكُمْ عَلىٰ هٰذِهِ الْغَرَائِمُ وَ الدُّيُونُ الَّتِي عَلَيْكُمْ ، فَانْطَلِقْ يَا سَعِيدُ فَتَعَيَّنْ لِي مَا عَلَيْهِمْ ، ثُمَّ اقْضِ عَنْهُمْ وَلَا وَاللهِ لَا أَدَعُ مُوَاسَاتَكُمْ وَبِرَّكُمْ مَا مَشَيْتُ عَلَى الْأَرْضِ فَقُولُوا مَا شِئْتُمْ فَقَالَ الْعَبَّاسُ : مَا تُعْطِينَا إِلَّا مِنْ فُضُولِ أَمْوَالِنَا، وَ مَا لَنَا عِنْدَكَ أَكْثَرُ فَقَالَ : قُولُوا مَا شِئْتُمْ فَالْعِرْضُ عِرْضُكُمْ فَإِنْ تُحْسِنُوا فَذَاكَ لَكُمْ عِنْدَ اللهِ وَ إِنْ تُسِيئُوا فَإِنَّ اللهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ وَاللهِ إِنَّكُمْ لَتَعْرِفُونَ أَنَّهُ مَا لِي يَوْمِي هٰذَا وَلَدٌ وَلَا وَارِثٌ غَيْرُكُمْ وَلَئِنْ حَبَسْتُ شَيْئاً مِمَّا تَظُنُّونَ أَوِ ادَّخَرْتُهُ فَإِنَّمَا هُوَ لَكُمْ وَمَرْجِعُهُ إِلَيْكُمْ وَاللهِ مَا مَلَكْتُ مُنْذُ مَضىٰ أَبُوكُمْ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ شَيْئاً إِلَّا وَقَدْ سَيَّبْتُهُ حَيْثُ رَأَيْتُمْ ، فَوَثَبَ الْعَبَّاسُ فَقَالَ : وَاللهِ مَا هُوَ كَذٰلِكَ وَمَا جَعَلَ اللهُ لَكَ مِنْ رَأْيٍ عَلَيْنَا وَلٰكِنْ حَسَدُ أَبِينَا لَنَا وَإِرَادَتُهُ مَا أَرَادَ مِمَّا لَا يُسَوِّغُهُ اللهُ إِيَّاهُ وَلَا إِيَّاكَ وَإِنَّكَ لَتَعْرِفُ وَإِنِّي أَعْرِفُ صَفْوَانَ بْنَ يَحْيىٰ بَيَّاعَ السَّابِرِيِّ بِالْكُوفَةِ وَلَئِنْ سَلِمْتُ لَأُغْصِصَنَّهُ بِرِيقِهِ وَأَنْتَ مَعَهُ، فَقَالَ عَلِيٌّ عليه السلام : لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ، أَمَّا إِنِّي يَا إِخْوَتِي فَحَرِيصٌ عَلىٰ مَسَرَّتِكُمْ ، اللهُ يَعْلَمُ، اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي أُحِبُّ صَلَاحَهُمْ وَأَنِّي بَارٌّ بِهِمْ وَاصِلٌ لَهُمْ رَفِيقٌ عَلَيْهِمْ أُعْنىٰ بِأُمُورِهِمْ لَيْلاً وَنَهَاراً فَاجْزِنِي بِهِ خَيْراً وَإِنْ كُنْتُ عَلىٰ غَيْرِ ذٰلِكَ فَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ فَاجْزِنِي بِهِ مَا أَنَا أَهْلُهُ إِنْ كَانَ شَرّاً فَشَرّاً وَ إِنْ كَانَ خَيْراً فَخَيْراً ، اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْهُمْ وَ أَصْلِحْ لَهُمْ وَ اخْسَأْ عَنَّا وَ عَنْهُمُ الشَّيْطَانَ وَأَعِنْهُمْ عَلىٰ طَاعَتِكَ وَ وَفِّقْهُمْ لِرُشْدِكَ أَمَّا أَنَا يَا أَخِي ! فَحَرِيصٌ عَلىٰ مَسَرَّتِكُمْ، جَاهِدٌ عَلىٰ صَلَاحِكُمْ ؛ وَاللهُ عَلىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ : مَا أَعْرَفَنِي بِلِسَانِكَ وَلَيْسَ لِمِسْحَاتِكَ عِنْدِي طِينٌ ، فَافْتَرَقَ الْقَوْمُ عَلىٰ هٰذَا وَصَلَّى اللهُ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ.

۱۵۔ یزید بن سلیط سے مروی ہے کہ جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے وصیت کی تو گواہ بنایا ابراہیم بن محمد جعفری، اسحاق بن جعفر بن محمد و جعفر بن صالح و معاویہ جعفر (اولاد جعفر طیار) و یحیٰ بن الحسین بن زید بن علی و سعد ابن عمران انصاری و محمد بن الحارث انصاری و یزید بن سلیط انصاری اور محمد بن جعفر کو اور حضرت خود اس وصیت کو لکھنے

والے نے فرمایا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اس کے عبد و رسولؐ ہیں اور قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں اور جو لوگ قبروں میں ہیں خدا ان کو اٹھائے گا اور اس کا وعدہ حق ہے اور حساب حق ہے اور قضا حق ہے اور خدا کے روبرو کھڑا ہونا حق ہے اور جو محمد مصطفےٰؐ پر نازل ہوا حق ہے اور جو روح الامین لے کر آئے وہ حق ہے اسی عقیدہ پر میں زندہ ہوں اور اسی عقیدہ پر میں مروں گا اور اسی عقیدہ پر روز قیامت میں اٹھوں گا انشاء اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اس وصیت کو اپنے ہاتھ سے لکھا ہے اور یہ وہی خصوصیت ہے جو میرے بعد امیر المومنین نے کی اور ان کے وصی محمد بن علی نے اس سے پہلے، میں نے حرف بحرف وہی لکھا اور ایسی ہی وصیت میرے والد جعفر بن محمد نے کی تھی اور میں نے وصیت کی ہے اپنے فرزند علی کے لئے اور اپنے بیٹوں کے لئے جو اس کے ساتھ ہیں اور بہن ان کی صلاحیت سے مانوس ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ وہ ان سے اقرار لے کہ یہ میرے فرزند علی رضا کے لئے ہے نہ کہ اور بھائیوں کے لئے میں نے اپنے فرزند علی کو وصیت کی ہے اپنے صدقات اور اوقاف کے متعلق اور اپنے غلاموں اور ان بچوں کے متعلق جو پیدا ہو چکے ہیں اور اپنے بیٹوں کے لئے ابراہیم اور عباس و قاسم و اسمٰعیل اور احمد کے لئے اور ام احمد (کنیز امام موسیٰ کاظمؑ) کے لئے اور میرے فرزند علی کے لئے وصیت کی ہے کہ میری ازواج کے لئے ایک تہائی صدقات میرے والد کے اوقاف سے اور ایک تہائی میرے اوقاف سے دیں باقی جہاں مناسب سمجھیں خرچ کریں صاحب مال کی طرح چاہے فروخت کریں چاہے ہبہ کریں، عطا کریں یا تصدق کریں ان پر جن کے نام میں نے لئے ہیں اور ان پر جن کے نام نہیں لئے۔

وہ مثل میری ذات کے ہے میرے مال و اولاد کے معاملے میں چاہیں تو ان بھائیوں کو جن کا ذکر میں نے اپنی تحریر میں کر دیا ہے اپنے پاس رکھیں اور اگر ناپسند کریں تو ان کو علیحدہ کر دیں اس بارے میں ان پر کوئی الزام نہ ہوگا اور نہ رائے بدلنے کی ضرورت پیش آئے گی کہ اگر ان میں سے کچھ ایسے ہوں کہ اپنا سلوک بدل دیں تو ان کو ساتھ لیں ان کا انحصار ان کی رائے پر ہے۔

اگر (خاندان میں) کوئی اپنی بہن کی شادی کرنا چاہے تو بغیر امام کی اجازت کے اور امر کے شادی نہ کرے کیونکہ وہ قوم کے مناکح کے اچھے جاننے والے ہیں اور اگر کوئی بادشاہ یا کوئی شخص کسی امر کی بجا آوری میں مانع ہو یا حائل ہو۔ ان امور (اوقاف وغیرہ) کے درمیان جو میں نے اپنے وصیت نامے میں ذکر کئے ہیں تو وہ اللہ اور رسولؐ سے الگ ہے اللہ اور رسول اس سے بیزار ہیں اس پر اللہ کی لعنت اور غضب ہے اور لعنت کرنے والوں کی لعنت اور ملائکہ و مقربین کی انبیاء و مرسلینؑ اور تمام مسلمانوں کی لعنت۔

اور کسی بادشاہ کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ ہمارے اوقاف و صدقات وغیرہ کے متعلق علیؑ کو باز رکھے ہماری طرف سے علیؑ کے کام باز رکھے۔

کوئی باز پرس نہیں اور نہ میری اولاد میں کسی کو یہ حق ہے میری طرف سے مال کے وہ مالک ہیں۔

اور وہ راست گو ہیں جن امور کا ذکر کیا گیا ہے اگر وہ مال کم بتائیں تو صحیح ہے اور اگر زیادہ بتائیں تو صحیح ہے میں نے وصیت نامہ میں علیؑ کے ساتھ اپنی اولاد کے جو نام رکھے ہیں تو صرف ان کی عزت افزائی اور نیک نامی کے لئے اور انتظامی امور میں ان کا کوئی دخل نہیں۔

اور میری اولاد کی مائیں اگر اپنے گھروں میں پردہ کے اندر رہیں تو ان کو نفقہ اتنا ہی ملے گا جتنا میری زندگی میں ملتا رہا ہے اگر علی اس کو مناسب سمجھیں، اور میری لڑکیوں کے لئے بھی یہی صورت ہے کوئی بھائی اپنی بہن کی اور کوئی ماں اپنی بیٹی کی تزویج بغیر علی کے مشورہ کے کرے گی اور نہ اس کا حق بادشاہ کو ہے اور نہ چچوں کو مگر علیؑ کی رائے اور مشورہ کے بعد اگر اس کے خلاف انھوں نے عمل کیا تو اللہ اور اس کے رسولؐ کی مخالفت کی اور انھوں نے میرے فرزند کے اختیارات میں جھگڑا کیا درآنحالیکہ وہ مناکح قوم کا سب سے زیادہ جاننے والا ہے اگر وہ تزویج کرنی چاہے تو کردے اور نہ کرنی چاہے تو نہ کرے اور میں نے یہی وصیت جو اس کتاب میں ہے لڑکیوں کو بھی کردی ہے اور میں نے ان پر خدا کو گواہ قرار دیا ہے اور علیؑ اور اُم احمد بھی ان پر گواہ ہیں اور نہیں جائز کسی کو میری اس تحریر کو کھولے اور نہ اس کا اعلان کرے۔ درآنحالیکہ وہ ان لوگوں میں سے نہ ہو جن کا میں نے ذکر کیا ہے اور نامزد کیا ہے پس جو اس کے خلاف کرے گا اس کا مظلمہ اس پر ہوگا اور جو نیکی کرے گا تو اس کا فائدہ اس کی ذات کو پہنچے گا اور خدا اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں اور درود ہو محمد اور ان کی آل پر۔ اور کسی بادشاہ وغیرہ کے لئے جائز نہیں کہ وہ اس تحریر کی مہر کو جس کے نیچے میں نے مہر لگادی ہے توڑے اور جو ایسا کرے گا تو اس پر اللہ کی لعنت ہوگی اور غضب خدا کا نازل ہوگا اور لعنت ہوگی لعن کرنے والوں کی اور ملائکہ و مقربین کی، انبیاء اور مومنین کی، جماعت کی اور یہ تحریر حضرت نے لکھی اور مہر لگائی ابو ابراہیم علیہ السلام نے اور گواہوں نے بھی مہر لگائی اور درود ہو محمد و آل محمد پر۔

ابن الحکم نے بیان کیا کہ روایت کی مجھ سے عبداللہ بن آدم جعفری نے یزید بن سلیط سے کہ ابو ابراہیم طلحی قاضی مدینہ تھا جب امام موسیٰ کاظمؑ کا انتقال ہوگیا تو ان کے بھائی طلحی قاضی کے پاس آئے اور عباس ابن موسیٰ نے ان سے کہا کہ اس تحریر کے نیچے خزانہ اور جواہرات ہیں علی نے (امام رضا علیہ السلام نے) ان کو چھپا لیا ہے اور ہم کو محروم کر کے ان پر قبضہ کر لیا ہے اور ہمارے پدر بزرگوار نے جو کچھ مال چھوڑا ہے انھوں نے اس سب پر قبضہ کر لیا ہے اور ہمیں مفلس بنا دیا ہے اور خودداری ملحوظ نہ ہوتی تو میں ایک ایک چیز کو سب کے سامنے بیان کر دیتا۔ (مطلب یہ ہے کہ شیعہ بہت سا مال خمس ہمارے باپ کو لا کر دیا کرتے تھے یہ تحریر اسی کے متعلق ہے)

ابراہیم بن محمد جو اس تحریر کے گواہوں میں سے تھے آگے بڑھے اور کہنے لگے تم جو کچھ بیان کر رہے ہو ہم اسے قبول نہیں کرتے اور تمہارے اس بیان کی تصدیق نہیں کرتے اور ہمارے نزدیک ملعون و ذلیل ہو۔ ہم تمہارے جھوٹ کو طفلی اور بزرگی دونوں حالتوں میں جاننے والے ہیں تمہارے والد تمہاری حالت کو سب سے زیادہ جاننے والے تھے اگر تم میں کوئی خوبی ہوتی تو تمہارے باپ تمہاری

ظاہری و باطنی صورت میں ضرور اسکے جاننے والے ہوتے۔ تو ضرور تم کو امین بناتے۔ لیکن انھوں نے کبھی دو خرموں پر بھی تم کو امین نہیں بنایا۔

پھر ان کے چچا اسحاق بن جعفر اس کی طرف بڑھے اور اس کا گریبان پکڑ کر کہا، تو نادان کمزور عقل اور احمق ہے تجھ سے یہ گستاخانہ باتیں آج بھی اور کل بھی علی کے بارے میں سرزد ہوئیں تمام قوم نے ان کی تصدیق و اعانت کی۔

ابو عمران قاضی نے کہا امام رضا علیہ السلام سے، اے علی ابوالحسن کافی ہے میرے لئے لعنت، آپ کے باپ کی دستاویز میں امام موسیٰ کاظم، لکھا جو بادشاہ یا کوئی حاکم اس مہر کو توڑے تو اس پر خدا و مرسلین اور ملائکہ کی لعنت ہو) آپکے والد نے آپ کو اختیار دیا ہے قسم خدا کی ہر باپ اپنے بیٹے کے متعلق سب سے زیادہ جاننے والا ہوتا ہے۔

خدا کی قسم آپ کے پدر بزرگوار میرے نزدیک نہ تو خفیف العقل تھے اور نہ ضعیف الرائے۔ عباس نے قاضی سے کہا کہ اللہ تمہاری حفاظت کرے اس مہر کو توڑیئے اور جو کچھ اس کے نیچے لکھا ہے اسے پڑھیئے، اس نے کہا میں تو مہر کو نہ توڑوں گا۔ تمہارے باپ کی لعنت میرے لئے کافی ہے عباس نے کہا میں توڑ دوں گا اس نے کہا تم جانو، عباس نے مہر کو توڑا تو اس میں تھا کہ ان لوگوں کو تولیت سے خارج کرو۔ اس کے مالک صرف علی (امام رضا) ہیں اور ان کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ اطاعت علی میں داخل ہوں با خوشی یا باکراہت اور یہ کہ صدقات وغیرہ سے ان کو علیحدہ رکھا جائے۔ اس مہر کا توڑنا ان لوگوں کے لئے مصیبت رسوائی اور ذلت کا باعث بن گیا اور امام رضا علیہ السلام کے لئے سبب خیر ہوا۔

جب وصیت نامہ کی مہر عباس نے توڑی تو اس کے نیچے حسب ذیل گواہوں کی گواہی تھی ابراہیم بن محمد، اسحاق بن جعفر، جعفر بن صالح و سعید بن عمران، انھوں نے ام احمد کا چہرہ کھول دیا۔ قاضی کی کچہری میں ان کا دعویٰ تھا کہ یہ ام احمد نہیں اس لئے انھوں نے ان کے چہرہ سے پردہ ہٹایا۔

پھر انھوں نے پہچان لیا تب ام احمد نے کہا۔ واللہ میرے سردار (امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) نے ایسا ہی کہا تھا کہ تو عنقریب پکڑی جائے گی جبراً اور گھر سے مجلس کی طرف نکالی جائے گی اس پر اسحاق بن جعفر نے ڈانٹا اور کہا عورتیں ناقص العقل ہوتی ہیں۔ انھوں نے ایسی کوئی بات نہیں کہی۔

پھر امام رضا علیہ السلام نے عباس سے فرمایا۔ اے بھائی میں جانتا ہوں کہ یہ باتیں تم نے ان قرضوں کی وجہ سے کی ہیں جو لوگوں کے تم پر ہیں پس اے سعید! تم میرے ساتھ چلو اور بتاؤ ان پر کتنا قرضہ ہے میں اس کو ادا کر دوں گا واللہ میں جب تک زمین پر چلتا ہوں تم سے ہمدردی کرنا اور نیکی کرنا نہیں چھوڑوں گا اب تم بتاؤ کیا چاہتے ہو۔

عباس نے کہا آپ ہم کو ہمارے زائد مال سے دینا چاہتے ہیں حالانکہ ہمارے حق کا مال آپ کے پاس بہت زیادہ ہے حضرت نے فرمایا تم جو چاہو کہو، ہماری عرض تمہاری عرض ہے اگر اچھی بات کہو گے تو خدا سے اس کا اچھا بدلہ پاؤ گے اور اگر برا کرو گے تو اللہ غفور الرحیم ہے اور تم کو معلوم ہے کہ ابھی تک میرے لڑکا نہیں ہے اور تمہارے سوا اور کوئی میرا وارث

نہیں اگر جیسا تمہارا گمان ہے میں نے کوئی شئے روک رکھی ہے یا ذخیرہ کرلی ہے تو وہ تم ہی کو ملے گی اور خدا کی قسم جب والد ماجد مرے ہیں جو چیز مجھے ملی ہے۔ میں نے اسے متفرق کر دیا ہے۔ جیسا کہ تم نے دیکھا ہے (یعنے سب پر تقسیم کر دیا ہے)

یہ سن کر عباس اُچھل پڑا اور کہنے لگا واللہ ایسا نہیں ہے۔ اللہ کا کوئی حکم ہمارے خلاف نہیں ہے بلکہ تم نے جو کچھ ہمارے ساتھ کیا ہے از روئے حسد کیا ہے اور ہمارے باپ نے جو ارادہ کیا تھا وہ نہیں جائز کیا اللہ نے، نہ ان کے لئے نہ تمہارے لئے اور تم اس بات کو جانتے ہو اور میں بھی جانتا ہوں صفوان بن یحییٰ (وکیل امام رضاؑ) جو کوفہ کا پارچہ فروش ہے اس نے ہمارے حق کی چیز کو فروخت کیا) اگر میں زندہ ہوں تو اس کو اور تم کو شرمندہ ضرور کروں گا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا نہیں ہے مدد اور قوت مگر خدائے عظیم سے اے میرے بھائیو! میں تمہاری مسرت کا حریص ہوں، خدا اس کو جانتا ہے خدایا اگر تو جانتا ہے کہ میں ان کے درستئ حال کو دوست رکھتا ہوں اور ان کے ساتھ نیکی کرنے والا ہوں اور صلۂ رحم کرنے والا ہوں اور ان پر مہربان ہوں اور رات دن ان کے معاملات میں انکی مدد کرتا ہوں تو مجھے اس کی بہتر جزا دے۔ اور اگر ایسا نہیں اور تو علام الغیوب ہے تو میرے ساتھ وہ کر جس کا میں اہل ہوں، شر کا بدلہ شر ہے اور خیر کا خیر، خداوندا ان کی اصلاح کر اور ان کے معاملات کو درست کر اور ہم سے اور ان سے شیطان کو دور رکھ اور ذلیل کر، اپنی اطاعت میں ان کی مدد کر اور ہدایت کی توفیق دے اور جو کچھ میں کہتا ہوں اللہ اس کا وکیل ہے عباس نے کہا میں آپ کی چرب زبانی جانتا ہوں آپ کی بات کی میرے نزدیک کوئی وقعت نہیں۔ یہ بدکلامی سن کر سب لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور محمدؐ و آلِ محمد پر درود بھیجا۔

١٦ـ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَ عُبَيْدِاللهِ بْنِ الْمَرْزُبَانِ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَىٰ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَىٰ عليه السلام مِنْ قَبْلِ أَنْ يَقْدَمَ الْعِرَاقَ بِسَنَةٍ وَعَلِيٌّ ابْنُهُ جَالِسٌ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَنَظَرَ إِلَيَّ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! أَمَا إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي هٰذِهِ السَّنَةِ حَرَكَةٌ، فَلَاتَجْزَعْ لِذٰلِكَ، قَالَ: قُلْتُ: وَ مَا يَكُونُ جُعِلْتُ فِدَاكَ؟ فَقَدْ أَقْلَقَنِي مَا ذَكَرْتَ، فَقَالَ: أَصِيرُ إِلَى الطَّاغِيَةِ، أَمَا إِنَّهُ لَا يَبْدَأُنِي مِنْهُ سُوءٌ وَ مِنَ الَّذِي يَكُونُ بَعْدَهُ، قَالَ: قُلْتُ: وَ مَا يَكُونُ جُعِلْتُ فِدَاكَ؟ قَالَ: يُضِلُّ اللهُ الظَّالِمِينَ وَ يَفْعَلُ اللهُ مَا يَشَاءُ، قَالَ: قُلْتُ: وَ مَا ذَاكَ جُعِلْتُ فِدَاكَ؟ قَالَ: مَنْ ظَلَمَ ابْنِي هٰذَا حَقَّهُ وَ جَحَدَ إِمَامَتَهُ مِنْ بَعْدِي كَانَ كَمَنْ ظَلَمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ حَقَّهُ وَ جَحَدَهُ إِمَامَتَهُ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله، قَالَ: قُلْتُ: وَاللهِ لَئِنْ مَدَّ اللهُ لِي فِي الْعُمْرِ لَأُسَلِّمَنَّ لَهُ حَقَّهُ وَ لَأُقِرَّنَّ لَهُ بِإِمَامَتِهِ، قَالَ: صَدَقْتَ يَا مُحَمَّدُ! يَمُدُّ اللهُ فِي عُمْرِكَ وَ تُسَلِّمُ لَهُ حَقَّهُ وَ تُقِرُّ لَهُ بِإِمَامَتِهِ وَ إِمَامَةِ مَنْ يَكُونُ مِنْ بَعْدِهِ، قَالَ: قُلْتُ: وَ مَنْ ذَاكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ ابْنُهُ، قَالَ: قُلْتُ

لَهُ الرِّضَا وَالتَّسْلِيمُ.

۱۶۔ابن سنان سے مروی ہے کہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس آیا عراق آپ کے جانے سے قبل اور امام رضا علیہ السلام آپ کے پاس بیٹھے تھے مجھ سے فرمایا اے محمد اس سال ایک واقعہ ہونے والا ہے تم اس سے مضطرب نہ ہونا۔ میں نے کہا وہ کیا ہے آپؑ کے اس فرمانے نے مجھے پریشانی میں ڈال دیا۔ فرمایا۔ صبر کرنا بغاوت وسرکشی پر، لیکن اس سے مجھے اور میرے بعد والے کو کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔ میں نے کہا میں فدا ہوں۔ وہ ہوگا کیا؟ فرمایا۔ خدا ظالموں کو گمراہی میں چھوڑے گا اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ میں نے کہا وہ ہے کیا بات، فرمایا میرے اس بیٹے کے حق کو غصب کیا اور اس کی امامت سے انکار کیا تو ایسا ہے جیسے علی کا حق اور بعد رسول اللہ ان کی امامت سے انکار کر دیا۔ میں نے کہا واللہ اگر میں زندہ رہا تو ان کا حق ضرور ان کے سپرد کر دوں گا اور ہم ان کی امامت کا اقرار کریں گے آپ کے بعد کون ہوگا۔ فرمایا میرا بیٹا محمد (امام محمد تقی علیہ السلام) میں نے کہا۔ ہم ان پر راضی ہیں اور ان کی امامت کو تسلیم کرتے ہیں۔

توضیح:۔ امام محمد تقی علیہ السلام کو بعض لوگ امام رضا علیہ السلام کا فرزند تسلیم نہیں کرتے تھے اور اس مخالفت میں بڑا زور پیدا ہو گیا سادات کے اکثر افراد نے اس بارے میں امام رضا علیہ السلام سے جھگڑا کیا تھا۔ آپ نے اوقاف وصدقات کو ہم سے الگ رکھنے کے لئے امام محمد تقی کو اپنا بیٹا ظاہر کیا ہے اسی قضیہ کی طرف امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے مذکورہ بالا احدیث میں اشارہ فرمایا ہے۔

اکہتّرواں باب

امام محمد تقی علیہ السلام کی امامت پر نص

((بَابٌ)) ۷۱

الْإِشَارَةِ وَالنَّصِّ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عَلَيْهِ السَّلَامُ

١ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ حَبِيبٍ الزَّيَّاتِ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ كَانَ عِنْدَ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام جَالِساً، فَلَمَّا نَهَضُوا قَالَ لَهُمْ: الْقَوْا أَبَا جَعْفَرٍ فَسَلِّمُوا عَلَيْهِ وَأَحْدِثُوا بِهِ عَهْداً، فَلَمَّا نَهَضَ الْقَوْمُ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ: يَرْحَمُ اللهُ الْمُفَضَّلَ إِنَّهُ كَانَ لَيَقْنَعُ بِدُونِ هَذَا.

۱۔ راوی کہتا ہے کہ خبر دی مجھ کو اس نے جو امام رضا علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا جب لوگ آپ کے پاس سے

اُٹھ گئے تو حضرت سے فرمایا ابوجعفر (امام محمد تقی) سے ملو اور عہد ملاقات کو تازہ کرو۔ جب وہ لوگ چلے گئے تو مجھ سے فرمایا خدا مفضل پر رحم کرے کہ اس نے امامت تقی کا اقرار کیا اور قناعت کی ہمارے بیان پر بدوں اشارہ کے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ : سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام وَ ذَكَرَ شَيْئاً فَقَالَ : مَاحَاجَتُكُمْ إِلَىٰ ذٰلِكَ ؟ هٰذَا أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ أَجْلَسْتُهُ مَجْلِسِي وَصَيَّرْتُهُ مَكَانِي وَ قَالَ : إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ يَتَوَارَثُ أَصَاغِرُنَا عَنْ أَكَابِرِنَا الْقُذَّةَ بِالْقُذَّةِ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے سنا امام رضا علیہ السلام سے کہ کسی نے آپ سے ایک مسئلہ پوچھا۔ فرمایا۔ اس سے تمہارا کیا مقصد ہے یہ ابوجعفر امام محمد تقی علیہ السلام ہیں میں نے ان کو اپنی جگہ بٹھایا ہے۔ ہم اہل بیت ہیں ہمارے چھوٹے بڑوں کے وارث ہوتے ہیں بے کم و بیش۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَىٰ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام فَنَاظَرَنِي فِي أَشْيَاءَ ، ثُمَّ قَالَ لِي : يَا أَبَا عَلِيٍّ ! ارْتَفَعَ الشَّكُّ مَا لِأَبِي عليه السلام غَيْرِي .

۳۔ راوی کہتا ہے میں محمد تقی کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے چند چیزوں میں مجھ سے مناظرہ کیا۔ پھر فرمایا۔ اے ابوعلی شک کو دور کرو میرے باپ کا فرزند میرے سوا کوئی نہیں۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَىٰ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَشْيَمَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ بَشَّارٍ[2] قَالَ : كَتَبَ ابْنُ قِيَامَا إِلَىٰ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام كِتَاباً يَقُولُ فِيهِ : كَيْفَ تَكُونُ إِمَاماً وَلَيْسَ لَكَ وَلَدٌ ؟ فَأَجَابَهُ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام ـ شِبْهَ الْمُغْضَبِ ـ : وَ مَا عَلَّمَكَ أَنَّهُ لَا يَكُونُ لِي وَلَدٌ وَاللهِ لَا تَمْضِي الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتَّىٰ يَرْزُقَنِيَ اللهُ وَلَداً ذَكَراً يُفَرِّقُ بِهِ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ .

۴۔ راوی کہتا ہے ابن قیاما نے امام رضا علیہ السلام کو ایک خط میں لکھا ہے آپ کیسے امام ہو سکتے ہیں درآنحالیکہ آپ کا کوئی لڑکا نہیں، آپ نے غضبناک ہو کر جواب دیا۔ تم کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ میرے بیٹا ہوگا ہی نہیں خدا کی قسم چند روز گزرنے والے ہیں کہ خدا مجھے لڑکا دے جو حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والا ہو گا

٥ ـ بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ :

قَالَ لِيَ ابْنُ النَّجَاشِيِّ : مَنِ الْإِمَامُ بَعْدَ صَاحِبِكَ ؟ فَأَشْتَهِي أَنْ تَسْأَلَهُ حَتَّىٰ أَعْلَمَ ؟ فَدَخَلْتُ عَلَى الرِّضَا عليه السلام فَأَخْبَرْتُهُ ، قَالَ : فَقَالَ لِي : الْإِمَامُ ابْنِي ، ثُمَّ قَالَ : هَلْ يَتَجَرَّأُ أَحَدٌ أَنْ يَقُولَ ابْنِي وَلَيْسَ لَهُ وَلَدٌ .

۵۔ راوی کہتا ہے ابن نجاشی نے مجھ سے پوچھا تمہارے امام کے بعد کون امام ہوگا میں چاہتا ہوں تم ان سے دریافت کرو تاکہ مجھے بھی علم ہو جائے میں نے بھی امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا۔ آپ نے فرمایا میرا بیٹا امام ہے پھر فرمایا کس کو جرأت ہے کہ کہہ دے میرا بیٹا۔ درآنحالیکہ اس کا بیٹا نہ ہو۔

٦ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ : ذَكَرْنَا عِنْدَ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام شَيْئاً بَعْدَ مَا وُلِدَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ : مَا حَاجَتُكُمْ إِلَىٰ ذٰلِكَ ؟ هٰذَا أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ أَجْلَسْتُهُ مَجْلِسِي وَصَيَّرْتُهُ فِي مَكَانِي .

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے امام محمد تقی علیہ السلام کے پیدا ہونے کے بعد کچھ سوال کئے آپ نے فرمایا۔ اس سے تمہارا مقصد کیا ہے یہ ہیں ابوجعفر (امام محمد تقی علیہ السلام) میں نے ان کو اپنی جگہ بٹھایا ہے۔

٧ ـ أَحْمَدُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ ابْنِ قِيَامَا الْوَاسِطِيِّ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَىٰ عَلِيِّ بْنِ مُوسَىٰ عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ : أَيَكُونُ إِمَامَانِ ؟ قَالَ : لَا إِلَّا وَأَحَدُهُمَا صَامِتٌ ، فَقُلْتُ لَهُ : هُوَذَا أَنْتَ ، لَيْسَ لَكَ صَامِتٌ ـ وَلَمْ يَكُنْ وُلِدَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام بَعْدُ ـ فَقَالَ لِي : وَاللهِ لَيَجْعَلَنَّ اللهُ مِنِّي مَا يُثْبِتُ بِهِ الْحَقَّ وَأَهْلَهُ وَيَمْحَقُ بِهِ الْبَاطِلَ وَأَهْلَهُ ، فَوُلِدَ لَهُ بَعْدَ سَنَةٍ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام وَكَانَ ابْنُ قِيَامَا وَاقِفِيّاً .

۷۔ ابن قیامانے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا۔ کیا ایک وقت میں دو امام ہوتے ہیں فرمایا نہیں مگر یہ ایک۔ کہ ایک ان میں صامت ہو۔ میں نے کہا۔ اب تو آپ اکیلے ہی ہیں صامت تو کوئی نہیں اور امام محمد تقی علیہ السلام اس وقت تک پیدا نہ ہوئے تھے، آپ نے فرمایا خدا اس کو مجھ سے پیدا کرے گا جو حق اور اہل حق کو ثابت قدم بنائے گا اور باطل اور اہل باطل کو مٹائے گا۔ ایک سال بعد امام محمد تقی علیہ السلام پیدا ہوئے اور ابن قیاما واقفی تھا۔

٨ ـ أَحْمَدُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ : كُنْتُ مَعَ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام جَالِساً ، فَدَعَا بِابْنِهِ وَهُوَ صَغِيرٌ فَأَجْلَسَهُ فِي حِجْرِي ، فَقَالَ لِي : جَرِّدْهُ وَانْزِعْ قَمِيصَهُ ، فَنَزَعْتُهُ فَقَالَ لِي : انْظُرْ بَيْنَ كَتِفَيْهِ ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِي أَحَدِ كَتِفَيْهِ شَبِيهٌ بِالْخَاتَمِ ، دَاخِلٌ فِي اللَّحْمِ ، ثُمَّ قَالَ : أَتَرَىٰ هٰذَا ؟ كَانَ مِثْلُهُ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ أَبِي عليه السلام .

۸۔ راوی کہتاہے میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپؑ نے اپنے فرزند کو بلایا وہ بہت کم سن تھے حضرت نے ان کو اپنے پہلو میں بٹھا کر مجھ سے فرمایا۔ ان کے کپڑے اتارو اور ان کے دونوں کندھوں کے درمیان دیکھو میں نے دیکھا تو آپ کے ایک شانے پر ایک مہر لگی تھی جس کا اثر گوشت کے اندر تک تھا۔ فرمایا۔ تم نے اسے دیکھا اسی طرح کا نشان اسی جگہ میرے پدر بزرگوار کے بھی تھا۔

۹ـ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الصَّنْعَانِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام فَجِيءَ بِابْنِهِ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَهُوَ صَغِيرٌ، فَقَالَ: هٰذَا الْمَوْلُودُ الَّذِي لَمْ يُولَدْ مَوْلُودٌ أَعْظَمُ بَرَكَةً عَلَىٰ شِيعَتِنَا مِنْهُ.

۹۔ راوی کہتا ہے میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا آپ کے فرزند ابوجعفر (امام محمد تقی علیہ السلام) درآنحالیکہ وہ کم سن تھے آئے۔ آپ نے فرمایا یہ وہ بچہ ہے جس سے زیادہ برکت والا ہمارے شیعوں کے لئے اور کوئی نہیں۔

۱۰ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَىٰ قَالَ: قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام: قَدْ كُنَّا نَسْأَلُكَ قَبْلَ أَنْ يَهَبَ اللهُ لَكَ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام فَكُنْتَ تَقُولُ: يَهَبُ اللهُ لِي غُلَاماً، فَقَدْ وَهَبَهُ اللهُ لَكَ، فَأَقَرَّ عُيُونَنَا، فَلَا أَرَانَا اللهُ يَوْمَكَ فَإِنْ كَانَ كَوْنٌ فَإِلَىٰ مَنْ؟ فَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَىٰ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَهُوَ قَائِمٌ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ هٰذَا ابْنُ ثَلَاثِ سِنِينَ؟! فَقَالَ: وَمَا يَضُرُّهُ مِنْ ذٰلِكَ، فَقَدْ قَامَ عِيسَىٰ عليه السلام بِالْحُجَّةِ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثِ سِنِينَ.[1]

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ قبل اس کے کہ ابوجعفر پیدا ہوں تو ہم نے آپ سے آپ کے بعد والے امام کے متعلق سوال کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ خدا مجھے لڑکا عطا کرے گا۔ چنانچہ اس نے عطا کیا جس سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں پس خدا ہمیں آپ کی موت کا دن نہ دکھائے اگر ایسا ہو تو آپ کے بعد کون امام ہوگا آپ نے ابوجعفر کی طرف اشارہ کیا میں نے کہا یہ تو تین ہی برس کے ہیں فرمایا۔ کیا مضائقہ ہے عیسیٰ تین ہی سال کے حجت خدا تھے۔

۱۱ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ إِسْمَاعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ لِلرِّضَا عليه السلام: إِنَّ ابْنِي فِي لِسَانِهِ ثِقْلٌ، فَأَنَا أَبْعَثُ بِهِ إِلَيْكَ غَداً تَمْسَحُ عَلَىٰ رَأْسِهِ وَتَدْعُو لَهُ فَإِنَّهُ مَوْلَاكَ، فَقَالَ: هُوَ مَوْلَىٰ أَبِي جَعْفَرٍ فَابْعَثْ بِهِ غَداً إِلَيْهِ.

۱۱۔ راوی کہتا ہے میں نے سنا کہ ابراہیم بن اسماعیل نے امام رضا علیہ السلام سے کہا میرے بیٹے کی زبان میں لکنت

ہے کل میں اُسے آپ کے پاس بھیجوں گا آپ اس کے سر پر ہاتھ پھیر دیں اور دعا کریں وہ آپ کا غلام ہے فرمایا وہ ابوجعفر کا غلام ہے کل انہی کے پاس بھیجنا۔

۱۲۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ النَّهْدِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَّادٍ الصَّيْقَلِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ جَالِساً بِالْمَدِينَةِ وَ كُنْتُ أَقَمْتُ عِنْدَهُ سَنَتَيْنِ أَكْتُبُ عَنْهُ مَا يَسْمَعُ مِنْ أَخِيهِ - يَعْنِي أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام - إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ أَبُوجَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الرِّضَا عليه السلام الْمَسْجِدَ - مَسْجِدَ الرَّسُولِ صلى الله عليه وآله - فَوَثَبَ عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ بِلَا حِذَاءٍ وَلَا رِدَاءٍ فَقَبَّلَ يَدَهُ وَ عَظَّمَهُ، فَقَالَ لَهُ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام: يَا عَمِّ! اجْلِسْ رَحِمَكَ اللهُ فَقَالَ: يَا سَيِّدِي كَيْفَ أَجْلِسُ وَ أَنْتَ قَائِمٌ، فَلَمَّا رَجَعَ عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ إِلَى مَجْلِسِهِ جَعَلَ أَصْحَابُهُ يُوَبِّخُونَهُ وَ يَقُولُونَ: أَنْتَ عَمُّ أَبِيهِ وَ أَنْتَ تَفْعَلُ بِهِ هٰذَا الْفِعْلَ؟! فَقَالَ: اسْكُتُوا إِذَا كَانَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ - وَقَبَضَ عَلَى لِحْيَتِهِ - لَمْ يُؤَهِّلْ هٰذِهِ الشَّيْبَةَ وَ أَهَّلَ هٰذَا الْفَتَى وَ وَضَعَهُ حَيْثُ وَضَعَهُ أُنْكِرُ فَضْلَهُ، نَعُوذُ بِاللهِ مِمَّا تَقُولُونَ، بَلْ أَنَا لَهُ عَبْدٌ.

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں علی بن جعفر بن محمدؑ کے پاس مدینہ میں بیٹھا تھا اور میں ان کے پاس دو سال سے قیام کئے ہوئے تھا جو کچھ وہ اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا ہوا بیان کرتے تھے میں اس کو لکھتا جاتا تھا ناگاہ امام محمد تقی علیہ السلام تشریف لائے مسجد رسول میں، پس آئے علی بن جعفر بغیر جوتوں اور ردا کے ان کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور تعظیم کی۔ امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا اے چچا بیٹھئے اللہ آپ پر رحم کرے۔ فرمایا اے میرے سردار میں کیسے بیٹھوں، درآنحالیکہ آپ کھڑے ہیں جب علی بن جعفر اپنے مقام پر گئے تو ان کے یاروں نے یہ کہہ کر جھڑکا کہ وہ آپ کے باپ کے چچا ہیں آپ ان کے ساتھ ایسا بزرگوں کا سا برتاؤ کرتے ہیں انھوں نے کہا چپ ہو جاؤ۔ جبکہ اللہ عزوجل اتنا کہہ کر اپنی داڑھی کو پکڑا میری یہ سفید داڑھی قابلِ عظمت ہوا اور یہ جوان نہ ہوا۔ میں اس کو قابلِ عظمت جانتا ہوں خدا نے انھیں جس مقام پر رکھا ہے، میں ان کی فضیلت کا کیسے انکار کروں جو کچھ تم کہتے ہو میں اس سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں میں تو ان کا غلام ہوں۔

۱۳۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْخَيْرَانِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ وَاقِفاً بَيْنَ يَدَيْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام بِخُرَاسَانَ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: يَا سَيِّدِي إِنْ كَانَ كَوْنٌ فَإِلَى مَنْ؟ قَالَ: إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ ابْنِي - فَكَأَنَّ الْقَائِلَ اسْتَصْغَرَ سِنَّ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام - فَقَالَ أَبُوالْحَسَنِ عليه السلام: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى بَعَثَ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ رَسُولاً نَبِيّاً، صَاحِبَ شَرِيعَةٍ مُبْتَدَأَةٍ فِي أَصْغَرَ مِنَ السِّنِّ الَّذِي فِيهِ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام.

۱۳۔ راوی نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ میں خراسان میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے آکر کہا اگر آپ کی موت کا حادثہ ہوجائے تو آپ کے بعد امام کون ہوگا، حضرت نے فرمایا۔ میرا بیٹا ابوجعفر، یہ کہنے والا شخص امام محمد تقی علیہ السلام کو کم سن ہونے کی وجہ سے ذلیل جانتا تھا۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے بھیجا عیسیٰ بن مریم کو رسول نبیؑ اور صاحب شریعت بنا کر ایسے سن میں جو کم تھا سن ابوجعفر علیہ السلام سے۔

١٤ـ عَلِيّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيُّ جَمِيعاً ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ يَحْيَى ابْنِ النُّعْمَانِ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ جَعْفَرٍ يُحَدِّثُ الْحَسَنَ بْنَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَقَالَ : وَاللهِ لَقَدْ نَصَرَ اللهُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام ، فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ : إِي وَاللهِ جُعِلْتُ فِدَاكَ لَقَدْ بَغَى عَلَيْهِ إِخْوَتُهُ ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ : إِي وَاللهِ وَنَحْنُ عُمُومَتُهُ بَغَيْنَا عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ كَيْفَ صَنَعْتُمْ فَإِنِّي لَمْ أَحْضُرْكُمْ ؟ قَالَ : قَالَ لَهُ إِخْوَتُهُ وَنَحْنُ أَيْضاً : مَا كَانَ فِينَا إِمَامٌ قَطُّ حَائِلَ اللَّوْنِ فَقَالَ لَهُمُ الرِّضَا عليه السلام : هُوَ ابْنِي ، قَالُوا : فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قَدْ قَضَى بِالْقَافَةِ فَبَيْنَنَا وَ بَيْنَكَ الْقَافَةُ ، قَالَ : ابْعَثُوا أَنْتُمْ إِلَيْهِمْ فَأَمَّا أَنَا فَلَا وَلَا تُعْلِمُوهُمْ لِمَا دَعَوْتُمُوهُمْ وَ لْتَكُونُوا فِي بُيُوتِكُمْ ، فَلَمَّا جَاؤُوا أَقْعَدُونَا فِي الْبُسْتَانِ وَ اصْطَفَّ عُمُومَتُهُ وَ إِخْوَتُهُ وَ أَخَوَاتُهُ وَ أَخَذُوا الرِّضَا عليه السلام وَ أَلْبَسُوهُ جُبَّةَ صُوفٍ وَ قَلَنْسُوَةً مِنْهَا وَوَضَعُوا عَلَى عُنُقِهِ مِسْحَاةً وَ قَالُوا لَهُ: ادْخُلِ الْبُسْتَانَ كَأَنَّكَ تَعْمَلُ فِيهِ ، ثُمَّ جَاؤُوا بِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالُوا : أَلْحِقُوا هَذَا الْغُلَامَ بِأَبِيهِ ، فَقَالُوا : لَيْسَ لَهُ هَاهُنَا أَبٌ وَلَكِنَّ هَذَا عَمُّ أَبِيهِ وَ هَذَا عَمُّ أَبِيهِ وَ هَذَا عَمُّهُ وَ هَذِهِ عَمَّتُهُ وَإِنْ يَكُنْ لَهُ هَاهُنَا أَبٌ فَهُوَ صَاحِبُ الْبُسْتَانِ ، فَإِنَّ قَدَمَيْهِ وَ قَدَمَيْهِ وَاحِدَةٌ فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام قَالُوا: هَذَا أَبُوهُ ، قَالَ عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ : فَقُمْتُ فَمَصَصْتُ رِيقَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام ثُمَّ قُلْتُ لَهُ : أَشْهَدُ أَنَّكَ إِمَامِي عِنْدَ اللهِ ، فَبَكَى الرِّضَا عليه السلام ، ثُمَّ قَالَ : يَا عَمِّ ؛ أَلَمْ تَسْمَعْ أَبِي وَ هُوَ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : بِأَبِي ابْنُ خِيَرَةِ الْإِمَاءِ ابْنُ النُّوبِيَّةِ الطَّيِّبَةِ الْفَمِ ، الْمُنْتَجَبَةِ الرَّحِمِ، وَيْلَهُمْ لَعَنَ اللهُ الْأُعَيْبِسَ[5] وَ ذُرِّيَّتَهُ ، صَاحِبَ الْفِتْنَةِ وَيَقْتُلُهُمْ سِنِينَ وَشُهُوراً وَ أَيَّاماً ، يَسُومُهُمْ خَسْفاً وَ يَسْقِيهِمْ كَأْساً مُصَبَّرَةً وَ هُوَ الطَّرِيدُ الشَّرِيدُ الْمَوْتُورُ بِأَبِيهِ وَ جَدِّهِ ، صَاحِبُ الْغَيْبَةِ يُقَالُ: مَاتَ أَوْ هَلَكَ، أَيَّ وَادٍ سَلَكَ ؟! أَفَيَكُونُ هَذَا يَا عَمِّ ! إِلَّا مِنِّي، فَقُلْتُ: صَدَقْتَ جُعِلْتُ فِدَاكَ

۱۴۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے علی بن جعفر سے سنا کہ اس نے روایت کی ہے حسن بن الحسین بن علی بن الحسین سے کہا کہ اس

نے بیان کیا کہ خدا نے مدد کی امام رضا علیہ السلام کی۔ انھوں کہا خدا کی قسم ہم ان کے چچا ہیں۔ ہم نے بھی ان پر زیادتی کی، حسن نے کہا میں آپ پر فدا ہوں یہ کیسے آپ لوگوں نے کیا کیا۔ میں تو موجود نہ تھا انھوں نے کہا امام رضا علیہ السلام کے بھائیوں نے اور ہم نے بھی کہا کہ ہم میں سے کوئی امام سیاہ رنگ والا نہیں ہوا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا وہ (امام محمد تقی علیہ السلام) میرا بیٹا ہے انھوں نے کہا زید بن حارثہ کے بارے میں) رسول اللہ نے قیافہ شناسوں کے ذریعہ فیصلہ کیا تھا پس ہمارے اور تمہارے درمیان بھی قیافہ سے فیصلہ ہو جائے۔ حضرت نے فرمایا تم ان کو بلا لو مجھے تو ان کے بلانے کی ضرورت نہیں اور وہ تمہارے ہی گھروں میں آئیں جب وہ آئے تو انھوں نے ہم کو باغ میں بٹھایا اور امام رضا علیہ السلام کے چچا بھائی اور بہنیں سب وہاں جمع ہوئے اور انھوں نے امام رضا علیہ السلام کو ادنیٰ جبہ پہنایا اور اسی کی ٹوپی سر پر رکھی اور گردن پر بیلچہ رکھا (کاشتکاروں اور دہقانوں کے سے لباس میں آپ کو نمایاں کیا)

اور کہا آپ باغ میں اس طرح داخل ہوں گویا آپ اس کے مالی ہیں اور قیافہ شناسوں سے کہا۔ بتاؤ اس لڑکے کا باپ کون ہے انھوں نے کہا۔ ان میں سے اس کا کوئی باپ نہیں ہے بلکہ یہ اس کے باپ کا چچا ہے اور یہ اس کا چچا ہے اور یہ اس کا چچا ہے اور یہ اس کی پھوپھی ہے البتہ اس کا باپ یہ صاحب بستان ہے ان دونوں کے قدم ایک سے ہیں پس امام رضا علیہ السلام چلنے لگے تو انھوں نے کہا کہ یہ اس کے باپ ہیں۔ علی بن جعفر نے کہا۔ میں اٹھا اور میں نے امام محمد تقی علیہ السلام کے لعاب دہن کو چوسا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کی طرف سے میرے امام ہیں۔

امام رضا علیہ السلام نے گریہ فرمایا اور کہا اے چچا کیا تم نے میرے باپ کو کہتے نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بہترین کنیز کا فرزند آئیگا وہ اس نسل حبشیہ کا فرزند ہوگا جس کے منہ سے خوشبو آتی ہوگی اور طیب الرحم ہوگی اور امام کیا جائیگا اس پر خدا کی لعنت ہو ان عباسیوں پر اور ان کی ذریت پر (جنھوں نے اولاد سے دشمنی کی) وہ (امام عصر) کو قتل کریں گے ان کو برسوں مہینوں اور دنوں اور ان کو ذلت کی طرف کھینچیں گے اور وہ دور رہیں گے اپنے اب وجد سے وہ صاحب غنیمت ہوں گے اور اے چچا یہ سب میری نسل سے ہوگا۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں یہ آپ نے سچ کہا۔

بہتروان باب

امام علی نقی علیہ السلام کی امامت پر نص

(بابُ) ۷۲

الْإِشَارَةِ وَالنَّصِّ عَلَىٰ أَبِي الْحَسَنِ الثَّالِثِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: لَمَّا خَرَجَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام

مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَىٰ بَغْدَادَ فِي الدَّفْعَةِ الْأُولَىٰ مِنْ خَرْجَتَيْهِ ، قُلْتُ لَهُ عِنْدَ خُرُوجِهِ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكَ فِي هٰذَا الْوَجْهِ ، فَإِلَىٰ مَنِ الْأَمْرُ بَعْدَكَ ؟ فَكَرَّ بِوَجْهِهِ إِلَيَّ ضَاحِكاً وَ قَالَ : لَيْسَ الْغَيْبَةُ حَيْثُ ظَنَنْتَ فِي هٰذِهِ السَّنَةِ ، فَلَمَّا أُخْرِجَ بِهِ الثَّانِيَةَ إِلَى الْمُعْتَصِمِ صِرْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَنْتَ خَارِجٌ فَإِلَىٰ مَنْ هٰذَا الْأَمْرُ مِنْ بَعْدِكَ ؟ فَبَكَىٰ حَتَّىٰ اخْضَلَّتْ لِحْيَتُهُ ـ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ : عِنْدَ هٰذِهِ يُخَافُ عَلَيَّ ، الْأَمْرُ مِنْ بَعْدِي إِلَى ابْنِي عَلِيٍّ .

۱۔ راوی کہتا ہے جب پہلی بار حضرت امام علی نقی علیہ السلام بغداد جانے لگے تو میں نے چلتے وقت کہا میں آپ پر فدا ہوں میں اس پیش آنے والی صورت حال سے ڈر رہا ہوں لہذا یہ بتایئے کہ آپ کے بعد کون امام ہوگا پس آپؑ نے ہنستے ہوئے میری طرف دیکھا۔ اور فرمایا۔ اس سال میرا جانا وہاں نہیں ہے جو تم نے گمان کیا ہے (یعنی اس سفر میں میری وفات نہ ہوگی کیونکہ اس مرتبہ مامون نے میری دامادی کے لئے بلایا تھا) جب آپ دوسری بار معتصم کے بلانے پر جانے لگے تو میں آپؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا۔ میں آپ فدا ہوں آپ جا رہے ہیں یہ تو فرمایئے آپؑ کے بعد کون امام ہوگا یہ سُن کر حضرت اتنا روئے کہ ریش مبارک تر ہوگئی پھر مجھ سے فرمایا اس مرتبہ خوف کی صورت ہے پس میرے بعد میرے بیٹے علیؑ امام ہیں ۔

۲ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْخَيْرَانِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ : كَانَ يَلْزَمُ بَابَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام لِلْخِدْمَةِ الَّتِي كَانَ وُكِّلَ بِهَا وَ كَانَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ يَجِيءُ فِي السَّحَرِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ لِيَعْرِفَ خَبَرَ عِلَّةِ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَ كَانَ الرَّسُولُ الَّذِي يَخْتَلِفُ بَيْنَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَ بَيْنَ أَبِي إِذَا حَضَرَ قَامَ أَحْمَدُ وَ خَلَا بِهِ أَبِي ، فَخَرَجْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَ قَامَ أَحْمَدُ عَنِ الْمَجْلِسِ وَ خَلَا أَبِي بِالرَّسُولِ وَ اسْتَدَارَ أَحْمَدُ فَوَقَفَ حَيْثُ يَسْمَعُ الْكَلَامَ ، فَقَالَ الرَّسُولُ لِأَبِي: إِنَّ مَوْلَاكَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ لَكَ : إِنِّي مَاضٍ وَالْأَمْرُ صَائِرٌ إِلَى ابْنِي عَلِيٍّ وَلَهُ عَلَيْكُمْ بَعْدِي مَا كَانَ لِي عَلَيْكُمْ بَعْدَ أَبِي، ثُمَّ مَضَى الرَّسُولُ وَ رَجَعَ أَحْمَدُ إِلَىٰ مَوْضِعِهِ وَ قَالَ لِأَبِي : مَا الَّذِي قَدْ قَالَ لَكَ ؟ قَالَ : خَيْراً، قَالَ: قَدْ سَمِعْتُ مَا قَالَ فَلِمَ تَكْتُمُهُ ؟ وَأَعَادَ مَا سَمِعَ فَقَالَ لَهُ أَبِي : قَدْ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْكَ مَا فَعَلْتَ لِأَنَّ اللهَ تَعَالَىٰ يَقُولُ : « وَلَا تَجَسَّسُوا » فَاحْفَظِ الشَّهَادَةَ لَعَلَّنَا نَحْتَاجُ إِلَيْهَا يَوْماً مَا ، وَإِيَّاكَ أَنْ تُظْهِرَهَا إِلَىٰ وَقْتِهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبِي كَتَبَ نُسْخَةَ الرِّسَالَةِ فِي عَشْرِ رِقَاعٍ وَخَتَمَهَا وَدَفَعَهَا إِلَىٰ عَشَرَةٍ مِنْ وُجُوهِ الْعِصَابَةِ وَ قَالَ : إِنْ حَدَثَ بِي حَدَثُ الْمَوْتِ قَبْلَ أَنْ أُطَالِبَكُمْ بِهَا فَافْتَحُوهَا وَ أَعْلِمُوا بِمَا فِيهَا ، فَلَمَّا مَضَىٰ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام ذَكَرَ أَبِي أَنَّهُ لَمْ يَخْرُجْ مِنْ مَنْزِلِهِ حَتَّىٰ قَطَعَ عَلَىٰ يَدَيْهِ نَحْوٌ مِنْ أَرْبَعِمِائَةِ إِنْسَانٍ وَ اجْتَمَعَ رُؤَسَاءُ الْعِصَابَةِ عِنْدَ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَرَجِ يَتَفَاوَضُونَ هٰذَا الْأَمْرَ ، فَكَتَبَ مُحَمَّدُ بْنُ

الْفَرَجِ إِلَىٰ أَبِي يُعْلِمُهُ بِاجْتِمَاعِهِمْ عِنْدَهُ وَ أَنَّهُ لَوْلَا مَخَافَةُ الشُّهْرَةِ لَصَارَ مَعَهُمْ إِلَيْهِ وَ يَسْأَلُهُ أَنْ يَأْتِيَهُ، فَرَكِبَ أَبِي وَصَارَ إِلَيْهِ، فَوَجَدَ الْقَوْمَ مُجْتَمِعِينَ عِنْدَهُ، فَقَالُوا لِأَبِي: مَا تَقُولُ فِي هٰذَا الْأَمْرِ؟ فَقَالَ أَبِي لِمَنْ عِنْدَهُ الرِّقَاعُ: أَحْضِرُوا الرِّقَاعَ فَأَحْضَرُوهَا، فَقَالَ لَهُمْ: هٰذَا مَا أُمِرْتُ بِهِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: قَدْ كُنَّا نُحِبُّ أَنْ يَكُونَ مَعَكَ فِي هٰذَا الْأَمْرِ شَاهِدٌ آخَرُ؟ فَقَالَ لَهُمْ: قَدْ أَتَاكُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ هٰذَا أَبُو جَعْفَرٍ الْأَشْعَرِيُّ يَشْهَدُ لِي بِسَمَاعِ هٰذِهِ الرِّسَالَةِ وَ سَأَلَهُ أَنْ يَشْهَدَ بِمَا عِنْدَهُ، فَأَنْكَرَ أَحْمَدُ أَنْ يَكُونَ سَمِعَ مِنْ هٰذَا شَيْئاً فَدَعَاهُ أَبِي إِلَى الْمُبَاهَلَةِ، فَقَالَ: لَمَّا حَقَّقَ عَلَيْهِ قَالَ: قَدْ سَمِعْتُ ذٰلِكَ وَهٰذِهِ مَكْرُمَةٌ كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ تَكُونَ لِرَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ لَا لِرَجُلٍ مِنَ الْعَجَمِ، فَلَمْ يَبْرَحِ الْقَوْمُ حَتَّىٰ قَالُوا بِالْحَقِّ جَمِيعاً.

وَفِي نُسْخَةِ الصَّفْوَانِيِّ:

۲-خیرانی نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ وہ خادم تھا امام علی نقی علیہ السلام کا اور احمد بن محمد ہر رات کو آتا تھا تاکہ امام علی نقی علیہ السلام کی بیماری کا حال معلوم کرے جب وہ شخص جو امام کے اور میرے باپ کے درمیان پیغام رساں تھا آیا تو احمد اُٹھ گیا اور اس سے تنہائی میں گفتگو کی میرے باپ نے، ایک رات میں گھر سے نکلا تو احمد مجلس سے اُٹھ کھڑا ہوا اور میرے باپ نے قاصد امام سے خلوت کی احمد نے چکر لگایا اور ایسی جگہ چھپ کر کھڑا ہوا تاکہ بات چیت کو سُنے قاصد نے میرے باپ سے کہا آپ کے مولا نے آپ کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے میں دُنیا سے جانے والا ہوں اور امر امامت منتقل ہونے والا ہے میرے فرزند علی کی طرف اس کی اطاعت تم پر اسی طرح فرض ہے جس طرح میرے باپ کے بعد میری اطاعت تم پر فرض تھی قاصد یہ کہہ کر چلا گیا اور احمد اپنی جگہ پر آیا اور میرے باپ سے کہنے لگا تم سے اور اس سے کیا بات چیت ہوئی انھوں نے کہا اچھی بات چیت ہوئی اس نے کہا میں نے سن لیا ہے پس تم مجھ سے کیوں چھپاتے ہو اور جو سنا تھا بیان کر دیا میرے باپ نے کہا۔ تم نے فعل حرام کیا۔ خدا فرماتا ہے احوال المسلمین کا تجسس نہ کرو۔ پس اس گواہی کو محفوظ رکھو، شاید کہ ہم کسی دن اس کی طرف محتاج ہوں اور تم پر لازم ہے کہ جب وقت آئے تو اس کو ظاہر کر دینا، جب صبح ہوئی تو میرے باپ نے دس پرچوں پر ایک پیغام لکھا اور وہ پرچے قوم کے سربرآوردہ لوگوں کے حوالے کر کے کہا کہ اس سے پہلے کہ میں تم کو بلاؤں۔ اگر میری موت واقع ہو جائے تو اس کو کھولنا اور جو اس میں ہے اس پر عمل کرنا۔ جب امام محمد تقی علیہ السلام کا انتقال ہو گیا تو میرے باپ نے بیان کیا کہ جنازہ ابھی گھر سے نہ نکلنے پایا تھا کہ تقریباً چار سو آدمیوں نے آپؑ کی امامت کا اقرار کیا۔ قوم کے رؤسا محمد بن الفرج کے یہاں جمع ہوئے اور امر امامت کے متعلق گفتگو کرنے لگے، محمد بن الفرج نے میرے باپ کو اس اجتماع کی خبر دی اور لکھا ہے کہ اگر شہرت کا خوف نہ ہوتا تو میں ان کو لے کر آتا۔ لہٰذا آپ آئیے میرے باپ سوار ہو کر ان کے پاس پہنچ گئے۔ وہاں قوم جمع تھی انھوں نے میرے باپ سے کہا۔ اس معاملے میں آپ کیا کہتے ہیں

میرے باپ نے کہا ان میرے رقعوں کو لاؤ۔ وہ لے آئے۔ ان سے کہا مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے بعض لوگوں نے کہا ہم چاہتے ہیں کہ اس امر کا کوئی گواہ بھی ہو انھوں نے کہا یہ ابوجعفر اشعری اس پیغام کا گواہ ہے جو مجھے امام محمد تقی علیہ السلام سے پہنچا تھا۔ اور انھوں نے اس سے گواہی دینے کو کہا۔ احمد نے انکار کر دیا میرے باپ نے اس کو مباہلہ کی دعوت دی۔ انھوں نے جب معاملہ کی صورت پائی تو کہا ہیں نے اس پیغام کو سنا ہے میں چاہتا ہوں امام عرب ہو عجم نہ ہو پس ان سب لوگوں نے اقرار حق کر لیا۔

٣ـ مُحَمَّدُبْنُ جَعْفَرٍ الْكُوفِيُّ ؛ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْحُسَيْنِ الْوَاسِطِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَحْمَدَبْنَ أَبِي خَالِدٍ مَوْلَىٰ أَبِي جَعْفَرٍ يَحْكِي أَنَّهُ أَشْهَدَهُ عَلَىٰ هٰذِهِ الْوَصِيَّةِ الْمَنْسُوخَةِ :

شَهِدَ أَحْمَدُبْنُ أَبِي خَالِدٍ مَوْلَىٰ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ أَبَاجَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَشْهَدَهُ أَنَّهُ أَوْصَىٰ إِلَىٰ عَلِيٍّ ابْنِهِ بِنَفْسِهِ وَأَخَوَاتِهِ وَ جَعَلَ أَمْرَ مُوسَىٰ إِذَا بَلَغَ إِلَيْهِ وَ جَعَلَ عَبْدَاللهِ بْنَ الْمُسَاوِرِ قَائِماً عَلَىٰ تَرِكَتِهِ مِنَ الضِّيَاعِ وَالْأَمْوَالِ وَالنَّفَقَاتِ وَالرَّقِيقِ وَ غَيْرِ ذٰلِكَ إِلَىٰ أَنْ يَبْلُغَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، صَيَّرَ عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُسَاوِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمَ إِلَيْهِ ، يَقُومُ بِأَمْرِ نَفْسِهِ وَ أَخَوَاتِهِ وَيُصَيِّرُ أَمْرَ مُوسَىٰ إِلَيْهِ ، يَقُومُ لِنَفْسِهِ بَعْدَهُمَا عَلَىٰ شَرْطِ أَبِيهِمَا فِي صَدَقَاتِهِ الَّتِي تَصَدَّقَ بِهَا وَ ذٰلِكَ يَوْمُ الْأَحَدِ لِثَلَاثِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ عِشْرِينَ وَ مِائَتَيْنِ وَ كَتَبَ أَحْمَدُبْنُ أَبِي خَالِدٍ شَهَادَتَهُ بِخَطِّهِ وَشَهِدَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَ هُوَالْجَوَّانِيُّ عَلَىٰ مِثْلِ شَهَادَةِ أَحْمَدَبْنِ أَبِي خَالِدٍ فِي صَدْرِ هٰذَاالْكِتَابِ وَ كَتَبَ شَهَادَتَهُ بِيَدِهِ وَشَهِدَ نَصْرٌ الْخَادِمُ وَ كَتَبَ شَهَادَتَهُ بِيَدِهِ .

۳۔ احمد بن ابی خالد غلام امام محمد تقی علیہ السلام نے بیان کیا کہ اس نے وصیت مکتوبہ کی گواہی دی۔

گواہی دی احمد بن ابی خالد غلام امام محمد تقی علیہ السلام نے اس کی کہ ابوجعفر بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام نے اس بات کی گواہی دی کہ وصیت کی امام محمد تقی علیہ السلام نے اپنے فرزند علی اور ان کی بہنوں کے متعلق اور امر موسیٰ کو ان کے بلوغ تک تابع بنایا اور عبداللہ بن مساور کو متولی بنایا زمینوں اور اموال اور نفقات و غلام و کنیزوں کا جب تک امام علی نقی علیہ السلام بالغ ہوں (ان کی عمر اس وقت چھ یا آٹھ سال کی تھی) عبداللہ بن مساور اس دن سے وکیل امام ہوئے امام علی نقی اور ان کی بہنوں کے معاملات کے اور امر موسیٰ متعلق ہوا امام علی نقی علیہ السلام سے بعد بلوغ جبکہ حاجت وکیل نہ رہے صدقات وغیرہ میں وہ بالغ ہوں امام علی نقی علیہ السلام کے۔ یہ واقعہ روز یکشنبہ ۳ ذی الحجہ ۲۲۰ھ کا ہے احمد بن خالد نے اپنے قلم سے گواہی لکھی اور اس کے گواہ ہیں حسن بن محمد بن عبداللہ بن الحسن بن علی بن الحسین بن علی بن ابیطالب علیہم السلام جو جوانی مشہور ہیں ان کی گواہی احمد بن ابی خالد کی گواہی کی طرح اس تحریر کے

صدر میں تھی انھوں نے اپنی گواہی اپنے ہاتھ سے لکھی اور نصر خادم نے اپنی گواہی اپنے ہاتھ سے لکھی۔

تہتر واں باب
امام حسن عسکری علیہ السلام کی امامت پر نص

(بَابُ) ۷۳

الْإِشَارَةِ وَالنَّصِّ عَلَىٰ أَبِي مُحَمَّدٍ «ع»

١ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ النَّهْدِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَسَارٍ الْقَنْبَرِيِّ قَالَ: أَوْصَىٰ أَبُوالْحَسَنِ عليه السلام إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ قَبْلَ مُضِيِّهِ بِأَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَ أَشْهَدَنِي عَلَىٰ ذٰلِكَ وَجَمَاعَةً مِنَ الْمَوَالِي.

ا۔ یحیٰ بن یسار راوی کہتا ہے کہ وصی بنایا امام علی نقی علیہ السلام نے اپنے بیٹے حسن عسکری علیہ السلام کو اپنے مرنے سے چار ماہ قبل اور گواہ بنایا مجھے اور اپنے غلاموں کو۔

٢ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيِّ، عَنْ بَشَّارِ بْنِ أَحْمَدَ الْبَصْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُمَرَ النَّوْفَلِيِّ قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فِي صَحْنِ دَارِهِ، فَمَرَّ بِنَا مُحَمَّدٌ ابْنُهُ[1] فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ هٰذَا صَاحِبُنَا بَعْدَكَ؟ فَقَالَ: لَا، صَاحِبُكُمْ بَعْدِي الْحَسَنُ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں امام علی نقی علیہ السلام کے گھر کے صحن میں آپ کے پاس تھا کہ آپ کے فرزند محمد آئے میں نے کہا کیا آپ کے بعد یہی امام ہوں گے فرمایا نہیں میرے بعد حسن ہوں گے۔

٣ـ عَنْهُ، عَنْ بَشَّارِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْإِصْفَهَانِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: صَاحِبُكُمْ بَعْدِي الَّذِي يُصَلِّي عَلَيَّ، قَالَ: وَلَمْ نَعْرِفْ أَبَا مُحَمَّدٍ عليه السلام قَبْلَ ذٰلِكَ، قَالَ: فَخَرَجَ أَبُومُحَمَّدٍ عليه السلام فَصَلَّىٰ عَلَيْهِ.

۳۔ راوی کہتا ہے کہ فرمایا امام علی نقی علیہ السلام نے کہ میرے بعد تمہارا امام وہ ہوگا جو میری نماز جنازہ پڑھے گا اور ہم اس سے پہلے ابو محمد کو جانتے بھی نہ تھے پس امام علی نقی علیہ السلام کے بعد امام حسن عسکری علیہ السلام نکلے اور نماز جنازہ پڑھائی۔

٤ ـ وَ عَنْهُ ، عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : كُنْتُ حَاضِراً أَبَاالْحَسَنِ عليه السلام لَمَّا تُوُفِّيَ ابْنُهُ مُحَمَّدٌ فَقَالَ لِلْحَسَنِ عليه السلام : يَا بُنَيَّ ! أَحْدِثْ لِلّٰهِ شُكْراً فَقَدْ أَحْدَثَ فِيكَ أَمْراً.

۴۔ راوی کہتا ہے میں موجود تھا امام علی نقی علیہ السلام کے پاس جس دن ان کے فرزند محمد نے وفات پائی آپ نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے فرمایا۔ خدا کا شکر کرو کہ امر امامت تم سے متعلق ہوا۔

٥ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَرْوَانَ الْأَنْبَارِيِّ قَالَ : كُنْتُ حَاضِراً عِنْدَ [مُضِيِّ] أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِبْنِ عَلِيٍّ عليه السلام فَجَاءَ أَبُوالْحَسَنِ عليه السلام فَوُضِعَ لَهُ كُرْسِيٌّ فَجَلَسَ عَلَيْهِ وَحَوْلَهُ أَهْلُ بَيْتِهِ وَأَبُومُحَمَّدٍ عليه السلام قَائِمٌ فِي نَاحِيَةٍ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ أَمْرِ أَبِي جَعْفَرٍ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام فَقَالَ: يَابُنَيَّ أَحْدِثْ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى شُكْراً فَقَدْ أَحْدَثَ فِيكَ أَمْراً.

۵۔ راوی کہتا ہے کہ جب ابوجعفر محمد بن علی کا انتقال ہوا تو امام علی نقی علیہ السلام تشریف لائے آپ کے لئے کرسی لائی گئی آپ اس پر بیٹھے اور آپ کے گرد آپ کے خاندان والے جمع تھے اور امام حسن عسکری علیہ السلام ایک طرف کھڑے تھے جب ابوجعفر کی تجہیز و تکفین سے فارغ ہوئے تو امام حسن عسکری علیہ السلام سے فرمایا۔ بیٹا خدا کا شکر کرو کہ اس نے امر امامت کو عطا فرمایا۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ أَحْمَدَ الْقَلَانِسِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام إِنْ كَانَ كَوْنٌ ـ وَ أَعُوذُبِاللّٰهِ ـ فَإِلَى مَنْ؟ قَالَ : عَهْدِي إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْ وُلْدِي.

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے امام علی نقی علیہ السلام سے کہا۔ اگر آپ کا انتقال ہو جائے اور میں اس کہنے کی خدا سے پناہ مانگتا ہوں تو آپ کے بعد کون امام ہوگا فرمایا۔ میرے لڑکوں میں سے سب سے بڑا۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْأَسْبَارْقِينِيِّ[2] ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَمْرٍو الْعَطَّارِ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الْعَسْكَرِيِّ عليه السلام وَ أَبُوجَعْفَرٍ ابْنُهُ فِي الْأَحْيَاءِ وَ أَنَا أَظُنُّ أَنَّهُ هُوَ ، فَقُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ مَنْ أَخُصُّ مِنْ وُلْدِكَ ؟ فَقَالَ : لَاتَخُصُّوا أَحَداً حَتَّى يَخْرُجَ إِلَيْكُمْ أَمْرِي ، قَالَ : فَكَتَبْتُ إِلَيْهِ بَعْدُ : فِيمَنْ يَكُونُ هَذَا الْأَمْرُ؟ قَالَ : فَكَتَبَ إِلَيَّ فِي الْكَبِيرِ مِنْ وُلْدِي، قَالَ:وَكَانَ

أبو مُحَمَّدٍ أَكْبَرَ مِنْ جَعْفَرٍ.

۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ اس وقت آپ کے فرزند ابوجعفر زندہ تھے میرا گمان تھا کہ وہی امام ہوں گے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں امامت کے لیے آپ کی اولاد میں کون مخصوص ہے فرمایا جب تک میرا حکم نہ ہو کسی کو مخصوص نہ کرو۔ راوی کہتا ہے کچھ مدت بعد میں نے پھر حضرت کو لکھا۔ آپ نے تحریر فرمایا۔ میری اولاد میں سب سے بڑا اور امام حسن عسکری ابوجعفر سے بڑے تھے۔

۸ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَغَيْرُهُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ مِنْهُمُ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ الْأَفْطَسُ أَنَّهُمْ حَضَرُوا ـ يَوْمَ تُوُفِّيَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ـ بَابَ أَبِي الْحَسَنِ يُعَزُّونَهُ وَقَدْ بُسِطَ لَهُ فِي صَحْنِ دَارِهِ وَالنَّاسُ جُلُوسٌ حَوْلَهُ، فَقَالُوا: قَدَّرْنَا أَنْ يَكُونَ حَوْلَهُ مِنْ آلِ أَبِي طَالِبٍ وَبَنِي هَاشِمٍ وَ قُرَيْشٍ مِائَةٌ وَ خَمْسُونَ رَجُلاً سِوَى مَوَالِيهِ وَ سَائِرِ النَّاسِ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَدْ جَاءَ مَشْقُوقَ الْجَيْبِ حَتَّى قَامَ عَنْ يَمِينِهِ وَ نَحْنُ لَا نَعْرِفُهُ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام بَعْدَ سَاعَةٍ فَقَالَ: يَا بُنَيَّ أَحْدِثْ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ شُكْراً، فَقَدْ أَحْدَثَ فِيكَ أَمْراً، فَبَكَى الْفَتَى وَ حَمِدَ اللهَ وَ اسْتَرْجَعَ وَ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَأَنَا أَسْأَلُ اللهَ تَمَامَ نِعَمِهِ لَنَا فِيكَ وَإِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ» فَسَأَلْنَا عَنْهُ، فَقِيلَ: هٰذَا الْحَسَنُ ابْنُهُ، وَ قَدَّرْنَا لَهُ فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ عِشْرِينَ سَنَةً أَوْ أَرْجَحَ، فَيَوْمَئِذٍ عَرَفْنَاهُ وَ عَلِمْنَا أَنَّهُ قَدْ أَشَارَ إِلَيْهِ بِالْإِمَامَةِ وَ أَقَامَهُ مَقَامَهُ.

۸۔ روایت کی ہے ایک جماعت بنی ہاشم نے ان میں حسن بن حسن الافطس بھی تھے یہ سب روز وفات محمد (پسر امام علی نقی) بن علی بن محمد امام حسن عسکری کے دروازہ پر حاضر ہوئے بغرض تعزیت آپ کے گھر کے صحن میں تھے اور آپ کے گرد لوگ بیٹھے ہوئے تھے جو آلِ ابوطالب، بنی ہاشم اور قریش سے تھے جن کی تعداد ایک سو پچاس تھی۔ سوائے غلاموں اور دوسرے لوگوں کے، آپؑ نے حسن بن علی (نقی) کو دیکھا ان کا گریبان پھٹا ہوا ہے وہ داہنی طرف آکر کھڑے ہو گئے ہم ان کو نہ پہچانتے تھے ایک گھڑی بعد امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا۔ بیٹا اللہ کا شکر کرو کہ اس نے تمہارے لئے امر امامت کو قرار دیا۔ وہ جوان (امام حسن عسکری) رونے لگا اور کہا۔ رب العالمین خدا کے لیے حمد ہے اور میں سوال کرتا ہوں خدا سے کہ آپ کی برکت سے اپنی نعمتیں ہم پر تمام کرے اور پھر انا للہ وانا الیہ راجعون کہا۔ ہم نے اس جوان کے متعلق سوال کیا۔ لوگوں نے فرمایا۔ یہ حضرت کے فرزند حسنؑ ہیں اس وقت ان کی عمر ۲۰ سال یا کچھ زائد تھی اس دن ہم نے پہچانا اور یہ سمجھا کہ حضرت کا یہ ارشاد امامت اور اپنا قائم مقام بتانے کی طرف تھا۔

۹ ـ عَلِيٌّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ دَرْيَابَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام بَعْدَ مُضِيِّ أَبِي جَعْفَرٍ فَعَزَّيْتُهُ عَنْهُ وَ أَبُومُحَمَّدٍ عليه السلام جَالِسٌ فَبَكَا أَبُومُحَمَّدٍ عليه السلام، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ أَبُوالْحَسَنِ عليه السلام فَقَالَ [لَهُ]: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى قَدْ جَعَلَ فِيكَ خَلَفاً مِنْهُ فَاحْمِدِ اللهَ.

۹۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں ابوجعفر کے مرنے کے بعد حاضر ہوا تاکہ تعزیت کروں امام حسن عسکری بیٹھے ہوئے تھے وہ رونے لگے حضرت نے فرمایا۔ خدا نے ان کے بعد تم کو امام قرار دیا۔ پس شکر خدا کرو (کہ اشتباہ کی صورت باقی نہ رہی)

۱۰ ـ عَلِيٌّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام بَعْدَ مَامَضَى ابْنُهُ أَبُوجَعْفَرٍ وَ إِنِّي لَأُفَكِّرُ فِي نَفْسِي أُرِيدُ أَنْ أَقُولَ: كَأَنَّهُمَا أَعْنِي أَبَاجَعْفَرٍ وَ أَبَامُحَمَّدٍ فِي هٰذَاالْوَقْتِ كَأَبِي الْحَسَنِ مُوسَى وَ إِسْمَاعِيلَ ابْنَيْ جَعْفَرِبْنِ مُحَمَّدٍ عليهم السلام وَ إِنَّ قِصَّتَهُمَا كَقِصَّتِهِمَا، إِذْ كَانَ أَبُومُحَمَّدٍ عليه السلام الْمُرْجَى بَعْدَ أَبِي جَعْفَرٍ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ أَبُوالْحَسَنِ قَبْلَ أَنْ أَنْطِقَ فَقَالَ: نَعَمْ يَا أَبَاهَاشِمٍ؛ بَدَالِلّٰهِ فِي أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام بَعْدَ أَبِي جَعْفَرٍ مَالَمْ يَكُنْ يُعْرَفُ لَهُ، كَمَا بَدَالَهُ فِي مُوسَى عليه السلام بَعْدَ مُضِيِّ إِسْمَاعِيلَ مَاكَشَفَ بِهِ عَنْ حَالِهِ وَ هُوَ كَمَا حَدَّثَتْكَ نَفْسُكَ وَ إِنْ كَرِهَ الْمُبْطِلُونَ وَ أَبُومُحَمَّدٍ ابْنِي الْخَلَفُ مِنْ بَعْدِي، عِنْدَهُ عِلْمُ مَايُحْتَاجُ إِلَيْهِ وَ مَعَهُ آلَةُ الْإِمَامَةِ.

۱۰۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام علی نقی علیہ السلام کے فرزند ابوجعفر کے مرنے کے بعد ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرے دل میں یہ خیال آیا کہ ابوجعفر اور امام حسن عسکری کا واقعہ اس وقت بالکل ویسا ہی جیسا امام موسیٰ کاظم اور اسماعیل اور فرزندان امام جعفر صادق کا تھا اور جو قصہ خوردی بزرگی کا وہاں تھا وہی یہاں ہے (یعنی جس طرح اسماعیل امام موسیٰ کاظم سے عمر میں بڑے تھے اسی طرح ابوجعفر امام حسن عسکری سے بڑے ہیں) کیونکہ ابوجعفر کے بعد امام حسن عسکری امام ہوئے۔ پھر امام علی نقی علیہ السلام، قبل اس کے کہ میں کچھ کہوں۔ مجھ سے فرمانے لگے اے ابوہاشم، خدا نے ابوجعفر کے بعد اپنا حکم ظاہر کیا ابومحمد (حسن عسکری) کے بارے میں جس کی معرفت لوگوں کو نہ تھی یہ ایسا ہی جیسا کہ اسماعیل کے مرنے کے بعد موسیٰ (کاظم) کے لئے ظاہر ہوا تھا۔ یہ ایسا ہی جیسا کہ میں نے تم سے بیان کیا۔ اگرچہ باطل پرست اس کو پسند نہ کریں ابومحمد میرا بیٹا میرے بعد میرا جانشین ہے اس کے بعد وہ تمام علم جس کی طرف احتیاج ہوتی ہے اس کے پاس سامان امامت ہے۔

۱۱ ـ عَلِيٌّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ دَرْيَابَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ

الْفَهْفَكِيِّ قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ أَبُوالْحَسَنِ عليه السلام: أَبُو مُحَمَّدٍ ابْنِي أَنْصَحُ آلِ مُحَمَّدٍ غَرِيزَةً وَ أَوْثَقُهُمْ حُجَّةً وَ هُوَ الْأَكْبَرُ مِنْ وُلْدِي وَهُوَ الْخَلَفُ وَإِلَيْهِ يَنْتَهِي عُرَى الْإِمَامَةِ وَأَحْكَامُهَا(۴)، فَمَا كُنْتَ سَائِلِي فَسَلْهُ عَنْهُ، فَعِنْدَهُ مَا يُحْتَاجُ إِلَيْهِ.

۱۱۔ راوی کہتا ہے کہ مجھے لکھا امام علی نقی علیہ السلام نے کہ ابو محمد میرا بیٹا ہے خالص تر ہے آل محمد میں ازروئے طبیعت مستحکم تر ہے ان میں از روئے برہان وہ میری اولاد اکبر ہے میرا قائم مقام ہے اس کی طرف منتہا ہوتی ہیں رسنہائے امامت یعنی جفر ابیض وجفر احمر وغیرہ جانتا ہے اور جمیع مسائل کا علم اس کے پاس ہے پس جو تمہیں پوچھنا ہے اس سے پوچھو اس کو ہر اس چیز کا علم ہے جس کی طرف احتیاج ہوتی ہے۔

۱۲ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ شَاهَوَيْهِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْجُلَّابِ قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ أَبُوالْحَسَنِ فِي كِتَابٍ: أَرَدْتَ أَنْ تَسْأَلَ عَنِ الْخَلَفِ بَعْدَ أَبِي جَعْفَرٍ وَ قَلِقْتَ لِذَلِكَ فَلَا تَغْتَمَّ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ «لَا يُضِلُّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُونَ» وَ صَاحِبُكَ بَعْدِي أَبُومُحَمَّدٍ ابْنِي وَ عِنْدَهُ مَا تَحْتَاجُونَ إِلَيْهِ، يُقَدِّمُ مَا يَشَاءُ اللهُ وَ يُؤَخِّرُ مَا يَشَاءُ اللهُ «مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا»، قَدْ كَتَبْتُ بِمَا فِيهِ بَيَانٌ وَقِنَاعٌ لِذِي عَقْلٍ يَقْظَانَ.

توبہ ۹/۱۱۵

بقرہ ۲/۱۰۶

۱۲۔ راوی کہتا ہے مجھے امام علی نقی علیہ السلام نے ایک خط میں لکھا اگر تم پوچھنا چاہتے ہو کہ میرے بعد میرا جانشین کون ہے اور تم کو اس معاملہ میں اضطراب ہے پس تم غم نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کسی قوم کو ہدایت کے بعد گمراہی میں نہیں چھوڑتا۔ یہاں تک کہ وہ ظاہر کر دیتا ہے اس چیز کو جس سے وہ صاحب تقویٰ ہوں تمہارا امام میرے بعد ابو محمد میرا فرزند ہے اس کے پاس تمام باتوں کا علم ہے جن کی تمہیں احتیاج ہو وہ مقدم رکھتا ہے اس چیز کو جس چیز کو خدا چاہتا ہے اور موخر کرتا ہے اس چیز کو جسے اللہ موخر چاہے خدا فرماتا ہے ہم کسی آیت کو منسوخ نہیں کرتے اور نہ بھلاتے ہیں مگر یہ کہ اس کی جگہ اس سے بہتر یا اس کی مثل لے آتے ہیں میں نے جو کچھ لکھا ہے اس میں توضیح اور قناعت ہے صاحب عقل بیدار کے لیے۔

۱۳۔عَلِيٌّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْعَلَوِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ: الْخَلَفُ مِنْ بَعْدِي الْحَسَنُ، فَكَيْفَ لَكُمْ بِالْخَلَفِ مِنْ بَعْدِ الْخَلَفِ؟ فَقُلْتُ: وَ لِمَ جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاكَ؟ فَقَالَ: إِنَّكُمْ لَا تَرَوْنَ شَخْصَهُ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ ذِكْرُهُ بِاسْمِهِ، فَقُلْتُ: فَكَيْفَ نَذْكُرُهُ؟ فَقَالَ: قُولُوا: الْحُجَّةُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عليهم السلام.

۱۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام علی نقی علیہ السلام سے سنا کہ میرا جانشین میرے بعد حسن ہے پس کیا حال ہوگا تمہارا میرے جانشین کے بعد آنے والے جانشین کے متعلق بیں نے کہا یہ کیوں فرمایا۔ اس لئے کہ تم اس کے وجود کو نہ دیکھو گے اور اس کا ذکر اس کے نام سے نہ کر سکو گے۔ میں نے کہا پھر ہم انھیں کیسے یاد کریں گے۔ فرمایا یہ کہنا حجت خدا آل محمدؐ سے۔

چوہترواں باب

اشارہ اور نص صاحب الدار علیہ السلام کی طرف

(بَابُ) ۷۴

الْإِشَارَةِ وَالنَّصِّ إِلَى صَاحِبِ الدَّارِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

١ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ بِلَالٍ قَالَ: خَرَجَ إِلَيَّ مِنْ أَبِي مُحَمَّدٍ قَبْلَ مُضِيِّهِ بِسَنَتَيْنِ يُخْبِرُنِي بِالْخَلَفِ مِنْ بَعْدِهِ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ مِنْ قَبْلِ مُضِيِّهِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يُخْبِرُنِي بِالْخَلَفِ مِنْ بَعْدِهِ.

۱۔ راوی کہتا ہے کہ خبر آئی میرے پاس امام حسن عسکری علیہ السلام کے پاس سے ان کے مرنے کے دو سال قبل ان کی جانشینی کے متعلق پھر خبر آئی مرنے سے تین دن پہلے اور بتایا گیا کہ ان کے بعد کون امام ہوگا۔

٢ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام: جَلَالَتُكَ تَمْنَعُنِي مِنْ مَسْأَلَتِكَ، فَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَسْأَلَكَ؟ فَقَالَ: سَلْ، قُلْتُ: يَا سَيِّدِي هَلْ لَكَ وَلَدٌ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. فَقُلْتُ: فَإِنْ حَدَثَ بِكَ حَدَثٌ فَأَيْنَ أَسْأَلُ عَنْهُ؟ قَالَ: بِالْمَدِينَةِ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے کہا کہ آپ کی جلالت سوال کرنے سے مانع ہے اجازت دیجئے کہ میں آپ سے سوال کروں۔ فرمایا۔ پوچھو۔ میں نے کہا آیا آپ کے کوئی فرزند ہے۔ فرمایا ہاں۔ میں نے کہا اگر آپ کا انتقال ہو جائے تو ہم کہاں سوال کریں فرمایا۔ اسی شہر میں (وکلاء کے ذریعہ)

٣ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَكْفُوفِ، عَنْ عَمْرٍو الْأَهْوَازِيِّ قَالَ: أَرَانِي أَبُو مُحَمَّدٍ ابْنَهُ وَقَالَ: هَذَا صَاحِبُكُمْ مِنْ بَعْدِي.

۳۔ راوی کہتا ہے کہ امام حسن عسکری نے اپنے فرزند کو مجھے دکھلا کر کہا یہ تمہارا امام ہے میرے بعد

۴۔ عَلِيٌّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ حَمْدَانَ الْقَلَانِسِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِلْعَمْرِيِّ: قَدْ مَضَى أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام؟ فَقَالَ لِي: قَدْ مَضَى وَلَكِنْ قَدْ خَلَّفَ فِيكُمْ مَنْ رَقَبَتُهُ مِثْلُ هَذِهِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے وکیل امام حسن عسکری سے کہا کہ امام ابومحمد (حسن عسکری) انتقال کر گئے اس نے کہا ہاں۔ لیکن تم میں اپنا جانشین ان کو بنا گئے ہیں اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: خَرَجَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام حِينَ قُتِلَ الزُّبَيْرِيُّ لَعَنَهُ اللهُ: هَذَا جَزَاءُ مَنِ اجْتَرَءَ عَلَى اللهِ فِي أَوْلِيَائِهِ، يَزْعُمُ أَنَّهُ يَقْتُلُنِي وَلَيْسَ لِي عَقِبٌ، فَكَيْفَ رَأَى قُدْرَةَ اللهِ فِيهِ، وَوُلِدَ لَهُ وَلَدٌ سَمَّاهُ «م ح م د» فِي سَنَةِ سِتٍّ وَ خَمْسِينَ وَمِائَتَيْنِ

۵۔ راوی کہتا ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام نے خبر دی جب زبیری (معتمد عباسی) قتل کر دیا گیا کہ یہ سزا ہے اس کی جو اللہ سے گستاخی کرتا ہے اس کے اولیاء کے بارے میں اس کا خیال تھا کہ وہ مجھے قتل کرے گا اور یہ سمجھتا تھا کہ میرا کوئی فرزند نہیں۔ پس اس نے قدرتِ خدا کو کیسا دیکھا حضرت کے ایک فرزند پیدا ہوئے جن کا نام آپ نے محمد رکھا۔ یہ ولادت ۲۵۶ ہجری میں ہوئی۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ وَ مُحَمَّدٍ ابْنَيْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَبْدِيِّ - مِنْ عَبْدِ قَيْسٍ - عَنْ ضَوْءِ بْنِ عَلِيٍّ الْعِجْلِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ فَارِسَ سَمَّاهُ قَالَ: أَتَيْتُ سَامَرَّا وَ لَزِمْتُ بَابَ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام فَدَعَانِي، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمْتُ فَقَالَ: مَا الَّذِي أَقْدَمَكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: رَغْبَةٌ فِي خِدْمَتِكَ، قَالَ: فَقَالَ لِي: فَالْزَمِ الْبَابَ، قَالَ فَكُنْتُ فِي الدَّارِ مَعَ الْخَدَمِ، ثُمَّ صِرْتُ أَشْتَرِي لَهُمُ الْحَوَائِجَ مِنَ السُّوقِ وَ كُنْتُ أَدْخُلُ عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِ إِذْنٍ إِذَا كَانَ فِي الدَّارِ رِجَالٌ قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ يَوْماً وَ هُوَ فِي دَارِ الرِّجَالِ، فَسَمِعْتُ حَرَكَةً فِي الْبَيْتِ فَنَادَانِي، مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ، فَلَمْ أَجْسُرْ أَنْ أَدْخُلَ وَلَا أَخْرُجَ، فَخَرَجَتْ عَلَيَّ جَارِيَةٌ مَعَهَا شَيْءٌ مُغَطًّى، ثُمَّ نَادَانِي ادْخُلْ، فَدَخَلْتُ وَ نَادَى الْجَارِيَةَ فَرَجَعَتْ إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهَا: اكْشِفِي عَمَّا مَعَكِ، فَكَشَفَتْ عَنْ غُلَامٍ أَبْيَضَ حَسَنِ الْوَجْهِ وَ كَشَفَ عَنْ بَطْنِهِ فَإِذَا شَعْرٌ نَابِتٌ مِنْ لَبَّتِهِ إِلَى سُرَّتِهِ أَخْضَرُ لَيْسَ بِأَسْوَدَ، فَقَالَ: هَذَا صَاحِبُكُمْ، ثُمَّ أَمَرَهَا فَحَمَلَتْهُ فَمَا رَأَيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ

حَتّىٰ مَضىٰ أبو مُحَمَّدٍ عليه السلام

۶۔ راوی کہتا ہے میں سامرہ آیا اور امام حسن عسکری علیہ السلام کے دروازہ پر حاضر ہوا۔ حضرت نے مجھے بلایا۔ میں اندر داخل ہوا اور سلام کیا۔ فرمایا کیسے آئے۔ میں نے کہا آپ کی خدمت کرنے کے لئے۔ فرمایا۔ اچھا رہو۔ میں حضرت کے خادموں کے ساتھ رہنے لگا اور بازار سے سودا سلف لانے لگا میں بغیر اذن گھر کے اندر آتا جاتا تھا جبکہ مردانہ ہوتا تھا ایک روز میں اندر آیا اس وقت گھر میں مرد تھے میں نے گھر کے اندر ایک آواز سنی، حضرت نے مجھے پکار کر کہا اپنی جگہ پر ٹھہرو، پس میں نے اندر داخل ہونے کی جسارت نہ کی اور باہر نہ نکلا۔ ناگاہ ایک کنیز نکلی۔ اس کے ساتھ کوئی شئے لپٹی ہوئی پھر مجھے آواز دی کہ آجاؤ میں اندر آیا۔ پھر کنیز کو پکارا۔ وہ آئی تو فرمایا جو تیرے پاس ہے اس پر سے پردہ ہٹادے۔ اس نے ہٹایا تو میں نے ایک خوبصورت لڑکے کو دیکھا جس کے بال سینہ سے ناف تک سنہری تھے کالے نہ تھے حضرت نے فرمایا یہ تمہارا امام ہے اس کے بعد لونڈی کو اٹھالے جانے کا حکم دیا۔ اس کے بعد جب تک امام حسن عسکری زندہ رہے میں نے پھر نہ دیکھا

پچھترواں باب

ان لوگوں کا ذکر جنھوں نے حضرت حجت علیہ السلام کو دیکھا ہے

(بَابُ) ۷۵

فِي تَسْمِيَةِ مَنْ رَآهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ جَمِيعاً، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ: اجْتَمَعْتُ أَنَا وَالشَّيْخُ أَبُو عَمْرٍو ـ رَحِمَهُ اللهُ ـ عِنْدَ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ فَغَمَزَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ أَنْ أَسْأَلَهُ عَنِ الْخَلَفِ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا عَمْرٍو! إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ شَيْءٍ، وَمَا أَنَا بِشَاكٍّ فِيمَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْهُ، فَإِنَّ اعْتِقَادِي وَدِينِي أَنَّ الْأَرْضَ لَا تَخْلُو مِنْ حُجَّةٍ إِلَّا إِذَا كَانَ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ بِأَرْبَعِينَ يَوْماً، فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ رُفِعَتِ الْحُجَّةُ وَأُغْلِقَ بَابُ التَّوْبَةِ «فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُ نَفْساً إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْراً»[1] فَأُولٰئِكَ أَشْرَارٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُمُ الَّذِينَ تَقُومُ عَلَيْهِمُ الْقِيَامَةُ وَلٰكِنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ أَزْدَادَ يَقِيناً وَإِنَّ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام سَأَلَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُرِيَهُ كَيْفَ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ «قَالَ: أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ: بَلَىٰ وَلٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي»[2] وَقَدْ أَخْبَرَنِي أَبُو عَلِيٍّ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ وَقُلْتُ: مَنْ أُعَامِلُ أَوْ عَمَّنْ آخُذُ وَقَوْلَ مَنْ أَقْبَلُ؟ فَقَالَ لَهُ:

بقرہ ۲/۲۶۰

الْعَمْرِيُّ ثِقَتِي فَمَا أَدَّى إِلَيْكَ عَنِّي فَعَنِّي يُؤَدِّي وَمَا قَالَ لَكَ عَنِّي فَعَنِّي يَقُولُ، فَاسْمَعْ لَهُ وَأَطِعْ، فَإِنَّهُ الثِّقَةُ الْمَأْمُونُ، وَأَخْبَرَنِي أَبُوعَلِيٍّ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا مُحَمَّدٍ عليه السلام عَنْ مِثْلِ ذٰلِكَ، فَقَالَ لَهُ: الْعَمْرِيُّ وَابْنُهُ ثِقَتَانِ، فَمَا أَدَّيَا إِلَيْكَ عَنِّي فَعَنِّي يُؤَدِّيَانِ وَمَا قَالَا لَكَ فَعَنِّي يَقُولَانِ، فَاسْمَعْ لَهُمَا وَأَطِعْهُمَا فَإِنَّهُمَا الثِّقَتَانِ الْمَأْمُونَانِ، فَهٰذَا قَوْلُ إِمَامَيْنِ قَدْ مَضَيَا فِيكَ. قَالَ: فَخَرَّ أَبُوعَمْرٍو سَاجِداً وَبَكَا ثُمَّ قَالَ: سَلْ حَاجَتَكَ فَقُلْتُ: أَنْتَ رَأَيْتَ الْخَلَفَ مِنْ بَعْدِ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام؟ فَقَالَ: إِي وَاللهِ وَرَقَبَتُهُ مِثْلُ ذَا وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ، فَقُلْتُ لَهُ: فَبَقِيَتْ وَاحِدَةٌ فَقَالَ لِي: هَاتِ قُلْتُ: فَالْاِسْمُ؟ قَالَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ أَنْ تَسْأَلُوا عَنْ ذٰلِكَ وَلَا أَقُولُ هٰذَا مِنْ عِنْدِي، فَلَيْسَ لِي أَنْ أُحَلِّلَ وَلَا أُحَرِّمَ وَلٰكِنْ عَنْهُ عليه السلام، فَإِنَّ الْأَمْرَ عِنْدَ السُّلْطَانِ أَنَّ أَبَا مُحَمَّدٍ مَضَى وَلَمْ يُخَلِّفْ وَلَداً وَقَسَّمَ مِيرَاثَهُ وَأَخَذَهُ مَنْ لَا حَقَّ لَهُ فِيهِ، وَهُوَ ذَا عِيَالُهُ يَجُولُونَ، لَيْسَ أَحَدٌ يَجْسُرُ أَنْ يَتَعَرَّفَ إِلَيْهِمْ أَوْ يُنِيلَهُمْ شَيْئاً وَإِذَا وَقَعَ الْاِسْمُ وَقَعَ الطَّلَبُ، فَاتَّقُوا اللهَ وَأَمْسِكُوا عَنْ ذٰلِكَ.

قَالَ الْكُلَيْنِيُّ رَحِمَهُ اللهُ: وَحَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ـ ذَهَبَ عَنِّي اسْمُهُ ـ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو سَأَلَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مِثْلِ هٰذَا فَأَجَابَ بِمِثْلِ هٰذَا.

توضیح:۔ زمانۂ غیبت صغریٰ میں حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے سفراء چار تھے۔ اوّل ابوعمرو عثمان بن سعید عمری، دوسرے ان کے بیٹے ابوجعفر محمد بن عثمان تیسرے ابوالقاسم الحسین بن روح بن ابی بحر النوبختی، چوتھے ابوالحسن علی بن محمد السمری۔

۱۔ راوی کہتا ہے جمع ہوئے میں اور شیخ ابوعمرو رحمتہ اللہ علیہ احمد بن اسحاق کے پاس انھوں نے اپنی آنکھ سے اشارہ کیا کہ میں شیخ ابوعمرو سے امام حسن عسکری کے جانشین کے متعلق سوال کروں۔ میں نے کہا۔ اے ابوعمرو میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں اس میں مجھے شک نہیں ہے میرا اعتقاد ہے اور یہ میرا دین ہے زمین کسی وقت حجت خدا سے خالی نہیں رہے گی مگر قبل قیامت چالیس روز (دیگر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے آخر مرنے والا امام ہوگا چونکہ مذکورۂ بالا قول راوی کا ہے نہ کہ امام کا۔ لہٰذا اس کو قوت نہیں دی جاسکتی) جب قیامت آجائے گی تو حجت خدا رفع ہو جائے گی اور توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا پھر کسی شخص کو اس کا ایمان فائدہ نہ دے گا جب تک پہلے سے ایمان نہ لایا ہو اور امر صالحہ بہ تقاضائے ایمان اس نے نہ کئے ہوں ایسے لوگ اشرار خلق اللہ ہوں گے اور ان پر قیامت قائم ہوگی۔

لیکن میں یقین میں زیادتی چاہتا ہوں جس طرح ابراہیم نے اپنے رب سے سوال کیا تھا کہ مجھے دکھا دے کہ مُردوں کیسے زندہ کرتا ہے خدا نے کہا کیا تم ایمان نہیں لائے کہا کیوں نہیں لیکن اطمینان قلب چاہتا ہوں مجھے خبر دی ہے

ابوعلی احمد بن اسحاق نے کہ میں نے امام علی نقی علیہ السلام سے پوچھا کہ میں مسائل میں کس شخص کے حکم پر عمل کروں اور احکام شریعت کو کس سے لوں اور کس کے قول کو قبول کروں حضرت نے فرمایا عمری میرا معتمد ہے جو بات وہ میری طرف سے پہنچائے وہ میری ہی بات ہوگی اور جو میری طرف سے تم سے کہے وہ میرا ہی قول ہوگا تم اسے سنو اور اطاعت کرو وہ میرا معتمد ہے اور خطا سے مامون و مصئون ہے۔

ابو اسحاق نے یہ بھی بتایا کہ ایسا ہی سوال انھوں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے بھی کیا تھا انھوں نے بھی یہی فرمایا کہ عمری اور ان کا بیٹا دونوں ثقہ ہیں پس وہ میری طرف سے تم کو پہنچائیں وہ صحیح ہوگا اور جو تم سے کہیں وہ میرا ہی قول ہوگا پس ان کی بات سنو اور ان کی اطاعت کرو وہ دونوں ثقہ اور مامون ہیں۔

یہ قول دو اماموں کا تمہارے بارے میں ہے یہ سن کر ابو عمرو سجدہ میں گر پڑے اور روتے اور فرمایا۔ پوچھو۔ میں نے کہا کیا امام حسن عسکری کے جانشین کو دیکھا ہے فرمایا۔ خدا کی قسم ان کی گردن اس طرح کی ہے اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے۔ میں نے ان سے کہا۔

اب ایک سوال باقی رہا۔ انھوں نے کہا وہ بھی بیان کرو میں نے کہا۔ ان کا نام بتا دیجئے۔ فرمایا اس کے متعلق سوال کرنا تم پر حرام ہے میں کسی امر کے متعلق نہیں کہتا کہ یہ میری طرف سے ہے میں خود نہ کسی چیز کو حلال کرتا ہوں اور نہ حرام، بلکہ جو کچھ کہتا ہوں امام علیہ السلام کی طرف سے، اس امر میں بادشاہ جابر کا خوف ہے لوگوں نے بیان کر دیا کہ امام حسن عسکری مر گئے در آنحالیکہ ان کا کوئی بیٹا نہیں پس ان کی میراث تقسیم ہوگئی اور وہ مل گئی اس شخص کو (جعفر کذاب) جس کا اس میں کوئی حق نہیں اور حال یہ ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کے عیال (ان کے غلام وغیرہ) لوگوں کے درمیان گشت کرتے پھرتے ہیں اور کسی کی یہ جرأت نہیں کہ ان کا تعارف کرادے یا ان کو کچھ دے دے۔ اگر بادشاہ جابر کو ان کا پتہ چل جائے تو فوراً بلالے (اور ان کو قتل کر ڈالے) پس اس سوال سے باز رہو اور ان کا نام نہ پوچھو۔ کلینی علیہ الرحمہ نے بیان کیا ہے کہ ایک بزرگ نے ہمارے اصحاب سے جن کا نام میں بھول گیا ہوں یہی روایت احمد بن اسحاق سے نقل کی ہے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَ كَانَ أَسَنَّ شَيْخٍ مِنْ وُلْدِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله بِالْعِرَاقِ فَقَالَ: رَأَيْتُهُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ وَهُوَ غُلَامٌ عليه السلام.

۲۔ راوی کہتا ہے کہ بیان کیا موسیٰ بن جعفر نے جو خاندان رسول میں سب سے کبیر السن تھے کہ میں نے حضرت صاحب الامر کو دو مسجدوں (مسجد مکہ و مدینہ) کے درمیان دیکھا ہے۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ رِزْقِ اللهِ أَبُو عَبْدِ اللهِ (١) قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَتْنِي حَكِيمَةُ ابْنَةُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عليهما السلام وَهِيَ عَمَّةُ أَبِيهِ أَنَّهَا رَأَتْهُ

لَيْلَةَ مَوْلِدِهِ وَبَعْدَ ذٰلِكَ.

۳۔ راوی کہتا ہے کہ حکیمہ خاتون بنت امام محمد تقی علیہ السلام نے جو پھوپی ہیں امام حسن عسکری علیہ السلام کی بیان کیا کہ میں نے حضرت حجت کو ولادت کی اس رات اور اس کے بعد دیکھا ہے

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ حَمْدَانَ الْقَلاٰنِسِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِلْعَمْرِيِّ: قَدْمَضَىٰ أَبُومُحَمَّدٍ عليه السلام؟ فَقَالَ قَدْ مَضَىٰ وَلٰكِنْ قَدْخَلَّفَ فِيكُمْ مَنْ رَقَبَتُهُ مِثْلُ هٰذَا ـ وَ أَشَارَ بِيَدِهِ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے عمری سے دریافت کیا کہ امام حسین علیہ السلام مر گئے۔ فرمایا۔ ہاں۔ لیکن انھوں نے اپنا فرزند چھوڑا ہے جس کی گردن ایسی ہے اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ فَتْحٍ مَوْلَى الزُّرَارِيِّ[2] قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَلِيِّ بْنَ مُطَهَّرٍ يَذْكُرُ أَنَّهُ قَدْ رَآهُ وَوَصَفَ لَهُ قَدَّهُ.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے سنا ابو علی بن مطہر سے کہ ذکر کیا انھوں نے کہ انھوں نے حضرت حجت کو دیکھا ہے اور حضرت نے ان سے حال بیابان نوردی بیان کیا ہے (قد کے معنی قامت کے بھی ہیں اور بیابان نوردی کے بھی، یہاں مناسب بمعنی بیابان نوردی ہے کیونکہ قامت کا بیان کوئی معنی نہیں رکھتا۔)

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ شَاذَانَ بْنِ نُعَيْمٍ، عَنْ خَادِمٍ لِإِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدَةَ النَّيْسَابُورِيِّ[3] أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ وَاقِفَةً مَعَ إِبْرَاهِيمَ عَلَى الصَّفَا فَجَاءَ عليه السلام حَتَّىٰ وَقَفَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَقَبَضَ عَلَىٰ كِتَابِ مَنَاسِكِهِ وَحَدَّثَهُ بِأَشْيَاءَ.

۶۔ کنیز نیشاپوری سے مروی ہے کہ میں ابراہیم کے ساتھ کوہ صفا پر کھڑی تھی کہ حضرت صاحب الامر آئے اور ابراہیم کے پاس کھڑے ہوئے اور ان سے حج کے مناسک کی کتاب لے لی اور ضروری مسائل ان کو بتائے۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ بْنِ صَالِحٍ أَنَّهُ رَآهُ عِنْدَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ وَالنَّاسُ يَتَجَاذَبُونَ عَلَيْهِ وَ هُوَ يَقُولُ: مَا بِهٰذَا أُمِرُوا.

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے صاحب الامر علیہ السلام کو حجر اسود کے پاس دیکھا لوگ ہجوم میں ایک دوسرے کو کھینچ رہے تھے اور حضرت فرما رہے تھے۔ تمہیں اس کا حکم نہیں دیا گیا۔

٨- عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ أَحْمَدَبْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُهُ عليه السلام بَعْدَ مُضِيِّ أَبِي مُحَمَّدٍ حِينَ أَيْفَعَ وَ قَبَّلْتُ يَدَيْهِ وَ رَأْسَهُ .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے امام حسن عسکری کے مرنے کے بعد حضرت صاحب الامر کو ۲۰ سالہ عمر کا دیکھا میں نے ان کے ہاتھوں اور سر کو بوسہ دیا (ایفاع۔ زمانہ شباب بست سالہ عمر)

٩- عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ بْنِ صَالِحٍ وَ أَحْمَدَبْنِ النَّضْرِ ، عَنِ الْقَنْبَرِيِّ - رَجُلٌ مِنْ وُلْدِ قَنْبَرٍ الْكَبِيرِ - مَوْلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : جَرَى حَدِيثُ جَعْفَرِبْنِ عَلِيٍّ فَذَمَّهُ، فَقُلْتُ لَهُ : فَلَيْسَ غَيْرُهُ فَهَلْ رَأَيْتَهُ ؟ فَقَالَ : لَمْ أَرَهُ وَلٰكِنْ رَآهُ غَيْرِي، قُلْتُ: وَ مَنْ رَآهُ؟ قَالَ: قَدْ رَآهُ جَعْفَرٌ مَرَّتَيْنِ وَ لَهُ حَدِيثٌ .

۹۔ راوی سے جعفر کذاب کا ذکر آیا تو اس کی لوگوں نے مذمت کی، میں نے کہا اس کے سوا اور کوئی وارث ہی نہ تھا کیا تم نے وارث کو دیکھا ہے راوی نے کہا میں نے تو نہیں دیکھا ہے میرے غیر نے دیکھا ہے میں نے پوچھا وہ کون ہے فرمایا خود جعفر کذاب نے دو مرتبہ دیکھا ہے اور ان سے بات بھی کی۔

١٠- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْوَجْنَائِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَنِي عَمَّنْ رَآهُ : أَنَّهُ خَرَجَ مِنَ الدَّارِ قَبْلَ الْحَادِثِ بِعَشَرَةِ أَيَّامٍ وَ هُوَ يَقُولُ : اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهَا مِنْ أَحَبِّ الْبِقَاعِ لَوْلاَ الطَّرْدُ - أَوْ كَلاَمٌ هٰذَا نَحْوُهُ .

۱۰۔ راوی کہتا ہے خبر دی مجھے محمد الوجنائی نے ان لوگوں کے متعلق جنھوں نے صاحب الامر کو دیکھا قبل وفات امام حسن عسکری دس روز پہلے اور فرمایا۔ خداوندا تو جانتا ہے کہ یہ گھر محبوب ترین گھروں میں سے ہوتا اگر جعفر وغیرہ کی مخالفت نہ ہوتی یا اس قسم کی باتیں نہ کی جاتیں۔

١١- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ بَعْضِ جَلاَوِزَةِ السَّوَادِ قَالَ : شَاهَدْتُ سِيمَاءَ آنِفاً بِسُرَّ مَنْ رَأَى وَ قَدْ كَسَرَ بَابَ الدَّارِ ، فَخَرَجَ عَلَيْهِ وَ بِيَدِهِ طَبَرْزِينٌ ، فَقَالَ لَهُ : مَا تَصْنَعُ فِي دَارِي ؟ فَقَالَ سِيمَاءُ : إِنَّ جَعْفَراً زَعَمَ أَنَّ أَبَاكَ مَضَى وَلاَ وَلَدَ لَهُ ، فَإِنْ كَانَتْ دَارُكَ فَقَدِ انْصَرَفْتُ عَنْكَ ، فَخَرَجَ عَنِ الدَّارِ . قَالَ : عَلِيُّ بْنُ قَيْسٍ : فَخَرَجَ عَلَيْنَا خَادِمٌ مِنْ خَدَمِ الدَّارِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هٰذَا الْخَبَرِ ، فَقَالَ لِي : مَنْ حَدَّثَكَ بِهٰذَا ؟ فَقُلْتُ لَهُ : حَدَّثَنِي بَعْضُ جَلاَوِزَةِ السَّوَادِ، فَقَالَ لِي : لاَ يَكَادُ يَخْفَى عَلَى النَّاسِ شَيْءٌ .

۱۱۔ علی بن قیس نے ایک دیہاتی قاضی سے بیان کیا کہ میں نے بادشاہ کے ایک افسر کو دیکھا کہ امام حسن عسکری کے گھر کا دروازہ توڑ رہا ہے پس حضرت صاحب الامر نکلے اور آپ کے ہاتھ میں ایک ہتھیار تھا۔ اس سے آپ نے فرمایا تم یہ کیا کر رہے ہو۔ اس حاکم نے کہا جعفر کذاب کا گمان یہ ہے کہ آپ کے والد لاولد مرے ہیں پس اگر یہ آپ کا گھر ہے تو میں واپس جاتا ہوں یہ کہہ کر وہ گھر سے واپس آگیا۔ علی بن قیس کا بیان ہے کہ اس گھر کے نوکروں میں سے ایک نوکر نکلا میں نے اس کے متعلق پوچھا۔ اس نے کہا کہ یہ تم سے کس نے بیان کیا۔ میں نے کہا دیہات کے ایک قاضی نے۔ اس نے کہا یہ خبر لوگوں سے پوشیدہ نہ رہے گی۔

١٢ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَكْفُوفِ، عَنْ عَمْرٍو الْأَهْوَازِيِّ قَالَ: أَرَانِيهِ أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام وَقَالَ: هٰذَا صَاحِبُكُمْ.

۱۲۔ راوی کہتا ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام نے مجھے صاحب الامر کو دکھلا کر فرمایا۔ یہ ہیں تمہارے امام

١٣ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ النَّيْسَابُورِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي نَصْرٍ طَرِيفٍ الْخَادِمِ أَنَّهُ رَآهُ.

۱۳۔ ابو نصر ظریف خادم امام حسن عسکری علیہ السلام کہتا ہے کہ میں نے صاحب الامر علیہ السلام کو دیکھا۔

١٤ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ فِي سَنَةِ تِسْعٍ وَسَبْعِينَ وَمِائَتَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَبْدِيِّ، عَنْ ضَوْءِ بْنِ عَلِيٍّ الْعِجْلِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ فَارِسَ سَمَّاهُ أَنَّ أَبَا مُحَمَّدٍ أَرَاهُ إِيَّاهُ.

۱۴۔ راوی کہتا ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام نے مجھے حضرت صاحب الامر علیہ السلام کو دکھایا۔

١٥ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي أَحْمَدَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْمَدَائِنِ قَالَ: كُنْتُ حَاجّاً مَعَ رَفِيقٍ لِي، فَوَافَيْنَا إِلَى الْمَوْقِفِ فَإِذَا شَابٌّ قَاعِدٌ عَلَيْهِ إِزَارٌ وَرِدَاءٌ وَفِي رِجْلَيْهِ نَعْلٌ صَفْرَاءُ، قَوَّمْتُ الْإِزَارَ وَالرِّدَاءَ بِمِائَةٍ وَخَمْسِينَ دِينَاراً وَلَيْسَ عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، فَدَنَا مِنَّا سَائِلٌ فَرَدَدْنَاهُ، فَدَنَا مِنَ الشَّابِّ فَسَأَلَهُ، فَحَمَلَ شَيْئاً مِنَ الْأَرْضِ وَنَاوَلَهُ، فَدَعَا لَهُ السَّائِلُ وَاجْتَهَدَ فِي الدُّعَاءِ وَأَطَالَ، فَقَامَ الشَّابُّ وَغَابَ عَنَّا، فَدَنَوْنَا مِنَ السَّائِلِ فَقُلْنَا لَهُ: وَيْحَكَ مَا أَعْطَاكَ؟ فَأَرَانَا حَصَاةَ ذَهَبٍ مُضَرَّسَةً، قَدَّرْنَاهَا عِشْرِينَ مِثْقَالاً، فَقُلْتُ لِصَاحِبِي: مَوْلَانَا عِنْدَنَا وَنَحْنُ لَا نَدْرِي ثُمَّ ذَهَبْنَا

فِي طَلَبِهِ فَدُرْنَا الْمَوْقِفَ كُلَّهُ، فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهِ، فَسَأَلْنَا كُلَّ مَنْ كَانَ حَوْلَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَقَالُوا: شَابٌّ عَلَوِيٌّ يَحُجُّ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَاشِياً.

۱۵۔ راوی کہتا ہے کہ میں اپنے ایک ہمراہی کے ساتھ حج کر رہا تھا جب عرفات میں ہم پہنچے تو میں نے ایک نوجوان کو بیٹھا پایا جو ایک لنگ اور ردا پہنے ہوئے تھا اور زرد رنگ کا جوتا پیروں میں تھا میں لنگ اور ردا کی قیمت کا اندازہ لگایا ۱۵۰ دینار اور یہ کہ سفر کی تکان کا کوئی اثر ان پر نہ تھا ایک سائل ہمارے پاس آیا۔ ہم نے اس کو رد کر دیا۔ وہ اس جوان کے پاس گیا اور اس سے سوال کیا۔ اس نے زمین سے کچھ اٹھایا اور اسے دے دیا۔ سائل نے اسے دعا دی اور لمبی دعا کی۔ جوان وہاں سے اُٹھا اور غائب ہو گیا۔ ہم دونوں سائل کے قریب آئے اور ہم نے اس سے کہا تجھے اس جوان نے کیا دیا۔ اس نے ہمیں دکھایا وہ سونے کی ایک دندانہ دار ڈلی تھی جو بیس مثقال وزنی تھی میں نے اپنے ساتھی سے کہا ہمارا مولا ہمارے پاس تھا اور ہم نے نہ جانا۔ پھر ہم اس کی تلاش میں چلے اور تمام عرفات میں ڈھونڈا۔ لیکن پتہ نہ چلا۔ پھر ہم نے مکہ اور مدینہ کے تمام لوگوں سے پوچھا۔ انھوں نے کہا کہ ایک جوان علوی ہر سال پاپیادہ حج کرتا ہے۔

چھہتروان باب
حضرت کے نام لینے کی نہی

(بَابُ) ۷۶
فِي النَّهْيِ عَنِ الْإِسْمِ

۱۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْعَلَوِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْقَاسِمِ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الْعَسْكَرِيَّ عليه السلام يَقُولُ: الْخَلَفُ مِنْ بَعْدِي الْحَسَنُ، فَكَيْفَ لَكُمْ بِالْخَلَفِ مِنْ بَعْدِ الْخَلَفِ؟ فَقُلْتُ: وَلِمَ جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاكَ؟ قَالَ: إِنَّكُمْ لَا تَرَوْنَ شَخْصَهُ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ ذِكْرُهُ بِاسْمِهِ، فَقُلْتُ: فَكَيْفَ نَذْكُرُهُ؟ فَقَالَ: قُولُوا: الْحُجَّةُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهُ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام علی نقی علیہ السلام سے سنا کہ میرے بعد میرے جانشین حسن عسکری علیہ السلام ہیں پھر فرمایا تم کیا طریقہ اختیار کرو گے ان کے فرزند کے ساتھ، میں نے کہا آپ نے یہ کیوں فرمایا، فرمایا تم اس کے وجود کو نہ دیکھو گے اور نہیں جائز ہو گا تمہارے لئے ان کا نام لے کر ذکر کرنا۔ میں نے کہا پھر ہم کیسے ذکر کریں گے فرمایا۔ یہ کہنا حجت آل محمد

صلوات اللہ وسلامہ،

۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ الصَّالِحِيِّ قَالَ: سَأَلَنِي أَصْحَابُنَا بَعْدَ مُضِيِّ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام أَنْ أَسْأَلَ عَنِ الْاِسْمِ وَالْمَكَانِ، فَخَرَجَ الْجَوَابُ: إِنْ دَلَلْتُمُوهُمْ عَلَى الْاِسْمِ أَذَاعُوهُ وَإِنْ عَرَفُوا الْمَكَانَ دَلُّوا عَلَيْهِ.

۲۔ راوی کہتا ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کے انتقال کے بعد ہمارے اصحاب نے کہا کہ میں حضرت صاحب الامر سے ان کا نام اور جگہ معلوم کروں جواب آیا اگر کیا تم نام معلوم کروگے تو لوگ اسے شہرت دیں گے اور یہ ہمارے خاندان کے لئے مضرت رساں ہوگا) اور اگر مکان کا پتہ چل گیا تو چڑھ دوڑیں گے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ - وَسُئِلَ عَنِ الْقَائِمِ - فَقَالَ: لَا يُرَى جِسْمُهُ وَلَا يُسَمَّى اسْمُهُ.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ حضرت سے جب قائم آل محمد کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔ ان کا جسم نہیں دیکھا جائے گا اور ان کا نام نہیں لیا جائے گا۔

٤۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: صَاحِبُ هٰذَا الْأَمْرِ لَا يُسَمِّيهِ بِاسْمِهِ إِلَّا كَافِرٌ.

۴۔ راوی کہتا ہے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ صاحب الامر کو ان کے نام سے نہ پکاریگا مگر کافر۔

توضیح:۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آل رسولؐ کے لئے وہ اتنا خوفناک دور تھا کہ حضرت صاحب الامر علیہ السلام کا نام لینا اور ان کو موجود کہنا جان جوکھوں کا معاملہ تھا۔

ستہتروں باب
امر نادر حال غیبت میں

(باب) ۷۷

نادر في حال الغيبة

۱ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ،

وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعِبَادُ مِنَ اللهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَ أَرْضَى مَا يَكُونُ عَنْهُمْ إِذَا افْتَقَدُوا حُجَّةَ اللهِ جَلَّ وَعَزَّ وَلَمْ يَظْهَرْ لَهُمْ وَلَمْ يَعْلَمُوا مَكَانَهُ وَهُمْ فِي ذٰلِكَ يَعْلَمُونَ أَنَّهُ لَمْ تَبْطُلْ حُجَّةُ اللهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَلَا مِيثَاقُهُ، فَعِنْدَهَا فَتَوَقَّعُوا الْفَرَجَ صَبَاحاً وَمَسَاءً فَإِنَّ أَشَدَّ مَا يَكُونُ غَضَبُ اللهِ عَلَى أَعْدَائِهِ إِذَا افْتَقَدُوا حُجَّتَهُ وَلَمْ يَظْهَرْ لَهُمْ وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَوْلِيَاءَهُ لَا يَرْتَابُونَ وَلَوْ عَلِمَ أَنَّهُمْ يَرْتَابُونَ مَا غَيَّبَ حُجَّتَهُ عَنْهُمْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَلَا يَكُونُ ذٰلِكَ إِلَّا عَلَى رَأْسِ شِرَارِ النَّاسِ.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ بندوں کو نزدیکی خدا سے اور خدا کا راضی ہونا ان سے ایسی حالت میں ہے جب وہ حجت خدا کو غائب پائیں اور وہ ان پر ظاہر نہ ہوں اور ان کی جائے قیام کو نہ جانیں اور اس کا علم رکھیں کہ حجت خدا سے زمانہ خالی نہیں ہوتا اور نہ جو اس کا عہد بندوں سے ہے وہ باطل ہوتا ہے لیکن ان کو چاہیئے کہ ہر صبح و شام ظہور حضرت حجت علیہ السلام کی توقع رکھیں جب حجت خدا کا غائب ہونا یہ علامت ہے اس کی خدا کا غضب ہے اس کے دشمنوں پر امام کو ظاہر نہیں کیا گیا ان پر اور خدا کو اس کا علم ہے کہ اس کے اولیاء وجود حضرت حجت میں شک نہیں کرتے اور اگر وہ شک کرنے والے ہوتے تو وہ حضرت کو غائب نہ کرتا ایک دن کے لئے بھی اور یہ شک تو بدترین لوگوں ہی کو ہوتا ہے۔

۲۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مِرْدَاسٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى وَالْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: أَيُّمَا أَفْضَلُ: اَلْعِبَادَةُ فِي السِّرِّ مَعَ الْإِمَامِ مِنْكُمُ الْمُسْتَتِرِ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ أَوِ الْعِبَادَةُ فِي ظُهُورِ الْحَقِّ وَدَوْلَتِهِ، مَعَ الْإِمَامِ مِنْكُمُ الظَّاهِرِ؟ فَقَالَ: يَا عَمَّارُ! اَلصَّدَقَةُ فِي السِّرِّ وَاللهِ أَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ فِي الْعَلَانِيَةِ وَكَذٰلِكَ وَاللهِ عِبَادَتُكُمْ فِي السِّرِّ مَعَ إِمَامِكُمُ الْمُسْتَتِرِ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ وَتَخَوُّفُكُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ وَحَالِ الْهُدْنَةِ أَفْضَلُ مِمَّنْ يَعْبُدُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ ذِكْرُهُ فِي ظُهُورِ الْحَقِّ مَعَ إِمَامِ الْحَقِّ الظَّاهِرِ فِي دَوْلَةِ الْحَقِّ وَلَيْسَتِ الْعِبَادَةُ مَعَ الْخَوْفِ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ مِثْلَ الْعِبَادَةِ وَالْأَمْنِ فِي دَوْلَةِ الْحَقِّ. وَاعْلَمُوا أَنَّ مَنْ صَلَّى مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَلَاةً فَرِيضَةً فِي جَمَاعَةٍ، مُسْتَتِراً بِهَا مِنْ عَدُوِّهِ فِي وَقْتِهَا فَأَتَمَّهَا، كَتَبَ اللهُ لَهُ خَمْسِينَ صَلَاةً فَرِيضَةً فِي جَمَاعَةٍ، وَمَنْ صَلَّى مِنْكُمْ صَلَاةً فَرِيضَةً وَحْدَهُ مُسْتَتِراً بِهَا مِنْ عَدُوِّهِ فِي وَقْتِهَا فَأَتَمَّهَا، كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا لَهُ خَمْساً وَعِشْرِينَ صَلَاةً فَرِيضَةً وَحْدَانِيَّةً وَمَنْ صَلَّى مِنْكُمْ صَلَاةً نَافِلَةً لِوَقْتِهَا فَأَتَمَّهَا، كَتَبَ اللهُ لَهُ بِهَا عَشْرَ صَلَوَاتٍ نَوَافِلَ، وَمَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ

حَسَنَةً، كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِهَا عِشْرِينَ حَسَنَةً وَيُضَاعِفُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ حَسَنَاتِ الْمُؤْمِنِ مِنْكُمْ إِذَا أَحْسَنَ أَعْمَالَهُ وَدَانَ بِالتَّقِيَّةِ عَلَىٰ دِينِهِ وَإِمَامِهِ وَنَفْسِهِ وَأَمْسَكَ مِنْ لِسَانِهِ، أَضْعَافاً مُضَاعَفَةً، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ كَرِيمٌ

قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ قَدْ وَاللهِ رَغَّبْتَنِي فِي الْعَمَلِ وَحَثَثْتَنِي عَلَيْهِ وَلَكِنْ أُحِبُّ أَنْ أَعْلَمَ كَيْفَ صِرْنَا نَحْنُ الْيَوْمَ أَفْضَلَ أَعْمَالاً مِنْ أَصْحَابِ الْإِمَامِ الظَّاهِرِ مِنْكُمْ فِي دَوْلَةِ الْحَقِّ وَنَحْنُ عَلَىٰ دِينٍ وَاحِدٍ؟ فَقَالَ: إِنَّكُمْ سَبَقْتُمُوهُمْ إِلَى الدُّخُولِ فِي دِينِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَى الصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ وَإِلَىٰ كُلِّ خَيْرٍ وَفِقْهٍ وَإِلَىٰ عِبَادَةِ اللهِ عَزَّ ذِكْرُهُ سِرّاً مِنْ عَدُوِّكُمْ مَعَ إِمَامِكُمُ الْمُسْتَتِرِ، مُطِيعِينَ لَهُ صَابِرِينَ مَعَهُ، مُنْتَظِرِينَ لِدَوْلَةِ الْحَقِّ، خَائِفِينَ عَلَىٰ إِمَامِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ مِنَ الْمُلُوكِ الظَّلَمَةِ تَنْظُرُونَ إِلَىٰ حَقِّ إِمَامِكُمْ وَحُقُوقِكُمْ فِي أَيْدِي الظَّلَمَةِ، قَدْ مَنَعُوكُمْ ذَلِكَ وَاضْطَرُّوكُمْ إِلَىٰ حَرْثِ الدُّنْيَا وَطَلَبِ الْمَعَاشِ مَعَ الصَّبْرِ عَلَىٰ دِينِكُمْ وَعِبَادَتِكُمْ وَطَاعَةِ إِمَامِكُمْ وَالْخَوْفِ مِنْ عَدُوِّكُمْ، فَبِذَلِكَ ضَاعَفَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكُمُ الْأَعْمَالَ، فَهَنِيئاً لَكُمْ، قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَمَا تَرَىٰ إِذاً أَنْ نَكُونَ مِنْ أَصْحَابِ الْقَائِمِ وَيَظْهَرَ الْحَقُّ وَنَحْنُ الْيَوْمَ فِي إِمَامَتِكَ وَطَاعَتِكَ أَفْضَلُ أَعْمَالاً مِنْ أَصْحَابِ دَوْلَةِ الْحَقِّ وَالْعَدْلِ؟ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللهِ أَمَا تُحِبُّونَ أَنْ يُظْهِرَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْحَقَّ وَالْعَدْلَ فِي الْبِلَادِ وَيَجْمَعَ اللهُ الْكَلِمَةَ وَيُؤَلِّفَ اللهُ بَيْنَ قُلُوبٍ مُخْتَلِفَةٍ وَلَا يَعْصُونَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَرْضِهِ وَتُقَامَ حُدُودُهُ فِي خَلْقِهِ وَيَرُدَّ اللهُ الْحَقَّ إِلَىٰ أَهْلِهِ فَيَظْهَرَ، حَتَّىٰ لَا يَسْتَخْفِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْحَقِّ مَخَافَةَ أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ، أَمَا وَاللهِ يَا عَمَّارُ! لَا يَمُوتُ مِنْكُمْ مَيِّتٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِي أَنْتُمْ عَلَيْهَا إِلَّا كَانَ أَفْضَلَ عِنْدَ اللهِ مِنْ كَثِيرٍ مِنْ شُهَدَاءِ بَدْرٍ وَأُحُدٍ فَأَبْشِرُوا،

۲۔عمار ساباطی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کون سی عبادت افضل ہے آیا وہ جو دولت باطل میں امام مستور کے ساتھ ہو خفیہ طور پر یا وہ عبادت جو حق کی حکومت میں امام ظاہر کے ساتھ ہو، فرمایا اے عمار پوشیدہ صدقہ علانیہ صدقہ سے بہتر ہوتا ہے اسی طرح واللہ تمہاری وہ عبادت ہے جو سلطنت باطل میں امام غائب کے ساتھ ہو اور اس سلطنت باطل میں تم کو تمہارے دشمن سے ڈراتا ہوں اور اہل حق کا اپنے دعوٰئ حق کو سلطنت باطل میں چھوڑ دینا افضل ہے اس شخص کی عبادت سے جو عبادت کرتا ہے ظہور حق کے وقت امام برحق کے ظاہر ہونے پر سلطنت حق میں اور نہیں ہے دولتِ باطل میں خوف کے ساتھ عبادت کرنا مثل اس عبادت کے جو بحالت امن ہو اہل حق کی سلطنت میں۔

اور یہ بھی جان لو کہ تم میں سے جو شخص کسی دن ایک فرض نماز جماعت کے ساتھ صحیح وقت پر اپنے دشمن سے چھپا کر پڑھے اور اس کو تمام کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو پچاس فرض نمازوں کا ثواب عطا کرتا ہے اور جو کوئی ایک نماز واجب فرادیٰ اپنے دشمن سے چھپا کر پڑھے اور وقت پر اسے پورا کرے تو خدا اسے ۲۵ فرادیٰ واجب نمازوں کا ثواب دیتا ہے اور جو ایک نماز نافلہ وقت پر ادا کرے تو خدا اسے دس سنت نمازوں کا ثواب دیتا ہے اور جو چھپا کر نیکی کرتا ہے تو خدا اسے بیس نیکیوں کا ثواب دیتا ہے اور اللہ اس مومن کے حسنات کو دوگنا کرتا ہے جو اچھے افعال بجالائے اور عمل کرے تقیہ پر اپنے دین اور اپنے امام اور اپنے نفس کی حفاظت کے لئے اور اپنی زبان کو روکے رہے اور اس کو دوچند ثواب ملے گا بے شک اللہ کریم ہے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں آپ نے عمل کی طرف مجھے رغبت دلائی اور اس کے لئے اُبھارا۔ لیکن میں جاننا چاہتا ہوں کہ کیونکر ہم افضل ہوں گے از روئے اعمال ان اصحاب سے جو امام ظاہر کے ساتھ ہوں سلطنت حق درآنحالیکہ ہم دین واحد پر ہیں فرمایا تم سبقت لے گئے ان پر داخل ہونے سے دین خدا میں اور نماز روزہ حج اور ہر امر خیر میں جس کی توفیق اللہ نے دی اور اللہ کی عبادت کی طرف سبقت کرنے میں اپنے دشمن سے پوشیدہ طور پر بجالانے میں اپنے غائب امام کے ساتھ اس کی اطاعت میں رہتے ہوئے اور اس کے ساتھ صبر سے کام لیتے ہوئے اور سلطنت حق کا انتظار کرتے ہوئے اور ظالم بادشاہوں سے اپنی جان اور اپنے امام کی جان سے خوفزدہ ہو کر اور انتظار کرتے ہوئے اپنے امام اور اپنے حقوق کے واپس ملنے کا ان ظالموں سے جنھوں نے تمہارے حقوق روک رکھے ہیں اور انھوں نے مضطر بنا دیا ہے کہ تم کو کسب دنیا کے لئے محنت و مشقت کے ساتھ اور مجبور کئے گئے ہو صبر کرنے پر اپنے دین سے اپنی عبادت کے اور اپنے امام کی اطاعت کے معاملے میں اور تمہیں ہر وقت اپنے دشمن کا خوف رہتا ہے یہ وجوہ ہیں جن کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے تمہارے اجر کو دونا کر دیا ہے پس تمہیں یہ گوارا ہو۔

میں نے کہا کیا فرماتے ہیں آپ اس صورت میں جبکہ ہوں گے ہم اصحاب قائم آلِ محمدؐ سے اور حق ظاہر ہوگا۔ درآنحالیکہ اب ہم آپ کی امامت و اطاعت میں رہ کر افضل ہیں از روئے اعمال ان لوگوں سے جو سلطنت حقہ میں ہوں گے اور وہ دولت عدل میں ہوگی فرمایا سبحان اللہ کیا تم یہ دوست نہیں رکھتے کہ اللہ شہروں میں حق اور عدل کو قائم کرے اور سب کو ایک کلمہ پر جمع کر دے اور اختلاف والے دلوں میں الفت پیدا کر دے اور لوگوں کو ایسا بنا دے کہ وہ روئے زمین پر اس کی نافرمانی نہ کریں اور حدود شریعت لوگوں میں قائم ہو جائے اور اللہ قائم آلِ محمدؐ کے زمانہ میں حق کو اس کے اہل کی طرف لوٹائے گا اور وہ اس طرح ظاہر ہوگا کہ کوئی حق کی بات کسی کے خوف سے چھپی نہ رہے گی۔ خدا کی قسم اے عمار! تم میں سے کوئی نہ مرے گا اس حال میں کہ تم ہو مگر یہ کہ عند اللہ اس کی فضیلت ہوگی بہت سے شہیدوں پر بدر اور اُحد کے پس تم کو بشارت ہو۔

۳ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ

يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي الثِّقَةُ مِنْ أَصْحَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَنَّهُمْ سَمِعُوا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ فِي خُطْبَةٍ لَهُ: اللَّهُمَّ وَإِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّ الْعِلْمَ لَا يَأْرِزُ كُلُّهُ وَلَا يَنْقَطِعُ مَوَادُّهُ وَأَنَّكَ لَا تُخْلِي أَرْضَكَ مِنْ حُجَّةٍ لَكَ عَلَى خَلْقِكَ، ظَاهِرٍ لَيْسَ بِالْمُطَاعِ أَوْ خَائِفٍ مَغْمُورٍ، كَيْلَا تَبْطُلَ حُجَّتُكَ، وَلَا يَضِلَّ أَوْلِيَاؤُكَ بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَهُمْ، بَلْ أَيْنَ هُمْ وَكَمْ؟ أُولَئِكَ الْأَقَلُّونَ عَدَداً وَالْأَعْظَمُونَ عِنْدَ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ قَدْراً، الْمُتَّبِعُونَ لِقَادَةِ الدِّينِ، الْأَئِمَّةِ الْهَادِينَ، الَّذِينَ يَتَأَدَّبُونَ بِآدَابِهِمْ وَيَنْهَجُونَ نَهْجَهُمْ، فَعِنْدَ ذَلِكَ يَهْجُمُ بِهِمُ الْعِلْمُ عَلَى حَقِيقَةِ الْإِيمَانِ، فَتَسْتَجِيبُ أَرْوَاحُهُمْ لِقَادَةِ الْعِلْمِ وَيَسْتَلِينُونَ مِنْ حَدِيثِهِمْ مَا اسْتَوْعَرَ عَلَى غَيْرِهِمْ وَيَأْنَسُونَ بِمَا اسْتَوْحَشَ مِنْهُ الْمُكَذِّبُونَ وَأَبَاهُ الْمُسْرِفُونَ، أُولَئِكَ أَتْبَاعُ الْعُلَمَاءِ صَحِبُوا أَهْلَ الدُّنْيَا بِطَاعَةِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَأَوْلِيَائِهِ وَدَانُوا بِالتَّقِيَّةِ عَنْ دِينِهِمْ وَالْخَوْفِ مِنْ عَدُوِّهِمْ، فَأَرْوَاحُهُمْ مُعَلَّقَةٌ بِالْمَحَلِّ الْأَعْلَى فَعُلَمَاؤُهُمْ وَأَتْبَاعُهُمْ خُرْسٌ صُمْتٌ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ، مُنْتَظِرُونَ لِدَوْلَةِ الْحَقِّ وَسَيُحِقُّ اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيَمْحَقُ الْبَاطِلَ، هَا، هَا؛ طُوبَى لَهُمْ عَلَى صَبْرِهِمْ عَلَى دِينِهِمْ فِي حَالِ هُدْنَتِهِمْ وَيَا شَوْقَاهْ إِلَى رُؤْيَتِهِمْ فِي حَالِ ظُهُورِ دَوْلَتِهِمْ وَسَيَجْمَعُنَا اللَّهُ وَإِيَّاهُمْ فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ.

۳۔ راوی کہتا ہے کہ بیان کیا امیرالمومنین علیہ السلام کے ثقہ اصحاب نے کہ انھوں نے سنا امیرالمومنین سے ایک خطبہ میں خداوندا میں جانتا ہوں کہ کل علم کسی وقت برطرف نہیں ہوتا اور اس کا مواد منقطع نہیں ہوتا اور تیری زمین تیری مخلوق پر تیری حجت سے خالی نہیں ہوتی۔ خواہ وہ ظاہر ہوں بدوں اس کے کہ لوگ اس کی اطاعت کریں یا خائف پوشیدہ کرتا کہ کسی زمانہ میں بھی تیری حجت مخلوق پر باطل نہ ہو اور تیرے دوست ہدایت پانے کے بعد گمراہ نہ ہوں کہاں ہیں اور کتنے ہیں تیرے اولیاء، از روئے شمار بہت کم ہیں اور ان کی عظمت قدر خدا کے نزدیک زیادہ ہے وہ پیشوائے دین اور آئمہ ہادین کے تابعین ہیں اور ان کے آداب سے ادب حاصل کرتے ہیں اور انہی کے طریقہ پر چلتے ہیں ایسی صورت میں حقیقت ایمان کا علم ان پر ہجوم کرتا ہے پس ان کی روحیں قبول کرتی ہیں اپنے پیشواؤں کے علم کو اور ان کے دل نرم ہوتے ہیں ان کی حدیثوں سے اور انکی بیان کردہ حدیثوں سے اعراض کرتے ہیں اور ان کے غیر کی باتوں سے بیزار ہوتے ہیں اور مانوس ہوتے ہیں ان چیزوں سے اور جھوٹوں سے وحشت ہوتی ہے اور مسرف اس کا انکار کرتے ہیں یہ لوگ علماء کے پیرو ہیں اور اطاعت خدا و اولیائے خدا کے تحت وہ اہل دنیا سے مصاحبت کرتے ہیں اور عمل کرتے ہیں تقیہ پر اپنے دین کی حفاظت کے لئے اور اپنے دشمن کے خوف سے، پس ان کی روحیں بلند مرتبہ پر فائز ہیں اور ان

کے علماء و اتباع خاموش ہیں دشمنوں کے خوف سے حکومت باطلہ میں اور انتظار کر رہے ہیں حکومت حق کا اور اللہ اپنے کلمات کو حق سے ثابت کر دے گا اور باطل کو مٹائے گا آگاہ ہو کہ خوشخبری ہے ان کے لئے اس صبر کے متعلق جو انھوں نے دین کے معاملہ میں مصائب و آلام پر کیا اور کیسا شوق ہے ان کو اپنی دولت و حکومت حقہ کے وقت ظہور کو دیکھنے کا اور عنقریب اللہ ہمیں اور ان کو جمع کرے گا جنات عدن میں اور ان کے نیک صالح آباء و اجداد کو اور اُن کی ازواج و ذریت کو۔۔۔

اٹھتروال باب

بیان غیبت

(بَابٌ فِي الْغَيْبَةِ) ۷۸

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَالْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيِّ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ يَمَانٍ التَّمَّارِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام جُلُوساً فَقَالَ لَنَا: إِنَّ لِصَاحِبِ هٰذَا الْأَمْرِ غَيْبَةً، الْمُتَمَسِّكُ فِيهَا بِدِينِهِ كَالْخَارِطِ لِلْقَتَادِ[1] ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا بِيَدِهِ۔ فَأَيُّكُمْ يُمْسِكُ شَوْكَ الْقَتَادِ بِيَدِهِ؟ ثُمَّ أَطْرَقَ مَلِيّاً، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ لِصَاحِبِ هٰذَا الْأَمْرِ غَيْبَةً، فَلْيَتَّقِ اللهَ عَبْدٌ وَلْيَتَمَسَّكْ بِدِينِهِ.

۱۔ راوی کہتا ہے کہ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس بیٹھے تھے حضرت نے فرمایا کہ صاحب الامر کے لئے غیبت ضروری ہے اس حالت میں دین سے تمسک رکھنے والا (دشمنان دین کی مخالفت کے باعث) ایسا ہو گا جیسے خاردار درخت پر ہاتھ کھینچنے والا، پھر حضرت نے سر جھکایا اور فرمایا صاحب امر امامت کے لئے غیبت ضروری ہے بندہ کو چاہیئے کہ خدا سے ڈرے اور اپنے دین سے تمسک رکھے۔

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عِيسَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِذَا فُقِدَ الْخَامِسُ مِنْ وُلْدِ السَّابِعِ فَاللهَ اللهَ فِي أَدْيَانِكُمْ لَا يُزِيلُكُمْ عَنْهَا أَحَدٌ، يَا بُنَيَّ إِنَّهُ لَا بُدَّ لِصَاحِبِ هٰذَا الْأَمْرِ مِنْ غَيْبَةٍ حَتَّى يَرْجِعَ عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ مَنْ كَانَ يَقُولُ بِهِ، إِنَّمَا هِيَ مِحْنَةٌ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ امْتَحَنَ بِهَا خَلْقَهُ، لَوْ عَلِمَ آبَاؤُكُمْ وَأَجْدَادُكُمْ دِيناً أَصَحَّ مِنْ هٰذَا لَاتَّبَعُوهُ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا سَيِّدِي مَنِ الْخَامِسُ مِنْ وُلْدِ السَّابِعِ؟ فَقَالَ: يَا بُنَيَّ! عُقُولُكُمْ تَصْغُرُ

عَنْ هٰذَا وَأَحْلَامُكُمْ تَضِيقُ عَنْ حَمْلِهِ وَلٰكِنْ إِنْ تَعِيشُوا فَسَوْفَ تُدْرِكُونَهُ.

۲۔ راوی کہتا ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب پانچواں امام غائب ہوگا اولاد امام ہفتم سے پس چاہیئے کہ تم اللہ سے ڈرو اپنے دین کے متعلق کوئی تمہیں اس سے ہٹا نہ دے بیٹا۔ اس امر امامت کے صاحب کا غائب ہونا ضروری ہے یہاں تک کہ پلٹ جائیں گے اس امر امامت سے اس کے قائل یہ غیبت امتحان ہے خدا کی طرف سے اس کی مخلوق کا۔ اگر تمہارے (یعنی لوگوں کے) آباد اجداد (یہ جانتے کہ صحیح ترین دین یہ ہے تو البتہ اس کا اتباع کرتے راوی نے کہا میں نے پوچھا پانچواں کون سے اس ساتویں کی اولاد سے فرمایا تمہاری عقول اس سے قاصر ہیں اور تمہاری افہام کا دامن تنگ ہے اس کے اٹھانے سے اگر تم زندہ رہو گے تو ضرور اس کو پاؤ گے۔

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَاوِرِ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِيَّاكُمْ وَالتَّنْوِيهَ[3] أَمَا وَاللهِ لَيَغِيبَنَّ إِمَامُكُمْ سِنِيناً مِنْ دَهْرِكُمْ وَلَتُمَحَّصُنَّ حَتَّىٰ يُقَالَ: مَاتَ، قُتِلَ، هَلَكَ، بِأَيِّ وَادٍ سَلَكَ؟ وَلَتَدْمَعَنَّ عَلَيْهِ عُيُونُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَتُكْفَؤُنَّ كَمَا تُكْفَأُ[4] السُّفُنُ فِي أَمْوَاجِ الْبَحْرِ، فَلَا يَنْجُو إِلَّا مَنْ أَخَذَ اللهُ مِيثَاقَهُ وَكَتَبَ فِي قَلْبِهِ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُ بِرُوحٍ مِنْهُ وَلَتُرْفَعَنَّ اثْنَتَا عَشْرَةَ رَايَةً مُشْتَبِهَةً، لَا يُدْرَىٰ أَيٌّ مِنْ أَيٍّ، قَالَ: فَبَكَيْتُ ثُمَّ قُلْتُ: فَكَيْفَ نَصْنَعُ؟ قَالَ: فَنَظَرَ إِلَىٰ شَمْسٍ دَاخِلَةٍ فِي الصُّفَّةِ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ تَرَىٰ هٰذِهِ الشَّمْسَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: وَاللهِ لَأَمْرُنَا أَبْيَنُ مِنْ هٰذِهِ الشَّمْسِ.

۳۔ مفضل سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ اپنے کو رفع تشہیر سے بچاؤ خدا کی قسم تمہارا امام برسوں غائب رہے گا اور لوگ گریز کریں گے اس عقیدے سے تا اینکہ یہ کہا جائے گا کہ وہ مر گئے قتل ہو گئے ہلاک ہو گئے یا کسی وادی میں چلے گئے اور مومنین کی آنکھوں سے ان کے فراق میں آنسو بہیں گے اور وہ اس طرح مضطرب ہوں گے جیسے کشتیاں امواج بحر میں، پس اس مصیبت کے بھنور سے نجات نہ پائے گا مگر جو شخص جس کے عہد کو خدا نے قائم رکھا ہوگا اور جس کے ایمان کو اس کے قلب میں مضبوط بنا دیا ہوگا اور اپنی رحمت سے اس کی تائید کی ہوگی اور بارہ جھنڈے شہادت کے بلند ہوں گے کوئی نہ جانے گا کہ وہ کہاں کہاں سے اٹھے ہیں راوی کہتا ہے یہ سن کر میں رویا اور کہنے لگا پھر ہم کیا کریں گے پھر آپ نے دھوپ کی طرف دیکھا جو چبوترے پر پھیلی ہوئی تھی اور فرمایا۔ اے ابو عبداللہ (کنیت راوی) تم اس دھوپ کو دیکھتے ہو میں نے کہا ہاں فرمایا واللہ ہمارا امر اس سے زیادہ روشن ہے (یعنی ظہور قائم آل محمد ہو کر رہیگا

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ سَدِيرٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ فِي صَاحِبِ هٰذَا الْأَمْرِ شَبَهاً مِنْ يُوسُفَ عليه السلام،

قَالَ : قُلْتُ لَهُ : كَأَنَّكَ تَذْكُرُ حَيَاتَهُ أَوْ غَيْبَتَهُ ؟ قَالَ : فَقَالَ لِي : وَمَا يُنْكَرُ مِنْ ذٰلِكَ هٰذِهِ الْأُمَّةُ أَشْبَاهُ الْخَنَازِيرِ ، إِنَّ إِخْوَةَ يُوسُفَ عليه السلام كَانُوا أَسْبَاطاً أَوْلَادَ الْأَنْبِيَاءِ تَاجَرُوا يُوسُفَ وَبَايَعُوهُ وَ خَاطَبُوهُ وَهُمْ إِخْوَتُهُ وَهُوَ أَخُوهُمْ ، فَلَمْ يَعْرِفُوهُ حَتّٰى قَالَ : أَنَا يُوسُفُ وَهٰذَا أَخِي ، فَمَا تُنْكِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةُ الْمَلْعُونَةُ أَنْ يَفْعَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِحُجَّتِهِ فِي وَقْتٍ مِنَ الْأَوْقَاتِ ، كَمَا فَعَلَ بِيُوسُفَ ، إِنَّ يُوسُفَ عليه السلام كَانَ إِلَيْهِ مُلْكُ مِصْرَ وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ وَالِدِهِ مَسِيرَةُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْماً ، فَلَوْ أَرَادَ أَنْ يُعْلِمَهُ لَقَدَرَ عَلٰى ذٰلِكَ ، لَقَدْ سَارَ يَعْقُوبُ عليه السلام وَوُلْدُهُ عِنْدَ الْبِشَارَةِ تِسْعَةَ أَيَّامٍ مِنْ بَدْوِهِمْ إِلٰى مِصْرَ ، فَمَا تُنْكِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةُ أَنْ يَفْعَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَزَّ بِحُجَّتِهِ كَمَا فَعَلَ بِيُوسُفَ ، أَنْ يَمْشِيَ فِي أَسْوَاقِهِمْ وَ يَطَأَ بُسُطَهُمْ حَتّٰى يَأْذَنَ اللّٰهُ فِي ذٰلِكَ لَهُ ، كَمَا أَذِنَ لِيُوسُفَ قَالُوا : أَئِنَّكَ لَأَنْتَ يُوسُفُ ؟ قَالَ : أَنَا يُوسُفُ .

۴ ۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ یہ امر امامت حضرت حجت مشابہ ہے امر یوسف سے راوی نے کہا اس سے آپ کی مراد زندگی میں ان کو بادشاہت ملنے سے ہے یا ان کے غائب ہونے سے ہے فرمایا نہیں انکار کریں گے اس امت سے گروہ لوگ جو مشابہ ہوں گے سوروں سے (مراد یہ ہے کہ جیسے یوسفؑ کے غائب ہونے کو ان کے مرنے سے تعبیر کرتے تھے اسی طرح یہاں بھی کہیں گے۔)

یوسف کے بھائی اسباط تھے اولاد انبیاء تھے (عام لوگوں سے زیادہ انھیں جاننا چاہیئے تھا) انھوں نے تجارت کی اور یوسف کو بیچ ڈالا اور ان سے بات چیت بھی کرتے رہتے تھے وہ ان کے بھائی تھے اور یہ اس کے لیکن جب یہ بھائی مصر میں گئے تو حضرت یوسف کو نہ پہچانا۔ آخر انھوں نے بتایا کہ میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے پس کیوں انکار کرتی ہے یہ امت ملعونہ اس امر کا کہ جیسا خدا نے یوسف کے ساتھ کیا تھا وہ کسی اور وقت بھی اپنی حجت کے ساتھ کر سکتا ہے یوسف ملک مصر کے مالک تھے اور ان کے اور ان کے باپ کے درمیان اٹھارہ دن کا راستہ تھا اگر یوسفؑ اپنے حالات سے آگاہ کر دیتے تو حضرت یعقوب اور ان کے بیٹے بیابان کے مختصر راستہ سے صرف نو روز میں پہنچ جاتے (مگر خدا کو ان کا غائب رکھنا ہی منظور تھا) پس یہ اُمت کیوں انکار کرتی ہے حضرت حجت کے متعلق ایسا ہونے سے جیسا یوسف کے لئے ہوا وہ بازاروں میں چلتے پھرتے ہیں راہوں سے گزرتے ہیں اور جب تک حکم خدا ظہور کے لئے نہ ہوگا ایسا ہی ہوتا رہیگا چنانچہ جب تک خدا کو منظور نہ ہوا۔ ان کے بھائیوں نے ان کو نہ پہچانا اور جب مصلحت ظہور ہوئی تو پہچان گئے اور کہنے لگے کیا تم یوسفؑ ہو یوسف نے کہا۔ ہاں میں یوسف ہوں۔

٥ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُوسٰى ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ لِلْغُلَامِ غَيْبَةً قَبْلَ أَنْ يَقُومَ ، قَالَ : قُلْتُ وَلِمَ ؟ قَالَ : يَخَافُ ـ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلٰى بَطْنِهِ ـ ثُمَّ قَالَ : يَا زُرَارَةُ ! وَهُوَ الْمُنْتَظَرُ وَهُوَ الَّذِي يُشَكُّ

فِي وِلَادَتِهِ، مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: مَاتَ أَبُوهُ بِلَا خَلَفٍ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: حَمْلٌ[1]، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: إِنَّهُ وُلِدَ قَبْلَ مَوْتِ أَبِيهِ بِسَنَتَيْنِ وَهُوَ الْمُنْتَظَرُ، غَيْرَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ أَنْ يَمْتَحِنَ الشِّيعَةَ، فَعِنْدَ ذَلِكَ يَرْتَابُ الْمُبْطِلُونَ يَا زُرَارَةُ! [قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنْ أَدْرَكْتُ ذَلِكَ الزَّمَانَ أَيَّ شَيْءٍ أَعْمَلُ؟ قَالَ يَا زُرَارَةُ] إِذَا أَدْرَكْتَ هَذَا الزَّمَانَ فَادْعُ بِهَذَا الدُّعَاءِ: «اللَّهُمَّ عَرِّفْنِي نَفْسَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي نَفْسَكَ لَمْ أَعْرِفْ نَبِيَّكَ اللَّهُمَّ عَرِّفْنِي رَسُولَكَ، فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي رَسُولَكَ لَمْ أَعْرِفْ حُجَّتَكَ، اللَّهُمَّ عَرِّفْنِي حُجَّتَكَ، فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ عَنْ دِينِي»، ثُمَّ قَالَ: يَا زُرَارَةُ! لَا بُدَّ مِنْ قَتْلِ غُلَامٍ بِالْمَدِينَةِ، قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَلَيْسَ يَقْتُلُهُ جَيْشُ السُّفْيَانِيِّ؟ قَالَ، لَا وَلَكِنْ يَقْتُلُهُ جَيْشُ آلِ بَنِي فُلَانٍ[2] يَجِيءُ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَدِينَةَ، فَيَأْخُذُ الْغُلَامَ فَيَقْتُلُهُ، فَإِذَا قَتَلَهُ بَغْياً وَعُدْوَاناً وَظُلْماً لَا يُمْهَلُونَ، فَعِنْدَ ذَلِكَ تَوَقَّعِ الْفَرَجَ إِنْ شَاءَ اللهُ.

۵- زرارہ سے مروی ہے کہ مجھ سے حضرت ابوعبداللہ نے فرمایا حضرت حجت کی غیبت لڑکپن ہی سے شروع ہوگی۔ میں نے کہا یہ کیوں۔ فرمایا۔ دشمن کے خوف سے اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اپنے بطن کی طرف (یعنی وہ دشمن میری ہی نسل سے ہوگا یہ اشارہ ہے جعفر کذاب کی طرف) پھر فرمایا۔ اے زرارہ وہ امام منتظر ہوگا۔ اور اس کی ولادت میں شک کیا جائے گا۔ کوئی کہے گا۔ اس کے باپ لاولد مرے، کوئی کہے گا حمل میں انتقال ہو گیا۔ کوئی کہے گا کہ وہ باپ کی موت سے دو سال پہلے پیدا ہوئے تھے حالانکہ وہ امام منتظر ہوں گے۔

سوائے اس کے نہیں کہ اللہ اس غیبت کے ذریعہ سے شیعوں کا امتحان لے گا اس زمانہ میں باطل پرست شک میں پڑ جائیں گے اے زرارہ۔ میں نے کہا اگر میں اس زمانۂ غیبت کو پاؤں، تو کیا کروں۔ فرمایا۔ خدا سے یوں دعا کرنا۔ خداوندا مجھے اپنی ذات کی معرفت دے اگر تو نے اپنی معرفت نہ کرائی تو میں تیرے نبیؐ کی معرفت حاصل نہ کر سکوں گا اور اگر ایسا ہوا تو میں دین سے گمراہ ہو جاؤں گا پھر فرمایا اے زرارہ ایسا بھی ہوگا کہ مدینہ میں ایک لڑکا قتل ہوگا میں نے کہا کیا اس کو سفیان ثوری کا لشکر قتل کریگا فرمایا نہیں۔ بلکہ اس کو آل بنی فلاں قتل کرے گی وہ لڑکا مدینہ میں داخل ہوگا لوگ اس کو پکڑ لیں گے اور قتل کر ڈالیں گے (اور یہ لڑکا اولادِ امام حسنؑ سے ہوگا) جب یہ ظلم و جور سے قتل ہوگا تو خدا پھر مہلت نہ دے گا اور ان شاء اللہ حضرت کا ظہور ہوگا۔

٦ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُثَنَّى، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: يَفْقِدُ النَّاسُ إِمَامَهُمْ، يَشْهَدُ الْمَوْسِمَ، فَيَرَاهُمْ وَلَا يَرَوْنَهُ.

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے لوگ امام کو نہ پہچان سکیں گے وہ موسم حج میں ہر سال آئیں گے وہ لوگوں کو دیکھیں گے لوگ ان کو نہ دیکھیں گے۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي مُنْذِرُبْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قَابُوسَ ، عَنْ مَنْصُورِبْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمُسْتَرِقِّ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ مَالِكٍ الْجُهَنِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ : أَتَيْتُ أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَوَجَدْتُهُ مُتَفَكِّراً يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ فَقُلْتُ : يَا أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ ! مَالِي أَرَاكَ مُتَفَكِّراً تَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ ، أَرَغْبَةً مِنْكَ فِيهَا ؟ فَقَالَ : لَا وَاللهِ مَا رَغِبْتُ فِيهَا وَلَا فِي الدُّنْيَا يَوْماً قَطُّ وَلٰكِنِّي فَكَّرْتُ فِي مَوْلُودٍ يَكُونُ مِنْ ظَهْرِ [ي] الْحَادِي عَشَرَ مِنْ وُلْدِي ، هُوَالْمَهْدِيُّ الَّذِي يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلاً وَ قِسْطاً كَمَا مُلِئَتْ جَوْراً وَ ظُلْماً تَكُونُ لَهُ غَيْبَةٌ وَ حَيْرَةٌ ، يَضِلُّ فِيهَا أَقْوَامٌ وَ يَهْتَدِي فِيهَا آخَرُونَ ، فَقُلْتُ : يَا أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ وَ كَمْ تَكُونُ الْحَيْرَةُ وَالْغَيْبَةُ ؟ قَالَ : سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سِتَّةَ أَشْهُرٍ أَوْ سِتَّ سِنِينَ ، فَقُلْتُ : وَ إِنَّ هٰذَا لَكَائِنٌ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ كَمَا أَنَّهُ مَخْلُوقٌ وَ أَنَّى لَكَ بِهٰذَا الْأَمْرِ يَا أَصْبَغُ ! أُولٰئِكَ خِيَارُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ مَعَ خِيَارِ أَبْرَارِ هٰذِهِ الْعِتْرَةِ ، فَقُلْتُ : ثُمَّ مَا يَكُونُ بَعْدَ ذٰلِكَ ؟ فَقَالَ : ثُمَّ يَفْعَلُ اللهُ مَا يَشَاءُ ، فَإِنَّ لَهُ بَدَاءَاتٍ وَ إِرَادَاتٍ وَ غَايَاتٍ وَ نِهَايَاتٍ .

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے ایک روز امیر المومنین علیہ السلام کو متفکر دیکھا آپ لکڑی کی نوک سے زمین کرید رہے تھے میں نے کہا اے امیر المومنین میں آپ کو متفکر پا رہا ہوں کیا آپ کے دل میں رغبت سلطنت ہے فرمایا۔ نہیں میرے دل میں نہ کسی دن اس کی رغبت پیدا ہوئی ہے اور نہ دنیا کی، میں سوچ رہا ہوں اس مولود کے بارے میں جو میرے فرزند گیارہویں امام کی پشت سے ہوگا اس کا نام مہدی ہوگا جو زمین کو عدل وداد سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی اور ہوگی اس کے لئے رغبت اور حیرت، اور کچھ لوگ ہدایت پائیں گے اور کچھ لوگ گمراہ ہو جائیں گے۔

میں نے کہا۔ اے امیر المومنین یہ حیرت اور غیبت کتنے دن رہے گی (تاکہ بعد اس کے مومنین کو اطمینان ہو) فرمایا بعض کو ۶ دن بعض کو چھ ماہ اور بعض کو چھ سال، میں نے کہا کیا یہ امر ہونے ہی والا ہے۔ فرمایا، ہاں گویا وہ پیدا ہو گئی ہے اور اے اصبغ کہاں ہے تمہارا مرتبہ ان مومنوں کا سا (یعنی یہ حیرت ان کے لئے باعث نقص نہ ہوگی) اور مومنین اس امت کے بہترین لوگ ہوں گے میں نے کہا پھر اس کے بعد کیا ہوگا۔ فرمایا پھر اللہ جو چاہے گا کرے گا۔ (یعنی غیبت میں جب تک چاہے گا رکھے گا) بے شک خدا کے لئے بدا رہے ارادات ہیں، غایات و نہایات ہیں کون ان

کو جانے ۔)

۸ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ، عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ خَرَّبُوذَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّمَا نَحْنُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ، كُلَّمَا غَابَ نَجْمٌ طَلَعَ نَجْمٌ، حَتَّى إِذَا أَشَرْتُمْ بِأَصَابِعِكُمْ وَ مِلْتُمْ بِأَعْنَاقِكُمْ، غَيَّبَ اللهُ عَنْكُمْ نَجْمَكُمْ، فَاسْتَوَتْ بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَلَمْ يُعْرَفْ أَيٌّ مِنْ أَيٍّ: فَإِذَا طَلَعَ نَجْمُكُمْ فَاحْمَدُوا رَبَّكُمْ.

۸- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے بے شک ہم ایسے ہیں جیسے آسمان کے ستارے جب ایک غائب ہوگا تو دوسرا اس کی جگہ پر ظاہر ہوگا یہاں تک کہ جب وہ زمانہ آئے گا کہ تم اپنے امام پر انگشت نمائی کروگے اور اپنی گردنوں کو اس کی اطاعت سے کج کرنے لگو گے تو خدا تمہارے ستارے کو غائب کر دے گا پس متولی ہوگی اولاد عبدالمطلب اور اس کی یہ شناخت نہ ہوگی کہ کون کس طرف ہے یعنی کون مخالف ہے اس وقت تمہارا امام ظاہر ہوگا پس تم اپنے رب کی حمد کرنا۔

۹ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبَلَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ لِلْقَائِمِ عليه السلام غَيْبَةً قَبْلَ أَنْ يَقُومَ، قُلْتُ: وَ لِمَ؟ قَالَ: إِنَّهُ يَخَافُ - وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى بَطْنِهِ - يَعْنِي الْقَتْلَ.

۹- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے، قائم آل محمد کے لئے غیبت ضروری ہے قبل اس کے کہ وہ چلیں پھریں میں نے کہا ایسا کیوں ہوگا فرمایا۔ ظالموں کے خوف سے اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے اپنے بطن کی طرف، یعنی وہ مخالف جو قتل پر آمادہ کرائے گا ہماری نسل سے ہوگا۔ (یعنی جعفر کذاب جو حکومت سے سازش کرے گا۔)

۱۰ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنْ بَلَغَكُمْ عَنْ صَاحِبِ هٰذَا الْأَمْرِ غَيْبَةٌ فَلَا تُنْكِرُوهَا.

۱۰- محمد بن مسلم سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر تم کو صاحب امرؑ کے غائب ہونے کی خبر ملے تو تم اس کو بُرا نہ سمجھنا (کیونکہ وہ مبنی بر مصلحت ہوگی)۔

۱۱ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبَلَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ خَلَفِ بْنِ عَبَّادٍ الْأَنْمَاطِيِّ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي

كَمَا تَكَفَّأُ السَّفِينَةُ فِي أَمْوَاجِ الْبَحْرِ، لَا يَنْجُو إِلَّا مَنْ أَخَذَ اللهُ مِيثَاقَهُ وَكَتَبَ الْإِيمَانَ فِي قَلْبِهِ وَأَيَّدَهُ بِرُوحٍ مِنْهُ وَلَتُرْفَعَنَّ اثْنَتَا عَشْرَةَ رَايَةً مُشْتَبِهَةً لَا يُدْرَى أَيٌّ مِنْ أَيٍّ، قَالَ: فَبَكَيْتُ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ؟ فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ كَيْفَ لَا أَبْكِي وَأَنْتَ تَقُولُ: اثْنَتَا عَشْرَةَ رَايَةً مُشْتَبِهَةً لَا يُدْرَى أَيٌّ مِنْ أَيٍّ؟ قَالَ: وَفِي مَجْلِسِهِ كُوَّةٌ تَدْخُلُ فِيهَا الشَّمْسُ، فَقَالَ: أَبَيِّنَةٌ هٰذِهِ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: أَمْرُنَا أَبْيَنُ مِنْ هٰذِهِ الشَّمْسِ.

۱۱۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا آپ کے پاس کچھ اور لوگ بھی تھے میں نے خیال کیا کہ حضرت میرے سوا اوروں سے بات کرنا چاہتے ہیں پس حضرت نے فرمایا۔ تمہارے صاحب الامر ہونے کا غائب ہونا ضروری ہے لوگوں کو ان کے متعلق شبہات ہوں گے کوئی کہے گا مر گئے کوئی کہے گا ہلاک ہو گئے، کوئی کہے گا کسی طرف چلے گئے اس معاملہ میں لوگ اس طرح مضطرب ہوں گے جیسے کشتیاں امواج بحر میں ہچکولے کھاتی ہیں نہیں نجات پائے گا اس مہلکہ سے، مگر وہ شخص جس نے خدا سے میثاق لیا ہو اور اس نے ایمان کو اس کے قلب میں راسخ کر دیا ہو اور اپنی روح سے اس کی تائید کی ہو۔ اس وقت میں بارہ جھنڈے شبہات والوں کے بلند ہوں گے کوئی نہ جانے گا کون کس کا ہے یہ سن کر میں رونے لگا فرمایا تم کیوں روتے ہو، میں نے کہا کیسے نہ روؤں حالانکہ آپ فرما رہے ہیں کہ مخالفوں کے بارہ جھنڈے ہوں گے کوئی نہ جانے گا کون جھنڈا کس کا ہے حضرت کے حجرہ میں ایک سوراخ تھا جس سے دھوپ آتی تھی فرمایا ان کا ظہور اس سے زیادہ روشن ہوگا۔ پھر فرمایا ہمارا امر امامت سورج سے زیادہ روشن ہے۔

۱۲ــ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأَنْبَارِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُثَنَّى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: لِلْقَائِمِ غَيْبَتَانِ، يَشْهَدُ فِي إِحْدَيْهِمَا الْمَوَاسِمَ، يَرَى النَّاسَ وَلَا يَرَوْنَهُ.

۱۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ قائم آل محمد کی دو غیبتیں ہوں گی (غیبت صغریٰ و غیبت کبریٰ) وہ ہر غیبت میں حج کے زمانہ میں آئیں گے وہ لوگوں کو دیکھیں گے مگر لوگ ان کو نہ دیکھیں گے۔

۱۳ــ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَغَيْرُهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مِمَّنْ يُوثَقُ بِهِ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام تَكَلَّمَ بِهٰذَا الْكَلَامِ وَحُفِظَ عَنْهُ وَخَطَبَ بِهِ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ: اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ لَابُدَّ لَكَ مِنْ حُجَجٍ فِي أَرْضِكَ، حُجَّةٍ بَعْدَ حُجَّةٍ عَلَى خَلْقِكَ، يَهْدُونَهُمْ إِلَى دِينِكَ، وَيُعَلِّمُونَهُمْ عِلْمَكَ، كَيْلَا يَتَفَرَّقَ أَتْبَاعُ

أَوْلِيائِكَ ، ظاهِرٌ غَيْرُ مُطاعٍ أَوْ مُكْتَتِمٌ يَتَرَقَّبُ ، إِنْ غابَ عَنِ النّاسِ شَخْصُهُمْ فِي حالِ هُدْنَتِهِمْ فَلَمْ يَغِبْ عَنْهُمْ قَدِيمُ مَبْثُوثِ عِلْمِهِمْ ؛ وَ آدابُهُمْ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ مُثْبَتَةٌ ، فَهُمْ بِها عامِلُونَ وَيَقُولُ عليه السلام فِي هٰذِهِ الْخُطْبَةِ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ : فِيمَنْ هٰذا وَ لِهٰذا يَأْرِزُ الْعِلْمُ إِذا لَمْ يُوجَدْ لَهُ حَمَلَةٌ يَحْفَظُونَهُ وَيَرْوُونَهُ ، كَما سَمِعُوهُ مِنَ الْعُلَماءِ وَ يَصْدُقُونَ عَلَيْهِمْ فِيهِ ، اَللّٰهُمَّ فَإِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّ الْعِلْمَ لا يَأْرِزُ كُلُّهُ وَ لا يَنْقَطِعُ مَوادُّهُ وَ إِنَّكَ لا تُخْلِي أَرْضَكَ مِنْ حُجَّةٍ لَكَ عَلىٰ خَلْقِكَ ، ظاهِرٍ لَيْسَ بِالْمُطاعِ ، أَوْ خائِفٍ مَغْمُورٍ كَيْلا تَبْطُلَ حُجَّتُكَ وَلا يَضِلَّ أَوْلِياؤُكَ بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَهُمْ بَلْ أَيْنَ هُمْ؟ وَ كَمْ هُمْ أُولٰئِكَ الْأَقَلُّونَ عَدَداً، الْأَعْظَمُونَ عِنْدَ اللهِ قَدْراً.

۱۳۔ بعض اصحاب امیر المومنین نے جو معتبر و موثق ہیں بیان کیا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے منبر کوفہ پر بیان فرمایا اور لوگوں نے اس کو حفظ بھی کر لیا۔

خداوندا روئے زمین پر تیری حجتوں میں سے ایک کے بعد دوسرے کا ہونا ضروری ہے تاکہ وہ ہدایت کریں تیرے دین کی طرف اور تعلیم دیں تیرے علم کی تاکہ تیرے اولیاء کے پیرو متفرق نہ ہوں۔ خواہ وہ امام ظاہر ہو اور اس کی اطاعت نہ کی جاتی ہو، خواہ مخفی ہو اور اس کے ظہور کی امید ہو اور تیرے ولی کا وجود لوگوں کی نظروں سے غائب ہو ترک دعوئ امامت کے ساتھ تاہم اس کے قدیم منتشر علوم و آداب مومنین کے قلوب میں ثابت و برقرار ہوں گے وہ ان پر عمل کرنے والے ہوں گے اسی خطبہ میں ایک دوسری جگہ فرمایا حضرت امیر علیہ السلام نے، کس میں ہے یہ علم و آداب کم ہو جاتا ہے علم جب اس کے ایسے حامل نہ پائے جاتے ہوں جو اس کی حفاظت کریں گے اور جیسا کہ علماء سے سنا ہے اس کی روایت کریں اور اس کی تصدیق کریں۔ خداوندا میں جانتا ہوں، کل علم غائب نہیں ہوا اور نہ اس کے سرچشمے بند ہوتے ہیں تو زمین کو اپنی حجت سے اپنی مخلوق پر کبھی خالی نہیں چھوڑتا۔ خواہ وہ حجت اس صورت میں موجود ہو کہ کوئی اس کی اطاعت نہ کرے یا وہ بحالت خوف پوشیدہ ہو تو یہ اس لئے تو کرتا ہے تاکہ تیری حجت باطل نہ ہو اور تیرے اولیاء ہدایت کے بعد گمراہ نہ ہوں لیکن ایسے لوگ کہاں ہیں اور کتنے ہیں وہ تعداد میں کم ہیں لیکن از روئے قدر پیش خدا ان کا بڑا مرتبہ ہے۔

١٤ــ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقاسِمِ بْنِ مُعاوِيَةَ الْبَجَلِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ ماؤُكُمْ غَوْراً فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِماءٍ مَعِينٍ » قالَ: إِذا غابَ عَنْكُمْ إِمامُكُمْ فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِإِمامٍ جَدِيدٍ ؟

ملک ۳۰/۶۷

۱۴۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق کہہ دو اے رسولؐ کہ تم نے اس پر بھی غور کیا کہ اگر تمہارا (پانی) زمین کی تہہ میں چلا جاتا ہے تو پھر دوبارہ خالص پانی کون برآمد کرتا ہے۔ فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ جب تمہارا ایک امام

غائب ہو جاتا ہے تو اس کی جگہ پر دوسرا امام کون لاتا ہے۔

۱۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنْ بَلَغَكُمْ عَنْ صَاحِبِكُمْ غَيْبَةٌ فَلَا تُنْكِرُوهَا

۱۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اگر تمہارے صاحب الامرؑ کی غیبت ہو تو اس سے انکار نہ کرنا۔

۱۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: لَابُدَّ لِصَاحِبِ هٰذَا الْأَمْرِ مِنْ غَيْبَةٍ وَلَابُدَّ لَهُ فِي غَيْبَتِهِ مِنْ عُزْلَةٍ وَنِعْمَ الْمَنْزِلُ طَيْبَةُ[1] وَمَا بِثَلَاثِينَ مِنْ وَحْشَةٍ.

۱۶۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ صاحب الامرؑ کے لئے غائب ہونا ضروری ہے کہ اس زمانۂ غیبت میں گوشہ نشینی لازمی ہے اور ان کے لئے اچھی جگہ حوالی مدینہ ہے اور تیس وفادار خادم ہر وقت آپ کی خدمت میں رہیں گے۔ اگر ان میں سے ایک مر جائیگا تو دوسرا اس کی جگہ پر آجائے گا۔

۱۷۔ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : كَيْفَ أَنْتَ إِذَا وَقَعَتِ الْبَطْشَةُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ، فَيَأْرِزُ الْعِلْمُ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ فِي جُحْرِهَا وَ اخْتَلَفَتِ الشِّيعَةُ وَسَمَّى بَعْضُهُمْ بَعْضاً كَذَّابِينَ وَ تَفَلَ بَعْضُهُمْ فِي وُجُوهِ بَعْضٍ ؛ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا عِنْدَ ذٰلِكَ مِنْ خَيْرٍ، فَقَالَ لِي : الْخَيْرُ كُلُّهُ عِنْدَ ذٰلِكَ ـ ثَلَاثاً ـ

۱۷۔ ابان بن تغلب سے روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ جب فتنہ سفیانی مسجد مکہ و مدینہ کے درمیان (مقام روحا) میں واقع ہوگا تو تمہارا کیا حال ہوگا اس وقت علم اس طرح چھپ جائے گا جیسے سانپ اپنے سوراخ میں اور ہمارے شیعوں میں (بابت مسائل دین اور وجود حضرت) اختلاف پیدا ہو جائے گا بعض بعض کو جھوٹا کہیں گے اور بعض بعض کے منہ پر تھوکیں گے۔ میں نے کہا ہمارے لئے اس وقت امر خیر کچھ نہ ہوگا۔ فرمایا تین مرتبہ ہوگا اور یہی ہمارے لئے کل خیر ہوگا (مومنین و کاملین کے لئے جو اپنے ایمان پر ایسے نازک وقت پر قائم رہیں گے)۔

۱۸۔ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ لِلْقَائِمِ غَيْبَةً قَبْلَ أَنْ يَقُومَ، إِنَّهُ يَخَافُ ـ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى بَطْنِهِ ـ يَعْنِي الْقَتْلَ .

۱۸۔ زرارہ سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ قائم آل محمد کے لئے بچپن ہی میں غیبت ہوگی خوف کی وجہ سے اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے اپنے شکم کی طرف یعنی قتل کے خوف سے۔

۱۹ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام: لِلْقَائِمِ عليه السلام غَيْبَتَانِ: إِحْدَاهُمَا قَصِيرَةٌ وَالْأُخْرَى طَوِيلَةٌ، اَلْغَيْبَةُ الْأُولَى لَايَعْلَمُ بِمَكَانِهِ فِيهَا إِلَّا خَاصَّةُ شِيعَتِهِ وَالْأُخْرَى لَايَعْلَمُ بِمَكَانِهِ فِيهَا إِلَّا خَاصَّةُ مَوَالِيهِ.

۱۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے قائم آل محمد کے لئے دو غیبتیں ہیں ایک صغریٰ دوسرے کبریٰ، پہلی غیبت میں آپ کی جگہ کو کوئی نہ جانے گا سوائے حضرت کے مخصوص شیعوں کے اور دوسری میں حضرت کی جگہ کوئی نہ جانے گا سوائے حضرت کے خاص الخاص دوستوں کے۔

۲۰ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: لِصَاحِبِ هٰذَا الْأَمْرِ غَيْبَتَانِ: إِحْدَاهُمَا يَرْجِعُ مِنْهَا إِلَى أَهْلِهِ وَ الْأُخْرَى يُقَالُ: هَلَكَ، فِي أَيِّ وَادٍ سَلَكَ، قُلْتُ: كَيْفَ نَصْنَعُ إِذَا كَانَ كَذٰلِكَ؟ قَالَ: إِذَا ادَّعَاهَا مُدَّعٍ فَاسْأَلُوهُ عَنْ أَشْيَاءَ يُجِيبُ فِيهَا مِثْلَهُ.

۲۰۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ صاحب الامر کی دو غیبتیں ہوں گی ایک میں تو وہ اپنے اہل کی طرف لوٹیں گے اور دوسری میں کہا جائے گا، ہلاک ہو گئے یا کسی وادی میں چلے گئے۔ میں نے کہا ہم اس وقت کیا کریں فرمایا اگر کوئی مدعی امام آخر الزماں ہونے کا دعویٰ کرے تو تم اس سے چند مشکل سوالات کا جواب مانگو اور دیکھو کہ وہ امام کی طرح ہیں یا نہیں (کبھی نہ ہوں گے کیونکہ وہ جو کہے گا بنا بر پیروی ظن کہے گا)۔

۲۱ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الْخَزَّازِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ: أَنْتَ صَاحِبُ هٰذَا الْأَمْرِ؟ فَقَالَ: لَا، فَقُلْتُ: فَوَلَدُكَ؟ فَقَالَ: لَا، فَقُلْتُ: فَوَلَدُ وَلَدِكَ هُوَ؟ قَالَ: لَا، فَقُلْتُ: فَوَلَدُ وَلَدِ وَلَدِكَ؟ فَقَالَ: لَا، قُلْتُ: مَنْ هُوَ؟ قَالَ: اَلَّذِي يَمْلَأُهَا عَدْلاً كَمَا مُلِئَتْ ظُلْماً وَ جَوْراً، عَلَى فَتْرَةٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ، كَمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله بُعِثَ

عَلٰی فَتْرَةٍ مِنَ الرُّسُلِ.

۲۱۔ ابوحمزہ سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کیا آپ صاحب الامر ہیں فرمایا نہیں، میں نے کہا آپ کے فرزند ہیں فرمایا نہیں، میں نے کہا کیا آپ کے پوتے ہیں فرمایا نہیں، میں نے کہا کیا آپ کے پرپوتے ہیں فرمایا نہیں، میں نے کہا پھر وہ کون ہیں، فرمایا۔ وہ وہ ہیں جو زمین کو عدل و داد سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی وہ سب اماموں کے بعد ہوں گے جس طرح حضرت رسولؐ خدا سب رسولوں کے بعد ہوئے۔

۲۲ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيِّ، عَنْ وَهْبِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الرَّبِيعِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: «فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ» قَالَتْ: فَقَالَ: إِمَامٌ يَخْنِسُ سَنَةَ سِتِّينَ وَ مِائَتَيْنِ، ثُمَّ يَظْهَرُ كَالشِّهَابِ يَتَوَقَّدُ فِي اللَّيْلَةِ الظَّلْمَاءِ، فَإِنْ أَدْرَكْتِ زَمَانَهُ قَرَّتْ عَيْنُكِ.

۲۲۔ اُم ہانی خواہر امیرالمومنین سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا، قسم کھاتا ہوں، آخر ہمسایہ پنہاں کی۔ امام نے فرمایا۔ وہ ۲۶۰ھ (جو سن وفات امام حسن عسکری علیہ السلام ہے) اس شہاب ثاقب کی طرح ظاہر ہوں گے جو اندھیری رات میں چمکے، پس اگر تم ان کا زمانہ پاؤگی تو تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی۔

۲۳ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الرَّبِيعِ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ: لَقِيتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ عليه السلام فَسَأَلْتُهُ، عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ «فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ» قَالَ: الْخُنَّسُ إِمَامٌ يَخْنِسُ فِي زَمَانِهِ عِنْدَ انْقِطَاعٍ مِنْ عِلْمِهِ عِنْدَ النَّاسِ سَنَةَ سِتِّينَ وَمِائَتَيْنِ ثُمَّ يَبْدُو كَالشِّهَابِ الْوَاقِدِ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ، فَإِنْ أَدْرَكْتِ ذٰلِكَ قَرَّتْ عَيْنُكِ.

۲۳۔ اُم ہانی خواہر امیرالمومنین سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا قسم کھاتا ہوں آخر ہمسایہ پنہاں کی، امام نے فرمایا۔ وہ ۲۶۰ھ (جو سن وفات امام حسن عسکری علیہ السلام ہے) اس شہاب ثاقب کی طرح ظاہر ہوں گے جو اندھیری رات میں چمکے۔ پس اگر تم اس زمانہ پاؤگی تو تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی۔

۲۴ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الثَّالِثِ عليه السلام قَالَ: إِذَا رُفِعَ عَلَمُكُمْ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِكُمْ فَتَوَقَّعُوا الْفَرَجَ مِنْ تَحْتِ أَقْدَامِكُمْ.

۲۴۔ امام علی نقی علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب تمہارا امام تمہارے درمیان سے اٹھ جائے تو کشادگی تمہارے قدموں کے درمیان ہوگی یعنی تمہیں ظالموں کے شر سے نجات مل جائے گی۔

۲۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَعْدِبْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام ، إِنِّي أَرْجُو أَنْ تَكُونَ صَاحِبَ هٰذَا الْأَمْرِ وَ أَنْ يَسُوقَهُ اللهُ إِلَيْكَ بِغَيْرِ سَيْفٍ ، فَقَدْ بُويِعَ لَكَ وَضُرِبَتِ الدَّرَاهِمُ بِاسْمِكَ، فَقَالَ: مَامِنَّا أَحَدٌ اخْتَلَفَتْ إِلَيْهِ الْكُتُبُ وَأُشِيرَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ وَ سُئِلَ عَنِ الْمَسَائِلِ وَ حُمِلَتْ إِلَيْهِ الْأَمْوَالُ إِلَّا اغْتِيلَ[1] أَوْمَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ، حَتَّى يَبْعَثَ اللهُ لِهٰذَا الْأَمْرِ غُلَاماً مِنَّا، خَفِيَّ الْوِلَادَةِ وَالْمَنْشَأِ، غَيْرَ خَفِيٍّ فِي نَسَبِهِ.

۲۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا، میں امید کرتا ہوں کہ تم صاحب الامر ہو اور یہ امر امامت تمہارے پاس بغیر شمشیر زنی آیا ہے آپ کی بیعت ولی عہدی بھی ہوگی اور آپ کے نام کا سکہ بھی بن گیا۔ حضرت نے فرمایا۔ ہم میں سے کوئی امام ایسا نہیں ہوا کہ جس سے مومنین نے خط وکتابت کی ہو انگلیوں سے اس کی طرف اشارہ ہوا ہو مسائل اس سے دریافت کئے گئے ہوں اور اموال اس کی طرف بھیجے گئے ہوں مگر یہ کہ اس کو یا زہر دیا گیا ہے یا وہ اپنے فرش پر مرا ہے یہاں تک کہ خدا اس امر امامت کے لئے ہم میں سے ایک لڑکے کو بھیجے گا جس کی ولادت اور پرورش خفیہ طور سے ہوگی اور اس کا نسب غیر خفی ہوگا۔

۲۶۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ ، عَنْ جَعْفَرِبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ هِلَالٍ الْكِنْدِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ إِنَّ شِيعَتَكَ بِالْعِرَاقِ كَثِيرَةٌ وَاللهِ مَا فِي أَهْلِ بَيْتِكَ مِثْلُكَ ، فَكَيْفَ لَاتَخْرُجُ ؟ قَالَ : فَقَالَ : يَا عَبْدَاللهِ بْنَ عَطَاءٍ ! قَدْ أَخَذْتَ تَفْرُشُ أُذُنَيْكَ لِلنَّوْكَىٰ إِي وَاللهِ مَاأَنَا بِصَاحِبِكُمْ ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: فَمَنْ صَاحِبُنَا؟ قَالَ: انْظُرُوا مَنْ عَمِيَ عَلَى النَّاسِ وِلَادَتُهُ، فَذَاكَ صَاحِبُكُمْ، إِنَّهُ لَيْسَ مِنَّا أَحَدٌ يُشَارُ إِلَيْهِ بِالْإِصْبَعِ وَ يُمْضَغُ بِالْأَلْسُنِ إِلَّا مَاتَ غَيْظاً أَوْرَغِمَ أَنْفُهُ.

۲۶۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا آپ کے شیعہ عراق میں بکثرت ہیں آپ بنی امیہ پر خروج کیوں نہیں کرتے۔ آپ کے خاندان میں آپ جیسا کوئی نہیں، فرمایا۔ اے عبداللہ بیوقوفوں کی بات پر کان لگاتے ہو خدا کی قسم میں صاحب الامر نہیں ہوں۔ میں نے کہا پھر ہمارا صاحب الامر کون ہے۔ فرمایا۔ دیکھو جس کی ولادت لوگوں سے پوشیدہ رہے وہ تمہارا صاحب الامر ہے ہم میں سے کوئی امام ایسا نہ ہوگا جس کی طرف انگلی سے اشارہ کیا گیا ہو یا

لوگوں کی زبان پر اس کا ذکر ہو مگر یہ کہ یا تو وہ غم و غصہ کھا کر مرا یا ذلت و خواری کے ساتھ۔

۲۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ؛ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ؛ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : يَقُومُ الْقَائِمُ وَ لَيْسَ لِأَحَدٍ فِي عُنُقِهِ عَهْدٌ وَلَا عَقْدٌ وَلَا بَيْعَةٌ .

۲۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب ظہور قائم آل محمدؐ ہوگا تو کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جس کی گردن میں اس کا عہد، عقد یا بیعت نہ ہو۔

۲۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْعَطَّارِ ؛ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنْ مَنْصُورٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ : إِذَا أَصْبَحْتُ وَأَمْسَيْتُ لَا أَرىٰ إِمَاماً أَئْتَمُّ بِهِ مَا أَصْنَعُ ؟ قَالَ : فَأَحِبَّ مَنْ كُنْتَ تُحِبُّ وَ أَبْغِضْ مَنْ كُنْتَ تُبْغِضُ حَتّىٰ يُظْهِرَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ .

۲۸۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں صبح و شام انتظار میں بسر کر رہا ہوں لیکن امام کو نہیں پاتا کہ ان کی اقتدا کروں۔ پس میں کیا کروں فرمایا جس سے محبت کر رہے ہو (یعنی آئمہ اہلبیتؑ) کیے جاؤ اور جس سے بغض رکھتے ہو (آئمہ ضلالت) تو رکھتے جاؤ یہاں تک کہ خدا صاحب الامر کو ظاہر کرے۔

۲۹۔ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ هِلَالٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عِيسىٰ ؛ عَنْ خَالِدِ بْنِ نَجِيحٍ ؛ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : لَابُدَّ لِلْغُلَامِ مِنْ غَيْبَةٍ ؛ قُلْتُ : وَلِمَ ؟ قَالَ : يَخَافُ - وَ أَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلىٰ بَطْنِهِ - وَ هُوَ الْمُنْتَظَرُ وَ هُوَ الَّذِي يَشُكُّ النَّاسُ فِي وِلَادَتِهِ ؛ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ : حَمْلٌ ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ : مَاتَ أَبُوهُ وَلَمْ يُخَلِّفْ ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ : وُلِدَ قَبْلَ مَوْتِ أَبِيهِ بِسَنَتَيْنِ قَالَ زُرَارَةُ : فَقُلْتُ : وَ مَا تَأْمُرُنِي لَوْ أَدْرَكْتُ ذٰلِكَ الزَّمَانَ ؟ قَالَ : ادْعُ اللهَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ : «اللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي نَفْسَكَ ، فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي نَفْسَكَ ، لَمْ أَعْرِفْكَ ؛ اللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي نَبِيَّكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي نَبِيَّكَ ، لَمْ أَعْرِفْهُ قَطُّ ؛ اللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي حُجَّتَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ عَنْ دِينِي» قَالَ أَحْمَدُ بْنُ الْهِلَالِ : سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ مُنْذُ سِتٍّ وَخَمْسِينَ سَنَةً .

۲۹۔ راوی کہتا ہے فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک لڑکے کا غائب ہونا ضروری ہے میں نے کہا یہ کیوں

فرمایا۔ ظالم بادشاہ کے خوف قتل سے وہ منتظر ہوگا اور اس کی ولادت میں لوگوں کو شک ہوگا کوئی کہے گا حمل میں ہے کوئی کہے گا اس کا باپ لاولد مرا، کوئی کہے گا باپ کے مرنے سے دو سال پہلے پیدا ہوا۔ زرارہ نے کہا پھر ہمارے لئے کیا حکم ہے فرمایا۔ اگر تم وہ زمانہ پالو تو خدا سے اس طرح دعا کرنا، خدا مجھے اپنی ذات کی معرفت دے اگر نہ دی تو مجھے تیری معرفت حاصل نہ ہوگی خدایا مجھے اپنے نبی کی معرفت دے اگر نہ دی تو میں ان کو کبھی نہ پہچانوں گا۔ خدایا مجھے حضرت حجت کی معرفت دے اگر نہ دی میں اپنے دین سے گمراہ ہو جاؤں گا احمد بن حلال کہتے ہیں میں نے اس حدیث کو ۵۶ سال تک زرارہ سے سنا۔

۳۰ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ حَسَّانٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ ؛ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ » قَالَ : إِنَّ مِنَّا إِمَاماً مُظَفَّراً مُسْتَتِراً ؛ فَإِذَا أَرَادَ اللهُ عَزَّ ذِكْرُهُ إِظْهَارَ أَمْرِهِ نَكَتَ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةً فَظَهَرَ فَقَامَ بِأَمْرِ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَىٰ.

مدثر ۸/۷۴

۳۰۔ آیہ واذا نقر الناقور کے متعلق فرمایا بے شک ہم میں ایک امام غائب مظفر و منصور ہوگا جب خدا کو اس کا ظاہر کرنا منظور ہوگا تو وہ اس کے دل میں ایک نکتہ پیدا کر دے گا اس کے بعد وہ ظاہر ہوگا اور امر خدا کو قائم کرے گا۔

۳۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ؛ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَرَجِ قَالَ : كَتَبَ إِلَيَّ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : إِذَا غَضِبَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَىٰ عَلَىٰ خَلْقِهِ نَحَّانَا عَنْ جِوَارِهِمْ .

۳۱۔ راوی کہتا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے لکھا۔ جب خدا اپنی مخلوق پر غضبناک ہوتا ہے تو ہم کو اس کے پڑوس سے ہٹا لیتا ہے۔

اُناسیواں باب

اس چیز کا بیان جو امر امامت میں محق و مبطل کے درمیان فیصلہ کرنیوالی ہے

(بَابُ) ۷۹

مَا يُفْصَلُ بِهِ بَيْنَ دَعْوَى الْمُحِقِّ وَالْمُبْطِلِ فِي أَمْرِ الْإِمَامَةِ

١ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ ؛ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ؛ عَنْ سَلَّامِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، وَ مُحَمَّدُ ابْنُ الْحَسَنِ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَأَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ حَسَّانٍ جَمِيعاً

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ سَلاَّمِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْهَاشِمِيِّ ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ : وَ قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : بَعَثَ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ رَجُلاً مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ يُقَالُ لَهُ : خِدَاشٌ إِلَى أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَ قَالاَ لَهُ : إِنَّا نَبْعَثُكَ إِلَى رَجُلٍ طَالَ مَا كُنَّا نَعْرِفُهُ وَ أَهْلَ بَيْتِهِ بِالسِّحْرِ وَ الْكِهَانَةِ وَأَنْتَ أَوْثَقُ مَنْ بِحَضْرَتِنَا مِنْ أَنْفُسِنَا مِنْ أَنْ تَمْتَنِعَ مِنْ ذٰلِكَ مِنْهُ وَأَنْ تُحَاجَّهُ لَنَا حَتَّى تَقِفَهُ(١) عَلَى أَمْرٍ مَعْلُومٍ وَاعْلَمْ أَنَّهُ أَعْظَمُ النَّاسِ دَعْوَى فَلاَ يَكْسِرَنَّكَ ذٰلِكَ عَنْهُ وَمِنَ الْأَبْوَابِ الَّتِي يَخْدَعُ النَّاسَ بِهَا الطَّعَامُ وَ الشَّرَابُ وَ الْعَسَلُ وَ الدُّهْنُ وَ أَنْ يُخَالِيَ الرَّجُلَ فَلاَ تَأْكُلْ لَهُ طَعَاماً وَلاَ تَشْرَبْ لَهُ شَرَاباً وَلاَ تَمَسَّ لَهُ عَسَلاً وَلاَ دُهْناً وَلاَ تَخْلُ مَعَهُ وَ احْذَرْ هٰذَا كُلَّهُ مِنْهُ وَ انْطَلِقْ عَلَى بَرَكَةِ اللهِ فَإِذَا رَأَيْتَهُ فَاقْرَأْ آيَةَ السُّخْرَةِ وَ تَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ كَيْدِهِ وَ كَيْدِ الشَّيْطَانِ ، فَإِذَا جَلَسْتَ إِلَيْهِ فَلاَ تُمَكِّنْهُ مِنْ بَصَرِكَ كُلِّهِ وَلاَ تَسْتَأْنِسْ بِهِ ، ثُمَّ قُلْ لَهُ : إِنَّ أَخَوَيْكَ فِي الدِّينِ وَابْنَيْ عَمِّكَ فِي الْقَرَابَةِ يُنَاشِدَانِكَ الْقَطِيعَةَ وَ يَقُولاَنِ لَكَ : أَمَا تَعْلَمُ أَنَّا تَرَكْنَا النَّاسَ لَكَ وَ خَالَفْنَا عَشَائِرَنَا فِيكَ مُنْذُ قَبَضَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله فَلَمَّا نِلْتَ أَدْنَى مَنَالٍ ، ضَيَّعْتَ حُرْمَتَنَا وَ قَطَعْتَ رَجَاءَنَا ، ثُمَّ قَدْ رَأَيْتَ أَفْعَالَنَا فِيكَ وَقُدْرَتَنَا عَلَى النَّأْيِ عَنْكَ وَسِعَةِ الْبِلاَدِ دُونَكَ وَ أَنَّ مَنْ كَانَ يَصْرِفُكَ عَنَّا وَعَنْ صِلَتِنَا كَانَ أَقَلَّ لَكَ نَفْعاً وَأَضْعَفَ عَنْكَ دَفْعاً مِنَّا ، وَقَدْ وَضَحَ الصُّبْحُ لِذِي عَيْنَيْنِ وَقَدْ بَلَغَنَا عَنْكَ انْتِهَاكٌ لَنَا وَ دُعَاءٌ عَلَيْنَا ، فَمَا الَّذِي يَحْمِلُكَ عَلَى ذٰلِكَ ؟! فَقَدْ كُنَّا نَرَى أَنَّكَ أَشْجَعُ فُرْسَانِ الْعَرَبِ ، أَتَتَّخِذُ اللَّعْنَ لَنَا دِيناً وَ تَرَى أَنَّ ذٰلِكَ يَكْسِرُنَا عَنْكَ ، فَلَمَّا أَتَى خِدَاشٌ أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام صَنَعَ مَا أَمَرَاهُ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِ عَلِيٌّ عليه السلام وَ هُوَ يُنَاجِي نَفْسَهُ ـ ضَحِكَ وَ قَالَ : هٰهُنَا يَا أَخَا عَبْدِ قَيْسٍ ـ وَ أَشَارَ لَهُ إِلَى مَجْلِسٍ قَرِيبٍ مِنْهُ ـ فَقَالَ : مَا أَوْسَعَ الْمَكَانَ ، أُرِيدُ أَنْ أُؤَدِّيَ إِلَيْكَ رِسَالَةً ، قَالَ : بَلْ تَطْعَمُ وَ تَشْرَبُ وَ تَحُلُّ ثِيَابَكَ وَ تَدَّهِنُ ثُمَّ تُؤَدِّي رِسَالَتَكَ قُمْ يَا قَنْبَرُ ! فَأَنْزِلْهُ ، قَالَ : مَا بِي إِلَى شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْتَ حَاجَةٌ ، قَالَ : فَأَخْلُو بِكَ ؟ قَالَ : كُلُّ سِرٍّ لِي عَلاَنِيَةٌ ، قَالَ : فَأَنْشُدُكَ بِاللهِ الَّذِي هُوَ أَقْرَبُ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ ، الْحَائِلُ بَيْنَكَ وَ بَيْنَ قَلْبِكَ الَّذِي يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ ، أَتَقَدَّمَ إِلَيْكَ الزُّبَيْرُ بِمَا عَرَضْتُ عَلَيْكَ ؟ قَالَ : اللّٰهُمَّ نَعَمْ ، قَالَ : لَوْ كَتَمْتَ بَعْدَ مَا سَأَلْتُكَ مَا ارْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ، فَأَنْشُدُكَ اللهَ هَلْ عَلَّمَكَ كَلاَماً تَقُولُهُ إِذَا أَتَيْتَنِي ؟ قَالَ : اللّٰهُمَّ نَعَمْ ، قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام : آيَةَ السُّخْرَةِ ؟ قَالَ : نَعَمْ قَالَ : فَاقْرَأْهَا فَقَرَأَهَا وَ جَعَلَ عَلِيٌّ عليه السلام يُكَرِّرُهَا وَ يُرَدِّدُهَا وَ يَفْتَحُ عَلَيْهِ إِذَا أَخْطَأَ حَتَّى إِذَا قَرَأَهَا سَبْعِينَ مَرَّةً قَالَ

الرَّجُلُ : مٰا يَرىٰ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَمْرَهُ بِتَرَدُّدِهٰا سَبْعِينَ مَرَّةً، ثُمَّ قٰالَ لَهُ : أَتَجِدُ قَلْبَكَ اطْمَأَنَّ ؟ قٰالَ : إِي ــ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ــ قٰالَ: فَمٰا قٰالاٰ لَكَ ؟ فَأَخْبَرَهُ ، فَقٰالَ: قُلْ لَهُمٰا : كَفىٰ بِمَنْطِقِكُمٰا حُجَّةً عَلَيْكُمٰا وَ لٰكِنَّ اللهَ لاٰ يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰالِمِينَ، زَعَمْتُمٰا أَنَّكُمٰا أَخَوٰايَ فِي الدِّينِ وَابْنٰا عَمِّي فِي النَّسَبِ، فَأَمَّا النَّسَبُ فَلاٰ اُنْكِرُهُ ــ وَ إِنْ كٰانَ النَّسَبُ مَقْطُوعاً إِلاّٰ مٰا وَصَلَهُ اللهُ بِالْإِسْلاٰمِ ــ وَأَمّٰا قَوْلُكُمٰا: إِنَّكُمٰا أَخَوٰايَ فِي الدِّينِ ، فَإِنْ كُنْتُمٰا صٰادِقَيْنِ فَقَدْ فٰارَقْتُمٰا كِتٰابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَصَيْتُمٰا أَمْرَهُ بِأَفْعٰالِكُمٰا فِي أَخِيكُمٰا فِي الدِّينِ وَ إِلاّٰ فَقَدْ كَذَبْتُمٰا وَ افْتَرَيْتُمٰا بِادِّعٰائِكُمٰا أَنَّكُمٰا أَخَوٰايَ فِي الدِّينِ وَ أَمّٰا مُفٰارَقَتُكُمَا النّٰاسَ مُنْذُ قَبَضَ اللهُ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله وسلم فَإِنْ كُنْتُمٰا فٰارَقْتُمٰاهُمْ بِحَقٍّ فَقَدْ نَقَضْتُمٰا ذٰلِكَ الْحَقَّ بِفِرٰاقِكُمٰا إِيّٰايَ أَخِيراً وَ إِنْ فٰارَقْتُمٰاهُمْ بِبٰاطِلٍ فَقَدْ وَقَعَ إِثْمُ ذٰلِكَ الْبٰاطِلِ عَلَيْكُمٰا مَعَ الْحَدَثِ الَّذِي أَحْدَثْتُمٰا ، مَعَ أَنَّ صَفْقَتَكُمٰا بِمُفٰارَقَتِكُمَا النّٰاسَ لَمْ تَكُنْ إِلاّٰ لِطَمَعِ الدُّنْيٰا زَعَمْتُمٰا وَ ذٰلِكَ قَوْلُكُمٰا ؛ فَقَطَعْتَ رَجٰاءَنٰا، لاٰ تَعِيبٰانِ بِحَمْدِ اللهِ مِنْ دِينِي شَيْئاً وَ أَمَّا الَّذِي صَرَفَنِي عَنْ صِلَتِكُمٰا، فَالَّذِي صَرَفَكُمٰا عَنِ الْحَقِّ وَ حَمَلَكُمٰا عَلىٰ خَلْعِهِ مِنْ رِقٰابِكُمٰا كَمٰا يَخْلَعُ الْحَرُونُ لِجٰامَهُ وَ هُوَ اللهُ رَبِّي لاٰ اُشْرِكُ بِهِ شَيْئاً فَلاٰ تَقُولاٰ : أَقَلَّ نَفْعاً وَأَضْعَفَ دَفْعاً فَتَسْتَحِقّٰا اسْمَ الشِّرْكِ مَعَ النِّفٰاقِ وَأَمّٰا قَوْلُكُمٰا : إِنِّي أَشْجَعُ فُرْسٰانِ الْعَرَبِ وَ هَرَبُكُمٰا مِنْ لَعْنِي وَ دُعٰائِي ، فَإِنَّ لِكُلِّ مَوْقِفٍ عَمَلاً إِذَا اخْتَلَفَتِ الْأَسِنَّةُ وَمٰاجَتْ لُبُودُ الْخَيْلِ وَ مَلَأَ سَحَرٰاكُمٰا أَجْوٰافَكُمٰا ، فَثَمَّ يَكْفِينِيَ اللهُ بِكَمٰالِ الْقَلْبِ ؛ وَأَمّٰا إِذٰا أَبَيْتُمٰا بِأَنِّي أَدْعُواللهَ فَلاٰ تَجْزَعٰا مِنْ أَنْ يَدْعُوَعَلَيْكُمٰا رَجُلٌ سٰاحِرٌ مِنْ قَوْمٍ سَحَرَةٍ زَعَمْتُمٰا ؛ اَللّٰهُمَّ أَقْعِصِ الزُّبَيْرَ بِشَرِّ قِتْلَةٍ وَ اسْفِكْ دَمَهُ عَلىٰ ضَلاٰلَةٍ وَ عَرِّفْ طَلْحَةَ الْمَذَلَّةَ وَ ادَّخِرْ لَهُمٰا فِي الْآخِرَةِ شَرّاً مِنْ ذٰلِكَ ، إِنْ كٰانٰا ظَلَمٰانِي وَ افْتَرَيٰا عَلَيَّ وَ كَتَمٰا شَهٰادَتَهُمٰا وَ عَصَيٰاكَ وَعَصَيٰا رَسُولَكَ فِيَّ ، قُلْ : آمِينَ ، قٰالَ خِدٰاشٌ : آمِينَ ، ثُمَّ قٰالَ خِدٰاشٌ لِنَفْسِهِ : وَاللهِ مٰا رَأَيْتُ لِحْيَةً قَطُّ أَبْيَنَ خَطَأً مِنْكَ ، حٰامِلَ حُجَّةٍ يَنْقُضُ بَعْضُهٰا بَعْضاً ، لَمْ يَجْعَلِ اللهُ لَهٰا مِسٰاكاً أَنٰا أَبْرَأُ إِلَى اللهِ مِنْهُمٰا، قٰالَ عَلِيٌّ عليه السلام : اِرْجِعْ إِلَيْهِمٰا وَ أَعْلِمْهُمٰا مٰا قُلْتُ ، قٰالَ : لاٰ وَاللهِ حَتّٰى تَسْأَلَ اللهَ أَنْ يَرُدَّنِي إِلَيْكَ عٰاجِلاً وَأَنْ يُوَفِّقَنِي لِرِضٰاهُ فِيكَ ، فَفَعَلَ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنِ انْصَرَفَ وَ قُتِلَ مَعَهُ يَوْمَ الْجَمَلِ رَحِمَهُ اللهُ.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خداش نامی ایک شخص کو طلحہ و زبیر نے امیر المومنین علیہ السلام کے پاس

بھیجا اور اس سے کہا کہ ہم تجھے ایک ایسے شخص کے پاس بھیج رہے ہیں جس کو اور جس کے خاندان کو ہم برسوں سے جانتے ہیں کہ وہ سحر وکہانت والے ہیں یعنی معاذ اللہ بڑے فریب دینے والے ہیں اور تو ہمارے لئے ہمارے نفسوں سے زیادہ معتمد ہے اظہار پیغام سے رکنا نہیں اور امر معلوم میں ہمارے دعویٰ کو قوی دلائل سے ثابت کر دینا اور آگاہ ہو کہ یہ شخص اثبات دعویٰ میں بہت بڑا آدمی ہے اس کی دلیلیں تجھے لاجواب نہ کر دیں اور جن چیزوں سے وہ لوگوں کا دل موہ لیتے ہیں اور دام فریب میں پھانستے ہیں وہ کھانا پلانا شہد چٹانا اور بدن وسر پر تیل ملوانا ہے اور خلوت میں میٹھی میٹھی باتیں کرنا ہے پس ان کے یہاں کوئی کھانا نہ کھانا، ان کے یہاں کا پانی نہ پینا، ان کے شہد و تیل کو ہاتھ نہ لگانا، ان سے خلوت نہ کرنا اور پوری پوری طرح ان سے بچے رہنا۔ اللہ کی برکت کے ساتھ جا جب ان کو دیکھنا تو یہ آیۂ سخرہ (سورہ اعراف)
شمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ (٥) پڑھنا۔ اور اللہ سے پناہ
مانگنا۔ ان کے اور شیطان کے مکر سے۔

جب تو ان کے پاس بیٹھے تو اپنی آنکھ سے اس کی عزت نہ کرنا اور اس سے مانوس نہ ہو جانا ان سے یوں کہنا کہ تمہارے اور دو چچا کے بیٹے ہیں از روئے قرابت اور قسم دیتے ہیں وہ تم کو اس بارے میں کہ تم ان سے قطع تعلق کرنے والے ہو اور وہ تم سے کہتے ہیں کہ کیا تم نہیں جانتے کہ ہم نے تمہاری خاطر ان لوگوں سے ترک تعلق کیا اور اپنے قبیلہ والوں سے مخالفت مول لی حضرت رسولؐ خدا کے انتقال کے بعد، لیکن تمہارا یہ حال ہے کہ جب تمہیں تھوڑی سی دولت مل گئی تو تم نے ہماری عزت وحرمت کو ضائع کر دیا اور ہماری امیدوں پر پانی پھیر دیا اور صورت یہ ہے کہ ہمارے افعال کو اپنے معاملہ میں دیکھ چکے ہیں کہ لوگوں سے ساز باز کر کے تم کو کتنا نقصان پہنچا ہے) اور ہم سے علیحدگی کی صورت میں تم نے ہماری قوت وطاقت کا اندازہ کر ہی لیا ہے۔

اور ہمارے شہروں کی وسعت تم سے زیادہ ہم تمہارے محکوم نہیں (جس شخص نے تمہاری توجہ ہماری طرف سے ہٹائی ہے ہم نے دیکھ لیا کہ وہ تمہیں کس قدر کم نقصان پہنچانے والا ہے اور ہمارا مقابلہ کرنے میں اس کی قوت کس قدر کم ہے۔

اور ہر آنکھ والے پر ہماری شوکت وقوت ظاہر ہو چکی ہے اور ہمیں یہ بھی پتہ چلا ہے کہ آپ ہماری ہتک وحرمت کرتے ہیں اور ہمارے لئے بددعا کرتے ہیں پس کس چیز نے آپ کو اس بات پر ابھارا ہے حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ عرب کے شہسواروں میں سب سے زیادہ بہادر ہیں کیا ہم پر لعن کرنا آپ دینداری جانتے ہیں اور کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ یہ لعن کرنا ہماری قوت کو توڑ دے گا۔

جب خداش امیر المومنین کے پاس آیا تو وہی کہا جو ان کے دونوں نے حکم دیا تھا جب امیر المومنین نے اس کی طرف دیکھا تو وہ اپنے ہونٹوں میں آہستہ آہستہ کچھ پڑھ رہا تھا (آیۂ سخرہ) حضرت ہنسے اور فرمایا۔ اے بھائی عبد قیس

یہاں آ، اور اپنے قریب کی جگہ کا اشارہ کیا۔ اس نے کہا موجودہ جگہ خاصی گنجائش کی ہے میں تو آپ کے پاس ایک پیغام پہنچانے آیا ہوں، فرمایا۔ ٹھیک لیکن کچھ کھا پیو، کپڑے اتارو تیل کی مالش کرو، پھر پیغام بھی پہنچا دینا۔ اے قنبر اُٹھ اور اسے مقام ضیافت میں لے چل، اس نے کہا اس کی مجھے ضرورت نہیں، فرمایا۔ خلوت میں چل کر بات کر، اس نے کہا کوئی پوشیدہ راز نہیں، کھلم کھلا بات ہے۔ فرمایا میں تجھے قسم دیتا ہوں اس ذات کی جو تیرے نفس سے زیادہ قریب ہے اور تیرے اور تیرے دل کے درمیان حائل ہے اور جو آنکھوں کی چوری اور دل کی چھپی ہوئی بات کو جانتا ہے بتا کیا زبیر تیرے پاس نہیں آئے تھے اور جو باتیں میں نے تجھ پر پیش کیں کیا وہ انھوں نے تجھ سے بیان نہیں کی تھیں اس نے کہا ضرور کی تھیں۔

فرمایا اگر میرے سوال کے بعد تو چھپاتا تو چشم زدن میں مر کے رہ جاتا اب میں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا جب تو میرے پاس آنے والا تھا تجھے زبیر نے وہ باتیں نہیں سکھائی تھیں جو تو نے بیان کیں اس نے کہا بے شک ایسا ہی ہے،

فرمایا۔ کیا آیت سخرہ بھی تعلیم دی تھی اس نے کہا اسے بار بار پڑھو، اور اس کی غلطی درست کی یہاں تک کہ اس نے ستر بار پڑھا اس نے کہا کیا وجہ ہے کہ امیر المومنین نے ستر بار پڑھوایا، حضرت نے فرمایا کیا تو اپنے قلب کو مطمئن پاتا ہے اس نے کہا ضرور قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔

فرمایا۔ اب بیان کر جو انھوں نے کہا۔ سن ان دونوں سے کہہ دینا کہ تمہاری گفتگو تمہارے اوپر حجت ہونے کو کافی ہے خدا ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔ تمہارا گمان ہے کہ تم دونوں میرے دینی بھائی ہو اور از روئے نسب میرے چچازاد بھائی ہو۔

رہا نسب کا معاملہ تو میں اس سے انکار نہیں کرتا۔ اگرچہ نسب کا سلسلہ قطع ہو جاتا ہے سوائے اس کے کہ اللہ اس کو بصورت اسلام باقی رکھے اور تم نے یہ جو کہا کہ تم دونوں دین میں میرے بھائی ہو تو اگر تم سچے ہو تو تم نے کتاب اللہ کو کیوں چھوڑا اور اس کے حکم کی نافرمانی کیوں کی اپنے افعال سے اپنے دینی بھائی کے متعلق، مگر یہ کہ تم دونوں جھوٹے ہو، اور تم نے افترا پردازی کی یہ کہہ کر کہ تم دونوں میرے دینی بھائی ہو اور آنحضرتؐ کے انتقال کے بعد جو تم نے لوگوں کو چھوڑا اور اگر یہ چھوڑنا حق پر تھا تو تم نے اپنے اس حق پر ہونے کو مجھ سے علیحدہ ہو کر توڑ دیا کیا یہ امر خیر تھا اور اگر تم کو چھوڑنا باطل پر تھا تو اس باطل کا گناہ تمہارے اوپر ہوا اور اس کے ساتھ یہ گناہ اور کیا کہ تم نے احداث فی الدین کیا پھر یہ کہ تم نے جو لوگوں کو چھوڑا اور میری طرف آئے تو محض طمع دنیا کے لئے تھا اور یہ تمہارے اس قول سے ظاہر ہے کہ آپ نے ہماری امیدوں کو منقطع کر دیا۔ یعنی جو حکومت کی امید تم نے مجھ سے ملنے میں رکھی تھی وہ پوری نہ ہوئی کیونکہ میں تمہاری حالت کو جانتا تھا۔

اور امر دین میں بحمد اللہ تم مجھ پر کوئی الزام عائد نہ کر سکے اب رہا یہ امر کہ میں نے تم سے قطع رحم کیوں کیا تو

اس کی وجہ یہ ہے کہ تم امرِ حق سے ہٹ گئے اور اس روگردانی کی بنا پر تم نے میری بیعت کو اپنی گردن سے اس طرح نکال پھینکا جیسے ایک سرکش گھوڑا اپنی لجام کو منہ سے نکال دے۔

میرا رب اللہ ہے میں نے کسی چیز کو اس کے ساتھ شریک قرار نہیں دیا، پس تم مت کہو یہ بات کہ مجھے کم نفع پہنچا اور دفاعی قوت کمزور رہی تم دونوں نفاق کے ساتھ مستحق شریک ہوئے۔

(یعنی تقسیم بیت المال میں میں نے حکم خدا کی خلاف ورزی نہیں کی اور کسی دوسرے کو اس کے حکم میں شریک نہیں بنایا بخلاف تمہارے کہ تم دوسرے کے حکم پر عمل کر کے مرتکب شرک و نفاق ہوتے ہو۔)

اور تمہارا یہ کہنا کہ میں اشجاع العرب ہوں اور تم میری لعن اور بد دعا سے بچنا چاہتے ہو تو جان لو کہ ہر مقام کے لئے ایک جداگانہ عمل ہوتا ہے جس وقت میدان جنگ میں سنانیں ٹکرا رہی ہوں اور گھوڑوں کی گردنوں کے بال کھڑے ہوں اور تمہارے پھیپھڑے پھولے ہوئے ہوں تو اس وقت خدا میرے قلب میں قوت دیتا ہے اور میں ڈٹ کر جنگ کرتا ہوں۔

لیکن جب تم نے امرِ حق کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تو پھر میں نے خدا سے دعا کی۔ پس اب اس شخص کی بد دعا سے گھبراتے کیوں ہو جو تمہارے گمان میں ایک مرد ساحر ہے اور جادوگروں کی قوم سے ہے۔

خدایا جلد ہلاک کر زبیر کو بدترین ہلاکت کے ساتھ اور گمراہی کی حالت میں اس کا خون بہا اور طلحہ کو ذلت کے ساتھ مار اور آخرت میں ان دونوں کو بدترین عذاب میں مبتلا کر، اگر ان دونوں نے مجھ پر ظلم کیا ہے اور مجھ پر افترا پردازی کی ہے اور میرے بارے میں ان دونوں نے اپنی گواہیوں کو چھپایا ہے اور تیری اور تیرے رسولؐ کی نافرمانی کی ہے ہیں میرے بارے خداش سے کہا۔ کہو آمین، اس نے آمین کہی اور اپنے دل میں کہنے لگا واللہ میں نے آپؑ سے زیادہ الزام ہٹانے والا نہیں دیکھا، آپؑ نے ان کی ایک ایک دلیل توڑ کر رکھ دی۔ میں ان دونوں سے برأت چاہتا ہوں حضرتؑ نے فرمایا۔ واپس جا اور جو میں نے کہا ہے وہ انھیں سنا دے۔ اس نے کہا۔ جب جاؤنگا جب آپ خدا سے یہ دعا کریں کہ وہ مجھے آپ کے پاس واپس لائے جلد اور مجھے توفیق دے کہ میں آپ کے بارے میں اس کی مرضی حاصل کروں۔ پس حضرتؑ نے دعا کی وہ گیا اور واپس آگیا اور جنگ جمل میں شہید ہوا۔ اللہ اس پر رحم کرے۔

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ؛ وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ جَمِيعاً ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ نَصْرِ بْنِ مُزَاحِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ جَرَّاحِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ : كُنْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ يَوْمَ النَّهْرَوَانِ، فَبَيْنَا عَلِيٌّ عليه السلام جَالِسٌ إِذْ جَاءَ فَارِسٌ فَقَالَ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَلِيُّ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ عليه السلام : وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مَالَكَ ـ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ ـ لَمْ تُسَلِّمْ عَلَيَّ بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ ؟ قَالَ : بَلَى سَاُخْبِرُكَ عَنْ ذٰلِكَ كُنْتُ إِذْ كُنْتَ

عَلَى الْحَقِّ بِصِفِّينَ فَلَمَّا حَكَّمْتَ الْحَكَمَيْنِ بَرِئْتُ مِنْكَ وَسَمَّيْتُكَ مُشْرِكاً فَأَصْبَحْتُ لَا أَدْرِي إِلَى أَيْنَ أَصْرِفُ وِلَايَتِي وَاللهِ لَأَنْ أَعْرِفَ هُدَاكَ مِنْ ضَلَالَتِكَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيهَا فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ عليه السلام: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ قِفْ مِنِّي قَرِيباً أُرِيكَ عَلَامَاتِ الْهُدَى مِنْ عَلَامَاتِ الضَّلَالَةِ، فَوَقَفَ الرَّجُلُ قَرِيباً مِنْهُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَقْبَلَ فَارِسٌ يَرْكُضُ حَتَّى أَتَى عَلِيّاً عليه السلام فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أَبْشِرْ بِالْفَتْحِ أَقَرَّ اللهُ عَيْنَكَ، قَدْ وَاللهِ قُتِلَ الْقَوْمُ أَجْمَعُونَ، فَقَالَ لَهُ: مِنْ دُونِ النَّهْرِ أَوْ مِنْ خَلْفِهِ؟ قَالَ: بَلْ مِنْ دُونِهِ، فَقَالَ: كَذَبْتَ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَ بَرَأَ النَّسَمَةَ لَا يَعْبُرُونَ أَبَداً حَتَّى يُقْتَلُوا، فَقَالَ الرَّجُلُ: فَازْدَدْتُ فِيهِ بَصِيرَةً، فَجَاءَ آخَرُ يَرْكُضُ عَلَى فَرَسٍ لَهُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَرَدَّ عَلَيْهِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مِثْلَ الَّذِي رَدَّ عَلَى صَاحِبِهِ، قَالَ الرَّجُلُ الشَّاكُّ: وَ هَمَمْتُ أَنْ أَحْمِلَ عَلَى عَلِيٍّ عليه السلام فَأَفْلِقَ هَامَتَهُ بِالسَّيْفِ ثُمَّ جَاءَ فَارِسَانِ يَرْكُضَانِ قَدْ أَعْرَقَا فَرَسَيْهِمَا فَقَالَا: أَقَرَّ اللهُ عَيْنَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أَبْشِرْ بِالْفَتْحِ قَدْ وَاللهِ قُتِلَ الْقَوْمُ أَجْمَعُونَ، فَقَالَ عَلِيٌّ عليه السلام أَمِنْ خَلْفِ النَّهْرِ أَوْ مِنْ دُونِهِ؟ قَالَا: لَا بَلْ مِنْ خَلْفِهِ، إِنَّهُمْ لَمَّا اقْتَحَمُوا خَيْلَهُمُ النَّهْرَوَانَ وَضَرَبَ الْمَاءُ لَبَّاتِ خُيُولِهِمْ رَجَعُوا فَأُصِيبُوا، فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام صَدَقْتُمَا، فَنَزَلَ الرَّجُلُ عَنْ فَرَسِهِ فَأَخَذَ بِيَدِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَ بِرِجْلِهِ فَقَبَّلَهُمَا، فَقَالَ عَلِيٌّ عليه السلام: هَذِهِ لَكَ آيَةٌ.

۲۔ رافع بن سلمہ سے مروی ہے کہ میں علیؑ بن ابی طالب کی خدمت میں یوم نہروان حاضر تھا پس جبکہ حضرت علیؑ بیٹھے ہوئے تھے ایک گھڑسوار آیا اور کہنے لگا السلام علیک یا علیؑ حضرت نے فرمایا۔ تیری ماں تیرے غم میں بیٹھے تو نے امیر المومنین کہہ کر سلام کیوں نہ کیا۔ اس نے کہا میں اس کی وجہ بتاتا ہوں آپ امیر المومنین اس وقت تھے جب تک آپ صفین میں حق پر لڑتے رہے مگر جب آپ حکمین (ابوموسیٰ اور عمرو بن عاص) کے فیصلہ پر راضی ہو گئے تو میں آپ سے الگ ہو گیا اور آپ کا نام میں نے مشرک رکھا پس اس وقت سے میں نہیں جانتا کہ کس کی محبت کی طرف لوٹوں میرے نزدیک دنیا و مافیہا کی ہر چیز سے زیادہ محبوب بہ نسبت آپ کی ضلالت کے، آپ کی ہدایت ہے حضرت نے فرمایا۔ تیری ماں تیرے ماتم میں بیٹھے میرے قریب آ، تاکہ میں تجھے علامات ہدایات کو دکھلاؤں وہ شخص حضرت کے قریب آ گیا۔ ناگاہ ایک شخص گھوڑے کو مہمیز کرتا آیا اور کہنے لگا یا امیر المومنین فتح کی بشارت ہو اور خدا آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرے واللہ تمام قوم قتل ہو گئی فرمایا۔ نہر کے اِس پار یا اُس پار، اُس نے کہا اس پار، فرمایا تو جھوٹا ہے قسم خدا کی جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور ہواؤں کو چلایا، وہ ہرگز نہر کو عبور نہ کریں گے کہ وہ قتل ہو جائیں اس پہلے شخص نے کہا چلو یہ اچھا موقع حضرت کی صداقت جانچنے کا ملا، کچھ دیر بعد ایک شخص اور گھوڑا کدا تا آیا اور اس نے بھی ایسا بیان کیا۔ حضرت نے اس کے متعلق

کبھی وہی فرمایا۔ اس تنگ کرنے والے آدمی نے کہا۔ میں نے ارادہ کیا کہ میں علیؑ پر حملہ کر کے ان کا سر تلوار سے جدا کر دوں۔
پھر دو سوار گھوڑے کداتے آئے ان کے دونوں گھوڑے پسینے پسینے ہو رہے تھے انھوں نے کہا اے امیرالمومنین اللہ آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈا رکھے واللہ تمام قوم قتل ہو گئی حضرت نے فرمایا نہر کے اس پار یا اس پار، انھوں نے جواب میں کہا اس پار، جب انھوں نے نہر میں اپنے گھوڑے ڈالے اور پانی ان کے گھوڑوں کے سینوں تک آگیا تو پلٹ پڑے اور مصیبت میں مبتلا ہوتے امیرالمومنین نے فرمایا تم نے سچ کہا۔ پس وہ شخص گھوڑے سے اترا اور حضرت کے ہاتھ اور پیر کو بوسہ دیا، حضرت نے فرمایا تیرے لئے ہماری صداقت کا یہی نشان ہے۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ مُحَمَّدِبْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ الْقَاسِمِ الْعِجْلِيِّ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ يَحْيَى الْمَعْرُوفِ بِكُرْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ خُدَاهِي ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ هَاشِمٍ ، عَنْ عَبْدِالْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍو الْخَثْعَمِيِّ ، عَنْ حَبَابَةَ الْوَالِبِيَّةِ قَالَتْ : رَأَيْتُ أَمِيرَ ـ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي شُرْطَةِ الْخَمِيسِ وَ مَعَهُ دِرَّةٌ لَهَا سَبَابَتَانِ يَضْرِبُ بِهَا بَيَّاعِي الْجِرِّيِّ وَالْمَارْمَاهِيِّ وَالزِّمَّارِ وَ يَقُولُ لَهُمْ : يَا بَيَّاعِي مُسُوخِ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَ جُنْدِ بَنِي مَرْوَانَ ، فَقَامَ إِلَيْهِ فُرَاتُ بْنُ أَحْنَفَ فَقَالَ : يَا أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ وَ مَا جُنْدُ بَنِي مَرْوَانَ ؟ قَالَ : فَقَالَ لَهُ : أَقْوَامٌ حَلَقُوا اللِّحَى وَ فَتَلُوا الشَّوَارِبَ فَمُسِخُوا فَلَمْ أَرَ نَاطِقاً أَحْسَنَ نُطْقاً مِنْهُ ، ثُمَّ اتَّبَعْتُهُ فَلَمْ أَزَلْ أَقْفُو أَثَرَهُ حَتَّى قَعَدَ فِي رَحَبَةِ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ لَهُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا دَلَالَةُ الْإِمَامَةِ يَرْحَمُكَ اللهُ ؟ قَالَتْ : فَقَالَ ائْتِينِي بِتِلْكَ الْحَصَاةِ وَ أَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى حَصَاةٍ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَطَبَعَ لِي فِيهَا بِخَاتَمِهِ ، ثُمَّ قَالَ لِي : يَا حَبَابَةُ ! إِذَا ادَّعَى مُدَّعٍ الْإِمَامَةَ فَقَدَرَ أَنْ يَطْبَعَ كَمَا رَأَيْتِ ، فَاعْلَمِي أَنَّهُ إِمَامٌ مُفْتَرَضُ الطَّاعَةِ وَالْإِمَامُ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ شَيْءٌ يُرِيدُهُ ، قَالَتْ : ثُمَّ انْصَرَفْتُ حَتَّى قُبِضَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَجِئْتُ إِلَى الْحَسَنِ عليه السلام وَ هُوَ فِي مَجْلِسِ أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَالنَّاسُ يَسْأَلُونَهُ فَقَالَ : يَا حَبَابَةُ الْوَالِبِيَّةُ ! فَقُلْتُ : نَعَمْ يَا مَوْلَايَ ! فَقَالَ : هَاتِي مَا مَعَكِ قَالَتْ: فَأَعْطَيْتُهُ فَطَبَعَ فِيهَا كَمَا طَبَعَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ، قَالَتْ : ثُمَّ أَتَيْتُ الْحُسَيْنَ عليه السلام وَ هُوَ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَرَّبَ وَ رَحَّبَ ، ثُمَّ قَالَ لِي : إِنَّ فِي الدَّلَالَةِ دَلِيلاً عَلَى مَا تُرِيدِينَ أَفَتُرِيدِينَ دَلَالَةَ الْإِمَامَةِ ؟ فَقُلْتُ : نَعَمْ يَا سَيِّدِي ! فَقَالَ : هَاتِي مَا مَعَكِ ، فَنَاوَلْتُهُ الْحَصَاةَ فَطَبَعَ لِي فِيهَا ، قَالَتْ : ثُمَّ أَتَيْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليه السلام وَ قَدْ بَلَغَ بِيَ الْكِبَرُ إِلَى أَنْ أُرْعِشْتُ وَ أَنَا أَعُدُّ يَوْمَئِذٍ مِائَةً وَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً فَرَأَيْتُهُ رَاكِعاً وَ سَاجِداً وَ

مَشْغُولاً بِالْعِبَادَةِ فَيَئِسْتُ مِنَ الدَّلاَلَةِ ، فَأَوْمَأَ إِلَيَّ بِالسَّبَّابَةِ فَعَادَ إِلَيَّ شَبَابِي ، قَالَتْ : فَقُلْتُ : يَا سَيِّدِي ! كَمْ مَضَى مِنَ الدُّنْيَا وَكَمْ بَقِيَ ؟ فَقَالَ : أَمَّا مَا مَضَى فَنَعَمْ وَأَمَّا مَا بَقِيَ فَلاَ ، قَالَتْ : ثُمَّ قَالَ لِي : هَاتِي مَا مَعَكِ فَأَعْطَيْتُهُ الْحَصَاةَ فَطَبَعَ لِي فِيهَا ، ثُمَّ أَتَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام فَطَبَعَ لِي فِيهَا ، ثُمَّ أَتَيْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام فَطَبَعَ لِي فِيهَا ، ثُمَّ أَتَيْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام فَطَبَعَ لِي فِيهَا ، ثُمَّ أَتَيْتُ الرِّضَا عليه السلام فَطَبَعَ لِي فِيهَا .

وَ عَاشَتْ حَبَابَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ تِسْعَةَ أَشْهُرٍ عَلَى مَا ذَكَرَهُ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ .

٣۔ حبابہ سے مروی ہے کہ میں نے امیر المومنین علی علیہ السلام کو دیکھا کہ لشکر کے سپاہیوں کے ساتھ ہیں اور آپ کے ہاتھ میں دو سرا الاکوڑا ہے اور آپ جری مار ماہی اور زمار (بے سین والی مچھلیاں) فروخت کرنے والوں سے فرما رہے ہیں (اے بنی اسرائیل کے مسوخات بیچنے والو) اے بنی مروان کے لشکریو! فرات بن احنف نے پوچھا اے امیر المومنین بنی مروان کا لشکر کیا؟ فرمایا۔ مراد وہ لوگ ہیں جو ڈاڑھی منڈاتے ہیں اور مونچھوں پر بل دیتے ہیں پس وہ لوگ صورت کے لحاظ سے مسخ ہو گئے (مروان کے لشکر میں ایسے ہی لوگ تھے) میں نے دیکھا کہ حضرت علی سے بہتر از روئے نطق کوئی نہیں، پھر میں حضرت کے پیچھے لگی رہی، جب حضرت مسجد کے چبوترے پر بیٹھے تو میں نے کہا اے امیر المومنین دلالت امامت کیا ہے؟ فرمایا یہ کنکری اٹھالا اور اپنے ہاتھ سے ایک کنکری کی طرف اشارہ کیا حضرت نے اس پر مہر لگائی وہ پتھروں میں بیٹھ گئی۔ پھر فرمایا۔ اے حبابہ کوئی مدعی امامت ہو تو اس سے کہو کہ اس پتھر پر مہر لگا دے جیسے میں نے مہر لگا دی ہے اگر لگا دے تو سمجھنا کہ وہ امام ہے۔

اور مفترض الطاعت ہے اور امام جس چیز کا ارادہ کرتا ہے وہ شے اس سے پوشیدہ نہیں رہتی، حبابہ کہتی ہے میں حضرت کے انتقال کے بعد امام حسنؑ کے پاس آئی آپ امیر المومنین کی جگہ بیٹھے تھے اور لوگ آپ سے سوال کر رہے تھے مجھ سے فرمایا۔ اے حبابہ لا جو تیرے پاس ہے میں نے وہ پتھر کا ٹکڑا دے دیا۔ حضرت نے اس پر اسی طرح مہر لگا دی جس امیر المومنین نے لگائی تھی پھر میں امام حسن کے بعد امام حسینؑ کی خدمت میں آئی، آپ اس وقت مسجد نبوی میں تھے پس حضرت نے مجھے اپنے پاس بلایا اور مرحبا کہا۔ پھر فرمایا جو میں نے ارادہ کیا ہے اس کی دلالت میں ایک دلیل ہے کیا تیرا ارادہ دلیل امامت معلوم کرنے کا نہیں؟ میں نے کہا ضرور میرے سید و مولا! فرمایا جو تیرے پاس ہے میں نے وہی پتھری نکال کر دی۔ آپ نے اس پر مہر لگا دی پھر میں علی بن الحسین کے پاس آئی اور اب بڑھاپے کی وجہ سے رعشہ تھا اور میری عمر ایک سو تیرہ برس کی ہو گئی تھی میں نے امام علیہ السلام کو رکوع اور سجود اور عبادت میں مشغول پایا۔ پس میں دلالت سے مایوس ہوئی حضرت نے انگشت شہادت سے اشارہ کیا۔ پس میرا شباب لوٹ آیا۔ میں نے کہا میرے آقا میری عمر کتنی گذر گئی اور کتنی باقی ہے فرمایا۔ گذری کو بتا دوں گا باقی کو نہیں بتاؤں گا۔

پھر فرمایا۔ جو تیرے پاس ہے وہ لا۔ میں نے وہ پتھر دیا آپ نے اس پر مہر لگا دی، پھر میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں آئی۔ آپؑ نے بھی مہر لگا دی، پھر میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آئی انھوں نے بھی مہر لگا دی پھر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس آئی انھوں نے بھی مہر لگا دی، پھر امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں آئی انھوں نے بھی مہر لگا دی اس کے بعد جیسا کہ محمد بن ہاشم نے ذکر کیا ہے حبابہ نو ماہ تک اور زندہ رہی۔

٤۔ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِاللهِ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّخَعِيِّ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ دَاوُدَ ابْنِ الْقَاسِمِ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام فَاسْتُؤْذِنَ لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ عَلَيْهِ، فَدَخَلَ رَجُلٌ عَبْلٌ، طَوِيلٌ، جَسِيمٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ بِالْوِلَايَةِ فَرَدَّ عَلَيْهِ بِالْقَبُولِ وَ أَمَرَهُ بِالْجُلُوسِ، فَجَلَسَ مُلَاصِقاً لِي، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: لَيْتَ شِعْرِي مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام هٰذَا مِنْ وُلْدِ الْأَعْرَابِيَّةِ صَاحِبَةِ الْحَصَاةِ الَّتِي طَبَعَ آبَائِي عليهم السلام فِيهَا بِخَوَاتِيمِهِمْ فَانْطَبَعَتْ وَقَدْ جَاءَ بِهَا مَعَهُ يُرِيدُ أَنْ أَطْبَعَ فِيهَا، ثُمَّ قَالَ: هَاتِهَا فَأَخْرَجَ حَصَاةً وَ فِي جَانِبٍ مِنْهَا مَوْضِعٌ أَمْلَسُ، فَأَخَذَهَا أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام ثُمَّ أَخْرَجَ خَاتَمَهُ فَطَبَعَ فِيهَا فَانْطَبَعَ فَكَأَنِّي أَرَى نَقْشَ خَاتَمِهِ السَّاعَةَ «الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ» فَقُلْتُ لِلْيَمَانِيِّ: رَأَيْتَهُ قَبْلَ هٰذَا قَطُّ؟ قَالَ: لَا وَاللهِ وَإِنِّي لَمُنْذُ دَهْرٍ حَرِيصٌ عَلَىٰ رُؤْيَتِهِ حَتَّىٰ كَأَنَّ السَّاعَةَ أَتَانِي شَابٌّ لَسْتُ أَرَاهُ فَقَالَ لِي: قُمْ فَادْخُلْ، فَدَخَلْتُ ثُمَّ نَهَضَ الْيَمَانِيُّ وَ هُوَ يَقُولُ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ، ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ أَشْهَدُ بِاللهِ أَنَّ حَقَّكَ لَوَاجِبٌ كَوُجُوبِ حَقِّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَالْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ ثُمَّ مَضَىٰ فَلَمْ أَرَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ، قَالَ إِسْحَاقُ: قَالَ أَبُو هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيُّ: وَ سَأَلْتُهُ عَنِ اسْمِهِ فَقَالَ: اسْمِي مَهْجَعُ بْنُ الصَّلْتِ بْنِ عُقْبَةَ بْنِ سَمْعَانَ بْنِ غَانِمِ بْنِ أُمِّ غَانِمٍ وَهِيَ الْأَعْرَابِيَّةُ الْيَمَانِيَّةُ، صَاحِبَةُ الْحَصَاةِ الَّتِي طَبَعَ فِيهَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَالسِّبْطُ إِلَىٰ وَقْتِ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام.

۴۔ راوی کہتا ہے میں امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ یمن کے ایک شخص نے داخلہ چاہا حضرت نے اجازت دی۔ ایک شخص لمبا تڑنگا موٹا تازہ اندر آیا اور سلام کیا۔ السلام علیک اے ولی اللہ حضرت نے جواب سلام دے کر بیٹھنے کا حکم دیا وہ مجھ سے مل کر بیٹھا مجھے فکر ہوئی کہ یہ کون ہے حضرت نے فرمایا یہ اولاد اس عربی عورت کی ہے جو صاحب حصاۃ تھی اور جس کے پتھر پر میرے آباو اجداد نے مہریں لگائیں اور وہ مہر پتھر میں بیٹھ گئی یہ اس پتھر کو لے کر آیا ہے تاکہ میں بھی مہر لگاؤں۔ پھر اس سے فرمایا۔ اسے لا، پس اس نے پتھر نکالا اس میں ایک جگہ خالی تھی حضرت نے اسے لیا اور اپنی انگوٹھی نکال کر اس پر مہر لگائی جو اس کے اوپر ابھر آئی، گویا میں یہ نقش اس پر دیکھ رہا تھا

الحسنؑ بن علیؑ۔

میں نے اس مرد یمنی سے کہا کیا تم نے امام علیہ السلام کو اس سے پہلے کبھی دیکھا تھا۔ اس نے کہا کبھی نہیں میں ایک مدت سے حضرت کی زیارت کا مشتاق تھا ناگاہ ابھی ایک جوان آیا جس کو میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا اس نے مجھ سے کہا اندر آ پس میں آگیا۔ پھر وہ یمنی یہ کہتا ہوا اٹھا۔ اللہ کی رحمت اور برکت ہو تم پر اے اہلبیت ذریۃ بعضہا من بعض، یعنی ایک کو دوسرے پر فضیلت ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کا حق اسی طرح واجب ہے جس طرح حق امیرالمومنین اور حق دیگر آئمہ خدا کا ان سب پر درود و سلام ہو، پھر وہ چلا گیا اور پھر کسی نے اس کو نہ دیکھا۔ اسحاق راوی ہے کہ ابوہاشم جعفری نے فرمایا۔ میں نے اس کا نام پوچھا، اس نے کہا میرا نام مہجع ابن صلت بن عقبہ بن سمعان بن غانم بن ام غانم ہے اور یہ وہی نسل عربیہ ہے جس کو صاحبۃ الحصاۃ کہتے ہیں اس کے پتھر پر مہر لگائی امیرالمومنین علیہ السلام سے لے کر امام حسن عسکری علیہ السلام تک آئمہ نے۔

٥ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ وَ زُرَارَةَ جَمِيعاً، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ عليه السلام أَرْسَلَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَخَلَا بِهِ فَقَالَ لَهُ: يَا ابْنَ أَخِي قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله دَفَعَ الْوَصِيَّةَ وَالْإِمَامَةَ مِنْ بَعْدِهِ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ثُمَّ إِلَى الْحَسَنِ عليه السلام، ثُمَّ إِلَى الْحُسَيْنِ عليه السلام وَ قَدْ قُتِلَ أَبُوكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَ صَلَّى عَلَى رُوحِهِ وَلَمْ يُوصِ وَ أَنَا عَمُّكَ وَصِنْوُ أَبِيكَ وَ وِلَادَتِي مِنْ عَلِيٍّ عليه السلام فِي سِنِّي وَقَدِيمِي أَحَقُّ بِهَا مِنْكَ فِي حَدَاثَتِكَ، فَلَا تُنَازِعْنِي فِي الْوَصِيَّةِ وَالْإِمَامَةِ وَلَا تُحَاجَّنِي، فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام: يَا عَمِّ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَدَّعِ مَا لَيْسَ لَكَ بِحَقٍّ إِنِّي أَعِظُكَ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ، إِنَّ أَبِي يَا عَمِّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَوْصَى إِلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَتَوَجَّهَ إِلَى الْعِرَاقِ وَعَهِدَ إِلَيَّ فِي ذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْتَشْهَدَ بِسَاعَةٍ وَ هَذَا سِلَاحُ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله عِنْدِي؛ فَلَا تَتَعَرَّضْ لِهَذَا، فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكَ نَقْصَ الْعُمُرِ وَ تَشَتُّتَ الْحَالِ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ الْوَصِيَّةَ وَالْإِمَامَةَ فِي عَقِبِ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعْلَمَ ذَلِكَ فَانْطَلِقْ بِنَا إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ حَتَّى نَتَحَاكَمَ إِلَيْهِ وَ نَسْأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: وَ كَانَ الْكَلَامُ بَيْنَهُمَا بِمَكَّةَ، فَانْطَلَقَا حَتَّى أَتَيَا الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ: ابْدَأْ أَنْتَ فَابْتَهِلْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ سَلْهُ أَنْ يُنْطِقَ لَكَ الْحَجَرَ ثُمَّ سَلْ، فَابْتَهَلَ مُحَمَّدٌ فِي الدُّعَاءِ وَ سَأَلَ اللَّهَ ثُمَّ دَعَا الْحَجَرَ، فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام يَا عَمِّ لَوْ كُنْتَ وَصِيّاً وَ إِمَاماً لَأَجَابَكَ. قَالَ لَهُ مُحَمَّدٌ: فَادْعُ اللَّهَ أَنْتَ يَا ابْنَ أَخِي وَسَلْهُ، فَدَعَا اللَّهَ

عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام بِمَا أَرَادَ ثُمَّ قَالَ : أَسْأَلُكَ بِالَّذِي جَعَلَ فِيكَ مِيثَاقَ الْأَنْبِيَاءِ، وَمِيثَاقَ الْأَوْصِيَاءِ وَ مِيثَاقَ النَّاسِ أَجْمَعِينَ لَمَّا أَخْبَرْتَنَا مَنِ الْوَصِيُّ وَالْإِمَامُ بَعْدَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: فَتَحَرَّكَ الْحَجَرُ حَتَّى كَادَ أَنْ يَزُولَ عَنْ مَوْضِعِهِ ، ثُمَّ أَنْطَقَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنَّ الْوَصِيَّةَ وَالْإِمَامَةَ بَعْدَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام إِلَى عَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَابْنِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ : فَانْصَرَفَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَ هُوَ يَتَوَلَّى عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليه السلام

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ،عَنْ أَبِيهِ،عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ؛ عَنْ حَرِيزٍ ،عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام مِثْلَهُ.

۵۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ جب امام حسینؑ شہید ہو گئے تو محمد حنفیہ نے ایک روز خلوت میں امام زین العابدین علیہ السلام سے کہا۔ اے پسر برادر! تم کو معلوم ہے کہ رسول اللہ نے اپنے بعد وصیت و امامت امیر المومنین کے سپرد کی، پھر انھوں نے امام حسنؑ کو دی اور امام حسنؑ نے امام حسینؑ اور تمہارے پدر بزرگوار نے خدا کا درود اور رحمت ہو ان پر کہ وہ شہید ہوئے اور انھوں نے اپنا وصی کسی کو نہیں بنایا اور میں تمہارا چچا ہوں تمہارے باپ کا بھائی ہوں اور علی کا بیٹا بلحاظ عمر تم سے بڑا ہوں پس امرِ وصیت اور امرِ امامت میں مجھ سے جھگڑا نہ کرو۔ حضرت علی بن الحسینؑ نے فرمایا اے چچا۔ اللہ سے ڈرو اور اس چیز کا دعویٰ نہ کرو جس کے تم حق دار نہیں ہو۔ میں نصیحت کرتا ہوں کہ تم جاہلوں میں سے نہ بنو، بے شک اے چچا میرے باپ نے خدا کی رحمت ہو ان پر، عراق جانے سے پہلے میرے لئے وصیت فرمائی تھی اور شہادت سے کچھ دیر قبل یہ عہد میرے سپرد کیا تھا یہ رسول اللہ کے تبرکات ہیں ان میں سے مجھ سے جھگڑا نہ کرو۔ مجھے ڈر ہے کہیں تمہاری عمر کم نہ ہو جائے۔ اور حال تباہ نہ ہو۔ خدا نے وصیت اور وراثت کو اولاد حسینؑ میں قرار دیا ہے اگر تم یہ جاننا چاہتے ہو تو میرے ساتھ حجر اسود کے پاس چلو تاکہ ہم اس کا فیصلہ کرائیں اور اس بارے میں سوال کریں۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ بات مکہ میں ہوئی، پس دونوں چلے۔ جب حجر اسود کے پاس آئے تو علی بن الحسینؑ نے فرمایا۔ اب آپ اللہ کی طرف رجوع کیجئے اور درخواست کیجئے کہ وہ حجر اسود کو ناطق کر دے پس محمد نے ایسا ہی کیا اور حجر سے سوال کیا۔ اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ تب علی بن الحسینؑ نے فرمایا۔ اے چچا۔ اگر آپ وصی و امام ہوتے تو یہ ضرور جواب دیتا۔ انھوں نے کہا اب تم بھی ایسا کرو پس حضرت علی بن الحسینؑ نے خدا سے دعا کی پھر فرمایا۔

میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس ذات کے واسطہ سے جس نے قرار دیا۔ تجھ میں میثاق انبیاء و اوصیاء اور تمام لوگوں کے میثاق کو کہ خبر دے مجھ کو اس امر کی کہ حسین علیہ السلام کے بعد وصی اور امام کون ہے راوی کہتا ہے کہ حجر کو اس زور سے حرکت ہوئی۔ گویا وہ اپنی جگہ سے ہٹ جائے گا۔ پھر خدا نے اس کو گویا کیا اور اس نے واضح عربی میں کہا۔ خدا گواہ ہے کہ علی بن الحسین علیہ السلام وصی اور امام ہیں یہ سن کر محمد حنفیہ، علی بن الحسینؑ کی امامت کے قائل ہو گئے

ایسی ہی روایت علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے حماد بن عیسیٰ سے اس نے حریز سے اس نے زرارہ سے اس نے امام جعفر صادق سے بیان کی ہے۔

٦ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَمَاعَةُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْكَلْبِيُّ النَّسَّابَةُ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَدِينَةَ وَ لَسْتُ أَعْرِفُ شَيْئاً مِنْ هٰذَا الْأَمْرِ فَأَتَيْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا جَمَاعَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقُلْتُ: أَخْبِرُونِي عَنْ عَالِمِ أَهْلِ هٰذَا الْبَيْتِ؟ فَقَالُوا: عَبْدُاللهِ ابْنُ الْحَسَنِ.

فَأَتَيْتُ مَنْزِلَهُ فَاسْتَأْذَنْتُ، فَخَرَجَ إِلَيَّ رَجُلٌ ظَنَنْتُ أَنَّهُ غُلَامٌ لَهُ، فَقُلْتُ لَهُ: اسْتَأْذِنْ لِي عَلٰى مَوْلَاكَ، فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ لِي: اُدْخُلْ فَدَخَلْتُ فَإِذَا أَنَا بِشَيْخٍ مُعْتَكِفٍ شَدِيدِ الْاِجْتِهَادِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لِي: مَنْ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ: أَنَا الْكَلْبِيُّ النَّسَّابَةُ، فَقَالَ: مَا حَاجَتُكَ؟ فَقُلْتُ: جِئْتُ أَسْأَلُكَ، فَقَالَ: أَمَرَرْتَ بِابْنِي مُحَمَّدٍ؟ قُلْتُ: بَدَأْتُ بِكَ، فَقَالَ: سَلْ، فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنْ رَجُلٍ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ عَدَدَ نُجُومِ السَّمَاءِ، فَقَالَ تَبِينُ بِرَأْسِ الْجَوْزَاءِ، وَالْبَاقِي وِزْرٌ عَلَيْهِ وَ عُقُوبَةٌ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: وَاحِدَةٌ، فَقُلْتُ: مَا يَقُولُ الشَّيْخُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ فَقَالَ: قَدْ مَسَحَ قَوْمٌ صَالِحُونَ وَ نَحْنُ أَهْلَ الْبَيْتِ لَا نَمْسَحُ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: ثِنْتَانِ، فَقُلْتُ: مَا تَقُولُ فِي أَكْلِ الْجِرِّيِّ أَحَلَالٌ هُوَ أَمْ حَرَامٌ؟ فَقَالَ: حَلَالٌ إِلَّا أَنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ نَعَافُهُ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: ثَلَاثٌ، فَقُلْتُ: فَمَا تَقُولُ فِي شُرْبِ النَّبِيذِ؟ فَقَالَ: حَلَالٌ إِلَّا أَنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ لَا نَشْرَبُهُ.

فَقُمْتُ فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ وَ أَنَا أَقُولُ: هٰذِهِ الْعِصَابَةُ تَكْذِبُ عَلٰى أَهْلِ هٰذَا الْبَيْتِ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَنَظَرْتُ إِلٰى جَمَاعَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَ غَيْرِهِمْ مِنَ النَّاسِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ: مَنْ أَعْلَمُ أَهْلِ هٰذَا الْبَيْتِ؟ فَقَالُوا: عَبْدُاللهِ بْنُ الْحَسَنِ، فَقُلْتُ: قَدْ أَتَيْتُهُ فَلَمْ أَجِدْ عِنْدَهُ شَيْئاً فَرَفَعَ رَجُلٌ رَأْسَهُ فَقَالَ: ائْتِ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عليه السلام فَهُوَ أَعْلَمُ أَهْلِ هٰذَا الْبَيْتِ، فَلَامَهُ بَعْضُ مَنْ كَانَ بِالْحَضْرَةِ، فَقُلْتُ: إِنَّ الْقَوْمَ[٢] إِنَّمَا مَنَعَهُمْ مِنْ إِرْشَادِي إِلَيْهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ الْحَسَدُ، فَقُلْتُ لَهُ: وَيْحَكَ إِيَّاهُ أَرَدْتُ.

فَمَضَيْتُ حَتّٰى صِرْتُ إِلٰى مَنْزِلِهِ فَقَرَعْتُ الْبَابَ، فَخَرَجَ غُلَامٌ لَهُ فَقَالَ: ادْخُلْ يَا أَخَا كَلْبٍ فَوَاللهِ لَقَدْ أَدْهَشَنِي، فَدَخَلْتُ وَ أَنَا مُضْطَرِبٌ وَ نَظَرْتُ فَإِذَا شَيْخٌ عَلٰى مُصَلًّى بِلَا مِرْفَقَةٍ وَلَا بَرْدَعَةٍ، فَابْتَدَأَنِي بَعْدَ أَنْ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لِي: مَنْ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: يَا سُبْحَانَ اللهِ غُلَامُهُ يَقُولُ

لي بالباب: ادخل يا أخا كلب؛ و يسألني المولى من أنت؟ فقلت له: أنا الكلبي النسّابة، فضرب بيده على جبهته و قال كذب العادلون بالله و ضلّوا ضلالاً بعيداً و خسروا خسراناً مبيناً يا أخا كلب؛ إنّ الله عزّ وجلّ يقول: «وعاداً و ثمود و أصحاب الرّسّ و قروناً بين ذلك كثيراً» أفتنسبها أنت؟ فقلت: لا جعلت فداك، فقال لي: أفتنسب نفسك؟ قلت: نعم أنا فلان بن فلان بن فلان حتّى ارتفعت فقال لي: قف ليس حيث تذهب، ويحك أتدري من فلان بن فلان؟ قلت نعم فلان بن فلان، قال: إنّ فلان بن فلان [بن فلان] الرّاعي الكردي إنّما كان فلان الرّاعي الكرديّ على جبل آل فلان فنزل إلى فلانة امرأة فلان من جبله الّذي كان يرعى غنمه عليه فأطعمها شيئاً و غشيها فولدت فلاناً و فلان بن فلان من فلانة و فلان بن فلان، ثمّ قال: أتعرف هذه الأسامي؟ قلت: لا والله جعلت فداك فإن رأيت أن تكفّ عن هذا فعلت؟ فقال: إنّما قلت فقلت، فقلت: إنّي لا أعود، قال: لا نعود إذاً و اسأل عمّا جئت له.

فقلت له: أخبرني عن رجل قال لامرأته: أنت طالق عدد نجوم السّماء؟ فقال: ويحك أما تقرأ سورة الطّلاق؟ قلت: بلى، قال: فاقرأ فقرأت «فطلّقوهنّ لعدّتهنّ وأحصوا العدّة» قال: أترى ههنا نجوم السّماء؟ قلت: لا، قلت: فرجل قال لامرأته: أنت طالق ثلاثاً؟ قال: تردّ إلى كتاب الله وسنّة نبيّه صلى الله عليه وآله، ثمّ قال: لا طلاق إلاّ على طهر، من غير جماع بشاهدين مقبولين، فقلت في نفسي: واحدة، ثمّ قال: سل، قلت: ما تقول في المسح على الخفّين؟ فتبسّم ثمّ قال: إذا كان يوم القيامة و ردّ الله كلّ شيء إلى شيئه وردّ الجلد إلى الغنم فترى أصحاب المسح أين يذهب وضوؤهم؟ فقلت في نفسي: ثنتان، ثمّ التفت إليّ فقال: سل.

فقلت: أخبرني عن أكل الجرّي فقال: إنّ الله عزّ وجلّ مسخ طائفة من بني إسرائيل فما أخذ منهم بحراً فهو الجرّي والزّمّار والمارماهي وما سوى ذلك وما أخذ منهم برّاً فالقردة والخنازير و الوبر والورك وما سوى ذلك، فقلت في نفسي ثلاث ثمّ التفت إليّ فقال: سل وقم، فقلت: ما تقول في النّبيذ؟ فقال: حلال، فقلت: إنّا ننبذ فنطرح فيه العكر وما سوى ذلك ونشربه، فقال: شه شه تلك الخمرة المنتنة، فقلت: جعلت فداك فأيّ نبيذ تعني؟ فقال: إنّ أهل المدينة شكوا إلى رسول الله صلى الله عليه وآله تغيير الماء وفساد طبايعهم، فأمرهم أن ينبذوا، فكان الرّجل

يَأْمُرُ خَادِمَهُ أَنْ يَنْبِذَلَهُ ، فَيَعْمِدُ إِلَى كَفٍّ مِنَ التَّمْرِ فَيَقْذِفُ بِهِ فِي الشَّنِّ فَمِنْهُ شُرْبُهُ وَمِنْهُ طَهُورُهُ ، فَقُلْتُ : وَكَمْ كَانَ عَدَدُ التَّمْرِ الَّذِي [كَانَ] فِي الْكَفِّ ، فَقَالَ: مَا حَمَلَ الْكَفُّ ، فَقُلْتُ : وَاحِدَةٌ أَوْ ثِنْتَانِ؟ فَقَالَ : رُبَّمَا كَانَتْ وَاحِدَةً وَرُبَّمَا كَانَتْ ثِنْتَيْنِ فَقُلْتُ : وَكَمْ كَانَ يَسَعُ الشَّنُّ ؟ فَقَالَ : مَا بَيْنَ الْأَرْبَعِينَ إِلَى الثَّمَانِينَ إِلَى مَا فَوْقَ ذَٰلِكَ ، فَقُلْتُ بِالْأَرْطَالِ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ أَرْطَالٌ بِمِكْيَالِ الْعِرَاقِ ؛ قَالَ : سَمَاعَةُ : قَالَ الْكَلْبِيُّ : ثُمَّ نَهَضَ عليه السلام وَقُمْتُ ؛ فَخَرَجْتُ وَأَنَا أَضْرِبُ بِيَدِي عَلَى الْأُخْرَىٰ وَأَنَا أَقُولُ إِنْ كَانَ شَيْءٌ فَهٰذَا ، فَلَمْ يَزَلِ الْكَلْبِيُّ يَدِينُ اللهَ بِحُبِّ آلِ هٰذَا الْبَيْتِ حَتَّىٰ مَاتَ .

۶۔ کلبی نسابہ نے بیان کیا کہ میں مدینہ میں آیا اور مجھے علم نہ تھا کہ امر امامت کس سے متعلق ہے میں مسجد رسولؐ میں آیا وہاں کچھ لوگ جمع تھے میں نے ان سے پوچھا کہ اہل بیت میں عالم کون ہے انھوں نے کہا عبداللہ بن الحسن، میں ان کے گھر آیا اذن دخول چاہا۔ پس ایک شخص گھر میں سے نکلا میں سمجھا کہ یہ ان کا نوکر ہے میں نے اس سے کہا کہ تم اپنے آقا سے میرے لئے اجازت لو، وہ اندر گیا اور باہر آیا اور مجھ سے کہا اندر آؤ، میں نے اندر جا کر ایک بزرگ گوشہ نشین کو دیکھا جو سخت ریاضت نفس کرنے والے تھے میں نے سلام کیا۔ انھوں نے پوچھا تم کون ہو۔ میں نے کہا میں کلبی نسابہ ہوں۔

فرمایا تمہاری حاجت کیا ہے میں نے کہا کچھ سوال کرنا چاہتا ہوں فرمایا کیا تم میرے فرزند محمد سے ملے ہو میں نے کہا نہیں۔ میں تو پہلے آپ ہی کے پاس آیا ہوں۔ انھوں نے کہا پوچھو جو چاہتے ہو۔ میں نے کہا ایک شخص نے اپنی عورت سے کہا۔ تجھ کو میں نے طلاق دی ستاروں کی تعداد کے برابر، انھوں نے کہا طلاق بائن تو تین بار میں ہوتی ہے باقی ستاروں کی تعداد کے برابر اس پر عذاب نازل ہوگا۔ کیونکہ اس نے بدعت کی۔ (جوزا برج میں چونکہ تین ستارے ہیں لہذا طلاق بائن مراد لی گئی) میں نے پوچھا اے شیخ آپ موزوں پر مسح کے بارے میں کیا کہتے ہیں انھوں نے کہا ایک لوگ مسح کرتے ہیں لیکن ہم اہلبیت مسح نہیں کرتے۔ میں نے کہا یہ دوسری غلطی ہے پھر میں نے پوچھا۔ آپ بے چھلکے کی مچھلی کے بارے میں کیا کہتے ہیں فرمایا حلال ہے لیکن ہم اہلبیت نہیں کھاتے۔ میں نے پوچھا آپ نبیذ (جو کی شراب) کے متعلق کیا کہتے ہیں۔ فرمایا حلال ہے لیکن ہم اہلبیت نہیں پیتے۔ یہ سن کر میں اٹھ کھڑا ہوا۔ اور وہاں سے نکل آیا۔ میں دل میں کہتا تھا اس گروہ نے اہلبیت پر جھوٹ بولا۔ پھر میں مسجد میں آیا وہاں کچھ لوگ قریش وغیرہ کے بیٹھے تھے۔ میں نے سلام کر کے کہا۔ اہلبیت میں کون زیادہ عالم ہے انھوں نے کہا۔ عبداللہ بن الحسن میں نے کہا ان سے تو میں مل آیا ہوں ان کے پاس تو کچھ نہیں، ان میں سے ایک شخص نے سر اٹھایا اور کہا تم جعفر بن محمد کے پاس جاؤ وہ اہلبیت میں سب سے زیادہ عالم ہیں لوگوں نے اسے ملامت کی۔ مجھے بھی لوگوں نے از روئے حسد ان کے پاس جانے سے روکا تھا میں نے اس شخص سے کہا جس کا پتہ دیا ہے وہاں لے چلو، پس میں وہاں گیا اور دروازہ کھٹکھٹایا ایک غلام نکلا اس نے کہا۔ اے برادر کلب آؤ۔ واللہ تم نے مجھے اضطراب میں ڈال دیا۔ اب تک کہاں تھے) میں یہ سن کر گھبرا گیا اندر جا کر ایک بزرگ کو دیکھا وہ ایک مصلے پر بیٹھے ہیں جس کا کوئی فرش نہیں اور نہ کوئی تکیہ ہے جب میں نے سلام کیا تو انھوں

نے پوچھا تم کون ہو۔ میں نے کہا سبحان اللہ، نوکر نے دروازہ پر یا اخا الکلب کہا اور آقا پوچھتا ہے تم کون ہو۔ میں نے کہا میں کلبی ہوں نسب عرب کا سب سے زیادہ جاننے والا۔ حضرت نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مار کر کہا عادلوں نے (جو بغیر وحی مسائل شکلہ از روئے ظن و قیاس بیان کرتے ہیں) جھوٹ بولا اور پوری طرح گمراہ ہوگئے اور پورے پورے خسارے میں رہے، اے بھائی کلبی خدا فرماتا ہے ہم نے ہلاک کیا عاد و ثمود کو اور کنوئیں والوں کو (جنھوں نے نبی کی نافرمانی کی) اور ان کے علاوہ اور بہت سے لوگوں کو کیا تو ان قوموں کے نسب کو جانتا ہے (کہ آدم تک ان کا سلسلۂ نسب کیا تھا۔ کون کس کا بیٹا تھا) میں نے کہا میں نہیں جانتا۔

پھر مجھ سے فرمایا۔ تو اپنے نسب کے متعلق جانتا ہے؟ میں نے کہا۔ ہاں فلاں بن فلاں ہوں اور سلسلہ کو آگے بڑھایا فرمایا ٹھہر جا۔ ایسا نہیں، جیسا تو بیان کر رہا ہے تو جانتا ہے کہ فلاں (بہیان بن بیان) کس کا بیٹا ہے۔ میں نے کہا میں جانتا ہوں فرمایا فلاں (بہیان) ایسا نہیں، وہ ایک کردی چرواہے (عمرو) کا بیٹا ہے یہ اپنی بکریاں فلاں قبیلہ کے پہاڑ پر چرایا کرتا تھا وہ اس قبیلہ کی ایک عورت کے پاس آیا جو فلاں کی زوجہ تھی (بدنام) پس اسے کچھ طمع دے کر اس سے جماع کیا۔ اس سے فلاں (بہیان) پیدا ہوا۔ پس وہ بہیان بن عمرو بن مرتعیا ہے تو غلطی سے بیان کا بیٹا بنا رہا ہے۔ کیسا نسب ہے۔

پھر فرمایا جو نام میں نے بتلائے کیا تجھے یہ معلوم تھے۔ میں نے کہا نہیں، اگر حضور مناسب سمجھیں تو اس کا ذکر کسی سے نہ کریں یہ میرے لئے بدنامی کا باعث ہے فرمایا تو نے نسابی کا دعویٰ کیا تھا اس لئے میں نے کہا۔ اب میں ایسا نہ کہوں گا۔ فرمایا ہم بھی کسی سے ذکر نہ کریں گے (آپ نے اس کے سوالات سے پہلے ہی علم امامت کا اظہار کر دیا) اچھا۔ اب جن سوالات کے جوابات کے لئے تو آیا ہے وہ دریافت کر۔ میں نے کہا مجھے اس مسئلے کا جواب بتائیے۔ ایک شخص نے اپنی زوجہ سے کہا تجھے طلاق ہے ستاروں کی تعداد کے مطابق (کیا طلاق بائن ہوگئی) فرمایا تو نے سورۂ طلاق پڑھا ہے میں نے کہا ہاں۔ فرمایا پڑھ، میں نے پڑھا جب تم عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت طلاق دو اور عدہ کا شمار رکھو۔

فرمایا۔ اس آیت میں نجوم سما کا ذکر ہے۔ میں نے کہا نہیں، پھر فرمایا۔ طلاق نہیں دی جاتی مگر طہر میں جبکہ جماع نہ کیا ہو اور اس کے گواہ دو عادل ہوں میں نے دل میں کہا یہ پہلا ثبوت ہے۔ علم امامت کا، پھر فرمایا اور پوچھ، میں نے کہا آپ کیا فرماتے ہیں موزوں پر مسح کے متعلق، یہ سن کر حضرت نے تبسم فرمایا، (عبداللہ بن الحسن کے جواب پر) اور پھر فرمایا۔ روز قیامت خدا ہر شے کو اس کی صورت پر لے آئے گا پس جنھوں نے موزہ پر مسح کیا (عرب کا موزہ بکری کے پوست کا ہوتا تھا) ان کے پیروں پر بکری کی کھال ہوگی اب غور کر ایسے مسح کرنے والوں کا وضو کہاں جائے گا۔

فرمایا اب اور پوچھ، میں نے کہا کیا جری حلال ہے (ایک قسم کی مچھلی بے چھلکے کی) فرمایا۔ خدا نے مسخ کیا ایک گروہ کو بنی اسرائیل سے جو دریا کے حصہ میں آئے وہ جری۔ زمار اور مار ماہی ہیں) جو خشکی میں وہ بندر، سور اور وبر (ایک قسم کی بلی) اور ورک (ایک قسم کا گوہ) بنے ہیں میں نے دل میں کہا۔ یہ تیسری علامت ہے۔ پھر فرمایا اب آخری سوال بھی پوچھ اور اٹھ

کھڑا ہو، میں نے کہا نبیذ کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں فرمایا حلال ہے (ایک خاص صورت میں آپ نے مجملاً فرمایا تاکہ عبداللہ بن الحسن کی غلطی ثابت کریں جنھوں نے تفصیل کے بغیر مطلقاً حلال کہہ دیا تھا) میں نے کہا ہم نبیذ میں دُرد نبیذ اور دوسری ادویہ ڈالتے ہیں (تاکہ وہ جوش کھا جائے) فرمایا دور ہو، دور ہو یہ تو گندی شراب ہے جو حرام ہے، میں نے کہا پھر نبیذ سے آپ کی کیا مراد ہے۔ فرمایا سُن اہل مدینہ نے حضرت رسولؐ خدا سے شکایت کی کہ مدینہ کا پانی تلخ ہو گیا ہے اور اس کے پینے سے صحت خراب ہو رہی ہے فرمایا اس میں خرمے ڈالو، اس شخص نے ایک نوکر کو حکم دیا کہ ایسا کرے اس نے ایک مٹھی خرمے ایک کنستر میں ڈال دیئے۔ اس نے اس کو پیا اور طہارت کی یعنی وضو و غسل کیا، میں نے کہا وہ خرمے کتنے تھے جو اس کی مٹھی میں تھے فرمایا جتنے اس کی مٹھی میں سمائے، میں نے کہا ایک مٹھی میں یا دونوں میں فرمایا کبھی ایک کبھی دو، میں نے کہا پیپے میں پانی کتنا تھا۔ فرمایا۔ چالیس سے لے کر اسی یا اس سے کچھ زیادہ (بلحاظ وسعت ظرف) میں نے کہا اس سے مراد آپ کی رطل ہے۔ فرمایا۔ ہاں رطل عراق۔

توضیح:- رطل ایک پیمانہ ہے لیکن فقہا نے اسے آب کُر کے لئے وزن قرار دیا ہے رطل عراق ایک سو تیس درہم وزنی شے کا ہوتا ہے اور درہم ہوتا ہے ۴۸ جَو کا وزن ہیں۔ امام نے لفظ نبیذ مجازاً استعمال کیا ہے تاکہ عبداللہ بن الحسن کی اس غلطی کو ظاہر کریں کہ انھوں نے مطلق نبیذ کو حلال قرار دیا حالانکہ وہ حرام ہے عبداللہ بن الحسن کو چاہیئے تھا کہ جو نبیذ حلال ہے اس کی توضیح اسی طرح کرتے جس طرح امام نے کی ہے چونکہ امام کے اس بیان کردہ صورت پر عرب لفظ نبیذ استعمال کرتے تھے لہذا اس لفظ کو مجازاً استعمال کیا گیا۔

سماعہ نے کہا کہ کلبی نے بیان کیا کہ پھر امام اٹھ کھڑے ہوئے اور میں بھی باہر نکلا میں نے اپنے ہاتھ پہ ہاتھ مار کر کہا کہ اگر کوئی چیز قابل عمل ہے تو یہ ہے کلبی مرتے دم تک محبت اہلبیت پر قائم رہا۔

٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ : كُنَّا بِالْمَدِينَةِ بَعْدَ وَفَاتِ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَا وَ صَاحِبُ الطَّاقِ وَ النَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَى عَبْدِاللهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ صَاحِبُ الْأَمْرِ بَعْدَأَبِيهِ،فَدَخَلْنَاعَلَيْهِأَنَا وَصَاحِبُ الطَّاقِ وَالنَّاسُ عِنْدَهُ وَذَلِكَ أَنَّهُمْ رَوَوْاعَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْأَمْرَ فِي الْكَبِيرِ مَالَمْ تَكُنْ بِهِ عَاهَةٌ ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَسْأَلُهُ عَمَّا كُنَّا نَسْأَلُ عَنْهُ أَبَاهُ ، فَسَأَلْنَاهُ عَنِ الزَّكَاةِ فِي كَمْ تَجِبُ ؟ فَقَالَ فِي مِائَتَيْنِ خَمْسَةٌ فَقُلْنَا : فَفِي مِائَةٍ ؟ فَقَالَ : دِرْهَمَانِ وَنِصْفٌ ، فَقُلْنَا : وَاللهِ مَا تَقُولُ الْمُرْجِئَةُ هٰذَا ، قَالَ : فَرَفَعَ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ : وَاللهِ مَا أَدْرِي مَاتَقُولُ الْمُرْجِئَةُ ؟.

قَالَ: فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ ضُلَّالاً ، لَانَدْرِي إِلَى أَيْنَ نَتَوَجَّهُ أَنَا وَأَبُوجَعْفَرٍ الْأَحْوَلُ ، فَقَعَدْنَا فِي بَعْضِ أَزِقَّةِ الْمَدِينَةِ بَاكِينَ حَيَارَى لَانَدْرِي إِلَى أَيْنَ نَتَوَجَّهُ وَلَامَنْ نَقْصِدُ ؟ وَنَقُولُ: إِلَى الْمُرْجِئَةِ، إِلَى الْقَدَرِيَّةِ ، إِلَى الزَّيْدِيَّةِ ، إِلَى الْمُعْتَزِلَةِ ، إِلَى الْخَوَارِجِ ، فَنَحْنُ كَذٰلِكَ إِذْ رَأَيْتُ رَجُلاً شَيْخاً

لأعْرِفُهُ ، يُومِئُ إِلَيَّ بِيَدِهِ فَخِفْتُ أَنْ يَكُونَ عَيْناً مِنْ عُيُونِ أَبِي جَعْفَرٍ الْمَنْصُورِ وَذٰلِكَ أَنَّهُ كَانَ لَهُ بِالْمَدِينَةِ جَوَاسِيسُ يَنْظُرُونَ إِلَىٰ مَنِ اتَّفَقَتْ شِيعَةُ جَعْفَرٍ عليه السلام عَلَيْهِ ، فَيَضْرِبُونَ عُنُقَهُ ، فَخِفْتُ أَنْ يَكُونَ مِنْهُمْ فَقُلْتُ لِلْأَحْوَلِ : تَنَحَّ فَإِنِّي خَائِفٌ عَلَىٰ نَفْسِي وَعَلَيْكَ وَإِنَّمَا يُرِيدُنِي لَا يُرِيدُكَ ، فَتَنَحَّ عَنِّي لَا تَهْلِكْ وَتُعِينُ عَلَىٰ نَفْسِكَ فَتَنَحَّىٰ غَيْرَ بَعِيدٍ وَتَبِعْتُ الشَّيْخَ وَذٰلِكَ أَنِّي ظَنَنْتُ أَنِّي لَا أَقْدِرُ عَلَى التَّخَلُّصِ مِنْهُ فَمَا زِلْتُ أَتْبَعُهُ وَقَدْ عَزَمْتُ عَلَى الْمَوْتِ حَتَّىٰ وَرَدَ بِي عَلَىٰ بَابِ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام ثُمَّ خَلَّانِي وَمَضَىٰ ، فَإِذَا خَادِمٌ بِالْبَابِ فَقَالَ لِي :ادْخُلْ رَحِمَكَ اللهُ .

فَدَخَلْتُ فَإِذَا أَبُو الْحَسَنِ مُوسَىٰ عليه السلام فَقَالَ لِي ابْتِدَاءً مِنْهُ : لَا إِلَى الْمُرْجِئَةِ وَلَا إِلَى الْقَدَرِيَّةِ وَلَا إِلَى الزَّيْدِيَّةِ وَلَا إِلَى الْمُعْتَزِلَةِ وَلَا إِلَى الْخَوَارِجِ إِلَيَّ إِلَيَّ فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ مَضَىٰ أَبُوكَ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: مَضَىٰ مَوْتاً ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ : فَمَنْ لَنَا مِنْ بَعْدِهِ ؟ فَقَالَ : إِنْ شَاءَ اللهُ أَنْ يَهْدِيَكَ هَدَاكَ ، قُلْتُ :جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ عَبْدَاللهِ يَزْعَمُ أَنَّهُ مِنْ بَعْدِ أَبِيهِ ، قَالَ يُرِيدُ عَبْدُاللهِ أَنْ لَا يُعْبَدَ اللهُ [قَالَ : قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَمَنْ لَنَا مِنْ بَعْدِهِ ؟ قَالَ : إِنْ شَاءَ اللهُ أَنْ يَهْدِيَكَ هَدَاكَ] قَالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ فَأَنْتَ هُوَ ؟ قَالَ: لَا مَا أَقُولُ ذٰلِكَ ، قَالَ : فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَمْ اُصِبْ طَرِيقَ الْمَسْأَلَةِ ، ثُمَّ قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ عَلَيْكَ إِمَامٌ ؟ قَالَ : لَا فَدَاخَلَنِي شَيْءٌ لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِعْظَاماً وَهَيْبَةً لَهُ أَكْثَرَ مِمَّا كَانَ يَحِلُّ بِي مِنْ أَبِيهِ إِذَا دَخَلْتُ عَلَيْهِ .

ثُمَّ قُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَسْأَلُكَ كَمَا كُنْتُ أَسْأَلُ أَبَاكَ ؟ فَقَالَ : سَلْ تُخْبَرْ وَلَا تُذِعْ ، فَإِنْ أَذَعْتَ فَهُوَ الذَّبْحُ ، فَسَأَلْتُهُ فَإِذَا هُوَ بَحْرٌ لَا يُنْزَفُ ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ شِيعَتُكَ وَشِيعَةُ أَبِيكَ ضُلَّالٌ فَأُلْقِي إِلَيْهِمْ وَأَدْعُوهُمْ إِلَيْكَ وَقَدْ أَخَذْتَ عَلَيَّ الْكِتْمَانَ ، قَالَ : مَنْ آنَسْتَ مِنْهُمْ رُشْداً فَأَلْقِ إِلَيْهِ وَخُذْ عَلَيْهِ الْكِتْمَانَ فَإِنْ أَذَاعُوا فَهُوَ الذَّبْحُ ـ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَىٰ حَلْقِهِ ـ قَالَ : فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ فَلَقِيتُ أَبَا جَعْفَرٍ الْأَحْوَلَ فَقَالَ لِي : مَا وَرَاءَكَ ؟ قُلْتُ : الْهُدَىٰ ، فَحَدَّثْتُهُ بِالْقِصَّةِ ، قَالَ : ثُمَّ لَقِينَا الْفُضَيْلَ وَأَبَا بَصِيرٍ فَدَخَلَا عَلَيْهِ وَسَمِعَا كَلَامَهُ وَسَاءَلَاهُ وَقَطَعَا عَلَيْهِ بِالْإِمَامَةِ ، ثُمَّ لَقِينَا النَّاسَ أَفْوَاجاً فَكُلُّ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ قَطَعَ إِلَّا طَائِفَةَ عَمَّارٍ وَأَصْحَابَهُ وَبَقِيَ عَبْدُاللهِ لَا يَدْخُلُ إِلَيْهِ إِلَّا قَلِيلٌ مِنَ النَّاسِ ؛ فَلَمَّا رَأَىٰ ذٰلِكَ قَالَ : مَا حَالُ النَّاسِ ؟ فَأُخْبِرَ أَنَّ هِشَاماً صَدَّ عَنْكَ النَّاسَ ؛ قَالَ هِشَامٌ : فَأَقْعَدَ لِي بِالْمَدِينَةِ غَيْرَ وَاحِدٍ لِيَضْرِبُونِي .

۷۔ ہشام بن سالم سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی وفات کے بعد میں اور مومن طاق (ابوجعفر

بن النعمان احول) مدینہ گئے۔ وہاں معلوم ہوا کہ لوگوں نے اس امر پر اتفاق کیا کہ امام جعفر صادقؑ کے بعد امام عبداللہ بن جعفر ہیں اور اس لئے کہ انھوں نے روایت بیان کی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ امامت منتقل ہوگی ولد اکبر کی طرف بشرطیکہ اس میں کوئی عیب نہ ہو۔ پس ہم عبداللہ بن جعفر کے پاس آئے اور سوال کیا ان سے جیسے ان کے باپ سے کرتے تھے۔

ہم نے سوال کیا کہ زکوٰۃ کتنے مال پر واجب ہے انھوں نے کہا دو سو پر پانچ ہم نے کہا سو پر انھوں نے کہا ۲½ درہم، (حالانکہ دو سو سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے) ہم نے کہا ایسا تو مرجیہ فرقہ کہتا ہے پس ہم ان سے گمراہی کی حالت میں اٹھ آئے ہم نہیں جانتے تھے کہ میں اور ابوجعفر احول کس کی طرف رجوع کریں۔ ہم مدینہ کے ایک کوچہ میں بیٹھے رو رہے تھے اور حیران تھے کہ کس کی طرف جائیں مرجیہ کی طرف، قدریہ کی طرف، زیدیہ کی طرف، معتزلہ کی طرف یا خوارج کی طرف، ہم اسی حالت میں تھے کہ میں نے ایک بوڑھے کو جسے میں نہیں جانتا تھا اپنی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے پایا۔ میں خائف ہوگیا کہ کہیں یہ ابوجعفر منصور بادشاہ عباسی کا جاسوس نہ ہو اور صورت اس کی یہ تھی کہ منصور کے جاسوس یہ دیکھتے پھرتے تھے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے شیعہ کس امامت پر متفق ہوتے ہیں تاکہ اس کی گردن ماردیں میں ڈرا کہ یہ شخص انہی میں سے نہ ہو۔ میں نے احول سے کہا کہ ایک طرف ہو جاؤ میں اپنے اور تمہارے متعلق اس سے ڈرتا ہوں اس کا ارادہ مجھ سے متعلق ہے اور نہ تم سے تم مجھ سے علیحدہ ہو جاؤ اور اپنے کو ہلاکت میں مت ڈالو اور اپنے نفس کی حفاظت کرو، پس وہ مجھ سے تھوڑی دور ہوگیا اور میں اسکی کی طرف بڑھا۔ کیونکہ میں نے گمان کیا کہ میں اس سے چھٹکارہ حاصل کرنے پر قادر نہیں، پس میں اس کی طرف بڑھتا رہا اور موت میرے سامنے تھی یہاں تک کہ وہ مجھے لے کر امام موسیٰ کاظمؑ کے دروازہ پر پہنچا۔

اس کے بعد اس نے مجھ کو چھوڑ دیا اور چلا گیا۔ ناگاہ ایک خادم دروازہ پر آیا اور مجھ سے کہنے لگا۔ اندر آؤ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ میں اندر داخل ہوا وہاں ابوالحسن موسیٰ کاظم علیہ السلام تھے حضرت نے بغیر میرے کچھ کہے فرمایا نہ مرجیہ کے پاس جاؤ، نہ قدریہ کے نہ زیدیہ کے اور نہ معتزلیہ اور خوارج کے، بلکہ میرے پاس آؤ۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں آپ کے پدر بزرگوار کا انتقال ہوگیا۔ فرمایا۔ ہاں۔ میں نے کہا اپنی موت مرے (مراد یہ ہے کہ بارہویں امام کی طرح غائب تو نہیں ہوئے) فرمایا۔ ہاں۔

میں نے کہا۔ پھر ان کے بعد ہمارا امام کون ہے، فرمایا۔ اگر خدا تمہاری ہدایت چاہے گا تو ہدایت کردے گا میں نے کہا عبداللہ کا خیال ہے کہ اپنے باپ کے قائم مقام وہ ہیں۔ فرمایا۔ عبداللہ چاہتے ہیں کہ اللہ کی عبادت نہ کریں۔ (کافر ہو جائیں کیوں کہ امام برحق کا نہ ماننا کفر ہے۔)

میں نے کہا پھر ہمارا امام حضرت کے بعد کون ہے فرمایا اگر خدا تمہاری ہدایت کرنا چاہے گا تو کردے گا۔ میں نے کہا کیا وہ آپ ہیں فرمایا۔ نہیں۔ میں خود نہیں کہتا۔ اللہ اللہ کیسا خطرناک دور تھا کہ اگر زبان سے کہتے کہ میں امام ہوں اور یہ خبر بادشاہ تک پہنچ جاتی تو وہ قتل کرادیتا۔ میں نے دل میں کہا معاملہ صاف نہ ہوا۔ پھر میں نے کہا۔ کیا آپ کا کوئی

امام آپ سے بالاتر ہے فرمایا نہیں۔

میرے دل میں ایسی بات پیدا ہوئی جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ حضرت کی عظمت و ہیبت کا اثر تھا میرے دل پر اس سے زیادہ تھا جتنا ان کے والد کی خدمت میں حاضر ہونے پر میرے دل پر ہوتا تھا۔

پھر میں نے کہا میں آپ سے اسی طرح سوال کرنا چاہتا ہوں جس طرح آپ کے والد ماجد سے پوچھا کرتا تھا۔

فرمایا۔ پوچھو آگاہ کئے جاؤ گے مگر کسی پر ظاہر نہ کرنا اگر ظاہر کر دیا تو اس کا نتیجہ قتل ہے میں نے سوالات کئے پس میں نے دیکھا کہ حضرت علم کے ایسے دریا ہیں جس کا زور کم نہیں ہوتا۔

میں نے کہا۔ آپ کے اور آپ کے آباد و اجداد کے شیعہ گمراہی میں پڑے ہوتے ہیں ان سے اپنی امامت کو بیان کیجئے اور ان کو اپنی طرف بلائیے اور یہ کام میں خفیہ انجام دوں گا فرمایا جن میں صلاحیت ہدایت پاؤ ان سے بیان کر دینا اور ان سے بھی پوشیدہ رکھنے کا عہد لے لینا اگر انھوں نے ظاہر کر دیا تو میرا ذبح ہونا یقینی ہے اشارہ کیا اپنے حلق کی طرف۔

میں حضرت کے پاس سے چلا آیا اور ابو جعفر احول سے ملا۔ انھوں نے کہا کیا صورت پیش آئی میں نے کہا بحمد اللہ ہدایت حاصل ہوئی پھر تمام قصہ ان سے بیان کیا۔

ہشام نے کہا پھر ہم نے ملاقات کی فضیل اور ابو بصیر سے انھوں نے خلوت کی امام علیہ السلام سے اور سنا حضرت کے کلام کو اور ان سے سوالات کئے اور ان کی امامت پر پورا پورا یقین ہو گیا پھر ہم بہت سے لوگوں سے ملے پس جو کوئی حضرت کے پاس گیا اس نے آپ کی امامت کا اقرار کر لیا۔ سوائے عمار ساباطی کے اور اس کے اصحاب کے اور عبداللہ کا یہ حال رہا کہ بہت کم لوگ ان کے پاس جاتے تھے یہ صورت دیکھ کر انھوں نے کہا۔ لوگ جاہل ہو گئے ہیں اور یہ بھی ان سے بیان کیا گیا کہ ہشام لوگوں کو تمہارے پاس آنے سے روکتے ہیں انھوں نے کہا کچھ لوگ مدینہ میں میرے مارنے کے لئے بٹھا دیئے گئے ہیں

توضیح: مرجیہ:۔ وہ فرقہ ہے جو ایمان کو محض علم ما جاء بہ النبی تک محدود رکھتے ہیں اور عمل کو داخل ایمان نہیں جانتے خواہ عمل دل سے ہو۔ جیسے تصدیق یا عمل بالارکان ہو، وہ افراد ایمان میں قوت و ضعف کا کوئی فرق نہیں کرتے، بد سے بد آدمی ایمانی مرتبہ میں جبرئیل کے برابر جانتے ہیں اور امیر المومنینؑ کو چوتھے نمبر پر خلیفہ مانتے ہیں۔

قدریہ:۔ وہ فرقہ ہے جو بندہ کو بالاستقلال اپنے افعال پر قادر مانتے ہیں یہ عقیدہ میں جبریہ فرقہ کی ضد ہیں شیعہ ان دونوں کے درمیان ہیں۔

زیدیہ:۔ یہ امامت زید بن علی بن الحسین کے قائل ہیں اور اجتہاد اور خروج بالسیف کو شرط امامت مانتے ہیں۔

معتزلہ:۔ مرتکب زنا وغیرہ کو ایمان سے خارج جانتے ہیں خواہ وہ گناہ بے اصرار ہو یا بہ اصرار

بے توبہ مرنے والے کو جہنمی جانتے ہیں۔

خوارج: حکم غیر اللہ کو اگرچہ از روئے علم ہو شرک جانتے ہیں یہ جماعت صفین میں حضرت علیؑ سے اس لئے علیحدہ ہوئی کہ آپؑ حکمین کے فیصلہ پر کیوں راضی ہوئے۔

٨ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُلَانٍ الْوَاقِفِيِّ قَالَ: كَانَ لِي ابْنُ عَمٍّ يُقَالُ لَهُ: الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ كَانَ زَاهِداً وَكَانَ مِنْ أَعْبَدِ أَهْلِ زَمَانِهِ وَكَانَ يَتَّقِيهِ السُّلْطَانُ لِجِدِّهِ فِي الدِّينِ وَاجْتِهَادِهِ وَرُبَّمَا اسْتَقْبَلَ السُّلْطَانَ بِكَلَامٍ صَعْبٍ يَعِظُهُ وَيَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَكَانَ السُّلْطَانُ يَحْتَمِلُهُ لِصَلَاحِهِ، وَلَمْ تَزَلْ هٰذِهِ حَالَتَهُ حَتَّىٰ كَانَ يَوْمٌ مِنَ الْأَيَّامِ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَىٰ عليه السلام وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَرَآهُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ فَأَتَاهُ فَقَالَ لَهُ: يَا أَبَا عَلِيٍّ مَا أَحَبَّ إِلَيَّ مَا أَنْتَ فِيهِ وَأَسَرَّنِي إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَتْ لَكَ مَعْرِفَةٌ، فَاطْلُبِ الْمَعْرِفَةَ، قَالَ: جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمَا الْمَعْرِفَةُ؟ قَالَ: اذْهَبْ فَتَفَقَّهْ وَاطْلُبِ الْحَدِيثَ، قَالَ: عَمَّنْ؟ قَالَ: عَنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، ثُمَّ اعْرِضْ عَلَيَّ الْحَدِيثَ.

قَالَ: فَذَهَبَ فَكَتَبَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَرَأَهُ عَلَيْهِ فَأَسْقَطَهُ كُلَّهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ: اذْهَبْ فَاعْرِفِ الْمَعْرِفَةَ وَكَانَ الرَّجُلُ مَعْنِيّاً بِدِينِهِ فَلَمْ يَزَلْ يَتَرَصَّدُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام حَتَّىٰ خَرَجَ إِلَىٰ ضَيْعَةٍ لَهُ، فَلَقِيَهُ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي أَحْتَجُّ عَلَيْكَ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ فَدُلَّنِي عَلَى الْمَعْرِفَةِ قَالَ: فَأَخْبَرَهُ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَمَا كَانَ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَأَخْبَرَهُ بِأَمْرِ الرَّجُلَيْنِ فَقَبِلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ: فَمَنْ كَانَ بَعْدَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام؟ قَالَ: الْحَسَنُ عليه السلام ثُمَّ الْحُسَيْنُ عليه السلام حَتَّىٰ انْتَهَىٰ إِلَىٰ نَفْسِهِ ثُمَّ سَكَتَ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَمَنْ هُوَ الْيَوْمَ؟ قَالَ: إِنْ أَخْبَرْتُكَ تَقْبَلُ؟ قَالَ: بَلَىٰ جُعِلْتُ فِدَاكَ، قَالَ: أَنَا هُوَ. قَالَ: فَشَيْءٌ أَسْتَدِلُّ بِهِ؟ قَالَ: اذْهَبْ إِلَىٰ تِلْكَ الشَّجَرَةِ - وَأَشَارَ [بِيَدِهِ] إِلَىٰ أُمِّ غَيْلَانٍ - فَقُلْ لَهَا: يَقُولُ لَكِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ: أَقْبِلِي، قَالَ: فَأَتَيْتُهَا فَرَأَيْتُهَا وَاللهِ تَخُدُّ الْأَرْضَ خَدّاً حَتَّىٰ وَقَفَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ أَشَارَ إِلَيْهَا فَرَجَعَتْ، قَالَ: فَأَقَرَّ بِهِ، ثُمَّ لَزِمَ الصَّمْتَ وَالْعِبَادَةَ، فَكَانَ لَا يَرَاهُ أَحَدٌ يَتَكَلَّمُ بَعْدَ ذٰلِكَ.

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ مِثْلَهُ.

٨ - راوی کہتا ہے حسن بن عبداللہ میرے چچا کا بیٹا زاہد تھا اور اپنے زمانہ کے تمام لوگوں سے زیادہ عابد۔ اس

کی دینی جد و جہد اور سخت ریاضت کی بنا پر بادشاہ اس سے ڈرتا تھا بسا اوقات وہ بادشاہ سے بڑے سخت کلمات بطور نصیحت کہہ جاتا تھا اور اس کو نیک کام کرنے کا حکم دیتا تھا اور برائی سے روکتا تھا اور بادشاہ اس کی باتوں کو برداشت کرتا تھا اور اسی حالت میں چلا آرہا تھا ایک دن جبکہ وہ مسجد میں تھا امام موسیٰ کاظم وہاں تشریف لائے اس کو دیکھا اور اشارہ سے بلایا وہ آگیا آپ نے اس سے فرمایا تمہاری اس حالت نے مجھے بہت مسرت بخشی، مگر یہ کہ تمہارے لئے معرفت نہیں اس کو تلاش کرو، اس نے کہا کیسی معرفت؟ فرمایا جاؤ علم فقہ حاصل کرو، اس نے کہا کس سے، فرمایا، فقہائے مدینہ سے پھر ان احادیث کو میرے سامنے پیش کرو، پس وہ گیا اور احادیث کو لکھ لایا۔ حضرت نے فرمایا۔ پڑھو، اس نے پڑھا۔ آپ نے فرمایا یہ سب ساقط الاعتبار اور غلط ہیں تم معرفت حاصل کرو اور اس شخص کو امر دین میں عنایت خدا حاصل تھی وہ ہمیشہ حضرت سے ملنے کا متمنی رہتا ایک روز حضرت اپنی زمین پر تشریف لے جا رہے تھے اس نے راستہ میں ملاقات کی اور کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں آپ کی ہدایت کا محتاج ہوں آپ معرفت الٰہی کی طرف میری رہنمائی کیجیے۔ آپ نے امیرالمومنین کے حالات اس سے بیان کئے اور جو کچھ ان دونوں (حضرت ابوبکر و عمر) نے کیا تھا۔ وہ بھی سنایا اس نے قبول کیا۔ پھر دریافت کیا۔ امیرالمومنین کے بعد کون امام ہوا۔ فرمایا امام حسنؑ، ان کے بعد امام حسینؑ یہاں تک کہ اپنی ذات تک پہنچے پھر خاموش ہو گئے اس نے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں اب امام کون ہے؟ فرمایا۔ اگر میں تجھے بتا دوں تو تو قبول کرے گا۔ اس نے کہا ضرور تب آپ نے فرمایا۔ وہ میں ہوں، اس پر دلیل چاہی۔ فرمایا اس درخت کے پاس جا، اور اپنے ہاتھ سے ایک ببول کے درخت کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اس کے پاس جا کر کہو کہ موسیٰ بن جعفر کہتے ہیں میرے پاس آ۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ بس اس نے دیکھا کہ زمین شق ہوئی اور وہ اکھڑ کر حضرت کے سامنے آگیا پھر اشارہ کیا وہ اپنی جگہ پر واپس گیا۔ اس نے حضرت کی امامت کا اقرار کیا پھر خاموش ہو کر مشغول عبادت ہوا اور پھر کسی نے اس کو کلام کرتے نہ پایا۔

٩ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الطَّيِّبِ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ مَنْصُورٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْعَلاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَكْثَمَ ـ قَاضِيَ سَامَرَّاءَ بَعْدَ مَا جَهَدْتُ بِهِ وَنَاظَرْتُهُ وَحَاوَرْتُهُ وَوَاصَلْتُهُ وَسَأَلْتُهُ عَنْ عُلُومِ آلِ مُحَمَّدٍ ـ فَقَالَ: بَيْنَا أَنَا ذَاتَ يَوْمٍ دَخَلْتُ أَطُوفُ بِقَبْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ[1] فَرَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ الرِّضَا عليه السلام يَطُوفُ بِهِ، فَنَاظَرْتُهُ فِي مَسَائِلَ عِنْدِي فَأَخْرَجَهَا إِلَيَّ، فَقُلْتُ لَهُ: وَاللهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ مَسْأَلَةً وَاحِدَةً وَإِنِّي وَاللهِ لَأَسْتَحْيِي مِنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ لِي: أَنَا أُخْبِرُكَ قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَنِي، تَسْأَلُنِي عَنِ الْإِمَامِ، فَقُلْتُ: هُوَ وَاللهِ هٰذَا، فَقَالَ: أَنَا هُوَ، فَقُلْتُ: عَلَامَةً؟ فَكَانَ فِي يَدِهِ عَصًا فَنَطَقَتْ وَقَالَتْ: إِنَّ مَوْلَايَ إِمَامُ هٰذَا الزَّمَانِ وَهُوَ الْحُجَّةُ.

٩۔ راوی کہتا ہے میں نے قاضی سامرہ یحییٰ بن اکثم سے سنا اس کے بعد میں نے اس کو آزمایا، مناظرہ کیا۔ گفتگو

کی میں نے علوم آل محمدؐ سے متعلق اس سے سوال کیا۔ اس نے کہا میں ایک روز قبر رسولؐ کا طواف کر رہا تھا کہ میں نے امام محمد تقی علیہ السلام کو بھی طواف کرتے پایا۔ میں نے ان سے چند سوالات کیے جن کے انھوں نے تسلی بخش جواب دیئے۔ پھر میں نے ان سے کہا ایک سوال آپ سے کرتے مجھے حیا آتی ہے۔ فرمایا میں تمہارے سوال سے پہلے بتلائے دیتا ہوں تم مجھ سے یہ پوچھنا چاہتے ہو۔ امام کون ہے؟ میں نے کہا بے شک یہی سوال میرے ذہن میں تھا لیکن اس کا ثبوت آپؐ کے ہاتھ میں عصا تھا وہ گویا ہوا۔ میرا مولا یہ امام زمانہ ہے اور وہی خدا کی حجت ہیں۔

١٠ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَوْ غَيْرِهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى الرِّضَا عليه السلام وَأَنَا يَوْمَئِذٍ وَاقِفٌ وَقَدْ كَانَ أَبِي سَأَلَ أَبَاهُ عَنْ سَبْعِ مَسَائِلَ فَأَجَابَهُ فِي سِتٍّ وَأَمْسَكَ عَنِ السَّابِعَةِ، فَقُلْتُ: وَاللهِ لَأَسْأَلَنَّهُ عَمَّا سَأَلَ أَبِي أَبَاهُ، فَإِنْ أَجَابَ بِمِثْلِ جَوَابِ أَبِيهِ كَانَتْ دَلَالَةً، فَسَأَلْتُهُ فَأَجَابَ بِمِثْلِ جَوَابِ أَبِيهِ أَبِي فِي الْمَسَائِلِ السِّتِّ، فَلَمْ يَزِدْ فِي الْجَوَابِ وَاواً وَلَا يَاءً وَأَمْسَكَ عَنِ السَّابِعَةِ وَقَدْ كَانَ أَبِي قَالَ لِأَبِيهِ: إِنِّي أَحْتَجُّ عَلَيْكَ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَنَّكَ زَعَمْتَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ لَمْ يَكُنْ إِمَاماً، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى عُنُقِهِ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: نَعَمِ احْتَجَّ عَلَيَّ بِذَلِكَ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ إِثْمٍ فَهُوَ فِي رَقَبَتِي.

فَلَمَّا وَدَّعْتُهُ قَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ شِيعَتِنَا يُبْتَلَى بِبَلِيَّةٍ أَوْ يَشْتَكِي فَيَصْبِرُ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ أَجْرَ أَلْفِ شَهِيدٍ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: وَاللهِ مَا كَانَ لِهَذَا ذِكْرٌ، فَلَمَّا مَضَيْتُ وَكُنْتُ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ، خَرَجَ بِي عِرْقُ الْمَدِينِيِّ فَلَقِيتُ مِنْهُ شِدَّةً، فَلَمَّا كَانَ مِنْ قَابِلٍ حَجَجْتُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَقَدْ بَقِيَ مِنْ وَجَعِي بَقِيَّةٌ، فَشَكَوْتُ إِلَيْهِ وَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ عَوِّذْ رِجْلِي وَبَسَطْتُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ لِي: لَيْسَ عَلَى رِجْلِكَ هَذِهِ بَأْسٌ وَلَكِنْ أَرِنِي رِجْلَكَ الصَّحِيحَةَ فَبَسَطْتُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَعَوَّذَهَا فَلَمَّا خَرَجْتُ لَمْ أَلْبَثْ إِلَّا يَسِيراً حَتَّى خَرَجَ بِيَ الْعِرْقُ وَكَانَ وَجَعُهُ يَسِيراً

١٠۔ راوی کہتا ہے میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا میں اس زمانہ میں مذہب واقفیہ رکھتا تھا (یعنے اس کا عقیدہ تھا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام زندہ ہیں اور وہی مہدیٔ موعود ہیں) میرے باپ نے امام موسیٰ کاظمؑ سے سات سوال کیے تھے چھ کے جواب تو انھوں نے دیئے ساتویں کے جواب سے رک گئے میں نے دل میں کہا میں وہی مسئلے پوچھتا ہوں جو میرے باپ نے ان کے باپ سے پوچھے تھے اگر وہی جواب دیئے جو ان کے باپ نے دیا تھا تو ان کی امامت کی دلیل ہوگی پس سوال کیا۔ انھوں نے وہی جواب دیا جو میرے باپ کو ان کے باپ نے دیا تھا انھوں نے جواب میں ایک واؤ یا ایک ی کی بھی زیادتی نہ کی اور ساتویں سوال کے جواب میں رک گئے میرے باپ نے ان کے باپ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا میں روز

قیامت پیش خدا احتجاج کروں گا کہ آپ کا گمان یہ ہے کہ عبداللہ بن جعفر امام نہیں ہیں حضرت نے اپنا ہاتھ اپنی گردن پر رکھا اور فرمایا تم ایسا کرنا۔ جو اس کا گناہ ہوگا وہ میری گردن پر۔ جب میں رخصت ہو کر چلا تو فرمایا۔ ہمارے شیعوں میں سے جو کوئی کسی مصیبت میں مبتلا ہوا اور صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہزار شہیدوں کا اجر تحریر فرماتا ہے (یعنی امام مظلوم اور بے اختیار کے زمانہ میں جو شیعہ حکومت کے ظلم و جور پر صبر کرتے ہیں وہ اپنے عقیدہ پر ثابت قدم رہتے ہیں تو ان کے اعمال کا اجر ان لوگوں سے ہزار درجہ زیادہ ہوگا جو امام صاحب حکومت و دولت کے زمانہ میں بجا لائیں۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ اس بات کا کوئی ذکر تھا ہی نہیں، تو یہ حضرت نے کسی وجہ سے کہا ہے) جبکہ میں راستہ میں جا رہا تھا مجھے نارو کی بیماری لاحق ہو گئی (یہ بیماری اکثر ملکوں میں ہوتی ہے۔ ساق پا میں کسی جگہ ایک سوراخ سا ہو کر اس میں سے ایک سفید دھاگہ سا نمودار ہوتا ہے جو تھوڑا تھوڑا باہر آتا رہتا ہے اسے کاٹا نہیں جاتا۔ بلکہ کاغذ یا روئی کی بتی پر لپیٹتے رہتے ہیں) میرے اوپر اس کی بڑی شدت تھی اگلے سال جب میں حج کے لئے آیا تو حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور میری تکلیف باقی تھی میں نے حضرت سے بیان کر کے کہا آپ میرے لئے دعا کیجئے اور اپنا پیر آپ کے سامنے پھیلا دیا۔ فرمایا اس کا تو کوئی خوف نہیں صحیح پیر دکھاؤ۔ حضرت نے دعا کی۔ اب جو میں وہاں سے چلا تو نارو باہر آ گیا اور تھوڑا سا درد باقی رہ گیا۔

۱۱ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ ابْنِ قِيَامَا الْوَاسِطِيِّ ـ وَكَانَ مِنَ الْوَاقِفَةِ ـ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَقُلْتُ لَهُ : يَكُونُ إِمَامَانِ؟ قَالَ : لَا إِلَّا وَأَحَدُهُمَا صَامِتٌ، فَقُلْتُ لَهُ : هُوَ ذَا أَنْتَ لَيْسَ لَكَ صَامِتٌ ـ وَلَمْ يَكُنْ وُلِدَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ بَعْدُ ـ فَقَالَ لِي : وَاللهِ لَيَجْعَلَنَّ اللهُ مِنِّي مَا يُثْبِتُ بِهِ الْحَقَّ وَأَهْلَهُ وَيَمْحَقُ بِهِ الْبَاطِلَ وَأَهْلَهُ ، فَوُلِدَ لَهُ بَعْدَ سَنَةٍ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَقِيلَ لِابْنِ قِيَامَا : أَلَا تُقْنِعُكَ هَذِهِ الْآيَةُ؟ فَقَالَ : أَمَا وَاللهِ إِنَّهَا لَآيَةٌ عَظِيمَةٌ وَلَكِنْ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي ابْنِهِ؟

۱۱۔ ابن قیاما مذہب واقفیہ رکھتا تھا اس نے بیان کیا کہ میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور عرض کی کیا ایک وقت میں دو امام ہوتے ہیں فرمایا ہاں۔ مگر ان میں ایک صامت ہوتا ہے یعنی اس کا حکم جاری نہیں ہوتا۔ میں نے کہا کیا آپ امام ہیں۔ درآنحالیکہ آپ کے لئے امام صامت نہیں امام محمد تقی اس وقت تک پیدا نہیں ہوئے تھے مجھ سے حضرت نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ عطا کریگا مجھے ایک لڑکا۔ جو حق کو اور اس کے اہل کو ثابت و برقرار رکھے گا۔ اور باطل اور اہل باطل کو مٹا دے گا چنانچہ ایک سال بعد امام محمد تقی پیدا ہوئے۔ ابن قیاما سے لوگوں نے کہا کیا تم اس علامت امامت پر قانع نہ ہو گے اس نے کہا یہ آیت تو عظیم الشان ہے لیکن میں کیا کروں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے فرزند امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے متعلق ہی فرمایا ہے۔

توضیح:- ابن قیامہ کا اشارہ اس حدیث کی طرف ہے جس کو کشی نے نقل کیا ہے بروایت یحییٰ بن القاسم کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا، مناثمانیۃ محدثون سابعہم القائم (ہم میں محدث (جس سے فرشتہ کلام کرے) آٹھ ہیں (معہ امام موسیٰ کاظمؑ سات اور ایک جناب فاطمہؑ) اور ان کا ساتواں قائم ہوگا) اس سے واقفیہ فرقہ والوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ امامت امام موسیٰ کاظم پر ختم ہوگئی اور مہدیٔ آخرالزماں وہی ہیں لیکن انھوں نے اس حدیث کا مطلب غلط سمجھا ہے اوّل تو اس حدیث کی صحت میں کلام ہے کیونکہ راوی شخص واحد ہے اور اگر صحیح بھی مان لیا جائے جائے تو اس سے مراد یہ ہے کہ رسول خدا صلعم سے لے کر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام تک آٹھ محدث ہوئے۔ ان کے ساتویں یعنی بہ سلسلہ محدثین امام جعفر صادق علیہ السلام ہیں چنانچہ وہ اس وقت امر امامت پر فائز تھے اور یہ مسلم ہے کہ ہر امام اپنے وقت میں قائم آل محمدؐ ہوتا ہے یعنی دین اس سے قائم رہتا ہے امام مہدی علیہ السلام کے متعلق نصوص جداگانہ ہیں۔ پس واقفیہ کا سلسلۂ امامت کو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام پر ختم کر دینا غلط ہے۔ کیونکہ ان کے بعد کے آئمہ کے متعلق بہ کثرت احادیث موجود ہیں۔

۱۲ ــ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ قَالَ : أَتَيْتُ خُرَاسَانَ ــ وَأَنَا وَاقِفٌ ــ فَحَمَلْتُ مَعِي مَتَاعاً وَكَانَ مَعِي ثَوْبٌ وَشِيٌّ فِي بَعْضِ الرِّزَمِ وَلَمْ أَشْعُرْ بِهِ وَلَمْ أَعْرِفْ مَكَانَهُ ، فَلَمَّا قَدِمْتُ مَرْوَ وَنَزَلْتُ فِي بَعْضِ مَنَازِلِهَا لَمْ أَشْعُرْ إِلَّا وَرَجُلٌ مَدَنِيٌّ مِنْ بَعْضِ مُوَلَّدِيهَا ، فَقَالَ لِي : إِنَّ أَبَاالْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ لَكَ : ابْعَثْ إِلَيَّ الثَّوْبَ الْوَشِيَّ الَّذِي عِنْدَكَ قَالَ : فَقُلْتُ : وَمَنْ أَخْبَرَ أَبَاالْحَسَنِ بِقُدُومِي وَأَنَا قَدِمْتُ آنِفاً ؟ وَمَاعِنْدِي ثَوْبٌ وَشِيٌّ ! فَرَجَعَ إِلَيْهِ وَعَادَ إِلَيَّ ، فَقَالَ : يَقُولُ لَكَ : بَلَىٰ هُوَ فِي مَوْضِعِ كَذَا وَكَذَا وَرِزْمَتُهُ كَذَا وَكَذَا ، فَطَلَبْتُهُ حَيْثُ قَالَ ، فَوَجَدْتُهُ فِي أَسْفَلِ الرِّزْمَةِ ، فَبَعَثْتُ بِهِ إِلَيْهِ

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں خراسان میں آیا اور میں مذہب واقفیہ رکھتا تھا میرے ساتھ کچھ سامان تھا جس میں کچھ چھینٹ کی قسم کا کپڑا بھی تھا جس) کا مجھے علم نہ تھا اور نہ یہ پتہ تھا کہ کس گٹھری میں ہے جب مقام مرو میں پہنچا تو ایک مکان میں اُترا ایک شخص مدنی جو مرو کا رہنے والا باشندہ تھا میرے پاس آیا۔

اور مجھ سے کہنے لگا امام رضا علیہ السلام نے کہا ہے کہ جو قلمکار کپڑا تیرے پاس ہے مجھے بھیج دے، میں نے کہا میرے آنے کی خبر حضرت کو کیسے ہوئی، حالانکہ میں ابھی آیا ہوں اور میرے پاس چھینٹ کی قسم کا کوئی کپڑا نہیں، وہ لوٹ کر آیا اور کہنے لگا حضرت نے فرمایا ہے تیرے پاس ہے اور فلاں جگہ ہے اور وہاں گٹھری میں بندھا ہوا ہے میں نے تلاش کیا تو ایک گٹھری میں سب سے نیچے اسے پایا۔ پس میں نے اس کو حضرت کے پاس بھیج دیا۔

١٣ ـ ابْنُ فَضَّالٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ : كُنْتُ وَاقِفاً وَ حَجَجْتُ عَلَىٰ تِلْكَ الْحَالِ ، فَلَمَّا صِرْتُ بِمَكَّةَ خَلَجَ فِي صَدْرِي شَيْءٌ ، فَتَعَلَّقْتُ بِالْمُلْتَزَمِ[٣] ثُمَّ قُلْتُ : اَللّٰهُمَّ قَدْعَلِمْتَ طَلِبَتِي وَ إِرَادَتِي فَأَرْشِدْنِي إِلَىٰ خَيْرِالْأَدْيَانِ ، فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنْ آتِيَ الرِّضَا عليه السلام فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَفَوَقَفْتُ بِبَابِهِ وَقُلْتُ لِلْغُلَامِ : قُلْ لِمَوْلَاكَ : رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ بِالْبَابِ ، قَالَ : فَسَمِعْتُ نِدَاءَهُ وَ هُوَيَقُولُ ادْخُلْ يَاعَبْدَ اللهِ بْنَ الْمُغِيرَةِ ادْخُلْ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ الْمُغِيرَةِ ، فَدَخَلْتُ ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيَّ قَالَ لِي : قَدْأَجَابَ اللهُ دُعَاءَكَ وَهَدَاكَ لِدِينِهِ فَقُلْتُ : أَشْهَدُ أَنَّكَ حُجَّةُاللهِ وَأَمِينُهُ عَلَىٰ خَلْقِهِ

۱۳۔ عبداللہ بن مغیرہ کہتا ہے۔ میں واقفیہ مذہب رکھتا تھا اسی حالت میں میں نے حج کیا۔ جب میں مکہ پہنچا تو اپنے مذہب کے بارے میں میرے دل کے اندر ایک شک پیدا ہوا۔ پس میں مقام ملتزم (خانۂ کعبہ میں دروازہ اور رکن یمانی کے درمیان یہاں لباس کعبہ کو پکڑ کر لوگ دعا کرتے ہیں) میں آیا اور کعبہ کے پردہ کو پکڑ کر دعا کرنے لگا۔ خداوندا تو میری طلب اور میرے ارادہ کو جانتا ہے پس مجھے ہدایت کر بہترین دین کی طرف، میرے دل میں یہ بات پیدا ہوئی کہ میں امام رضا علیہ السلام کے پاس جاؤں پس میں مدینہ آیا اور حضرت کے دروازہ پر پہنچا۔ غلام سے کہا اپنے آقا سے کہہ دے، ایک شخص اہل عراق سے آیا ہے۔ میں نے حضرت کی آواز سنی، اے عبداللہ بن مغیرہ اندر آ۔ میں اندر آیا تو حضرت نے مجھے دیکھ کر فرمایا۔ خدا نے تجھے اپنے دین کی طرف ہدایت کی۔ میں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کی حجت ہیں اور اس کی مخلوق پر اس کے امین ہیں۔

١٤ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ : كَانَ عَبْدُاللهِ بْنُ هُلَيْلٍ يَقُولُ بِعَبْدِ اللهِ[٢] فَصَارَ إِلَىٰ الْعَسْكَرِ فَرَجَعَ عَنْ ذٰلِكَ ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ سَبَبِ رُجُوعِهِ فَقَالَ : إِنِّي عَرَضْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَوَافَقَنِي فِي طَرِيقٍ ضَيِّقٍ ، فَمَالَ نَحْوِي حَتَّىٰ إِذَا حَاذَانِي ، أَقْبَلَ نَحْوِي بِشَيْءٍ مِنْ فِيهِ ، فَوَقَعَ عَلَىٰ صَدْرِي ، فَأَخَذْتُهُ فَإِذَا هُوَ رَقٌّ فِيهِ مَكْتُوبٌ مَا كَانَ هُنَالِكَ وَلَا كَذٰلِكَ.

۱۴۔ راوی کہتا ہے عبداللہ بن ہلیل نے بیان کیا کہ وہ عبداللہ افطح کی امامت کا قائل تھا وہ سامرہ گیا۔ وہاں سے آیا تو اپنے سابقہ عقیدے کو چھوڑ کر آیا۔ میں نے اس کا سبب پوچھا۔ اس نے کہا میں نے اپنے آپ کو تیار کیا۔ امام علی نقی علیہ السلام سے سوال کرنے پر۔ پس حضرت مجھے ایک تنگ راستہ پر مل گئے۔ جب میرے مقابل ہوئے۔
تو حضرت نے اپنے منہ سے کوئی چیز میری طرف پھینکی جو میرے سینے پر لگی وہ ایک جھلی تھی جس پر لکھا تھا وہ (عبداللہ افطح) نہ یہاں ہے اور نہ وہ امام ہے۔

۱۵ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ذَكَرَ اسْمَهُ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِاللهِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ : حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ زَيْدِ بْنِ مُوسَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالُوا : جَاءَتْ أُمُّ أَسْلَمَ يَوْماً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَهُوَ فِي مَنْزِلِ أُمِّ سَلَمَةَ ، فَسَأَلَتْهَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ، فَقَالَتْ : خَرَجَ فِي بَعْضِ الْحَوَائِجِ وَ السَّاعَةَ يَجِيءُ ، فَانْتَظَرَتْهُ عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ حَتَّى جَاءَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ، فَقَالَتْ أُمُّ أَسْلَمَ : بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ ! إِنِّي قَدْ قَرَأْتُ الْكُتُبَ وَعَلِمْتُ كُلَّ نَبِيٍّ وَوَصِيٍّ ، فَمُوسَى كَانَ لَهُ وَصِيٌّ فِي حَيَاتِهِ وَ وَصِيٌّ بَعْدَ مَوْتِهِ وَ كَذَلِكَ عِيسَى ، فَمَنْ وَصِيُّكَ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ فَقَالَ لَهَا : يَا أُمَّ أَسْلَمَ ! وَصِيِّي فِي حَيَاتِي وَبَعْدَ مَمَاتِي وَاحِدٌ ، ثُمَّ قَالَ لَهَا : يَا أُمَّ أَسْلَمَ مَنْ فَعَلَ فِعْلِي هَذَا فَهُوَ وَصِيِّي ، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى حَصَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَفَرَكَهَا بِإِصْبَعِهِ فَجَعَلَهَا شِبْهَ الدَّقِيقِ ، ثُمَّ عَجَنَهَا ، ثُمَّ طَبَعَهَا بِخَاتَمِهِ ، ثُمَّ قَالَ : مَنْ فَعَلَ فِعْلِي هَذَا فَهُوَ وَصِيِّي فِي حَيَاتِي وَ بَعْدَ مَمَاتِي ، فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ ، فَأَتَيْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَقُلْتُ : بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَنْتَ وَصِيُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ يَا أُمَّ أَسْلَمَ ! ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى حَصَاةٍ فَفَرَكَهَا فَجَعَلَهَا كَهَيْئَةِ الدَّقِيقِ ، ثُمَّ عَجَنَهَا وَخَتَمَهَا بِخَاتَمِهِ ، ثُمَّ قَالَ : يَا أُمَّ أَسْلَمَ ! مَنْ فَعَلَ فِعْلِي هَذَا فَهُوَ وَصِيِّي فَأَتَيْتُ الْحَسَنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ غُلَامٌ فَقُلْتُ لَهُ : يَا سَيِّدِي ! أَنْتَ وَصِيُّ أَبِيكَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ يَا أُمَّ أَسْلَمَ ، وَضَرَبَ بِيَدِهِ وَأَخَذَ حَصَاةً فَفَعَلَ بِهَا كَفِعْلِهِمَا ، فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ فَأَتَيْتُ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ - وَإِنِّي لَمُسْتَصْغِرَةٌ لِسِنِّهِ - فَقُلْتُ لَهُ : بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي ، أَنْتَ وَصِيُّ أَخِيكَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ يَا أُمَّ أَسْلَمَ ! ائْتِينِي بِحَصَاةٍ ، ثُمَّ فَعَلَ كَفِعْلِهِمْ ، فَعَمَرَتْ أُمُّ أَسْلَمَ حَتَّى لَحِقَتْ بِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بَعْدَ قَتْلِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي مُنْصَرَفِهِ ، فَسَأَلَتْهُ أَنْتَ وَصِيُّ أَبِيكَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، ثُمَّ فَعَلَ كَفِعْلِهِمْ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ .

۱۵- راوی کہتا ہے کہ ام اسلم ایک روز رسول اللہ صلعم کے پاس آئی جبکہ آپؐ کی باری خانۂ اُمِّ سلمہ میں تھی ان سے آنحضرت کے متعلق سوال کیا۔ انھوں نے کہا کسی ضرورت سے باہر تشریف لے گئے ہیں ابھی آئے جاتے ہیں اس نے انتظار کیا۔ حضرت تشریف لے آئے۔ ام اسلم نے کہا۔ اے اللہ کے رسولؐ میں نے آسمانی کتابوں میں پڑھا ہے مجھے معلوم ہے ہر نبی و وصی کے متعلق، موسیٰؑ کے وصی زندگی میں ہارون تھے اور مرنے کے بعد یوشع ہوئے ایسے ہی عیسیٰ کے وصی ہوئے۔ پس یا رسولؐ اللہ آپ کے وصی کون ہوئے فرمایا میرا وصی میری زندگی میں اور میرے مرنے کے بعد ایک ہی ہے اے اُمِّ اسلم،

جو کوئی میرا ایسا کام کر کے دکھائے وہی میرا وصی ہے پھر آپ نے زمین پر سے ایک سنگ ریزہ اٹھایا اور اسے اپنی چٹکی میں لے کر دبایا اور آٹے کی طرح باریک کر دیا پھر اسے گوندھا اور اس پر اپنی انگوٹھی سے مہر لگا کر فرمایا جو کوئی میری طرح ایسا کام کرے وہی میرا وصی ہے میری زندگی میں اور میرے مرنے کے بعد۔

پھر میں حضرت کے پاس سے چلی آئی۔ امیر المومنین کی خدمت میں آئی اور ان سے کہا کیا آپ وصی رسولؐ ہیں فرمایا ہاں پھر آپؑ نے ایک سنگ ریزہ لے کر اسے چٹکی سے آٹے کی طرح باریک کیا پھر اسے گوندھا اور اپنی انگوٹھی سے اس پر مہر لگا دی اور مجھ سے کہا جو کوئی میری طرح ایسا کرے وہ میرا وصی ہے پھر میں امام حسنؑ کے پاس آئی۔ وہ لڑکے تھے میں نے کہا کیا آپ اپنے باپ کے وصی ہیں فرمایا۔ ہاں اے ام اسلم، پھر انھوں نے کنکری اٹھا کر ویسا ہی کیا۔ جیسا حضرت رسول خدا اور حضرت علی نے کیا تھا۔

میں وہاں سے امام حسین کے پاس آئی۔ وہ بہت ہی صغیر السن تھے میں نے کہا کیا آپ اپنے بھائی کے وصی ہیں فرمایا ہاں اے ام اسلم کنکری لا۔ پس انھوں نے بھی وہی کر کے دکھایا۔ ام اسلم کی عمر اتنی زیادہ ہوئی کہ وہ حضرت علی بن الحسین سے ملی مدینہ واپس آنے کے بعد ان سے کہا۔ کیا آپ اپنے باپ کے وصی ہیں فرمایا ہاں اور انھوں نے وہی کر کے دکھایا۔ اللہ کا درود وسلام ہو ان پر۔

١٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجَارُودِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرِ بْنِ دَابٍ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّ زَيْدَبْنَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ دَخَلَ عَلىٰ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عليهما السلام وَمَعَهُ كُتُبٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ ، يَدْعُونَهُ فِيهَا إِلَى أَنْفُسِهِمْ وَيُخْبِرُونَهُ بِاجْتِمَاعِهِمْ وَيَأْمُرُونَهُ بِالْخُرُوجِ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : هٰذِهِ الْكُتُبُ ابْتِدَاءٌ مِنْهُمْ أَوْ جَوَابُ مَا كَتَبْتَ بِهِ إِلَيْهِمْ وَدَعَوْتَهُمْ إِلَيْهِ؟ فَقَالَ : بَلِ ابْتِدَاءٌ مِنَ الْقَوْمِ لِمَعْرِفَتِهِمْ بِحَقِّنَا وَبِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَلِمَا يَجِدُونَ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ وُجُوبِ مَوَدَّتِنَا وَفَرْضِ طَاعَتِنَا وَلِمَا نَحْنُ فِيهِ مِنَ الضِّيقِ وَالضَّنْكِ وَالْبَلَاءِ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّ الطَّاعَةَ مَفْرُوضَةٌ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةٌ أَمْضَاهَا فِي الْأَوَّلِينَ وَكَذٰلِكَ يُجْرِيهَا فِي الْآخِرِينَ وَالطَّاعَةُ لِوَاحِدٍ مِنَّا وَالْمَوَدَّةُ لِلْجَمِيعِ ، وَأَمْرُ اللهِ يَجْرِي لِأَوْلِيَائِهِ بِحُكْمٍ مَوْصُولٍ وَقَضَاءٍ مَفْصُولٍ وَحَتْمٍ مَقْضِيٍّ وَقَدَرٍ مَقْدُورٍ وَأَجَلٍ مُسَمّىً لِوَقْتٍ مَعْلُومٍ ، فَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ إِنَّهُمْ لَنْ يُغْنُوا عَنْكَ مِنَ اللهِ شَيْئاً ، فَلَا تَعْجَلْ ، فَإِنَّ اللهَ لَا يَعْجَلُ لِعَجَلَةِ الْعِبَادِ وَلَا تَسْبِقَنَّ اللهَ فَتُعْجِزَكَ الْبَلِيَّةُ فَتَصْرَعَكَ ، قَالَ : فَغَضِبَ زَيْدٌ عِنْدَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ قَالَ : لَيْسَ الْإِمَامُ مِنَّا مَنْ جَلَسَ فِي بَيْتِهِ وَأَرْخَى سِتْرَهُ وَثَبَّطَ عَنِ الْجِهَادِ وَلٰكِنَّ الْإِمَامَ مِنَّا مَنْ مَنَعَ حَوْزَتَهُ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللهِ حَقَّ جِهَادِهِ وَدَفَعَ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَذَبَّ عَنْ حَرِيمِهِ .

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : هَلْ تَعْرِفُ يَا أَخِي ! مِنْ نَفْسِكَ شَيْئاً مِمَّا نَسَبْتَهَا إِلَيْهِ فَتَجِيءُ عَلَيْهِ بِشَاهِدٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ أَوْ حُجَّةٍ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَوْ تَضْرِبُ بِهِ مَثَلاً ، فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَحَلَّ حَلَالاً وَحَرَّمَ حَرَاماً وَفَرَضَ فَرَائِضَ وَضَرَبَ أَمْثَالاً وَسَنَّ سُنَناً وَلَمْ يَجْعَلِ الْإِمَامَ الْقَائِمَ بِأَمْرِهِ فِي شُبْهَةٍ فِيمَا فَرَضَ لَهُ مِنَ الطَّاعَةِ أَنْ يَسْبِقَهُ بِأَمْرٍ قَبْلَ مَحَلِّهِ أَوْ يُجَاهِدَ فِيهِ قَبْلَ حُلُولِهِ ، وَقَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الصَّيْدِ : «لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ» (مائدہ ۵/۲) أَفَقَتْلُ الصَّيْدِ أَعْظَمُ أَمْ قَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ . وَجَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ مَحَلّاً وَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا» وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ : «لَا تُحِلُّوا شَعَائِرَ اللهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ» فَجَعَلَ الشُّهُورَ عِدَّةً مَعْلُومَةً ، فَجَعَلَ مِنْهَا أَرْبَعَةً حُرُماً وَقَالَ : «فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللهِ» (توبہ ۹/۲) ، ثُمَّ قَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : «فَإِذَا انْسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ» (توبہ ۹/۵) فَجَعَلَ لِذَلِكَ مَحَلّاً وَقَالَ : «وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ» فَجَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ أَجَلاً وَ لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَاباً .

فَإِنْ كُنْتَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّكَ وَيَقِينٍ مِنْ أَمْرِكَ وَتِبْيَانٍ مِنْ شَأْنِكَ ، فَشَأْنَكَ وَ إِلَّا فَلَا تَرُومَنَّ أَمْراً أَنْتَ مِنْهُ فِي شَكٍّ وَ شُبْهَةٍ وَلَا تَتَعَاطَ زَوَالَ مُلْكٍ لَمْ تَنْقَضِ أُكُلُهُ وَلَمْ يَنْقَطِعْ مَدَاهُ وَلَمْ يَبْلُغِ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ، فَلَوْ قَدْ بَلَغَ مَدَاهُ وَانْقَطَعَ أُكُلُهُ وَ بَلَغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ لَانْقَطَعَ الْفَصْلُ وَتَتَابَعَ النِّظَامُ وَلَأَعْقَبَ اللهُ فِي التَّابِعِ وَالْمَتْبُوعِ الذُّلَّ وَالصَّغَارَ ، أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ إِمَامٍ ضَلَّ عَنْ وَقْتِهِ ، فَكَانَ التَّابِعُ فِيهِ أَعْلَمَ مِنَ الْمَتْبُوعِ ، أَتُرِيدُ يَا أَخِي ! أَنْ تُحْيِيَ مِلَّةَ قَوْمٍ قَدْ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللهِ وَ عَصَوْا رَسُولَهُ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللهِ وَادَّعَوُا الْخِلَافَةَ بِلَا بُرْهَانٍ مِنَ اللهِ وَلَا عَهْدٍ مِنْ رَسُولِهِ ؟! أُعِيذُكَ بِاللهِ يَا أَخِي ! أَنْ تَكُونَ غَداً الْمَصْلُوبَ بِالْكُنَاسَةِ ، ثُمَّ ارْفَضَّتْ عَيْنَاهُ وَ سَالَتْ دُمُوعُهُ ، ثُمَّ قَالَ : اللهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَنْ هَتَكَ سِتْرَنَا وَجَحَدَنَا حَقَّنَا وَأَفْشَى سِرَّنَا وَ نَسَبَنَا إِلَى غَيْرِ جَدِّنَا وَ قَالَ فِينَا مَا لَمْ نَقُلْهُ فِي أَنْفُسِنَا .

۱۶۔ زید بن علی ایک روز امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس اہلِ کوفہ کے کچھ خطوط لے کر آئے جس میں انھوں نے زید کو اپنی طرف آنے کی دعوت دی تھی اور لکھا تھا کہ لوگ ان کی مدد کے لئے جمع ہیں اور خروج کرنے کی ترغیب دی تھی امام باقر علیہ السلام نے فرمایا ان خطوط کی ابتداء انھوں نے کی ہے یا تم نے جو لکھا تھا اور ان کو اپنی طرف بلایا تھا یہ اس کا جواب ہے انھوں نے کہا اس کی ابتدا انھوں نے ہی کی ہے ہمارے حق کو اور رسول اللہ سے ہماری قرابت کو پہچانتے ہوئے اور اس لئے کہ انھوں نے کتاب خدا میں ہماری مودت کے وجوب کو اور ہماری اطاعت کو فرض پایا اور اس لئے کہ انھوں

نے ہماری پریشان حالی، تنگدستی اور حکومت کے مظالم کو دیکھا ہے۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اطاعت تو اللہ کی طرف سے فرض کی ہوئی ہے اور یہ وہ طریقہ ہے کہ جو اوّلین کے لئے تھا اور یہی آخرین کے لئے ہے اور اطاعت تو ہم میں سے صرف ایک کے لئے ہے البتہ مودت سب کے لئے ہے اور امر خدا جاری ہوتا ہے اس کے اولیاء میں بالاتصال حکم کے ساتھ (حضرت علیؑ سے بارہویں امام تک) اور یہ کہ ان کی طرف رجوع فیصل شدہ ہے اور ایک یقینی امر ہے اور ایک وقت معلوم تک اس کی مدت معین ہے۔

کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ جو خدا کی ربوبیت پر یقین نہیں رکھتے تمہیں بے وقوف بنائیں (چونکہ تم امام منصوص اللہ نہ ہوتے ہوئے خروج کا ارادہ رکھتے ہو لہذا) یہ لوگ تم کو عذاب الٰہی سے نہیں بچا سکتے پس جلدی نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ بندوں کی جلدی کرنے پر جلدی نہیں کرتا۔ اور تم اللہ پر سبقت نہ کرو ورنہ مصیبت تم کو عاجز بنا دے گی اور گرا دے گی یہ سن کر زید کو غصہ آیا اور کہنے لگے وہ امام نہیں ہو سکتا جو گھر میں پردے چھوڑ کر بیٹھے اور جہاد فی سبیل اللہ سے کنارہ کش ہو بلکہ امام وہ ہے جو حدود اسلام سے دشمنوں کو روکے اللہ کی راہ میں ڈٹ کر جہاد کرے اور رعیت سے ظالموں کو دفع کرے اور اپنے حرم کی حفاظت کرے امام علیہ السلام نے فرمایا۔ اے بھائی جس چیز (امامت) کی طرف تم اپنے کو نسبت دے رہے ہو اس کے متعلق کوئی گواہی تمہارے پاس کتاب خدا سے یا طریقۂ رسولؐ سے ہے یا زمانہ سابق کی کوئی مثال ایسی دے سکتے ہو جس سے معلوم ہو کہ تلوار چلائے بغیر کوئی امام نہیں ہوتا یا علوم دین سے جاہل امام ہو سکتا ہے خدا نے بعض چیزوں کو حلال کیا ہے۔ بعض کو حرام، اسی نے فرائض بتائے ہیں اسی نے مثالیں قائم کی ہیں اور طریقے بنائے ہیں ہم کو ان امور میں دخل نہیں کہ وہ اپنی طرف سے جو چاہیں کر لیں) خدا نے اپنے امر پر قائم رہنے والا کوئی امام ایسا نہیں بنایا جو طاعت کے فرائض میں شک و شبہ رکھتا ہو اور وہ کسی امر میں وقت سے پہلے سبقت کرنے لگے اور جہاد کا وقت آنے سے پہلے جہاد پر تیار ہو جائے۔

خدا نے فرمایا ہے کہ احرام کی حالت میں شکار نہ کرو، تو آیا شکار کا قتل زیادہ بڑا ہے یا اس نفس انسانی کا جس کی حرمت اللہ نے رکھی ہے اور قتل حرام قرار دیا ہے (یعنے تاوقت جب خدا نے شکار کرنے کی اجازت نہیں دی تو آدمیوں کے قتل کا تو ذکر ہی کیا۔

ہر شئے کا ایک محل ہوتا ہے فرماتا ہے جب تم احرام کھول دو تو شکار کر لو پہلے جس کی ممانعت تھی اب اس کی اجازت ہو گئی) اور خدا نے فرمایا کہ ترک نہ کرو حرمت کو صاحب احترام مقاماتؑ کی اور نہ حرمت والے مہینوں کی۔ (شوال، ذیقعدہ، ذالحجہ اور محرم) خدا نے بارہ مہینے رکھے ہیں ان میں چار کو صاحب حرمت قرار دیا ہے ان میں جنگ کرنے سے منع کیا ہے) اور فرمایا کہ ان چار مہینوں میں روئے زمین کی سیر کرو اور یہ سمجھ لو کہ تم اللہ کو عاجز کرنے والے نہیں۔

پھر اللہ تبارک تعالیٰ نے فرمایا۔ جب یہ حرمت کے مہینے گزر جائیں تو مشرکین کو جہاں پاؤ قتل کرو۔

مطلب یہ ہے کہ ہر کام کا ایک وقت ہوتا ہے۔ اے زید تم بے موقع بے حکم خدا کے جہاد کے لئے کھڑے ہو رہے ہو۔ خدا نے قتل مشرکین کا ایک وقت معین فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ عدہ وفات میں عورت سے عقد نہ کرو جب تک اس کی مدت ختم نہ ہو جائے۔ پس خدا نے ہر شے کے لئے ایک محل قرار دیا ہے اور ہر امر کے لئے ایک مدت ہے

پس اگر تمہارے پاس اپنے اس ارادہ کے متعلق خدا کی طرف سے کوئی دلیل ہے اور تمہیں اس امر میں اپنی صداقت کا یقین ہے اور تمہارا معاملہ واضح ہے تو ٹھیک ہے جو کرنا چاہتے ہو کرو۔ ورنہ ایسے امر کا قصد نہ کرو۔ اور اس سلطنت کو ختم کرنے کی کوشش نہ کرو جن کا نصیب ابھی دنیا سے ختم نہ ہوا (یعنی سلطنت بنی اُمیہ) اور ان کی مدت حکومت ابھی آخر نہیں ہوئی اور ان کے زوال کا وقت ابھی نہیں آیا۔ پس جب ان کی مدت ختم ہو جائے گی اور دنیا سے ان کا رزق اُٹھ جائے گا اور مدت سلطنت اپنے آخری نقطہ پر پہنچ جائے گی اور یہ ان کی فضیلت اور باقاعدہ انتظام کا سلسلہ ختم ہو جائے گا اور رعیت اور بادشاہ دونوں کو اللہ ذلت وحقارت میں مبتلا کرے گا۔

میں پناہ مانگتا ہوں خدا سے اس امام کے بارے میں جو وقتی ضرورت کو نہیں سمجھتا اور جو اتنا جاہل ہو کہ اس کی رعایا اپنے بادشاہ سے زیادہ عالم ہو۔ اے بھائی کیا تم زندہ کرنا چاہتے ہو ان لوگوں کے طریقۂ حکومت کو جنھوں نے آیات خدا کا انکار کیا اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کی اور بغیر خدا کی ہدایت کے اپنی خواہشوں کی پیروی کی اور دعویٰ خلافت کیا بغیر کسی خدائی دلیل کے اور بغیر حکم رسولؐ کے۔ میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں اس امر میں کہ اے بھائی کل تم کو سولی دی جائے کناسہ میں، یہ فرما کر آپ کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں اور آنسو جاری ہو گئے۔ پھر فرمایا اللہ ہی فیصلہ کرنے والا ہے ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان جنھوں نے ہماری پردہ دری کی اور ہمارے حق سے انکار کیا اور ہمارے بھید کا افشا کیا اور نسبت دی ہم کو ہمارے جد کے غیر سے اور ہمارے بارے میں ان باتوں کو بیان کیا جو ہمارے دل میں نہ تھیں۔

۱۷ـ بَعْضُ أَصْحابِنا، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ حَسّانٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ رَنْجَوَيْه، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَكَمِ الْأَرْمَنِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ إِبْراهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيِّ قالَ: أَتَيْنا خَدِيجَةَ بِنْتَ عُمَرَبْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طالِبٍ عليهم السلام نُعَزِّيها بِابْنِ بِنْتِها، فَوَجَدْنا عِنْدَها مُوسَى بْنَ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَسَنِ، فَإِذا هُوَ فِي ناحِيَةٍ قَرِيباً مِنَ النِّساءِ، فَعَزَّيْناها، ثُمَّ أَقْبَلْنا عَلَيْهِ فَإِذا هُوَ يَقُولُ لِابْنَةِ أَبِي يَشْكُرَ الرّاثِيَةِ: قُولِي[1] فَقالَتْ:

أُعْدُدْ رَسُولَ اللهِ وَاعْدُدْ بَعْدَهُ ... أَسَدَالْإِلهِ وَثالِثاً عَبّاسا

وَاعْدُدْ عَلِيَّ الْخَيْرِ وَاعْدُدْ جَعْفَراً ... وَاعْدُدْ عَقِيلاً بَعْدَهُ الرُّؤّاسا

فَقالَ: أَحْسَنْتِ وَأَطْرَبْتِنِي، زِيدِينِي، فَانْدَفَعَتْ تَقُولُ:

وَمِنّا إمامُ المتّقين مُحَمَّدٌ — وَحَمزةُ منّا والمهذّبُ جعفرُ
وَمنّا عليٌّ صِهرُهُ وابنُ عمّهِ — وَ فارسُهُ ذاكَ الإمامُ المطهّرُ

فأقمنا عندها حتّى كادَ اللّيلُ أن يجيء ، ثمّ قالت خديجة : سمعتُ عمّي محمّد بن عليّ صلوات الله عليه وهو يقول : إنّما تحتاج المرأة في المأتم إلى النّوح لتسيل دمعتها ولا ينبغي لها أن تقول هجراً ، فإذا جاء اللّيل فلا تؤذي الملائكة بالنّوح ، ثمّ خرجنا فغدونا إليها غدوة فتذاكرنا عندها اختزال منزلها[٢] من دار أبي عبدالله جعفر بن محمّد عليهما السلام فقال[٣]: هذه دار تسمّى دار السّرقة ، فقالت : هذا ما اصطفى مهديّنا ــ تعني محمّد بن عبدالله بن الحسن ــ تمازحه بذلك ــ فقال موسى بن عبدالله : والله لأخبرنّكم بالعجب ، رأيتُ أبي رحمه الله لمّا أخذ في أمر محمّد بن عبدالله وأجمع على لقاء أصحابه ، فقال : لا أجد هذا الأمر يستقيم إلاّ أن ألقى أبا عبدالله جعفر بن محمّد عليهما السلام فانطلق وهو متّكٍ عليّ فانطلقت معه حتّى أتينا أبا عبدالله عليه السلام .

فلقيناه خارجاً يريد المسجد فاستوقفه أبي و كلّمه ، فقال له أبو عبدالله عليه السلام : ليس هذا موضع ذلك ، نلتقي إن شاء الله ؛ فرجع أبي مسروراً ، ثمّ أقام حتّى إذا كان الغد أو بعده بيوم ، انطلقنا حتّى أتيناه ، فدخل عليه أبي وأنا معه فابتدأ الكلام ، ثمّ قال له فيما يقول : قد علمت جعلت فداك أنّ السّنّ لي عليك وأنّ في قومك من هو أسنّ منك و لكنّ الله عزّ و جلّ قد قدّم لك فضلاً ليس هو لأحد من قومك وقد جئتك معتمداً لما أعلم من برّك ، واعلم ـ فديتك ـ أنّك إذا أجبتني لم يتخلّف عنّي أحد من أصحابك ولم يختلف عليّ اثنان من قريش ولا غيرهم ، فقال له أبو عبدالله عليه السلام : إنّك تجد غيري أطوع لك منّي ولا حاجة لك فيّ ، فوالله إنّك لتعلم أنّي اُريد البادية أو أهمّ بها ، فأثقل عنها واُريد الحجّ فما اُدركه إلاّ بعد كدّ وتعب و مشقّة على نفسي ، فاطلب غيري وسله ذلك ولا تعلمهم أنّك جئتني ، فقال له : إنّ النّاس مادّون أعناقهم إليك وإن أجبتني لم يتخلّف عنّي أحد ولك أن لا تكلّف قتالاً ولا مكروهاً ، قال : وهجم علينا ناس فدخلوا وقطعوا كلامنا ، فقال أبي : جعلت فداك ما تقول ؟ فقال : نلتقي إن شاء الله ، فقال : أليس على ما اُحبّ ؟ فقال : على ما تحبّ إن شاء الله من إصلاحك .

ثمّ انصرف حتّى جاء البيت ، فبعث رسولاً إلى محمّد في جبل بجهينة ، يقال له : الأشقر على ليلتين من المدينة ، فبشّره وأعلمه أنّه قد ظفر له بوجه حاجته وما طلب ، ثمّ عاد بعد

ثلاثة أيام فوقفنا بالباب ولم نكن نحجب إذا جئنا، فأبطأ الرسول، ثم أذن لنا، فدخلنا عليه فجلست في ناحية الحجرة ودنا أبي إليه فقبّل رأسه، ثم قال: جعلت فداك قد عدت إليك راجياً مؤمّلاً، قد انبسط رجائي وأملي ورجوت الدرك لحاجتي، فقال له أبو عبدالله عليه السلام: يا ابن عمّ إنّي اُعيذك بالله من التعرّض لهذا الأمر، الّذي أمسيت فيه؛ وإنّي لخائف عليك أن يكسبك شرّاً. فجرى الكلام بينهما، حتّى أفضى إلى مالم يكن يريد وكان من قوله: بأيّ شيء كان الحسين أحقّ بها من الحسن؟ فقال أبو عبدالله عليه السلام: رحم الله الحسن ورحم الحسين وكيف ذكرت هذا؟ قال: لأنّ الحسين عليه السلام كان ينبغي له إذا عدل أن يجعلها في الأسنّ من ولد الحسن، فقال أبو عبدالله عليه السلام: إنّ الله تبارك وتعالى لمّا أن أوحى إلى محمّد صلى الله عليه وآله أوحى إليه بما شاء، ولم يؤامر أحداً من خلقه وأمر محمّد صلى الله عليه وآله عليّاً عليه السلام بما شاء؛ ففعل ما اُمر به ولسنا نقول فيه إلّا ما قال رسول الله صلى الله عليه وآله من تبجيله وتصديقه، فلو كان أمر الحسين أن يصيّرها في الأسنّ أو ينقلها في ولدهما ــ يعني الوصيّة ــ لفعل ذلك الحسين عليه السلام وما هو بالمتّهم عندنا في الذخيرة لنفسه، ولقد ولّى وترك ذلك ولكنّه مضى لما اُمر به وهو جدّك وعمّك، فإن قلت خيراً فما أولاك به وإن قلت هجراً فيغفر الله لك، أطعني يا ابن عمّ واسمع كلامي، فوالله الّذي لا إله إلّا هو لا آلوك نصحاً وحرصاً فكيف ولا أراك تفعل، وما لأمر الله من مردّ.

فسرّ أبي عند ذلك، فقال له أبو عبدالله: والله إنّك لتعلم أنّه الأحول الأكشف الأخضر المقتول بسدّة أشجع، عند بطن مسيلها، فقال أبي: ليس هو ذلك والله ليحاربنّ[1] باليوم يوماً و بالساعة ساعة وبالسنة سنة وليقومنّ بثأر بني أبي طالب جميعاً، فقال له أبو عبدالله عليه السلام: يغفر الله لك ما أخوفني أن يكون هذا البيت يلحق صاحبنا:

«منّتك نفسك في الخلاء ضلالا»

لا والله لا يملك أكثر من حيطان المدينة ولا يبلغ عمله الطائف إذا أحفل ــ يعني إذا أجهد نفسه[2] ــ وما للأمر من بدّ أن يقع، فاتّق الله وارحم نفسك وبني أبيك، فوالله إنّي لأراه أشأم سلحة أخرجتها أصلاب الرجال إلى أرحام النساء والله إنّه المقتول بسدّة أشجع بين دورها والله لكأنّي به صريعاً مسلوباً بزّته بين رجليه لبنة ولا ينفع هذا الغلام ما يسمع ــ قال موسى بن عبدالله ــ يعنيني ــ وليخرجنّ معه فيهزم ويقتل صاحبه، ثمّ يمضي فيخرج معه راية اُخرى،

فيقتل كبشها و يتفرّق جيشها ، فإن أطاعني فليطلب الأمان عند ذلك من بني العبّاس حتّى يأتيه الله بالفرج .

ولقد علمت بأنّ هذا الأمر لا يتمّ وأنّك لتعلم ونعلم أنّ ابنك ، الأحول الأخضر الأكشف المقتول بسدّة أشجع بين دورها عند بطن مسيلها ، فقام أبي وهو يقول : بل يغني الله عنك ولتعودنّ أو ليفي الله بك وبغيرك ! وما أردت بهذا إلّا امتناع غيرك و أن تكون ذريعتهم إلى ذلك فقال أبو عبدالله عليه السلام : الله يعلم ما اُريد إلّا نصحك ورشدك و ما عليّ إلّا الجهد

فقام أبي يجرّ ثوبه مغضباً فلحقه أبو عبدالله عليه السلام ، فقال له : اُخبرك أنّي سمعت عمّك ـ وهو خالك ـ يذكر أنّك وبني أبيك ستقتلون ، فإن أطعتني ورأيت أن تدفع بالّتي هي أحسن فافعل ، فوالله الّذي لا إله إلّا هو عالم الغيب والشّهادة الرّحمن الرّحيم الكبير المتعال على خلقه لوددت أنّي فديتك بولدي وبأحبّهم إليّ وبأحبّ أهل بيتي إليّ ، وما يعدلك عندي شيء فلا ترى أنّي غششتك .

فخرج أبي من عنده مغضباً أسفاً ، قال : فما أقمنا بعد ذلك إلّا قليلاً ـ عشرين ليلة أو نحوها ـ حتّى قدمت رسل أبي جعفر فأخذوا أبي وعمومتي سليمان بن حسن وحسن بن حسن وإبراهيم بن حسن وداود بن حسن وعليّ بن حسن وسليمان بن داود بن حسن وعليّ بن إبراهيم بن حسن وحسن بن جعفر بن حسن وطباطبا إبراهيم بن إسماعيل بن حسن ، وعبدالله بن داود ، قال : فصفّدوا في الحديد ، ثمّ حملوا في محامل أعراء لا وطاء فيها ووقفوا بالمصلّى لكي يشمتهم النّاس ، قال : فكفّ النّاس عنهم ورقّوا لهم للحال الّتي هم فيها ، ثمّ انطلقوا بهم حتّى وقفوا عند باب مسجد رسول الله صلّى الله عليه وآله .

قال عبدالله بن إبراهيم الجعفري : فحدّثتنا خديجة بنت عمر بن عليّ : أنّهم لمّا اُوقفوا عند باب المسجد ـ الباب الّذي يقال له باب جبرئيل ـ أطلع عليهم أبو عبدالله عليه السلام وعامّة ردائه مطروح بالأرض ، ثمّ أطلع من باب المسجد فقال : لعنكم الله يا معاشر الأنصار ـ ثلاثاً ـ ما على هذا عاهدتم رسول الله صلّى الله عليه وآله ولا بايعتموه ، أما والله إن كنت حريصاً ولكنّي غلبت وليس للقضاء مدفع ، ثمّ قام وأخذ إحدى نعليه فأدخلها رجله والاُخرى في يده وعامّة ردائه يجرّه في الأرض ، ثمّ دخل بيته فحمّ عشرين ليلة ، لم يزل يبكي فيها اللّيل والنّهار حتّى خفنا عليه ، فهذا

حَدِیثُ خَدِیجَۃَ

۷۱۔ راوی کہتا ہے کہ ہم حضرت علی بن الحسینؑ کی پوتی خدیجہ کے پاس ان کی بھانجی کی تعزیت کے لئے آئے۔ ہم نے ان کے پاس عبداللہ ابن الحسین علیہ السلام کے فرزند موسیٰ کو دیکھا جو عورتوں کے قریب ایک گوشہ میں بیٹھے تھے ہم نے تعزیت کی گھر والوں سے، پھر ہم موسیٰ کے پاس آئے انھوں نے دختر ابی لشکر سے جو مرثیہ گو تھی کہا، مرثیہ پڑھو اس نے یہ شعر پڑھے۔

گنو مرنے والوں کو رسول اللہ، حمزہ عباس ۔ علی جو خیبر پر بٹھے، پھر جعفر پھر عقیل پھر آئمہ اہلبیت

موسیٰ نے کہا تو نے خوب شعر پڑھے اور ہم کو خوش کیا اور پڑھو اس نے دو شعر اور پڑھے

ہم ہی میں متقیوں کے امام محمدؐ تھے اور ہم میں حمزہ تھے اور مہذب جعفر، ہم میں علیؑ تھے رسولؐ کے داماد پاک و پاکیزہ۔

ہم ان کے پاس رات آنے تک ٹھہرے، خدیجہ نے کہا میں نے اپنے چچا محمد بن علی علیہ السلام سے سنا ہے کہ انھوں نے فرمایا ہے عورتوں کو ماتم میں نوحہ کی ضرورت ہے تاکہ وہ روئیں نہ کہ طرب میں لانے والے اشعار کی اور جب رات آئے تو ملائکہ کو ایسے نوحہ (اشعار) اذیت نہ دو۔

پھر ہم وہاں سے نکل آئے اور صبح ہی پھر خدیجہ کے پاس آئے۔ ہم نے ان سے ذکر کیا امام جعفر صادق علیہ السلام کا مکان چھوڑ کر اس مکان میں آنے کا۔ موسیٰ نے کہا یہ دار السرقہ یعنی چرایا ہوا گھر ہے۔ خدیجہ نے کہا کہ یہ سب کیا کرایا ہے ہمارے مہدی صاحب کا یعنی محمد بن عبداللہ بن الحسن کا جو اپنے آپ کو مہدی بنائے ہوئے تھے یہ جواب تھا مزاحیہ بات کا۔

(امام جعفر صادق علیہ السلام جس گھر میں رہتے تھے یہ گھر اس کا ایک جزو تھا۔ عبداللہ محض کے فرزند محمد نے جو مدعی مہدویت تھے عدالت دیوانی سے اس مکان کو امام کے مکان سے جدا کرالیا اور خدیجہ کو عارتاً رہنے کے لئے دے دیا تھا۔)

موسیٰ بن عبداللہ نے کہا۔ میں تم کو ایک عجیب بات سناتا ہوں۔ جب میرے باپ نے محمد بن عبداللہ کی امامت کے معاملے کو اٹھایا تو اپنے اصحاب کو جمع کر کے فرمایا۔ اس معاملے میں بغیر امام جعفر صادق علیہ السلام کے میرے لئے کامیابی نہیں ہو سکتی درآنحالیکہ میرے اوپر تکیہ کئے ہوئے تھے ہم ان سے گھر کے باہر ملے جبکہ وہ مسجد کی طرف جا رہے تھے میرے والد نے ان کو ٹھہرا لیا اور بات چیت شروع کی۔ انھوں نے فرمایا۔ ایسی گفتگو کی یہ جگہ نہیں۔ انشاء اللہ ہم پھر ملیں گے میرے والد خوش وخرم وہاں سے لوٹے اور دوسرے یا تیسرے روز ہم پھر چلے اور حضرت کے پاس آئے۔ میرے باپ میرے ساتھ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر بات چیت شروع ہوئی۔ میرے باپ نے کہا کہ آپ جانتے ہیں کہ بلحاظ سن میں آپ سے بڑا ہوں بلکہ تمام خاندان میں مجھ سے بڑا کوئی نہیں، لیکن خدا نے آپ کو وہ فضیلت دی ہے جو قوم کے کسی ایک فرد کو نہیں ملی، میں آپ کے پاس پورے اعتماد کے ساتھ آیا ہوں، کیونکہ میں آپ کی نیکی اور ایثار کو خوب جانتا ہوں مجھے امید ہے کہ آپ میری بات کو مان لیں گے آپ کے اصحاب میں سے کسی نے اختلاف نہیں کیا اور قریش وغیرہ میں سے دو شخص بھی ایسے نہیں جو مخالف ہوں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ جب آپ میرے غیر کو مجھ سے زیادہ اطاعت والا پاتے ہیں تو آپ کو میری ضرورت ہی کیا ہے بخدا آپ جانتے ہیں کہ میں صحرا میں جا کر رہنے کا ارادہ رکھتا ہوں اور پوری کوشش اس کے لئے کرتا ہوں پس آپ بھی اپنے نفس پر جفا و مشقت اٹھایئے اور یہیں توجہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں اور اس کو میں اپنے نفس پر بڑی مشقت تکان و کوشش کے بعد حاصل کروں گا آپ میرے غیر کو تلاش کیجئے اور اس امر کے بارے میں ان سے سوال کیجئے اور ان سے یہ نہ بتلایئے کہ آپ میرے پاس آئے تھے۔

انھوں نے کہا کہ لوگوں کی گردنیں آپ کی طرف اٹھی ہوئی ہیں اگر آپ نے میری بات مان لی تو پھر کوئی میری مخالفت نہ کرے گا میں وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کو نہ تو جنگ کی تکلیف دی جائے گی اور نہ کسی ایسے امر کی جو آپ کی طبیعت کے خلاف ہے اسی اثنا میں کچھ لوگ آگئے اور سلسلہ کلام منقطع ہوگیا۔ اس کے بعد میرے باپ نے کہا، آپ نے کیا فیصلہ کیا۔ فرمایا ہم پھر ان شاء اللہ ملیں گے انھوں نے کہا۔ کیا آپ کو میری خواہش منظور نہیں۔ فرمایا۔ ان شاء اللہ تمہاری اصلاح کی تمہاری خواہش کے مطابق کوئی صورت نکالی جائے گی۔

پھر میرے باپ اپنے گھر آگئے اور انھوں نے اپنے بیٹے محمد (نفس زکیہ) کے پاس پیغام بھیجا وہ جہینہ کے پہاڑ پر جسے اشقر کہتے ہیں مقیم تھے یہ مقام مدینہ سے دو رات کے فاصلے پر ہے ان کو خوشخبری دی اور بتایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے تمہارے معاملہ میں کامیابی حاصل کرلی ہے تین دن کے بعد ہم باپ بیٹے پھر امام علیہ السلام کے دروازہ پر آئے اور اس سے پہلے جب ہم آتے تھے تو کوئی رکاوٹ نہ ہوتی تھی۔ اب دربان نے روکا پھر ہمارے لئے اجازت حاصل کی اور ہم اندر آئے۔ میں حجرہ کے ایک گوشہ میں بیٹھ گیا اور میرے والد حضرت کے قریب بیٹھے اور کہنے لگے میں آپ پر فدا ہوں میں آپ کے پاس امیدوں سے پُر آیا ہوں۔ اور مجھے توی اُمید ہے کہ میری حاجت آپ سے ضرور پوری ہوگی۔

امام علیہ السلام نے فرمایا۔ اے میرے چچا زاد بھائی میں تم کو پناہ میں دیتا ہوں اللہ کی۔ اس امر کے متعلق جس پر غور و فکر کرنے میں تم راتیں گزار رہے ہو اور ڈر رہا ہوں اس بات سے کہ اس امر میں آپ کو شر سے تعلق نہ ہو جائے۔ اس کے بعد ان کے درمیان ترش گفتگو ہوئی اور میرے باپ کو جو نہ کہنا چاہیئے تھا وہ کہہ گزرے۔ انھوں نے کہا۔ امر امامت میں کس وجہ سے امام حسینؑ کو امام حسنؑ پر ترجیح ہوئی۔ (یعنی کیا وجہ کہ امامت کا سلسلہ بجائے امام حسنؑ کے امام حسینؑ کی اولاد کی طرف منتقل ہوا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ کی رحمت نازل ہو امام حسنؑ اور امام حسینؑ علیہ السلام پر۔

اور تم نے یہ بات کیوں کہی۔ انھوں نے کہا اس لئے کہ از روئے انصاف امامت بڑے بھائی کی اولاد میں ملنی چاہیئے تھی امام علیہ السلام نے فرمایا۔ خداوند عالم نے وحی کی حضرت رسول خدا کو۔

خدا نے اپنے رسولؐ کی طرف جو چاہا۔ وحی کی۔ اس کی مخلوق میں اور کسی کو کوئی حکم نہیں دیا گیا اور حضرت محمد مصطفےٰ نے علی علیہ السلام کو حکم دیا۔ جیسا مناسب جانا، انھوں نے وہی کیا جو ان کو حکم دیا گیا تھا اور ہم اس بارے میں وہی کہتے

ہیں جو رسولِ خدا نے کہا۔ رسولؐ کی عظمت شان اور حضرت علی کی تصدیق کے لحاظ سے (یعنی ہم حکم رسول اور عملِ علی کے خلاف اس معاملہ میں کچھ نہیں کہہ سکتے۔ اگر امر امامت حسین بلحاظ بزرگی سن ہوتا یا امرِ وصیت دونوں بھائیوں کی اولاد میں منتقل کرنے کے لئے ہوتا تو امام حسین ضرور ایسا کرتے اور ہمارے نزدیک امام حسین اس تہمت سے بری ہیں کہ وہ بے حکمِ خدا۔ امامت کو اپنے لئے مخصوص کر لیتے۔ انھوں نے ایسے امر سے روگردانی ا، ر دنیا سے رخصت ہوئے اور ان کو جو حکم دیا گیا تھا وہ انھوں نے پورا کیا۔ وہ آپ کے جد اور عم تھے (از طرف مادر جد اور از طرف پدر عم)۔

اگر تم ان کے لئے کلمۂ خیر کہو تو تمہارے لئے یہی زیبا ہے اور اگر ان کی شان میں ہرزہ سرائی کی تو اللہ تمہیں بخشے اے میرے ابن عم۔ میری اطاعت کرو۔ میرا کلام سُنو، پس قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں کوتاہی نہیں کر رہا ہوں نصیحت کرنے میں اور حریص ہے تمہاری اصلاح کی۔ لیکن میں کیا کروں تم کو ایسا کرتے نہیں دیکھ پا رہا۔ دیکھیئے حکم خدا کا کوئی رد کرنے والا نہیں۔ میرے باپ یہ سن کر خوش ہوئے۔ امام نے کہا خدا کی قسم آپ جانتے ہیں کہ آپ کا بیٹا محمد، (جس کو آپ امام بنانا چاہتے ہیں) بھینگا اکشف و احضر ہے وہ اشجع کے بند پہ پانی کے بہاؤ کی جگہ قتل کیا جائے گا۔

توضیح:- اکشف سے مراد یہ ہے کہ سر کے اگلے حصے پہ بال نہ ہوں۔ ایسے کو عرب والے منحوس جانتے تھے اخضر سے مراد سبز چشم، سدہ سے مراد وہ بند ہے جو دریا پر پتھروں سے پانی کی روک کے لئے بنا دیا جائے۔ اشجع پدر قبیلہ کا نام جس سے وہ بند منسوب تھا سیل پانی کے بہاؤ کی جگہ ہے۔

میرے باپ نے کہا۔ واللہ وہ ایسا نہیں ہے خدا کی قسم خدا اس کے دشمنوں سے بدلہ لے گا دن کا دن میں ساعت کا ساعت میں اور سال کا سال میں اور اللہ کھڑا کریگا لوگوں کو تمام اولاد ابو طالب کے خون کا بدلہ لینے کے لئے (اس کے بعد عبداللہ نے اخطل شاعر کا ایک شعر پڑھا جس کا متن میں ذکر نہیں)۔

امام علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا تمہارے گناہ بخشے تم نے مجھے یہ شعر پڑھ کر ڈرایا۔ حالانکہ اس کا مضمون ہمارے صاحب یعنی تم ہی سے متعلق ہے (شعر کا مضمون یہ ہے کہ بکری کو بھیڑیئے کے سامنے جانے سے روکو۔

تمہارے نفس نے خلوتوں میں ایسی آرزو کو پیدا کر کے تم کو گمراہی میں ڈال دیا ہے اور تمہارے بیٹے کی حکومت حدود مدینہ سے آگے نہ بڑھے گی اور اس کی پوری جدوجہد کے بعد طائف (کوہ احد) سے آگے نہ جائے گی جس امر سے چارہ کار نہیں وہ تو ہو کر ہی رہیگا۔ پس اللہ سے ڈرو اور اپنے نفس پر رحم کرو اور اپنے باپ کی اولاد پر ترس کھاؤ۔

واللہ میں تمہارے بیٹے کو بچہ کبک سے زیادہ شوم و منحوس جانتا ہوں۔ اصلاب آبا نے ارحامِ نسا میں اس سے زیادہ منحوس نطفہ نہیں ڈالا۔ واللہ وہ مقتول ہوگا، سدہ اشجع میں پانی کے بہاؤ کی جگہ، واللہ گویا زمین پر پچھاڑا ہوا ہے اس کا لباس اتار لیا گیا ہے اور اس کے دونوں پیروں کے درمیان اینٹ رکھ دی گئی ہے (تاکہ شرمگاہ کھلی رہے)

اور اس لڑکے کو جو میری گفتگو سن رہا ہے کوئی فائدہ نہ پہنچے گا موسیٰ بن عبداللہ نے کہا۔ حضرت کا یہ اشارہ میری طرف

تھا۔ پھر فرمایا یہ خروج کرے گا اپنے بھائی محمد کے ساتھ اور شکست کھائے گا اس کا ساتھی (محمد) قتل کیا جائے گا۔ پھر یہ خروج کرے گا دوسرے جھنڈے کے ساتھ (ابراہیم بن عبداللہ کے ساتھ)

پس ان کا سردار قتل کیا جائے گا اور اس کا لشکر تتر بتر ہو جائے گا پس میری بات مانو اور بنی عباس سے امان طلب کر دا اور یہ جانتے ہیں کہ یہ بیل منڈھے چڑھنے والی نہیں، اور آپ کو جاننا چاہیئے کہ آپ کا بیٹا جو احول (بھینگا) سبز چشم اور اکشف ہے یہ سدہ اشجع میں اس کے پانی کے بہاؤ کی جگہ قتل کر دیا جائے گا۔

موسیٰ نے کہا یہ سن کر میرے باپ یہ کہتے ہوئے اُٹھ کھڑے ہوئے خدا تمہاری مدد سے ہمیں بے پرواہ بنا دیگا اور تم ضرور ربطور خود ہماری طرف لوٹو گے یا خدا تم کو اور تمہارے غیر کو بے اختیار اس طرف لائے گا تم نے یہ طریقہ اختیار کر کے اپنے غیر کی امداد کو ہم سے روکا ہے اور یہ تمہارا انکار ان کے لئے رک جانے کا ایک ذریعہ بن جائے گا

فرمایا۔ امام علیہ السلام نے اللہ جانتا ہے کہ میرا ارادہ محض تم کو نصیحت و ہدایت کرنے کا تھا اور ہمارا فرض تو کوشش ہی کرنا ہے (آگے تم جانو اور تمہارا کام) یہ سن کر میرے باپ غصہ میں آ گئے اور اپنی ردا کا دامن طیش میں زور سے جھٹکا۔ امام علیہ السلام ان کے قریب آئے اور فرمایا، میں نے تمہارے چچا (امام محمد باقر علیہ السلام) اور ماں کی طرف سے تمہارے ماموں سے یہ فقرہ سنا ہے کہ تم اور تمہارے باپ کی اولاد عنقریب قتل کر دی جائے گی۔

اگر تم میری بات مان لو اور اس بلا کو حسن تدبیر سے ٹال سکتے ہو تو ٹال دو، قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ظاہر و باطن کا جاننے والا رحمٰن و رحیم اور اپنی مخلوق سے اعلیٰ مرتبہ والا ہے میں دوست رکھتا ہوں اس بات کو کہ فدا کروں تم پر اپنا وہ بیٹا جو میرے نزدیک اور میرے اہلبیت کے نزدیک زیادہ محبوب ہے (مراد اسمٰعیل) تم میری برابری کسی چیز میں نہیں کر سکتے۔ پس یہ خیال مت کرو کہ میں تمہیں دھوکا دے رہا ہوں اور خلاف حق بات کہہ رہا ہوں۔

میرے باپ وہاں سے غصہ میں بھرے ہوئے اور افسوس کرتے ہوئے اٹھ آئے اس واقعہ کو بیس روز یا کچھ کم و بیش گزرے ہوں گے کہ ابوجعفر منصور بادشاہ کے لوگ آئے اور انھوں نے گرفتار کیا میرے باپ کو اور میرے چچوں میں سلیمان بن حسن، حسن بن حسن، ابراہیم بن حسن، داؤد بن حسن، علی بن حسن، سلیمان بن داؤد بن حسن اور علی بن ابراہیم بن حسن، حسن بن جعفر ابن حسن، طبا طبائی ابراہیم بن اسماعیل بن حسن اور عبداللہ بن داؤد کو اور انھوں نے ان سب کو زنجیروں سے جکڑ لیا اور ایسی محملوں میں بٹھایا جن میں کوئی گدا نہ تھا۔ خالی لکڑیاں تھیں یہ انھیں گرفتار کر کے مدینہ کے مقام مصلّے تک لے آئے تاکہ لوگ ان کی شماتت کریں

پس لوگوں نے اپنے کو ان سے بچایا اور ان کے حال پر لوگوں کے دل کڑھ رہے تھے پھر وہاں سے چل کر مسجد نبوی کے اس دروازے پر آئے جس کو باب جبرئیل کہتے ہیں امام جعفر صادق علیہ السلام اس طرح تشریف لائے کہ آپؑ کی ردا کا بیشتر حصّہ زمین پر تھا پھر باب مسجد سے آپ اندرون مسجد آئے اور جو لوگ وہاں جمع تھے ان سے فرمایا۔ تین

بار۔ اے گروہ انصار! کیا تم نے رسول اللہ سے اس کا عہد کیا تھا۔ اسی پر بیعت کی تھی (تم نے رسولؐ کی بیعت توڑ کر آئمہ ضلالت کی بیعت کی اور ان کے ظلم وستم جو اولاد رسولؐ پر ہو رہے ہیں ان کو خاموشی سے دیکھ رہے ہیں خدا تم پر لعنت کرے۔ واللہ میں ان کی عزت کا چاہنے والا تھا مگر ان کے نہ ماننے سے میں مغلوب ہو گیا یہ فرما کر حضرت وہاں سے چلے، درآنحالیکہ ایک جوتا آپؐ کے ہاتھ میں تھا (اور ایک پیر میں یعنے انتہائی اضطرابی حالت میں۔)

ایک جوتے میں اپنا پیر داخل کیا اور دوسرا ہاتھ میں تھا اور آپ کی ردا کا بیشتر حصہ زمین پر کھنچ رہا تھا۔ پھر حضرت اپنے گھر پر آئے اور اس غم میں بیس روز تک مبتلائے بخار رہے اور رات دن گریہ فرماتے تھے یہاں تک کہ ہمیں آپ کی موت کا خوف ہونے لگا۔ یہ خدیجہ کا بیان تھا۔

١٨ - قَالَ الْجَعْفَرِيُّ : وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ لَمَّا طُلِعَ بِالْقَوْمِ فِي الْمَحَامِلِ ، قَامَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام مِنَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ أَهْوَىٰ إِلَى الْمَحْمِلِ الَّذِي فِيهِ عَبْدُاللهِ بْنُ الْحَسَنِ يُرِيدُ كَلَامَهُ، فَمُنِعَ أَشَدَّ الْمَنْعِ وَأَهْوَىٰ إِلَيْهِ الْحَرَسِيُّ فَدَفَعَهُ وَقَالَ : تَنَحَّ عَنْ هٰذَا ، فَإِنَّ اللهَ سَيَكْفِيكَ وَ يَكْفِي غَيْرَكَ ، ثُمَّ دَخَلَ بِهِمُ الزُّقَاقَ وَرَجَعَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام إِلَىٰ مَنْزِلِهِ ، فَلَمْ يَبْلُغْ بِهِمُ الْبَقِيعَ حَتَّىٰ ابْتُلِيَ الْحَرَسِيُّ بَلَاءً شَدِيداً ؛ رَمَحَتْهُ نَاقَتُهُ فَدَقَّتْ وَرِكَهُ فَمَاتَ فِيهَا وَمَضَىٰ بِالْقَوْمِ ، فَأَقَمْنَا بَعْدَ ذٰلِكَ حِيناً، ثُمَّ أَتَىٰ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ حَسَنٍ ، فَأُخْبِرَ أَنَّ أَبَاهُ وَعُمُومَتَهُ قُتِلُوا ـ قَتَلَهُمْ أَبُو جَعْفَرٍ(١) ـ إِلَّا حَسَنَ بْنَ جَعْفَرٍ ، وَطَبَاطَبَا ، وَعَلِيَّ بْنَ إِبْرَاهِيمَ ، وَسُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ ، وَدَاوُدَ بْنَ حَسَنٍ ، وَعَبْدَاللهِ بْنَ دَاوُدَ ، قَالَ : فَظَهَرَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ عِنْدَ ذٰلِكَ وَ دَعَا النَّاسَ لِبَيْعَتِهِ ، قَالَ : فَكُنْتُ ثَالِثَ ثَلَاثَةٍ بَايَعُوهُ وَ اسْتَوْسَقَ النَّاسُ(٢) لِبَيْعَتِهِ وَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ قُرَشِيٌّ وَلَا أَنْصَارِيٌّ وَلَا عَرَبِيٌّ .

قَالَ: وَشَاوَرَ عِيسَى بْنَ زَيْدٍ وَكَانَ مِنْ ثِقَاتِهِ وَكَانَ عَلَىٰ شُرَطِهِ فَشَاوَرَهُ فِي الْبِعْثَةِ إِلَىٰ وُجُوهِ قَوْمِهِ، فَقَالَ لَهُ عِيسَى بْنُ زَيْدٍ : إِنْ دَعَوْتَهُمْ دُعَاءً يَسِيراً لَمْ يُجِيبُوكَ ، أَوْ تَغْلُظَ عَلَيْهِمْ ، فَخَلِّنِي وَإِيَّاهُمْ فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدٌ : امْضِ إِلَىٰ مَنْ أَرَدْتَ مِنْهُمْ ، فَقَالَ : ابْعَثْ إِلَىٰ رَئِيسِهِمْ وَكَبِيرِهِمْ - يَعْنِي أَبَا عَبْدِاللهِ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عليهما السلام - فَإِنَّكَ إِذَا أَغْلَظْتَ عَلَيْهِ عَلِمُوا جَمِيعاً أَنَّكَ سَتُمِرُّهُمْ عَلَى الطَّرِيقِ الَّتِي أَمْرَرْتَ عَلَيْهَا أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام ، قَالَ : فَوَاللهِ مَا لَبِثْنَا أَنْ أُتِيَ بِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام حَتَّىٰ أُوقِفَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لَهُ عِيسَى بْنُ زَيْدٍ : أَسْلِمْ تَسْلَمْ : فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : أَحَدَثَتْ نُبُوَّةٌ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله؟ فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدٌ : لَا وَلٰكِنْ بَايِعْ تَأْمَنْ عَلَىٰ نَفْسِكَ وَمَالِكَ وَوُلْدِكَ وَلَا تُكَلَّفَنَّ حَرْباً ، فَقَالَ لَهُ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : مَا فِيَّ حَرْبٌ وَلَا

قَالَ : وَلَقَدْ تَقَدَّمْتُ إِلَىٰ أَبِيكَ وَحَذَّرْتُهُ الَّذِي حَاقَ بِهِ وَلَكِنْ لَا يَنْفَعُ حَذَرٌ مِنْ قَدَرٍ ، يَا ابْنَ أَخِي عَلَيْكَ بِالشَّبَابِ وَدَعْ عَنْكَ الشُّيُوخَ ، فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدٌ : مَا أَقْرَبَ مَا بَيْنِي وَ بَيْنَكَ فِي السِّنِّ .

فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنِّي لَمْ أُعَازَّكَ وَلَمْ أَجِئْ لِأَتَقَدَّمَ عَلَيْكَ فِي الَّذِي أَنْتَ فِيهِ ، فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدٌ : لَا وَاللهِ لَا بُدَّ مِنْ أَنْ تُبَايِعَ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : مَا فِيَّ يَا ابْنَ أَخِي طَلَبٌ وَلَا حَرْبٌ وَإِنِّي لَأُرِيدُ الْخُرُوجَ إِلَى الْبَادِيَةِ فَيَصُدُّنِي ذٰلِكَ وَيَثْقُلُ عَلَيَّ حَتَّىٰ تُكَلِّمَنِي فِي ذٰلِكَ الْأَهْلُ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا يَمْنَعُنِي مِنْهُ إِلَّا الضَّعْفُ. وَاللهِ وَالرَّحِمِ أَنْ تُدْبِرَ عَنَّا وَنَشْقَىٰ بِكَ ، فَقَالَ لَهُ : يَا أَبَا عَبْدِاللهِ ! قَدْ وَاللهِ مَاتَ أَبُو الدَّوَانِيقِ ـ يَعْنِي أَبَا جَعْفَرٍ ـ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : وَمَا تَصْنَعُ بِي وَ قَدْ مَاتَ ؟ قَالَ : أُرِيدُ الْجَمَالَ بِكَ ، قَالَ : مَا إِلَىٰ مَا تُرِيدُ سَبِيلٌ ، لَا وَاللهِ مَا مَاتَ أَبُو الدَّوَانِيقِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَاتَ مَوْتَ النَّوْمِ قَالَ : وَاللهِ لَتُبَايِعُنِي طَائِعاً أَوْ مُكْرَهاً وَلَا تُحْمَدُ فِي بَيْعَتِكَ ، فَأَبَىٰ عَلَيْهِ إِبَاءً شَدِيداً وَأَمَرَ بِهِ إِلَى الْحَبْسِ .

فَقَالَ لَهُ عِيسَى بْنُ زَيْدٍ : أَمَا إِنْ طَرَحْنَاهُ فِي السِّجْنِ ـ وَقَدْ خَرِبَ السِّجْنُ وَلَيْسَ عَلَيْهِ الْيَوْمَ غَلَقٌ ـ خِفْنَا أَنْ يَهْرُبَ مِنْهُ ، فَضَحِكَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام ، ثُمَّ قَالَ : لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ أَوَ تُرَاكَ تُسْجِنُنِي ؟ قَالَ نَعَمْ وَ الَّذِي أَكْرَمَ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله بِالنُّبُوَّةِ لَأُسْجِنَنَّكَ وَلَأُشَدِّدَنَّ عَلَيْكَ ، فَقَالَ عِيسَى بْنُ زَيْدٍ : احْبِسُوهُ فِي الْمَخْبَأِ ـ وَذٰلِكَ دَارُ رَيْطَةَ الْيَوْمَ ـ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : أَمَا وَاللهِ إِنِّي سَأَقُولُ ثُمَّ أُصَدَّقُ ؛ فَقَالَ لَهُ عِيسَى بْنُ زَيْدٍ : لَوْ تَكَلَّمْتَ لَكَسَرْتُ فَمَكَ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : أَمَا وَاللهِ يَا أَكْشَفُ يَا أَزْرَقُ ، لَكَأَنِّي بِكَ تَطْلُبُ لِنَفْسِكَ جُحْراً تَدْخُلُ فِيهِ وَمَا أَنْتَ فِي الْمَذْكُورِينَ عِنْدَ اللِّقَاءِ ، وَإِنِّي لَأَظُنُّكَ إِذَا صُفِّقَ خَلْفَكَ طِرْتَ مِثْلَ الْهَيْقِ النَّافِرِ فَنَفَرَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ بِانْتِهَارٍ : احْبِسْهُ وَشَدِّدْ عَلَيْهِ وَ اغْلُظْ عَلَيْهِ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام أَمَا وَاللهِ لَكَأَنِّي بِكَ خَارِجاً مِنْ سُدَّةِ أَشْجَعَ إِلَىٰ بَطْنِ الْوَادِي وَقَدْ حَمَلَ عَلَيْكَ فَارِسٌ مُعْلَمٌ فِي يَدِهِ طِرَادَةٌ ، نِصْفُهَا أَبْيَضُ وَ نِصْفُهَا أَسْوَدُ ، عَلَىٰ فَرَسٍ كُمَيْتٍ أَقْرَحَ فَطَعَنَكَ فَلَمْ يَصْنَعْ فِيكَ شَيْئاً وَ ضَرَبْتَ خَيْشُومَ فَرَسِهِ فَطَرَحْتَهُ وَ حَمَلَ عَلَيْكَ آخَرُ خَارِجٌ مِنْ زُقَاقِ آلِ أَبِي عَمَّارٍ الدِّيلِيِّينَ عَلَيْهِ غَدِيرَتَانِ مَضْفُورَتَانِ ، وَقَدْ خَرَجَتَا مِنْ تَحْتِ بَيْضَتِهِ كَثِيرُ شَعْرِ الشَّارِبَيْنِ ، فَهُوَ وَاللهِ صَاحِبُكَ ، فَلَا رَحِمَ اللهُ رِمَّتَهُ .

فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدٌ : يَا أَبَا عَبْدِاللهِ ؛ حَسِبْتَ فَأَخْطَأْتَ وَ قَامَ إِلَيْهِ السُّرَاقِيُّ بْنُ سَلْخِ الْحُوتِ ، فَدَفَعَ

فِي ظَهْرِهِ حَتَّى اُدْخِلَ السِّجْنَ وَ اصْطُفِيَ مَا كَانَ لَهُ مِنْ مَالٍ وَ مَا كَانَ لِقَوْمِهِ مِمَّنْ لَمْ يَخْرُجْ مَعَ مُحَمَّدٍ.
قَالَ: فَطَلَعَ بِإِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَ هُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ ضَعِيفٌ، قَدْ ذَهَبَتْ إِحْدَى عَيْنَيْهِ وَذَهَبَتْ رِجْلَاهُ وَ هُوَ يُحْمَلُ حَمْلاً، فَدَعَاهُ إِلَى الْبَيْعَةِ، فَقَالَ لَهُ: يَا ابْنَ أَخِي! إِنِّي شَيْخٌ كَبِيرٌ ضَعِيفٌ وَ أَنَا إِلَى بِرِّكَ وَعَوْنِكَ أَحْوَجُ، فَقَالَ لَهُ: لَابُدَّ مِنْ أَنْ تُبَايِعَ، فَقَالَ لَهُ: وَ أَيَّ شَيْءٍ تَنْتَفِعُ بِبَيْعَتِي وَاللهِ إِنِّي لَأُضَيِّقُ عَلَيْكَ مَكَانَ اسْمِ رَجُلٍ إِنْ كَتَبْتَهُ، قَالَ: لَابُدَّ لَكَ أَنْ تَفْعَلَ، وَ أَغْلَظَ لَهُ فِي الْقَوْلِ، فَقَالَ لَهُ إِسْمَاعِيلُ: ادْعُ لِي جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ، فَلَعَلَّنَا نُبَايِعُ جَمِيعاً.
قَالَ: فَدَعَا جَعْفَراً عليه السلام، فَقَالَ لَهُ إِسْمَاعِيلُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنْ رَأَيْتَ أَنْ تُبَيِّنَ لَهُ فَافْعَلْ، لَعَلَّ اللهَ يَكُفُّهُ عَنَّا، قَالَ: قَدْ أَجْمَعْتُ أَلَّا أُكَلِّمَهُ، فَلْيَرَ فِيَّ بِرَأْيِهِ.

فَقَالَ إِسْمَاعِيلُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: أَنْشُدُكَ اللهَ هَلْ تَذْكُرُ يَوْماً أَتَيْتُ أَبَاكَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ عليه السلام وَ عَلَيَّ حُلَّتَانِ صَفْرَاوَانِ، فَدَامَ النَّظَرَ إِلَيَّ فَبَكَى، فَقُلْتُ لَهُ: مَا يُبْكِيكَ فَقَالَ لِي: يُبْكِينِي أَنَّكَ تُقْتَلُ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّكَ ضَيَاعاً، لَا يَنْتَطِحُ فِي دَمِكَ عَنْزَانِ، قَالَ: قُلْتُ: فَمَتَى ذَاكَ؟ قَالَ: إِذَا دُعِيتَ إِلَى الْبَاطِلِ فَأَبَيْتَهُ وَ إِذَا نَظَرْتَ إِلَى الْأَحْوَلِ مَشْؤُومِ قَوْمِهِ يَنْتَمِي مِنْ آلِ الْحَسَنِ عليه السلام عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله يَدْعُو إِلَى نَفْسِهِ، قَدْ تَسَمَّى بِغَيْرِ اسْمِهِ فَأَحْدِثْ عَهْدَكَ وَ اكْتُبْ وَصِيَّتَكَ، فَإِنَّكَ مَقْتُولٌ فِي يَوْمِكَ أَوْ مِنْ غَدٍ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: نَعَمْ وَ هَذَا وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ لَا يَصُومُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَّا أَقَلَّهُ، فَأَسْتَوْدِعُكَ اللهَ يَا أَبَا الْحَسَنِ وَ أَعْظَمَ اللهُ أَجْرَنَا فِيكَ وَ أَحْسَنَ الْخِلَافَةَ عَلَى مَنْ خَلَّفْتَ وَ إِنَّا لِلهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، قَالَ: ثُمَّ احْتُمِلَ إِسْمَاعِيلُ وَ رُدَّ جَعْفَرٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى الْحَبْسِ، قَالَ: فَوَاللهِ مَا أَمْسَيْنَا حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِ بَنُو أَخِيهِ: بَنُو مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ جَعْفَرٍ فَتَوَطَّؤُوهُ حَتَّى قَتَلُوهُ وَ بَعَثَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ إِلَى جَعْفَرٍ عليه السلام فَخَلَّى سَبِيلَهُ، قَالَ: وَ أَقَمْنَا بَعْدَ ذَلِكَ حَتَّى اسْتَهْلَلْنَا شَهْرَ رَمَضَانَ فَبَلَغَنَا خُرُوجُ عِيسَى بْنِ مُوسَى يُرِيدُ الْمَدِينَةَ

قَالَ: فَتَقَدَّمَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ عَلَى مُقَدَّمَتِهِ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَكَانَ عَلَى مُقَدَّمَةِ عِيسَى بْنِ مُوسَى وُلْدُ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ وَ قَاسِمٌ وَ مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ وَعَلِيٌّ وَ إِبْرَاهِيمُ بَنُو الْحَسَنِ بْنِ زَيْدٍ، فَهُزِمَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَ قَدِمَ عِيسَى بْنُ مُوسَى الْمَدِينَةَ وَصَارَ الْقِتَالُ بِالْمَدِينَةِ، فَنَزَلَ بِذُبَابٍ وَ دَخَلَتْ عَلَيْنَا الْمُسَوِّدَةُ مِنْ خَلْفِنَا وَ خَرَجَ مُحَمَّدٌ فِي أَصْحَابِهِ حَتَّى بَلَغَ السُّوقَ، فَأَوْصَلَهُمْ وَ مَضَى، ثُمَّ تَبِعَهُمْ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَسْجِدِ الْخَوَّامِينَ فَنَظَرَ إِلَى مَا هُنَاكَ فَضَاءٌ لَيْسَ فِيهِ مُسَوِّدٌ وَلَا مُبَيِّضٌ؛ فَاسْتَقْدَمَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى شِعْبِ فَزَارَةَ ثُمَّ دَخَلَ هُذَيْلَ ثُمَّ مَضَى

إلىٰ أشْجَع، فخرج إليهِ الفارِسُ الّذي قالَ أبوعبْدِاللهِ عليه السلام مِنْ خَلْفِه، مِنْ سُكّةِ هُذَيْل فطعنَهُ، فلَمْ يصْنَعْ فيهِ شيْئاً و حمَلَ علَى الفارِسِ، فضَرَبَ خَيْشُومَ فرَسِهِ بالسّيْفِ، فطعَنَهُ الفارِسُ، فأنْفذَهُ في الدِّرْعِ و انْثنَىٰ علَيْهِ محمّدٌ، فضرَبهُ فأثْخَنَهُ و خرَجَ علَيْهِ حُمَيْدُ بْنُ قَحْطَبَةَ و هُوَ مُدْبِرٌ علَى الفارِسِ يضْرِبُهُ مِنْ زُقاقِ العمّارِيّينَ فطعنَهُ طعْنَةً أنْفذَ السِّنانَ فيهِ، فكَسَرَ الرُّمْحَ و حمَلَ علىٰ حُمَيْدٍ فطعنَهُ حُمَيْدٌ بِزُجِّ الرُّمْحِ فصَرعَهُ، ثُمّ نزَلَ إليْهِ فضَرَبهُ حتّىٰ أثْخَنَهُ و قتَلَهُ و أخَذَ رأسَهُ ودخَلَ الجُنْدُ مِنْ كُلِّ جانِبٍ و اُخِذَتِ المَدينَةُ و اُجْلينا هرَباً في البِلادِ.

قالَ موسَى بْنُ عبْدِاللهِ: فانْطلَقْتُ حتّىٰ لحِقْتُ بإبْراهيمَ بْنِ عبْدِاللهِ، فوَجَدْتُ عيسَى بْنَ زَيْدٍ مُكْمَناً عِنْدَهُ فأخْبَرْتُهُ بسُوءِ تدْبيرِهِ و خرَجْنا معَهُ حتّىٰ اُصيبَ ـ رَحِمَهُ اللهُ ـ، ثُمّ مضَيْتُ معَ ابْنِ أخي الأشْتَرِ عبْدِاللهِ بْنِ محمّدِ بْنِ عبْدِاللهِ بْنِ حسَنٍ حتّىٰ اُصيبَ بالسِّنْدِ، ثُمّ رَجَعْتُ شريداً طريداً، تُضَيِّقُ علَيَّ البِلادُ، فلمّا ضاقَتْ علَيَّ الأرْضُ و اشْتَدَّ [بِيَ] الخوْفُ، ذكَرْتُ ما قالَ أبوعبْدِاللهِ عليه السلام: فجِئْتُ إلَى المَهْدِيِّ وقدْ حجَّ وهُوَ يخْطُبُ النّاسَ في ظِلِّ الكَعْبَةِ، فما شعَرَ إلّا وأنّي قدْقُمْتُ مِنْ تحْتِ المِنْبَرِ، فقُلْتُ: لِيَ الأمانُ يا أميرَالمُؤْمِنينَ؟ و أدُلُّكَ علىٰ نصيحَةٍ لكَ عِنْدي؟ فقالَ: نعَمْ ماهِيَ؟ قُلْتُ: أدُلُّكَ علىٰ موسَى بْنِ عبْدِاللهِ بْنِ حسَنٍ، فقالَ لي: نعَمْ لكَ الأمانُ، فقُلْتُ لهُ: أعْطِني ما أثِقُ بِهِ، فأخَذْتُ مِنْهُ عُهوداً ومواثيقَ و وَثّقْتُ لِنَفْسي ثُمّ قُلْتُ: أنا موسَى بْنُ عبْدِاللهِ، فقالَ لي: إذاً تُكْرَمُ و تُحْيا، فقُلْتُ لهُ: أقْطِعْني إلىٰ بعْضِ أهْلِ بيْتِكَ، يقومُ بأمْري عِنْدَكَ، فقالَ لِيَ: انْظُرْ إلىٰ مَنْ أرَدْتَ، فقُلْتُ: عمّكَ العبّاسَ بْنَ محمّدٍ فقالَ العبّاسُ: لاحاجَةَ لي فيكَ، فقُلْتُ: ولٰكِنْ لي فيكَ الحاجَةُ، أسْألُكَ بحَقِّ أميرِالمُؤْمِنينَ إلّا قبِلْتَني فقبِلَني شاءَ أوْ أبىٰ، وقالَ لِيَ المَهْدِيُّ: مَنْ يعْرِفُكَ؟ ـ و حوْلَهُ أصْحابُنا أوْأكْثَرُهُمْ ـ فقُلْتُ: هٰذَا الحسَنُ بْنُ زيْدٍ يعْرِفُني و هٰذا موسَى بْنُ جعْفَرٍ يعْرِفُني و هٰذَا الحسَنُ بْنُ عبْدِاللهِ بْنِ العبّاسِ يعْرِفُني، فقالُوا: نعَمْ يا أميرَالمُؤْمِنينَ! كأنّهُ لَمْ يغِبْ عنّا، ثُمّ قُلْتُ لِلْمَهْدِيِّ: يا أميرَالمُؤْمِنينَ لقدْأخْبَرَني بهٰذَا المَقامِ أبوهٰذَا الرّجُلِ و أشَرْتُ إلىٰ موسَى بْنِ جعْفَرٍ.

قالَ موسَى بْنُ عبْدِاللهِ: وَكذَبْتُ علىٰ جعْفَرٍ كِذْبَةً، فقُلْتُ لهُ: و أمَرَني أنْ اُقْرِئَكَ السّلامَ و قالَ: إنّهُ إمامُ عدْلٍ و سخاءٍ، قالَ: فأمَرَ لِموسَى بْنِ جعْفَرٍ بخَمْسَةِ آلافِ دينارٍ، فأمَرَ لي مِنْها موسَىٰ بألفَيْ دينارٍ ووَصَلَ عامّةَ أصْحابِهِ ووَصَلَني، فأحْسَنَ صِلَتي، فحَيْثُ ما ذُكِرَ وُلْدُ محمّدِ بْنِ عليٍّ

بْنِ الْحَسَنِ، فَقُولُوا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمْ وَ مَلائِكَتُهُ وَ حَمَلَةُ عَرْشِهِ وَالْكِرامُ الْكاتِبُونَ وَخُصُّوا أَبا عَبْدِاللهِ بِأَطْيَبِ ذٰلِكَ، وَجَزى مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَنّي خَيْراً، فَأَنا وَاللهِ مَوْلاهُمْ بَعْدَاللهِ.

ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنادِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ إِبْراهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ قالَ: حَدَّثَنا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُفَضَّلِ مَوْلى عَبْدِاللهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبي طالِبٍ قالَ: لَمّا خَرَجَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَقْتُولُ بِفَخٍّ وَاحْتَوى عَلَى الْمَدِينَةِ، دَعا مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ إِلَى الْبَيْعَةِ، فَأَتاهُ فَقالَ لَهُ: يَا ابْنَ عَمِّ لا تُكَلِّفْنِي ما كَلَّفَ ابْنُ عَمِّكَ، عَمَّكَ أَبا عَبْدِاللهِ، فَيَخْرُجُ مِنّي مالا اُرِيدُ، كَما خَرَجَ مِنْ أَبي عَبْدِاللهِ مالَمْ يَكُنْ يُرِيدُ، فَقالَ لَهُ الْحُسَيْنُ: إِنَّما عَرَضْتُ عَلَيْكَ أَمْراً فَإِنْ أَرَدْتَهُ دَخَلْتَ فِيهِ وَ إِنْ كَرِهْتَهُ لَمْ أَحْمِلْكَ عَلَيْهِ وَاللهُ الْمُسْتَعانُ ثُمَّ وَدَّعَهُ، فَقالَ لَهُ أَبُوالْحَسَنِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ حِينَ وَدَّعَهُ يَا ابْنَ عَمِّ إِنَّكَ مَقْتُولٌ فَأَجِدَّ الضِّرابَ فَإِنَّ الْقَوْمَ فُسّاقٌ يُظْهِرُونَ إِيماناً وَ يَسْتُرُونَ شِرْكاً وَ إِنّا لِلّٰهِ وَ إِنّا إِلَيْهِ راجِعُونَ، أَحْتَسِبُكُمْ عِنْدَاللهِ مِنْ عُصْبَةٍ، ثُمَّ خَرَجَ الْحُسَيْنُ وَكانَ مِنْ أَمْرِهِ ما كانَ، قُتِلُوا كُلُّهُمْ كَما قالَ عليه السلام.

۱۸۔جعفری کا بیان ہے میں نے موسیٰ بن عبداللہ بن الحسن سے سنا کہ جب وہ اپنے خاندان کے ساتھ اونٹوں پر تھے اور امام جعفر صادق علیہ السلام مسجد سے نکل کر اس اونٹ کی طرف بڑھے جس پر عبداللہ بن حسن سوار تھے چاہتے تھے کہ ان سے کچھ بات کریں۔ ان کو سختی سے روکا گیا اور ایک سپاہی نے یہ کہہ کر ہٹا دیا کہ ان سے الگ رہو۔ اللہ بہت جلد تم کو اور تمہارے علاوہ دوسروں کو گرفتار کریگا جو خلیفہ کے مخالف ہیں اس کے بعد وہ لوگ ان سب قیدیوں کو لے کر کوچوں میں داخل ہوئے امام علیہ السلام لوٹ آئے ابھی جنت البقیع تک نہ پہنچے تھے کہ وہ سپاہی بلا میں مبتلا ہوا۔ اونٹ نے اس کو کچل دیا۔ وہ وہیں مر کر رہ گیا اور وہ لوگ قیدیوں کو لے کر بغداد کی طرف چل دیئے۔

کچھ مدت ہم منتظر احوال رہے پھر محمد بن عبداللہ (جو قیدیوں میں شامل نہ تھے) آئے اور انھوں نے خبر دی کہ ان کے باپ اور ان کے چچا قتل کر دیئے گئے ان کو منصور بادشاہ نے قتل کیا۔ سوائے حسن بن جعفر، طبا طبا و علی بن ابراہیم و سلیمان بن داؤد و عبداللہ بن داؤد کے اس کے بعد محمد بن عبداللہ نے ظاہر ہو کر لوگوں کو اپنی بیعت کی دعوت دی۔ موسیٰ کا بیان ہے کہ اوّل بیعت کرنے والوں میں تین میں کا تیسرا تھا اور لوگوں نے بھی بیعت نہ کی کسی قریشی نے اختلاف کیا نہ انصاری نے، اور نہ عربی نے اور مشورہ دیا محمد کو عیسیٰ بن زید بن علی بن الحسین نے اور وہ ان کے لشکر کے افسر تھے۔

انھوں نے مشورہ دیا کہ آپ لوگوں کو اپنے رشتہ داروں کے پاس بیعت کے لئے بھیجیں، اگر آپ نے نرمی سے کام لیا تو وہ قبول نہ کریں گے لہٰذا سختی سے کام لیجئے۔ اور ان کا معاملہ میرے سپرد کیجئے۔ محمد نے کہا نہیں

نے اختیار دیا جو چاہو کرو۔ اس نے کہا۔ پہلے ان کے سردار اور بزرگ یعنی امام جعفر صادق کے پاس بھیجیے۔ جب آپ ان پر سختی کریں گے تو لوگ سمجھ جائیں گے کہ تم ان کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرو گے جیسا ابوعبداللہ (امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ کیا ہے۔

موسیٰ کہتا ہے کہ تھوڑی دیر کے بعد محمد و عیسیٰ، امام علیہ السلام کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ آپ محمد کی بیعت کر لیجئے، جان کی سلامتی اسی میں ہے۔ آپ نے محمد کو مخاطب کر کے کہا، کیا تم نے حضرت رسول خدا کے بعد اور نبوت پیدا کر لی۔ محمد نے کہا نہیں، مگر آپ کو بیعت کرنی ہے تاکہ آپ کی جان محفوظ رہے اور آپ کی اولاد بھی اور آپ کو لڑنے کی تکلیف نہ دی جائے گی۔

حضرت نے فرمایا۔ نہ مجھے کسی سے لڑنا ہے اور نہ مجھ میں قوت جنگ ہے۔ جو کچھ مجھے کہنا تھا تمہارے باپ سے کہہ چکا ہوں میں نے اس مصیبت سے جوان کو گھیرے ہوئے تھی ڈرایا تھا۔ مگر مقدرات کے سامنے ڈرانا کیا کام دیتا ہے میرے بھتیجے! تم اس کام کے لئے جوانوں کو لو اور بوڑھوں کو چھوڑ دو۔ محمد نے کہا بلحاظ سن میرے اور آپ کے درمیان کوئی فرق نہیں، حضرت نے فرمایا۔ میں تم سے نہ جھگڑنا چاہتا ہوں اور نہ مقابلہ میں آنا چاہتا ہوں اور نہ جس کام کے لئے تم اٹھے ہو۔ اس میں پیش قدمی کرنا چاہتا ہوں، محمد نے کہا۔ آپ کو اب بغیر بیعت کے چھٹکارا نہیں۔ حضرت نے فرمایا نہ میری تم سے کوئی خواہش ہے اور نہ لڑنے کا ارادہ ہے۔ بلکہ میں اس شہر سے نکل کر جنگل میں جانے کا ارادہ رکھتا ہوں لیکن یہ امر مجھے روک رہا ہے اور میرے اوپر یہاں سے جانا گراں بھی ہے۔

میرے اہل و عیال بار بار مجھ سے بہ منت و زاری کہہ چکے ہیں کہ برائے کسب معاش (زراعت) یہاں سے باہر نکلوں مگر میرا ضعف مانع ہے خدا کے لئے مجھ پر رحم کرو اور مجھ سے روگردانی کرو تاکہ ہم تمہاری بے ادبی سے تکلیف نہ اٹھائیں۔

محمد نے کہا۔ اے ابوعبداللہ واللہ منصور دوانقی مر گیا (اب زمانہ میری حکومت کا ہے) فرمایا۔ اگر بالفرض وہ مر گیا ہے تو تم میرے ساتھ کیا کرو گے۔ انھوں نے کہا۔ میں تمہاری شان بڑھانا چاہتا ہوں فرمایا جو تم ارادہ رکھتے ہو وہ پورا نہ ہوگا خدا کی قسم منصور دوانقی نہیں مرا اس کی موت نیند کی سی موت ہے یعنی یہ خبر غلط ہے۔

محمد نے کہا واللہ آپ کو میری بیعت کرنا ہوگی چاہے بخوشی، یا بہ کراہت، کرنے میں آپ کی تعریف نہ ہوگی پس حضرت نے سختی سے انکار کیا۔ محمد نے قید کرنے کا حکم دیا۔ عیسیٰ بن زید نے کہا۔ قید خانہ خراب ہے ابھی اس میں تالا نہیں لگ سکتا مجھے ڈر ہے کہ یہ قید خانہ سے بھاگ نہ جائیں یہ سن کر امام علیہ السلام ہنسے اور فرمایا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کیا تم مجھے قید کرنا ہی چاہتے ہو۔ اس نے کہا ہاں۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد کو نبوت دے کر ہمیں عزت بخشی، میں تم کو ضرور قید کروں گا اور تم پر سختی روا رکھوں گا۔ عیسیٰ بن زید نے کہا۔ ان کو مخبا (؟) میں قید کرو۔ اس وقت وہی زیادہ مضبوط گھر ہے

امام علیہ السلام نے فرمایا۔ میں جو کچھ کہوں گا اس کی تصدیق ہو جائے گی۔ عیسیٰ بن زید نے کہا۔ اگر اب آپ کچھ بولے تو میں آپ کا منہ توڑ دوں گا۔ حضرت نے فرمایا۔ اے شوم کبود چشم میں گویا دیکھ رہا ہوں کہ تو اپنے کو چھپانے کے لئے (ہونے والی جنگ میں) سوراخ ڈھونڈ رہا ہے اور تو ان لوگوں میں نہیں کہ دو لشکروں کے ٹکراتے وقت تیری جرأت قابلِ ذکر ہو۔ تو ایسا بزدل ہے کہ کوئی تالی بجائے تو تو تیز رفتار اونٹ کی طرح بھاگ کھڑا ہو۔ محمد نے آپ کے انکار کو بہت بُرا جانا۔

اور اس نے حضرت کو قید کر دیا اور حکم دیا کہ ان پر ہر طرح کی سختی روا رکھی جائے۔ حضرت نے فرمایا۔ خدا کی قسم گویا میں اس وقت کو دیکھ رہا ہوں کہ تو سدہ اشجع سے نکل کر اس کے رود خانہ میں آرہا ہے اور تجھ پر ایک سوار نے حملہ کیا ہے جس کے ہاتھ میں ایک نیزہ ہے آدھا سفید اور آدھا سیاہ وہ سفید پیشانی والے کست گھوڑے پر سوار ہوگا وہ تیرے اوپر نیزہ مارے گا مگر اس سے تجھے ضرر نہ پہنچے گا تو اس کے گھوڑے کے دماغ پر نیزہ مارے گا اور تو اس کو گرا دے گا۔ پھر حملہ کرے گا تجھ پر ایک دوسرا آدمی جو برآمد ہوگا۔ کوچہ آل عمار دئلین (نام قبیلہ) سے اس کے ڈوبے ہوئے گیسو ہوں گے جو اس کے خود کے نیچے سے ظاہر ہوں گے اور مونچھوں کے بال گھنے ہوں گے وہی تیرا قاتل ہوگا خدا اس کی بوسیدہ ہڈیوں پر رحم نہ کرے (اس کا نام حمید بن قحطبہ تھا)

محمد نے کہا۔ اے ابو عبداللہ آپ نے یہ حساب لگانے میں غلطی کی ہے (یعنی اگر قرآن سے استنباط کیا ہے تو خطا کی ہے۔)

اس کے بعد سراقی بن سلخ الحوت نے حضرت کی پشت پر ہاتھ مارا اور حضرت کو قید خانہ میں بند کر دیا اور ان کا اور ان کے رشتہ داروں کا جنھوں نے محمد کے ساتھ خروج نہ کیا تھا۔ تمام مال ضبط کر لیا۔ اس کے بعد اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر ابی طالب کے پاس پہنچے۔ یہ مرد بزرگ اور ضعیف تھے ایک آنکھ ان کی جاتی رہی تھی اور پیروں کی طاقت بھی ان کی زائل ہو گئی تھی لوگوں کے سہارے چلتے تھے ان سے بیعت طلب کی گئی انھوں نے کہا برادر زادے میں تو بوڑھا ہوں، کمزور ہوں، تمہاری نیکی اور مدد کا محتاج ہوں۔

اس نے کہا۔ تم کو بیعت ضرور کرنا ہوگی انھوں نے کہا میری بیعت سے تم کو کیا فائدہ ہوگا۔ میں تمہارے لشکر کے ایک کارآمد سپاہی کی جگہ کو تنگ بنا دوں گا۔ یعنی بہتر یہ ہے کہ میری بجائے کسی کارآمد سپاہی کو رکھو۔

اس نے کہا بغیر بیعت تمہارے لئے چارۂ کار نہیں اور ان سے سخت کلامی کی۔ اسمٰعیل نے کہا اچھا تو جعفر بن محمد علیہ السلام کو بلاؤ تاکہ ہم سب مل کر تمہاری بیعت کریں۔ پس امام علیہ السلام کو بلایا۔ اسمٰعیل نے ان سے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں اگر مناسب ہو تو آپ اس شخص کا انجامِ کار بیان کر دیں شاید یہ ہم سے باز رہے فرمایا۔ میں نے پکا ارادہ کر لیا ہے کہ اس شخص سے کلام نہ کروں گا۔ میرے بارے میں جو اس کا دل چاہے کرے۔

اسماعیل نے کہا۔ میں آپ کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ کو یاد ہے کہ میں آپ کے پدر بزرگوار محمد بن علی کی خدمت میں ایک روز دو کپڑے زرد رنگ کے پہنے ہوئے آیا تھا۔ حضرت نے دیر تک مجھ کو دیکھا اور رونے لگے۔ میں نے کہا آپ کیوں رو رہے ہیں فرمایا۔ تمہارا مستقبل خیال کر کے رو رہا ہوں تم بڑھاپے میں عبث قتل کئے جاؤ گے تمہارے خون کی شکایت تک

نہ کی جاسکے گی۔

میں نے کہا ایسا کب ہوگا۔ فرمایا جب تم کو باطل کی طرف بلایا جائے گا اور تم اسے انکار کر دوگے اور اس وقت تم دیکھو گے بھینگے اور قوم کے منحوس ترین انسان کو اولادِ حسنؑ سے کہ وہ منبرِ رسولؐ پر چڑھے گا اور اپنی امامت کی طرف لوگوں کو بلائے گا اور اپنا نام رکھے گا اپنے اصلی نام کے علاوہ (یعنے لوگوں میں اپنا نام نفسِ زکیہ رکھے گا۔)

پس تازہ کرنا اس روز اپنے ایمان کو اور لکھنا اپنی وصیت۔ پس تم یا تو اسی روز قتل کئے جاؤ گے یا دوسرے روز امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ ہاں یہ بات مجھے یاد ہے قسم ہے رب کعبہ کی یہ ماہ رمضان کے بہت کم روزے رکھ پائے گا پس میں تم کو خدا کے سپرد کرتا ہوں اے ابوالحسن اور دعا کرتا ہوں کہ تمہاری مصیبت میں صبر کرنے پر خدا ہم کو بڑا اجر دے۔

اور آپ کی اولاد کو آپ کا اچھا جانشین بنائے پھر انا للہ وانا الیہ راجعون، فرمایا اس کے بعد اسماعیل کو وہاں سے اُٹھالے گئے اور امام علیہ السلام کو قید خانہ میں لے گئے۔ موسیٰ بن عبداللہ کہتا ہے کہ ایک رات گزری تھی کہ اسماعیل کے بھتیجے معاویہ بن عبداللہ بن جعفر کی اولاد آئی اور انھوں نے اسمٰعیل کو لات، گھونسوں سے اتنا مارا کہ وہ مرگئے۔ پھر محمد نے کسی کو امام علیہ السلام کے پاس بھیجا۔ اس نے ان کو رہا کر دیا۔

اس کے بعد چند روز توقف رہا یہاں تک کہ ہم نے ماہ رمضان کا چاند دیکھا۔ ناگاہ ہمیں خبر ملی کہ عیسیٰ بن موسیٰ (منصور عباسی کا چچا) نے چڑھائی کی ہے یہ سن کر محمد ابن عبداللہ نے اپنے لشکر کے اگلے حصے کا سردار یزید بن معاویہ بن عبداللہ بن جعفر کو معیّن کیا اور عیسیٰ بن موسیٰ نے اپنے لشکر کے سردار بنائے اولادِ حسنؑ بن زید ابن الحسن وقاسم ومحمد بن زید وعلی بن ابراہیم کو جو حسن بن زید کے بیٹے تھے یزید بن معاویہ نے شکست کھائی اور عیسیٰ بن موسیٰ مدینہ آیا اور مدینہ میں کشت وخون ہوا عیسیٰ کو ذباب پر آکر ٹھہرا۔ موسیٰ بن عبداللہ کہتے ہیں پس عباسی لشکر کے سیاہ پوش سپاہی ہمارے پیچھے سے آئے اور محمد نے معہ اپنے اصحاب کے خروج کیا۔ بازار تک پہنچا اور اپنے لشکر کو وہاں پہنچا کر اپنے گھر کی طرف لوٹا۔ پھر آیا اور مسجد تُرب (موتی) فروشاں تک پہنچا وہاں دیکھا نہ کوئی سیاہ پوش (عباسی سپاہی) اور نہ سفید پوش (محمد کا سپاہی) وہ آگے بڑھ کر قبیلہ فزارہ کی گھاٹی تک پہنچا اور نیچے آیا۔ جہاں قبیلہ ہذیل تھا۔ وہاں سے اشجع کے بند پر آیا۔ ناگاہ حسب پیشین گوئی امام جعفر صادق علیہ السلام، ایک سوار اس کے پیچھے سے آیا ہذیل کے کوچہ سے نکل کر اور محمد کے نیزہ مارا۔ لیکن یہ وار کارگر نہ ہوا۔ پھر محمد نے حملہ کیا اور اپنی تلوار اس کے گھوڑے کے سر پر ماری، سوار نے بھی نیزہ مارا۔ وہ محمد کی زرہ میں رہ گیا اور کوئی نقصان نہ پہنچا۔ وہ سوار چونکہ گھوڑے کے زخمی ہونے سے پیادہ ہوگیا تھا لہذا محمد نے اس پر جھک کر وار کیا اور اس کو عاجز کر دیا۔

ابھی محمد متوجہ تھا اس سوار کی طرف کہ حمید بن قحطبہ نے کوچۂ عمار سے نکل کر محمد پر حملہ کیا اور ایسا نیزہ مارا کہ اس کی سنان بدن محمد میں در آئی اور نیزہ ٹوٹ گیا۔ محمد نے حمید پر حملہ کیا۔ حمید نے ٹوٹے نیزے کی جڑ سے حملہ کیا اور محمد کو زمین

پر گرا کر مارا اور بے بس کر کے قتل کر دیا اور سر کاٹ لیا اور اس کے بعد عباسی لشکر ہر طرف سے سمٹ آیا اور مدینہ کو گھیر لیا بہت سے لوگ وہاں سے جلا وطن ہو کر اور شہروں کو چلے گئے۔

موسیٰ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں وہاں سے اپنے بھائی ابراہیم بن عبداللہ کے پاس پہنچا۔ وہاں میں نے عیسیٰ بن زید کو سوراخ میں چھپا ہوا پایا۔ میں نے ابراہیم کو محمد کی غلط تدبیر سے آگاہ کیا (کہ وہ اپنے لشکر کو چھوڑ کر تنہا نکل کھڑا ہوا) پھر ہم نے ابراہیم کے ساتھ خروج کیا۔ وہ بھی قتل کر دیئے گئے۔ خدا اس پر رحم کرے۔

پھر اپنے ہونٹ بھتیجے بھائی عبداللہ بن محمد کے ساتھ سندھ میں چلا گیا باحال پریشاں اس حال میں لوٹا کہ شہروں کی رہائش میرے اوپر تنگ تھی بادشاہ کا خوف مجھ پر غالب تھا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا قول مجھے یاد آیا۔ میں خلیفہ کے پاس گیا جبکہ وہ حج کے ایام میں کعبہ کی دیوار کے سایہ میں خطبہ سنا رہا تھا میری اسے اطلاع نہ تھی میں منبر کے نیچے کھڑا ہوا اور میں نے کہا اگر مجھے جان کی امان دی جائے تو میں ایک اچھی بات آپ سے بیان کروں۔ اس نے کہا امان ہے۔ بتا وہ کیا ہے میں نے کہا میں آپ کو موسیٰ بن عبداللہ بن حسن کا پتہ بتاتا ہوں۔ اس نے کہا اچھا تیرے لئے امان ہے میں نے کہا پکا وعدہ کیجئے۔ غرض میں نے اس سے عہد لیا۔ پھر کہا۔ موسیٰ بن عبداللہ میں ہی ہوں

اس نے کہا ایسا ہے تو تیری عزت کی جائے گی اور انعام دیا جائے گا میں نے کہا آپ اپنے خاندان میں سے کسی کے حوالے مجھے کر دیجئے تاکہ وہ میرے حالات سے آپ کو اطلاع دیتا رہے اس نے کہا جس کی طرف چاہتا ہو بیان کر۔ میں نے عباس بن محمد آپ کے چچا، عباس نے کہا مجھے تمہاری ضرورت نہیں، میں نے کہا مجھے تو ہے امیر المومنین کے حق کا واسطہ آپ قبول کر لیں پس اس نے خوش ونا خوش قبول کر لیا۔

پھر مہدی نے کہا تمہیں یہاں پہچانتا کون ہے اور اس کے پاس ہمارے اصحاب یا ان کے اکثر لوگ موجود تھے میں نے کہا یہ حسن بن زید مجھے پہچانتے ہیں۔ انھوں نے کہا بے شک اے امیر المومنین جتنی مدت یہ ہندوستان میں رہے گویا ہم سے غائب نہیں تھے۔ میں نے مہدی سے کہا اے امیر المومنین۔ اس مقام کی خبر مجھے اس شخص کے باپ نے دی تھی اور میں نے اشارہ کیا موسیٰ بن جعفر کی طرف، موسیٰ بن عبداللہ نے کہا۔ اس وقت میں نے حسب مصلحت امام جعفر صادق علیہ السلام پر ایک جھوٹ بولا۔ میں نے مہدی سے کہا کہ انھوں نے تم کو سلام کہا ہے اور یہ فرمایا وہ امام (مہدی) عادل اور سخی ہے۔

پس مہدی نے حکم دیا۔ موسیٰ بن جعفر کے لئے پانچ ہزار دینار کے لئے اس میں سے امام موسیٰ کاظمؑ نے مجھے دو ہزار دینار دیئے اور مہدی نے امام موسیٰ کاظم کے اصحاب کو بھی رقوم دیں اور مجھے بھی اور مجھے زیادہ دیا۔ اس طرح کہ اس نے حکم دیا کہ جہاں کہیں اولاد امام محمد باقر کا ذکر ہو تو کہو۔ خدا کی رحمت ہو ان پر اور ملائکہ اور حاملانِ عرش اور کرام کاتبین کا درود ہو ان پر بالخصوص امام جعفر پر سب سے بہتر، اور موسیٰ بن جعفر نے بہترین بدلہ دیا۔ اللہ کے بعد میں ان کا غلام ہوں۔

ابراہیم جعفری سے مروی ہے کہ بیان کیا مجھ سے عبداللہ بن مفضل، غلام عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب نے کہ جب

خروج کیا حسین بن علی مقتول فخ نے تو وہ مدینہ آئے اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو بلا کر اپنی بیعت کی دعوت دی آپ نے فرمایا۔ اے میرے چچا زاد بھائی مجھے اس امر کی تکلیف نہ دو جس کی تکلیف تمہارے چچا زاد (محمد بن عبداللہ) نے تمہارے چچا امام جعفر صادق علیہ السلام کو دی تھی ایسا نہ ہو کہ میری زبان سے ایسی بات نکلے جسے میں کہنا نہیں چاہتا جس طرح امام جعفر صادق علیہ السلام کو وہ کہنا پڑا تھا جسے وہ نہیں چاہتے تھے۔ حسین نے کہا۔ میں نے تو ایک امر آپ کے سامنے پیش کیا تھا اگر آپ چاہیں منظور کر لیں، چاہیں رد کر دیں میں کوئی تعرض نہ کروں گا۔ اللہ میرا مددگار ہے پھر حضرت کو رخصت کیا۔ وقت رخصت آپ نے فرمایا۔ اے بھائی تم قتل کر دیئے جاؤ گے پس خوب جم کر لڑو (جتنے دشمن مارے جائیں اچھا ہے) یہ لوگ فاسق ہیں ایمان کو ظاہر کرتے ہیں اور شرک کو چھپاتے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون، میں تمہیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں کہ تم ہمارے خاندان کے ہو۔ اس کے بعد حسین نے خروج کیا اور پھر جو کچھ ہوا۔ وہ ہوا جیسا امام نے فرمایا تھا۔ سب کے سب قتل ہو گئے۔

توضیح حسین بن علی بن الحسن بن الحسن بن ابی طالبؑ نے ذی قعدہ ۱۶۹ھ میں بزمانہ خلافت ہادی بن مہدی عباسی مکہ میں خروج کیا اور وہاں سے مدینہ آئے۔ زیدیہ فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ علوی سادات کی ایک جماعت کے ساتھ مکہ کی طرف بڑھے جب مکہ کے نزدیک مقام فخ پر پہنچے تو عباسی لشکر مقابل آیا۔ انھوں نے امان کا پیغام بھیجا، تاکہ بعد میں حیلہ سے قتل کر دیں حسین نے کہا ہم کو تمہاری امان درکار نہیں۔ ہم ڈٹ کر لڑیں گے چنانچہ انھوں نے اپنے خاندان والوں اور ناصروں کے ساتھ سخت مقابلہ کیا اور آخر شکست ہوئی۔ حسین کا سر کاٹ کر ہادی کے پاس لے گئے اس گروہ کے مقتول تین دن تک بے دفن پڑے رہے صحرائی درندوں نے ان کا گوشت کھایا۔ کتاب معجم البلدان میں امام محمد تقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ واقعۂ کربلا کے بعد واقعۂ فخ سے زیادہ دردناک واقعہ کوئی نہ تھا۔

۱۹۔ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: كَتَبَ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ إِلَى مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام «أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أُوصِي نَفْسِي بِتَقْوَى اللّٰهِ وَ بِهَا أُوصِيكَ فَإِنَّهَا وَصِيَّةُ اللّٰهِ فِي الْأَوَّلِينَ وَ وَصِيَّتُهُ فِي الْآخِرِينَ، خَبَّرَنِي مَنْ وَرَدَ عَلَيَّ مِنْ أَعْوَانِ اللّٰهِ عَلَى دِينِهِ وَ نَشْرِ طَاعَتِهِ بِمَا كَانَ مِنْ تَحَنُّنِكَ مَعَ خِذْلَانِكَ وَ قَدْ شَاوَرْتُ فِي الدَّعْوَةِ لِلرِّضَا مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَ قَدِ احْتَجَبْتَهَا وَ احْتَجَبَهَا أَبُوكَ مِنْ قَبْلِكَ وَ قَدِيماً ادَّعَيْتُمْ مَا لَيْسَ لَكُمْ وَ بَسَطْتُمْ آمَالَكُمْ إِلَى مَا لَمْ يُعْطِكُمُ اللّٰهُ، فَاسْتَهْوَيْتُمْ وَ أَضْلَلْتُمْ وَ أَنَا مُحَذِّرُكَ مَا حَذَّرَكَ اللّٰهُ مِنْ نَفْسِهِ»

فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام «مِنْ مُوسَى بْنِ [أَبِي] عَبْدِ اللّٰهِ جَعْفَرٍ وَ عَلِيٍّ مُشْتَرِكَيْنِ فِي التَّذَلُّلِ لِلّٰهِ وَ طَاعَتِهِ إِلَى يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَسَنٍ، أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أُحَذِّرُكَ اللّٰهَ وَ نَفْسِي وَ أُعْلِمُكَ أَلِيمَ عَذَابِهِ وَ شَدِيدَ عِقَابِهِ وَ تَكَامُلَ نَقِمَاتِهِ وَ أُوصِيكَ وَ نَفْسِي بِتَقْوَى اللّٰهِ فَإِنَّهَا زَيْنُ الْكَلَامِ وَ تَثْبِيتُ النِّعَمِ، أَتَانِي كِتَابُكَ تَذْكُرُ فِيهِ أَنِّي مُدَّعٍ وَ أَبِي مِنْ قَبْلُ وَ مَا سَمِعْتَ ذٰلِكَ

مِنّي «وَسَتُكْتَبُ شَهادَتُهُمْ وَ يُسْأَلُونَ» وَلَمْ يَدَعْ حِرْصُ الدُّنْيا وَ مَطالِبُها لِأَهْلِها مَطْلَباً لِآخِرَتِهِمْ، حَتّى يُفْسِدَ عَلَيْهِمْ مَطْلَبَ آخِرَتِهِمْ فِي دُنْياهُمْ وَ ذَكَرْتَ أَنِّي ثَبَّطْتُ النّاسَ عَنْكَ لِرَغْبَتِي فِيما في يَدَيْكَ وَ ما مَنَعَنِي مِنْ مَدْخَلِكَ الَّذِي أَنْتَ فِيهِ لَوْ كُنْتُ راغِباً ضَعْفٌ عَنْ سُنَّةٍ وَلا قِلَّةُ بَصِيرَةٍ بِحُجَّةٍ وَلٰكِنَّ اللهَ تَبارَكَ وَ تَعالىٰ خَلَقَ النّاسَ أَمْشاجاً وَ غَرائِبَ وَ غَرائِزَ، فَأَخْبِرْنِي عَنْ حَرْفَيْنِ أَسْأَلُكَ عَنْهُما ما الْعَتَرَفُ فِي بَدَنِكَ وَ مَا الصَّهْلَجُ فِي الْإِنْسانِ، ثُمَّ اكْتُبْ إِلَيَّ بِخَبَرِ ذٰلِكَ وَ أَنَا مُتَقَدِّمٌ إِلَيْكَ اُحَذِّرُكَ مَعْصِيَةَ الْخَلِيفَةِ وَ أَحُثُّكَ عَلىٰ بِرِّهِ وَطاعَتِهِ وَ أَنْ تَطْلُبَ لِنَفْسِكَ أَماناً قَبْلَ أَنْ تَأْخُذَكَ الْأَظْفارُ وَ يَلْزَمُكَ الْخِناقُ مِنْ كُلِّ مَكانٍ، فَتَرَوَّحُ إِلَى النَّفَسِ مِنْ كُلِّ مَكانٍ وَلا تَجِدُهُ حَتّىٰ يَمُنَّ اللهُ عَلَيْكَ بِمَنِّهِ وَ فَضْلِهِ، وَرِقَّةِ الْخَلِيفَةِ أَبْقاهُ اللهُ فَيُؤْمِنُكَ وَ يَرْحَمُكَ وَ يَحْفَظُ فِيكَ أَرْحامَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَالسَّلامُ عَلىٰ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدىٰ «إِنّا قَدْ اُوحِيَ إِلَيْنا أَنَّ الْعَذابَ عَلىٰ مَنْ كَذَّبَ وَ تَوَلّىٰ».

قالَ الْجَعْفَرِيُّ: فَبَلَغَنِي أَنَّ كِتابَ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام وَقَعَ فِي يَدَيْ هارُونَ فَلَمّا قَرَأَهُ قالَ: النّاسُ يَحْمِلُونِي عَلىٰ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَهُوَ بَرِيءٌ مِمّا يُرْمىٰ بِهِ.

تَمَّ الْجُزْءُ الثّانِي مِنْ كِتابِ الْكافِي وَ يَتْلُوهُ بِمَشِيئَةِ اللهِ وَعَوْنِهِ الْجُزْءُ الثّالِثُ وَهُوَ بابُ كَراهِيَةِ التَّوْقِيتِ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعالَمِينَ وَالصَّلاةُ وَالسَّلامُ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ.

۱۹۔ عبد اللہ بن حسن نے ایک خط میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو لکھا، جس طرح میں اپنے نفس کو اللہ سے ڈرنے کی ہدایت کرتا ہوں تم کو بھی کرتا ہوں اللہ کی یہ ہدایت جس طرح اولین کے لئے تھی اسی طرح آخرین کے لئے بھی ہے مجھے ایک دیندار معتبر آدمی نے خبر دی ہے کہ تم اپنی امامت کے اظہار کا شوق رکھتے ہو باوجودیکہ خدا نے اپنی مدد کو تم سے روک کر تمہیں ذلیل بنا دیا ہے اور تم نے رخنہ ڈالا میری امامت کی امت میں جو موافق رضائے الٰہی ہے تم نے ہماری امامت کے بارے میں پوشیدہ طور پر اس طرح مخالفت کی ہے جس طرح تمہارے باپ نے کی تھی تم سے پہلے اور ہمیشہ سے تم اس چیز کے دعویدار ہو جو تمہارے لئے معین نہیں تم نے اپنی آرزوؤں کو اس چیز کے لئے پھیلا رکھا ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم کو عطا نہیں کیں۔ تم خواہشوں میں پھنس کر گمراہ ہو گئے اور میں تم کو اس چیز سے ڈراتا ہوں جس سے خود اللہ نے تم کو ڈرایا ہے۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جواب میں لکھا یہ خط موسیٰ بن جعفر اور علی رضا (بحیثیت ولی عہد آپ نے امام رضا علیہ السلام کو بھی شامل کر لیا) کی طرف جو خضوع و خشوع اور اطاعت میں برابر کے شریک ہیں یحییٰ بن عبد اللہ کے لئے ہے۔

اما بعد میں تم کو اور اپنے نفس کو اللہ سے ڈراتا ہوں اور تم کو آگاہ کرتا ہوں اس دردناک عذاب، سخت عتاب

اور اس کے پورے پورے انتقام سے اور تجھ کو اور اپنے نفس کو وصیت کرتا ہوں اللہ کے تقویٰ کی جو زینت کلام ہے اور اس کی نعمتوں کو قائم رکھتا ہے۔ تمہارا خط آیا جس میں تم نے لکھا ہے کہ میں مدعی امامت ہوں اور مجھ سے پہلے میرے باپ تھے اس کی گواہیاں لوگ دیتے ہیں ان سے پوچھو مجھ سے تو دعوے نہ سنا ہوگا (لوگوں سے پوچھو کہ وہ حق کی گواہی دیتے ہیں یا باطل کی۔)

دنیا کی حرص اور اس کی طلب نے لوگوں کے لئے آخرت کا کوئی مقصد باقی ہی نہیں رکھا۔ دنیا ہی کے مقاصد و اغراض ان کے لیے رہ گئے اور تم نے لکھا ہے کہ میں لوگوں کو روک رہا ہوں کہ میری خواہش ہے اس چیز کی طرف جو تمہارے پاس ہے۔ (یعنی مال و متاع اور حکومت) حالانکہ تمہارے گروہ میں داخل ہونے سے مجھے نہیں روکا، مگر اسی چیز نے جس میں تم پھنسے ہوئے ہو اگر میں اس چیز کی طرف راغب ہوتا تو یہ کمزوری ہوتی۔ سنت رسول پر قائم رہنے میں نہ کہ کمی بصیرت کی وجہ سے برہان الٰہی ہیں لیکن خدا نے انسانوں کو مخلوط پیدا کیا ہے جو مختلف ہیں طبائع میں اور بیگانہ ہیں عادات میں (اگر تم مدعی امامت ہو) تو تمہارے علم کی جانچ کے لئے دو لفظوں کے معانی پوچھتا ہوں۔ عترف تمہارے بدن میں ہے اور صہلج انسان میں کیا چیز ہے۔

(ان دو لفظوں کا ذکر کتب لغت میں نہیں ہے۔ غالباً عترف سے مراد وہ نشان ہے جو آدمی کے شانہ یا سر یا کسی جگہ ہوتا ہے جس کا رنگ مرغ کی کلغی کی طرح سرخ ہوتا ہے جو منحوس سمجھا جاتا ہے۔ صہلج وہ نشان ہے جو آئمہ ہدیٰ کے شانہ پر ہوتا ہے اور مہر کی طرح اس کا اثر گوشت کے اندر تک ہوتا ہے۔)

اس کا جواب دو۔ پھر امر مذکور کے بارے میں لکھنا ہے میں تم کو خلیفہ کی مخالفت سے بچانا چاہتا ہوں اور تم کو رغبت دلاتا ہوں اس کی نیکی حاصل کرنے اور اس کی اطاعت کی طرف اور اس سے امان (چاہو) قبل اس کے کہ تم اس کے پنجہ میں پھنسو اور ہر طرف سے تمہاری گردن میں رسی بندھے اور ہر طرف سے اپنے لئے راحت طلب کرو اور کوئی کوشش نہ کرو یہاں تک کہ خدا تم پر اپنا احسان کرے اور خلیفہ کو تم پر مہربان کرے۔ خدا اس کو باقی رکھے تاکہ تم کو امان دے اور رسولؐ کے رشتہ داروں کی حفاظت کرے۔ سلام ہو طالب ہدایت پر وحی کہتی ہے عذاب اس کے لئے جس نے تکذیب کی اور روگردانی کی۔ جعفری نے کہا حضرت کا یہ خط ہارون کے ہاتھ لگ گیا اس نے پڑھ کر کہا لوگوں نے خواہ مخواہ موسیٰ بن جعفر پر تہمت لگائی۔

اکیاسیواں باب

کراہیت التوقیت نہی امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کا وقت معین کرنے کی

(بابٌ) ۸۱

كَرَاهِيَةِ التَّوْقِيتِ

١ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى جَمِيعاً، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: يَا ثَابِتُ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى قَدْ كَانَ وَقَّتَ هٰذَا الْأَمْرَ فِي السَّبْعِينَ، فَلَمَّا أَنْ قُتِلَ الْحُسَيْنُ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ تَعَالَى عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ، فَأَخَّرَهُ إِلَى أَرْبَعِينَ وَ مِائَةٍ، فَحَدَّثْنَاكُمْ فَأَذَعْتُمُ الْحَدِيثَ فَكَشَفْتُمْ قِنَاعَ السَّتْرِ وَلَمْ يَجْعَلِ اللهُ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ وَقْتاً عِنْدَنَا وَيَمْحُو اللهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَ عِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ.

قَالَ أَبُو حَمْزَةَ: فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَقَالَ: قَدْ كَانَ كَذٰلِكَ.

۱۔ ابوحمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو کہتے سنا کہ اے ثابت (نام ابوحمزہ) اللہ نے ہمارے اور شیعوں کے لئے فراخی اور حکومت آئمہ کا زمانہ ۷۰ھ کو معین کیا تھا چونکہ امام حسین علیہ السلام شہید کر دیئے گئے لہٰذا خدا کا غضب نازل ہوا مشرکین اہل زمین پر، پس تاخیر کی ان مشرکوں کی رسوائی کے لئے ۱۴۰ھ تک، پس ہم نے بیان کیا تم سے اپنے اسرار کو، تم نے نشر کر دیا ہماری باتوں کو اور کھول دیا ہمارے بھیدوں کو، اس کے بعد خدا نے کوئی وقت معین نہ کیا اور اللہ جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے برقرار رکھتا ہے ابوحمزہ نے کہا، میں نے یہ حدیث امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کیا آپ نے فرمایا ایسا ہی ہے۔

توضیح: علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے اس حدیث کے متعلق اپنی کتاب مراۃ العقول میں جو تحقیق فرمائی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے یہ حدیث صحیح ہے شیخ نے کتاب الغیبت میں اور کمال الدین صدوق میں بھی ایسا ہی ہے۔ راوی نے کہا میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ ۷۰ھ تک کا زمانہ بلاو مصیبت کا ہے اس کے بعد سکون و اطمینان ہوگا (ہمارے شیعوں کو) ابوحمزہ نے کہا، ۷۰ھ تو

گذر چکے۔ اس کے بعد ہم نے اطمینان دیکھا نہیں۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ثابت اللہ عزوجل نے ظہور حق کے لئے وقت مقرر کیا تھا اور آئمہ اثنا عشر میں سے کسی امام کے عہد میں باطل پر اس کا غلبہ ظاہر کیا تھا نہ کہ ۷۰ھ میں بارہویں امام کا ظہور، یہ امر امور بدائیہ میں سے ہے اور ۷۰ھ سے امام حسین علیہ السلام کا تعلق اس طرح ہوگا جبکہ میرا دلی جلائے، واقعۂ کربلا کی چھیڑ چھاڑ کی ابتدا کیونکہ امام حسین علیہ السلام نے اپنے حق کی طلب کا سلسلہ چند سال پہلے شروع کر دیا تھا اور امام رضا علیہ السلام کی ولی عہدی کا ذکر ۱۴۰ھ میں ہے یہ میں (علامہ مجلسی) کہتا ہوں کہ تواریخ مشہورہ کے لحاظ سے یہ حساب ٹھیک نہیں بیٹھتا۔ کیونکہ شہادت امام حسین علیہ السلام ۶۱ھ میں ہوئی اور امام رضا علیہ السلام خراسان تشریف لے گئے ۲۰۰ھ ہاں اس صورت میں یہ صحیح ہوگا جبکہ ان سنین کا تعلق ابتدائے تاریخ بعثت سے ہو نہ کہ وقت ہجرت سے، خروج حسین کا درحقیقت آغاز ہوا تھا معاویہ کے مرنے سے چند سال پہلے کیونکہ اہلِ کوفہ نے مراسلت شروع کر دی تھی اسی زمانہ میں دوسرے واقعہ کے متعلق اشارہ ہے خروج زید بن علی کے متعلق جو ۱۲۲ھ میں ہوا۔ اگر ابتدائے بعثت سے لیا جائے تو یہ زمانہ ۱۳۵ سال ہوتا ہے اور یہ زمانہ قریب ہوتا ہے اس زمانہ کے جس کا ذکر حدیث میں ہے اگر وہ فتح پا لیتے تو یقیناً آلِ محمدؐ کو خوش کرنے کا وعدہ پورا کرتے اور واضح بات یہ ہے کہ حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ حکومت بنی امیہ کے ختم ہونے یا ان کے کمزور پڑ جانے یا ابومسلم خراسانی کے غلبہ کی طرف اس نے چند خط امام جعفر صادقؑ کو حضرت کی بیعت کرنے کے متعلق لکھے لیکن بمصالح کثیر آپ نے قبول نہ کیا یہ سبب ہوا امر امامت میں ان کی طرف رجوع کرنے کا۔ لیکن شیعوں سے چونکہ کتمانِ امر میں کوتاہی ہوئی اور امام کی پوری پیروی نہ ہو سکی، لہذا حکومت کے معاملہ میں تاخیر واقع ہوئی سفاح عباسی کی بیعت ۱۳۲ھ میں ہوئی اور مرو میں ابومسلم کا داخل اور خلافت کی بیعت لینا ۱۳۰ھ میں تھا اور خروج ابومسلم خراسان کی طرف ۱۲۸ھ میں تھا اور یہ سب سال موافق ہجرت ہیں اگر ان کو بعثت رسولؐ سے لیا جائے تو حدیث میں بیان کردہ سنین سے پوری پوری موافقت ہو جاتی ہے۔

اور اگر سنِ ہجری نبی مراد ہوں جیسا کہ مشہور ہے تو یہ اشارہ ہوگا مختار کے ظہور کی طرف کیونکہ ان کا ارادہ استیصال بنی امیہ کا تھا اور حق کو اپنے مرکز کی طرف لوٹانے کا وہ ۶۷ھ میں قتل کئے گئے اور دوسرا امر یعنی ۱۴۰ھ والا تو یہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے امامت کے ظہور کے متعلق ہوگا اور ان کے شیعوں کے مشرق و مغرب میں پھیل جانے کے متعلق اور ان کے اقارب کی ایک جماعت کا خروج خلفائے عباسیہ پر۔ اس خبر کی صحت کے لئے ایسے امور کے ظہور کو تلاش کرنے کی ضرورت نہیں اور نہ ۷۰ھ کو شہادت حسینؑ سے موافق کرنے کی کیونکہ یہ بیان ہے تقدیرات مکنونہ کا جن کا تعلق لوح محو و اثبات سے ہے اور ان تغیرات سے جو ان میں واقع ہوں اگرچہ ان کی کیفیت و جہت معلوم نہ ہو اور کہا گیا ہے کہ یہ بیان بطور استعارہ تمثیلہ ہے اور مقصود یہ ہے کہ اگر علم الٰہی میں قتل حسینؑ اس وقت میں نہ ہوتا تو امر فراخی

کو ۷۰ھ میں ظاہر کرتا اور اگر اس کے علم میں شیعوں کا اسرار خفیہ بیان کرنا نہ ہوتا تو اس کی دو چند مدت میں ظاہر کرتا۔" بدا کا مسئلہ پہلے بیان ہو چکا۔

صاحب صافی شارح اصول کافی اس حدیث کی توضیح میں لکھتے ہیں کہ ۷۰ھ زمانہ امامت زین العابدین علیہ السلام ہے اسی زمانہ میں عبد اللہ بن زبیر نے مکہ میں دعوئے خلافت کیا تھا اور مروان بن الحکم نے شام میں چونکہ باہمی کشمکش اور حکومت کو ان دنوں استقلال نہ تھا لہٰذا اس دور میں امام اور ان کے شیعوں کو فی الجملہ اطمینان نصیب ہو گیا تھا امیر المومنین علیہ السلام نے خبر دی ہے اس کی، اسی لئے لفظ ارخار بلفظ نکرہ ذکر فرمایا ہے ابو حمزہ کے خیال میں یہ خبر ظہور امام مہدی تھی۔ حالانکہ ایسا نہ تھا اور شہادت امام حسینؑ ۶۱ھ میں، ۷۰ھ سے پہلے ہوئی، رہا ۱۴۰ھ کا واقعہ تو یہ زمانہ حکومت منصور دوانقی کا تھا اور ابتدا میں ان کی حکومت کو استقلال نہ تھا امام اور ان کے شیعوں کو اس وقت فراغت اور اطمینان حاصل ہو گیا تھا یہ وہ وقت تھا کہ محمد بن عبد اللہ نے خروج کیا تھا اور منصور اپنا قصر بنانے کے بعد اور بغداد کو بسانے کی فکر میں تھا ۱۴۰ھ قبل وفات امام محمد باقر علیہ السلام اور قبل وفات امام جعفر صادق علیہ السلام ہے کیونکہ امام جعفر صادقؑ کی وفات ۱۴۸ھ میں ہوئی ہے اور یہ حدیث قبل ۱۴۰ھ صادر ہوئی، پس اس قسم کی احادیث بطور استعارہ تمثیلیہ ہیں۔ مراد یہ ہے کہ وقت ظہور دولت آل محمد معلوم نہیں، اس قدر معلوم ہے کہ اگر قتل حسین نہ ہوتا تو یہ ظہور ۷۰ھ میں ہوتا اور اگر شیعہ اسرار امامت فاش نہ کرتے تو ۱۴۰ھ میں ہوتا۔ بہر حال حدیث مذکور کا تعلق شیعوں کے فی الجملہ اطمینان حاصل کرنے سے ہے نہ کہ ظہور حضرت حجت سے۔

٢ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ مِهْزَمٌ، فَقَالَ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَخْبِرْنِي عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ الَّذِي نَنْتَظِرُهُ مَتَى هُوَ ؟ فَقَالَ : يَا مِهْزَمُ ! كَذَبَ الْوَقَّاتُونَ وَ هَلَكَ الْمُسْتَعْجِلُونَ وَ نَجَا الْمُسَلِّمُونَ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ مہزم آیا اور اس نے کہا مجھے بتائیے اس امر کے متعلق جس کا ہم انتظار کر رہے ہیں کہ وہ کب ہوگا۔ حضرت نے فرمایا۔ اے مہزم جنھوں نے وقت مقرر کیا وہ جھوٹے ہیں اور ہلاکت پائی جلدی کرنے والوں نے، نجات پائی۔ قضا و قدر تسلیم کرنے والوں نے۔

٣ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ؛ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْقَائِمِ عليه السلام فَقَالَ: كَذَبَ الْوَقَّاتُونَ،

إِنَّا أَهْلَ بَيْتٍ لَا نُوَقِّتُ.

۳۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے قائم آل محمد کے متعلق سوال کیا۔ حضرت نے فرمایا۔ جھوٹے ہیں وقت مقرر کرنے والے۔ ہم اہلبیت کوئی وقت مقرر نہیں کرتے۔

٤ـ أَحْمَدُ بِإِسْنَادِهِ قَالَ: قَالَ: أَبَى اللهُ إِلَّا أَنْ يُخَالِفَ وَقْتَ الْمُوَقِّتِينَ.

۴۔ قائم آل محمدؑ کے متعلق ہم اہلبیتؑ کوئی وقت مقرر نہیں کرتے۔

٥ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْخَزَّازِ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍو الْخَثْعَمِيِّ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ: لِهَذَا الْأَمْرِ وَقْتٌ؟ فَقَالَ: كَذَبَ الْوَقَّاتُونَ، كَذَبَ الْوَقَّاتُونَ، كَذَبَ الْوَقَّاتُونَ، إِنَّ مُوسَى عليه السلام لَمَّا خَرَجَ وَافِداً إِلَى رَبِّهِ، وَاعَدَهُمْ ثَلَاثِينَ يَوْماً، فَلَمَّا زَادَهُ اللهُ عَلَى الثَّلَاثِينَ عَشْراً قَالَ قَوْمُهُ: قَدْ أَخْلَفَنَا مُوسَى فَصَنَعُوا مَا صَنَعُوا فَإِذَا حَدَّثْنَاكُمُ الْحَدِيثَ فَجَاءَ عَلَى مَا حَدَّثْنَاكُمْ [بِهِ] فَقُولُوا: صَدَقَ اللهُ، وَإِذَا حَدَّثْنَاكُمُ الْحَدِيثَ فَجَاءَ عَلَى خِلَافِ مَا حَدَّثْنَاكُمْ بِهِ فَقُولُوا: صَدَقَ اللهُ، تُؤْجَرُوا مَرَّتَيْنِ.(1)

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ کیا ظہور امام مہدیؑ کے لئے کوئی وقت ہے فرمایا جھوٹے ہیں (بغیر وحی اپنی طرف سے) وقت مقرر کرنے والے جھوٹے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام جو اپنے رب کی طرف سے کوہ طور پر جانے لگے اور اپنی قوم سے (از روئے ظن) تیس دن کے بعد لوٹنے کا وعدہ کیا۔ جب خدا نے تیس کے اوپر دس اور بڑھا دیئے تو ان کی قوم نے کہا موسیٰ نے ہم سے وعدہ خلافی کی اور پھر انھوں نے جو کچھ کیا۔ (گئو سالہ پرست ہو گئے) پس جب ہم سے کوئی حدیث (از روئے ظن) بیان کر دیں اور تم سے کہیں انشاء اللہ ایسا ہو گا اور وہ اسی طور سے ہو جائے تو کہو اللہ نے سچ کر دکھایا۔ اور اگر کوئی بات کہیں اور ویسا نہ ہو تو کہو اللہ اس کو راست پر لائے (کیونکہ غیب نہیں جانتا مگر اللہ) اس صورت میں تم کو دوہرا ثواب ملے گا (اوّل بہ سبب ایمان بالغیب جو مشترک ہے دونوں اقوال ایک دوسرے آئمہ ہدیٰ کی امامت پر ایمان جو مختص ہے قول دوم سے۔ کیونکہ اس صورت میں بھی خدا کے عالم الغیب ہونے پر اعتقاد ہوتا ہے۔

توضیح: علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مراۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ اخبار دو قسم کے ہیں ایک یہ کہ اس کے مخبرات میں کوئی تغیر نہ ہو پس ان سے ہم کو قطعی حکم معلوم ہو جاتا ہے اس علم کی بنا پر کہ اس خبر میں تغیر نہ ہو گا جیسے وہ اخبار جو صفات باری تعالیٰ سے متعلق ہیں یا کائنات میں جو ہو چکا ان کے متعلق یا جیسے اللہ مومن کو ثواب دیتا ہے دوسرے وہ جس میں تغیر جائز ہے مصلحت یا شرط کے بدل جانے سے جیسے آئندہ کے حوادث کی خبریں ہاں اگر کوئی خبر ایسی مل جائے جس سے معلوم ہو کہ جو خبر دی گئی ہے وہ نہیں بدلے گی تو اس وقت ضرور ہم کو قطعی حکم معلوم ہو گا اس

طرح گزشتہ حدیث سے جو اشکال پیدا ہوتا ہے وہ دفع ہو گیا موسیٰ علیہ السلام کے متعلق جو اس حدیث میں ذکر ہے تو سورۂ بقرہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰۤى اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً اور سورۂ اعراف میں ہے وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِیْنَ لَیْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِیْقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً مفسرین کا اس میں اختلاف ہے کہا گیا ہے کہ موسیٰ کو جو خبر دی گئی تھی وہ ۴۰ دن کی تھی اور خدا نے ۳۰ دن جو کہے اس پر دس زیادہ کئے تو اس کی صورت یہ تھی کہ تیس دن روزہ رکھنے اور عبادت کرنے کے لئے قرار دیئے تھے اور دس روز تھے مناجات کے لئے تاکہ توریت ملے چنانچہ انہی دس دن میں توریت ملی اور یہ بھی مفسرین نے لکھا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا تھا میں تیس دن بعد آؤں گا تاکہ وہ زیادہ پریشان نہ ہوں اور آسانی سے یہ زمانہ بغیر ان کے گزار دیں اس کے بعد دس اور زیادہ کر دیئے اس سے وعدہ خلافی تو نہیں ہوئی کیونکہ جو وعدہ تیس دن کا تھا وہ تو پہلے ہی پورا ہو گیا کیونکہ وہ قوم سے حسب وعدہ تیس دن غائب رہے اس قسم کی بہت ساری خبریں ہمارے یہاں بھی ہیں اور مخالفین کے یہاں بھی یہ اخبار بدا یہ کہلاتے ہیں جن میں خدا اپنی مصلحت سے تغیر کر دیتا ہے میقات کی میعاد واقعتاً چالیس دن ہی تھی موسیٰ علیہ السلام نے جو پہلے تیس دن کہے بعد کو دس اور زیادہ کئے تو اس سے مقصود قوم کا امتحان تھا یا یہ کہ خدا نے وعدہ کیا چالیس دن کا اور حکم دیا موسیٰ علیہ السلام کو کہ وہ قوم سے مدت بیان کر دیں جو لوح محو و اثبات میں ہے پس امام علیہ السلام نے یہ دلیل دی اس بات کی کہ جائز ہے یہ کہ ہم قائم آل محمدؐ کی بابت جو خبر دیتے ہیں اس کا تعلق لوح محو اثبات سے ہوتا ہے اور علم الٰہی میں مشروط بشروط ہوتا ہے پس اللہ بھی سچا اور اللہ کی طرف سے خبر دینے والا بھی سچا۔

بقرہ ۲/۵۱
الاعراف ۷/۱۴۲

۶ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ وَأَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنِ السَّيَّارِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينَ، عَنْ أَخِيهِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: الشِّيعَةُ تُرَبَّىٰ بِالْأَمَانِيِّ مُنْذُ مِائَتَيْ سَنَةٍ، قَالَ: وَقَالَ يَقْطِينٌ لِابْنِهِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ: مَا بَالُنَا قِيلَ لَنَا فَكَانَ وَقِيلَ لَكُمْ فَلَمْ يَكُنْ؟ قَالَ: فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: إِنَّ الَّذِي قِيلَ لَنَا وَلَكُمْ كَانَ مِنْ مَخْرَجٍ وَاحِدٍ، غَيْرَ أَنَّ أَمْرَكُمْ حَضَرَ، فَأُعْطِيتُمْ مَحْضَهُ، فَكَانَ كَمَا قِيلَ لَكُمْ وَإِنَّ أَمْرَنَا لَمْ يَحْضُرْ، فَعُلِّلْنَا بِالْأَمَانِيِّ، فَلَوْ قِيلَ لَنَا: إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ لَا يَكُونُ إِلَّا إِلَىٰ مِائَتَيْ سَنَةٍ أَوْ ثَلَاثِمِائَةِ سَنَةٍ لَقَسَتِ الْقُلُوبُ وَلَرَجَعَ عَامَّةُ النَّاسِ عَنِ الْإِسْلَامِ وَلٰكِنْ قَالُوا: مَا أَسْرَعَهُ وَمَا أَقْرَبَهُ تَأَلُّفاً لِقُلُوبِ النَّاسِ وَتَقْرِيباً لِلْفَرَجِ.

۶۔ حسن بن علی بن یقطین نے اپنے بھائی حسین سے اس نے اپنے باپ علی بن یقطین سے روایت کی ہے کہ مجھ سے امام موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارے شیعہ خوشحال ہوں گے اپنی آرزوؤں ۲۰۰ ھ میں یقطین نے اپنے بیٹے علی بن یقطین سے

کہا یہ کیا بات ہے کہ ہم سے کہا گیا تھا کہ عباسی سلطنت فلاں سال میں ہوگی لیکن ظہور مہدی اس سال نہ ہوا حسین نے کہا جو کچھ ہم سے تم سے کہا گیا۔ اس کا مخرج (آئمہ ہدیٰ) ایک ہی ہے مگر یہ کہ تمہارا معاملہ موجود تھا پس تم کو حاصل ہوگیا اور جیسا کہا گیا تھا ویسا ہوا۔ ہمارا معاملہ حاضر نہ تھا۔ پس ہم مشغول رکھے گئے آرزوؤں میں)

اگر ہم سے اور تم سے کہہ دیا جاتا کہ یہ امر ظہور امام مہدیؑ نہیں ہوگا۔ مگر دو سو یا تین سو سال بعد تو لوگوں کے دل سخت ہو جاتے تو عوام الناس اسلام سے پلٹ جاتے اس لئے انھوں نے کہا کہ ظہور جلد ہوگا اور اس کا وقت قریب ہے کہ لوگوں کی تالیف قلب ہوا اور خوشی ان سے قریب رہے۔

توضیح:- اس حدیث سے یہ شبہ نہ ہو کہ ظہور امام مہدی علیہ السلام سے متعلق لوگوں کو جلد اور قریب کہہ کر دھوکہ میں رکھا گیا۔ قرآن مجید میں قیامت کے متعلق ایسا ہی جابجا ہے صحیح وقت نہیں بتایا گیا لیکن جلد آنے والی اور قریب ہونے والی کہا گیا ہے۔ جیسے اقتربت الساعۃ (قیامت قریب ہوگئی) حالانکہ اب تک نہیں آئی یا حدیث نبوی ہے۔ عسیٰ ان یکون قریباً یا بین یدی الساعۃ۔ جس طرح قرب قیامت کا اظہار تخویف کے لئے ہے اسی طرح ظہور حضرت حجت کا قریب کہنا تشویش کے لئے ہے یہ رونہ بعید اونراہ قریباً (لوگ ظہور کو دور سمجھتے ہیں اور ہم قریب)

٧ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأَنْبَارِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مِهْزَمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: ذَكَرْنَا عِنْدَهُ مُلُوكَ آلِ فُلَانٍ فَقَالَ: إِنَّمَا هَلَكَ النَّاسُ مِنِ اسْتِعْجَالِهِمْ لِهٰذَا الْأَمْرِ، إِنَّ اللهَ لَا يَعْجَلُ لِعَجَلَةِ الْعِبَادِ، إِنَّ لِهٰذَا الْأَمْرِ غَايَةً يَنْتَهِي إِلَيْهَا، فَلَوْ قَدْ بَلَغُوهَا لَمْ يَسْتَقْدِمُوا سَاعَةً وَلَمْ يَسْتَأْخِرُوا.

٧۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے حکومت بنی عباس کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ روز بروز ترقی کر رہی ہے اور امام مہدی علیہ السلام کا ظہور نہیں ہوتا، فرمایا لوگ اس معاملہ میں اپنی ہلاکت کا باعث ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ بندوں کی طرح جلدی نہیں کرتا اس ظہور کے لئے ایک وقت ہے کہ اس سے گھڑی بھر بھی آگے نہ ہو نہ گھڑی بھر پیچھے

بیاسیواں باب

تمحیص و امتحان | خدا کا مومنین سے امر غیر خالص کو جدا کرنا اور امتحان لینا

(بَابُ) ٨٢

التَّمْحِيصِ وَالْإِمْتِحَانِ

١ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ يَعْقُوبَ السَّرَّاجِ وَعَلِيِّ بْنِ

رِئَابٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام لَمَّا بُويِعَ بَعْدَ مَقْتَلِ عُثْمَانَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ وَخَطَبَ بِخُطْبَةٍ ـ ذَكَرَهَا ـ يَقُولُ فِيهَا: أَلَا إِنَّ بَلِيَّتَكُمْ قَدْ عَادَتْ كَهَيْئَتِهَا يَوْمَ بَعَثَ اللهُ نَبِيَّهُ صلى الله عليه وآله وَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ لَتُبَلْبَلُنَّ بَلْبَلَةً وَلَتُغَرْبَلُنَّ غَرْبَلَةً، حَتَّى يَعُودَ أَسْفَلُكُمْ أَعْلَاكُمْ وَأَعْلَاكُمْ أَسْفَلَكُمْ وَلَيَسْبِقَنَّ سَبَّاقُونَ، كَانُوا قَصَّرُوا، وَلَيُقَصِّرَنَّ سَبَّاقُونَ كَانُوا سَبَقُوا، وَاللهِ مَا كَتَمْتُ وَشْمَةً وَلَا كَذَبْتُ كِذْبَةً وَلَقَدْ نُبِّئْتُ بِهٰذَا الْمَقَامِ وَهٰذَا الْيَوْمِ.

۱۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ بعد قتل عثمان جب امیرالمومنین علیہ السلام کی بیعت کی گئی تو آپ منبر پر تشریف لے گئے اور خطبہ میں فرمایا کہ تمہاری تکلیف لوٹ آئی۔ اسی طرح جیسے کہ وہ روز بعثت تمہاری طرف پلٹی تھی یعنی اس جماعت کو جو باطن تابع اہل ضلالت تھے اسلام حقیقی کی دعوت دی جاتی ہے قسم اس ذات کی جس نے اپنے نبی کو حق پر بھیجا تمہارے دلوں میں شیطانی وسوسے ڈالے جائیں گے اور تمہارے اعمال کو اس طرح چھانا جائیگا جیسے چھلنی سے آٹا یہاں تک عہد رسولؐ میں بلحاظ ایمان جو تم سے پست (جیسے عجم) وہ نہایت اونچی سبقت کرنے والے ہوں گے اور جو عہد رسول میں بلحاظ ایمان بہت آگے تھے (عرب) وہ پست ہو جائیں گے، میں نے کسی ایسی بادشاہت کو نہیں چھپایا جو بعد رسولؐ ہوئی اور نہ میں نے کوئی جھوٹ بولا ہے

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ وَالْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأَنْبَارِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: وَيْلٌ لِطُغَاةِ الْعَرَبِ، مِنْ أَمْرٍ قَدِ اقْتَرَبَ، قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ كَمْ مَعَ الْقَائِمِ مِنَ الْعَرَبِ؟ قَالَ: نَفَرٌ يَسِيرٌ قُلْتُ: وَاللهِ إِنَّ مَنْ يَصِفُ هٰذَا الْأَمْرَ مِنْهُمْ لَكَثِيرٌ، قَالَ: لَابُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ أَنْ يُمَحَّصُوا وَ يُمَيَّزُوا وَيُغَرْبَلُوا وَ يُسْتَخْرَجُ فِي الْغِرْبَالِ خَلْقٌ كَثِيرٌ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ وائے ہو سرکشان عرب پر اس معاملہ میں جو نزدیک ہے (سرکشان عرب کا ہلاکو کے لشکر سے قتل ہونا، بغداد میں یا بنی امیہ کی شکست عباسیوں کے ہاتھ سے) میں نے کہا تم آل محمد کے ساتھ عرب کے کتنے لوگ ہوں گے فرمایا۔ تھوڑے سے، میں نے کہا لوگ کہتے ہیں زیادہ ہوں گے فرمایا۔ ان کو کھرے کھوٹے سے جدا کیا جائے گا ان میں اچھے برے کی تمیز کی جائے گی ان کو چھانا جائے گا اس طرح ایک بڑی تعداد کھوٹوں کی نکل جائے گی۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ وَالْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ

مُحَمَّدٍ الصَّيْقَلِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : يَامَنْصُورُ،إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ لَايَأْتِيكُمْ إِلَّابَعْدَ إِيَاسٍ وَلَا وَاللهِ حَتّٰى تُمَيَّزُوا، وَلَاوَاللهِ حَتّٰى تُمَحَّصُوا، وَلَا وَاللهِ حَتّٰى يَشْقىٰ مَنْ يَشْقىٰ وَ يَسْعَدَ مَنْ يَسْعَدُ.

۳- منصور سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے، اے منصور امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا۔ لوگوں کے مایوس ہو جانے کے بعد، قسم خدا کی ان کے درمیان تمیز کی جائے گی کھرے کو کھوٹے سے جدا کیا جائے گا اور ان کو اس طرح نکھارا جائے گا جیسے کٹھالی میں سونے کو تپا کر میل کو دور کیا جاتا ہے۔

۴ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَمَّرِبْنِ خَلَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاالْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ: «الٓمّٓ أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَايُفْتَنُونَ» ثُمَّ قَالَ لِي:مَا الْفِتْنَةُ؟ قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ الَّذِي عِنْدَنَا الْفِتْنَةُ فِي الدِّينِ، فَقَالَ: يُفْتَنُونَ كَمَايُفْتَنُ الذَّهَبُ، ثُمَّ قَالَ: يُخْلَصُونَ كَمَا يُخْلَصُ الذَّهَبُ.

۴- کیا لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کو چھوڑ دیا گیا ہے اس بات پر کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں حالانکہ کیا ان کا امتحان نہیں لیا جائے گا۔ پھر امام نے فرمایا فتنہ کیا چیز ہے تو راوی نے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں، یہ فتنہ دین میں ہے۔ امام نے فرمایا، اب آزمائش کی جائے گی جیسے سونے کو کسوٹی پر پرکھا جاتا ہے پھر اس میں سے خالص نکالا جاتا ہے۔

۵ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسىٰ،عَنْ يُونُسَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صَالِحٍ رَفَعَهُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ: إِنَّ حَدِيثَكُمْ هٰذَاالتَّشْمَئِزُ مِنْهُ قُلُوبُ الرِّجَالِ، فَمَنْ أَقَرَّ بِهِ فَزِيدُوهُ ، وَ مَنْ أَنْكَرَهُ فَذَرُوهُ، إِنَّهُ لَابُدَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ فِتْنَةٌ يَسْقُطُ فِيهَا كُلُّ بِطَانَةٍ وَوَلِيجَةٍ [1] حَتّٰى يَسْقُطَ فِيهَا مَنْ يَشُقُّ الشَّعْرَ بِشَعْرَتَيْنِ، حَتّٰى لَايَبْقىٰ إِلَّانَحْنُ وَشِيعَتُنَا.

۵- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ہماری بات جب لوگوں کے سامنے ہوتی ہے لوگوں کے دل اس سے دور رہنا چاہتے ہیں کیونکہ اس میں پیروی ظن نہیں، پس جو لوگ اسے مان لیں ان سے تو اور زیادہ بیان کرو اور جو نہ مانیں انھیں چھوڑ دو کیونکہ ضروری ہے کہ اس میں آزمائش ہو تاکہ پتہ چل جائے باطنی کھوٹ کا اور غیر جنس کے داخلے کا تاکہ الگ ہو جائے جو کمال زیرکی دنیا سے موشگافی کرتا ہے اور اس جانچ پڑتال کے بعد باقی رہ جاتے ہم اور ہمارے شیعہ۔

۶ـ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِنَانٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مَنْصُورٍ الصَّيْقَلِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كُنْتُ أَنَاوَالْحَارِثُ بْنُ الْمُغِيرَةِ وَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا جُلُوساً وَأَبُوعَبْدِاللهِ

عليه السلام يَسْمَعُ كَلامَنا، فقالَ لَنا : في أيّ شيءٍ أنتم؟ هيهاتَ، هيهاتَ!! لاوَاللهِ لايكونُ ما تَمُدُّونَ إليهِ أعينَكُمْ حتّى تُغَربَلُوا، لاوَاللهِ لايكونُ ما تمدّونَ إليهِ أعينَكُمْ حتّى تُمَحَّصُوا، لاوَاللهِ لايكونُ ما تمدّونَ إليهِ أعينَكُمْ حتّى تُمَيَّزُوا، لاوَاللهِ مايكونُ ما تمدّونَ إليهِ أعينَكُمْ إلّا بعدَ إياسٍ، لا وَاللهِ لايكونُ ما تمدّونَ إليهِ أعينَكُمْ حتّى يشقى مَنْ يشقى ويسعدَ مَنْ يسعدُ.

۶۔ راوی کہتا ہے میں اور حارث مغیرہ دونوں اپنے اصحاب کے درمیان بیٹھے بات چیت کر رہے تھے اور امام جعفر صادق علیہ السلام ہمارا مکالمہ سن رہے تھے۔ فرمایا تم کیا گفتگو کر رہے ہو وہ تمہارے خیال سے دور ہے جس امر کی طرف تمہاری آنکھیں لگی ہوئی ہیں یہ نہ ہوگا جب تک کہ کھرا کھوٹے سے جدا نہ ہو جائے اور خدا کی قسم یہ نہ ہوگا اس وقت تک شقی اور سعید جدا نہ ہو جائیں۔

تراسیواں باب

معرفت امام میں تقدم و تاخر سے نقصان نہیں

(باب) ۸۳

انّه من عرف إمامه لم يضرّه تقدّم هذا الأمر أو تأخّر

۱۔ عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن حمّاد بن عيسى، عن حريز، عن زرارة قال: قال أبو عبدالله عليه السلام : اعرف إمامك، فإنّك إذا عرفته لم يضرّك، تقدّم هذا الأمر أو تأخّر

۱۔ زرارہ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ امام کو پہچان۔ جب تو نے پہچان لیا تو تقدم و تاخر کوئی نقصان نہ دے گا۔

۲۔ الحسين بن محمّد، عن معلّى بن محمّد، عن محمّد بن جمهور، عن صفوان بن يحيى، عن محمّد بن مروان، عن الفضيل بن يسار قال: سألت أبا عبدالله عليه السلام عن قول الله تبارك وتعالى: «يوم ندعوا كلّ أُناسٍ بإمامهم» فقال: يا فضيل! اعرف إمامك، فإنّك إذا عرفت إمامك لم يضرّك، تقدّم هذا الأمر أو تأخّر، ومن عرف إمامه ثمّ مات قبل أن يقوم صاحب هذا الأمر، كان بمنزلة من كان قاعداً في عسكره، لا بل بمنزلة من قعد تحت لوائه، قال: و قال بعض أصحابه: بمنزلة من

اسرائیل ۱۷/۷۱

اسْتَشْهَدَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

۲۔ فضیل نے آیہ یوم ندعو کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا۔ فرمایا۔ اے فضیل اپنے امام کو پہچانو جب تم نے پہچان لیا تو اس معرفت میں تقدم و تاخر کوئی نقصان نہ دے گا اور جس نے امام کو پہچان لیا اور مر گیا اس کے قبل کہ اپنے صاحب امر کے پاس جائے تو اس کا مرتبہ وہی ہوگا جو امام کے لشکر میں ہونے والے کا ہے بلکہ اس کا سا جو ہوا امام کے نیچے ہو اور بعض اصحاب نے کہا ہے بلکہ اس کی سی منزلت حاصل ہوگی جو رسول اللہ کے ساتھ معرکہ میں شریک ہوئے۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام جُعِلْتُ فِدَاكَ مَتَى الْفَرَجُ؟ فَقَالَ: يَا أَبَابَصِيرٍ! وَ أَنْتَ مِمَّنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا، مَنْ عَرَفَ هٰذَا الْأَمْرَ فَقَدْ فُرِّجَ عَنْهُ لِانْتِظَارِهِ.

۳۔ ابوبصیر سے مروی ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہوں کشادگی و امن (وقت ظہور حضرت حجت) کا وہ کب آئے گا۔ فرمایا۔ اے ابوبصیر! کیا تم بھی ان لوگوں میں سے ہو جو طالب دنیا ہیں جس نے معرفت امام حاصل کر لی تو اس کو امام کے خروج کے انتظار میں خوشی و معرفت حاصل ہوتی ہے۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ: سَأَلَ أَبُوبَصِيرٍ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام وَ أَنَا أَسْمَعُ، فَقَالَ: تَرَانِي أُدْرِكُ الْقَائِمَ عليه السلام؟ فَقَالَ: يَا أَبَابَصِيرٍ! أَلَسْتَ تَعْرِفُ إِمَامَكَ؟ فَقَالَ: إِي وَاللهِ وَ أَنْتَ هُوَ ـ وَ تَنَاوَلَ يَدَهُ ـ فَقَالَ: وَاللهِ مَا تُبَالِي يَا أَبَابَصِيرٍ! أَلَّا تَكُونَ مُحْتَبِياً بِسَيْفِكَ فِي ظِلِّ رِوَاقِ الْقَائِمِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ.

۴۔ ابوبصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا۔ درآنحالیکہ میں سن رہا تھا (بیان راوی) آیا آپ کے خیال میں قائم آل محمد کو پالوں گا۔ فرمایا۔ اے ابوبصیر! کیا تم اپنے امام کو نہیں پہچانتے۔ انھوں نے کہا کہ خدا کی قسم وہ آپ ہیں اور امام کا ہاتھ پکڑ لیا۔ فرمایا۔ اے ابوبصیر ثواب میں کوئی فرق نہیں۔ اگر تم تلوار حمائل کئے ایوان قائم کے سایہ میں ہو (یا اب کہ میری خدمت میں ہو۔)

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ فَمِيتَتُهُ مِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ وَ مَنْ مَاتَ وَ هُوَ عَارِفٌ لِإِمَامِهِ، لَمْ يَضُرَّهُ تَقَدَّمَ هٰذَا الْأَمْرُ أَوْ تَأَخَّرَ وَمَنْ مَاتَ وَهُوَ عَارِفٌ لِإِمَامِهِ، كَانَ كَمَنْ هُوَ مَعَ الْقَائِمِ فِي فُسْطَاطِهِ.

۵۔ راوی کہتاہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ جو اس حالت میں مرگیا کہ اس کا کوئی امام نہیں، وہ کفر کی موت مرا۔ اور جو اس حالت میں مرا کہ اس نے اپنے امام کو نہ پہچانا تو تقدم و تاخر اس کے لئے مفر نہیں اور جو اس حال میں کہ وہ اپنے امام کا عارف تھا تو وہ اس کے برابر ہے جو قائم آل محمدؐ کے خیمہ میں ہو۔

٦ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَلَوِيُّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ عَبْدِالْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْحَسَنِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْعُرَنِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَاضَرَّ مَنْ مَاتَ مُنْتَظِراً لِأَمْرِنَا أَلَّا يَمُوتَ فِي وَسَطِ فُسْطَاطِ الْمَهْدِيِّ وَعَسْكَرِهِ.

۶۔ فرمایا امام محمدؐ باقر علیہ السلام نے کہ جو کوئی ہمارے امر کے انتظار میں مرجائے اس کے لئے کوئی نقصان رساں بات نہیں اگر وہ نہ مرے خیمہ امام مہدی میں یا ان کے لشکر میں رہ کر۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عُمَرَ ابْنِ أَبَانٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: اعْرِفِ الْعَلَامَةَ، فَإِذَا عَرَفْتَهُ لَمْ يَضُرَّكَ تَقَدَّمَ هٰذَا الْأَمْرُ أَوْ تَأَخَّرَ؛ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ» فَمَنْ عَرَفَ إِمَامَهُ كَانَ كَمَنْ كَانَ فِي فُسْطَاطِ الْمُنْتَظَرِ.

بنی اسرائیل ۱۷/۷۱

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے علامت امام کو پہچانو، جب پہچان لیا تو تقدم و تاخر میں کوئی نقصان نہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے روز قیامت ہم ہر گروہ کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔ جس نے اپنے امام کو پہچان لیا وہ اس کی طرح ہے جو امام منتظر کے خیمہ میں ہو۔

چوراسیواں باب

نااہل کا دعوے امامت کل آئمہ یا بعض کا منکر اور جو نااہل میں امامت ثابت کرے

(بَابُ) ۸۴

مَنِ ادَّعَى الْإِمَامَةَ وَلَيْسَ لَهَا بِأَهْلٍ وَمَنْ جَحَدَ الْأَئِمَّةَ أَوْ بَعْضَهُمْ وَمَنْ أَثْبَتَ الْإِمَامَةَ لِمَنْ لَيْسَ لَهَا بِأَهْلٍ

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي سَلَّامٍ، عَنْ سَوْرَةَ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ

أبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ: قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللهِ وُجُوهُهُمْ مُسْوَدَّةٌ»؟ قَالَ: مَنْ قَالَ: إِنِّي إِمَامٌ وَلَيْسَ بِإِمَامٍ، قَالَ: قُلْتُ: وَإِنْ كَانَ عَلَوِيّاً؟ قَالَ: وَإِنْ كَانَ عَلَوِيّاً. قُلْتُ: وَ إِنْ كَانَ مِنْ وُلْدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام؟ قَالَ: وَإِنْ كَانَ.

الزمر ۶۰/۳۹

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ کیا مطلب ہے اس آیت کا۔ اور روز قیامت تم دیکھو گے ان لوگوں کو جنھوں نے اللہ پر جھوٹ بولا کہ ان کے چہرے کالے ہوں گے۔ فرمایا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جو کہے میں امام ہوں حالانکہ وہ امام نہیں ہے۔ میں نے کہا چاہے وہ علوی ہو۔ فرمایا ہاں چاہے وہ علوی ہو میں نے کہا چاہے وہ علی علیہ السلام کا بیٹا ہو۔ فرمایا ہاں چاہے وہ ایسا ہی ہو۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبَانٍ، عَنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنِ ادَّعَى الْإِمَامَةَ وَ لَيْسَ مِنْ أَهْلِهَا فَهُوَ كَافِرٌ

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے دعویٰ امامت کیا، درآنحالیکہ وہ اس کے اہل سے نہیں تو وہ کافر ہے۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: جُعِلْتُ فِدَاكَ «وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللهِ»، قَالَ: كُلُّ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ إِمَامٌ وَ لَيْسَ بِإِمَامٍ، قُلْتُ: وَ إِنْ كَانَ فَاطِمِيّاً عَلَوِيّاً؟ قَالَ وَ إِنْ كَانَ فَاطِمِيّاً عَلَوِيّاً.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کا مطلب پوچھا۔ روز قیامت تم دیکھو گے ان لوگوں کو جنھوں نے اللہ پر جھوٹ بولا۔ الخ۔ فرمایا اس سے مراد وہ شخص ہے جو اپنے کو امام سمجھے۔ درآنحالیکہ وہ امام نہیں۔ میں نے کہا اگرچہ وہ فاطمی و علوی ہو۔ فرمایا ہاں، فرمایا ہاں چاہے وہ فاطمی و علوی ہی کیوں نہ ہو۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ دَاوُدَ الْحَمَّارِ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: مَنِ ادَّعَى إِمَامَةً مِنَ اللهِ لَيْسَتْ لَهُ، وَمَنْ جَحَدَ إِمَاماً مِنَ اللهِ، وَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيباً.

۴۔ فرمایا۔ صادق آل محمد نے تین شخصوں سے روز قیامت خدا کلام نہ کرے گا اور نہ ان کا تزکیہ کریگا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا اوّل وہ کہ جس نے دعویٰ امامت کیا حالانکہ وہ خدا کی طرف سے امام نہیں، دوسرے جس نے امام منصوص من اللہ سے انکار کیا تیسرے وہ جس نے ان دونوں کے لئے آخرت میں کوئی حصہ قرار دیا۔

٥ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ يَحْيَى أَخِي أُدَيْمٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ ابْنِ صَبِيحٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ لَا يَدَّعِيهِ غَيْرُ صَاحِبِهِ إِلَّا تَبَرَ اللهُ عُمُرَهُ .

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو نا اہل امر امامت کا دعویٰ کرے گا خدا اس کی عمر کو اس دنیا میں وبال بنا دے گا۔

٦ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَشْرَكَ مَعَ إِمَامٍ إِمَامَتُهُ مِنْ عِنْدِاللهِ مَنْ لَيْسَتْ إِمَامَتُهُ مِنَ اللهِ ، كَانَ مُشْرِكاً بِاللهِ .

۶۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جس نے اپنے کو امام منصوص من اللہ کا شریک قرار دیا۔ درانحالیکہ خدا کی طرف سے اس کے لئے امامت نہیں تو اس نے اپنے آپ کو خدا کا شریک قرار دیا۔

٧ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : رَجُلٌ قَالَ لِي: اعْرِفِ الْآخِرَ مِنَ الْأَئِمَّةِ وَلَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَعْرِفَ الْأَوَّلَ، قَالَ: فَقَالَ: لَعَنَ اللهُ هٰذَا فَإِنِّي أُبْغِضُهُ وَلَا أَعْرِفُهُ وَهَلْ عُرِفَ الْآخِرُ إِلَّا بِالْأَوَّلِ .

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ ایک شخص نے مجھ سے کہا۔ آئمہ میں سے آخر والے کی معرفت حاصل کر لو اوّل والے کی معرفت حاصل کرنا۔ نقصان نہ دے گا۔ حضرت نے کہا۔ خدا کی لعنت ہو اس پر، میں اس سے دشمنی رکھتا ہوں اور اس کو نہیں پہچانتا۔ کیا وہ بغیر اوّل کی معرفت کے آخر والے کی معرفت حاصل کر سکتا ہے۔

٨ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ قَالَ : سَأَلْتُ الشَّيْخَ[1] عَنِ الْأَئِمَّةِ عليهم السلام ، قَالَ : مَنْ أَنْكَرَ وَاحِداً مِنَ الْأَحْيَاءِ فَقَدْ أَنْكَرَ الْأَمْوَاتَ .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا آئمہ علیہم السلام کے متعلق فرمایا جس نے زندہ اماموں میں سے ایک کا بھی انکار کیا۔ اس نے سب مرے ہوؤں سے انکار کیا۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي وَهْبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ « وَ إِذَافَعَلُوا فَاحِشَةً قَالُوا : وَجَدْنَا عَلَيْهَا آبَاءَنَا وَاللهُ أَمَرَنَا بِهَا قُلْ إِنَّ اللهَ لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ ، أَتَقُولُونَ عَلَى اللهِ مَالَا تَعْلَمُونَ» قَالَ: فَقَالَ: هَلْ رَأَيْتَ أَحَداً زَعَمَ أَنَّ اللهَ أَمَرَ بِالزِّنَاءِ وَ شُرْبِ الْخَمْرِ أَوْ شَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْمَحَارِمِ؟ فَقُلْتُ: لَا، فَقَالَ: مَا هٰذِهِ الْفَاحِشَةُ الَّتِي يَدَّعُونَ أَنَّ اللهَ أَمَرَهُمْ بِهَا ؟ قُلْتُ : اللهُ أَعْلَمُ وَ وَلِيُّهُ ؛ قَالَ: فَإِنَّ هٰذَا فِي أَئِمَّةِ الْجَوْرِ، ادَّعَوْا أَنَّ اللهَ أَمَرَهُمْ بِالْإِئْتِمَامِ بِقَوْمٍ لَمْ يَأْمُرْهُمُ اللهُ بِالْإِئْتِمَامِ بِهِمْ؛ فَرَدَّ اللهُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَخْبَرَ أَنَّهُمْ قَدْقَالُوا عَلَيْهِ الْكَذِبَ وَسَمَّى ذٰلِكَ مِنْهُمْ فَاحِشَةً.

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس آیت کے معنے پوچھے، جب انھوں نے بدکاری کی۔ تو کہا ہم نے اپنے آباکو اسی پر پایا ہے خدا نے ان کو اس کا حکم دیا تھا۔ اے رسولؐ ان سے کہو۔ اللہ تعالیٰ بدکاریوں کا حکم نہیں دیتا کیا تم اللہ کے متعلق وہ کہتے ہو جو تم نہیں جانتے۔ حضرت نے فرمایا۔ کیا تم نے کسی کو یہ گمان کرتے سنا ہے کہ اللہ نے زنا، شراب خوری یا اس قسم کے دیگر محرمات کا حکم دیا ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا۔ پھر یہ فاحشہ (برائی) کیا ہے جس کا اللہ نے ان کو حکم دیا ہے میں نے کہا اللہ اور اس کا ولی بہتر جانتا ہے فرمایا یہ ان آئمہ جور سے متعلق ہے جنھوں نے دعویٰ کیا کہ خدا نے ان کو ایک قوم کا امام بنایا ہے خدا نے اس کی تردید کی ہے اور بتایا کہ وہ جھوٹے ہیں اسی کا نام فاحشہ ہے۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ؛ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ؛ عَنْ أَبِي وَهْبٍ،عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مَنْصُورٍ قَالَ : سَأَلْتُ عَبْداً صَالِحاً عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ : « قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ» قَالَ: فَقَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ لَهُ ظَهْرٌ وَ بَطْنٌ ؛ فَجَمِيعُ مَا حَرَّمَ اللهُ فِي الْقُرْآنِ هُوَ الظَّاهِرُ ؛ وَالْبَاطِنُ مِنْ ذٰلِكَ أَئِمَّةُ الْجَوْرِ وَ جَمِيعُ مَا أَحَلَّ اللهُ تَعَالَى فِي الْكِتَابِ هُوَ الظَّاهِرُ ، وَالْبَاطِنُ مِنْ ذٰلِكَ أَئِمَّةُ الْحَقِّ

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا اس آیت کے متعلق، میرے رب نے ظاہری اور باطنی تمام فواحش کو حرام کر دیا۔ حضرت نے فرمایا۔ قرآن میں ظاہر و باطن دو چیزیں، قرآن میں وہ تمام چیزیں جو حرام کی گئی ہیں ظاہری صورت میں ہیں اور باطن میں مراد آئمہ جور ہیں اور جن چیزوں کے حلال ہونے کا ذکر قرآن میں ہے وہ ظاہری صورت ہے باطن میں سے مراد آئمہ حق ہیں۔

توضیح:۔ مراد یہ ہے کہ زنا، شراب و قمار وغیرہ کے ضمن میں نہی کی گئی ہے آئمہ جور کی پیروی سے۔ کیونکہ

ان کا اتباع کرکے ان چیزوں سے اجتناب کوئی فائدہ نہ دیگا اور جن کو خدا نے اپنی کتاب میں حلال کیا ہے یہ ظاہر قرآن ہے اور باطن اس کا پیروی آئمہ برحق ہے کہ بغیر ان کی پیروی کے امور حلال کا اکتساب کرنا مفید نہیں۔

١١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللهِ أَنْدَاداً يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللهِ » قَالَ : هُمْ وَاللهِ أَوْلِيَاءُ فُلَانٍ وَفُلَانٍ ، اتَّخَذُوهُمْ أَئِمَّةً دُونَ الْإِمَامِ الَّذِي جَعَلَهُ اللهُ لِلنَّاسِ إِمَاماً ، فَلِذَلِكَ قَالَ : « وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعاً وَأَنَّ اللهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ ❁ إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ ❁ وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا : لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا كَذَلِكَ يُرِيهِمُ اللهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ » ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : هُمْ وَاللهِ يَا جَابِرُ ، أَئِمَّةُ الظَّلَمَةِ وَأَشْيَاعُهُمْ ،

بقرہ ۱۶۶-۱۶۵

١١۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے راوی نے پوچھا کہ اس آیت سے کیا مراد ہے کچھ لوگ ایسے ہیں جو لوگوں کو اللہ کا شریک قرار دیتے ہیں اور ان سے ایسی ہی شدید محبت رکھتے ہیں جیسی اللہ سے رکھنی چاہیئے تو حضرت نے فرمایا۔ خدا کی قسم انھوں نے ایسے لوگوں کو امام بنایا جو ان کے علاوہ ہیں جن کو خدا نے لوگوں کا امام بنایا ہے اسی لئے خدا نے کہا ہے، اگر تم دیکھو ان لوگوں کو جنھوں نے ظلم کیا کہ وہ مبتلائے عذاب الٰہی ہیں۔ قوت تو تمام اللہ ہی کے لئے ہے اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے جب بیزاری کا اظہار کریں گے وہ لوگ جن کا اتباع کیا گیا تھا ان سے جو اتباع کرنے والے تھے اور وہ عذاب دیکھیں گے اور مدد کے اسباب قطع ہو جائیں گے اور پیروی کرنے والے کہیں گے اگر ہم پھر دنیا کی طرف لوٹا دیئے جائیں تو ہم ان سے اسی طرح بیزار ہوں گے جیسے یہ ہم سے ہوئے۔ اسی طرح اللہ ان کو حسرات میں رکھے گا اور وہ جہنم سے نکلنے والے نہیں۔ امام علیہ السلام نے فرمایا۔ اے جابر یہ ظالم آئمہ اور ان کے تابعین ہیں۔

١٢ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمُسْتَرِقِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ : مَنِ ادَّعَى إِمَامَةً مِنَ اللهِ لَيْسَتْ لَهُ ، وَمَنْ جَحَدَ إِمَاماً مِنَ اللهِ ، وَمَنْ زَعَمَ أَنَّ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيباً .

١٢۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کو کہتے سنا کہ تین آدمیوں کی طرف خدا روز قیامت نظر نہ

کرے گا اور نہ گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے اوّل وہ جس نے دعوئے امامت کیا اور کہا کہ وہ خدا کی طرف سے ہے دوسرے وہ جس نے امام منصوص من اللہ سے انکار کیا، تیسرے جس نے دعوئے کیا کہ ان دونوں کے لئے اسلام میں حصہ ہے۔

پچاسیواں باب

اس کے بارے میں جس نے بغیر امام منصوص من اللہ عبادت خدا کی

(باب) ۸۵

فِيمَنْ دَانَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِغَيْرِ إِمَامٍ مِنَ اللهِ جَلَّ جَلالُهُ

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، [عَنْ] ابْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللهِ » قَالَ : يَعْنِي مَنِ اتَّخَذَ دِينَهُ رَأْيَهُ ، بِغَيْرِ إِمَامٍ مِنْ أَئِمَّةِ الْهُدَىٰ .

قصص ۲۸/۵۰

۱۔ راوی کہتا ہے امام رضا علیہ السلام نے فرمایا آیہ اس سے زیادہ کون گمراہ ہوگا جو اللہ کی ہدایت کے بغیر اپنی خواہش کی پیروی کرے، فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ اپنا دین اپنی رائے سے بنالے، بغیر منصوص من اللہ آئمہ کی ہدایت کے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَىٰ ، عَنِ الْعَلاءِ بْنِ رَزِينٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : كُلُّ مَنْ دَانَ اللهَ بِعِبَادَةٍ يَجْهَدُ فِيهَا نَفْسَهُ وَلا إِمَامَ لَهُ مِنَ اللهِ فَسَعْيُهُ غَيْرُ مَقْبُولٍ ، وَهُوَ ضَالٌّ مُتَحَيِّرٌ وَاللهُ شَانِئٌ لِأَعْمَالِهِ وَمَثَلُهُ كَمَثَلِ شَاةٍ ضَلَّتْ عَنْ رَاعِيهَا وَقَطِيعِهَا ، فَهَجَمَتْ ذَاهِبَةً وَجَائِيَةً يَوْمَهَا ، فَلَمَّا جَنَّهَا اللَّيْلُ بَصُرَتْ بِقَطِيعٍ مِنْ غَيْرِ رَاعِيهَا فَحَنَّتْ إِلَيْهَا وَاغْتَرَّتْ بِهَا ، فَبَاتَتْ مَعَهَا فِي رَبَضَتِهَا فَلَمَّا أَنْ سَاقَ الرَّاعِي قَطِيعَهُ أَنْكَرَتْ رَاعِيَهَا وَقَطِيعَهَا ، فَهَجَمَتْ مُتَحَيِّرَةً تَطْلُبُ رَاعِيَهَا وَقَطِيعَهَا ، فَبَصُرَتْ بِغَنَمٍ مَعَ رَاعِيهَا ، فَحَنَّتْ إِلَيْهَا وَاغْتَرَّتْ بِهَا ، فَصَاحَ بِهَا الرَّاعِي : الْحَقِي بِرَاعِيكِ وَقَطِيعِكِ ، فَإِنَّكِ تَائِهَةٌ مُتَحَيِّرَةٌ عَنْ رَاعِيكِ وَقَطِيعِكِ ، فَهَجَمَتْ ذَعِرَةً مُتَحَيِّرَةً نَادَّةً لا رَاعِيَ لَهَا يُرْشِدُهَا إِلَىٰ مَرْعَاهَا أَوْ يَرُدُّهَا . فَبَيْنَا هِيَ كَذَلِكَ إِذَا اغْتَنَمَ الذِّئْبُ ضَيْعَتَهَا فَأَكَلَهَا ، وَكَذَلِكَ وَاللهِ يَا مُحَمَّدُ ! مَنْ أَصْبَحَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ لا إِمَامَ لَهُ مِنَ اللهِ جَلَّ

وَعَزَّ ظاهِراً عادِلاً أَصْبَحَ ضالاًّ تائِهاً وَإِنْ ماتَ عَلىٰ هٰذِهِ الْحالِ ماتَ مِيتَةَ كُفْرٍ وَنِفاقٍ . وَاعْلَمْ يا مُحَمَّدُ أَنَّ أَئِمَّةَ الْجَوْرِ وَأَتْباعَهُمْ لَمَعْزُولُونَ عَنْ دِينِ اللهِ، قَدْضَلُّوا وَأَضَلُّوا ، فَأَعْمالُهُمُ الَّتِي يَعْمَلُونَها كَرَمادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عاصِفٍ ، لا يَقْدِرُونَ مِمّا كَسَبُوا عَلىٰ شَيْءٍ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلالُ الْبَعِيدُ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جو شخص بغیر منصوص من اللہ امام کے عبادت خدا کرتاہے اور اپنے نفس کو تعب میں ڈالتا ہے اس کی کوشش غیر مقبول ہے اور گمراہ اور متحیر ہے۔ خدا اس کے اعمال کا دشمن ہے اس کی مثال اس بکری کی سی ہے جو اپنے چرواہے اور گلے سے الگ ہوگئی ہو اور دن بھر سرگرداں و پریشان پھری ہو جب رات آئی تو اس نے ایک گلہ کو ایک دوسرے چرواہے کے ساتھ دیکھا وہ اس گلہ کے ساتھ ہوگئی دھوکہ سے یہ سمجھ کر کہ یہ اس کا گلہ ہے رات کو انہی کے ساتھ تھان پر رہی صبح کو جب چرواہا اپنے گلہ کو لے کر چلا تو اس نے اس کو اپنے گلہ سے الگ کردیا۔ اب وہ حیران ہوکر اپنے گلہ کو ڈھونڈنے لگی اس نے ایک بکری کو اس کے چرواہے کے ساتھ دیکھا وہ اس کی طرف مڑی اور اس نے دھوکا کھایا۔ چرواہا چیخا کر اپنے چرواہے اور گلے کے پاس جا۔ تو اپنے چرواہے اور گلے سے الگ ہوکر حیران و سرگرداں ہے اب وہ پریشان و خوفزدہ تھی۔ کہاں تھا اس کا چرواہا۔ کہ اسے چراگاہ لے جائے یا اس کے مقام تک پہنچائے۔ اسی اثناء میں ایک بھیڑیئے نے اس پر حملہ کردیا اور اسے چیر پھاڑ ڈالا۔ واللہ۔ اسی طرح اے محمد، اس امت میں وہ شخص ہے۔ جس کا خدا کی طرف سے کوئی امام نہ ہو۔ جو ظاہر و عادل ہو تو وہ گمراہ اور حیران و پریشان رہیگا اور اگر اس حالت میں مرجائے گا تو کفر و نفاق کی موت مرے گا اے محمد (نام راوی) آئمہ جور اور ان کے تابعین، دین الہٰی سے الگ ہیں۔ وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔ جو عمل وہ کرتے ہیں وہ اس راکھ کی مانند ہے جسے تیز آندھی کا جھونکا اڑا کر لے جائے وہ جو کچھ کرچکے۔ اب ان اعمال میں سے کسی پر ان کا قابو نہیں اور یہ سب سے بڑی گمراہی ہے۔

۳ ــ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسىٰ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنِّي أُخالِطُ النّاسَ فَيَكْثُرُ عَجَبِي مِنْ أَقْوامٍ لا يَتَوَلَّوْنَكُمْ وَيَتَوَلَّوْنَ فُلاناً وَفُلاناً ، لَهُمْ أَمانَةٌ وَصِدْقٌ وَوَفاءٌ ، وَأَقْوامٍ يَتَوَلَّوْنَكُمْ ، لَيْسَ لَهُمْ تِلْكَ الْأَمانَةُ وَلَا الْوَفاءُ وَالصِّدْقُ ؟ قالَ : فَاسْتَوىٰ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام جالِساً فَأَقْبَلَ عَلَيَّ كَالْغَضْبانِ ، ثُمَّ قالَ : لا دِينَ لِمَنْ دانَ اللهَ بِوِلايَةِ إِمامٍ جائِرٍ لَيْسَ مِنَ اللهِ وَلا عَتْبَ عَلىٰ مَنْ دانَ بِوِلايَةِ إِمامٍ عادِلٍ مِنَ اللهِ . قُلْتُ : لا دِينَ لِأُولٰئِكَ وَلا عَتْبَ عَلىٰ هٰؤُلاءِ ؟! قالَ : نَعَمْ لا دِينَ لِأُولٰئِكَ وَلا عَتْبَ عَلىٰ هٰؤُلاءِ ،

ثُمَّ قَالَ : أَلَا تَسْمَعُ لِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «اَللهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ» يَعْنِي [مِنْ] ظُلُمَاتِ الذُّنُوبِ إِلَى نُورِ التَّوْبَةِ وَالْمَغْفِرَةِ لِوِلَايَتِهِمْ كُلَّ إِمَامٍ عَادِلٍ مِنَ اللهِ وَ قَالَ : «وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ» إِنَّمَا عَنَى بِهٰذَا أَنَّهُمْ كَانُوا عَلَى نُورِ الْإِسْلَامِ فَلَمَّا أَنْ تَوَلَّوْا كُلَّ إِمَامٍ جَائِرٍ لَيْسَ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ خَرَجُوا بِوِلَايَتِهِمْ [إِيَّاهُ] مِنْ نُورِ الْإِسْلَامِ إِلَى ظُلُمَاتِ الْكُفْرِ ، فَأَوْجَبَ اللهُ لَهُمُ النَّارَ مَعَ الْكُفَّارِ ، «فَأُولٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ» .

۳۔ ابی یعفور سے مروی ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ میں لوگوں سے ملتا رہتا ہوں پس مجھے بڑا تعجب ہوا ان لوگوں پر جو آپ کو دوست نہیں رکھتے۔ بلکہ فلاں فلاں کو دوست رکھتے ہیں لیکن ان میں امانت ہے صداقت ہے اور وفا ہے برخلاف اس کے آپ کے دوستوں کو دیکھتا ہوں کہ نہ ان میں امانت ہے اور نہ وفا وصدق، یہ سن کر امام علیہ السلام اٹھ کر بیٹھ گئے۔ اور میری طرف خشمناک ہو کر آئے اور فرمایا نہیں ہے کوئی دین اس کا جو قرب خدا حاصل کرنا چاہے ولایت امام جابر کے ساتھ اور نہیں ہے عتاب وعذاب اس کے لئے جو قربتِ ایزدی حاصل کرے منصوص من اللہ امام عادل کی ولایت سے میں نے کہا کیا ان کے لئے دین اور ان کے لئے عتاب نہیں۔ فرمایا۔ ہاں ان کے لئے دین اور ان کے لئے عتاب نہیں۔

پھر فرمایا کیا تم نے خدا کا یہ قول نہیں سنا۔ اللہ ان کا ولی ہے جو ایمان لائے ہیں وہ ان کو نکالتا ہے تاریکیوں سے نور کی طرف (یعنی گناہوں کی تاریکیوں سے توبہ اور مغفرت کے نور کی طرف، بہ سبب ان کی محبت کے، ہر امام عادل سے جو منجانب اللہ ہو) اور پھر فرمایا۔ جو لوگ کافر ہیں ان کے لئے اولیاء شیاطین ہیں جو ان کو نور سے ظلمات کی طرف لے جاتے ہیں (مراد یہ ہے کہ وہ تھے نور اسلام میں لیکن چونکہ انھوں نے ایسے امام ظالم کو دوست رکھا جو اللہ کی طرف سے نہیں ہے تو ان کی محبت کی بنا پر وہ نور اسلام سے نکل کر ظلمت کفر میں آگئے پس خدا نے واجب کر دیا دوزخ کو ان پر کفار کے ساتھ پس وہ جہنمی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

٤ ـ وَعَنْهُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ حَبِيبٍ السِّجِسْتَانِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : لَأُعَذِّبَنَّ كُلَّ رَعِيَّةٍ فِي الْإِسْلَامِ دَانَتْ بِوِلَايَةِ كُلِّ إِمَامٍ جَائِرٍ لَيْسَ مِنَ اللهِ وَإِنْ كَانَتِ الرَّعِيَّةُ فِي أَعْمَالِهَا بَرَّةً تَقِيَّةً ؛ وَلَأَعْفُوَنَّ عَنْ كُلِّ رَعِيَّةٍ فِي الْإِسْلَامِ دَانَتْ بِوِلَايَةِ كُلِّ إِمَامٍ عَادِلٍ مِنَ اللهِ وَإِنْ كَانَتِ الرَّعِيَّةُ فِي أَنْفُسِهَا ظَالِمَةً مُسِيئَةً .

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خدا کے کلام سے ایسا مفہوم ہوتا ہے کہ جو اسلام میں داخل ہیں ان میں سے

ہر اس رعیت پر عذاب کروں گا جس نے عبادت کی ہو ہر ایسے امام کے تحت و لایت جو ظالم ہو اور اللہ کی طرف سے نہ ہو اگرچہ اس رعیت کے اعمال کتنے ہی نیک اور پرہیزگارانہ ہوں اور بخش دوں گا ہر اس مسلمان کو جو عبادت کریگا اس امام کے تحت جو عادل ہو اور منجانب اللہ ہو اگرچہ اس مسلمان کے اعمال کتنے ہی خراب کیوں نہ ہوں۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي أَنْ يُعَذِّبَ أُمَّةً دَانَتْ بِإِمَامٍ لَيْسَ مِنَ اللهِ وَإِنْ كَانَتْ فِي أَعْمَالِهَا بَرَّةً تَقِيَّةً وَإِنَّ اللهَ لَيَسْتَحْيِي أَنْ يُعَذِّبَ أُمَّةً دَانَتْ بِإِمَامٍ مِنَ اللهِ وَإِنْ كَانَتْ فِي أَعْمَالِهَا ظَالِمَةً مُسِيئَةً .

٥۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نہیں حیا کرتا عذاب دینے سے اس گروہ کے جو عبادت کرے تحت ولایت و محبت امام جابر چاہے اس کے اعمال کتنے ہی نیک ہوں اور حیا کرتا ہے عذاب دینے میں اس گروہ کو جو عبادت کرے امام منصوص من اللہ کی محبت کے ساتھ چاہے اس کے اعمال کیسے ہی خراب ہوں۔

چھیاسیواں باب

جو شخص بغیر معرفت امام منصوص من اللہ مرگیا

((بَابُ)) ٨٦

مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ مِنْ أَئِمَّةِ الْهُدَى

وَهُوَ مِنَ الْبَابِ الْأَوَّلِ [1]

١ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : ابْتَدَأَنَا أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام يَوْماً وَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ فَمِيتَتُهُ مِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ ، فَقُلْتُ : قَالَ ذَلِكَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله ؟ فَقَالَ : إِي وَاللهِ قَدْ قَالَ ، قُلْتُ : فَكُلُّ مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ فَمِيتَتُهُ مِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ ؟! قَالَ : نَعَمْ

١۔ راوی کہتا ہے کہ ایک دن حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اس حالت میں مرگیا کہ اس کا کوئی امام نہ تھا تو وہ کفر کی موت مرا۔ میں نے کہا کیا رسول اللہ نے ایسا فرمایا ہے فرمایا۔ ہاں خدا کی قسم

میں نے کہا، ہر وہ شخص جس کا امام نہ ہو ایسی ہی موت مرے گا فرمایا۔ ہاں۔

٢ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُالْكَرِيمِ بْنُ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله: «مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ، فَمِيتَتُهُ مِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ»، قَالَ: فَقُلْتُ: مِيتَةُ كُفْرٍ؟ قَالَ: مِيتَةُ ضَلَالٍ، قُلْتُ: فَمَنْ مَاتَ الْيَوْمَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ، فَمِيتَتُهُ مِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ؟ فَقَالَ: نَعَمْ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس قول رسول کا مطلب پوچھا۔ جو اس حالت میں مرا کہ اس کا کوئی امام نہ تھا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ میں نے کہا آج کل مرنے والا ایسا ہی ہے۔ فرمایا۔ ہاں۔

٣ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنِ الْفُضَيْلِ، عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ مَاتَ لَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ، مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: جَاهِلِيَّةً جَهْلَاءَ، أَوْ جَاهِلِيَّةً لَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ؟ قَالَ جَاهِلِيَّةَ كُفْرٍ وَ نِفَاقٍ وَ ضَلَالٍ.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ کیا جو اس حال میں مرگیا کہ اس نے اپنے امام زمانہ کو نہ پہچانا تو وہ کفر کی موت مرے گا۔ فرمایا، ہاں۔ میں نے کہا، جہالت کی موت یا جاہلیت کی موت، بغیر معرفت امام، فرمایا کفر و نفاق و ضلالت کی موت۔

٤ ـ بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ عَبْدِالْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْحَسَنِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَامِرٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ زَائِدَةَ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: مَنْ دَانَ اللهَ بِغَيْرِ سَمَاعٍ عَنْ صَادِقٍ أَلْزَمَهُ اللهُ الْبَتَّةَ إِلَى الْعَنَاءِ، وَمَنِ ادَّعَى سَمَاعاً مِنْ غَيْرِ الْبَابِ الَّذِي فَتَحَهُ اللهُ فَهُوَ مُشْرِكٌ، وَذَلِكَ الْبَابُ الْمَأْمُونُ عَلَى سِرِّ اللهِ الْمَكْنُونِ.

۴۔ راوی کہتا ہے فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جس نے اللہ کی عبادت کی بغیر امام برحق سے سنتے ہوئے تو اللہ اس کو پکڑے گا ضرور اس کے عناد کی وجہ سے اور جس نے دعویٰ کیا سننے کا بغیر اس دروازہ کے جس کو اللہ نے اس کے لئے کھولا ہے تو وہ مشرک ہے اور یہ دروازہ امین ہے خدا کے چھپے ہوئے رازوں کا۔ (مراد امام)

ستاسیواں باب

اس کے بارے میں جس نے اہلبیت کو پہچانا اور جس نے انکار کیا

((باب)) ۸۷

فِيمَنْ عَرَفَ الْحَقَّ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَمَنْ أَنْكَرَ

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحُسَيْنِ[1] بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَامْرَأَتَهُ وَبَنِيهِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ عَرَفَ هٰذَا الْأَمْرَ مِنْ وُلْدِ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ عليهما السلام لَمْ يَكُنْ كَالنَّاسِ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے سنا امام رضا علیہ السلام سے کہ علی بن عبداللہ بن الحسین بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب (جو بڑے عالم و زاہد اور مقدس تھے) ان کی بی بی اور اولاد اہلِ جنت سے ہیں پھر فرمایا جس نے اولاد علی و فاطمہ کی معرفت حاصل کی وہ عام لوگوں کی طرح نہیں ہے۔

٢ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْوَشَّاءُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْحَلاَّلِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام: أَخْبِرْنِي عَمَّنْ عَانَدَكَ وَلَمْ يَعْرِفْ حَقَّكَ مِنْ وُلْدِ فَاطِمَةَ هُوَ وَسَائِرُ النَّاسِ سَوَاءٌ فِي الْعِقَابِ؟ فَقَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ: عَلَيْهِمْ ضِعْفَا الْعِقَابِ.

۲۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا۔ مجھے بتائیے اولادِ فاطمہ میں سے جو شخص آپ سے عناد رکھتا ہے اور آپ کے حق کا عارف نہیں کیا وہ عذاب میں لوگوں کے برابر ہے فرمایا۔ حضرت علی بن الحسین نے فرمایا اس کو دونا عذاب ہوگا

٣ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمِيثَمِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا رِبْعِيُّ بْنُ عَبْدِاللهِ قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي عَبْدِاللهِ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: اَلْمُنْكِرُ لِهٰذَا الْأَمْرِ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَغَيْرِهِمْ سَوَاءٌ؟ فَقَالَ لِي: لَا تَقُلِ: الْمُنْكِرُ، وَلٰكِنْ قُلْ: اَلْجَاحِدُ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَغَيْرِهِمْ، قَالَ أَبُو الْحَسَنِ: فَتَفَكَّرْتُ [فِيهِ] فَذَكَرْتُ قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي إِخْوَةِ يُوسُفَ: «فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُ مُنْكِرُونَ». (یوسف ۱۲/۵۸)

۳۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ انکار کرنے والا امر امامت کا بنی ہاشم سے ہو یا غیر بنی ہاشم سے کیا عذاب میں برابر ہیں فرمایا منکر (نادانستہ انکار کرنے والا) نہ کہو جاحد (دانستہ انکار کرنے والا) کہو بنی ہاشم وغیر بنی ہاشم ہیں میں نے فکر کی۔ تو یوسفؑ کے بارے میں یہ بات یاد آئی۔ یوسف نے پہچان لیا اور وہ نہ پہچانے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : سَأَلْتُ الرِّضَا عليه السلام قُلْتُ لَهُ: الْجَاحِدُ مِنْكُمْ وَ مِنْ غَيْرِكُمْ سَوَاءٌ ؟ فَقَالَ : الْجَاحِدُ مِنَّا لَهُ ذَنْبَانِ وَالْمُحْسِنُ لَهُ حَسَنَتَانِ.

۴۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کیا امر امامت کا انکار کرنے والا آپ میں سے ہو یا غیر دونوں برابر ہیں فرمایا جو ہم میں سے ہوگا اس منکر کا دوہرا گناہ ہوگا اور جو نیکی کرنے والا ہوگا اس کی نیکیاں دوہری ہوں گی۔

اٹھاسیواں باب

وقت وفات امام لوگوں پر کیا واجب ہے

(بَابُ) ۸۸

مَا يَجِبُ عَلَى النَّاسِ عِنْدَ مُضِيِّ الْإِمَامِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام إِذَا حَدَثَ عَلَى الْإِمَامِ حَدَثٌ ، كَيْفَ يَصْنَعُ النَّاسُ؟ قَالَ: أَيْنَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ» قَالَ : هُمْ فِي عُذْرٍ مَادَامُوا فِي الطَّلَبِ ، وَهٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يَنْتَظِرُونَهُمْ فِي عُذْرٍ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ أَصْحَابُهُمْ

۱۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ جب امام کے مرنے کا وقت آئے تو لوگوں کو کیا کرنا چاہیئے فرمایا۔ خدا فرماتا ہے کیوں نہیں اہل ایمان میں سے کچھ لوگ نکلتے ہیں کہ وہ عقل و دانش (علم فقہ) حاصل کریں اور جب لوٹیں تو اپنی قوم کو ڈرائیں تاکہ وہ گناہوں سے بچیں۔ فرمایا۔ امام نے وہ لوگ معذور رہیں۔ جب تک تلاش میں رہیں اور دوسرا معذور رہے جب تک پہلا گروہ حصول فقہ کے بعد اپنے اصحاب کی طرف نہ لوٹے (مطلب یہ ہے کہ تلاش امام میں بغرض حصول علم مومنوں میں سے کچھ لوگوں کو نکلنا چاہیئے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ

عليه السلام يَسْمَعُ كَلامَنَا، فَقَالَ لَنَا : فِي أَيِّ شَيْءٍ أَنْتُم؟ هَيْهَاتَ، هَيْهَاتَ!! لاَوَاللهِ لاَيَكُونُ مَا تَمُدُّونَ إِلَيْهِ أَعْيُنَكُمْ حَتَّى تُغَرْبَلُوا، لاَوَاللهِ لاَيَكُونُ مَاتَمُدُّونَ إِلَيْهِ أَعْيُنَكُمْ حَتَّى تُمَحَّصُوا، لاَوَاللهِ لاَيَكُونُ مَا تَمُدُّونَ إِلَيْهِ أَعْيُنَكُمْ حَتَّى تُمَيَّزُوا، لاَوَاللهِ مَايَكُونُ مَا تَمُدُّونَ إِلَيْهِ أَعْيُنَكُمْ إِلَّا بَعْدَ إِيَاسٍ، لاَ وَاللهِ لاَيَكُونُ مَا تَمُدُّونَ إِلَيْهِ أَعْيُنَكُمْ حَتَّى يَشْقَى مَنْ يَشْقَى وَيَسْعَدَ مَنْ يَسْعَدُ.

۶۔ راوی کہتا ہے میں اور حارث مغیرہ دونوں اپنے اصحاب کے درمیان بیٹھے بات چیت کر رہے تھے اور امام جعفر صادق علیہ السلام ہمارا کلام سن رہے تھے۔ فرمایا تم کیا گفتگو کر رہے ہو وہ تمہارے خیال سے دور ہے جس امر کی طرف تمہاری آنکھیں لگی ہوئی ہیں یہ نہ ہوگا جب تک کہ کھرا کھوٹے سے جدا نہ ہو جائے اور خدا کی قسم یہ نہ ہوگا اس وقت تک شقی اور سعید جدا نہ ہو جائیں۔

تراسیواں باب

معرفت امام میں تقدم و تاخر سے نقصان نہیں

(بَابُ) ۸۳

أَنَّهُ مَنْ عَرَفَ إِمَامَهُ لَمْ يَضُرَّهُ تَقَدَّمَ هٰذَا الْأَمْرُ أَوْ تَأَخَّرَ

۱ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِبْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ : قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام : اعْرِفْ إِمَامَكَ، فَإِنَّكَ إِذَا عَرَفْتَهُ لَمْ يَضُرَّكَ، تَقَدَّمَ هٰذَا الْأَمْرُ أَوْتَأَخَّرَ

۱۔ زرارہ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ امام کو پہچان۔ جب تو نے پہچان لیا تو تقدم و تاخر کوئی نقصان نہ دے گا۔

۲ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : «يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ» فَقَالَ: يَافُضَيْلُ! اعْرِفْ إِمَامَكَ، فَإِنَّكَ إِذَا عَرَفْتَ إِمَامَكَ لَمْ يَضُرَّكَ ، تَقَدَّمَ هٰذَا الْأَمْرُ أَوْ تَأَخَّرَ، وَمَنْ عَرَفَ إِمَامَهُ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ صَاحِبُ هٰذَا الْأَمْرِ، كَانَ بِمَنْزِلَةِ مَنْ كَانَ قَاعِداً فِي عَسْكَرِهِ، لاَبَلْ بِمَنْزِلَةِ مَنْ قَعَدَ تَحْتَ لِوَائِهِ، قَالَ: وَ قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ: بِمَنْزِلَةِ مَنْ

اسرائیل ۱۷/۷۱

اسْتُشْهِدَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

۲۔ فضیل نے آیہ یوم ندعو کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا۔ فرمایا۔ اے فضیل اپنے امام کو پہچانو جب تم نے پہچان لیا تو اس معرفت میں تقدم و تاخر کوئی نقصان نہ دے گا اور جس نے امام کو پہچان لیا اور مر گیا اس کے قبل کہ اپنے صاحب امر کے پاس جائے تو اس کا مرتبہ وہی ہوگا جو امام کے لشکر میں ہونے والے کا ہے بلکہ اس کا سا جو ہوا امام کے نیچے ہو اور بعض اصحاب نے کہا ہے بلکہ اس کی سی منزلت حاصل ہوگی جو رسول اللہ کے ساتھ معرکہ میں شریک ہوئے۔

٣ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام جُعِلْتُ فِدَاكَ مَتَى الْفَرَجُ؟ فَقَالَ: يَا أَبَا بَصِيرٍ! وَ أَنْتَ مِمَّنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا، مَنْ عَرَفَ هٰذَا الْأَمْرَ فَقَدْ فُرِّجَ عَنْهُ لِانْتِظَارِهِ.

۳۔ ابو بصیر سے مروی ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہوں کشادگی و امن (وقت ظہور حضرت حجت) کا وہ کب آئے گا۔ فرمایا۔ اے ابو بصیر! کیا تم بھی ان لوگوں میں سے ہو جو طالب دنیا ہیں جس نے معرفت امام حاصل کر لی تو اس کو امام کے خروج کے انتظار میں خوشی و معرفت حاصل ہوتی ہے۔

٤ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ: سَأَلَ أَبُو بَصِيرٍ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام وَ أَنَا أَسْمَعُ، فَقَالَ: تَرَانِي أُدْرِكُ الْقَائِمَ عليه السلام؟ فَقَالَ: يَا أَبَا بَصِيرٍ! أَلَسْتَ تَعْرِفُ إِمَامَكَ؟ فَقَالَ: إِي وَاللهِ وَ أَنْتَ هُوَ ـ وَ تَنَاوَلَ يَدَهُ ـ فَقَالَ: وَاللهِ مَا تُبَالِي يَا أَبَا بَصِيرٍ! أَلَّا تَكُونَ مُحْتَبِياً بِسَيْفِكَ فِي ظِلِّ رُوَاقِ الْقَائِمِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ.

۴۔ ابو بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا۔ درآنحالیکہ میں سن رہا تھا (بیان راوی) آیا آپ کے خیال میں قائم آل محمد کو پا لوں گا۔ فرمایا۔ اے ابو بصیر! کیا تم اپنے امام کو نہیں پہچانتے۔ انھوں نے کہا کہ خدا کی قسم وہ آپ ہیں اور امام کا ہاتھ پکڑ لیا۔ فرمایا۔ اے ابو بصیر ثواب میں کوئی فرق نہیں۔ اگر تم تلوار حمائل کئے ایوان قائم کے سایہ میں ہو (یا اب کہ میری خدمت میں ہو۔)

٥ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ فَمِيتَتُهُ مِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ وَ مَنْ مَاتَ وَ هُوَ عَارِفٌ لِإِمَامِهِ، لَمْ يَضُرَّهُ تَقَدَّمَ هٰذَا الْأَمْرُ أَوْ تَأَخَّرَ وَمَنْ مَاتَ وَهُوَ عَارِفٌ لِإِمَامِهِ، كَانَ كَمَنْ هُوَ مَعَ الْقَائِمِ فِي فُسْطَاطِهِ.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ جو اس حالت میں مرگیا کہ اس کا کوئی امام نہیں، وہ کفر کی موت مرا۔ اور جو اس حالت میں مرا کہ اس نے اپنے امام کو نہ پہچانا تو تقدم و تاخر اس کے لئے مضر نہیں اور جو اس حال میں کہ وہ اپنے امام کا عارف تھا تو وہ اس کے برابر ہے جو قائم آل محمد کے خیمہ میں ہو۔

٦ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَلَوِيُّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ عَبْدِالْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْحَسَنِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْعُرَنِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَا ضَرَّ مَنْ مَاتَ مُنْتَظِراً لِأَمْرِنَا أَلَّا يَمُوتَ فِي وَسَطِ فُسْطَاطِ الْمَهْدِيِّ وَعَسْكَرِهِ.

٦۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جو کوئی ہمارے امر کے انتظار میں مرجائے اس کے لئے کوئی نقصان رساں بات نہیں اگر وہ نہ مرے خیمہ امام مہدی میں یا ان کے لشکر میں رہ کر۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عُمَرَ ابْنِ أَبَانٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: اعْرِفِ الْعَلَامَةَ، فَإِذَا عَرَفْتَهُ لَمْ يَضُرَّكَ تَقَدَّمَ هٰذَا الْأَمْرُ أَوْ تَأَخَّرَ؛ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ» فَمَنْ عَرَفَ إِمَامَهُ كَانَ كَمَنْ كَانَ فِي فُسْطَاطِ الْمُنْتَظَرِ.

بنی اسرائیل ۱۷/۷۱

٧۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے علامت امام کو پہچانو، جب پہچان لیا تو تقدم و تاخر میں کوئی نقصان نہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے روز قیامت ہم ہر گروہ کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔ جس نے اپنے امام کو پہچان لیا وہ اس کی طرح ہے جو امام منتظر کے خیمہ میں ہو۔

چوراسیواں باب

نااہل کا دعوےٰ امامت کل آئمہ یا بعض کا منکر اور جو نااہل میں امامت ثابت کرے

(بَابٌ) ۸۴

مَنِ ادَّعَى الْإِمَامَةَ وَلَيْسَ لَهَا بِأَهْلٍ وَمَنْ جَحَدَ الْأَئِمَّةَ أَوْ بَعْضَهُمْ وَمَنْ أَثْبَتَ الْإِمَامَةَ لِمَنْ لَيْسَ لَهَا بِأَهْلٍ

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي سَلَّامٍ، عَنْ سَوْرَةَ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ

أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ: قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: « وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللهِ وُجُوهُهُمْ مُسْوَدَّةٌ »؟ قَالَ: مَنْ قَالَ: إِنِّي إِمَامٌ وَلَيْسَ بِإِمَامٍ، قَالَ: قُلْتُ: وَإِنْ كَانَ عَلَوِيّاً؟ قَالَ: وَإِنْ كَانَ عَلَوِيّاً. قُلْتُ: وَ إِنْ كَانَ مِنْ وُلْدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام؟ قَالَ: وَإِنْ كَانَ.

(الزمر ۳۹/۶۰)

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ کیا مطلب ہے اس آیت کا۔ اور روز قیامت تم دیکھو گے ان لوگوں کو جنھوں نے اللہ پر جھوٹ بولا کہ ان کے چہرے کالے ہوں گے۔ فرمایا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جو کہے میں امام ہوں حالانکہ وہ امام نہیں ہے۔ میں نے کہا چاہے وہ علوی ہو۔ فرمایا ہاں چاہے وہ علوی ہو میں نے کہا چاہے وہ علی علیہ السلام کا بیٹا ہو۔ فرمایا ہاں چاہے وہ ایسا ہی ہو۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبَانٍ، عَنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنِ ادَّعَى الْإِمَامَةَ وَ لَيْسَ مِنْ أَهْلِهَا فَهُوَ كَافِرٌ.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے دعوئ امامت کیا، درآنحالیکہ وہ اس کے اہل سے نہیں تو وہ کافر ہے۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: جُعِلْتُ فِدَاكَ « وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللهِ »، قَالَ: كُلُّ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ إِمَامٌ وَ لَيْسَ بِإِمَامٍ، قُلْتُ: وَ إِنْ كَانَ فَاطِمِيّاً عَلَوِيّاً؟ قَالَ وَ إِنْ كَانَ فَاطِمِيّاً عَلَوِيّاً.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کا مطلب پوچھا۔ روز قیامت تم دیکھو گے ان لوگوں کو جنھوں نے اللہ پر جھوٹ بولا۔ الخ۔ فرمایا اس سے مراد وہ شخص ہے جو اپنے کو امام سمجھے۔ درآنحالیکہ وہ امام نہیں۔ میں نے کہا اگرچہ وہ فاطمی و علوی ہو۔ فرمایا ہاں، فرمایا ہاں چاہے وہ فاطمی و علوی ہی کیوں نہ ہو۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ دَاوُدَ الْحَمَّارِ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: مَنِ ادَّعَى إِمَامَةً مِنَ اللهِ لَيْسَتْ لَهُ، وَمَنْ جَحَدَ إِمَاماً مِنَ اللهِ، وَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيباً.

۴۔ فرمایا۔ صادق آل محمد نے تین شخصوں سے روز قیامت خدا کلام نہ کرے گا اور نہ ان کا تزکیہ کریگا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا اوّل وہ کہ جس نے دعویٰ امامت کیا حالانکہ وہ خدا کی طرف سے امام نہیں، دوسرے جس نے امام منصوص من اللہ سے انکار کیا تیسرے وہ جس نے ان دونوں کے لئے آخرت میں کوئی حصّہ قرار دیا۔

٥۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ، عَنْ يَحْيَى أَخِي أُدَيْمٍ، عَنِ الْوَلِيدِ ابْنِ صَبِيحٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ لَا يَدَّعِيهِ غَيْرُ صَاحِبِهِ إِلَّا تَبَرَ اللهُ عُمْرَهُ.

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو نااہل امر امامت کا دعویٰ کرے گا خدا اس کی عمر کو اس دنیا میں وبال بنا دے گا۔

٦۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ أَشْرَكَ مَعَ إِمَامٍ إِمَامَتُهُ مِنْ عِنْدِاللهِ مَنْ لَيْسَتْ إِمَامَتُهُ مِنَ اللهِ، كَانَ مُشْرِكاً بِاللهِ.

٦۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جس نے اپنے کو امام منصوص من اللہ کا شریک قرار دیا۔ درآنحالیکہ خدا کی طرف سے اس کے لئے امامت نہیں تو اس نے اپنے آپ کو خدا کا شریک قرار دیا۔

٧۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: رَجُلٌ قَالَ لِي: اعْرِفِ الْآخِرَ مِنَ الْأَئِمَّةِ وَلَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَعْرِفَ الْأَوَّلَ، قَالَ: فَقَالَ: لَعَنَ اللهُ هٰذَا فَإِنِّي أُبْغِضُهُ وَلَا أَعْرِفُهُ وَهَلْ عُرِفَ الْآخِرُ إِلَّا بِالْأَوَّلِ.

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ ایک شخص نے مجھ سے کہا۔ آئمہ میں سے آخر والے کی معرفت حاصل کرلو اوّل والے کی معرفت حاصل کرنا۔ نقصان نہ دے گا حضرت نے کہا۔ خدا کی لعنت ہو اس پر، میں اس سے دشمنی رکھتا ہوں اور اس کو نہیں پہچانتا۔ کیا وہ بغیر اوّل کی معرفت کے آخر والے کی معرفت حاصل کرسکتا ہے۔

٨۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ قَالَ: سَأَلْتُ الشَّيْخَ(1) عَنِ الْأَئِمَّةِ عليهم السلام، قَالَ: مَنْ أَنْكَرَ وَاحِداً مِنَ الْأَحْيَاءِ فَقَدْ أَنْكَرَ الْأَمْوَاتَ.

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا آئمہ علیہم السلام کے متعلق فرمایا جس نے زندہ اماموں میں سے ایک کا بھی انکار کیا۔ اس نے سب مرے ہوؤں سے انکار کیا۔

۹ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ؛ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي وَهْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ «وَ إِذَافَعَلُوا فَاحِشَةً قَالُوا: وَجَدْنَا عَلَيْهَا آبَاءَنَا وَاللهُ أَمَرَنَا بِهَا قُلْ إِنَّ اللهَ لَايَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ، أَتَقُولُونَ عَلَى اللهِ مَالَا تَعْلَمُونَ» قَالَ: فَقَالَ: هَلْ رَأَيْتَ أَحَداً زَعَمَ أَنَّ اللهَ أَمَرَ بِالزِّنَاءِ وَ شُرْبِ الْخَمْرِ أَوْشَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْمَحَارِمِ؟ فَقُلْتُ: لَا، فَقَالَ: مَاهٰذِهِ الْفَاحِشَةُ الَّتِي يَدَّعُونَ أَنَّ اللهَ أَمَرَهُمْ بِهَا؟ قُلْتُ: اَللهُ أَعْلَمُ وَ وَلِيُّهُ؛ قَالَ: فَإِنَّ هٰذَا فِي أَئِمَّةِ الْجَوْرِ، ادَّعَوْا أَنَّ اللهَ أَمَرَهُمْ بِالْائْتِمَامِ بِقَوْمٍ لَمْ يَأْمُرْهُمُ اللهُ بِالْائْتِمَامِ بِهِمْ؛ فَرَدَّ اللهُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَخْبَرَ أَنَّهُمْ قَدْقَالُوا عَلَيْهِ الْكَذِبَ وَسَمَّى ذٰلِكَ مِنْهُمْ فَاحِشَةً.

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس آیت کے معنے پوچھے، جب انھوں نے بدکاری کی۔ تو کہا ہم نے اپنے آباکو اسی پر پایا ہے۔ خدا نے ان کو اس کا حکم دیا تھا۔ اے رسولؐ ان سے کہو۔ اللہ تعالیٰ بدکاریوں کا حکم نہیں دیتا کیا تم اللہ کے متعلق وہ کہتے ہو جو تم نہیں جانتے۔ حضرت نے فرمایا۔ کیا تم نے کسی کو یہ گمان کرتے سنا ہے کہ اللہ نے زنا، شراب خوری یا اس قسم کے دیگر محرمات کا حکم دیا ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا۔ پھر یہ فاحشہ (بُرائی) کیا ہے جس کا اللہ نے ان کو حکم دیا ہے میں نے کہا اللہ اور اس کا ولی بہتر جانتا ہے فرمایا یہ ان آئمہ جور سے متعلق ہے جنھوں نے دعویٰ کیا کہ خدا نے ان کو ایک قوم کا امام بنایا ہے خدا نے اس کی تردید کی ہے اور بتایا کہ وہ جھوٹے ہیں اسی کا نام فاحشہ ہے۔

۱۰ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا؛ عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ؛ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ؛ عَنْ أَبِي وَهْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مَنْصُورٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْداً صَالِحاً عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ: «قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ» قَالَ: فَقَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ لَهُ ظَهْرٌ وَ بَطْنٌ؛ فَجَمِيعُ مَا حَرَّمَ اللهُ فِي الْقُرْآنِ هُوَ الظَّاهِرُ؛ وَالْبَاطِنُ مِنْ ذٰلِكَ أَئِمَّةُ الْجَوْرِ وَ جَمِيعُ مَا أَحَلَّ اللهُ تَعَالَى فِي الْكِتَابِ هُوَ الظَّاهِرُ، وَالْبَاطِنُ مِنْ ذٰلِكَ أَئِمَّةُ الْحَقِّ

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا اس آیت کے متعلق، میرے رب نے ظاہری اور باطنی تمام فواحش کو حرام کر دیا۔ حضرت نے فرمایا۔ قرآن میں ظاہر و باطن دو چیزیں، قرآن میں وہ تمام چیزیں جو حرام کی گئی ہیں ظاہری صورت میں ہیں اور باطن میں مراد آئمہ جور ہیں اور جن چیزوں کے حلال ہونے کا ذکر قرآن میں ہے وہ ظاہری صورت ہے باطن میں سے مراد آئمہ حق ہیں۔

توضیح:۔ مراد یہ ہے کہ زنا، شراب و قمار وغیرہ کے ضمن میں نہی کی گئی ہے آئمہ جور کی پیروی سے۔ کیونکہ

ان کا اتباع کرکے ان چیزوں سے اجتناب کوئی فائدہ نہ دیگا اور جن کو خدا نے اپنی کتاب میں حلال کیا ہے بظاہر قرآن ہے اور باطن اس کا پیروی آئمہ برحق ہے کہ بغیر ان کی پیروی کے امور حلال کا اکتساب کرنا مفید نہیں۔

١١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللهِ أَنْدَاداً يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللهِ» قَالَ : هُمْ وَاللهِ أَوْلِيَاءُ فُلَانٍ وَفُلَانٍ، اتَّخَذُوهُمْ أَئِمَّةً دُونَ الْإِمَامِ الَّذِي جَعَلَهُ اللهُ لِلنَّاسِ إِمَاماً ، فَلِذَلِكَ قَالَ : «وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعاً وَأَنَّ اللهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ ۝ إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّؤُوا مِنَّا كَذَلِكَ يُرِيهِمُ اللهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ» ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : هُمْ وَاللهِ يَا جَابِرُ ، أَئِمَّةُ الظَّلَمَةِ وَأَشْيَاعُهُمْ .

بقرہ ۱۶۶-۱۶۵

١١- امام محمد باقر علیہ السلام سے راوی نے پوچھا کہ اس آیت سے کیا مراد ہے کچھ لوگ ایسے ہیں جو لوگوں کو اللہ کا شریک قرار دیتے ہیں اور ان سے ایسی ہی شدید محبت رکھتے ہیں جیسی اللہ سے رکھنی چاہیئے تو حضرت نے فرمایا۔ خدا کی قسم انھوں نے ایسے لوگوں کو امام بنایا جو ان کے علاوہ ہیں جن کو خدا نے لوگوں کا امام بنایا ہے اسی لئے خدا نے کہا ہے، اگر تم دیکھو ان لوگوں کو جنھوں نے ظلم کیا کہ وہ مبتلائے عذاب الہٰی ہیں۔ قوت تو تمام اللہ ہی کے لئے ہے اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے جب بیزاری کا اظہار کریں گے وہ لوگ جن کا اتباع کیا گیا تھا ان سے جو اتباع کرنے والے تھے اور وہ عذاب دیکھیں گے اور مدد کے اسباب قطع ہو جائیں گے اور پیروی کرنے والے کہیں گے اگر ہم پھر دنیا کی طرف لوٹا دیئے جائیں تو ہم ان سے اسی طرح بیزار ہوں گے جیسے یہ ہم سے ہوئے۔ اسی طرح اللہ ان کو حسرت میں رکھے گا اور وہ جہنم سے نکلنے والے نہیں۔ امام علیہ السلام نے فرمایا۔ اے جابر یہ ظالم آئمہ اور ان کے تابعین ہیں۔

١٢ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمُسْتَرِقِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ : مَنِ ادَّعَى إِمَامَةً مِنَ اللهِ لَيْسَتْ لَهُ، وَمَنْ جَحَدَ إِمَاماً مِنَ اللهِ، وَمَنْ زَعَمَ أَنَّ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيباً .

١٢- راوی کہتا ہے۔ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کو کہتے سنا کہ تین آدمیوں کی طرف خدا روز قیامت نظر نہ

کرے گا اور نہ گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے اوّل وہ جس نے دعوئے امامت کیا اور کہا کہ وہ خدا کی طرف سے ہے دوسرے وہ جس نے امام منصوص من اللہ سے انکار کیا تیسرے جس نے دعوے کیا کہ ان دو لوں کے لئے اسلام میں حصہ ہے۔

پچاسیواں باب

اس کے بارے میں جس نے بغیر امام منصوص من اللہ عبادت خدا کی

(باب) ۸۵

فيمَنْ دانَ اللهَ عَزَّوَجَلَّ بِغَيْرِ إمامٍ مِنَ اللهِ جَلَّ جَلالُهُ

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، [عَنْ] ابْنِ أَبي نَصْرٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام في قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَواهُ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللهِ» قالَ : يَعْني مَنِ اتَّخَذَ دينَهُ رَأْيَهُ ،بِغَيْرِ إمامٍ مِنْ أَئِمَّةِ الْهُدى.

قصص ۲۸/۵۰

۱۔ راوی کہتا ہے امام رضا علیہ السلام نے فرمایا آیہ اس سے زیادہ کون گمراہ ہوگا جو اللہ کی ہدایت کے بغیر اپنی خواہش کی پیروی کرے فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ اپنا دین اپنی رائے سے بنالے۔ بغیر منصوص من اللہ آئمہ کی ہدایت کے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ صَفْوانَ بْنِ يَحْيى ، عَنِ الْعَلاءِ بْنِ رَزينٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قالَ : سَمِعْتُ أَبا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : كُلُّ مَنْ دانَ اللهَ بِعِبادَةٍ يَجْهَدُ فيها نَفْسَهُ وَلا إمامَ لَهُ مِنَ اللهِ فَسَعْيُهُ غَيْرُ مَقْبُولٍ . وَهُوَ ضالٌّ مُتَحَيِّرٌ وَاللهُ شانِئٌ لِأَعْمالِهِ وَمَثَلُهُ كَمَثَلِ شاةٍ ضَلَّتْ عَنْ راعيها وَ قَطيعِها ، فَهَجَمَتْ ذاهِبَةً وَجائِيَةً يَوْمَها، فَلَمّا جَنَّهَا اللَّيْلُ بَصُرَتْ بِقَطيعٍ مِنْ غَيْرِ راعيها فَحَنَّتْ إِلَيْها وَاغْتَرَّتْ بِها ، فَباتَتْ مَعَها في رَبْضَتِها فَلَمّا أَنْ ساقَ الرّاعي قَطيعَهُ أَنْكَرَتْ راعيها وَ قَطيعَها ، فَهَجَمَتْ مُتَحَيِّرَةً تَطْلُبُ راعِيَها وَ قَطيعَها ، فَبَصُرَتْ بِغَنَمٍ مَعَ راعيها ، فَحَنَّتْ إِلَيْها وَاغْتَرَّتْ بِها، فَصاحَ بِهَا الرّاعي: الْحَقي بِراعيكِ وَقَطيعِكِ . فَإِنَّكِ تائِهَةٌ مُتَحَيِّرَةٌ عَنْ راعيكِ وَقَطيعِكِ ، فَهَجَمَتْ ذَعِرَةً مُتَحَيِّرَةً نادَّةً لا راعِيَ لَها يُرْشِدُها إِلى مَرْعاها أَوْ يَرُدُّها . فَبَيْنا هِيَ كَذلِكَ إِذَا اغْتَنَمَ الذِّئْبُ ضَيْعَتَها فَأَكَلَها؛ وَ كَذلِكَ وَاللهِ يا مُحَمَّدُ ! مَنْ أَصْبَحَ مِنْ هذِهِ الْأُمَّةِ لا إمامَ لَهُ مِنَ اللهِ جَلَّ

وَعَزَّ ظَاهِراً عَادِلاً أَصْبَحَ ضَالاًّ تَائِهاً وَإِنْ مَاتَ عَلَىٰ هٰذِهِ الْحَالِ مَاتَ مِيتَةَ كُفْرٍ وَنِفَاقٍ . وَاعْلَمْ يَا مُحَمَّدُ أَنَّ أَئِمَّةَ الْجَوْرِ وَأَتْبَاعَهُمْ لَمَعْزُولُونَ عَنْ دِينِ اللهِ، قَدْضَلُّوا وَأَضَلُّوا ، فَأَعْمَالُهُمُ الَّتِي يَعْمَلُونَهَا كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ ، لَا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا عَلَىٰ شَيْءٍ، ذٰلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جو شخص بغیر منصوص من اللہ امام کے عبادت خدا کرتا ہے اور اپنے نفس کو تعب میں ڈالتا ہے اس کی کوشش غیر مقبول ہے اور گمراہ اور متحیر ہے۔ خدا اس کے اعمال کا دشمن ہے اس کی مثال اس بکری کی سی ہے جو اپنے چرواہے اور گلے سے الگ ہو گئی ہو اور دن بھر سرگرداں و پریشان پھری ہو جب رات آئی تو اس نے ایک گلہ کو ایک دوسرے چرواہے کے ساتھ دیکھا وہ اس گلہ کے ساتھ ہو گئی دھوکہ سے یہ سمجھ کر کہ یہ اس کا گلہ ہے رات کو انہی کے ساتھ تھان پر رہی صبح کو جب چرواہا اپنے گلہ کو لے کر چلا تو اس نے اس کو اپنے گلہ سے الگ کر دیا۔ اب وہ حیران ہو کر اپنے گلہ کو ڈھونڈنے لگی اس نے ایک بکری کو اس کے چرواہے کے ساتھ دیکھا وہ اس کی طرف مڑی اور اس نے دھوکا کھایا۔ چرواہا چیخا کر اپنے چرواہے اور گلے کے پاس جا۔ تو اپنے چرواہے اور گلے سے الگ ہو کر حیران و سرگرداں ہے اب وہ پریشان و خوفزدہ تھی۔ کہاں تھا اس کا چرواہا۔ کہ اسے چراگاہ لے جائے یا اس کے مقام تک پہنچائے۔ اسی اثنا میں ایک بھیڑیئے نے اس پر حملہ کر دیا اور اسے چیر پھاڑ ڈالا۔ واللہ۔ اسی طرح اے محمد، اس امت میں وہ شخص ہے۔ جس کا خدا کی طرف سے کوئی امام نہ ہو۔ جو ظاہر و عادل ہو تو وہ گمراہ اور حیران و پریشان رہیگا اور اگر اس حالت میں مر جائے گا تو کفر و نفاق کی موت مرے گا اے محمد (نام راوی) آئمہ جور اور ان کے تابعین، دین الٰہی سے الگ ہیں۔ وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔ جو عمل وہ کرتے ہیں وہ اس راکھ کی مانند ہے جسے تیز آندھی کا جھونکا اڑا کر لے جائے وہ جو کچھ کر چکے۔ اب ان اعمال میں سے کسی پر ان کا قابو نہیں اور یہ سب سے بڑی گمراہی ہے۔

۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنِّي أُخَالِطُ النَّاسَ فَيَكْثُرُ عَجَبِي مِنْ أَقْوَامٍ لَا يَتَوَلَّوْنَكُمْ يَتَوَلَّوْنَ فُلَاناً وَ فُلَاناً ، لَهُمْ أَمَانَةٌ وَصِدْقٌ وَوَفَاءٌ ، وَأَقْوَامٍ يَتَوَلَّوْنَكُمْ، لَيْسَ لَهُمْ تِلْكَ الْأَمَانَةُ وَلَا الْوَفَاءُ وَالصِّدْقُ؟ قَالَ: فَاسْتَوَىٰ أَبُوعَبْدِاللهِ عليه السلام جَالِساً فَأَقْبَلَ عَلَيَّ كَالْغَضْبَانِ ، ثُمَّ قَالَ : لَا دِينَ لِمَنْ دَانَ اللهَ بِوَلَايَةِ إِمَامٍ جَائِرٍ لَيْسَ مِنَ اللهِ وَلَا عَتْبَ عَلَىٰ مَنْ دَانَ بِوِلَايَةِ إِمَامٍ عَادِلٍ مِنَ اللهِ . قُلْتُ : لَا دِينَ لِأُولٰئِكَ وَلَا عَتْبَ عَلَىٰ هٰؤُلَاءِ ؟! قَالَ: نَعَمْ لَا دِينَ لِأُولٰئِكَ وَلَا عَتْبَ عَلَىٰ هٰؤُلَاءِ،

ثُمَّ قَالَ : أَلَا تَسْمَعُ لِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «اللهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ» يَعْنِي [مِنْ] ظُلُمَاتِ الذُّنُوبِ إِلَى نُورِ التَّوْبَةِ وَالْمَغْفِرَةِ لِوِلَايَتِهِمْ كُلَّ إِمَامٍ عَادِلٍ مِنَ اللهِ وَ قَالَ : «وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ» إِنَّمَا عَنَى بِهٰذَا أَنَّهُمْ كَانُوا عَلَى نُورِ الْإِسْلَامِ فَلَمَّا أَنْ تَوَلَّوْا كُلَّ إِمَامٍ جَائِرٍ لَيْسَ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ خَرَجُوا بِوِلَايَتِهِمْ [إِيَّاهُ] مِنْ نُورِ الْإِسْلَامِ إِلَى ظُلُمَاتِ الْكُفْرِ ، فَأَوْجَبَ اللهُ لَهُمُ النَّارَ مَعَ الْكُفَّارِ ، فَأُولٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ .

۳۔ ابی لیعفور سے مروی ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ میں لوگوں سے ملتا رہتا ہوں پس مجھے بڑا تعجب ہوا ان لوگوں پر جو آپ کو دوست نہیں رکھتے۔ بلکہ فلاں فلاں کو دوست رکھتے ہیں لیکن ان میں امانت ہے صداقت ہے اور وفا ہے برخلاف اس کے آپ کے دوستوں کو دیکھتا ہوں کہ نہ ان میں امانت ہے اور نہ وفا وصدق، یہ سن کر امام علیہ السلام اٹھ کر بیٹھ گئے اور میری طرف خشمناک ہو کر آئے اور فرمایا نہیں ہے کوئی دین اس کا جو قرب خدا حاصل کرنا چاہے ولایت امام جابر کے ساتھ اور نہیں ہے عتاب و عذاب اس کے لئے جو قربت ایزدی حاصل کرے منصوص من اللہ امام عادل کی ولایت سے میں نے کہا کیا اُن کے لئے دین اور ان کے لئے عتاب نہیں۔ فرمایا۔ ہاں ان کے لئے دین اور ان کے لئے عتاب نہیں۔

پھر فرمایا کیا تم نے خدا کا یہ قول نہیں سُنا۔ اللہ ان کا ولی ہے جو ایمان لائے ہیں وہ ان کو نکالتا ہے تاریکیوں سے نور کی طرف (یعنی گناہوں کی تاریکیوں سے توبہ اور مغفرت کے نور کی طرف، بہ سبب ان کی محبت کے، ہر امام عادل سے جو منجانب اللہ ہو) اور پھر فرمایا۔ جو لوگ کافر ہیں ان کے لئے اولیاء شیاطین ہیں جو ان کو نور سے ظلمات کی طرف لے جاتے ہیں (مراد یہ ہے کہ وہ تھے نور اسلام میں لیکن چونکہ انھوں نے ایسے امام ظالم کو دوست رکھا جو اللہ کی طرف سے نہیں ہے تو ان کی محبت کی بنا پر وہ نور اسلام سے نکل کر ظلمت کفر میں آگئے پس خدا نے واجب کر دیا دوزخ کو ان پر کفار کے ساتھ پس وہ جہنمی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

٤ ـ وَعَنْهُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ حَبِيبٍ السَّجِسْتَانِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : لَأُعَذِّبَنَّ كُلَّ رَعِيَّةٍ فِي الْإِسْلَامِ دَانَتْ بِوِلَايَةِ كُلِّ إِمَامٍ جَائِرٍ لَيْسَ مِنَ اللهِ وَإِنْ كَانَتِ الرَّعِيَّةُ فِي أَعْمَالِهَا بَرَّةً تَقِيَّةً ؛ وَلَأَعْفُوَنَّ عَنْ كُلِّ رَعِيَّةٍ فِي الْإِسْلَامِ دَانَتْ بِوِلَايَةِ كُلِّ إِمَامٍ عَادِلٍ مِنَ اللهِ وَإِنْ كَانَتِ الرَّعِيَّةُ فِي أَنْفُسِهَا ظَالِمَةً مُسِيئَةً .

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خدا کے کلام سے ایسا مفہوم ہوتا ہے کہ جو اسلام میں داخل ہیں ان میں سے

ہر اس رعیت پر عذاب کروں گا جس نے عبادت کی ہو ہر ایسے امام کے تحت ولایت جو ظالم ہوا ور اللہ کی طرف سے نہ ہو اگرچہ اس رعیت کے اعمال کتنے ہی نیک اور پرہیزگارانہ ہوں اور بخش دوں گا ہر اس مسلمان کو جو عبادت کریگا اس امام کے تحت جو عادل ہو اور منجانب اللہ ہو اگرچہ اس مسلمان کے اعمال کتنے ہی خراب کیوں نہ ہوں۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَفْوانَ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ: إِنَّ اللهَ لَايَسْتَحْيِي أَنْ يُعَذِّبَ اُمَّةً دَانَتْ بِإِمَامٍ لَيْسَ مِنَ اللهِ وَإِنْ كَانَتْ فِي أَعْمَالِهَا بَرَّةً تَقِيَّةً وَإِنَّ اللهَ لَيَسْتَحْيِي أَنْ يُعَذِّبَ اُمَّةً دَانَتْ بِإِمَامٍ مِنَ اللهِ وَإِنْ كَانَتْ فِي أَعْمَالِهَا ظَالِمَةً مُسِيئَةً.

٥۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نہیں حیا کرتا عذاب دینے سے اس گروہ کے جو عبادت کرے تحت ولایت و محبت امام جابر چاہے اس کے اعمال کتنے ہی نیک ہوں اور حیا کرتا ہے عذاب دینے میں اس گروہ کو جو عبادت کرے امام منصوص من اللہ کی محبت کے ساتھ چاہے اس کے اعمال کیسے ہی خراب ہوں۔

چھیاسیواں باب

جو شخص بغیر معرفت امام منصوص من اللہ مر گیا

(بَابُ) ٨٦

مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ مِنْ أَئِمَّةِ الْهُدَىٰ

وَهُوَ مِنَ الْبَابِ الْأَوَّلِ[1]

١ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ، عَنِ ابْنِ اُذَيْنَةَ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: ابْتَدَأَنَا أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام يَوْماً وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ فَمِيتَتُهُ مِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ، فَقُلْتُ: قَالَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله؟ فَقَالَ: إِي وَاللهِ قَدْ قَالَ، قُلْتُ: فَكُلُّ مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ فَمِيتَتُهُ مِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ؟! قَالَ: نَعَمْ

١۔ راوی کہتا ہے کہ ایک دن حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اس حالت میں مر گیا کہ اس کا کوئی امام نہ تھا تو وہ کفر کی موت مرا۔ میں نے کہا کیا رسول اللہ نے ایسا فرمایا ہے فرمایا۔ ہاں خدا کی قسم

میں نے کہا ہر وہ شخص جس کا امام نہ ہو ایسی ہی موت مرے گا فرمایا۔ ہاں۔

٢ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشّاءِ قالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُالْكَرِيمِ بْنُ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قالَ: سَأَلْتُ أَبا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله: «مَنْ ماتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمامٌ، فَمِيتَتُهُ مِيتَةٌ جاهِلِيَّةٌ»، قالَ: فَقُلْتُ: مِيتَةُ كُفْرٍ؟ قالَ: مِيتَةُ ضَلالٍ، قُلْتُ: فَمَنْ ماتَ الْيَوْمَ وَلَيْسَ لَهُ إِمامٌ، فَمِيتَتُهُ مِيتَةٌ جاهِلِيَّةٌ؟ فَقالَ: نَعَمْ.

٢۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس قول رسول کا مطلب پوچھا۔ جو اس حالت میں مرا کہ اس کا کوئی امام نہ تھا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ میں نے کہا آج کل مرنے والا ایسا ہی ہے۔ فرمایا۔ ہاں۔

٣ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبّارِ، عَنْ صَفْوانَ، عَنِ الْفُضَيْلِ، عَنِ الْحارِثِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ قالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: قالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ ماتَ لا يَعْرِفُ إِمامَهُ، ماتَ مِيتَةً جاهِلِيَّةً؟ قالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: جاهِلِيَّةً جَهْلاءَ، أَوْ جاهِلِيَّةً لا يَعْرِفُ إِمامَهُ؟ قالَ جاهِلِيَّةً كُفْرٍ وَنِفاقٍ وَضَلالٍ.

٣۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ کیا جو اس حال میں مرگیا کہ اس نے اپنے امام زمانہ کو نہ پہچانا تو وہ کفر کی موت مرے گا۔ فرمایا۔ ہاں۔ میں نے کہا۔ جہالت کی موت یا جاہلیت کی موت، بغیر معرفت امام، فرمایا کفر و نفاق و ضلالت کی موت۔

٤ ـ بَعْضُ أَصْحابِنا، عَنْ عَبْدِالْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْحَسَنِيِّ، عَنْ مالِكِ بْنِ عامِرٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ زائِدَةَ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قالَ: قالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: مَنْ دانَ اللهَ بِغَيْرِ سَماعٍ عَنْ صادِقٍ أَلْزَمَهُ اللهُ الْبَتَّةَ إِلَى الْعَناءِ، وَمَنِ ادَّعَى سَماعاً مِنْ غَيْرِ الْبابِ الَّذِي فَتَحَهُ اللهُ فَهُوَ مُشْرِكٌ وَذٰلِكَ الْبابُ الْمَأْمُونُ عَلَى سِرِّ اللهِ الْمَكْنُونِ.

٤۔ راوی کہتا ہے فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جس نے اللہ کی عبادت کی بغیر امام برحق سے سنتے ہوئے تو اللہ اس کو پکڑے گا ضرور اس کے عناد کی وجہ سے اور جس نے دعویٰ کیا سننے کا بغیر اس دروازہ کے جس کو اللہ نے اس کے لئے کھولا ہے تو وہ مشرک ہے اور یہ دروازہ امین ہے خدا کے چھپے ہوئے رازوں کا۔ (مراد امام)

ستاسیواں باب

اس کے بارے میں جس نے اہلبیت کو پہچانا اور جس نے انکار کیا

((بَابُ) ۸۷ ۱)

فِيمَنْ عَرَفَ الْحَقَّ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَمَنْ أَنْكَرَ

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِاللهِ[1] بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَامْرَأَتَهُ وَبَنِيهِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، ثُمَّ قَالَ : مَنْ عَرَفَ هٰذَا الْأَمْرَ مِنْ وُلْدِ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ عليهما السلام لَمْ يَكُنْ كَالنَّاسِ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے سنا امام رضا علیہ السلام سے کہ علی بن عبداللہ بن الحسین بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب (جو بڑے عالم و زاہد اور مقدس تھے) ان کی بی بی اور اولاد اہل جنّت سے ہیں پھر فرمایا جس نے اولاد علی و فاطمہ کی معرفت حاصل کی وہ عام لوگوں کی طرح نہیں ہے۔

٢ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي الْوَشَّاءُ قَالَ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْحَلاَّلِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام : أَخْبِرْنِي عَمَّنْ عَانَدَكَ وَلَمْ يَعْرِفْ حَقَّكَ مِنْ وُلْدِ فَاطِمَةَ هُوَ وَسَائِرُ النَّاسِ سَوَاءٌ فِي الْعِقَابِ ؟ فَقَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ : عَلَيْهِمْ ضِعْفَا الْعِقَابِ .

۲۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا۔ مجھے بتائیے اولاد فاطمہؑ میں سے جو شخص آپ سے عناد رکھتا ہے اور آپ کے حق کا عارف نہیں کیا وہ عذاب میں لوگوں کے برابر ہے فرمایا۔ حضرت علی بن الحسین نے فرمایا اس کو دونا عذاب ہوگا

٣ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمِيثَمِيِّ قَالَ : حَدَّثَنَا رِبْعِيُّ بْنُ عَبْدِاللهِ قَالَ : قَالَ لِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي عَبْدِاللهِ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : اَلْمُنْكِرُ لِهٰذَا الْأَمْرِ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَغَيْرِهِمْ سَوَاءٌ ؟ فَقَالَ لِي : لَا تَقُلِ : الْمُنْكِرُ ، وَلٰكِنْ قُلْ : اَلْجَاحِدُ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَغَيْرِهِمْ ، قَالَ أَبُو الْحَسَنِ : فَتَفَكَّرْتُ [فِيهِ] فَذَكَرْتُ قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي إِخْوَةِ يُوسُفَ : «فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُ مُنْكِرُونَ» .

یوسف ۱۲/۵۸

۳۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ انکار کرنے والا امر امامت کا بنی ہاشم سے ہو یا غیر بنی ہاشم سے کیا عذاب میں برابر ہیں فرمایا منکر (نادانستہ انکار کرنے والا) نہ کہو جاحد (دانستہ انکار کرنے والا) کہو بنی ہاشم و غیر بنی ہاشم میں میں نے فکر کی۔ تو یوسفؑ کے بارے میں یہ بات یاد آئی۔ یوسف نے پہچان لیا اور وہ نہ پہچانے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الرِّضَا عليه السلام قُلْتُ لَهُ: الْجَاحِدُ مِنْكُمْ وَ مِنْ غَيْرِكُمْ سَوَاءٌ؟ فَقَالَ: الْجَاحِدُ مِنَّا لَهُ ذَنْبَانِ وَالْمُحْسِنُ لَهُ حَسَنَتَانِ.

۴۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کیا امر امامت کا انکار کرنے والا آپ میں سے ہو یا غیر دونوں برابر ہیں فرمایا جو ہم میں سے ہوگا اس منکر کا دوہرا گناہ ہوگا اور جو نیکی کرنے والا ہوگا اس کی نیکیاں دوہری ہوں گی۔

اٹھاسیواں باب

وقت وفاتِ امام لوگوں پر کیا واجب ہے

(بَابُ) ۸۸

مَا يَجِبُ عَلَى النَّاسِ عِنْدَ مُضِيِّ الْإِمَامِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام إِذَا حَدَثَ عَلَى الْإِمَامِ حَدَثٌ، كَيْفَ يَصْنَعُ النَّاسُ؟ قَالَ: أَيْنَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ» قَالَ: هُمْ فِي عُذْرٍ مَا دَامُوا فِي الطَّلَبِ، وَهٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يَنْتَظِرُونَهُمْ فِي عُذْرٍ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ أَصْحَابُهُمْ.

۱۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ جب امام کے مرنے کا وقت آئے تو لوگوں کو کیا کرنا چاہیئے فرمایا۔ خدا فرماتا ہے کیوں نہیں اہل ایمان میں سے کچھ لوگ نکلتے ہیں کہ وہ عقل و دانش (علم فقہ) حاصل کریں اور جب لوٹیں تو اپنی قوم کو ڈرائیں تاکہ وہ گناہوں سے بچیں۔ فرمایا۔ امام نے وہ لوگ معذور رہیں۔ جب تک تلاش میں رہیں اور دوسرا معذور ہے جب تک پہلا گروہ حصولِ فقہ کے بعد اپنے اصحاب کی طرف نہ لوٹے (مطلب یہ ہے کہ تلاش امام میں بغرض حصول علم مومنوں میں سے کچھ لوگوں کو نکلنا چاہیئے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ

عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ الْعَامَّةِ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً، فَقَالَ: الْحَقُّ وَاللهِ، قُلْتُ: فَإِنَّ إِمَاماً هَلَكَ وَرَجُلٌ بِخُرَاسَانَ لَا يَعْلَمُ مَنْ وَصِيُّهُ لَمْ يَسَعْهُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: لَا يَسَعُهُ إِنَّ الْإِمَامَ إِذَا هَلَكَ وَقَعَتْ حُجَّةُ وَصِيِّهِ عَلَى مَنْ هُوَ مَعَهُ فِي الْبَلَدِ وَحَقُّ النَّفْرِ عَلَى مَنْ لَيْسَ بِحَضْرَتِهِ إِذَا بَلَغَهُمْ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ» قُلْتُ: فَنَفَرَ قَوْمٌ فَهَلَكَ بَعْضُهُمْ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ فَيَعْلَمَ؟ قَالَ: إِنَّ اللهَ جَلَّ وَعَزَّ يَقُولُ: «وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِراً إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللهِ» قُلْتُ: فَبَلَغَ الْبَلَدَ بَعْضُهُمْ فَوَجَدَكَ مُغْلَقاً عَلَيْكَ بَابُكَ وَمُرْخًى عَلَيْكَ سِتْرُكَ، لَا تَدْعُوهُمْ إِلَى نَفْسِكَ وَلَا يَكُونُ مَنْ يَدُلُّهُمْ عَلَيْكَ فَبِمَا (٢) يَعْرِفُونَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: بِكِتَابِ اللهِ الْمُنْزَلِ، قُلْتُ: فَيَقُولُ اللهُ جَلَّ وَعَزَّ كَيْفَ؟ قَالَ: أَرَاكَ قَدْ تَكَلَّمْتَ فِي هٰذَا قَبْلَ الْيَوْمِ، قُلْتُ: أَجَلْ، قَالَ: فَذَكِّرْ مَا أَنْزَلَ اللهُ فِي عَلِيٍّ عليه السلام وَمَا قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ عليهما السلام وَمَا خَصَّ اللهُ بِهِ عَلِيّاً عليه السلام وَمَا قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ وَصِيَّتِهِ إِلَيْهِ وَنَصْبِهِ إِيَّاهُ وَمَا يُصِيبُهُمْ وَإِقْرَارِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ بِذٰلِكَ وَوَصِيَّتِهِ إِلَى الْحَسَنِ وَتَسْلِيمِ الْحُسَيْنِ لَهُ بِقَوْلِ اللهِ: «النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللهِ» ۵

انفال ٨/٧٥

قُلْتُ: فَإِنَّ النَّاسَ تَكَلَّمُوا فِي أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَيَقُولُونَ: كَيْفَ تَخَطَّتْ مِنْ وُلْدِ أَبِيهِ مَنْ لَهُ مِثْلُ قَرَابَتِهِ وَمَنْ هُوَ أَسَنُّ مِنْهُ وَقَصُرَتْ عَمَّنْ هُوَ أَصْغَرُ مِنْهُ، فَقَالَ: يُعْرَفُ صَاحِبُ هٰذَا الْأَمْرِ بِثَلَاثِ خِصَالٍ لَا تَكُونُ فِي غَيْرِهِ: هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِالَّذِي قَبْلَهُ، وَهُوَ وَصِيُّهُ، وَعِنْدَهُ سِلَاحُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَوَصِيَّتُهُ وَذٰلِكَ عِنْدِي، لَا أُنَازَعُ فِيهِ، قُلْتُ: إِنَّ ذٰلِكَ مَسْتُورٌ مَخَافَةَ السُّلْطَانِ؟ قَالَ: لَا يَكُونُ فِي سِتْرٍ إِلَّا وَلَهُ حُجَّةٌ ظَاهِرَةٌ، إِنَّ أَبِي اسْتَوْدَعَنِي مَا هُنَاكَ، فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ: ادْعُ لِي شُهُوداً فَدَعَوْتُ أَرْبَعَةً مِنْ قُرَيْشٍ، فِيهِمْ نَافِعٌ مَوْلَى عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ؛ قَالَ: اكْتُبْ:

هٰذَا مَا أَوْصَى بِهِ يَعْقُوبُ بَنِيهِ «يَا بَنِيَّ (١) إِنَّ اللهَ اصْطَفَى لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ» وَأَوْصَى مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى ابْنِهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَمَرَهُ أَنْ يُكَفِّنَهُ فِي بُرْدِهِ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ الْجُمَعَ وَأَنْ يُعَمِّمَهُ بِعِمَامَتِهِ وَأَنْ يُرَبِّعَ قَبْرَهُ وَيَرْفَعَهُ أَرْبَعَ أَصَابِعَ، ثُمَّ يُخَلِّيَ عَنْهُ، فَقَالَ:

اطْوُوهُ ، ثُمَّ قَالَ لِلشُّهُودِ : انْصَرِفُوا رَحِمَكُمُ اللهُ ، فَقُلْتُ بَعْدَمَا انْصَرَفُوا : مَا كَانَ فِي هٰذَا يَا أَبَتِ أَنْ تُشْهِدَ عَلَيْهِ ؟ فَقَالَ : إِنِّي كَرِهْتُ أَنْ تُغْلَبَ وَأَنْ يُقَالَ : إِنَّهُ لَمْ يُوصِ ، فَأَرَدْتُ أَنْ تَكُونَ لَكَ حُجَّةٌ ؛ فَهُوَ الَّذِي إِذَا قَدِمَ الرَّجُلُ الْبَلَدَ قَالَ : مَنْ وَصِيُّ فُلَانٍ ، قِيلَ فُلَانٌ ، قُلْتُ : فَإِنْ أُشْرِكَ فِي الْوَصِيَّةِ ؟ قَالَ : تَسْأَلُونَهُ فَإِنَّهُ سَيُبَيِّنُ لَكُمْ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوعبداللہ سے پوچھا۔ اس عام روایت کے متعلق کہ جو اس حالت میں مرگیا کہ اس نے اپنے زمانہ کے امام کو نہ پہچانا تو وہ جاہلیت کی موت مرا میں نے کہا کیا یہ حق ہے۔ فرمایا بے شک، میں نے کہا اگر امام مرجائے اور ایک شخص خراسان میں ہو وہ اس کے وصی کا علم نہیں رکھتا اور نہ اس تک پہنچ سکتا ہے تو وہ کیا کرے۔ فرمایا۔ اگر نہیں پہنچ سکتا تو امام کی وفات کے بعد ان کا وصی حجت ہوگا ان لوگوں پر جو اس کے شہر میں موجود ہوں اور جو موجود نہیں ان کو چاہیئے جس وقت خبر ملے خدمت امام میں حاضر ہوں جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ کیوں نہیں اہل ایمان میں سے کچھ لوگ نکلتے کہ وہ علم فقہ حاصل کریں اور جب لوٹیں تو اپنی قوم کو ڈرائیں تاکہ وہ گناہوں سے بچیں۔

میں نے کہا کچھ فرض کیجیئے۔ چلے بھی اور وہ امام تک پہنچنے اور علم حاصل ہونے سے پہلے ہلاک ہوگئے تو، فرمایا خدا فرماتا ہے جو اپنے گھر سے خدا اور رسولؐ کی طرف ہجرت کرنے کو نکلے اور ان کو راہ میں موت آگئی تو ان کا اجر اللہ پر ہے۔

میں نے کہا فرض کیجیئے وہ شہر میں پہنچ بھی گیا۔ لیکن یا تو آپ کا دروازہ بند پایا، در پر پردہ پڑا ہوا پایا، اور کوئی آپ تک پہنچانے والا بھی نہیں، پھر کیا ہوگا۔ کیسے پہچانیں گے۔ فرمایا۔ اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب سے، میں نے کہا خدا نے کیا فرمایا ہے۔ فرمایا یہ سوال تم نے پہلے بھی کیا تھا۔ میں نے کہا۔ ہاں۔ اس کے بعد وہ آیات بیان کیں جو علی علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئیں اور حسنؑ و حسینؑ کے بارے میں جو رسول اللہ صلعم نے فرمایا اور ان چیزوں کا ذکر کیا جو علیؑ سے مخصوص تھیں اور جو وصیت رسول اللہ صلعم نے ان کے متعلق فرمائی اور ان کو اپنا جانشین مقرر کیا اور جو مصائب ان پر نازل ہونے والے تھے اور حضرت علیؑ کا امام حسنؑ کے متعلق وصیت کرنا اور امام حسینؑ کا۔ اس کو اس آیت کے تحت قبول کرنا بعض رشتہ دار بعض سے بہتر ہیں۔ خدا کی کتاب میں۔

میں نے کہا لوگ کلام کرتے ہیں۔ امامت امام محمد باقر علیہ السلام میں اور کہتے ہیں کہ امامت کیونکر تجاوز کر گئی اس شخص سے جو امام محمد باقر علیہ السلام کے باپ کی اولاد میں سب سے بڑا تھا اور کیوں پہنچی اس کی طرف جو سن میں چھوٹے تھے

حضرت نے فرمایا امام کی شناخت تین چیزوں سے ہوتی ہے جو اس کے غیر میں نہیں ہوتیں اوّل یہ کہ وہ اپنے قبل امام کی طرح اپنے زمانہ کے تمام لوگوں سے افضل و اولیٰ ہوتا ہے دوسرے سابق امام کی وصیت ہوتی ہے تیسرے اس کے پاس رسول اللہ کے ہتھیار ہوتے ہیں اور اس کے متعلق وصیت ہوتی ہے یہ سب میرے لئے ہے اس میں میرا کسی سے جھگڑا نہیں۔

میں نے کہا یہ چیزیں تو خوف سلطان سے ڈھکی چھپی ہیں فرمایا۔ یہ چیزیں چھپنے والی نہیں کیونکہ اس کے حجت ظاہر ہونے کا پتہ اور باتوں سے چل جاتا ہے۔

میرے پدر بزرگوار نے یہ چیزیں میرے سپرد کر دی ہیں جب ان کی موت کا وقت آیا تو مجھ سے فرمایا میرے لئے گواہوں کو بلاؤ۔ میں نے قریش کے چار گواہ بلائے جن میں عبداللہ بن عمر کا غلام نافع بھی تھا حضرت نے ان سے فرمایا۔ لکھو وہ کہ وصیت میں کہا تھا اس کے متعلق یعقوب نے اپنے بیٹوں کو کہ اے میرے فرزندو اللہ نے تمہارے لئے دین کو انتخاب کر لیا ہے پس تم مسلمان رہ کر ہی مرنا۔ محمد بن علی نے وصیت کی اپنے بیٹے جعفر بن محمدؑ کو اور انھیں حکم دیا ہے کہ اس چادر کا کفن دیں جس میں میں جمعہ کی نماز پڑھا کرتا تھا اور میرا ہی عمامہ باندھیں اور مربع قبر بنائیں اور چار انگشت اونچا کریں۔ پھر فرمایا اس وصیت نامہ کو لپیٹ دو اور گواہوں سے کہا اب تم چلے جاؤ۔ اللہ تم پر رحم کرے۔ میں نے کہا۔ جب وہ لوگ چلے گئے۔ اے بابا جان ایسا آپ نے کیوں کیا اور اس وصیت پر گواہی کیوں لی۔ فرمایا میں نے اسے برا سمجھا کہ میرے بعد لوگ تم پر غلبہ حاصل کریں اور کہیں کہ ان کے لئے کوئی وصیت نہیں کی، پس میں نے چاہا کہ یہ تمہارے لئے حجت ہو جائے۔ پس جو کوئی شہر (مدینہ) میں وارد ہو اُسے دریافت کرنا چاہیئے کہ فلاں نے اپنا وصی کس کو بنایا۔ میں نے کہا اگر وصیت میں چند آدمیوں کو شریک کر لیا ہو تو کیا ہو۔ فرمایا۔ ان سے آیاتِ محکمات کے متعلق سوالات کئے جائیں۔ امر حق واضح ہو جائے گا۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : أَصْلَحَكَ اللهُ بَلَغَنَا شَكْوَاكَ وَأَشْفَقْنَا ، فَلَوْ أَعْلَمْتَنَا أَوْ عَلَّمْتَنَا مَنْ ؟ قَالَ : إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام كَانَ عَالِماً وَالْعِلْمُ يُتَوَارَثُ ، فَلَا يَهْلِكُ عَالِمٌ إِلَّا بَقِيَ مِنْ بَعْدِهِ مَنْ يَعْلَمُ مِثْلَ عِلْمِهِ أَوْ مَا شَاءَ اللهُ ، قُلْتُ : أَفَيَسَعُ النَّاسَ إِذَا مَاتَ الْعَالِمُ أَلَّا يَعْرِفُوا الَّذِي بَعْدَهُ ؟ فَقَالَ : أَمَّا أَهْلُ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ فَلَا ـ يَعْنِي الْمَدِينَةَ ـ وَأَمَّا غَيْرُهَا مِنَ الْبُلْدَانِ فَبِقَدْرِ مَسِيرِهِمْ ، إِنَّ اللهَ يَقُولُ : «وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ» قَالَ قُلْتُ : أَرَأَيْتَ مَنْ مَاتَ فِي ذٰلِكَ ؟ فَقَالَ : هُوَ بِمَنْزِلَةِ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِراً إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكُهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللهِ ، قَالَ : قُلْتُ : فَإِذَا قَدِمُوا بِأَيِّ شَيْءٍ يَعْرِفُونَ صَاحِبَهُمْ ؟ قَالَ يُعْطَى السَّكِينَةَ وَالْوَقَارَ وَالْهَيْبَةَ .

انفال ۸/۷۵

۳۔ راوی نے کہا امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ آپ کی حفاظت کرے ہمیں آپ کی علالت کی خبر ملی ہے اور ہم آپ کی موت سے ڈر رہے ہوئے ہیں لہذا آگاہ کیجئے یا تعلیم دیجئے کہ آپ کے بعد امام کون ہوگا۔ فرمایا۔ علی علیہ السلام آیاتِ قرآنی کے عالم تھے اور علم میراث میں چلتا ہے اگر کوئی عالم مرتا ہے تو اس کی جگہ اسی جیسا علم رکھنے والا دوسرا آجاتا ہے یا جیسا اللہ چاہتا ہے۔ میں نے کہا کیا یہ ہو سکتا ہے کہ جب عالم مر جائے تو لوگ اس کے بعد والے کو نہ پہچانیں۔ فرمایا اس شہر

(مدینہ) والوں کے لئے معرفت امام اسی وقت ضروری ہے لیکن دور کے شہر والوں کے لئے وقت ہوگا بقدر ان کی مسافت کے خدا فرماتا ہے مومنوں کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ سب کے سب نکل کھڑے ہوں بلکہ ان کی ایک جماعت علم دین حاصل کرنے کے لئے کیوں نہیں نکلتی تاکہ وہ تحصیل علم کے بعد لوگوں کو ڈرائیں جب ان کے پاس لوٹ کر آئیں تاکہ وہ گناہ سے ڈریں۔

میں نے کہا اگر اس کوشش کے درمیان مر جائے۔ فرمایا وہ اس شخص کی طرح ہوگا جو ہجرت کرکے اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف نکلے اور راہ میں اسے موت آجائے تو اس کا اجر اللہ پر ہے میں نے کہا جو لوگ امام کے شہر میں پہنچ جائیں تو وہ کس طرح پہچانیں۔ فرمایا۔ امام کے سکینہ و وقار اور اس کی ہیبت سے۔

نواسیواں باب

امامؑ کب جانتا ہے کہ امامت اس کی طرف آئی

باب ۸۹

فِی اَنَّ الْاِمَامَ مَتٰی یَعْلَمُ اَنَّ الْاَمْرَ قَدْ صَارَ اِلَیْهِ

١ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيىٰ ، عَنْ أَبِي جَرِيرٍ الْقُمِّيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ قَدْ عَرَفْتَ انْقِطَاعِي إِلىٰ أَبِيكَ ثُمَّ إِلَيْكَ ، ثُمَّ حَلَفْتُ لَهُ ـ وَحَقِّ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَحَقِّ فُلَانٍ وَ فُلَانٍ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ ـ بِأَنَّهُ لَا يَخْرُجُ مِنِّي مَا تُخْبِرُنِي بِهِ إِلىٰ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَسَأَلْتُهُ عَنْ أَبِيهِ أَحَيٌّ هُوَ أَوْ مَيِّتٌ ؟ فَقَالَ : قَدْ وَاللهِ مَاتَ ، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ شِيعَتَكَ يَرْوُونَ : أَنَّ فِيهِ سُنَّةَ أَرْبَعَةِ أَنْبِيَاءَ ، قَالَ : قَدْ وَاللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ هَلَكَ ، قُلْتُ : هَلَاكَ غَيْبَةٍ أَوْ هَلَاكَ مَوْتٍ ؟ قَالَ : هَلَاكَ مَوْتٍ ، فَقُلْتُ : لَعَلَّكَ مِنِّي فِي تَقِيَّةٍ ؟ فَقَالَ : سُبْحَانَ اللهِ ، قُلْتُ : فَأَوْصَىٰ إِلَيْكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : فَأَشْرَكَ مَعَكَ فِيهَا أَحَداً ؟ قَالَ : لَا ، قُلْتُ : فَعَلَيْكَ مِنْ إِخْوَتِكَ إِمَامٌ ؟ قَالَ : لَا ، قُلْتُ : فَأَنْتَ الْإِمَامُ ؟ قَالَ : نَعَمْ .

۱۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا۔ میں آپؑ پر فدا ہوں جو خلوص مجھے آپؑ کے والد اور آپ سے ہے آپ اس سے واقف ہیں میں قسم کھاتا ہوں حق رسولؐ کی اور تمام آئمہ کے حق کی، آپ جو راز آپ مجھ سے بیان کریں گے میں اس کو کسی سے نہ کہوں گا۔ میں آپؑ سے دریافت کرتا ہوں کہ آپؑ کے والد (امام موسیٰ کاظمؑ) زندہ ہیں یا مر گئے فرمایا واللہ ان کا انتقال ہو گیا۔ میں نے کہا آپؑ کے شیعہ (واقفیہ فرقہ والے) کہتے ہیں کہ ان میں چار نبیوں کی سنت ہے یوسفؑ، موسیٰؑ، خضر اور عیسیٰؑ

جو غائب ہیں یعنی ان کا عقیدہ ہے کہ امام موسیٰ کاظمؑ مرے نہیں بلکہ زندہ ہیں اور غائب ہیں) قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ مر گئے۔ میں نے کہا غائب ہو گئے ہیں یا مر گئے۔ فرمایا۔ مر گئے۔ میں نے کہا شاید ازروئے تقیہ کہہ رہے ہیں۔ فرمایا۔ سبحان اللہ (یعنی ایسا نہیں)

میں نے کہا تو انھوں نے آپ کے لئے وصیت کی ہے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا تو آپ امام ہیں۔ فرمایا۔ ہاں۔

٢ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ قَالَ : قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام : إِنَّ رَجُلاً عَنَى أَخَاكَ إِبْرَاهِيمَ [1] فَذَكَرَ لَهُ أَنَّ أَبَاكَ فِي الْحَيَاةِ وَأَنَّكَ تَعْلَمُ مِنْ ذٰلِكَ مَا يَعْلَمُ ، فَقَالَ : سُبْحَانَ اللّٰهِ يَمُوتُ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وَلَا يَمُوتُ مُوسَىٰ !! قَدْ وَاللّٰهِ مَضَىٰ كَمَا مَضَىٰ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وَلٰكِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ لَمْ يَزَلْ مُنْذُ قَبَضَ نَبِيَّهُ صلى الله عليه وآله هَلُمَّ جَرّاً يَمُنُّ بِهٰذَا الدِّينِ عَلَىٰ أَوْلَادِ الْأَعَاجِمِ وَيَصْرِفُهُ عَنْ قَرَابَةِ نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله هَلُمَّ جَرّاً فَيُعْطِي هٰؤُلَاءِ وَيَمْنَعُ هٰؤُلَاءِ ، لَقَدْ قَضَيْتُ عَنْهُ فِي هِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ أَلْفَ دِينَارٍ بَعْدَ أَنْ أَشْفَىٰ عَلَىٰ طَلَاقِ نِسَائِهِ وَعِتْقِ مَمَالِيكِهِ وَلٰكِنْ قَدْ سَمِعْتَ مَا لَقِيَ يُوسُفُ مِنْ إِخْوَتِهِ .

٢ ـ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ ایک شخص (عباس برادر امام رضا علیہ السلام) نے آپؑ کے بھائی ابراہیم سے کہا تمہارے باپ زندہ ہیں پس آپ جانتے ہیں اس امر کو جسے وہ نہیں جانتا یعنے آپؑ کو اپنے باپ کی زندگی کا ان سے زیادہ علم ہے فرمایا سبحان اللہ رسول اللہ مر جائیں اور موسیٰ نہ مریں (تمہارے خیال میں یہ بات آتی ہے) واللہ رسولؐ اللہ کی طرح وہ بھی مر گئے اور جب سے نبی کی روح قبض ہوئی یہ سلسلہ جاری رہا۔ خدا نے احسان کیا اس دین پر اولاد اعاجم سے (یعنی سلمان جو ایرانی تھے وہ تو پُرخلوص ایمان لائے اور روگردانی کی ان لوگوں نے جو قرابتدار ان رسولؐ تھے (عباس وغیرہ) اور یہ سلسلہ چلتا ہی رہا۔ خدا نے ان کو ایمان عطا کیا اور ان کو باز رکھا۔

میں نے ماہ ذی الحجہ میں اس ابراہیم کا قرض ادا کیا (اور اس کو قرض خواہوں کی سختی سے نجات دی) ایسی حالت میں جبکہ وہ تیار ہو گیا تھا اپنی عورتوں کو طلاق دینے اور اپنے غلاموں کو فروخت کرنے پر۔ لیکن تم نے سنا ہے کہ یوسف کے بھائیوں نے ان کے ساتھ کیا کیا (یعنی میں نے تو ان کے ساتھ یہ احسان کیا اور انھوں نے میری امامت سے انکار کا یہ بہانہ تراشا کہ میرے والد کی موت سے انکار کرو تاکہ میرے جانشین ہونے کا سوال ہی نہ رہے۔)

٣ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ [3] عليه السلام : إِنَّهُمْ رَوَوْا عَنْكَ فِي مَوْتِ أَبِي الْحَسَنِ [4] عليه السلام أَنَّ رَجُلاً قَالَ لَكَ : عَلِمْتَ ذٰلِكَ بِقَوْلِ سَعِيدٍ؟ [5] ، فَقَالَ : جَاءَ سَعِيدٌ بَعْدَ مَا عَلِمْتُ بِهِ ، قَبْلَ مَجِيئِهِ ، قَالَ : وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : طَلَّقْتُ أُمَّ فَرْوَةَ بِنْتَ إِسْحَاقَ فِي رَجَبٍ

بَعْدَ مَوْتِ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام بِيَوْمٍ ، قُلْتُ طَلَّقْتَهَا وَقَدْ عَلِمْتَ بِمَوْتِ أَبِي الْحَسَنِ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : قَبْلَ أَنْ يَقْدَمَ عَلَيْكَ سَعِيدٌ؟ قَالَ : نَعَمْ .

۳۔ وشا نے کہا میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ لوگ آپ سے وفات امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی روایت کرتے ہیں ایک شخص نے بیان کیا کہ آپ کو وفات کا حال سعید سے جو بغداد سے آیا تھا معلوم ہوا تھا۔

فرمایا میں تو سعید کے آنے سے پہلے ہی خبر وفات سنا چکا تھا راوی کہتا ہے میں نے حضرت کو فرماتے سنا کہ میں نے ام فروہ بنت اسحاق کو ماہ رجب میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی وفات کے دن ہی خبر دے دی تھی۔ میں نے کہا آپ کو موت کا حال معلوم ہو گیا تھا۔ فرمایا ہاں ، میں نے کہا سعید کے آنے سے پہلے۔ فرمایا۔ ہاں۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ صَفْوَانَ قَالَ : قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام : أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِمَامِ مَتَى يَعْلَمُ أَنَّهُ إِمَامٌ ؟ حِينَ يَبْلُغُهُ أَنَّ صَاحِبَهُ قَدْ مَضَى أَوْ حِينَ يَمْضِي ؟ مِثْلَ أَبِي الْحَسَنِ قُبِضَ بِبَغْدَادَ وَأَنْتَ هٰهُنَا ؟ قَالَ : يَعْلَمُ ذٰلِكَ حِينَ يَمْضِي صَاحِبُهُ ، قُلْتُ: بِأَيِّ شَيْءٍ ؟ قَالَ : يُلْهِمُهُ اللهُ ،

۴۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا مجھے بتائیے کہ امام کو کب پتہ چلتا ہے کہ وہ امام ہوا جبکہ اس کو یہ خبر معلوم ہوتی ہے کہ امام سابق مر گیا یا موت کا وقت ہی معلوم ہو جاتا ہے۔ فرمایا۔ موت کے وقت ہی۔ میں نے کہا۔ کیسے؟ فرمایا اللہ اس کو الہام کرتا ہے۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي الْفَضْلِ الشَّهْبَانِيِّ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ فِي الْيَوْمِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ : إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ، مَضَى أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام ، فَقِيلَ لَهُ : وَكَيْفَ عَرَفْتَ ؟ قَالَ ، لِأَنَّهُ تَدَاخَلَنِي ذِلَّةٌ لِلّٰهِ لَمْ أَكُنْ أَعْرِفُهَا .

۵۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے روز وفات امام محمد تقی علیہ السلام (جو بغداد میں فوت ہوئے) امام علی نقی علیہ السلام کو کہتے سنا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ، امام محمد تقی کا انتقال ہو گیا۔ میں نے کہا آپ کو کیسے معلوم ہوا۔ فرمایا میرے دل میں ایسی رقت اور رجوع الی اللہ پیدا ہوئی جس کی معرفت مجھے نہ تھی۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُسَافِرٍ قَالَ : أَمَرَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام ـ حِينَ أُخْرِجَ بِهِ ـ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام أَنْ يَنَامَ عَلَى بَابِهِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ أَبَداً مَا كَانَ حَيّاً إِلَى أَنْ يَأْتِيَهُ خَبَرُهُ قَالَ : فَكُنَّا فِي كُلِّ لَيْلَةٍ نَفْرُشُ لِأَبِي الْحَسَنِ فِي الدِّهْلِيزِ ، ثُمَّ يَأْتِي بَعْدَ الْعِشَاءِ فَيَنَامُ ، فَإِذَا

أَصْبَحَ انْصَرَفَ إِلَىٰ مَنْزِلِهِ، قَالَ: فَمَكَثَ عَلَىٰ هٰذِهِ الْحَالِ أَرْبَعَ سِنِينَ، فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةٌ مِنَ اللَّيَالِي أَبْطَأَ عَنَّا وَفُرِشَ لَهُ فَلَمْ يَأْتِ كَمَا كَانَ يَأْتِي، فَاسْتَوْحَشَ الْعِيَالُ وَذُعِرُوا وَدَخَلَنَا أَمْرٌ عَظِيمٌ مِنْ إِبْطَائِهِ؛ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَى الدَّارَ وَدَخَلَ إِلَى الْعِيَالِ وَقَصَدَ إِلَىٰ أُمِّ أَحْمَدَ فَقَالَ لَهَا: هَاتِ الَّتِي أَوْدَعَكِ أَبِي، فَصَرَخَتْ وَلَطَمَتْ وَجْهَهَا وَشَقَّتْ جَيْبَهَا وَقَالَتْ: مَاتَ وَاللّٰهِ سَيِّدِي فَكَفَّهَا وَقَالَ لَهَا: لَا تَكَلَّمِي بِشَيْءٍ وَلَا تُظْهِرِيهِ، حَتَّىٰ يَجِيءَ الْخَبَرُ إِلَى الْوَالِي، فَأَخْرَجَتْ إِلَيْهِ سَفَطاً وَأَلْفَيْ دِينَاراً وَأَرْبَعَةَ آلَافِ دِينَارٍ، فَدَفَعَتْ ذٰلِكَ أَجْمَعَ إِلَيْهِ دُونَ غَيْرِهِ وَقَالَتْ: إِنَّهُ قَالَ لِي فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ - وَكَانَتْ أَثِيرَةً عِنْدَهُ -: اِحْتَفِظِي بِهٰذِهِ الْوَدِيعَةِ عِنْدَكِ، لَا تُطْلِعِي عَلَيْهَا أَحَداً حَتَّىٰ أَمُوتَ، فَإِذَا مَضَيْتُ فَمَنْ أَتَاكِ مِنْ وُلْدِي فَطَلَبَهَا مِنْكِ فَادْفَعِيهَا إِلَيْهِ، وَاعْلَمِي أَنِّي قَدْ مِتُّ وَقَدْ جَاءَنِي وَاللّٰهِ عَلَامَةُ سَيِّدِي، فَقَبَضَ ذٰلِكَ مِنْهَا وَأَمَرَهُمْ بِالْإِمْسَاكِ جَمِيعاً إِلَىٰ أَنْ وَرَدَ الْخَبَرُ، وَانْصَرَفَ فَلَمْ يَعُدْ لِشَيْءٍ مِنَ الْمَبِيتِ كَمَا كَانَ يَفْعَلُ، فَمَا لَبِثْنَا إِلَّا أَيَّاماً يَسِيرَةً حَتَّىٰ جَاءَتِ الْخَرِيطَةُ بِنَعْيِهِ فَعَدَدْنَا الْأَيَّامَ وَتَفَقَّدْنَا الْوَقْتَ فَإِذَا هُوَ قَدْ مَاتَ فِي الْوَقْتِ الَّذِي فَعَلَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام مَا فَعَلَ، مِنْ تَخَلُّفِهِ عَنِ الْمَبِيتِ وَقَبْضِهِ لِمَا قَبَضَ.

۷۔ مسافر کہتا ہے کہ جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو جبر بغداد لے جا رہے تھے تو انھوں نے امام رضا علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ ہر رات جب تک میرے مرنے کی خبر نہ آئے میرے گھر کے دروازے پر سویا کریں۔ مسافر کہتا ہے۔ ہم ہر روز رات کو دہلیز میں ان کے لئے فرش بچھا دیتے تھے وہ عشا کے بعد آتے اور سو رہتے اور اپنے گھر چلے جاتے۔ یہ صورت چار سال تک رہی۔ ایک رات آنے میں تاخیر ہوئی۔ ہم نے فرش بچھا دیا۔ لیکن حسب معمول نہ آئے۔ سب گھر والے مضطرب و پریشان تھے اور اس کو ایک عظیم مصیبت سمجھا کہ یہ تاخیر ہوئی کیوں۔ جب دوسرا دن ہوا تو آئے اور گھر کے اندر داخل ہوئے۔ اور ام احمد سے کہا۔ جو چیز میرے باپ نے تمہارے پاس امانت رکھی ہے وہ مجھے دے دو۔

یہ سن کر وہ رونے لگیں۔ منہ پر طمانچے مارے اور گریبان پھاڑ دیا۔ اور کہنے لگیں۔ واللہ میرا آقا مرگیا۔ حضرت نے فرمایا زبان سے کچھ نہ کہو اور کچھ ظاہر نہ کرو، جب تک حاکم مدینہ کے پاس سرکاری طور پر اطلاع نہ آجائے۔ پس ام احمد نے دو ہزار یا چار ہزار دینار سے بھری تھیلی نکالی اور حضرت کو دی اور حضرت کے سوا کسی اور کو نہ دی اور کہا۔ امام موسیٰ کاظم نے کہا تھا کہ میرے اور ان کے درمیان ایک راز ہے اور ام احمد امام موسیٰ کاظم کے نزدیک عزیز و گرامی تھیں حضرت نے ان سے کہا۔ اس امانت کی حفاظت کرو۔ اپنے پاس رکھو اور میرے مرنے تک کسی کو اس پر مطلع نہ کرنا۔ جب میں مرجاؤں تو میری اولاد میں سے جو کوئی تمہارے پاس آئے اور تم سے مانگے تو اسے دے دینا اور سمجھ لینا کہ میں مرگیا۔ پس میرے پاس میرے آقا کے مرنے کی علامت آگئی پس حضرت نے وہ امانت لے لی اور گھر والوں سے کہا اسے اپنے پاس محفوظ رکھیں یہاں تک کہ حضرت کے مرنے کی باقاعدہ

خبر آجائے اور یہ کہہ کر حضرت چلے گئے پس میت کے متعلق کوئی خبر ہمیں صبح تک معلوم نہ ہوئی چند ہی روز گزرے تھے کہ سرکاری ڈاک میں مرنے کی خبر آئی ہم نے حساب لگایا اور وقت کی جانچ کی تو وہی وقت تھا جو امام رضا علیہ السلام کے رات کو سونے کے لیے نہ آنے کا تھا اور ام احمد سے امانت لینے کا۔

نواں باب

حالات آئمہ علیہم السلام بلحاظ سن

((بَابُ) ۹۰

حَالاتِ الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فِي السِّنِّ

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ يَزِيدَ الْكُنَاسِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام: أَكَانَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عليه السلام حِينَ تَكَلَّمَ فِي الْمَهْدِ حُجَّةَ [ا]للهِ عَلَى أَهْلِ زَمَانِهِ؟ فَقَالَ: كَانَ يَوْمَئِذٍ نَبِيّاً حُجَّةَ [ا]للهِ غَيْرَ مُرْسَلٍ أَمَا تَسْمَعُ لِقَوْلِهِ حِينَ قَالَ: «إِنِّي عَبْدُ اللهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيّاً وَجَعَلَنِي مُبَارَكاً أَيْنَمَا كُنْتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيّاً» قُلْتُ: فَكَانَ يَوْمَئِذٍ حُجَّةً لِلهِ عَلَى زَكَرِيَّا فِي تِلْكَ الْحَالِ وَهُوَ فِي الْمَهْدِ؟ فَقَالَ: كَانَ عِيسَى فِي تِلْكَ الْحَالِ آيَةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِنَ اللهِ لِمَرْيَمَ حِينَ تَكَلَّمَ فَعَبَّرَ عَنْهَا وَكَانَ نَبِيّاً حُجَّةً عَلَى مَنْ سَمِعَ كَلَامَهُ فِي تِلْكَ الْحَالِ، ثُمَّ صَمَتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى مَضَتْ لَهُ سَنَتَانِ وَكَانَ زَكَرِيَّا الْحُجَّةَ لِلهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى النَّاسِ بَعْدَ صَمْتِ عِيسَى بِسَنَتَيْنِ ثُمَّ مَاتَ زَكَرِيَّا فَوَرِثَهُ ابْنُهُ يَحْيَى الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَهُوَ صَبِيٌّ صَغِيرٌ، أَمَا تَسْمَعُ لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «يَا يَحْيَى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيّاً» فَلَمَّا بَلَغَ عِيسَى عليه السلام سَبْعَ سِنِينَ تَكَلَّمَ بِالنُّبُوَّةِ وَالرِّسَالَةِ حِينَ أَوْحَى اللهُ تَعَالَى إِلَيْهِ، فَكَانَ عِيسَى الْحُجَّةَ عَلَى يَحْيَى وَعَلَى النَّاسِ أَجْمَعِينَ وَلَيْسَ تَبْقَى الْأَرْضُ يَا أَبَا خَالِدٍ يَوْماً وَاحِداً بِغَيْرِ حُجَّةٍ لِلهِ عَلَى النَّاسِ مُنْذُ يَوْمَ خَلَقَ اللهُ آدَمَ عليه السلام وَأَسْكَنَهُ الْأَرْضَ، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَكَانَ عَلِيٌّ عليه السلام حُجَّةً مِنَ اللهِ وَرَسُولِهِ عَلَى هٰذِهِ الْأُمَّةِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله؟ فَقَالَ: نَعَمْ يَوْمَ أَقَامَهُ لِلنَّاسِ وَنَصَبَهُ عَلَماً وَدَعَاهُمْ إِلَى وِلَايَتِهِ وَأَمَرَهُمْ بِطَاعَتِهِ، قُلْتُ: وَكَانَتْ طَاعَةُ عَلِيٍّ عليه السلام وَاجِبَةً عَلَى النَّاسِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَبَعْدَ وَفَاتِهِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ وَلٰكِنَّهُ صَمَتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ مَعَ رَسُولِ اللهِ

مریم ۱۹/۳۰

مریم ۱۹/۱۲

صلی الله علیه وآله وسلم وَكَانَتِ الطَّاعَةُ لِرَسُولِ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم عَلَىٰ اُمَّتِهِ وَعَلَىٰ عَلِيٍّ علیه السلام فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم وَكَانَتِ الطَّاعَةُ مِنَ اللهِ وَمِنْ رَسُولِهِ عَلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ لِعَلِيٍّ علیه السلام بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم وَكَانَ عَلِيٌّ علیه السلام حَكِيماً عَالِماً .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا۔ کیا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے جب مہد میں کلام کیا تو اپنے اہل زمانہ پر حجت خدا تھے۔ فرمایا بے شک وہ نبی اور حجت خدا تھے رسول نہ تھے۔ کیا تم نے ان کا قول نہ سنا۔ میں اللہ کا بندہ ہوں مجھے کتاب دی ہے اور نبی بنایا ہے اور مجھے مبارک قرار دیا ہے جہاں کہیں بھی رہوں اور مجھے ہدایت کی ہے کہ جب تک میں زندہ رہوں، نماز پڑھوں اور زکوٰۃ دوں۔ میں نے کہا اس حالت میں وہ جناب زکریا پر حجت خدا تھے جبکہ گہوارہ میں تھے۔ فرمایا۔ عیسیٰ اس حالت میں لوگوں کے لیے اللہ کی آیت تھے اور رحمت تھے اللہ کی طرف سے مریم کے لئے جب انھوں نے کلام کیا اور مریم کی طرف سے ان کی برأت پیش کی۔ وہ نبی اور حجت تھے اس شخص کے لئے جس نے ان کا کلام سنا اس حال میں، اس کے بعد حضرت عیسیٰ خاموش ہو گئے اور دو سال تک کوئی کلام نہ کیا۔

عیسیٰ علیہ السلام کے دو سال خاموش رہنے کے زمانہ میں زکریا علیہ السلام لوگوں پر حجت خدا تھے ان کے مرنے کے بعد کتاب و حکمت کے وارث ان کے بیٹے یحییٰ ہوئے درآنحالیکہ وہ کم سن تھے جب عیسیٰ علیہ السلام سات سال کے ہو گئے تو انھوں نے کلام کیا نبوت و رسالت کے بارے میں جبکہ خدا نے ان پر وحی کی پس عیسیٰ حجت تھے یحییٰ پر اور تمام لوگوں پر اور اے ابو خالد زمین بغیر حجت خدا کے ایک دن بھی خالی نہیں رہتی، جب سے خدا نے آدم کو پیدا کیا اور روئے زمین پر انھیں ساکن کیا۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں کیا علی علیہ السلام خدا اور رسول کی طرف سے اس امت پر خدا کی حجت تھے حیات رسول میں فرمایا جب سے کہ رسول نے اپنا قائم مقام بنایا اور لوگوں کو ان کی اطاعت کا حکم دیا۔

میں نے کہا کیا حیات رسول میں اور بعد وفات لوگوں پر اطاعت علی واجب تھی فرمایا۔ ہاں۔ لیکن علی ساکت رہے اور امر و نہی الٰہی میں رسول کی موجودگی میں کوئی بات نہ کی۔ رسول اللہ کی اطاعت آپ کی زندگی میں تمام امت پر جس طرح واجب تھی اسی طرح علی پر تھی اور بعد وفات رسول تمام لوگوں پر خدا اور رسول کی طرف سے علی کی اطاعت واجب تھی اور علی حکیم و علیم تھے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ : قُلْتُ لِلرِّضَا علیه السلام : قَدْ كُنَّا نَسْأَلُكَ قَبْلَ أَنْ يَهَبَ اللهُ لَكَ أَبَا جَعْفَرٍ علیه السلام فَكُنْتَ تَقُولُ : يَهَبُ اللهُ لِي غُلاماً ، فَقَدْ وَهَبَ اللهُ لَكَ فَقَرَّ عُيُونَنَا ، فَلا أَرَانَا اللهُ يَوْمَكَ ، فَإِنْ كَانَ كَوْنٌ فَإِلَىٰ مَنْ ؟ فَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَىٰ أَبِي جَعْفَرٍ علیه السلام وَهُوَ قَائِمٌ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ هٰذَا ابْنُ ثَلاثِ سِنِينَ ؟! قَالَ : وَمَا يَضُرُّهُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ ، قَدْ قَامَ عِيسَى [ابْنُ مَرْيَمَ] علیه السلام بِالْحُجَّةِ وَهُوَ ابْنُ [أَقَلَّ مِنْ] ثَلاثِ سِنِينَ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا قبل امام محمد تقی علیہ السلام کی پیدائش کے ہم نے آپ سے آپ کے جانشین کے متعلق سوال کیا تھا آپ نے فرمایا تھا کہ خدا مجھے لڑکا دیگا چنانچہ خدا نے دے دیا جس سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں بس خدا آپ کی موت کا دن نہ دکھلائے لیکن اگر ایسا ہو تو آپ کا جانشین کون ہوگا حضرت نے اپنے ہاتھ سے امام محمد تقی علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا وہ سامنے کھڑے تھے میں نے کہا یہ تو ابھی تین ہی برس کے ہیں فرمایا۔ کم سنی مانع امامت نہیں۔ عیسیٰ تین ہی سال کے تھے کہ حجت خدا قرار پائے۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنَّهُمْ يَقُولُونَ فِي حَدَاثَةِ سِنِّكَ، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى أَوْحَى إِلَى دَاوُدَ أَنْ يَسْتَخْلِفَ سُلَيْمَانَ وَهُوَ صَبِيٌّ يَرْعَى الْغَنَمَ، فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عُبَّادُ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَعُلَمَاؤُهُمْ، فَأَوْحَى اللهُ إِلَى دَاوُدَ عليه السلام أَنْ خُذْ عَصَى الْمُتَكَلِّمِينَ وَعَصَا سُلَيْمَانَ وَاجْعَلْهَا فِي بَيْتٍ وَاخْتِمْ عَلَيْهَا بِخَوَاتِيمِ الْقَوْمِ فَإِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ، فَمَنْ كَانَتْ عَصَاهُ قَدْ أَوْرَقَتْ وَأَثْمَرَتْ فَهُوَ الْخَلِيفَةُ، فَأَخْبَرَهُمْ دَاوُدُ عليه السلام، فَقَالُوا: قَدْ رَضِينَا وَسَلَّمْنَا.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے کہا کہ لوگ آپ کی کم سنی کی وجہ سے چہ میگوئیاں کر رہے ہیں خدا نے وحی کی داؤد علیہ السلام کو کہ وہ سلیمان کو اپنا خلیفہ بنائیں درآنحالیکہ وہ بچے تھے اور بکریاں چراتے تھے بنی اسرائیل کے عابدوں اور عالموں نے اس سے انکار کیا۔ خدا نے داؤد علیہ السلام کو وحی کی کہ ان معترضوں سے ایک لاٹھی لو، اور ایک سلیمان سے لو اور دونوں کو ایک گھر میں رکھ دو اور قوم کی مہریں لگا دو۔ دوسرے روز دیکھو جس کی لاٹھی میں پتے لگے ہوں اور پھل بھی ہو وہی خلیفہ ہے داؤد علیہ السلام نے اس کی خبر قوم کو دی وہ راضی ہوگئی اور اس خدائی فیصلہ کو مان لیا۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ مُصْعَبٍ، عَنْ مَسْعَدَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ أَبُو بَصِيرٍ: دَخَلْتُ إِلَيْهِ وَمَعِي غُلَامٌ يَقُودُنِي خُمَاسِيٌّ لَمْ يَبْلُغْ، فَقَالَ لِي: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا احْتَجَّ عَلَيْكُمْ بِمِثْلِ سِنِّهِ. [أَوْقَالَ: سَيَلِي عَلَيْكُمْ بِمِثْلِ سِنِّهِ].

۴۔ ابوبصیر کہتے ہیں۔ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ ایک پانچ سالہ لڑکا میری انگلی پکڑے ہوئے تھا جو بالغ نہ تھا حضرت نے فرمایا کیا جواب ہوگا تمہارا۔ جب لوگ تم پر حجت لائیں گے اسی عمر کے متعلق (اشارہ ہے حضرت حجت کے متعلق جو پانچ سال کی عمر میں غائب ہوئے)

٥ ـ سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ : سَأَلْتُهُ ـ يَعْنِي أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام ـ عَنْ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْإِمَامِ ، فَقُلْتُ : يَكُونُ الْإِمَامُ ابْنَ أَقَلَّ مِنْ سَبْعِ سِنِينَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ وَأَقَلَّ مِنْ خَمْسِ سِنِينَ ، فَقَالَ سَهْلٌ : فَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مَهْزِيَارَ بِهٰذَا فِي سَنَةِ إِحْدَىٰ وَعِشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا امام کے متعلق آپؑ نے فرمایا امام سات برس سے بھی کم عمر کا ہوتا ہے۔ فرمایا ہاں پانچ سال سے بھی کم۔ یہ روایت کی علی بن مہزیار نے ۲۲۱ھ میں۔

٦ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْخَيْرَانِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كُنْتُ وَاقِفاً بَيْنَ يَدَيْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام بِخُرَاسَانَ ، فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ : يَا سَيِّدِي ! إِنْ كَانَ كَوْنٌ فَإِلَىٰ مَنْ؟ قَالَ : إِلَىٰ أَبِي جَعْفَرٍ ابْنِي ، فَكَأَنَّ الْقَائِلَ اسْتَصْغَرَ سِنَّ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام ، فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام : إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ بَعَثَ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ عليه السلام رَسُولاً ، نَبِيّاً ، صَاحِبَ شَرِيعَةٍ مُبْتَدَأَةٍ فِي أَصْغَرَ مِنَ السِّنِّ الَّذِي فِيهِ أَبُو جَعْفَرٍ .

۶۔ راوی کہتا ہے میں خراسان میں امام علیہ السلام کے پاس ٹھہرا ہوا تھا۔ میں نے کہا اے میرے سردار اگر آپ کا انتقال ہو جائے تو ہمارا امام کون ہوگا۔ فرمایا۔ میرا بیٹا ابو جعفر (گویا راوی کی نظر میں امام محمد تقی علیہ السلام کم سنی کی وجہ سے قابل امامت نہ تھے) حضرت نے فرمایا۔ خدا نے عیسیٰؑ کو رسول و نبی بنایا ایسے سن میں جو ابو جعفر کے سن بھی کم تھا۔

٧ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام وَقَدْ خَرَجَ عَلَيَّ فَأَخَذْتُ النَّظَرَ إِلَيْهِ وَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَىٰ رَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ ، لِأَصِفَ قَامَتَهُ لِأَصْحَابِنَا بِمِصْرَ فَبَيْنَا أَنَا كَذٰلِكَ حَتّٰى قَعَدَ ، فَقَالَ : يَا عَلِيُّ ! إِنَّ اللّٰهَ احْتَجَّ فِي الْإِمَامَةِ بِمِثْلِ مَا احْتَجَّ بِهِ فِي النُّبُوَّةِ فَقَالَ : «وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيّاً» «وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ» «وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً» فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يُؤْتَى الْحِكْمَةَ وَهُوَ صَبِيٌّ وَيَجُوزُ أَنْ يُؤْتَاهَا وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً .

یوسف ۱۲/۲۲
مریم ۱۹/۱۲
احقاف ۴۶/۱۵

۷۔ علی بن اسباط نے کہا کہ جب امام محمد تقی علیہ السلام میرے پاس آئے تو میں نے غور سے انکے سراپا پر نظر ڈالی تاکہ میں مصر میں اپنے اصحاب سے آپ کے قد و قامت بیان کروں حضرت نے مجھ سے فرمایا۔ اے علی خدا نے امامت میں بھی وہی حجت رکھی ہے جو نبوت میں ہے اس نے فرمایا ہے ہم نے اس کو حکومت بچپن میں دے دی اور جب پوری قوت کو پہنچا اور چالیس برس کا ہوا۔ پس بچپن میں دینا جائز ہے جس طرح چالیس برس بعد (حضرت کا مطلب یہ ہے کہ نبوت یا امامت کا انحصار کسی

سن پر نہیں، یحییٰ بچپن میں نبی ہوئے۔ یوسفؑ چالیس سال بعد۔

٨ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ حَسَّانٍ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: يَاسَيِّدِي إِنَّ النَّاسَ يُنْكِرُونَ عَلَيْكَ حَدَاثَةَ سِنِّكَ، فَقَالَ: وَمَا يُنْكِرُونَ مِنْ ذَلِكَ قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَقَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله: «قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُوا إِلَى اللهِ عَلَى بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي» فَوَاللهِ مَا تَبِعَهُ إِلَّا عَلِيٌّ عليه السلام وَلَهُ تِسْعُ سِنِينَ وَأَنَا ابْنُ تِسْعِ سِنِينَ.

یوسف ۱۰۸/۲

٨۔ میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے کہا کہ لوگ آپؑ کی کم سنی کی وجہ سے آپ کی امامت سے انکار کرتے ہیں فرمایا کیا وہ اس قول خدا سے انکار کرتے ہیں اس نے اپنے نبی سے فرمایا۔ تم لوگوں سے کہہ دو کہ میں اور میرا پیرو۔ خدا کی بصیرت کے ساتھ بلاتے ہیں یہی میرا راستہ ہے پس خدا کی قسم علیؑ نے نو سال کی عمر میں پیرویٔ رسولؐ کی تھی اور اب میں بھی نو سال کا ہوں۔

اکیانویں باب

امامؑ کو غسل میت امامؑ ہی دیتا ہے

باب ۹۱

أَنَّ الْإِمَامَ لَا يُغَسِّلُهُ إِلَّا إِمَامٌ مِنَ الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

١ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَّالِ أَوْ غَيْرِهِ، عَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنَّهُمْ يُحَاجُّونَا يَقُولُونَ: إِنَّ الْإِمَامَ لَا يُغَسِّلُهُ إِلَّا الْإِمَامُ قَالَ: فَقَالَ: مَا يُدْرِيهِمْ مَنْ غَسَّلَهُ، فَمَا قُلْتَ لَهُمْ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ قُلْتُ لَهُمْ: إِنْ قَالَ مَوْلَايَ إِنَّهُ غَسَّلَهُ تَحْتَ عَرْشِ رَبِّي فَقَدْ صَدَقَ وَإِنْ قَالَ: غَسَّلَهُ فِي تُخُومِ الْأَرْضِ فَقَدْ صَدَقَ، قَالَ: لَا هَكَذَا [قَالَ] فَقُلْتُ: فَمَا أَقُولُ لَهُمْ؟ قَالَ: قُلْ لَهُمْ: إِنِّي غَسَّلْتُهُ، فَقُلْتُ: أَقُولُ لَهُمْ إِنَّكَ غَسَّلْتَهُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ.

١۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ واقفیہ فرقہ والے جو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی موت کے قائل نہیں یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ تم کہتے ہو کہ امام کو غسل نہیں دیتا مگر امام لیکن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو تو کسی امام نے غسل دینا بیان نہیں کیا۔ لہٰذا وہ نہیں مرے۔ فرمایا۔ انھوں نے کیسے جانا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو غسل نہیں دیا گیا آخر تم نے

ان سے کیا کہا۔ میں نے ان سے کہا۔ اگر میرا امام یہ کہے کہ ان کو عرش کے نیچے غسل دیا گیا تو سچ ہے۔ فرمایا یہ نہیں۔ میں نے کہا۔ پھر کیا کہوں۔ فرمایا ان سے کہو میں (امام) نے ان کو غسل دیا ہے۔ میں نے کہا میں یہی کہوں گا کہ آپ نے ان کو غسل دیا فرمایا۔ ہاں۔ (معتبر روایت یہ ہے کہ امام علیہ السلام باعجاز بغداد پہنچے اور غسل دیا۔)

٢ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُومَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الرِّضَا عليه السلام عَنِ الْإِمَامِ يُغَسِّلُهُ الْإِمَامُ؟ قَالَ: سُنَّةُ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ عليه السلام

۲۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ امام کو امام غسل دیتا ہے۔ فرمایا۔ تم ان سے کہو میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو غسل دیا ہے میں نے کہا میں یہی کہوں گا کہ آپ نے غسل دیا ہے فرمایا، ہاں۔
میں نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا، کیا امام کو امام غسل دیتا ہے فرمایا یہ سنت موسیٰؑ ہے (یعنی یہ طریقہ زمانہ موسیٰؑ سے چلا آ رہا ہے منسوخ نہیں ہوا۔ انھوں نے وادیٔ تیہ میں اپنے وصی کو غسل دیا۔

٣ ـ وَعَنْهُ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ طَلْحَةَ قَالَ: قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام: إِنَّ الْإِمَامَ لَا يُغَسِّلُهُ إِلَّا الْإِمَامُ؟ فَقَالَ: أَمَا تَدْرُونَ مَنْ حَضَرَ لِغُسْلِهِ؟ قَدْ حَضَرَهُ خَيْرٌ مِمَّنْ غَابَ عَنْهُ، الَّذِينَ حَضَرُوا يُوسُفَ فِي الْجُبِّ حِينَ غَابَ عَنْهُ أَبَوَاهُ وَأَهْلُ بَيْتِهِ.

۳۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا۔ امام کو امام غسل دیتا ہے فرمایا جو منکر ہیں وہ جانتے ہیں کہ وہاں غسل کے لئے کون حاضر تھا وہ تھے (ملائکہ رحمت) جو غائب ہونے والوں (ملائکہ عذاب سے) بہتر ہیں یہ وہی ہیں جو آئے تھے یوسف کے پاس کنوئیں میں جبکہ ان کے ماں باپ اور گھر والے موجود نہ تھے۔ یعنی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو میں نے غسل دیا مدینہ میں اور جبرئیلؑ نے بغداد میں۔ لفظ امام عام ہے فرشتہ پر بھی اطلاق ہوتا ہے)۔

بانویواں باب

موالید الائمہ علیہم السلام

(بَابُ) ۹۲

مَوَالِيدِ الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

١ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ إِسْحَاقَ الْعَلَوِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ الرِّزَامِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

سُلَيْمَانَ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: حَجَجْنَا مَعَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي السَّنَةِ الَّتِي وُلِدَ فِيهَا ابْنُهُ مُوسَى عليه السلام، فَلَمَّا نَزَلْنَا الْأَبْوَاءَ وَضَعَ لَنَا الْغَدَاءَ وَكَانَ إِذَا وَضَعَ الطَّعَامَ لِأَصْحَابِهِ أَكْثَرَ وَأَطَابَ، قَالَ: فَبَيْنَا نَحْنُ نَأْكُلُ إِذْ أَتَاهُ رَسُولُ حُمَيْدَةَ فَقَالَ لَهُ: إِنَّ حُمَيْدَةَ تَقُولُ: قَدْ أَنْكَرْتُ نَفْسِي وَقَدْ وَجَدْتُ مَا كُنْتُ أَجِدُ إِذَا حَضَرَتْ وِلَادَتِي وَقَدْ أَمَرْتَنِي أَنْ لَا أَسْتَبِقَكَ بِابْنِكَ هٰذَا، فَقَامَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام فَانْطَلَقَ مَعَ الرَّسُولِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ: سَرَّكَ اللهُ وَجَعَلَنَا فِدَاكَ فَمَا أَنْتَ صَنَعْتَ مِنْ حُمَيْدَةَ؟ قَالَ: سَلَّمَهَا اللهُ وَقَدْ وَهَبَ لِي غُلَامًا وَهُوَ خَيْرُ مَنْ بَرَأَ اللهُ فِي خَلْقِهِ وَلَقَدْ أَخْبَرَتْنِي حُمَيْدَةُ عَنْهُ بِأَمْرٍ ظَنَّتْ أَنِّي لَا أَعْرِفُهُ وَلَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمَ بِهِ مِنْهَا، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمَا الَّذِي أَخْبَرَتْكَ بِهِ حُمَيْدَةُ عَنْهُ؟ قَالَ: ذَكَرَتْ أَنَّهُ سَقَطَ مِنْ بَطْنِهَا حِينَ سَقَطَ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى الْأَرْضِ، رَافِعًا رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَأَخْبَرْتُهَا أَنَّ ذٰلِكَ أَمَارَةُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَأَمَارَةُ الْوَصِيِّ مِنْ بَعْدِهِ.

فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمَا هٰذَا مِنْ أَمَارَةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَأَمَارَةِ الْوَصِيِّ مِنْ بَعْدِهِ؟ فَقَالَ لِي: إِنَّهُ لَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي عُلِقَ فِيهَا بِجَدِّي أَتَى آتٍ جَدَّ أَبِي بِكَأْسٍ فِيهِ شَرْبَةٌ أَرَقُّ مِنَ الْمَاءِ وَأَلْيَنُ مِنَ الزُّبْدِ وَأَحْلَى مِنَ الشَّهْدِ وَأَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ، فَسَقَاهُ إِيَّاهُ وَأَمَرَهُ بِالْجِمَاعِ، فَقَامَ فَجَامَعَ، فَعُلِقَ بِجَدِّي وَلَمَّا أَنْ كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي عُلِقَ فِيهَا بِأَبِي أَتَى آتٍ جَدِّي فَسَقَاهُ كَمَا سَقَى جَدَّ أَبِي وَأَمَرَهُ بِمِثْلِ الَّذِي أَمَرَهُ فَقَامَ فَجَامَعَ، فَعُلِقَ بِأَبِي، وَلَمَّا أَنْ كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي عُلِقَ فِيهَا بِي أَتَى آتٍ أَبِي فَسَقَاهُ بِمَا سَقَاهُمْ وَأَمَرَهُ بِالَّذِي أَمَرَهُمْ بِهِ فَقَامَ فَجَامَعَ فَعُلِقَ بِي وَلَمَّا أَنْ كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي عُلِقَ فِيهَا بِابْنِي أَتَانِي آتٍ كَمَا أَتَاهُمْ، فَفَعَلَ بِي كَمَا فَعَلَ بِهِمْ فَقُمْتُ بِعِلْمِ اللهِ وَإِنِّي مَسْرُورٌ بِمَا يَهَبُ اللهُ لِي، فَجَامَعْتُ فَعُلِقَ بِابْنِي هٰذَا الْمَوْلُودِ فَدُونَكُمْ، فَهُوَ وَاللهِ صَاحِبُكُمْ مِنْ بَعْدِي،

إِنَّ نُطْفَةَ الْإِمَامِ مِمَّا أَخْبَرْتُكَ وَإِذَا سَكَنَتِ النُّطْفَةُ فِي الرَّحِمِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَأُنْشِئَ فِيهَا الرُّوحُ بَعَثَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَلَكًا يُقَالُ لَهُ حَيَوَانُ، فَكَتَبَ عَلَى عَضُدِهِ الْأَيْمَنِ «وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ» وَإِذَا وَقَعَ مِنْ بَطْنِ أُمِّهِ وَقَعَ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى الْأَرْضِ رَافِعًا رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَأَمَّا وَضْعُهُ يَدَيْهِ عَلَى الْأَرْضِ فَإِنَّهُ يَقْبِضُ كُلَّ عِلْمٍ لِلهِ أَنْزَلَهُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَأَمَّا رَفْعُهُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَإِنَّ مُنَادِيًا يُنَادِي بِهِ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ[1] مِنْ قِبَلِ رَبِّ الْعِزَّةِ

مِنَ الْأُفُقِ الْأَعْلَىٰ بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ يَقُولُ : يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ ، اثْبُتْ تَثْبُتْ(۲) فَلِعَظِيمٍ مَا خَلَقْتُكَ(۳)، أَنْتَ صَفْوَتِي مِنْ خَلْقِي وَمَوْضِعُ سِرِّي وَعَيْبَةُ عِلْمِي وَأَمِينِي عَلَىٰ وَحْيِي وَخَلِيفَتِي فِي أَرْضِي ، لَكَ وَلِمَنْ تَوَلَّاكَ أَوْجَبْتُ رَحْمَتِي وَمَنَحْتُ جِنَانِي وَأَحْلَلْتُ جِوَارِي ، ثُمَّ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَأُصْلِيَنَّ مَنْ عَادَاكَ أَشَدَّ عَذَابِي وَإِنْ وَسَّعْتُ عَلَيْهِ فِي دُنْيَايَ مِنْ سِعَةِ رِزْقِي.

فَإِذَا انْقَضَى الصَّوْتُ - صَوْتُ الْمُنَادِي - أَجَابَهُ هُوَ وَاضِعاً يَدَيْهِ رَافِعاً رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ يَقُولُ : «شَهِدَ اللهُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ قَائِماً بِالْقِسْطِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ» قَالَ: فَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ أَعْطَاهُ اللهُ الْعِلْمَ الْأَوَّلَ وَالْعِلْمَ الْآخِرَ وَاسْتَحَقَّ زِيَارَةَ الرُّوحِ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ، قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ الرُّوحُ لَيْسَ هُوَ جَبْرَئِيلَ ؟ قَالَ الرُّوحُ هُوَ أَعْظَمُ مِنْ جَبْرَئِيلَ ، إِنَّ جَبْرَئِيلَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَ إِنَّ الرُّوحَ هُوَ خَلْقٌ أَعْظَمُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ عليهم السلام ، أَلَيْسَ يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَىٰ : «تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ».

(آل عمران ۳/۱۸) (القدر ۹۷/۴)

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ مِثْلَهُ .

ا۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ سفر حج کیا جس سال ان کے فرزند امام موسیٰ کاظم علیہ السلام پیدا ہوئے جب ہم مقام ابوا میں اترے اور صبح کا ناشتہ جو عمدہ بھی تھا اور مقدار میں زیادہ بھی، ہم سب کے سامنے رکھا گیا تو حمیدہؑ (مادر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) کا قاصد آیا اور کہا حمیدہ کہتی ہیں کیا آپؑ نے عالم غربت میں مجھے بھلا دیا۔ میں وہ آثار پا رہی ہوں جو میں وقت ولادت پایا کرتی ہوں آپ نے حکم دیا تھا کہ اس لڑکے کی ولادت سے مجھے بے خبر نہ رکھنا یہ سن کر امام علیہ السلام اٹھ کھڑے ہوئے اور اس آدمی کے ساتھ چلے گئے جب واپس آئے تو اصحاب نے کہا خدا آپ کو خوش رکھے حمیدہ نے آپ کو کیوں بلایا تھا؟ فرمایا۔ خدا نے ان کو صحیح سالم رکھا اور مجھے وہ لڑکا عطا فرمایا جو اس کی مخلوق میں سب سے بہتر ہے اور حمیدہ نے مجھے ایسے امر کی خبر دی جسے انھوں نے سمجھا میں نہیں جانتا حالانکہ میں ان سے زیادہ جانتا ہوں۔ میں نے کہا حمیدہ نے کیا بات بتائی فرمایا۔ انھوں نے کہا جب وہ بطن سے جدا ہوئے تو اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے اور سر آسمان کی طرف اٹھایا۔ میں نے حمیدہ خاتون سے کہا یہ علامت ہے رسول اور اس کے بعد کے وصی کی۔ میں نے کہا وہ کیا علامت ہے جس کا تعلق رسولؐ اور وصیؑ رسول سے ہے فرمایا جب وہ رات آئی جس میں میرے پردادا کا نطفہ قائم ہوا تو ایک آنے والا (فرشتہ) ایک پیالہ میں ایسا شربت لے کر آیا۔ جو پانی سے زیادہ رقیق مسکہ سے زیادہ نرم، شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ ٹھنڈا تھا اور دودھ سے زیادہ سفید، وہ ان کو پلایا اور جماع کا

حکم دیا۔ پس انھوں نے ایسا کیا تو میرے جد کا نطفہ قرار پایا۔

جب وہ رات آئی جس میں میرے باپ کا نطفہ قرار پایا تو آنے والا فرشتہ میرے دادا کے پاس آیا جس طرح پردادا کے پاس آیا تھا اور ان کو وہی پلایا جو پردادا کو پلایا تھا اور وہی حکم دیا۔ پس انھوں نے جماع کیا اور میرے باپ کا نطفہ قرار پایا، اور جب وہ رات آئی جس میں میرا نطفہ قرار پایا اور میرے باپ کو بھی وہی صورت پیش آئی اور جب میرے بیٹے کے حمل کا وقت آیا تو یہی صورت میرے لئے پیش آئی۔ میں نے بھی ایسا ہی کیا۔ میں خوش ہوا کہ خدا مجھے بیٹا دیگا۔ پس میں نے جماع کیا میرے اس بیٹے کا حمل قرار پایا، پس یہ تمہارا امام ہے۔

امام کے استقرار حمل کی یہ صورت ہوتی ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا۔ جب نطفہ قرار پاتا ہے تو وہ رحم میں چار ماہ ساکن رہتا ہے پھر اس میں روح پڑجاتی ہے پھر خدا حیوان ناطق فرشتے کو بھیجتا ہے وہ اس کے داہنے بازو پر یہ آیت لکھتا ہے از روئے صدق و عدل اللہ کا کلمہ تمام ہوگیا۔ خدا کے کلمات کو کوئی تبدیل کرنے والا نہیں وسمیع و علیم ہے۔

اور جب ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے تو اپنے ہاتھ زمین پر رکھتا ہے اور اپنا سر آسمان کی طرف اٹھاتا ہے جب ہاتھ زمین پر رکھتا ہے تو قبضہ میں کرتا ہے ہر اس علم کو جو خدا نے نازل کیا ہے آسمان سے زمین پر اور جب آسمان کی طرف سر اٹھاتا ہے تو رب العزت خدا کی طرف سے ایک منادی افق اعلیٰ سے اس کا اور اس کے باپ کا نام لے کر ندا کرتا ہے اے فلاں بن فلاں تو امر دین میں ثابت قدم رہ تاکہ تجھے ثابت قدم رکھا جائے۔ میں نے تجھے کار عظیم کے لئے خلق کیا ہے تو میری مخلوق کا خلاصہ ہے میرے اسرار کا امین ہے میرے علم کا خزانہ ہے میری وحی کا امین ہے اور زمین پر میرا خلیفہ ہے۔

میں نے تیرے لئے اور تجھ سے محبت کرنے والوں کے لئے اپنی محبت کو واجب کیا اور اپنی جنت کو عطا کیا۔

اور میں نے اپنا جوار اس کے لئے جائز کیا۔ قسم ہے اپنے عزت و جلال کی جو تجھ سے عداوت رکھے گا اسے سخت عذاب دوں گا اگرچہ دنیا میں میں نے اسے فارغ البالی دی ہو جب منادی کی یہ آواز رک جائے گی تو وہ جواب دیگا میں گواہی دیتا ہوں گواہی دی اللہ نے اس امر کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہ اور ملائکہ اور صاحبان علم نے گواہی دی کہ وہ واحد و یکتا ہے اور عدل کرنے والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ عزیز و حکیم ہے۔

جب وہ یہ کہے گا تو خدا اس کو علم اولین و آخرین عطا فرمائے گا اور شب قدر میں زیارت روح کا مستحق ہوگا۔ میں نے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں کیا جبرئیل روح نہیں ہیں فرمایا۔ جبرئیل ملائکہ سے ہیں اور روح مخلوق عظیم ہے جس کا مرتبہ ملائکہ سے زیادہ ہے کیا خدا نے نہیں فرمایا۔ نازل ہوتے ہیں ملائکہ اور روح (یعنی اگر ملائکہ اور روح جدا جدا نہ ہوتے تو ان کو علیحدہ علیحدہ ذکر نہ کیا جاتا۔)

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا أَحَبَّ أَنْ يَخْلُقَ

الْإِمَامَ أَمَرَ مَلَكاً فَأَخَذَ شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ تَحْتَ الْعَرْشِ . فَيَسْقِيهَا أَبَاهُ ، فَمِنْ ذٰلِكَ يَخْلُقُ الْإِمَامَ ، فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ يَوْماً وَلَيْلَةً فِي بَطْنِ اُمِّهِ لَايَسْمَعُ الصَّوْتَ ، ثُمَّ يَسْمَعُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْكَلَامَ ، فَإِذَا وُلِدَ بَعَثَ ذٰلِكَ الْمَلَكَ فَيَكْتُبُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ : «وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقاً وَعَدْلاً لَامُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ» فَإِذَا مَضَى الْإِمَامُ الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ رُفِعَ لِهٰذَا مَنَارٌ مِنْ نُورٍ يَنْظُرُ بِهِ إِلَى أَعْمَالِ الْخَلَائِقِ ، فَبِهٰذَا يَحْتَجُّ اللّٰهُ عَلَى خَلْقِهِ .

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جب کسی امام کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو فرشتہ کو حکم دیتا ہے کہ وہ تحت عرش سے پانی لے جا کر اسے پلا آئے۔ اس طرح امام کو اس سے پیدا کرتا ہے امام چالیس دن رات اس طرح شکم مادر میں رہتا ہے کہ وہ کسی کی آواز نہیں سنتا اس کے بعد وہ کلام سننے لگتا ہے جب پیدا ہوتا ہے تو یہی فرشتہ اسکی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھتا تمت کلمۃ ربک صدقا و عدلا الخ جب پہلا امام مر جاتا ہے تو موجودہ امام کے لئے نور کا ایک منارہ بلند کیا جاتا ہے جس سے وہ اعمال خلائق کو دیکھتا ہے اور اپنی مخلوق پر اللہ تعالیٰ اس کے وجود سے حجت تمام کرتا ہے۔

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَ الْإِمَامَ مِنَ الْإِمَامِ بَعَثَ مَلَكاً فَأَخَذَ شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ تَحْتَ الْعَرْشِ ثُمَّ أَوْقَعَهَا أَوْ دَفَعَهَا إِلَى الْإِمَامِ ، فَشَرِبَهَا فَيَمْكُثُ فِي الرَّحِمِ أَرْبَعِينَ يَوْماً لَايَسْمَعُ الْكَلَامَ ، ثُمَّ يَسْمَعُ الْكَلَامَ بَعْدَ ذٰلِكَ ، فَإِذَا وَضَعَتْهُ اُمُّهُ بَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْهِ ذٰلِكَ الْمَلَكَ الَّذِي أَخَذَ الشَّرْبَةَ ، فَكَتَبَ عَلَى عَضُدِهِ الْأَيْمَنِ «وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقاً وَعَدْلاً لَامُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ» فَإِذَا قَامَ بِهٰذَا الْأَمْرِ رَفَعَ اللّٰهُ لَهُ فِي كُلِّ بَلْدَةٍ مَنَاراً يَنْظُرُ بِهِ إِلَى أَعْمَالِ الْعِبَادِ .

انعام ۶/۱۱۵

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب اللہ ارادہ کرتا ہے کہ امام سے امام کو پیدا کرے اور فرشتے کو بھیجتا ہے وہ تحت عرش سے پانی لا کر پلاتا ہے امام رحم مادر میں چالیس روز تک کوئی کلام نہیں سنتا۔ اس کے بعد سنتا ہے جب پیدا ہوتا ہے تو خدا اسی فرشتے کو بھیجتا ہے جس نے پانی پلایا تھا وہ اس کے داہنے بازو پر لکھتا ہے آیہ تمت کلمۃ ربک الخ جب وہ صاحب امر امامت بنتا ہے تو خدا ہر شہر میں اس کے لئے ایک منارۂ نور پیدا کر دیتا ہے جس کے ذریعہ سے لوگوں کے اعمال کو دیکھتا ہے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُسْلِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ الْإِمَامَ لَيَسْمَعُ فِي بَطْنِ اُمِّهِ فَإِذَا وُلِدَ خُطَّ بَيْنَ كَتِفَيْهِ «وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقاً وَعَدْلاً لَامُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ» فَإِذَا صَارَ

الْأَمْرُ إِلَيْهِ جَعَلَ اللهُ لَهُ عَمُوداً مِنْ نُورٍ ، يُبْصِرُ بِهِ مَا يَعْمَلُ أَهْلُ كُلِّ بَلْدَةٍ ،

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے امام اپنی ماں کے پیٹ میں کلام سنتا ہے اور جب پیدا ہوتا ہے تو اس کے دونوں شانوں پر لکھتا ہے آیہ۔ تمت کلمۃ ربک الخ جب امر امامت اس کی طرف منتقل ہوتا ہے تو خدا اس کے لئے عمود نور پیدا کرتا ہے جس سے وہ ہر شہر کے لوگوں کا اعمال دیکھتا ہے۔

٥ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ إِسْحَاقَ بْنَ جَعْفَرٍ يَقُولُ : سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : الْأَوْصِيَاءُ إِذَا حَمَلَتْ بِهِمْ أُمَّهَاتُهُمْ أَصَابَهَا فَتْرَةٌ شِبْهُ الْغَشْيَةِ ، فَأَقَامَتْ فِي ذٰلِكَ يَوْمَهَا ذٰلِكَ ، إِنْ كَانَ نَهَاراً أَوْ لَيْلَتَهَا إِنْ كَانَ لَيْلاً ، ثُمَّ تَرَىٰ فِي مَنَامِهَا رَجُلاً يُبَشِّرُهَا بِغُلَامٍ ، عَلِيمٍ ، حَلِيمٍ ، فَتَفْرَحُ لِذٰلِكَ ، ثُمَّ تَنْتَبِهُ مِنْ نَوْمِهَا ، فَتَسْمَعُ مِنْ جَانِبِهَا الْأَيْمَنِ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ صَوْتاً يَقُولُ : حَمَلْتِ بِخَيْرٍ وَتَصِيرِينَ إِلَىٰ خَيْرٍ وَجِئْتِ بِخَيْرٍ ، أَبْشِرِي بِغُلَامٍ ، حَلِيمٍ ، عَلِيمٍ ، وَتَجِدُ خِفَّةً فِي بَدَنِهَا ثُمَّ لَمْ تَجِدْ بَعْدَ ذٰلِكَ امْتِنَاعاً[1] مِنْ جَنْبَيْهَا وَبَطْنِهَا فَإِذَا كَانَ لِتِسْعٍ مِنْ شَهْرِهَا سَمِعَتْ فِي الْبَيْتِ حِسّاً شَدِيداً ، فَإِذَا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي تَلِدُ فِيهَا ظَهَرَ لَهَا فِي الْبَيْتِ نُورٌ تَرَاهُ لَا يَرَاهُ غَيْرُهَا إِلَّا أَبُوهُ ، فَإِذَا وَلَدَتْهُ وَلَدَتْهُ قَاعِداً وَتَفَتَّحَتْ لَهُ حَتَّىٰ يَخْرُجَ مُتَرَبِّعاً يَسْتَدِيرُ بَعْدَ وُقُوعِهِ إِلَى الْأَرْضِ ، فَلَا يُخْطِئُ الْقِبْلَةَ حَيْثُ كَانَتْ بِوَجْهِهِ ، ثُمَّ يَعْطِسُ ثَلَاثاً يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ بِالتَّحْمِيدِ وَيَقَعُ مَسْرُوراً مَخْتُوناً وَرَبَاعِيَتَاهُ مِنْ فَوْقٍ وَأَسْفَلَ وَنَابَاهُ وَضَاحِكَاهُ ، وَمِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ مِثْلُ سَبِيكَةِ الذَّهَبِ نُورٌ وَيُقِيمُ يَوْمَهُ وَلَيْلَتَهُ تَسِيلُ يَدَاهُ ذَهَباً وَكَذٰلِكَ الْأَنْبِيَاءُ إِذَا وُلِدُوا وَإِنَّمَا الْأَوْصِيَاءُ أَعْلَاقٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ .

۵۔ ابو اسحاق بن جعفر نے کہا کہ میں نے اپنے پدر بزرگوار امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ جب اماموں کی مائیں حاملہ ہوتی ہیں تو ان کو ایک قسم کی سستی غشی سے ملتی جلتی لاحق ہوتی ہے اگر نطفہ دن میں قرار پاتا ہے تو پورے دن رہتی ہے اور اگر رات میں استقرار ہوتا ہے تو تمام رات۔ پھر وہ خواب میں ایک مرد کو دیکھتی ہے جو بشارت دیتا ہے ایک علیم و حلیم لڑکے کی۔ پس اس سے حاملہ خوش ہوتی ہے اور جب خواب سے بیدار ہوتی ہے تو اسے گھر کے داہنی طرف سے ایک آواز سنائی دیتی تم کو علیم و حلیم لڑکے کی بشارت ہو۔ اب وہ اپنے بدن میں ہلکا پن محسوس کرتی ہے اور پہلو و شکم میں کشادگی محسوس کرتی ہے جب نو ماہ گزر جاتے ہیں تو اپنے گھر میں شدید جھٹکا محسوس کرتی ہے جسے وہ دیکھتی ہے اور سوائے باپ کے اور کوئی نہیں دیکھتا۔ جب اس کو جنتی ہے تو بیٹھ کر اللہ اس کے بدن میں کشادگی پیدا کرتا ہے اور امام سیدھا پیدا ہوتا ہے زمین پر آنے کے بعد گھوم جاتا ہے اور قبلہ سے منحرف نہیں ہوتا چاہے کسی طرف بھی اس کا رخ ہو۔

پھر تین بار چھینکتا ہے اور اپنی انگلی سے حمد الٰہی کا اشارہ کرتا ہے وہ مسرور مختون پیدا ہوتا ہے اور اس کے چار دانت اوپر کے حصہ میں ہوتے ہیں اور دو دانت ادھر اُدھر اور ایسے ہی چھ دانت نیچے ہوتے ہیں اور اس کے سامنے کا حصہ نکھرے سونے کی طرح چمکتا ہے دن میں پیدا ہو یا رات میں اور جب انبیاء پیدا ہوتے ہیں تو یہی صورت ان کے لئے ہوتی ہے اور اوصیاء اور انبیاء کا قریبی تعلق ہے۔

٦ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَديدٍ ؛ عَنْ جَميلِ بْنِ دَرّاجٍ قالَ : رَوىٰ غَيْرُ واحِدٍ مِنْ أَصْحابِنا أَنَّهُ قالَ : لا تَتَكَلَّموا فِي الْإِمامِ فَإِنَّ الْإِمامَ يَسْمَعُ الْكَلامَ وَهُوَ في بَطْنِ أُمِّهِ فَإِذا وَضَعَتْهُ كَتَبَ الْمَلَكُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ «وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقاً وَعَدْلاً لا مُبَدِّلَ لِكَلِماتِهِ وَهُوَ السَّميعُ الْعَليمُ» فَإِذا قامَ بِالْأَمْرِ رُفِعَ لَهُ في كُلِّ بَلْدَةٍ مَنارٌ يَنْظُرُ مِنْهُ إِلىٰ أَعْمالِ الْعِبادِ . (الانعام ٦/١١٥)

٦۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے بیان کیا کہ امام کے متعلق کلام نہ کرو کیونکہ امام بطن مادر میں کلام کرتا ہے اور جب پیدا ہوتا ہے تو فرشتہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھتا ہے آیہ تمت کلمة ربک الخ جب عہدۂ امامت پر فائز ہوتا ہے تو ہر شہر میں اس کے لئے ایک نورانی مینار بلند کیا جاتا ہے جس کے ذریعہ سے وہ لوگوں کے اعمال کو دیکھتا ہے

٧ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عيسَى بْنِ عُبَيْدٍ قالَ : كُنْتُ أَنَا وَابْنُ فَضّالٍ جُلوساً إِذْ أَقْبَلَ يونُسُ فَقالَ : دَخَلْتُ عَلىٰ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضا عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِداكَ قَدْ أَكْثَرَ النّاسُ فِي الْعَمودِ ، قالَ : فَقالَ لي : يا يونُسُ ! ما تَراهُ ، أَتَراهُ عَموداً مِنْ حَديدٍ يُرْفَعُ لِصاحِبِكَ؟ قالَ : قُلْتُ : ما أَدْري ، قالَ: لٰكِنَّهُ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ بِكُلِّ بَلْدَةٍ يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهِ أَعْمالَ تِلْكَ الْبَلْدَةِ ، قالَ : فَقامَ ابْنُ فَضّالٍ فَقَبَّلَ رَأْسَهُ وَقالَ : رَحِمَكَ اللّٰهُ يا أَبا مُحَمَّدٍ لا تَزالُ تَجيءُ بِالْحَديثِ الْحَقِّ الَّذي يُفَرِّجُ اللّٰهُ بِهِ عَنّا.

٧۔ راوی یونس کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا اکثر لوگ عمود کے بارے میں سوال کیا کرتے ہیں۔ فرمایا۔ اے یونس! تم نے کیا سمجھا کہ تم یہ سمجھتے ہو کہ وہ ستون لوہے کا ہے جو تمہارے امام کے لئے بلند کیا جاتا ہے۔ میں نے کہا میں کچھ نہیں جانتا۔ فرمایا۔ وہ ایک فرشتہ ہوتا ہے جو ہر شہر پر متعین ہے جس کے ذریعہ سے خدا ہر شہر کے اعمال کو بلند کرتا ہے جس کو امام دیکھتا ہے۔ یہ سن کر ابن فضیل نے حضرت کے سر کو بوسہ دیا اور کہا۔ اے ابو محمد! اللہ آپ پر رحم کرے اور آپ ہمیشہ ایسی احادیث بیان کرتے رہیں جن سے ہمیں خوشی حاصل ہو۔

٨ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحابِنا ، عَنِ ابْنِ أَبي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَريزٍ ، عَنْ زُرارَةَ ، عَنْ

أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لِلْإِمَامِ عَشْرُ عَلَامَاتٍ : يُولَدُ مُطَهَّراً: مَخْتُوناً ، وَإِذَا وَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ وَقَعَ عَلَىٰ رَاحَتِهِ رَافِعاً صَوْتَهُ بِالشَّهَادَتَيْنِ ، وَلَا يَجْنُبُ ، وَتَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ، وَلَا يَتَثَاءَبُ وَلَا يَتَمَطَّىٰ، وَيَرَىٰ مِنْ خَلْفِهِ كَمَا يَرَىٰ مِنْ أَمَامِهِ ، وَنَجْوُهُ كَرَائِحَةِ الْمِسْكِ، وَالْأَرْضُ مُوَكَّلَةٌ بِسَتْرِهِ وَابْتِلَاعِهِ وَإِذَا لَبِسَ دِرْعَ رَسُولِ اللهِ صلی الله علیه وآله كَانَتْ عَلَيْهِ وَفْقاً وَإِذَا لَبِسَهَا غَيْرُهُ مِنَ النَّاسِ طَوِيلُهُمْ وَقَصِيرُهُمْ زَادَتْ عَلَيْهِ شِبْراً ، وَهُوَ مُحَدَّثٌ إِلَىٰ أَنْ تَنْقَضِيَ أَيَّامُهُ.

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ امام کی بارہ علامتیں ہیں اوّل یہ کہ وہ پاک وطاہر پیدا ہوتا ہے۔ ختنہ کیا ہوا ہوتا ہے جب شکم مادر سے نکلتا ہے تو اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھتا ہے اور بلند آواز سے کلمہ شہادتین پڑھتا ہے، جنب نہیں ہوتا۔ نہ وہ جماہی لیتا ہے نہ انگڑائی۔ وہ آگے سے جس طرح دیکھتا ہے اسی طرح پیچھے سے دیکھتا ہے اس کے فضلہ میں مشک کی سی بو ہوتی ہے اور زمین اس کی ذمہ دار ہوتی ہے کہ اسے چھپالے اور نگل جائے اور جب وہ زرۂ رسولؐ پہنے تو اس کے جسم پر ٹھیک ہو اور اگر اس کا غیر پہنے تو چاہے لمبا ہو یا پست۔ قد ایک بالشت اس سے زیادہ ہو اور جب تک وہ زندہ رہتا ہے فرشتہ اس سے کلام کرتا ہے۔

ترانویواں باب

آئمہ علیہم السلام کے ابدان، ارواح وقلوب کی خلقت

(بَابُ) ۹۳

خَلْقِ أَبْدَانِ الْأَئِمَّةِ وَأَرْوَاحِهِمْ وَقُلُوبِهِمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ خَلَقَنَا مِنْ عِلِّيِّينَ وَخَلَقَ أَرْوَاحَنَا مِنْ فَوْقِ ذٰلِكَ وَخَلَقَ أَرْوَاحَ شِيعَتِنَا مِنْ عِلِّيِّينَ وَخَلَقَ أَجْسَادَهُمْ مِنْ دُونِ ذٰلِكَ ، فَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ الْقَرَابَةُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ وَقُلُوبُهُمْ تَحِنُّ إِلَيْنَا .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادقؑ نے ہماری خلقت علیین سے ہے اور ہماری روح کی خلقت اس کے مافوق اور ہمارے شیعوں کی ارواح کی خلقت علیین سے ہے اور ان کے اجساد کی خلقت دوسری چیز سے ہے اور یہی وجہ ہے کہ ان کے اور ہمارے درمیان قربت ہے اور ان کے قلوب ہماری

طرف مائل ہیں۔

۲۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ إِسْحَاقَ الزَّعْفَرَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ اللهَ خَلَقَنَا مِنْ نُورِ عَظَمَتِهِ، ثُمَّ صَوَّرَ خَلْقَنَا مِنْ طِينَةٍ مَخْزُونَةٍ، مَكْنُونَةٍ، مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ، فَأَسْكَنَ ذٰلِكَ النُّورَ فِيهِ، فَكُنَّا نَحْنُ خَلْقاً وَبَشَراً نُورَانِيِّينَ، لَمْ يَجْعَلْ لِأَحَدٍ فِي مِثْلِ الَّذِي خَلَقَنَا مِنْهُ نَصِيباً وَخَلَقَ أَرْوَاحَ شِيعَتِنَا مِنْ طِينَتِنَا وَأَبْدَانَهُمْ مِنْ طِينَةٍ مَخْزُونَةٍ مَكْنُونَةٍ، أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ الطِّينَةِ وَلَمْ يَجْعَلِ اللهُ لِأَحَدٍ فِي مِثْلِ الَّذِي خَلَقَهُمْ مِنْهُ نَصِيباً إِلَّا لِلْأَنْبِيَاءِ وَلِذٰلِكَ صِرْنَا نَحْنُ وَهُمُ النَّاسَ، وَصَارَ سَائِرُ النَّاسِ هَمَجاً لِلنَّارِ وَإِلَى النَّارِ.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اللہ نے ہم کو اپنے نور عظمت سے پیدا کیا۔ پھر ہماری صورت بنائی اس طینت مخزونہ سے جو تحت عرش تھی پس اس نور کو اس میں ساکن کیا اور ہم خدا کی ایک مخلوق اور نورانی بشر بن گئے جس چیز سے ہم پیدا ہوئے اور کسی مخلوق کو اس میں حصہ نہیں ملا اور ہماری طینت سے ہمارے شیعوں کی ارواح خلق ہوئیں اور ان کے بدن اس طینت مخزونہ سے خلق ہوئے جو اس طینت کے اسفل میں تھی سوائے انبیاء کے کسی کو اس طینت میں حصہ نہیں ملا اسی لئے ہم اور وہ ایک ہیں اور باقی لوگ تو جہنم کا ایندھن ہیں۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ وَغَيْرِهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ رَفَعَهُ إِلَىٰ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِنَّ لِلّٰهِ نَهَراً دُونَ عَرْشِهِ وَدُونَ النَّهَرِ الَّذِي دُونَ عَرْشِهِ نُورٌ نَوَّرَهُ وَإِنَّ فِي حَافَتَيِ النَّهَرِ رُوحَيْنِ مَخْلُوقَيْنِ: رُوحُ الْقُدُسِ وَرُوحٌ مِنْ أَمْرِهِ، وَإِنَّ لِلّٰهِ عَشْرَ طِينَاتٍ، خَمْسَةٌ مِنَ الْجَنَّةِ وَخَمْسَةٌ مِنَ الْأَرْضِ، فَفَسَّرَ الْجِنَانَ وَفَسَّرَ الْأَرْضَ، ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْ نَبِيٍّ وَلَا مَلَكٍ مِنْ بَعْدِهِ جَبَلَهُ إِلَّا نَفَخَ فِيهِ مِنْ إِحْدَى الرُّوحَيْنِ وَجَعَلَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله مِنْ إِحْدَى الطِّينَتَيْنِ۔ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام: مَا الْجَبْلُ؟ فَقَالَ: الْخَلْقُ۔ غَيْرَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَنَا مِنَ الْعَشْرِ طِينَاتٍ وَنَفَخَ فِينَا مِنَ الرُّوحَيْنِ جَمِيعاً فَأَطْيِبْ بِهَا طِيباً.

وَرَوَىٰ غَيْرُهُ عَنْ أَبِي الصَّامِتِ قَالَ: طِينُ الْجِنَانِ جَنَّةُ عَدْنٍ وَجَنَّةُ الْمَأْوَىٰ وَجَنَّةُ النَّعِيمِ وَالْفِرْدَوْسُ وَالْخُلْدُ؛ وَطِينُ الْأَرْضِ مَكَّةُ وَالْمَدِينَةُ وَالْكُوفَةُ وَبَيْتُ الْمَقْدِسِ وَالْحَائِرُ.

۳۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا عرش الٰہی کے پاس ایک نہر ہے اور عرش الٰہی کے نزدیک ایک نور ہے جس نے اس نہر کو روشن بنایا اور اس نہر کے دونوں طرف دو روحیں خلق فرمائی ہیں۔ روح القدس اور روح من امرہ اور خدا نے دس طینتیں خلق فرمائی ہیں پانچ جنت سے ہیں اور پانچ زمین سے ہیں پھر آپ نے دونوں کی تفسیر بیان کی اور فرمایا جو کوئی نبی یا فرشتہ اس کے بعد پیدا ہوا اس میں ان دونوں روحوں میں سے ایک روح ڈالی جاتی ہے اور اسی ایک روح سے نبی بنایا جاتا ہے اور راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا جبل سے کیا مراد ہے فرمایا ہم اہلبیت سے غیر کی خلقت جدا ہے خدا نے ہماری خلقت دسوں طینتوں سے کی ہے اور ہم میں دونوں روحیں پھونکی ہیں اور ان کو پوری پاکیزگی عطا کی ہے ابو صامت نے روایت کی ہے کہ جنت کی پانچ مٹی سے مراد جنت عدن، جنت نعیم، جنت الماویٰ، جنت الفردوس اور جنت الخلد ہے اور طینت ارض سے مراد مکہ، مدینہ، کوفہ بیت المقدس اور حائر (کربلا) ہے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي نَهْشَلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّ اللهَ خَلَقَنَا مِنْ أَعْلَى عِلِّيِّينَ وَخَلَقَ قُلُوبَ شِيعَتِنَا مِمَّا خَلَقَنَا وَ خَلَقَ أَبْدَانَهُمْ مِنْ دُونِ ذَٰلِكَ، فَقُلُوبُهُمْ تَهْوِي إِلَيْنَا، لِأَنَّهَا خُلِقَتْ مِمَّا خُلِقْنَا [مِنْهُ]، ثُمَّ تَلَا هَٰذِهِ الْآيَةَ[2]: «كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ وَ مَا أَدْرَاكَ مَا عِلِّيُّونَ كِتَابٌ مَرْقُومٌ يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ» وَخَلَقَ عَدُوَّنَا مِنْ سِجِّينٍ وَخَلَقَ قُلُوبَ شِيعَتِهِمْ مِمَّا خَلَقَهُمْ مِنْهُ وَأَبْدَانَهُمْ مِنْ دُونِ ذَٰلِكَ، فَقُلُوبُهُمْ تَهْوِي إِلَيْهِمْ، لِأَنَّهَا خُلِقَتْ مِمَّا خُلِقُوا مِنْهُ، ثُمَّ تَلَا هَٰذِهِ الْآيَةَ «كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ۞ وَ مَا أَدْرَاكَ مَا سِجِّينٌ ۞ كِتَابٌ مَرْقُومٌ».

۴۔ ابو حمزہ ثمالی سے مروی ہے۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ خدا نے ہمیں علیین سے پیدا کیا ہے اور ہمارے شیعوں کے قلوب کو اسی مٹی سے پیدا کیا جس سے ہم کو پیدا کیا اور دوسری مٹی سے یہی وجہ ہے کہ ان کے دل ہماری طرف مائل ہیں کیونکہ وہ ہماری مٹی سے بنے ہیں پھر یہ آیت تلاوت کی۔ نیکوں کی کتاب علیین میں ہے اور تم کیا جانو علیین کیا ہے وہ کتاب مرقوم ہے جس کے گواہ مقرب لوگ ہیں اور ہمارے دشمن سجین سے پیدا کیے گئے ہیں اور ان کے مریدوں کے دل انہی کی مٹی سے اور بدن اور مٹی سے، اسی لئے ان کے دل ان کی طرف مائل ہیں پھر یہ آیت پڑھی کتاب فجار سجین میں ہے اور تم کیا جانو سجین کیا ہے وہ کتاب مرقوم ہے۔

چورانویواں باب

تسلیم اور فضیلت مسلمین

(بَابُ) ۹۴

التَّسْلِيمِ وَفَضْلِ الْمُسَلِّمِينَ

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ سَدِيرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنِّي تَرَكْتُ مَوَالِيَكَ مُخْتَلِفِينَ ، يَتَبَرَّأُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ قَالَ : فَقَالَ : وَمَا أَنْتَ وَذَاكَ ، إِنَّمَا كُلِّفَ النَّاسُ ثَلَاثَةً : مَعْرِفَةَ الْأَئِمَّةِ وَالتَّسْلِيمَ لَهُمْ فِيمَا وَرَدَ عَلَيْهِمْ وَالرَّدَّ إِلَيْهِمْ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ .

۱۔ سدیر سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ آپؑ کے دوست بلحاظ عقائد مختلف ہیں اور ایک دوسرے سے بیزار ہیں فرمایا تمہارا اس سے کیا مطلب ہے لوگ بلحاظ تکلیف تین طرح کے ہیں اوّل وہ ہیں جو معرفت آئمہ رکھتے ہیں دوسرے وہ ہیں کہ ان امور کو قبول کرتے ہیں جو ان سے وارد ہیں تیسرے وہ ہیں جو ان سے روگردانی کرتے ہیں ان سے اختلاف کرتے ہیں

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ الْكَاهِلِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : لَوْ أَنَّ قَوْماً عَبَدُوا اللهَ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَحَجُّوا الْبَيْتَ وَصَامُوا شَهْرَ رَمَضَانَ ثُمَّ قَالُوا لِشَيْءٍ صَنَعَهُ اللهُ أَوْ صَنَعَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : أَلَّا صَنَعَ خِلَافَ الَّذِي صَنَعَ ؟ أَوْ وَجَدُوا ذَلِكَ فِي قُلُوبِهِمْ لَكَانُوا بِذَلِكَ مُشْرِكِينَ ، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ « فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ، ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجاً مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيماً » ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : عَلَيْكُمْ بِالتَّسْلِيمِ .

نساء ۴/۶۵

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ اگر کوئی قوم خدائے وحدہٗ لاشریک کی عبادت کرے اور نماز پڑھے اور زکوٰۃ دے اور خانۂ کعبہ کا حج کرے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے۔ پھر کہے۔ کہ جو کچھ اللہ اور اس کے رسولؐ نے تدبیر کی ہے اس کے خلاف انھوں نے کیوں نہ کیا۔ یعنی فعل خدا اور رسولؐ پر اعتراض کرے یا اس کے دل میں بھی اس قسم کا خیال گزرے تو وہ مشرک ہے پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔ تیرے رب کی قسم وہ ایمان نہ لائیں گے جب تک اے رسولؐ تم کو اپنے ذاتی اختلافات میں حکم قرار نہ دیں

اور پھر تمہارے فیصلے سے اپنے دلوں میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں اور تمہارے فیصلہ کو پوری طرح تسلیم نہ کریں" پھر حضرت نے فرمایا۔ تمہارے اوپر خدا اور رسولؐ کے احکام کا تسلیم کرنا واجب ہے۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنَّ عِنْدَنَا رَجُلاً يُقَالُ لَهُ: كُلَيْبٌ، فَلَا يَجِيءُ عَنْكُمْ شَيْءٌ إِلَّا قَالَ: أَنَا أُسَلِّمُ، فَسَمَّيْنَاهُ كُلَيْبَ تَسْلِيمٍ، قَالَ: فَتَرَحَّمَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَتَدْرُونَ مَا التَّسْلِيمُ؟ فَسَكَتْنَا، فَقَالَ: هُوَ وَاللهِ الْإِخْبَاتُ، قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَخْبَتُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ» ۝ هود ١١/٢٣

٣۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ سے کہا۔ ہمارے قریب ایک شخص ہے جس کا نام کلیب ہے آپ کی جو بات اس سے بیان کی جاتی ہے وہ کہتا ہے میں نے تسلیم کیا اس لئے ہم نے اس کا نام کلیب تسلیم رکھ دیا ہے فرمایا اس پر رحم کرو۔ تم جانتے ہو تسلیم کیا ہے ہم خاموش ہو گئے فرمایا۔ وہ قول خدا کے سامنے فروتنی و عاجزی کرتا ہے۔ خدا فرماتا ہے جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کئے اور اپنے رب کے سامنے فروتنی کی۔

٤ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ: «وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا» ۝ قَالَ: الْاِقْتِرَافُ التَّسْلِيمُ لَنَا وَالصِّدْقُ عَلَيْنَا وَأَلَّا يَكْذِبَ عَلَيْنَا الشوریٰ ٤٢/٢٣

٤۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی نیک کام کریگا ہم اس کی نیکی کو زیادہ کریں گے اس آیت کے متعلق کہ اس میں اقتراف سے مراد ہے ہماری بات کو تسلیم کرنا اور ہمارے قول کی تصدیق کرنا۔ اور ہم پر جھوٹ نہ بولنا۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ بَشِيرٍ الدَّهَّانِ، عَنْ كَامِلٍ التَّمَّارِ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ» ۝ أَتَدْرِي مَنْ هُمْ؟ قُلْتُ: أَنْتَ أَعْلَمُ قَالَ: قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الْمُسَلِّمُونَ، إِنَّ الْمُسَلِّمِينَ هُمُ النُّجَبَاءُ، فَالْمُؤْمِنُ غَرِيبٌ فَطُوبَىٰ لِلْغُرَبَاءِ مومنون ٢٣/١

٥۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ آیہ قد افلح المومنون کے متعلق کیا جانتے ہو۔ وہ مومن کون ہے راوی نے کہا۔ آپ بہتر جانتے ہیں فرمایا۔ فلاح پانے والے وہ مومن ہیں جو ہمارے احادیث کو تسلیم کرنے والے ہیں یہ تسلیم کرنے

والے غُبَّار کہلاتے ہیں پس مومن غریب ہے یعنی اپنے اصلی وطن سے دور ان کی تعداد کم ہے وہ یہاں بیگانوں میں زندگی بسر کرتے ہیں پس خوشخبری جنت کی ان غربا کے لئے۔

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنِ الْخَشَّابِ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ رَبِيعٍ الْمُسْلِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَكْمِلَ الْإِيمَانَ كُلَّهُ فَلْيَقُلْ : الْقَوْلُ مِنِّي فِي جَمِيعِ الْأَشْيَاءِ قَوْلُ آلِ مُحَمَّدٍ ، فِيمَا أَسَرُّوا وَمَا أَعْلَنُوا وَفِيمَا بَلَغَنِي عَنْهُمْ وَفِيمَا لَمْ يَبْلُغْنِي .

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی خوش ہونا چاہتا ہے اس پر کہ اس کا ایمان کامل ہو تو اس کو چاہیئے کہ آل محمدؐ کے تمام اقوال کے متعلق میرا قول قبول کرے خواہ وہ پوشیدہ ہو یا ظاہر اور وہ کہ جو مجھ تک ان سے پہنچا ہے اور وہ جو مجھ تک نہیں پہنچا۔

٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ أَوْ بُرَيْدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ : لَقَدْ خَاطَبَ اللهُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي كِتَابِهِ ، قَالَ : قُلْتُ : فِي أَيِّ مَوْضِعٍ ؟ قَالَ : فِي قَوْلِهِ : «وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاؤُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّاباً رَحِيماً ۞ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ (فِيمَا تَعَاقَدُوا عَلَيْهِ لَئِنْ أَمَاتَ اللهُ مُحَمَّداً أَلَّا يَرُدُّوا هَذَا الْأَمْرَ فِي بَنِي هَاشِمٍ) ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجاً مِمَّا قَضَيْتَ (عَلَيْهِمْ مِنَ الْقَتْلِ أَوِ الْعَفْوِ) وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيماً» ○ نساء ۴/۶۴

۷۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ نے اپنی کتاب میں امیر المومنین علیہ السلام سے خطاب کیا ہے راوی کہتا ہے۔ میں نے پوچھا کہاں فرمایا سورۂ نساء کی اس آیت میں اگر وہ لوگ جنھوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا ہے تیرے پاس آئیں اور اللہ سے استغفار کریں اور رسولؐ بھی اسکے لئے استغفار کرے تو وہ اللہ کو توبہ قبول کرنیوالا اور رحم کرنیوالا پائیں گے قسم ہے تیرے رب کی وہ ایمان نہ لائیں گے جب تک اپنے نزاعی معاملات میں اے رسولؐ تجھے اپنا حکم نہ بنالیں ان معاملات میں جن کا عہد کیا ہے اگر خدا محمدؐ کو مار دے تو یہ امر خلافت کو بنی ہاشم میں نہ آنے دیں گے اور اس سے اپنے نفسوں میں کوئی تنگی نہ پائیں گے اس امر میں کہ جو تو نے ان کے متعلق فیصلہ کر دیا ہے اور دل تنگ ہوں گے اس سے جو تو نے فیصلہ کیا ہے قتل یا عضو کا اور یہ کہ تیرے حکم پوری طرح مانیں۔

٨ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ رَحِمَهُ اللهُ ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْحَسَنِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَيْمَنَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ :

«الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ» إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ: هُمُ الْمُسَلِّمُونَ لِآلِ مُحَمَّدٍ، الَّذِينَ إِذَا سَمِعُوا الْحَدِيثَ لَمْ يَزِيدُوا فِيهِ وَلَمْ يَنْقُصُوا مِنْهُ، جَاؤُوا بِهِ كَمَا سَمِعُوهُ.

۸۔ ابوبصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ وہ لوگ بات کو سنتے ہیں اور جو اچھی ہوتی ہے اس کی پیروی کرتے ہیں فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو احادیث آل محمد کو تسلیم کرتے ہیں اور جو سنتے ہیں اس میں کمی کرتے ہیں نہ زیادتی۔ جو انھوں نے سنا وہی بیان کیا۔

پچانویواں باب

جب لوگ اعمال حج سے فارغ ہوں تو اُن پر واجب ہے کہ امام کی خدمت میں حاضر ہوں اور مسائل دین معلوم کریں اور انکی محبت و ولایت کا اظہار کریں

(بَابُ) ۹۵

اَنَّ الْوَاجِبَ عَلَى النَّاسِ بَعْدَ مَا يَقْضُوْنَ مَنَاسِكَهُمْ اَنْ يَأْتُوا الْاِمَامَ فَيَسْأَلُوْنَهُ عَنْ مَعَالِمِ دِيْنِهِمْ وَيُعْلِمُوْنَهُ وِلَايَتَهُمْ وَمَوَدَّتَهُمْ لَهُ

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: نَظَرَ إِلَى النَّاسِ يَطُوفُونَ حَوْلَ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ: هٰكَذَا كَانُوا يَطُوفُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ!! إِنَّمَا أُمِرُوا أَنْ يَطُوفُوا بِهَا ثُمَّ يَنْفِرُوا إِلَيْنَا، فَيُعْلِمُونَا وِلَايَتَهُمْ وَمَوَدَّتَهُمْ وَيَعْرِضُوا عَلَيْنَا نُصْرَتَهُمْ، ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ «فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ».

۱۔ راوی کہتا ہے امام محمد باقر علیہ السلام نے لوگوں کو کعبہ کے گرد طواف کرتے دیکھا۔ فرمایا یہ لوگ جاہلیت میں بھی اسی طرح طواف کیا کرتے تھے انھیں حکم دیا گیا ہے کہ کعبہ کا طواف کرکے ہمارے پاس آئیں اور اپنی ولایت و محبت ہمارے لئے ظاہر کریں اور اپنی نصرت کو ہم پر پیش کریں تب ان کا حج قبول ہوگا) پھر یہ آیت پڑھی (ابراہیمؑ نے خانہ کعبہ بناتے وقت خدا سے دعا کی۔ لوگوں کا دل میری ذریت کی طرف جھکا دینا یعنی ان کے دلوں میں محبت دے دینا)

۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ جَمِيعاً، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ سَدِيرٍ

قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام وَهُوَ دَاخِلٌ وَأَنَا خَارِجٌ وَأَخَذَ بِيَدِي ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْبَيْتَ فَقَالَ : يَا سَدِيرُ إِنَّمَا اُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَأْتُوا هٰذِهِ الأَحْجَارَ فَيَطُوفُوا بِهَا ثُمَّ يَأْتُونَا فَيُعْلِمُونَا وِلاَيَتَهُمْ لَنَا وَهُوَ قَوْلُ اللهِ : «وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاً ثُمَّ اهْتَدَى» ثُمَّ أَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى صَدْرِهِ : إِلَى وِلاَيَتِنَا ، ثُمَّ قَالَ يَا سَدِيرُ فَأُرِيكَ الصَّادِّينَ عَنْ دِينِ اللهِ ، ثُمَّ نَظَرَ إِلَى أَبِي حَنِيفَةَ وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ فِي ذٰلِكَ الزَّمَانِ وَهُمْ حَلَقٌ فِي الْمَسْجِدِ ، فَقَالَ : هٰؤُلاَءِ الصَّادُّونَ عَنْ دِينِ اللهِ بِلاَ هُدًى مِنَ اللهِ وَلاَ كِتَابٍ مُبِينٍ ، إِنَّ هٰؤُلاَءِ الأَخَابِثَ لَوْ جَلَسُوا فِي بُيُوتِهِمْ فَجَالَ النَّاسُ فَلَمْ يَجِدُوا أَحَداً يُخْبِرُهُمْ عَنِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَعَنْ رَسُولِهِ صلى الله عليه وآله حَتَّى يَأْتُونَا فَنُخْبِرَهُمْ عَنِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَنْ رَسُولِهِ صلى الله عليه وآله .

طہ ۲۰/۸۲

۲۔سدیر نے روایت کی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا۔ جبکہ میں خانۂ کعبہ سے نکل رہا تھا اور وہ داخل ہو رہے تھے میرا ہاتھ پکڑ کر کعبہ کے سامنے آئے اور فرمایا۔ اے سدیر لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ ان پتھروں کے پاس آئیں اور طواف کریں پھر ہمارے پاس آئیں اور اپنی محبت کا اظہار کریں۔ خدا فرماتا ہے میں گناہوں کا بخشنے والا ہوں اس کا جو توبہ کرے اور عملِ صالح کرے اور ہدایت یافتہ ہو۔ پھر اپنے داہنے ہاتھ سے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ ہماری ولایت کی طرف آئیں پھر فرمایا۔ اے سدیر میں تم کو دکھاؤں دین خدا سے روکنے والے کو، پھر ابوحنیفہ اور سفیان ثوری کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ اس زمانہ میں یہ ہیں مسجدوں میں بیٹھتے ہیں فرمایا۔ یہ ہیں دین خدا سے روکنے والے، بغیر اللہ اور کتاب مبین کی ہدایت کے۔ یہ اخابث جب اپنے گھروں میں بیٹھتے ہیں تو لوگ ان کے گرد جمع ہو جاتے ہیں لیکن یہ ان کو نہ خدا کے متعلق کوئی خبر دیتے ہیں نہ رسول کے متعلق۔

۳ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام ـ وَرَأَى النَّاسَ بِمَكَّةَ وَمَا يَعْمَلُونَ قَالَ ـ : فَقَالَ : فِعَالٌ كَفِعَالِ الْجَاهِلِيَّةِ أَمَا وَاللهِ مَا اُمِرُوا بِهٰذَا وَمَا اُمِرُوا إِلاَّ أَنْ يَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ فَيَمُرُّوا بِنَا فَيُخْبِرُونَا بِوِلاَيَتِهِمْ وَيَعْرِضُوا عَلَيْنَا نُصْرَتَهُمْ

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے جب لوگوں کو مکہ میں مناسکِ حج بجا لاتے دیکھا تو فرمایا یہ لوگ بھی زمانہ جاہلیت کی طرح عمل کرنے والے ہیں خدا کی قسم صرف اسی کا حکم ان کو نہیں دیا گیا۔ بلکہ یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے نفسوں کی کثافت دور کریں اپنی نذروں کو وفا کریں ہمارے پاس آئیں۔ ہماری محبت کا اعلان کریں اور اپنی نصرت کو ہمارے لئے پیش کریں۔

چھیانویواں باب

ملائکہ آئمہ علیہم السلام کے گھر میں آتے ہیں اُن کے فرش پر قدم رکھتے ہیں اور ان کے پاس خبریں لاتے ھیں

(بابُ) ۹۶

انّ الائمّة تدخل الملائكة بيوتهم وتطأ بسطهم وتأتيهم بالأخبار عليهم السّلام

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مِسْمَعٍ كِرْدِينَ الْبَصْرِيِّ قَالَ : كُنْتُ لَا أَزِيدُ عَلَى أَكْلَةٍ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، فَرُبَّمَا اسْتَأْذَنْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام وَأَجِدُ الْمَائِدَةَ قَدْ رُفِعَتْ ، لَعَلِّي لَا أَرَاهَا بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَإِذَا دَخَلْتُ دَعَا بِهَا فَأُصِيبُ مَعَهُ مِنَ الطَّعَامِ وَلَا أَتَأَذَّى بِذَلِكَ وَإِذَا عَقَّبْتُ بِالطَّعَامِ عِنْدَ غَيْرِهِ لَمْ أَقْدِرْ عَلَى أَنْ أَقِرَّ وَلَمْ أَنَمْ مِنَ النَّفْخَةِ ، فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَيْهِ وَأَخْبَرْتُهُ بِأَنِّي إِذَا أَكَلْتُ عِنْدَهُ لَمْ أَتَأَذَّ بِهِ ، فَقَالَ : يَا أَبَا سَيَّارٍ ! إِنَّكَ تَأْكُلُ طَعَامَ قَوْمٍ صَالِحِينَ ، تُصَافِحُهُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى فُرُشِهِمْ ، قَالَ : قُلْتُ وَيَظْهَرُونَ لَكُمْ ؟ قَالَ : فَمَسَحَ يَدَهُ عَلَى بَعْضِ صِبْيَانِهِ ، فَقَالَ : هُمْ أَلْطَفُ بِصِبْيَانِنَا مِنَّا بِهِمْ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں دن اور رات میں ایک بار سے زیادہ نہیں کھایا کرتا تھا امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں ایسے وقت میں جاتا جب دستر خوان اُٹھ گیا ہوا اور حضرت کے سامنے کھانے کا سامان نہ ہو۔ ایک بار جو میں حضرت کی خدمت میں آیا تو آپ نے دستر خوان بچھوایا اور میں نے حضرت کے ساتھ کھایا لیکن مجھے کوئی تکلیف نہ ہوئی۔ لیکن اگر کسی اور کے ساتھ کھالیتا تو بے چین رہتا اور نفخ کی وجہ سے نیند نہ آتی۔ اس کی خبر میں نے حضرت کو دی۔ فرمایا۔ اے ابو سیار تم کھاتے ہو ان لوگوں کا کھانا جو خدا کے نیک بندے ہیں ملائکہ ان کے فرش پر آکر ان سے مصافحہ کرتے ہیں میں نے کہا کیا وہ آپ پر ظاہر ہوتے ہیں یہ سن کر حضرت امام علیہ السلام نے اپنے ایک لڑکے کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا وہ ہمارے بچوں پر ہم سے زیادہ مہربانی کرتے ہیں۔

توضیح:۔ باب دوم کی ایک حدیث میں بتایا گیا ہے کہ آئمہ ملائکہ کو نہیں دیکھتے۔ اور اس حدیث سے

ثابت ہوتا ہے کہ دیکھتے ہیں علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے مراۃ العقول میں تحریر فرمایا ہے کہ یہاں مراد یہ ہے کہ فرشتہ کو اصلی صورت میں نہیں دیکھتے۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ: يَا حُسَيْنُ ـ وَضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى مَسَاوِرَ فِي الْبَيْتِ ـ مَسَاوِرُ طَالَ مَا اتَّكَتْ عَلَيْهَا الْمَلَائِكَةُ وَرُبَّمَا الْتَقَطْنَا مِنْ زَغَبِهَا.

۲۔ راوی کہتا ہے کہ مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اے حسین! اور اپنا ہاتھ گھر کے ایک تکیہ پر مار کر کہا۔ یہ ہے وہ جس پر ملائکہ نے دیر تک تکیہ کیا ہے اور بسا اوقات ہم نے ان کے پروں کے ریزوں کو چُنا ہے۔

٣ـ مُحَمَّدٌ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ عَطِيَّةَ الْأَحْمَسِيُّ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام فَاحْتُبِسْتُ فِي الدَّارِ سَاعَةً، ثُمَّ دَخَلْتُ الْبَيْتَ وَهُوَ يَلْتَقِطُ شَيْئاً وَأَدْخَلَ يَدَهُ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ فَنَاوَلَهُ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ هٰذَا الَّذِي أَرَاكَ تَلْتَقِطُهُ أَيُّ شَيْءٍ هُوَ؟ فَقَالَ: فَضْلَةٌ مِنْ زَغَبِ الْمَلَائِكَةِ نَجْمَعُهُ إِذَا خَلَوْنَا، نَجْعَلُهُ سَيْحاً[1] لِأَوْلَادِنَا، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ وَإِنَّهُمْ لَيَأْتُونَكُمْ؟ فَقَالَ: يَا أَبَا حَمْزَةَ إِنَّهُمْ لَيُزَاحِمُونَا عَلَى تُكَأَتِنَا.

۳۔ ابوحمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ میں حضرت علی بن الحسین کی خدمت میں حاضر ہوا کچھ دیر مجھے باہر رُکنا پڑا پھر میں اندر داخل ہوا دیکھا کہ حضرت کوئی چیز چُن رہے ہیں اور پردہ کے اندر ہاتھ سے ان کو دے رہے ہیں جو گھر میں ہیں میں نے کہا یہ کیا چیز آپ چن رہے ہیں فرمایا یہ ملائکہ کے پَروں کے ریشے ہیں ان کے جانے کے بعد جب ہم خلوت میں ہوتے ہیں تو ان کو جمع کر کے اطفال کے لئے تعویذ بناتے ہیں۔ میں نے کہا حضور کیا وہ آپ کے پاس آتے ہیں فرمایا ہم اپنی تکیوں سے حرکت نہیں کر پاتے کہ وہ آجاتے ہیں۔

٤ ـ مُحَمَّدٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَا مِنْ مَلَكٍ يُهْبِطُهُ اللهُ فِي أَمْرٍ مَا يُهْبِطُهُ إِلَّا بَدَأَ بِالْإِمَامِ، فَعَرَضَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَإِنَّ مُخْتَلَفَ الْمَلَائِكَةِ مِنْ عِنْدِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى صَاحِبِ هٰذَا الْأَمْرِ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سُنا کہ جو فرشتہ زمین پر کسی امر کے لئے اترتا ہے وہ امام

وقت کے پاس ضرور آتا ہے اور اس امر کو اس کے سامنے پیش کرتا ہے خدا کی طرف سے ملائکہ امام وقت کے پاس آتے جاتے رہتے ہیں۔

ستانویواں باب

جن آئمہ علیہم السلام کے پاس آتے ہیں اُن سے احکام دین دریافت کرتے ہیں اور ان کے کام انجام دیتے ہیں

(بابُ) ۹۷

اَنَّ الْجِنَّ يَأْتِيهِمْ فَيَسْأَلُونَهُمْ عَنْ مَعَالِمِ دِينِهِمْ وَيَتَوَجَّهُونَ فِي اُمُورِهِمْ

١ ـ بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ مُسَاوِرٍ، عَنْ سَعْدٍ الْإِسْكَافِ قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام فِي بَعْضِ مَا أَتَيْتُهُ فَجَعَلَ يَقُولُ: لَا تَعْجَلْ حَتَّى حَمِيَتِ الشَّمْسُ عَلَيَّ وَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُ الْأَفْيَاءَ، فَمَا لَبِثَ أَنْ خَرَجَ عَلَيَّ قَوْمٌ كَأَنَّهُمُ الْجَرَادُ الصُّفْرُ، عَلَيْهِمُ الْبُتُوتُ[۲] قَدِ انْتَهَكَتْهُمُ الْعِبَادَةُ، قَالَ: فَوَاللهِ لَأَنْسَانِي مَا كُنْتُ فِيهِ مِنْ حُسْنِ هَيْئَةِ الْقَوْمِ، فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ قَالَ لِي: أَرَانِي قَدْ شَقَقْتُ عَلَيْكَ، قُلْتُ: أَجَلْ وَاللهِ لَقَدْ أَنْسَانِي مَا كُنْتُ فِيهِ، قَوْمٌ مَرُّوا بِي لَمْ أَرَ قَوْماً أَحْسَنَ هَيْئَةً مِنْهُمْ فِي زِيِّ رَجُلٍ وَاحِدٍ، كَأَنَّ أَلْوَانَهُمُ الْجَرَادُ الصُّفْرُ، قَدِ انْتَهَكَتْهُمُ الْعِبَادَةُ فَقَالَ: يَا سَعْدُ! رَأَيْتَهُمْ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: أُولَئِكَ إِخْوَانُكَ مِنَ الْجِنِّ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَأْتُونَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ يَأْتُونَنَا يَسْأَلُونَنَا عَنْ مَعَالِمِ دِينِهِمْ وَ حَلَالِهِمْ وَحَرَامِهِمْ.

۱۔ سعد الاسکاف سے مروی ہے کہ میں ایک دن امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ حضرت نے فرمایا ٹھہر جاؤ اتنی دیر گزری کہ میرے سر پر دھوپ آ گئی اور میں ادھر ادھر سایوں میں اپنے آپ کو بچاتا رہا۔ تھوڑی دیر بعد ایک قوم میری طرف سے گذری۔ گویا وہ لاغری میں زرد رنگ ٹڈیوں کی طرح تھے ان پر چادریں پڑی تھیں عبادت نے ان کو انتہائی کمزور بنا دیا تھا اس قوم کے حسنِ صورت نے مجھے اپنی حالت سے غافل بنا دیا تھا جب میں حضرت کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا میں نے تم کو تکلیف دی۔ میں نے کہا ہیں تو سب تکلیف بھول گیا ان لوگوں کی اچھی صورت دیکھ کر جو میری طرف سے گزرے ٹڈیوں کی طرح ان کے پیلے رنگ تھے اور عبادت نے ان کو لاغر بنا دیا تھا فرمایا وہ تمہارے بھائی مومن تھے میں نے کہا وہ آپ

کے پاس آتے ہیں فرمایا۔ ہاں۔ آتے ہیں ہم سے مسائل دین اور حرام و حلال کو دریافت کرتے ہیں۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ ابْنِ جَبَلٍ . عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كُنَّا بِبَابِهِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا قَوْمٌ أَشْبَاهُ الزُّطِّ عَلَيْهِمْ أُزُرٌ وَ أَكْسِيَةٌ ، فَسَأَلْنَا أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْهُمْ ، فَقَالَ : هٰؤُلَاءِ إِخْوَانُكُمْ مِنَ الْجِنِّ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کے دروازہ پر تھے کہ ہماری طرف سے ایک قوم گزری، جاٹوں کی صورت کی ازاریں پہنے اور چادریں اوڑھے۔ پس ہم نے امام سے ان کے متعلق پوچھا۔ فرمایا یہ تمہارے بھائی ہیں۔ قوم جن سے۔

٣ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَعْدٍ الْإِسْكَافِ قَالَ : أَتَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام أُرِيدُ الْإِذْنَ عَلَيْهِ ، فَإِذَا رِحَالُ إِبِلٍ عَلَى الْبَابِ مَصْفُوفَةٌ ، وَإِذَا الْأَصْوَاتُ قَدِ ارْتَفَعَتْ ، ثُمَّ خَرَجَ قَوْمٌ مُعْتَمِّينَ بِالْعَمَائِمِ يُشْبِهُونَ الزُّطَّ ، قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَبْطَأَ إِذْنُكَ عَلَيَّ الْيَوْمَ وَ رَأَيْتُ قَوْماً خَرَجُوا عَلَيَّ مُعْتَمِّينَ بِالْعَمَائِمِ فَأَنْكَرْتُهُمْ ؟ فَقَالَ : أَوَ تَدْرِي مَنْ أُولٰئِكَ يَا سَعْدُ ؟ قَالَ : قُلْتُ لَا ، قَالَ : فَقَالَ : أُولٰئِكَ إِخْوَانُكُمْ مِنَ الْجِنِّ يَأْتُونَنَا فَيَسْأَلُونَنَا عَنْ حَلَالِهِمْ وَ حَرَامِهِمْ وَ مَعَالِمِ دِينِهِمْ .

سعد الاسکاف راوی ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے دروازہ پر آیا اور اذنِ دخول چاہا۔ ناگاہ کچھ اونٹ قطاروں میں نظر آئے اور آوازیں بلند ہوئیں پھر کچھ لوگ جاٹوں سے مشابہ سروں پر عمامے باندھے نکلے۔ جب میں خدمت امام میں آیا تو آپ نے کہا۔ آج آپ نے اذن میں بڑی تاخیر کی اور میں نے ایک قوم کو نکلتے ہوئے دیکھا جو عمامے باندھے ہوئے تھے میں نے ان کو نہ پہچانا۔ فرمایا اے سعد کیا تم نے نہیں سمجھا کہ وہ کون تھے۔ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا۔ وہ تمہارے بھائی قوم جن سے تھے جو ہمارے پاس اپنے حرام و حلال اور دینی مسائل کو پوچھنے آئے تھے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ ، عَنْ سَدِيرٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ : أَوْصَانِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام بِحَوَائِجَ لَهُ بِالْمَدِينَةِ فَخَرَجْتُ ، فَبَيْنَا أَنَا بَيْنَ فَجِّ الرَّوْحَاءِ [1] عَلَى رَاحِلَتِي إِذَا إِنْسَانٌ يَلْوِي ثَوْبَهُ [2] قَالَ : فَمِلْتُ إِلَيْهِ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ عَطْشَانُ فَنَاوَلْتُهُ الْإِدَاوَةَ فَقَالَ لِي : لَا حَاجَةَ لِي بِهَا وَنَاوَلَنِي كِتَاباً طِينُهُ رَطْبٌ ، قَالَ : فَلَمَّا نَظَرْتُ إِلَى الْخَاتَمِ إِذَا خَاتَمُ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام ، فَقُلْتُ : مَتَى عَهْدُكَ بِصَاحِبِ الْكِتَابِ ؟ قَالَ : السَّاعَةَ وَإِذَا فِي الْكِتَابِ أَشْيَاءُ يَأْمُرُنِي بِهَا ، ثُمَّ الْتَفَتُّ فَإِذَا

لَيْسَ عِنْدِي أَحَدٌ ، قَالَ : ثُمَّ قَدِمَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام فَلَقِيتُهُ ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ رَجُلٌ أَتَانِي بِكِتَابِكَ وَ طِينُهُ رَطْبٌ فَقَالَ : يَا سَدِيرُ ! إِنَّ لَنَا خَدَماً مِنَ الْجِنِّ فَإِذَا أَرَدْنَا السُّرْعَةَ بَعَثْنَاهُمْ .

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى قَالَ : إِنَّ لَنَا أَتْبَاعاً مِنَ الْجِنِّ ، كَمَا أَنَّ لَنَا أَتْبَاعاً مِنَ الْإِنْسِ، فَإِذَا أَرَدْنَا أَمْراً بَعَثْنَاهُمْ .

۴۔ سدیر الصیرفی سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے کچھ ضرورتوں کے لیے مدینہ بھیجا۔ میں مکہ سے چلا۔ جب درّہ روحا پہنچا۔ تو میں اپنے اونٹ پر تھا کہ ایک آدمی کو کپڑوں میں لپٹا ہوا دیکھا۔ میں نے گمان کیا کہ شاید وہ پیاسا ہے میں نے ظرفِ آب اس کی طرف بڑھایا۔ اس نے کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں، اس نے مجھے تحریر دکھائی جس کی مہر تازہ تھی میں نے مہر پر نظر ڈالی تو وہ امام محمد باقر علیہ السلام کی مہر تھی میں نے اس سے کہا۔ تم نے اس تحریر والے سے کب ملاقات کی تھی اس نے کہا ابھی اس تحریر میں کچھ باتیں ہیں جن کے متعلق تجھے حکم دیا گیا ہے اس کے بعد وہ شخص میری نظروں سے غائب ہو گیا۔ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس آیا اور ان سے بیان کیا کہ ایک شخص میرے پاس آپ کی تحریر لایا جس پر آپ کی تازہ مہر تھی فرمایا۔ اے سدیر ہمارے کچھ خدمتگار جن ہیں جب جلدی کا کوئی کام ہوتا ہے تو ہم ان کو بھیجتے ہیں۔

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت نے فرمایا۔ ہمارے پیرو جن بھی اسی طرح ہیں جیسے انسان، جب ہم چاہتے ہیں توان کو بھی کسی کام کے لیے بھیج دیتے ہیں۔

۵ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْرَشٍ قَالَ : حَدَّثَتْنِي حَكِيمَةُ بِنْتُ مُوسَى عليه السلام[1] قَالَتْ: رَأَيْتُ الرِّضَا عليه السلام واقِفاً عَلَى بَابِ بَيْتِ الْحَطَبِ وَ هُوَ يُنَاجِي وَلَسْتُ أَرَى أَحَداً ، فَقُلْتُ : يَا سَيِّدِي لِمَنْ تُنَاجِي ؟ فَقَالَ : هٰذَا عَامِرٌ الزَّهْرَائِيُّ أَتَانِي يَسْأَلُنِي وَ يَشْكُو إِلَيَّ . فَقُلْتُ: يَا سَيِّدِي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَ كَلَامَهُ ، فَقَالَ لِي : إِنَّكِ إِنْ سَمِعْتِ بِهِ حُمِمْتِ سَنَةً ، فَقُلْتُ : يَا سَيِّدِي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ ، فَقَالَ لِي : اسْمَعِي. فَاسْتَمَعْتُ فَسَمِعْتُ شِبْهَ الصَّفِيرِ وَرَكِبَتْنِي الْحُمَّى فَحُمِمْتُ سَنَةً .

۵۔ راوی کہتا ہے کہ حکیمہ بنتِ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے بیان کیا کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو لکڑیوں کی ٹال کے دروازہ پر کھڑا دیکھا۔ آپ کسی سے بات چیت کر رہے تھے مگر مخاطب نظر نہ آتا تھا۔ میں نے کہا آپ کس سے بات کر رہے ہیں فرمایا یہ عامر زہرائی ہے۔ مجھ سے کچھ پوچھ رہا ہے اور شکایت کر رہا ہے میں نے کہا۔ میں اس کا کلام بھی سننا چاہتی ہوں فرمایا۔ اگر تم نے سنا تو ایک سال تک تم کو بخار آئے گا۔ میں نے کہا۔ میں تو سننا ہی چاہتی ہوں۔ فرمایا۔ اچھا سنو۔ میں

نے بلبل کی سی باریک آواز سنی اور مجھے بخار آیا جو ایک سال تک رہا۔

٦ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ[1]، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: بَيْنَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام عَلَى الْمِنْبَرِ إِذْ أَقْبَلَ ثُعْبَانٌ مِنْ نَاحِيَةِ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ، فَهَمَّ النَّاسُ أَنْ يَقْتُلُوهُ ، فَأَرْسَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَنْ كُفُّوا ، فَكَفُّوا وَ أَقْبَلَ الثُّعْبَانُ يَنْسَابُ[2] حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْمِنْبَرِ فَتَطَاوَلَ ، فَسَلَّمَ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَأَشَارَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِلَيْهِ أَنْ يَقِفَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهِ وَلَمَّا فَرَغَ مِنْ خُطْبَتِهِ أَقْبَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ : مَنْ أَنْتَ ؟ فَقَالَ : عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ خَلِيفَتُكَ عَلَى الْجِنِّ وَإِنَّ أَبِي مَاتَ وَأَوْصَانِي أَنْ آتِيَكَ فَأَسْتَطْلِعَ رَأْيَكَ وَقَدْ أَتَيْتُكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ؛ فَمَا تَأْمُرُنِي بِهِ وَمَا تَرَى ؟ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللهِ وَأَنْ تَنْصَرِفَ فَتَقُومَ مَقَامَ أَبِيكَ فِي الْجِنِّ ، فَإِنَّكَ خَلِيفَتِي عَلَيْهِمْ ، قَالَ : فَوَدَّعَ عَمْرٌو أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَانْصَرَفَ ، فَهُوَ خَلِيفَتُهُ عَلَى الْجِنِّ ، فَقُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ فَيَأْتِيكَ عَمْرٌو ، وَ ذَاكَ الْوَاجِبُ عَلَيْهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ .

٦۔ جابر نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک روز امیر المومنین علیہ السلام منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ایک اژدہا مسجد کے ایک دروازہ سے آتا دکھائی دیا۔ لوگوں نے اس کو مار ڈالنے کا ارادہ کیا۔ امیر المومنین علیہ السلام نے روکا۔ لوگ رُک گئے۔ اژدہا سیدھا منبر کے پاس آیا۔ امیر المومنین علیہ السلام پر سلام کیا۔ حضرت نے اس کو ٹھہر جانے کا اشارہ کیا۔ یہاں تک کہ حضرت خطبہ سے فارغ ہوں جب فارغ ہوئے تو وہ آگے بڑھا۔ آپ نے پوچھا تو کون ہے۔ اس نے کہا کہ میں عمرو بن عثمان آپ کا خلیفہ ہوں قوم جن پر۔ میرا باپ مر گیا ہے اور اس نے وصیت کی کہ میں آپ کے پاس آؤں اور آپ کی رائے معلوم کروں۔ پس آپ کا میرے لئے کیا حکم ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ میں تجھے اللہ سے ڈرنے کی ہدایت کرتا ہوں اور تو اپنے باپ کا قائم مقام بن کر اپنی قوم پر حکومت کر۔ تو ان پر میرا خلیفہ ہے۔ پس وہ حضرت سے رخصت ہو کر چلا گیا اور قوم جن میں حضرت کا خلیفہ قرار پایا۔ میں نے کہا کیا عمرو پر یہ واجب تھا کہ وہ آپ کے پاس آئے۔ فرمایا۔ ہاں۔

٧ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ : كُنْتُ مُزَامِلاً لِجَابِرِ بْنِ يَزِيدَ الْجُعْفِيِّ ، فَلَمَّا أَنْ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ دَخَلَ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَوَدَّعَهُ وَخَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ وَهُوَ مَسْرُورٌ حَتَّى وَرَدْنَا الْأُخَيْرِجَةَ[3] أَوَّلَ مَنْزِلٍ نَعْدِلُ مِنْ فَيْدَ[4] إِلَى الْمَدِينَةِ يَوْمَ جُمُعَةٍ ، فَصَلَّيْنَا الزَّوَالَ ، فَلَمَّا نَهَضَ بِنَا الْبَعِيرُ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ طُوَالٍ آدَمَ

معه كِتَابٌ ... فناوله جابراً فتناوله فقبّله ووضعه على عَيْنَيْهِ وَإِذَا هُوَ : مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ إِلَى جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ وَعَلَيْهِ طِينٌ أَسْوَدُ رَطْبٌ ، فَقَالَ لَهُ : مَتَى عَهْدُكَ بِسَيِّدِي ؟ فَقَالَ : السَّاعَةَ فَقَالَ لَهُ: قَبْلَ الصَّلَاةِ أَوْ بَعْدَ الصَّلَاةِ ؟ فَقَالَ : بَعْدَ الصَّلَاةِ ، فَفَكَّ الْخَاتَمَ وَأَقْبَلَ يَقْرَؤُهُ وَيَقْبِضُ وَجْهَهُ حَتَّى أَتَى عَلَى آخِرِهِ ، ثُمَّ أَمْسَكَ الْكِتَابَ فَمَا رَأَيْتُهُ ضَاحِكاً وَلَا مَسْرُوراً حَتَّى وَافَى الْكُوفَةَ ، فَلَمَّا وَافَيْنَا الْكُوفَةَ لَيْلاً بِتُّ لَيْلَتِي ، فَلَمَّا أَصْبَحْتُ أَتَيْتُهُ إِعْظَاماً لَهُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ خَرَجَ عَلَيَّ وَفِي عُنُقِهِ كِعَابٌ ، قَدْ عَلَّقَهَا وَقَدْ رَكِبَ قَصَبَةً وَهُوَ يَقُولُ : «أَجِدُ مَنْصُورَ بْنَ جُمْهُورٍ أَمِيراً غَيْرَ مَأْمُورٍ» وَ أَبْيَاتاً مِنْ نَحْوِ هَذَا فَنَظَرَ فِي وَجْهِي وَنَظَرْتُ فِي وَجْهِهِ فَلَمْ يَقُلْ لِي شَيْئاً وَلَمْ أَقُلْ لَهُ وَأَقْبَلْتُ أَبْكِي لِمَا رَأَيْتُهُ ، وَاجْتَمَعَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِ الصِّبْيَانُ وَالنَّاسُ وَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ الرَّحْبَةَ وَأَقْبَلَ يَدُورُ مَعَ الصِّبْيَانِ وَالنَّاسُ يَقُولُونَ : جُنَّ جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ جُنَّ .

فَوَاللهِ مَا مَضَتِ الْأَيَّامُ حَتَّى وَرَدَ كِتَابُ هِشَامِ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ إِلَى وَالِيهِ أَنِ انْظُرْ رَجُلاً يُقَالُ لَهُ جَابِرُ ابْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ فَاضْرِبْ عُنُقَهُ وَابْعَثْ إِلَيَّ بِرَأْسِهِ ، فَالْتَفَتَ إِلَى جُلَسَائِهِ فَقَالَ لَهُمْ : مَنْ جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ ؟ قَالُوا : أَصْلَحَكَ اللهُ كَانَ رَجُلاً لَهُ عِلْمٌ وَفَضْلٌ وَحَدِيثٌ وَحَجَّ فَجُنَّ وَهُوَ ذَا فِي الرَّحْبَةِ مَعَ الصِّبْيَانِ عَلَى الْقَصَبِ يَلْعَبُ مَعَهُمْ قَالَ : فَأَشْرَفَ عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ مَعَ الصِّبْيَانِ يَلْعَبُ عَلَى الْقَصَبِ ، فَقَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِنْ قَتْلِهِ ، قَالَ : وَلَمْ تَمْضِ الْأَيَّامُ حَتَّى دَخَلَ مَنْصُورُ بْنُ جُمْهُورٍ الْكُوفَةَ وَصَنَعَ مَا كَانَ يَقُولُ جَابِرٌ .

۷۔ راوی کہتا ہے میں اور جابر بن یزید جعفی سفر حج پر ایک ہی اونٹ پر تھے جب ہم مدینہ پہنچے تو جابر امام محمد باقر علیہ السلام سے ملنے گئے جب وہاں سے لوٹ کر آئے تو خوش و خرم تھے جب ہم منزل اخیرجہ پر پہنچے جو اتنی ہی دور ہے جیسے مکہ مکرمہ سے منزل فید، مدینہ کی طرف جمعہ کا دن تھا۔ ہم نے نماز ظہر پڑھی اور جب اونٹ پر بیٹھ کر چلنے لگے تو ایک شخص بڑے لمبے قد کا آیا جس کے پاس ایک خط تھا جو اس نے جابر کو دیا۔ جابر نے ... لے کر اسے چوما اور آنکھوں سے لگایا۔ یہ خط امام محمد باقر علیہ السلام کا تھا جس پر تازہ مہر لگی ہوئی تھی جابر نے اس سے پوچھا۔ تم امام کے پاس سے کب چلے تھے۔ اس نے کہا۔ ابھی ابھی (یہ قاصد قوم جن سے تھا) جابر نے کہا۔ قبل نماز یا بعد نماز اس نے کہا۔ بعد نماز جابر نے مہر توڑی اور خط پڑھنے لگا۔ اس کے چہرے سے پریشانی کا اظہار ہو رہا تھا اس نے خط کو اپنے پاس رکھ لیا۔ اس کے بعد میں نے اس کو ہنستے ہوئے اور خوش ہوتے پھر نہ دیکھا اس کے بعد ہم کوفہ کی طرف چلے۔ جب کوفہ پہنچے تو میں نے اپنے مقام پر رات بسر کی۔ جب صبح ہوئی تو میں جابر کو سلام کرنے کے لئے گیا۔ میں نے اس کو اس حال میں دیکھا کہ اس کے گلے میں ایک تھیلا لٹکا ہے اور لکڑی پر سوار ہے اور کہہ رہا ہے منصور بن جمہور

کو میں دیکھ رہا ہوں۔ ایسا امیر جس پر کسی کا حکم نہیں اور اسی مضمون کے کچھ اشعار پڑھ رہا تھا اس نے مجھے دیکھا اور میں نے اس کو۔ لیکن اس نے مجھ سے کچھ کہا نہیں اور نہ میں نے کوئی بات کی۔

میں اس حال میں انھیں دیکھ کر رونے لگا۔ میرے پاس اور جابر کے پاس بہت سے لڑکے اور بڑے جمع ہو گئے اور لوگ کہہ رہے تھے جابر دیوانے ہو گئے وہ اسی حال میں کوفہ کے محلہ رجبہ میں پہنچے اور لڑکوں اور آدمیوں کے ساتھ ادہر ادہر گھومنے لگے چند روز نہ گزرے تھے کہ ہشام بن عبدالملک نے والئی کوفہ کو لکھا کہ جابر کو تلاش کرو اور قتل کر کے اس کا سر میرے پاس بھیج دو۔ اس نے اپنے درباریوں سے پوچھا یہ جابر کون ہے انھوں نے کہا یہ شخص صاحب علم وفضل ہے عالم حدیث ہے اور حاجی ہے لیکن مجنون ہو گیا ہے کوفہ کے محلہ رجبہ میں لکڑی کے گھوڑے پر سوار لڑکوں کے ساتھ کھیلتا پھرتا ہے حاکم کوفہ یہ سن کر بغرض تصدیق رجبہ میں پہنچا تو دیکھا وہ بچوں کے ساتھ اپنے لکڑی کے گھوڑے پر سوار لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے تھیں یہ دیکھ کر اس نے کہا۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھے ان کے قتل سے بچا لیا۔ چند روز نہ گزرے تھے کہ منصور عباسی (غالباً کاتب نے ابن جمہور غلطی سے لکھا ہے) کوفہ میں داخل ہوا اور اس نے وہی کیا جو جابر نے کہا تھا۔

اٹھانویواں باب

آئمہ علیہم السلام اپنی حکومت میں داؤد وسلیمان علیہما السلام کی طرح بغیر بینہ کے فیصلہ کرتے ہیں

((بَابٌ) ۹۸

(فِي الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَنَّهُمْ إِذَا ظَهَرَ أَمْرُهُمْ حَكَمُوا بِحُكْمِ دَاوُدَ وَ آلِ دَاوُدَ وَلَا يَسْأَلُونَ الْبَيِّنَةَ ، عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَالرَّحْمَةُ وَالرِّضْوَانُ)

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ،عَنْ مَنْصُورٍ ،عَنْ فَضْلٍ الْأَعْوَرِ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ قَالَ: كُنَّا زَمَانَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام حِينَ قُبِضَ نَتَرَدَّدُ كَالْغَنَمِ لَا رَاعِيَ لَهَا ،فَلَقِينَا سَالِمَ بْنَ أَبِي حَفْصَةَ ،فَقَالَ لِي : يَا أَبَا عُبَيْدَةَ مَنْ إِمَامُكَ ؟ فَقُلْتُ :أَئِمَّتِي آلُ مُحَمَّدٍ فَقَالَ : هَلَكْتَ وَأَهْلَكْتَ أَمَا سَمِعْتُ أَنَا وَأَنْتَ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ عَلَيْهِ إِمَامٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً ؟ فَقُلْتُ : بَلَى لَعَمْرِي وَلَقَدْ كَانَ قَبْلَ ذَلِكَ بِثَلَاثٍ أَوْ نَحْوِهَا دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَرَزَقَ اللهُ الْمَعْرِفَةَ ،فَقُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : إِنَّ سَالِماً قَالَ لِي كَذَا وَ كَذَا ، قَالَ : فَقَالَ : يَا أَبَا عُبَيْدَةَ إِنَّهُ لَا يَمُوتُ مِنَّا مَيِّتٌ حَتَّى يُخَلِّفَ مِنْ بَعْدِهِ مَنْ يَعْمَلُ بِمِثْلِ عَمَلِهِ، وَيَسِيرُ بِسِيرَتِهِ ،وَ يَدْعُو إِلَى مَا دَعَا إِلَيْهِ ، يَا أَبَا عُبَيْدَةَ إِنَّهُ لَمْ يُمْنَعْ مَا أُعْطِيَ دَاوُدُ أَنْ أُعْطِيَ سُلَيْمَانُ ، ثُمَّ قَالَ : يَا أَبَا عُبَيْدَةَ إِذَا قَامَ قَائِمُ آلِ مُحَمَّدٍ عليه السلام

حَكَمَ بِحُكْمِ دَاوُدَوَسُلَيْمَانَ [وَ]لَايَسْأَلُ بَيِّنَةً

۱۔ ابو عبیدہ سے مروی ہے کہ جب امام محمد باقر علیہ السلام کا انتقال ہوا تو میں موجود تھا۔ ہم اس طرح متردد تھے جیسے وہ بکری جس کا چرواہا نہ ہو۔ اور ہم سے سالم ابن ابی حفصہ نے ملاقات کی وہ مجھ سے کہنے لگا۔ اب تمہارا امام کون ہے میں نے کہا۔ آلِ محمد کے امام، اس نے کہا۔ تم خود بھی ہلاک ہوئے اور دوسروں کو بھی ہلاک کیا۔ کیا تم نے نہیں سنا کہ امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ جو کوئی ایسی حالت میں مر گیا کہ اس کا کوئی امام نہیں تو وہ کفر کی موت مرا۔ میں نے کہا اپنی جان کی قسم ضرور ایسا ہی ہے اور اس سے پہلے بھی۔ وہ دو تین مرتبہ ایسا کہہ چکا تھا میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور عرض کی سالم ایسا ایسا کہتا ہے فرمایا۔ اے ابو عبیدہ ہم میں سے جو کوئی مرتا ہے تو ضرور اپنے بعد ایسے شخص کو چھوڑتا ہے جو اسی کی مثل عمل کرنے والا ہو اور اسی کی سی سیرت رکھتا ہو۔ اسی کی طرح خدا کی طرف بلانے والا ہو۔ اے ابو عبیدہ! جو داؤد کو خدا نے عطا کیا تھا۔ اس کے پانے میں سلیمان کے لئے کوئی چیز مانع نہیں ہوئی پھر فرمایا۔ اے ابو عبیدہ جب قائم آلِ محمد کا ظہور ہوگا تو وہ داؤد و سلیمان علیہما السلام کی طرح بغیر گواہ لئے مقدمات کا فیصلہ کریں گے۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبَانٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : لَاتَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنِّي يَحْكُمُ بِحُكُومَةِ آلِ دَاوُدَ وَلَايَسْأَلُ بَيِّنَةً ، يُعْطِي كُلَّ نَفْسٍ حَقَّهَا .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ جب تک دنیا چلتی رہے گی ایک شخص مجھ سے اس کے خاتمہ سے پہلے ظاہر ہوگا جو آلِ داؤد کی طرح حکومت کرے گا اسے مقدمات کے فیصلہ میں گواہ کی ضرورت نہ ہوگی وہ ہر شخص کو اس کا حق دے گا۔

۳ ـ مُحَمَّدٌ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : بِمَا تَحْكُمُونَ إِذَا حَكَمْتُمْ ؟ قَالَ : بِحُكْمِ اللهِ وَ حُكْمِ دَاوُدَ فَإِذَا وَرَدَعَلَيْنَا الشَّيْءُ الَّذِي لَيْسَ عِنْدَنَا ، تَلَقَّانَا بِهِ رُوحُ الْقُدُسِ .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ جب آپ کسی قضیہ کا فیصلہ کرتے ہیں تو کیسے کرتے ہیں فرمایا حکم خدا سے اسی طرح جیسے داؤد علیہ السلام کرتے تھے جب کوئی ایسا معاملہ سامنے آتا ہے جس کا علم ہم کو نہ ہو تو روح القدس ہم کو بتا دیتی ہے۔

۴ ـ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ[1] ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ النَّضْرِبْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ ، عَنْ عِمْرَانَ

بْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ جُعَيْدٍ الْهَمْدَانِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام ، قَالَ سَأَلْتُهُ بِأَيِّ حُكْمٍ تَحْكُمُونَ ؟ قَالَ : حُكْمِ آلِ دَاوُدَ ، فَإِنْ أَعْيَانَا شَيْءٌ تَلَقَّانَا بِهِ رُوحُ الْقُدُسِ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے علی بن الحسین سے پوچھا کہ آپؑ کس طرح فیصلہ کرتے ہیں فرمایا آل داؤد کی طرح، اور جب ہم کسی چیز سے عاجز ہوتے ہیں تو روح القدس کے ذریعہ بتا دیا جاتا ہے۔

٥ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ رَحِمَهُ اللهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : مَامَنْزِلَةُ الْأَئِمَّةِ ؟ قَالَ : كَمَنْزِلَةِ ذِي الْقَرْنَيْنِ وَ كَمَنْزِلَةِ يُوشَعَ وَ كَمَنْزِلَةِ آصَفَ صَاحِبِ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : فَبِمَا تَحْكُمُونَ ؟ قَالَ : بِحُكْمِ اللهِ وَ حُكْمِ آلِ دَاوُدَ وَ حُكْمِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَ يَتَلَقَّانَا بِهِ رُوحُ الْقُدُسِ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آئمہ کی منزلت کیا ہے فرمایا وہی جو ذوالقرنین کی ہے یا یوشع کی یا آصف وزیر سلیمان کی۔ راوی نے کہا آپ قضا کا فیصلہ کیسے کرتے ہیں فرمایا جو حکم اللہ ہوتا ہے اس کے مطابق اور آل داؤد کے مطابق اور محمد مصطفٰےؐ کے فیصلے کے مطابق اور ہماری تلقین روح القدس سے ہوتی ہے۔

ننانویواں باب

آل محمد علیہم السلام سرچشمۂ علم ہیں جس سے لوگ سیراب ہوتے ہیں

(بَابُ) ۹۹

أَنَّ مُسْتَقَى الْعِلْمِ مِنْ بَيْتِ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِاللهِ أَبِي الْحَسَنِ صَاحِبِ الدَّيْلَمِ قَالَ : سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عليه السلام يَقُولُ ـ وَ عِنْدَهُ أُنَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ ـ : عَجَباً لِلنَّاسِ أَنَّهُمْ أَخَذُوا عِلْمَهُمْ كُلَّهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ، فَعَمِلُوا بِهِ وَ اهْتَدَوْا وَيَرَوْنَ أَنَّ أَهْلَ بَيْتِهِ لَمْ يَأْخُذُوا عِلْمَهُ وَنَحْنُ أَهْلُ بَيْتِهِ وَذُرِّيَّتُهُ ، فِي مَنَازِلِنَا نَزَلَ الْوَحْيُ وَمِنْ عِنْدِنَا خَرَجَ الْعِلْمُ إِلَيْهِمْ ، أَفَيَرَوْنَ أَنَّهُمْ عَلِمُوا وَاهْتَدَوْا وَجَهِلْنَا نَحْنُ وَضَلَلْنَا ، إِنَّ هٰذَا لَمُحَالٌ .

۱۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا، آپؑ کے پاس کچھ لوگ کوفہ کے بیٹھے ہوئے تھے مجھے

تعجب ہے ان لوگوں پر جو یہ کہتے ہیں کہ انھوں نے کل علم حاصل کیا رسول اللہؐ سے اور اس پر عمل کیا اور ہدایت پائی اور آنحضرتؐ کے اہل بیتؑ نے ان کا علم حاصل نہ کیا۔ درآنحالیکہ ہم حضرت کے اہل بیتؑ اور ان کی ذریت ہیں ہمارے گھروں میں وحی نازل ہوئی اور لوگوں کو علم ہمارے گھر سے حاصل ہوا کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ انھوں نے تو علم حاصل کیا اور ہدایت پائی اور ہم جاہل رہے اور گمراہ ہوئے۔ یہ امر محال ہے۔

٢ - عَلِيٌّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ،[٢] عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَحْمَرِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَمَّادٍ، عَنْ سَيَّاحٍ الْمُزَنِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ: لَقِيَ رَجُلٌ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عليهما السلام بِالثَّعْلَبِيَّةِ وَهُوَ يُرِيدُ كَرْبَلاءَ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ عليه السلام: مِنْ أَيِّ الْبِلادِ أَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، قَالَ: أَمَا وَاللهِ يَا أَخَا أَهْلِ الْكُوفَةِ لَوْ لَقِيتُكَ بِالْمَدِينَةِ لَأَرَيْتُكَ أَثَرَ جَبْرَئِيلَ عليه السلام مِنْ دَارِنَا وَ نُزُولِهِ بِالْوَحْيِ عَلَى جَدِّي، يَا أَخَا أَهْلِ الْكُوفَةِ أَفَمُسْتَقَى النَّاسِ الْعِلْمَ مِنْ عِنْدِنَا، فَعَلِمُوا وَجَهِلْنَا؟! هَذَا مَا لَا يَكُونُ.

۲۔ راوی کہتا ہے منزل ثعلبیہ پر ایک شخص امام حسین علیہ السلام سے ملا جبکہ آپؑ کربلا جا رہے تھے جب وہ حضرتؑ کے پاس آیا تو سلام کیا۔ حضرتؑ نے پوچھا تم کس شہر کے رہنے والے ہو۔ اس نے کہا۔ میں کوفہ کا باشندہ ہوں فرمایا۔ اے کوفی بھائی اگر تو مجھے مدینہ میں ملتا تو میں تجھ کو اپنے گھر میں جبرئیل کا وہ نشان اور میرے جد پر وحی آنے کی جگہ دکھاتا۔ اے مرد کوفی لوگوں نے ہمارے سرچشمۂ علم سے سیرابی حاصل کی۔ پس کیونکر ممکن ہے کہ وہ تو عالم ہو جائیں اور ہم جاہل رہیں یہ نہیں ہو سکتا۔

سوواں باب

جو امر حق لوگوں کے پاس ہے وہ ان کو آئمہ علیہم السلام سے ملا ہے اور جو ان سے نہیں وہ باطل ہے

((باب)) ١٠٠

أَنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْحَقِّ فِي يَدِ النَّاسِ إِلَّا مَا خَرَجَ مِنْ عِنْدِ الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَأَنَّ كُلَّ شَيْءٍ لَمْ يَخْرُجْ مِنْ عِنْدِهِمْ فَهُوَ بَاطِلٌ

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: لَيْسَ عِنْدَ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ حَقٌّ وَلَا صَوَابٌ وَلَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَقْضِي بِقَضَاءِ حَقٍّ إِلَّا مَا خَرَجَ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ وَ إِذَا تَشَعَّبَتْ بِهِمُ الْأُمُورُ كَانَ الْخَطَاءُ مِنْهُمْ وَالصَّوَابُ مِنْ عَلِيٍّ عليه السلام .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے سنا امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ نہیں ہے کسی کے پاس حق اور صواب اور نہ کسی نے حکم خدا کے مطابق حق کا فیصلہ کیا مگر یہ کہ ہم اہلبیتؑ ہی سے اس کو ملا ہے اور جب ایسے امور ان سے شائع ہوں تو ان میں جو مبنی بر خطا ہوں گے وہ ان کی طرف سے ہوں گے اور جو مبنی بر ثواب ہوں گے وہ علی علیہ السلام کی طرف سے ہوں گے۔

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ مُثَنًّى، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ يَسْأَلُهُ عَنْ قَوْلِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: سَلُونِي عَمَّا شِئْتُمْ، فَلَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُكُمْ بِهِ، قَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ عِنْدَهُ عِلْمُ شَيْءٍ إِلَّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام، فَلْيَذْهَبِ النَّاسُ حَيْثُ شَاؤُوا، فَوَاللَّهِ لَيْسَ الْأَمْرُ إِلَّا مِنْ هٰهُنَا، وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى بَيْتِهِ.

۲۔ زرارہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا جبکہ ایک مرد کوفی نے امیر المومنین علیہ السلام کے اس قول کے متعلق سوال کیا۔ جو چاہو مجھ سے پوچھ لو، پس جو تم مجھ سے پوچھو گے میں اس کے متعلق تم کو خبر دوں گا فرمایا جس کے پاس جو علم ہے وہ امیر المومنین ہی سے اس کو حاصل ہوا ہے لوگ جدھر چاہیں چلے جائیں واللہ جو کچھ نکلا ہے یہاں سے نکلا ہے اور اشارہ کیا اپنے گھر کی طرف۔

۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام لِسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَالْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ: شَرِّقَا وَ غَرِّبَا فَلَا تَجِدَانِ عِلْماً صَحِيحاً إِلَّا شَيْئاً خَرَجَ مِنْ عِنْدِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ.

۳۔ راوی کہتا ہے کہ امام باقر علیہ السلام نے سلمہ اور حکم سے فرمایا کہ مشرق ہو یا مغرب، جہاں کہیں علم صحیح پایا جائے گا وہ ہم اہلبیتؑ ہی سے لوگوں کو ملا ہو گا۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ لِي: إِنَّ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ مِمَّنْ قَالَ اللَّهُ: «وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ» فَلْيُشَرِّقِ الْحَكَمُ وَ

بقرہ ۲/۸

لِيُغَرِّبْ. أَمَا وَاللهِ لَا يُصِيبُ الْعِلْمَ إِلَّا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ نَزَلَ عَلَيْهِمْ جَبْرَئِيلُ عليه السلام

۴۔ راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حکم ان لوگوں میں سے ہے جن کے بارے میں خدا نے فرمایا ہے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور روز قیامت پر ایمان لے آئے ہیں حالانکہ وہ مومن نہیں ہیں حکم مشرق میں ہو یا مغرب میں واللہ نہیں پہنچے گا علم اس کو مگر ہم اہلبیت سے جن پر جبرئیل نازل ہوئے۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ شَهَادَةِ وَلَدِ الزِّنَا تَجُوزُ؟ فَقَالَ: لَا، فَقُلْتُ: إِنَّ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ يَزْعُمُ أَنَّهَا تَجُوزُ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَا تَغْفِرْ ذَنْبَهُ، مَا قَالَ اللهُ لِلْحَكَمِ «إِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ» فَلْيَذْهَبِ الْحَكَمُ يَمِيناً وَشِمَالاً[1]، فَوَاللهِ لَا يُؤْخَذُ الْعِلْمُ إِلَّا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ نَزَلَ عَلَيْهِمْ جَبْرَئِيلُ عليه السلام.

۵۔ خدا کی قسم علم حاصل نہیں ہوگا۔ الا اہلبیتؑ نبوت، جن کے اوپر جبرئیل نازل ہوئے۔

٦ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ بَدْرٍ[2]، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سَلَامٌ أَبُو عَلِيٍّ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنْ سَلَامِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَخْزُومِيِّ قَالَ: بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ عَابِدُ أَهْلِ الْبَصْرَةِ وَابْنُ شُرَيْحٍ فَقِيهُ أَهْلِ مَكَّةَ وَعِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام مَيْمُونٌ الْقَدَّاحُ مَوْلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام، فَسَأَلَهُ عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِاللهِ فِي كَمْ ثَوْبٍ كُفِّنَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله؟ قَالَ: فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ: ثَوْبَيْنِ صُحَارِيَّيْنِ وَثَوْبٍ حِبَرَةٍ؟ وَكَانَ فِي الْبُرْدِ قِلَّةٌ فَكَأَنَّمَا ازْوَرَّ عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ مِنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام إِنَّ نَخْلَةَ مَرْيَمَ عليها السلام إِنَّمَا كَانَتْ عَجْوَةً[3] وَنَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ، فَمَا نَبَتَ مِنْ أَصْلِهَا كَانَ عَجْوَةً وَمَا كَانَ مِنْ لُقَاطٍ (هَا)، فَهُوَ لَوْنٌ، فَلَمَّا خَرَجُوا مِنْ عِنْدِهِ قَالَ عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ لِابْنِ شُرَيْحٍ: وَاللهِ مَا أَدْرِي مَا هَذَا الْمَثَلُ الَّذِي ضَرَبَهُ لِي أَبُو عَبْدِاللهِ، فَقَالَ ابْنُ شُرَيْحٍ: هَذَا الْغُلَامُ يُخْبِرُكَ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ - يَعْنِي مَيْمُوناً - وَسَأَلَهُ فَقَالَ مَيْمُونٌ: أَمَا تَعْلَمُ مَا قَالَ لَكَ؟ قَالَ: لَا وَاللهِ، قَالَ: إِنَّهُ ضَرَبَ لَكَ مَثَلَ نَفْسِهِ فَأَخْبَرَكَ أَنَّهُ وَلَدٌ مِنْ وُلْدِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَعِلْمُ رَسُولِ اللهِ عِنْدَهُمْ، فَمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِهِمْ فَهُوَ صَوَابٌ وَمَا

جَاءَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِهِمْ فَهُوَ لُقَاطٌ

۶۔ سعید مخزودمی سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا کہ عباد بن کثیر عابد بصرہ اور ابن شریح فقیہہ مکہ بھی آگئے اس وقت آپ کی خدمت میں میمون غلام امام محمد باقر علیہ السلام بھی موجود تھا۔ عباد بن کثیر نے حضرت سے پوچھا۔ رسول اللہ کو کتنے پارچوں میں کفن دیا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ تین کپڑوں میں دو صحاری (ایک قسم کا کپڑا) اور ایک جسرہ (نام ایک کپڑے کا) چونکہ چادر کم تھی اس لئے دو کپڑے اور شامل کئے گئے۔ عباد بن کثیر نے اس کو نہ مانا۔ حضرت نے فرمایا مریم کے لئے جس درخت سے خرمے گرے تھے وہ عجوہ خرمہ تھا اور یہ تخم آسمان سے اترا تھا پس فرق ہے اس درخت کے خرموں میں جو اس کے تخم سے اگا ہوا اور اس درخت کے خرموں میں جو گرے ہوئے خرمہ کی گٹھلی سے پیدا ہوئے کہ اس میں صرف رنگ ہی ہوتا ہے عباد نے شریح سے کہا یہ مثال ہماری سمجھ میں تو نہیں آئی۔ بن شریح نے کہا۔ اس غلام سے پوچھو یعنی میمون سے، جب اس سے پوچھا تو میمون نے کہا کیا تم نہیں سمجھے حضرت نے کیا فرمایا۔ اس نے کہا نہیں میمون نے کہا۔ حضرت نے یہ مثال دی ہے اپنے نفس سے اور تمہیں بتایا ہے کہ میں اولاد سے ہوں اور یہ کہ ہمارے پاس علم رسولؐ ہے جو ہم سے لیا ہے وہ صواب ہے اور جو ہمارے غیر سے لیا جائے وہ لقطہ ہے یعنی نیچے گرا ہوا اور چنا ہوا۔

ایک سو ایکواں باب

کلام آئمہ علیہم السلام مشکل اور نہایت مشکل ہے

((بَابُ)) ۱۰۱

فِيمَا جَاءَ أَنَّ حَدِيثَهُمْ صَعْبٌ مُسْتَصْعَبٌ

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِنَّ حَدِيثَ آلِ مُحَمَّدٍ صَعْبٌ مُسْتَصْعَبٌ لَا يُؤْمِنُ بِهِ إِلَّا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ أَوْ نَبِيٌّ مُرْسَلٌ أَوْ عَبْدٌ امْتَحَنَ اللهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ، فَمَا وَرَدَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَدِيثِ آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله فَلَانَتْ لَهُ قُلُوبُكُمْ وَعَرَفْتُمُوهُ فَاقْبَلُوهُ، وَمَا اشْمَأَزَّتْ مِنْهُ قُلُوبُكُمْ وَأَنْكَرْتُمُوهُ فَرُدُّوهُ إِلَى اللهِ وَإِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى الْعَالِمِ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَإِنَّمَا الْهَالِكُ أَنْ يُحَدَّثَ أَحَدُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْهُ لَا يَحْتَمِلُهُ، فَيَقُولُ: وَاللهِ مَا كَانَ هَذَا، وَاللهِ مَا كَانَ هَذَا، وَالْإِنْكَارُ هُوَ الْكُفْرُ.

۱۔ جابر سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ حدیث آل محمد مشکل سے مشکل تر ہے (کیونکہ اس میں ظن و قیاس کو

دخل نہیں) پس اس پر نہیں ایمان لائے گا۔ مگر مَلک مقرب یا نبی مرسل یا وہ بندۂ مومن جس کے ایمان قلب کا امتحان خدا نے لے لیا ہو۔ اگر کوئی حدیث آلِ محمد تمہارے سامنے آئے اور اس سے تمہارے قلوب میں نرمی اور شناسائی ہو تو اسے قبول کرلو اور اس سے دل گرفتگی ہو اور اجنبی سی معلوم ہو تو اس کو اللہ اور رسولؐ اور عالم آلِ محمدؐ کے اقوال کی طرف رجوع کرو (یعنی ان کے موافق ہو تو مان لو) جہنمی ہے وہ شخص جو تم سے کوئی حدیث ایسی بیان کرے جو آلِ محمدؐ سے متعلق نہیں، ایسا نہیں ہے واللہ ایسا نہیں ہے کہ ان سے غلط حدیث بیان کی جائے اور ان کی صحیح حدیث سے انکار کفر ہے۔

٢ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَىٰ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ ذُكِرَتِ التَّقِيَّةُ يَوْماً عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام فَقَالَ : وَ اللهِ لَوْعَلِمَ أَبُوذَرٍّ مَا فِي قَلْبِ سَلْمَانَ لَقَتَلَهُ وَلَقَدْ آخَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله بَيْنَهُمَا ، فَمَا ظَنُّكُمْ بِسَائِرِ الْخَلْقِ ، إِنَّ عِلْمَ الْعُلَمَاءِ صَعْبٌ مُسْتَصْعَبٌ ، لَايَحْتَمِلُهُ إِلَّا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ أَوْ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ أَوْ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ امْتَحَنَ اللهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ ، فَقَالَ : وَ إِنَّمَا صَارَ سَلْمَانُ مِنَ الْعُلَمَاءِ لِأَنَّهُ امْرُؤٌ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ ، فَلِذَلِكَ نَسَبْتُهُ إِلَى الْعُلَمَاءِ .

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ راوی نے بیان کیا کہ ایک دن میں نے امام زین العابدین علیہ السلام سے تقیہ کے بارے میں دریافت کیا۔ آپؑ نے فرمایا، اگر ابوذر جان جاتے کہ سلمان کے دل میں کیا ہے تو ان کو قتل کر دیتے درآنحالیکہ رسول اللہ نے ان کے درمیان بھائی چارہ بھی قائم کردیا تھا تمام لوگوں کا تو ذکر ہی کیا ہے بے شک علما کا علم صعب و متصعب ہے نہیں برداشت کرسکتا۔ اس کو مگر نبی مرسل یا مَلکِ مقرب یا وہ مرد مومن جس کے قلب کا خدا نے امتحان لے لیا ہو، سلمان علماء میں سے تھا ور وہ ہم اہلبیت میں سے تھے اسی لئے ان کی نسبت علماء سے ہے۔

مذکورہ بالا دو حدیثوں کے متعلق علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے مراۃ العقول میں تحریر فرمایا ہے۔

توضیح:۔ صعب سے مراد وہ چیز جو فی نفسہٖ دشوار ہو اور متصعب وہ ہے جس کو لوگ دشوار سمجھیں۔ اس حدیث کے متعلق ہماری حدیث صعب و متصعب ہے جس کا تحمل نہیں کرتا۔ مَلک مقرب یا نبیؐ مرسل یا وہ مرد مومن جس کے ایمان کا اللہ نے امتحان کرلیا ہے بصائر الدرجات میں عمیر کوفی سے روایت کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تعریف نہیں کی جاسکتی، رسول کی تعریف نہیں کی جاسکتی، مومن کی تعریف نہیں کی جاسکتی پس جو کوئی ان کی حدیث برداشت کرے گا اس نے گویا ان کی حد قائم کی۔ اس نے ان کا وصف کیا اور جس نے ان کے کمال کی تعریف کی اس نے گویا ان کا احاطہ کرلیا اور ان سے زیادہ عالم بن گیا اور عمیر نے کہا کہ ہم ان کے ماسوا سے قطع تعلق کرکے انھیں کی بات پر اکتفا کرتے ہیں اور یہ بھی کہا کہ ان کی احادیث کا حمل ہر شخص پر دشوار ہے صعب وہی ہے

جس پر کوئی قابو نہ پائے اور اگر پائے تو وہ صعب نہیں ہوگی۔

بہ روایت مفضل، امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ ہماری حدیث صعب و ذکوان مستصعب و اجود ہے نہیں برداشت کرتا اس کو مگر مقرب فرشتہ یا نبی مرسل یا وہ مومن جس کے ایمان کا خدا نے امتحان کر لیا ہو صعب وہ ہے جس پر قابو نہ ہو اور مستصعب وہ ہے جس کو دیکھ کر بھاگا جائے ذکوان سے مراد ذکاوت مومنین ہے اور اجود وہ ہے کہ نہ تعلق ہو انسان کا اپنے سامنے یا پیچھے کی چیز سے۔ خدا نے فرمایا ہے۔ نزل احسن الحدیث اور احسن حدیث ہماری حدیث ہے کہ مخلوق میں کوئی اس کے کمال امر کا تحمل نہیں کر سکتا اور نہ اس قابل ہوتا ہے کہ اس کی حد بندی کر سکے کیونکہ جواب کریگا تو اس سے بڑا ثابت ہو جائے گا ہمارے آئمہ کی احادیث میں اکثر ایسی ہیں جن میں عجیب اسرار بیان کئے گئے ہیں اور نوادر احوال پر مشتمل ہیں اور ان کے معجزات کی حامل ہیں اور ان میں دقیق مسائل ہیں ہدا و معاد اور قضا و قدر وغیرہ کے متعلق عام لوگوں کی عقلیں ان کے سمجھنے سے قاصر ہیں اور انکی گہرائیوں تک نہیں جا سکتیں اور چونکہ ان کی نظر ظاہر پر ہوتی ہے لہذا وہ گھبرا جاتے ہیں اور اہل بدعت کی غلط بیانیوں میں آکر گمراہ ہو جاتے ہیں اور بجائے آئمہ حق کے آئمہ باطل کی طرف رجوع کرنے لگتے ہیں لیکن جو لوگ مومنین کاملین ہیں اور ان اصرار و غوامض تک رسائی حاصل کر کے ان کا تحمل کرتے ہیں اور ان کو اپنے سینوں میں محفوظ رکھتے ہیں۔ جوہری نے کہا ہے کہ جب کوئی حدیث معصوم سمجھ میں نہ آئے اور دل گرفتہ ہو تو قرآن اور محمد اور آل محمد کی احادیث سے اس کا حل تلاش کرو جہاں ہماری فہم کی رسائی نہ ہو اور جو مسئلہ ہماری حدود عقل سے باہر ہو تو اس کے متعلق آئمہ حق سے سوال کرو وہ تمہیں سمجھا دیں گے جس سے تمہارا قلبی اضطراب دور ہو جائے گا اسی طرف اس آیت کی دلالت ہے وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنبِطُونَهُ مِنْهُمْ، اور بصائر میں ہے کہ وہ شقی ہلاک ہوگا باوجود یہ جاننے کے کہ یہ حدیث معصوم ہے اس سے انکار کر دے۔ اس سے انکار کرنے والا کافر ہوگا اور کفر سے مراد یہاں متقابل کمال ایمان ہے اور ایمان سے تسلیم تام ہے یعنی قول معصوم کو پوری طرح تسلیم کرنا۔

بصائر میں ہے کہ سفیان بن سمط نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ اگر ایک شخص آپ کی طرف سے ہماری طرف آئے اور ہم کو ایک ایسے امر عظیم کی خبر دے جس سے ہمارے سینوں میں تنگی پیدا ہو اور ہم اس کی تکذیب کر دیں۔ تو کیا یہ درست ہوگا۔ حضرت نے فرمایا۔ کیا وہ ہماری حدیث کہہ کر بیان کرتا ہے فرمایا۔ جی ہاں، فرمایا۔ کیا وہ دن کو رات اور رات کو دن کہتا ہے میں نے کہا۔ ایسا تو نہیں ہے آپ نے فرمایا۔ تو اس بات کو ہم سے پہلے پوچھو۔ اگر بے پوچھے ہی تم نے تکذیب کر دی تو گویا ہماری تکذیب کی۔

صدوق علیہ الرحمہ نے سل میں باسناد صحیح ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا مت

جھٹلاؤ اس حدیث کو جو تم سے کوئی مرجیہ یا قدریہ یا خارجی ہماری طرف منسوب کر کے بیان کرے۔ کیونکہ تم کیا جانو کہ شاید اس میں کوئی بات حق ہو ایسی صورت میں تم اللہ کو جھٹلاؤ گے، یعنی محض اپنی رائے سے تکذیب نہ کرنی چاہیئے تاوقتیکہ اس کی تطبیق آیات اور اخبار متواترہ سے نہ کر لی جائے۔ فرق ہے ردِ خبر و اس کی تکذیب میں اور اس کے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے میں، معانی الاخبار میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ایک شخص اپنے فرش پر تکیہ لگائے بیٹھا ہوا اور میری تکذیب کرے۔ لوگوں نے پوچھا۔ یا رسولؐ اللہ وہ کون ہے جو آپ کی تکذیب کرتا ہے فرمایا یہ وہ ہے کہ جو میری حدیث سن کر کہتا ہے۔ رسول اللہ نے ایسا کبھی نہیں کہا۔ پس جو میری حدیث تم تک پہنچے۔ اگر وہ موافق حق ہے تو میری اور اگر موافق حق نہیں تو میری نہیں۔ میں حق کے خلاف کبھی نہ کہوں گا۔

حدیث دوم علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ نے مراۃ العقول میں اس حدیث کے سلسلے میں فرماتے ہیں۔

قلب سلمانؓ سے مراد یہ ہے کہ ان کے دل میں جو مراتب معرفت اللہ و رسولؐ اور آئمہؑ کے متعلق ہیں اگر سلمانؓ ان میں سے کچھ ظاہر کر دیتے تو لوگ اس کا تحمل نہ کرتے اور جھوٹ اور استداد پر محمول کرتے اور ان کے علوم اور اعمال عجیبہ کو سحر سمجھ کر ان کے قتل پر آمادہ ہو جاتے یا ان کا اعلان و افشا کرتے تو قتل سلمان کا سبب بن جاتے اور اگر ابوذر سے بیان کرتے اور پوشیدہ رکھنے پر زور دیتے تو ابوذر شدت صبر سے مر جاتے یا حفاظت کی تاب نہ لا کر ظاہر کر بیٹھتے اور اس صورت میں لوگ ان کے قتل پر آمادہ ہو جاتے اور ان کی فضیلت سے انکار کرتے۔ چنانچہ علامہ کشی نے بروایت جابر امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک روز ابوذر سلمان سے ملنے آئے سلمان اس وقت ہانڈی پکا رہے تھے باتوں کے درمیان چولھے پر سے ہانڈی الٹ گئی۔ لیکن اس میں سے نہ شوربا گرا اور نہ جو اس کے اندر تھا ابوذر کو یہ دیکھ کر بڑا تعجب ہوا۔ سلمان نے اس ہانڈی کو اٹھا کر پھر چولھے پر چڑھا دیا اور باتیں کرنے لگے ہانڈی پھر لوٹ گئی اور اس میں سے کچھ بھی نہ گرا۔ ابوذر وہاں سے خوف زدہ ہو کر نکل آئے۔ دروازہ میں امیرالمومنین سے ملاقات ہوئی آپؑ نے ان کی پریشانی دیکھ کر فرمایا۔ اے ابوذر تم سلمان کے پاس سے کیوں اٹھ آئے اور تم پریشان کیوں ہو۔ ابوذر نے کہا میں نے ایسا ایسا دیکھا ہے مجھے تعجب ہوا۔ حضرت نے فرمایا۔ اے ابوذر اگر تم سے وہ سب بیان کر دیں جو وہ جانتے ہیں تو تم گھبرا کر کہہ دو گے اللہ قاتل سلمان پر رحم کرے۔ اے ابوذر سلمان روئے زمین پر باب اللہ ہیں جن لوگوں نے ان کو پہچان لیا وہ مومن ہیں اور جنھوں نے ان کی فضیلت کا انکار کیا وہ کافر ہیں سلمان ہم اہل بیت سے ہیں۔

مروی ہے کہ سلمان نے ایک خطبہ میں کہا مجھے علم کثیر دیا گیا ہے اگر میں تم کو وہ سب بتا دوں جو میں جانتا ہوں تو ایک گروہ مجھے مجنوں کہنے لگے گا ایک گروہ کہے گا خدا قاتل سلمان پر رحم کرے۔

حقیقت یہ ہے کہ جو علم پوشیدہ ہے اس کا حاصل ہونا بڑا دشوار ہے اس تک پہنچنے سے بڑے بڑے علما قاصر

رہے ہیں جاہلوں کا تو ذکر ہی کیا۔ اسی لئے ظواہر شروع سے جمہور کو مخاطب کیا گیا ہے اور بالاجمال باتوں سے اس کا تعلق ہے نہ کہ اسرار و غوامض سے، اس لئے کہ ان امور کے ادراک سے ان کا بار اٹھانے کے لئے ان کے حوصلے تنگ ہیں چونکہ عوام ظاہر و باطن دونوں کی گنجائش نہیں رکھتے۔ لہذا وہ مخالفت کرنے لگتے ہیں اور انکار کر کے کافر ہو جاتے ہیں اور صاحبان اسرار الٰہیہ کو قتل کر ڈالتے ہیں

کسی نے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اگر تم اپنا علم مقداد پر پیش کرو تو وہ کافر ہو جائیں اور اسے مقداد اگر تم سلمان پر پیش کرو تو وہ کافر ہو جائیں یعنی ہر ایک کی علمی طاقت اور اسرار کی خصوصیت جداگانہ ہے دوسرے کو اس کا علم نہیں۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْبَرْقِيِّ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ أَوْ غَيْرِهِ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ حَدِيثَنَا صَعْبٌ مُسْتَصْعَبٌ، لَايَحْتَمِلُهُ إِلَّا صُدُورٌ مُنِيرَةٌ، أَوْ قُلُوبٌ سَلِيمَةٌ أَوْ أَخْلَاقٌ حَسَنَةٌ، إِنَّ اللهَ أَخَذَ مِنْ شِيعَتِنَا الْمِيثَاقَ كَمَا أَخَذَ عَلَى بَنِي آدَمَ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ فَمَنْ وَفَى لَنَا وَفَى اللهُ لَهُ بِالْجَنَّةِ وَمَنْ أَبْغَضَنَا وَلَمْ يُؤَدِّ إِلَيْنَا حَقَّنَا فَفِي النَّارِ خَالِداً مُخَلَّداً.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہماری حدیث صعب و مستصعب ہے، نہیں برداشت کرتے مگر اس کو روشن سینے اور راستی پسند دل اور اچھے اخلاق والے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے شیعوں سے اسی طرح عہد لیا جس طرح بنی آدم سے روز الست عہد لیا تھا پس جس نے ہمارے عہد کو پورا کیا۔ خدا نے اس کو جنت دینے کا وعدہ پورا کیا اور جس نے ہم سے بغض رکھا اور ہمارا حق ادا نہ کیا تو وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَغَيْرُهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ صَاحِبِ الْعَسْكَرِ عليه السلام: جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا مَعْنَى قَوْلِ الصَّادِقِ عليه السلام: «حَدِيثُنَا لَا يَحْتَمِلُهُ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَلَا مُؤْمِنٌ امْتَحَنَ اللهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ» فَجَاءَ الْجَوَابُ إِنَّمَا مَعْنَى قَوْلِ الصَّادِقِ عليه السلام ـ أَيْ لَايَحْتَمِلُهُ مَلَكٌ وَلَا نَبِيٌّ وَلَا مُؤْمِنٌ ـ إِنَّ الْمَلَكَ لَايَحْتَمِلُهُ حَتَّى يُخْرِجَهُ إِلَى مَلَكٍ غَيْرِهِ وَالنَّبِيُّ لَايَحْتَمِلُهُ حَتَّى يُخْرِجَهُ إِلَى نَبِيٍّ غَيْرِهِ وَالْمُؤْمِنُ لَايَحْتَمِلُهُ حَتَّى يُخْرِجَهُ إِلَى مُؤْمِنٍ غَيْرِهِ، فَهَذَا مَعْنَى قَوْلِ جَدِّي عليه السلام.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام علی نقی علیہ السلام کو ایک خط لکھا اور اس میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی اس حدیث کے معنی پوچھے، ہماری حدیث کا متحمل نہیں ہو سکتا، ملک مقرب اور نہ نبی مرسل اور نہ وہ مومن جس کے ایمان کا امتحان خدا

نے لیا ہو (یہ سوال اس بنا پر کیا گیا کہ سابقہ حدیث میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ ہماری حدیث کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ مگر ملک مقرب نبی مرسل اور مومن کامل۔ اس حدیث میں ہے کہ یہ لوگ بھی متحمل نہیں ہو سکتے بیان میں یہ تضاد کیوں ہے) امام جعفر صادق علیہ السلام کے اس بیان کے متعلق امام علی نقی علیہ السلام نے تحریر فرمایا کہ صادق آل محمدؐ نے فرمایا ہے کہ فرشتہ بھی دوسرے فرشتہ سے کہے اور نبی بغیر دوسرے نبی سے کہے اور مومن بغیر دوسرے مومن سے کہے نہ رہے گا (یعنے جب ایسے کامل الایمان اور اپنے نفسوں پر قابو رکھنے والے بغیر کہے نہیں رہ سکتے تو عام لوگ تو اِن اسرار مخفیہ اور ودیعات الٰہیہ کا تحمل قطعاً کر ہی نہیں سکتے اور جب ہماری بات ان کی سمجھ میں نہ آئے گی تو ضرور ہماری تکذیب کریں گے۔

۵ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْكَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْخَالِقِ وَ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ، إِنَّ عِنْدَنَا وَاللهِ سِرّاً مِنْ سِرِّ اللهِ وَ عِلْماً مِنْ عِلْمِ اللهِ وَاللهِ مَا يَحْتَمِلُهُ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَلَا مُؤْمِنٌ امْتَحَنَ اللهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ وَاللهِ مَا كَلَّفَ اللهُ ذَلِكَ أَحَداً غَيْرَنَا وَلَا اسْتَعْبَدَ بِذَلِكَ أَحَداً غَيْرَنَا وَإِنَّ عِنْدَنَا سِرّاً مِنْ سِرِّ اللهِ وَ عِلْماً مِنْ عِلْمِ اللهِ، أَمَرَنَا اللهُ بِتَبْلِيغِهِ، فَبَلَّغْنَا عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا أَمَرَنَا بِتَبْلِيغِهِ، فَلَمْ نَجِدْ لَهُ مَوْضِعاً وَلَا أَهْلاً وَلَا حَمَّالَةً يَحْتَمِلُونَهُ حَتَّى خَلَقَ اللهُ لِذَلِكَ أَقْوَاماً خُلِقُوا مِنْ طِينَةٍ خُلِقَ مِنْهَا مُحَمَّدٌ وَ آلُهُ وَذُرِّيَّتُهُ، وَمِنْ نُورٍ خَلَقَ اللهُ مِنْهُ مُحَمَّداً وَذُرِّيَّتَهُ، وَصَنَعَهُمْ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ الَّتِي صَنَعَ مِنْهَا مُحَمَّداً وَذُرِّيَّتَهُ، فَبَلَّغْنَا عَنِ اللهِ مَا أَمَرَنَا بِتَبْلِيغِهِ، فَقَبِلُوهُ وَاحْتَمَلُوا ذَلِكَ [فَبَلَغَهُمْ ذَلِكَ عَنَّا فَقَبِلُوهُ وَاحْتَمَلُوهُ] وَبَلَغَهُمْ ذِكْرُنَا فَمَالَتْ قُلُوبُهُمْ إِلَى مَعْرِفَتِنَا وَحَدِيثِنَا، فَلَوْلَا أَنَّهُمْ خُلِقُوا مِنْ هَذَا، لَمَا كَانُوا كَذَلِكَ، لَا وَاللهِ مَا احْتَمَلُوهُ،

ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللهَ خَلَقَ أَقْوَاماً لِجَهَنَّمَ وَالنَّارِ، فَأَمَرَنَا أَنْ نُبَلِّغَهُمْ كَمَا بَلَّغْنَاهُمْ وَ اشْمَأَزُّوا مِنْ ذَلِكَ وَنَفَرَتْ قُلُوبُهُمْ وَرَدُّوهُ عَلَيْنَا وَلَمْ يَحْتَمِلُوهُ وَ كَذَّبُوا بِهِ وَقَالُوا: سَاحِرٌ كَذَّابٌ، فَطَبَعَ اللهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَأَنْسَاهُمْ ذَلِكَ، ثُمَّ أَطْلَقَ اللهُ لِسَانَهُمْ بِبَعْضِ الْحَقِّ، فَهُمْ يَنْطِقُونَ بِهِ وَقُلُوبُهُمْ مُنْكِرَةٌ، لِيَكُونَ ذَلِكَ دَفْعاً عَنْ أَوْلِيَائِهِ وَ أَهْلِ طَاعَتِهِ، وَلَوْلَا ذَلِكَ مَا عُبِدَ اللهُ فِي أَرْضِهِ، فَأَمَرَنَا بِالْكَفِّ عَنْهُمْ وَالسَّتْرِ وَالْكِتْمَانِ، فَاكْتُمُوا عَمَّنْ أَمَرَ اللهُ بِالْكَفِّ عَنْهُ وَاسْتُرُوا عَمَّنْ أَمَرَ اللهُ بِالسَّتْرِ وَالْكِتْمَانِ عَنْهُ، قَالَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ وَبَكَى وَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّ هَؤُلَاءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيلُونَ فَاجْعَلْ مَحْيَانَا مَحْيَاهُمْ وَمَمَاتَنَا مَمَاتَهُمْ وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْهِمْ عَدُوّاً لَكَ فَتُفْجِعَنَا بِهِمْ، فَإِنَّكَ إِنْ أَفْجَعْتَنَا بِهِمْ لَمْ تُعْبَدْ أَبَداً فِي أَرْضِكَ وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيماً.

۵۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہمارے پاس ایک بھید ہے خدا کے بھیدوں سے اور ایک علم ہے خدا کے علم سے، واللہ اس کا تحمل نہیں کر سکتا ملک مقرب نبی مرسل یا وہ مومن جس کے ایمان کا امتحان اللہ نے لیا ہو۔ واللہ اس کی تکلیف ہمارے سوا خدا نے کسی کو نہیں دی اور نہ ہمارے غیر نے اس کے ساتھ عبادت کی، ہمارے پاس سر الہٰی اور علم الٰہی ہے۔ خدا نے اس کی تبلیغ کا حکم دیا ہے پس جس امر کی تبلیغ کا حکم دیا گیا تھا ہم نے اس کی تبلیغ کی لیکن ہم نے اس کے لئے مناسب جگہ نہ پائی اور نہ ایسے اہل لوگ پائے جو ہماری تعلیم کے متحمل ہو سکتے۔ یہاں تک کہ خدا نے ایک ایسی قوم کو پیدا کیا جن کی خلقت اسی طینت سے ہوئی تھی جو محمدؐ و آل محمدؐ اور ان کی ذریت کی تھی اور بنایا ان کو اس نور سے جس سے محمد و آل محمدؐ کو پیدا کیا تھا اور اپنی رحمت سے ان کی خلقت میں وہی کیا جو کیا تھا محمدؐ اور ان کی ذریت کے ساتھ، پس جس امر کی تبلیغ کا ہم کو حکم دیا گیا تھا ہم نے ان کو تبلیغ کی انھوں نے اسے قبول کیا اور اس کے متحمل ہوئے پس ہم سے ان کو جو تعلیم حاصل ہوئی وہ اُسے قبول کرتے اور متحمل ہوتے رہے اس طرح ہمارا ذکر ان تک پہنچا اور ان کے دل ہماری معرفت اور ہماری حدیث کی طرف مائل ہوئے اگر وہ اس طرح پیدا نہ کئے گئے ہوتے تو ایسا نہ ہوتا۔ واللہ وہ ہماری حدیث کا تحمل نہ کر پاتے۔ پھر فرمایا۔ خدا نے ایک ایسی قوم کو پیدا کیا جو مستحق جہنم تھے اور ہمیں ان پر تبلیغ کرنے کا حکم دیا گیا۔ جیسے کہ پہلے گروہ کے لئے حکم دیا گیا تھا ہم نے تبلیغ کی تو وہ اس سے دل گرفتہ ہوئے اور ان کے قلوب نے قبول کرنے سے نفرت کی اور ہماری طرف رد کر دیا اس کا تحمل نہ کر سکے اور انھوں نے ہماری حدیث کو جھٹلایا اور ہمارے لئے کہا یہ جادوگر اور جھوٹے ہیں خدا نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی اور ہماری تعلیم کو بھول گئے پھر خدا نے بعض حق باتیں ان کی زبان پر جاری کر دیں وہ ان کو بیان کر گئے درآنحالیکہ ان کے قلوب انکار کر رہے تھے اور یہ اس لئے ہوا کہ اس صورت میں اولیاء خدا اور اہلِ اطاعت کے لئے اعتراض کا دفعیہ ہوا اگر ایسا نہ ہوتا تو روئے زمین پر اللہ کی عبادت نہ ہوتی، پھر ہم کو حکم دیا گیا کہ اپنی تعلیم کو ان سے روکیں اور پوشیدہ رکھیں پھر حضرت نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور روئے اور فرمایا۔ خداوندا یہ مومن لوگ بہت کم ہیں ان کی زندگی ہماری سی زندگی اور ان کی موت ہماری سی موت قرار دے اور دشمنوں کو ان پر مسلط نہ کر، یہ امر ہمارے لئے دردناک ہوگا اگر تو نے ان کی وجہ سے ہمیں دردناک کیا تو زمین پر تیری عبادت پھر کبھی نہ ہوگی اور درود و سلام ہو محمدؐ و آل محمدؐ پر۔

ایک سو دواں باب

اُمت کو نبی کا حکم آئمہ مسلمین سے خلوص رکھنے اور اُن کی جماعت میں استقلال سے رہنے میں اور یہ کہ وہ کون ہیں

(بَابُ) ۱۰۲

مَا اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِالنَّصِيحَةِ لِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَاللُّزُومِ لِجَمَاعَتِهِمْ وَمَنْ هُمْ ؟

۱ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ

أَبانِ بْنِ عُثْمانَ ، عَنِ ابْنِ أَبي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله خَطَبَ النّاسَ في مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَقالَ : نَضَّرَ اللهُ عَبْداً سَمِعَ مَقالَتي فَوَعاها وَحَفِظَها وَبَلَّغَها مَنْ لَمْ يَسْمَعْها ، فَرُبَّ حامِلِ فِقْهٍ غَيْرُ فَقيهٍ وَرُبَّ حامِلِ فِقْهٍ إِلى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ ، ثَلاثٌ لا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ امْرِىءٍ مُسْلِمٍ : إِخْلاصُ الْعَمَلِ لِلّهِ ، وَالنَّصيحَةُ لِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمينَ ، وَاللُّزُومُ لِجَماعَتِهِمْ ، فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ مُحيطَةٌ مِنْ وَرائِهِمْ ، اَلْمُسْلِمُونَ إِخْوَةٌ تَتَكافَأُ دِماؤُهُمْ وَيَسْعى بِذِمَّتِهِمْ أَدْناهُمْ .

وَ رَواهُ أَيْضاً عَنْ حَمّادِ بْنِ عُثْمانَ ، عَنْ أَبانٍ ، عَنِ ابْنِ أَبي يَعْفُورٍ مِثْلَهُ وَزادَ فيهِ : وَهُمْ يَدٌ عَلى مَنْ سِواهُمْ[1] وَذَكَرَ في حَديثِهِ أَنَّهُ خَطَبَ في حَجَّةِ الْوَداعِ بِمِنىً في مَسْجِدِ الْخَيْفِ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ حضرت رسول خدا نے مسجد خیف میں ایک خطبہ پڑھا اور اس میں فرمایا نعمت دے گا یا خوش رکھے گا اللہ اس بندہ کو جس نے میرے قول کو سنا اور یاد رکھا اور حفظ کر لیا اور پہنچایا اس شخص تک جس نے اس کو نہیں سنا۔ بہت سے فقہ جاننے والے ایسے ہیں جو درحقیقت فقیہ نہیں اور بہت فقہ والے ایسے ہیں جو نقل کرتے ہیں ایسے لوگوں سے جو ان سے زیادہ جاننے والے ہیں یعنی آئمہ علیہ السلام۔ تین صورتیں ہیں جن میں دل کے اندر کھوٹ نہیں پائی جاتی اور شہادت کو راہ نہیں ہوتی۔ اول اس مرد مسلم کا دل جس کا عمل خالص اللہ کے لئے ہو اور آئمہ مسلمین سے خلوص رکھتا ہو اور ان کی جماعت میں مستقلاً شامل رہے کیونکہ آئمہ مسلمین کے لئے اپنی رعایا میں انتظام معاش کرنا ہے ان کے لئے جو تابعدار رہیں اور مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور ان کا خون برابر ہے اور جو ان میں پست درجہ کے ہیں یعنی نفرا ہیں ان کی معاش کا انتظام دوسرے مسلمان بھائیوں پر ہے ابن یعفور نے بھی ایسی ہی روایت کی ہے اور اتنا زیادہ کیا ہے کہ وہ مسلمان مددگار رہیں مخالفوں کے مقابل اور یہ کہ رسول اللہ نے یہ خطبہ حجۃ الوداع میں منیٰ کی مسجد خنیف میں بیان فرمایا۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحابِنا ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكينٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قالَ : قالَ سُفْيانُ الثَّوْرِيُّ : اِذْهَبْ بِنا إِلى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قالَ : فَذَهَبْتُ مَعَهُ إِلَيْهِ فَوَجَدْناهُ قَدْ رَكِبَ دابَّتَهُ ، فَقالَ لَهُ سُفْيانُ : يا أَبا عَبْدِاللهِ حَدِّثْنا بِحَديثِ خُطْبَةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله في مَسْجِدِ الْخَيْفِ ، قالَ : دَعْني حَتّى أَذْهَبَ في حاجَتي فَإِنّي قَدْ رَكِبْتُ فَإِذا جِئْتُ حَدَّثْتُكَ ، فَقالَ : أَسْأَلُكَ بِقَرابَتِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله لَمّا حَدَّثْتَني ، قالَ : فَنَزَلَ ، فَقالَ لَهُ سُفْيانُ : مُرْ لي بِدَواةٍ وَقِرْطاسٍ حَتّى أُثْبِتَهُ ، فَدَعا بِهِ ثُمَّ قالَ : اُكْتُبْ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحيمِ خُطْبَةُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله في مَسْجِدِ الْخَيْفِ :

« نَضَّرَ اللهُ عَبْداً سَمِعَ مَقالَتي فَوَعاها وَبَلَّغَها مَنْ لَمْ تَبْلُغْهُ يا أَيُّهَا النّاسُ لِيُبَلِّغِ الشّاهِدُ

الْغائبَ . فَرُبَّ حامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقيهٍ وَرُبَّ حامِلِ فِقْهٍ إِلى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ ، ثَلاثٌ لايُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ امْرِىءٍ مُسْلِمٍ : إِخْلاصُ الْعَمَلِ لِلّهِ وَالنَّصيحَةُ لِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمينَ وَاللُّزُومُ لِجَماعَتِهِمْ ، فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ مُحيطَةٌ مَنْ وَرائَهُمْ . الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ تَتَكافَأُ دِماؤُهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلى مَنْ سِواهُمْ يَسْعى بِذِمَّتِهِمْ أَدْناهُمْ » فَكَتَبَهُ سُفْيانُ ثُمَّ عَرَضَهُ عَلَيْهِ وَرَكِبَ أَبُوعَبْدِاللّهِ عليه السلام وَجِئْتُ أَنَا وَسُفْيانُ .

فَلَمّا كُنّا في بَعْضِ الطَّريقِ قالَ لي : كَما أَنْتَ حَتّى أَنْظُرَ في هٰذَا الْحَديثِ ، فَقُلْتُ لَهُ : قَدْ وَاللّهِ أَلْزَمَ أَبُو عَبْدِاللّهِ عليه السلام رَقَبَتَكَ شَيْئاً لايَذْهَبُ مِنْ رَقَبَتِكَ أَبَداً فَقالَ : وَأَيُّ شَيْءٍ ذٰلِكَ؟ فَقُلْتُ لَهُ : ثَلاثٌ لايُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ امْرِىءٍ مُسْلِمٍ إِخْلاصُ الْعَمَلِ لِلّهِ قَدْ عَرَفْناهُ وَالنَّصيحَةُ لِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمينَ مَنْ هٰؤُلاءِ الْأَئِمَّةُ الَّذينَ تَجِبُ عَلَيْنا نَصيحَتُهُمْ ؟ مُعاوِيَةُ بْنُ أَبي سُفْيانَ وَيَزيدُ بْنُ مُعاوِيَةَ وَمَرْوانُ بْنُ الْحَكَمِ وَكُلُّ مَنْ لاتَجُوزُ شَهادَتُهُ عِنْدَنا وَلاتَجُوزُ الصَّلاةُ خَلْفَهُمْ ؟ وَقَوْلُهُ : وَاللُّزُومُ لِجَماعَتِهِمْ . فَأَيُّ الْجَماعَةِ ؟ مُرْجِيءٌ يَقُولُ مَنْ لَمْ يُصَلِّ وَلَمْ يَصُمْ وَلَمْ يَغْتَسِلْ مِنْ جَنابَةٍ وَهَدَمَ الْكَعْبَةَ وَنَكَحَ أُمَّهُ فَهُوَ عَلى إيمانِ جَبْرَئيلَ وَميكائيلَ ؟ أَوْ قَدَرِيٌّ يَقُولُ : لايَكُونُ ماشاءَ اللّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَكُونُ ماشاءَ إِبْليسُ ؟ أَوْ حَرُورِيٌّ يَتَبَرَّأُ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبي طالِبٍ وَشَهِدَ عَلَيْهِ بِالْكُفْرِ ؟ أَوْ جَهْمِيٌّ يَقُولُ : إِنَّما هِيَ مَعْرِفَةُ اللّهِ وَحْدَهُ لَيْسَ الْإيمانُ شَيْءٌ غَيْرُها ؟ قالَ : وَيْحَكَ وَأَيُّ شَيْءٍ يَقُولُونَ؟ فَقُلْتُ : يَقُولُونَ : إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبي طالِبٍ عليه السلام وَاللّهِ الْإِمامُ الَّذي يَجِبُ عَلَيْنا نَصيحَتُهُ وَلُزُومُ جَماعَتِهِمْ أَهْلُ بَيْتِهِ ، قالَ : فَأَخَذَ الْكِتابَ فَخَرَقَهُ ثُمَّ : قالَ لاتُخْبِرْ بِها أَحَداً .

۲۔ مکہ کے ایک قریشی نے سفیان ثوری سے کہا۔ مجھے جعفر بن محمد کے پاس لے چلیئے۔ سفیان کہتا ہے میں حضرت کے پاس لے گیا۔ حضرت اس وقت گھوڑے پر سوار ہو چکے تھے میں نے کہا۔ اے ابو عبداللہ مجھ سے وہ حدیث بیان کیجیے جو رسول اللہ نے اپنے خطبہ میں مسجد خنیف میں بیان فرمائی تھی حضرت نے فرمایا۔ اب تو میں ایک ضرورت کے لیے جا رہا ہوں جب لوٹوں گا تو تم سے بیان کر دوں گا۔ سفیان نے کہا واسطہ قرابت رسول کا آپ ابھی بیان فرما دیجئے۔ حضرت سواری سے اتر پڑے سفیان نے کہا۔ ذرا ٹھہریے تاکہ کاغذ و دوات لے لیں تاکہ لکھ لیا جائے۔ جب یہ چیزیں آگئیں تو فرمایا۔ لکھو۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم، مسجد خنیف میں رسول اللہ نے اپنے خطبہ میں فرمایا بہجت و مسرت عطا کرے گا خدا اپنے اس بندہ کو جو میری بات سنے، اسے یاد رکھے اور محفوظ رکھے اور پہنچا دے ان لوگوں تک جن تک نہیں پہنچی، لوگو جو تم میں اس وقت موجود ہیں وہ ان کو پہنچا دیں جو موجود نہیں آگاہ ہو کہ بہت سے عالم دین ایسے ہیں جو حقیقتاً عالم نہیں اور بہت سے علم والے ایسے ہیں جو رجوع کرتے ہیں اس شخص کی طرف جو ان سے زیادہ عالم ہے تین باتیں ہیں جن سے مرد مسلم کا دل بیگانگی نہیں کرتا۔ اول خدا کی عبادت میں اخلاص عمل، دوسرے

آئمہ مسلمین سے خلوص، تیسرے ان کی جماعت میں رہنا، اپنے اوپر لازم کرنا. کیونکہ اپنی مطیع رعایا کے لئے معاش مہیا کرنے کی ان پر ذمہ داری ہے. مومنین آپس میں ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہیں ان کے خون برابر ہیں وہ مددگار ہیں مخالفوں کے مقابل اور ذمہ دار ہیں اپنے سے پست درجہ والوں یعنی فقراء کے لئے کوشش کرنے کے. سفیان نے لکھ کر حضرت کو دکھلا بھی دیا۔ اس کے بعد حضرت سوار ہو کر تشریف لے گئے راوی کہتا ہے میں اور ابوسفیان جب راستہ میں تھے تو اس نے مجھ سے کہا۔ ذرا ٹھہرو تاکہ ہم اس حدیث پر غور کریں۔ میں نے کہا واللہ حضرت ابوعبداللہ نے تیری گردن پر ایسا بوجھ رکھ دیا ہے جس کو تو کبھی نہیں اتار سکتا اس نے کہا وہ کیا۔ میں نے کہا وہی تین باتیں۔ اللہ سے خلوص عمل، اسے تو خیر ہم جانتے ہیں، دوسرے آئمہ مسلمین سے خلوص، بتا یہ کون ہیں جن سے خالص ارادت و محبت رکھنا ہم پر واجب ہے کیا ان سے مراد معاویہ و یزید و مروان ہیں؟ ان کی گواہی ہمارے نزدیک جائز نہیں۔ (کیونکہ یہ عادل نہیں) نہ ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے، تیسرے ان کی جماعت میں شامل رہنا، تو یہ کون سی جماعت ہے کیا یہ مرجیہ فرقہ کی جماعت ہے کہ جو یہ کہتے ہیں کہ جو نماز نہیں پڑھتا یا روزہ نہیں رکھتا اور غسل جنابت نہیں کرتا، اور کعبہ کو ڈھائے اور اپنی ماں سے نکاح کرے تو بھی وہ ایمان میں جبرئیل و میکائیل کے برابر ہوگا یا قدریہ جماعت مراد ہے جو کہتے ہیں۔ جو اللہ چاہتا ہے وہ نہیں ہوتا اور جو شیطان چاہتا ہے وہ ہوتا ہے یا حروری جماعت ہے جو علی ابن ابی طالب پر تبرا کرتی ہے اور ان کے کفر کی گواہی دیتی ہے یا جہمی جماعت ہے جو کہتی ہے کہ ایمان صرف اللہ کی معرفت کا نام ہے اس کے سوا اور کچھ نہیں۔ اس نے کہا۔ یہ تم نے عجیب بات کہی۔ اور یہ بتاؤ شیعہ لوگ کیا کہتے ہیں. میں نے کہا وہ کہتے ہیں کہ علی ابن ابی طالب ایسے امام ہیں جن سے خالص محبت رکھنا واجب ہے اور ان کی جماعت میں جو اہل بیت ہیں شامل رہنا ضروری ہے یہ سن کر اس نے اس تحریر کو مجھ سے لے لیا اور چاک کر ڈالا اور مجھ سے کہنے لگا اس کا ذکر کسی سے نہ کرنا۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مَا نَظَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى وَلِيٍّ لَهُ يُجْهِدُ نَفْسَهُ بِالطَّاعَةِ لِإِمَامِهِ وَالنَّصِيحَةِ إِلَّا كَانَ مَعَنَا فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى .

۴۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے جس نے مسلمانوں میں ایک بالشت برابر بھی جدائی ڈالی اس نے اپنی گردن سے اسلام کی رسی نکال پھینکی۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ فَارَقَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ قَيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ .

ـ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ فَارَقَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَ نَكَثَ صَفْقَةَ الْإِمَامِ جَاءَ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَجْذَمَ.[۲]

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے جماعت مسلمین میں تفرقہ ڈالا اور امام کے معاہدہ کو توڑ دیا تو خدا کے سامنے مجذوم ہو کر آئے گا۔

ایک سو تین واں باب

رعایا پر کیا حق امام واجب ہے اور امام پر رعایا کا حق

(بَابُ) ۱۰۳

مَا يَجِبُ مِنْ حَقِّ الْإِمَامِ عَلَى الرَّعِيَّةِ وَحَقِّ الرَّعِيَّةِ عَلَى الْإِمَامِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام مَا حَقُّ الْإِمَامِ عَلَى النَّاسِ؟ قَالَ: حَقُّهُ عَلَيْهِمْ أَنْ يَسْمَعُوا لَهُ وَيُطِيعُوا، قُلْتُ: فَمَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ؟ قَالَ: يَقْسِمُ بَيْنَهُمْ بِالسَّوِيَّةِ وَ يَعْدِلُ فِي الرَّعِيَّةِ، فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فِي النَّاسِ فَلَا يُبَالِي مَنْ أَخَذَ هٰهُنَا وَ هٰهُنَا.

۱۔ ابو حمزہ سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ امام کا حق لوگوں پر کیا ہے؟ فرمایا لوگ اس کا کلام سنیں اور اطاعت کریں اور رعایا کا حق امام پر یہ ہے کہ وہ مال غنیمت وغیرہ اپنی رعیت میں مساوی تقسیم کرے اور عدل کرے اور جب امام ایسا ہو تو کوئی خوف نہیں کہ کوئی یہاں جائے یا وہاں جائے مذاہب مختلفہ کی ضلالت کا کوئی اثر نہ ہوگا۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِي [مِنْ] بَيْنَ يَدَيْهِ وَخَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ.

۲۔ ابو حمزہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے جس میں ہے کہ چار مرتبہ آپ نے فرمایا ھکذا یعنی چاہیے

مخالفت سامنے سے ہو یا پیچھے سے داہنی طرف سے ہو یا بائیں طرف سے۔

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام لَاتَخْتَانُوا وُلَاتَكُمْ وَلَا تَغُشُّوا هُدَاتَكُمْ وَلَاتَجْهَلُوا أَئِمَّتَكُمْ وَلَاتَصَدَّعُوا عَنْ حَبْلِكُمْ فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ، وَعَلَى هٰذَا فَلْيَكُنْ تَأْسِيسُ أُمُورِكُمْ وَالْزَمُوا هٰذِهِ الطَّرِيقَةَ، فَإِنَّكُمْ لَوْعَايَنْتُمْ مَاعَايَنَ مَنْ قَدْمَاتَ[1] مِنْكُمْ مِمَّنْ خَالَفَ مَا قَدْتُدْعَوْنَ إِلَيْهِ لَبَدَرْتُمْ وَ خَرَجْتُمْ وَلَسَمِعْتُمْ وَلٰكِنْ مَحْجُوبٌ عَنْكُمْ مَا قَدْعَايَنُوا وَ قَرِيباً مَا يُطْرَحُ الْحِجَابُ.

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ اپنے والیان امر سے خیانت نہ کرو اور اپنے رہنماؤں سے ناانصافی نہ کرو اور اپنے اماموں سے جاہل نہ رہو اور اپنی رسی سے جدا نہ رہو ورنہ سست پڑ جاؤ گے اور تمہاری ہوا خیزی ہو جائے گی تمہارے امور کی بنیاد اسی پر ہونی چاہیئے اور اسی طریقہ سے قائم رہو۔ کاش تم دیکھتے اس عذاب کو جو تم میں سے ان مرنے والوں نے دیکھا جنھوں نے مخالفت کی اس امر کی جس کی طرف آئمہ علیہ السلام تم کو بلاتے ہیں اور البتہ منافقوں کے جہاد کی طرف نکلنے میں جلدی کرتے لیکن جو انھوں نے دیکھا وہ تمہاری نظروں سے پوشیدہ ہے اور وقت قریب ہے کہ یہ پردہ تمہاری آنکھوں کے سامنے سے ہٹ جائے۔

٤ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حَمَّادٍ وَغَيْرِهِ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ الصَّ[illegible] قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: نُعِيَتْ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله نَفْسُهُ وَهُوَصَحِيحٌ لَيْسَ بِهِ وَجَعٌ ـ قَالَ: نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ـ قَالَ، فَنَادَى الصَّلَاةُ جَامِعَةً وَ أَمَرَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ بِالسِّلَاحِ وَاجْتَمَعَ النَّاسُ، فَصَعِدَالنَّبِيُّ صلى الله عليه وآله الْمِنْبَرَ فَنَعَى إِلَيْهِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ قَالَ: «أُذَكِّرُ اللهَ الْوَالِيَ مِنْ بَعْدِ[illegible] يَرْحَمْ عَلَى جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ فَأَجَلَّ كَبِيرَهُمْ وَرَحِمَ ضَعِيفَهُمْ وَوَقَّرَ عَالِمَهُمْ وَلَمْ يَ[illegible] بِهِمْ فَيُذِلَّهُمْ وَلَمْ يُفْقِرْهُمْ فَيُكْفِرَهُمْ وَلَمْ يُغْلِقْ بَابَهُ دُونَهُمْ فَيَأْكُلَ قَوِيُّهُمْ ضَعِيفَهُمْ وَلَمْ يَخْبِزْهُمْ فِي بُعُوثِهِمْ فَيَقْطَعَ نَسْلَ أُمَّتِي، ثُمَّ قَالَ: [قد] بَلَّغْتُ وَنَصَحْتُ فَاشْهَدُوا».

وَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: هٰذَا آخِرُ كَلَامٍ تَكَلَّمَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله عَلَى مِنْبَرِهِ.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جبرئیل نے نبی صلعم کو خبر مرگ دی۔ درآنحالیکہ حضور تندرست تھے۔ اور کوئی تکلیف آپ کو نہ تھی حضرت نے نماز جماعت کے لئے ندا کرائی اور مہاجرین و انصار کو حکم دیا کہ بدن پر ہتھیار سج کر آئیں۔

(لشکر اسامہ میں شامل ہونے کے لئے) لوگ جمع ہو گئے آپ منبر پر تشریف لے گئے اور اپنے مرنے کی خبر لوگوں کو سنائی پھر فرمایا میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں اپنے اس والی کو جو میرے بعد ہو گا کہ وہ کوئی کام نہ کرے بلکہ یہ کہ مسلمانوں کی جماعت پر رحم کرے ان کے بڑوں کی عزت کرے، کمزوروں پر رحم کرے اور ان کے عالموں کو صاحب وقار جانے۔ ان کو کوئی نقصان نہ پہنچائے جس سے وہ ذلیل ہوں اور انھیں محتاج نہ بنائے کہ وہ کافر ہو جائیں اور اپنا دروازہ ان پر بند نہ کرے۔

پس اس صورت میں قوی لوگ ضعیفوں کو کھا جائیں گے اور ان کی بنیاد نہ اکھاڑو۔ انھیں جہاد پر بھیج کر اس صورت میں میری امت کی نسل منقطع ہو جائے گی پھر فرمایا میں نے تبلیغ کر دی اور سمجھا دیا۔ گواہ رہنا اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا یہ آخری کلام تھا جو رسول اللہ نے منبر پر کیا۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَغَيْرُهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ رَجُلٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: جَاءَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام عَسَلٌ وَتِينٌ مِنْ هَمَدَانَ وَحُلْوَانَ فَأَمَرَ الْعُرَفَاءَ أَنْ يَأْتُوا بِالْيَتَامَى، فَأَمْكَنَهُمْ مِنْ رُؤُوسِ الْأَزْقَاقِ يَلْعَقُونَهَا وَهُوَ يَقْسِمُهَا لِلنَّاسِ قَدَحاً قَدَحاً، فَقِيلَ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا لَهُمْ يَلْعَقُونَهَا؟ فَقَالَ: إِنَّ الْإِمَامَ أَبُو الْيَتَامَى وَإِنَّمَا أَلْعَقْتُهُمْ هَذَا بِرِعَايَةِ الْآبَاءِ.

۵۔ راوی کہتا ہے کہ امیر المومنین کے پاس شہد اور انجیر ہمدان و حلوان سے آئے۔ آپ نے عرفا (وہ لوگ جنھیں شہر کے لوگوں کا پتہ رہتا ہے) کو حکم دیا کہ یتیموں کو لائیں جب وہ آئے تو آپ نے ان کو شہد کی مشکوں کے دہانوں پر بٹھا دیا تاکہ وہ شہد کو چاٹیں اور دوسرے لوگوں کو پیالوں میں بھر بھر کر دیا۔ لوگوں نے کہا اے امیر المومنین ان کو چاٹنے کے لئے کیوں اجازت دی۔ فرمایا امام یتیموں کا باپ ہوتا ہے یہ ان بچوں کے باپ کی رعایت سے چاٹ رہے ہیں یعنی اگر ان کے باپ کے پاس شہد آتا تو وہ اسی طرح بے تکلفی سے چاٹتے۔

٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَصْبَهَانِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله قَالَ: أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ وَعَلِيٌّ أَوْلَى بِهِ مِنْ بَعْدِي، فَقِيلَ لَهُ: مَا مَعْنَى ذَلِكَ؟ فَقَالَ: قَوْلُ النَّبِيِّ مَنْ تَرَكَ دَيْناً أَوْ ضَيَاعاً فَعَلَيَّ وَمَنْ تَرَكَ مَالاً فَلِوَرَثَتِهِ، فَالرَّجُلُ لَيْسَتْ لَهُ عَلَى نَفْسِهِ وِلَايَةٌ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ وَلَيْسَ لَهُ عَلَى عِيَالِهِ أَمْرٌ وَلَا نَهْيٌ إِذَا لَمْ يُجْرِ عَلَيْهِمُ النَّفَقَةَ وَالنَّبِيُّ وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليهما السلام وَمَنْ بَعْدَهُمَا أَلْزَمَهُمْ هَذَا فَمِنْ هُنَاكَ صَارُوا أَوْلَى بِهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَمَا كَانَ سَبَبُ إِسْلَامِ عَامَّةِ الْيَهُودِ إِلَّا مِنْ بَعْدِ هَذَا الْقَوْلِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَأَنَّهُمْ أَمِنُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَعَلَى عِيَالَاتِهِمْ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ میں ہر مومن کے نفس سے اولیٰ ہوں اور میرے بعد علی اولیٰ ہیں کسی نے پوچھا اس کے کیا معنی ہیں حضرت نے فرمایا۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے جو شخص قرضہ چھوڑ مرے یا عیال بے معاش چھوڑے تو اس کا بار میرے اوپر ہے اور جو کوئی مال چھوڑے تو اس کا مالک اس کے ورثا ہوں گے پس ایسا شخص جس کو مال بے سبب نہ ہونے کے اپنے اوپر قابو نہ ہو اور وہ دوسرے کا محتاج ہو اور اپنے اہل وعیال کے نفقہ کا کفیل نہ ہو تو نبی اور امیرالمومنین علیہ السلام اور ان کے بعد میں ہونے والے امام ان کے کفیل ہوں گے اس طرح وہ لوگوں کے نفسوں سے اولیٰ ہوں گے رسولؐ کا یہی قول عام یہودیوں کے اسلام لانے کا سبب بنا۔ وہ خود بھی ایمان لائے اور ان کے اہل وعیال بھی۔

٧ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ صَبَّاحِ بْنِ سَيَابَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: أَيُّمَا مُؤْمِنٍ أَوْ مُسْلِمٍ مَاتَ وَتَرَكَ دَيْناً لَمْ يَكُنْ فِي فَسَادٍ وَلَا إِسْرَافٍ فَعَلَى الْإِمَامِ أَنْ يَقْضِيَهُ فَإِنْ لَمْ يَقْضِهِ فَعَلَيْهِ إِثْمُ ذٰلِكَ، إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: «إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ»[1] الآية فَهُوَ مِنَ الْغَارِمِينَ وَلَهُ سَهْمٌ عِنْدَ الْإِمَامِ فَإِنْ حَبَسَهُ فَإِثْمُهُ عَلَيْهِ.

٧۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا جو کوئی مومن یا مسلم مر جائے اور وہ اپنے اوپر قرضہ چھوڑ جائے بشرطیکہ وہ قرضہ لغویات وفضول خرچی میں نہ ہوا ہو تو امام کا فرض ہے کہ اس کو ادا کرے اور اگر ادا نہ کرے گا تو اس کا گناہ اس پر ہوگا۔ خدا فرماتا ہے کہ صدقات کے مستحق فقراء ومساکین ہیں۔ پس چونکہ وہ مومن مقروض ہے لہٰذا امام کے پاس اس کا حصہ ہے اس کو دینا چاہیئے اور اگر اس کو روک لے گا تو گنہگار ہوگا۔

٨ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ حَنَانٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: لَا تَصْلُحُ الْإِمَامَةُ إِلَّا لِرَجُلٍ فِيهِ ثَلَاثُ خِصَالٍ: وَرَعٌ يَحْجُزُهُ عَنْ مَعَاصِي اللهِ وَحِلْمٌ يَمْلِكُ بِهِ غَضَبَهُ[2] وَحُسْنُ الْوِلَايَةِ عَلَى مَنْ يَلِي حَتَّى يَكُونَ لَهُمْ كَالْوَالِدِ الرَّحِيمِ، وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى حَتَّى يَكُونَ لِلرَّعِيَّةِ كَالْأَبِ الرَّحِيمِ.

٨۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ امامت کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ مگر وہ شخص جس میں تین خصلتیں ہوں اوّل پرہیزگاری جو اسے بچائے گناہ کرنے سے دوسرے حلم جس سے وہ اپنے غصہ پر قابو پائے تیسرے لوگوں پر اچھی حکومت کرے اور اپنے متعلقین سے اس طرح ملے جیسے باپ اپنی اولاد سے ملتا ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ اس طرح برتاؤ کرے جیسے مہربان باپ اپنی رعایا سے۔

۹ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ طَبَرِسْتَانَ يُقَالُ لَهُ: مُحَمَّدٌ ـ قَالَ: قَالَ مُعَاوِيَةُ: وَلَقِيتُ الطَّبَرِيَّ مُحَمَّداً بَعْدَ ذٰلِكَ فَأَخْبَرَنِي ـ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُوسَىٰ عليه السلام يَقُولُ الْمُغْرَمُ إِذَا تَدَيَّنَ أَوِ اسْتَدَانَ فِي حَقٍّ ـ الْوَهْمُ مِنْ مُعَاوِيَةَ ـ أُجِّلَ سَنَةً فَإِنِ اتَّسَعَ وَإِلَّا قَضَىٰ عَنْهُ الْإِمَامُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ.

۹۔ راوی معاویہ بن الحکیم کہتا ہے۔ میں نے ملاقات کی ایک مرد طبرستانی سے جسے محمد کہتے تھے اس نے بیان کیا کہ مجھ سے بیان کیا امام رضا علیہ السلام نے کہ اگر غیر باطل امور میں کوئی مقروض ہے یا اس سے قرض طلب کیا گیا (تدین اداستدال میں شک کا تعلق معاویہ سے ہے کہ اس نے ان دو لفظوں میں کون لفظ سنا تھا) تو اسے ایک سال کی مہلت دی جائے گی اگر اس مدت میں وہ ادا کرنے کے قابل ہو جائے تو خود دے۔ ورنہ امام یہ قرضہ بیت المال سے چکائے گا۔

ایک سو چاروں باب

تمام روئے زمین کا مالک امام ہے

(باب) ۱۰۴

أَنَّ الْأَرْضَ كُلَّهَا لِلْإِمَامِ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْكَابُلِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: وَجَدْنَا فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عليه السلام «إِنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ» أَنَا وَأَهْلُ بَيْتِي الَّذِينَ أَوْرَثَنَا اللّٰهُ الْأَرْضَ وَنَحْنُ الْمُتَّقُونَ وَالْأَرْضُ كُلُّهَا لَنَا، فَمَنْ أَحْيَا أَرْضاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَلْيَعْمُرْهَا وَلْيُؤَدِّ خَرَاجَهَا إِلَى الْإِمَامِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي وَلَهُ مَا أَكَلَ مِنْهَا فَإِنْ تَرَكَهَا أَوْ أَخْرَبَهَا وَأَخَذَهَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ بَعْدِهِ فَعَمَرَهَا وَأَحْيَاهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا مِنَ الَّذِي تَرَكَهَا، يُؤَدِّي خَرَاجَهَا إِلَى الْإِمَامِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي وَلَهُ مَا أَكَلَ مِنْهَا حَتَّىٰ يَظْهَرَ الْقَائِمُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي بِالسَّيْفِ، فَيَحْوِيهَا وَيَمْنَعُهَا وَيُخْرِجُهُمْ مِنْهَا، كَمَا حَوَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وَمَنَعَهَا إِلَّا مَا كَانَ فِي أَيْدِي شِيعَتِنَا فَإِنَّهُ يُقَاطِعُهُمْ عَلَىٰ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَيَتْرُكُ الْأَرْضَ فِي أَيْدِيهِمْ.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے۔ میں حضرت علیؑ کی ایک تحریر میں دیکھا کہ زمین اللہ کی ہے وہ اپنے بندوں

میں جسے چاہتا ہے مالک بنا دیتا ہے اور اچھا انجام متقیوں کے لئے ہے مجھے اور میرے اہل بیت کو اللہ نے زمین کا مالک بنایا ہے
ہم متقی ہیں اور زمین سب ہمارے لئے ہے۔ مسلمانوں میں جو کوئی زمین حاصل کرے وہ اس کو آباد کرے۔ تو اس کو چاہیئے کہ
میرے اہل بیت میں سے جو امام ہو اس کو خراج (ٹیکس ولگان) دے اور باقی کو خود کھائے پیئے لیکن اگر مرنے کے بعد چھوڑ جائے
یا اس کو تباہ و برباد کردے اور ایک دوسرا مسلمان اس پر قابض ہو کر از سر نو اسے آباد کرے تو وہ اس سے زیادہ مستحق ہے
جس نے اسے چھوڑ دیا تھا اس مالک کو چاہیئے کہ میرے اہلبیت میں سے جو امام ہو اسے خراج ادا کرے اور باقی وہ کھائے یہاں تک
کہ قائم آل محمدؐ جہاد بالسیف کریں اور زمین کو احاطہ کریں اور مشرکوں اور کافروں کو نکال باہر کریں جیسا کہ رسول اللہ صلعم نے جزیرۃ العرب
سے نکال باہر کیا تھا البتہ جو املاک ہمارے شیعوں کے قبضہ میں ہوگی ان کو انہی کے قبضہ میں رکھا جائے گا۔

۲ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَمَّنْ رَوَاهُ قَالَ : الدُّنْيا وَمَا فِيهَا لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَلِرَسُولِهِ وَلَنَا ، فَمَنْ غَلَبَ عَلَى شَيْءٍ مِنْهَا فَلْيَتَّقِ اللهَ وَلْيُؤَدِّ حَقَّ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَلْيَبَرَّ إِخْوَانَهُ ، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَاللهُ وَرَسُولُهُ وَنَحْنُ بُرَآءُ مِنْهُ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ امام نے فرمایا۔ دنیا و ما فیہا اللہ کے لئے ہے اور اس کے رسول کے لئے ہے پس جو کسی حصہ زمین پر غالب ہو اس کو چاہیئے۔ اللہ سے ڈرے اور اس کا حق ادا کرے اور اپنے بھائیوں کے ساتھ نیکی کرے اور جو ایسا نہیں کرے گا تو اللہ اور اس کا رسولؐ اور ہم اس سے الگ ہیں۔

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : رَأَيْتُ مِسْمَعًا بِالْمَدِينَةِ وَقَدْ كَانَ حَمَلَ إِلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام تِلْكَ السَّنَةَ مَالاً[1] فَرَدَّهُ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ : لِمَ رَدَّ عَلَيْكَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام الْمَالَ الَّذِي حَمَلْتَهُ إِلَيْهِ ؟ قَالَ : فَقَالَ لِي : إِنِّي قُلْتُ لَهُ حِينَ حَمَلْتُ إِلَيْهِ الْمَالَ : إِنِّي كُنْتُ وُلِّيتُ الْبَحْرَيْنَ الْغَوْصَ فَأَصَبْتُ أَرْبَعَمِائَةَ أَلْفِ دِرْهَمٍ وَقَدْ جِئْتُكَ بِخُمْسِهَا بِثَمَانِينَ أَلْفِ دِرْهَمٍ وَكَرِهْتُ أَنْ أَحْبِسَهَا عَنْكَ وَأَنْ أَعْرِضَ لَهَا وَهِيَ حَقُّكَ الَّذِي جَعَلَهُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي أَمْوَالِنَا ، فَقَالَ : أَوَمَا لَنَا مِنَ الْأَرْضِ وَمَا أَخْرَجَ اللهُ مِنْهَا إِلَّا الْخُمُسُ ؟ يَا أَبَا سَيَّارٍ إِنَّ الْأَرْضَ كُلَّهَا لَنَا فَمَا أَخْرَجَ اللهُ مِنْهَا مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ لَنَا ، فَقُلْتُ لَهُ : وَأَنَا أَحْمِلُ إِلَيْكَ الْمَالَ كُلَّهُ ؟ فَقَالَ : يَا أَبَا سَيَّارٍ ، قَدْ طَيَّبْنَاهُ لَكَ وَأَحْلَلْنَاكَ مِنْهُ فَضُمَّ إِلَيْكَ مَالَكَ ، وَكُلُّ مَا فِي أَيْدِي شِيعَتِنَا مِنَ الْأَرْضِ فَهُمْ فِيهِ مُحَلَّلُونَ حَتَّى يَقُومَ قَائِمُنَا فَيَجْبِيَهُمْ طَسْقَ[2] مَا كَانَ فِي أَيْدِيهِمْ وَيَتْرُكَ الْأَرْضَ فِي أَيْدِيهِمْ وَأَمَّا مَا كَانَ فِي أَيْدِي غَيْرِهِمْ فَإِنَّ كَسْبَهُمْ مِنَ الْأَرْضِ حَرَامٌ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَقُومَ قَائِمُنَا ،

فَيَأْخُذَ الْأَرْضَ مِنْ أَيْدِيهِمْ وَيُخْرِجَهُمْ صَغَرَةً قَالَ عُمَرُ بْنُ يَزِيدَ : فَقَالَ لِي أَبُو سَيَّارٍ : مَا أَرَى أَحَداً مِنْ أَصْحَابِ الضِّيَاعِ وَلَا مِمَّنْ يَلِي الْأَعْمَالَ يَأْكُلُ حَلَالاً غَيْرِي إِلَّا مَنْ طَيَّبُوا لَهُ ذٰلِكَ .

۳۔ عمر بن یزید سے مروی ہے کہ میں نے مسمع کو مدینہ میں کہتے سنا کہ میں اس سال کچھ مال امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس لے گیا آپ نے اسے رد کر دیا۔ میں نے پوچھا کیوں رد کیا۔ اس نے حضرت سے کہا۔ میں بحرین میں غوطہ خوری پر مامور ہوا اور وہاں سے میں نے چار لاکھ درہم کے موتی حاصل کئے جس کا خمس اسی ہزار درہم آپ کی خدمت میں لایا ہوں میں نے اس امر کو برا سمجھا کہ جو آپ کا حق ہے اسے روکوں اور روگردانی کروں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے اموال میں اس حق کو مقرر فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا زمین اور اس کی پیداوار میں ہمارا حق بس خمس ہی ہے اے ابوسیار تمام روئے زمین ہمارے لئے ہے۔

جو کچھ ان زمینوں سے پیدا ہو وہ سب ہمارے لئے ہے۔ میں نے کہا میں کل مال حاضر کر دوں۔ فرمایا۔ اے ابوسیار، ہم نے اس کو تمہارے لئے پاک قرار دیا اور حلال و جائز کیا اس کو اپنے مال میں شامل کر لو۔ ہمارے شیعوں کے پاس جو کچھ از قسم زمین ہے وہ ان کے لئے حلال ہے جب تک قائم آل محمد کا ظہور ہو وہ دشمنوں سے زمین کو نکال لیں گے اور ان کو ذلت سے باہر کر دیں گے عمر بن یزید کہتا ہے ابوسیار نے کہا۔ میرے سوا حلال کھانے والے زمینوں کی پیداوار سے اور ان کے عاملوں میں کوئی نہیں ہاں صرف وہ لوگ جن کے لئے آئمہ نے حلال کر دیا ہو۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ الرَّازِيِّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : أَمَا عَلَى الْإِمَامِ زَكَاةٌ ؟ فَقَالَ : أَحَلْتَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ! أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ لِلْإِمَامِ يَضَعُهَا حَيْثُ يَشَاءُ وَيَدْفَعُهَا إِلَى مَنْ يَشَاءُ ، جَائِزٌ لَهُ ذٰلِكَ مِنَ اللهِ ، إِنَّ الْإِمَامَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ! لَا يَبِيتُ لَيْلَةً أَبَداً وَلِلّٰهِ فِي عُنُقِهِ حَقٌّ يَسْأَلُهُ عَنْهُ .

۴۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا امام پر بھی زکوٰۃ ہے فرمایا۔ اے ابومحمد تم نے اوروں کا قیاس ہم پر کیا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ دنیا و آخرت امام کی ہے وہ جہاں چاہتا ہے اس کو رکھتا ہے اور جس کو چاہتا دے ڈالتا ہے یہ اللہ کی طرف سے امام کے لئے جائز ہے اے ابومحمد! امام نہیں گزارتا کوئی ایسی رات کہ اس کی گردن پر کوئی ایسا حق ہو جس کے متعلق اس سے سوال کیا جائے۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَمْزَةَ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ مُصْعَبٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ أَوِ الْمُعَلَّى ابْنِ خُنَيْسٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : مَا لَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْأَرْضِ ؟ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بَعَثَ جَبْرَئِيلَ

علیہ السلام وَأَمَرَهُ أَنْ يَخرِقَ بِإِبْهامِهِ ثَمانِيَةَ أَنْهارٍ فِي الْأَرْضِ ، مِنْها سَيْحانُ وَ جَيْحانُ وَ هُوَ نَهرُ بَلْخ وَالْخشوع وَهُوَ نَهرُ الشّاشِ[1] وَ مِهْرانُ وَهُوَ نَهرُ الْهِنْدِ وَنيلُ مِصْرَ وَ دِجْلَةُ وَالْفُراتُ ، فَما سَقَتْ أَوِ اسْتَقَتْ فَهُوَ لَنا وَما كانَ لَنا فَهُوَ لِشيعَتِنا وَلَيْسَ لِعَدُوِّنا مِنْهُ شَيْءٌ إِلّا ما غَصَبَ عَلَيْهِ وَإِنَّ وَلِيَّنا لَفي أَوْسَعَ فيما بَيْنَ ذِهْ إِلى ذِهْ -يَعْني بَيْنَ السَّماءِ وَالْأَرْضِ- ثُمَّ تَلا هٰذِهِ الْآيَةَ : «قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَياةِ الدُّنْيا (الْمَغْصُوبِينَ عَلَيْها) خالِصَةً (لَهُمْ) يَوْمَ الْقِيامَةِ»[2] بِلا غَصْبٍ .

۵ ۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے پوچھا ۔ اس زمین پر آپ کا کیا حق ہے؟ یہ سن کر حضرت مسکرائے ۔ فرمایا ۔ اللہ نے جبرئیل کو اس حکم کی تعمیل کو بھیجا کہ وہ اپنے پیر کو زمین پر مار کر آٹھ نہریں بہادیں ان میں زیادہ مشہور یہ ہیں سیحان جیحان یہ بلخ میں ہیں خشوع یہ دریا برف پوش ہے مہران (دریائے سندھ) گنگا جو ہندوستان میں ہے نیل مصر میں ہے اور دجلہ اور فرات اور ہر وہ جگہ جہاں سے لوگ بغیر ڈول یا رسی کے سیراب ہوتے ہیں یا ڈول اور رسی کے ذریعہ سے ، پس وہ پانی ہمارا ہے اور جو ہمارا ہے وہ ہمارے شیعوں کا ہے ہمارے دشمن کا اس میں کوئی حق نہیں ۔ مگر غاصب بن کر ہمارا دوست مالک ہے جو اس کے اور اس کے درمیان ہے یعنی مابین زمین و آسمان ، پھر یہ آیت پڑھی ۔ ان لوگوں سے کہہ دو جو اس دنیا میں ایمان لائے ہیں اور ان کا حق چھینا گیا ہے) روز قیامت دیا سب خاص ان کا ہوگا ۔

۶ ۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عيسى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّيّانِ قالَ : كَتَبْتُ إِلَى الْعَسْكَرِيِّ علیہ السلام : جُعِلْتُ فِداكَ رُوِيَ لَنا أَنْ لَيْسَ لِرَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ مِنَ الدُّنْيا إِلَّا الْخُمُسُ ، فَجاءَ الْجَوابُ : أَنَّ الدُّنْيا وَما عَلَيْها لِرَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ .

۶ ۔ راوی کہتا ہے ۔ میں نے امام علی نقی علیہ السلام کو لکھا ہم سے بیان کیا گیا ہے کہ دنیا میں سوائے خمس کے رسولؐ کا اور کوئی حق نہیں حضرت امامؑ نے جواب میں لکھا کہ اس دنیا میں جو کچھ ہے رسول اللہؐ کا ہے

۷ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جابِرٍ ، عَنْ أَبي جَعْفَرٍ علیہ السلام قالَ : قالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ : خَلَقَ اللهُ آدَمَ وَأَقْطَعَهُ الدُّنْيا قَطيعَةً ، فَما كانَ لِآدَمَ علیہ السلام فَلِرَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وَما كانَ لِرَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ فَهُوَ لِلْأَئِمَّةِ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ علیہم السلام .

۷ ۔ فرمایا ۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب خدا نے آدم کو پیدا کیا تو تمام روئے زمین کا ان کو مالک بنا دیا ۔ پس جو کچھ آدم کے لئے تھا وہ سب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے وہ سب آئمہ آل محمد کے لئے ہے ۔

٨ـ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ جَبْرَئِيلَ عليه السلام كَرَىٰ بِرِجْلِهِ خَمْسَةَ أَنْهَارٍ وَلِسَانُ الْمَاءِ يَتْبَعُهُ: الْفُرَاتَ وَدِجْلَةَ وَنِيلَ مِصْرَ وَمَهْرَانَ وَنَهْرَ بَلْخَ فَمَا سَقَتْ أَوْ سُقِيَ مِنْهَا فَلِلْإِمَامِ وَالْبَحْرُ الْمُطِيفُ بِالدُّنْيَا [لِلْإِمَامِ].

٭ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ السَّرِيِّ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ: لَمْ يَكُنِ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ يَعْدِلُ بِهِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ شَيْئاً وَكَانَ لَا يَغِبُّ إِتْيَانُهُ، ثُمَّ انْقَطَعَ عَنْهُ وَخَالَفَهُ وَكَانَ سَبَبُ ذٰلِكَ أَنَّ أَبَا مَالِكٍ الْحَضْرَمِيَّ كَانَ أَحَدَ رِجَالِ هِشَامٍ وَوَقَعَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ مُلَاحَاةٌ فِي شَيْءٍ مِنَ الْإِمَامَةِ، قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ: الدُّنْيَا كُلُّهَا لِلْإِمَامِ عليه السلام عَلَىٰ جِهَةِ الْمِلْكِ وَأَنَّهُ أَوْلَىٰ بِهَا مِنَ الَّذِينَ هِيَ فِي أَيْدِيهِمْ وَقَالَ أَبُو مَالِكٍ: [لَيْسَ] كَذٰلِكَ، أَمْلَاكُ النَّاسِ لَهُمْ إِلَّا مَا حَكَمَ اللهُ بِهِ لِلْإِمَامِ مِنَ الْفَيْءِ وَالْخُمُسِ وَالْمَغْنَمِ فَذٰلِكَ لَهُ وَذٰلِكَ أَيْضاً قَدْ بَيَّنَ اللهُ لِلْإِمَامِ أَيْنَ يَضَعُهُ؟ وَكَيْفَ يَصْنَعُ بِهِ؟ فَتَرَاضَيَا بِهِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ وَصَارَا إِلَيْهِ، فَحَكَمَ هِشَامٌ لِأَبِي مَالِكٍ عَلَى ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ فَغَضِبَ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ وَهَجَرَ هِشَاماً بَعْدَ ذٰلِكَ.

٨۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ زمین پر جبرئیل نے پانچ دریا پیدا کیے۔ جن سے فرات و دجلہ و نیل و مہران و نہر بلخ پھوٹ نکلے۔ پس یہ سب اور جہاں سے لوگ پانی پیتے ہیں امام کے لئے ہے اور وہ سمندر جو دنیا کو گھیرے ہوئے ہے امام کا ہے۔

سری بن ربیع سے مروی ہے کہ ابن ابی عمیر ہشام ابن الحکم کی برابر کسی کو نہیں جانتا تھا اور کسی دن اس کے پاس آنے سے نہیں رکتا تھا پھر قطع تعلق کر لیا اور اس کا مخالف ہو گیا اور اس کا سبب یہ ہوا کہ ابو مالک حضرمی ہشام کا خاص آدمی تھا اس کے اور ابی عمیر کے درمیان امر امامت میں جھگڑا پیدا ہو گیا۔ ابن ابی عمیر کہتا تھا کہ روئے زمین کی ہر [illegible] امام ہے وہ ان سب سے اولیٰ ہے جو مالک زمین بنے ہوئے ہیں اور ابو مالک کہتا تھا ایسا نہیں ہے جس چیز کا جو مالک ہے وہ اسی کا ہے سوائے اس کے جس کا حکم خدا نے امام کے لئے دیا ہے۔ جیسے مال فئے خمس اور غنیمت، یہ چیزیں بے شک امام کی ہیں اسے اختیار ہے جس طرح چاہے تصرف کرے۔ آخر دونوں اس پر راضی ہو گئے کہ ہشام سے دریافت کریں چنانچہ وہ دونوں ان کے پاس آئے۔ ہشام نے ابن مالک کے قول سے موافقت کی۔ اس پر ابن ابی عمیر کو غصہ آیا اور ہشام سے اس کے بعد ملنا جلنا ترک کر دیا۔

ایک سو پانچواں باب

جب امام علیہ السلام ولیٔ امر ہو تو اس کی سیرت اور طعام و لباس

(بَابُ) ۱۰۵

سِيرَةِ الْإِمَامِ فِي نَفْسِهِ وَفِي الْمَطْعَمِ وَالْمَلْبَسِ إِذَا وَلِيَ الْأَمْرَ

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ حُمَيْدٍ وَ جَابِرٍ الْعَبْدِيِّ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: إِنَّ اللهَ جَعَلَنِي إِمَاماً لِخَلْقِهِ، فَفَرَضَ عَلَيَّ التَّقْدِيرَ فِي نَفْسِي وَ مَطْعَمِي وَمَشْرَبِي وَمَلْبَسِي كَضُعَفَاءِ النَّاسِ، كَيْ يَقْتَدِيَ الْفَقِيرُ بِفَقْرِي وَلَا يُطْغِيَ الْغَنِيَّ غِنَاهُ.

۱۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے خدا نے مجھے خلق کا امام بنایا ہے پس میرے لئے ایک مقدار معین کر دی ہے کھانے پینے اور پہننے کی ضعیف اور کمزور آدمیوں کی طرح تاکہ فقیر میرے فقر کی پیروی کرے اور غنی اس سے سرکشی نہ کرے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام يَوْماً: جُعِلْتُ فِدَاكَ ذَكَرْتُ آلَ فُلَانٍ وَمَا هُمْ فِيهِ مِنَ النَّعِيمِ فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ هَذَا إِلَيْكُمْ لَعِشْنَا مَعَكُمْ، فَقَالَ: هَيْهَاتَ يَا مُعَلَّى أَمَا وَاللهِ أَنْ لَوْ كَانَ ذَاكَ مَا كَانَ إِلَّا سِيَاسَةَ اللَّيْلِ وَسِيَاحَةَ النَّهَارِ وَلُبْسَ الْخَشِنِ وَأَكْلَ الْجَشِبِ، فَزُوِيَ ذَلِكَ عَنَّا، فَهَلْ رَأَيْتَ ظُلَامَةً قَطُّ صَيَّرَهَا اللهُ تَعَالَى نِعْمَةً إِلَّا هَذِهِ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک دن کہا کہ مجھے ایک دن خیال آیا بنی عباس کی حکومت و دولت وعیش و عشرت کا۔ میں نے دل میں کہا اگر یہ حکومت آپ کے لئے ہوتی تو ہم بھی عیش سے زندگی بسر کرتے۔ حضرت نے فرمایا ولئے ہو تم پر اے معلی اگر ایسا ہوتا تو ہم راتوں کو عبادت کرتے اور دنوں میں لوگوں کی خبر گیری کا کام انجام دیتے موٹا کپڑا پہنتے، گھٹیا قسم کا کھانا کھاتے، خدا نے ہمیں اس دولت سے دور رکھا یہ ظلم نعمت بن گیا ہے ہمارے لئے (اس نعمت والے اپنے ظلم کے باعث عذاب الٰہی میں گرفتار ہوں گے۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُمَا

بِأَسَانِيدَ مُخْتَلِفَةٍ فِي احْتِجَاجِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام عَلَى عَاصِمِ بْنِ زِيَادٍ حِينَ لَبِسَ الْعَبَاءَ وَتَرَكَ الْمُلَاءَ وَشَكَاهُ أَخُوهُ الرَّبِيعُ بْنُ زِيَادٍ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَنَّهُ قَدْ غَمَّ أَهْلَهُ وَأَحْزَنَ وَلَدَهُ بِذَلِكَ، فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: عَلَيَّ بِعَاصِمِ بْنِ زِيَادٍ، فَجِيءَ بِهِ فَلَمَّا رَآهُ عَبَسَ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ لَهُ: أَمَا اسْتَحْيَيْتَ مِنْ أَهْلِكَ؟ أَمَا رَحِمْتَ وُلْدَكَ؟ أَتَرَى اللهَ أَحَلَّ لَكَ الطَّيِّبَاتِ وَهُوَ يَكْرَهُ أَخْذَكَ مِنْهَا، أَنْتَ أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ ذَلِكَ، أَوَلَيْسَ اللهُ يَقُولُ: «وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ ۞ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ» أَوَلَيْسَ [الله] يَقُولُ: «مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ۞ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ (إِلَى قَوْلِهِ) يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ» فَبِاللهِ لَابْتِذَالُ نِعَمِ اللهِ بِالْفَعَالِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنِ ابْتِذَالِهَا بِالْمَقَالِ وَقَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ» فَقَالَ عَاصِمٌ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَعَلَى مَا اقْتَصَرْتَ فِي مَطْعَمِكَ عَلَى الْجُشُوبَةِ وَفِي مَلْبَسِكَ عَلَى الْخُشُونَةِ؟ فَقَالَ: وَيْحَكَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ عَلَى أَئِمَّةِ الْعَدْلِ أَنْ يُقَدِّرُوا أَنْفُسَهُمْ بِضَعَفَةِ النَّاسِ، كَيْلَا يَتَبَيَّغَ بِالْفَقِيرِ فَقْرُهُ، فَأَلْقَى عَاصِمُ بْنُ زِيَادٍ الْعَبَاءَ وَلَبِسَ الْمُلَاءَ.

(رحمٰن ۵۵) (الضحیٰ ۹۳/۱۱)

۳۔ عاصم ابن زیاد کے متعلق اس کے بھائی ربیع بن زیاد نے امیرالمومنین سے یہ شکایت کی کہ اس نے موٹے کپڑے کا لباس پہنا ہے اور نرم کپڑا پہننا ترک کر دیا ہے اس کے بال بچے اور اس کا باپ تارک دنیا ہونے کی بنا پر سخت پریشان ہے حضرت نے فرمایا۔ عاصم کو میرے پاس لاؤ۔ جب وہ آیا تو آپ کے چہرے پر آثار غضب نمایاں ہوئے حضرت نے فرمایا۔ تجھے اپنے اہل و عیال سے شرم نہیں آتی، کیا تجھے اپنی اولاد پر رحم نہیں آتا جس خدا نے پاکیزہ چیزوں کو تیرے لئے حلال کر دیا ہے کیا تو اس کے استعمال کو برا جانے گا خدا کے نزدیک تیرا یہ عمل سست و ضعیف ہے۔

اے عاصم کیا خدا یہ نہیں فرماتا۔ اور زمین کو ہم نے لوگوں کے لئے میوے اور کھجور جن کے خوشوں پر غلاف ہوتے ہیں۔ پیدا کئے کیا خدا یہ نہیں فرماتا کہ دو دریا (کھاری اور میٹھے) ملتے ہیں اور ان کے درمیان ایک روک ہے جس سے وہ ایک دوسرے کی طرف نہیں بڑھتے تا اینکہ فرمایا ان کے اندر موتی اور مونگے نکلتے ہیں پس لوگو خدا کے لئے۔ خدا کی نعمتوں کا عملی طور پر کام میں لانا اس سے زیادہ محبوب خدا ہے، صرف زبانی ذکر کرنے اور ان کے استعمال سے اجتناب کرنے سے۔ لیکن ذکر بھی کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ فرماتا ہے اپنے رب کی نعمت کا ذکر کرو۔ عاصم نے کہا۔ اے امیرالمومنین پھر آپ کیوں کمتر قسم کا لباس پہنتے ہیں۔ فرمایا۔ وائے ہو تجھ پر۔ خدا نے آئمہ عدل پر فرض کیا ہے کہ وہ اپنے نفسوں کو غریب لوگوں جیسا نفس بنائیں تاکہ فقیر اپنے فقر کے صدمے سے ہلاک نہ ہو۔ عاصم نے اپنی گدڑی اتار ڈالی اور نرم لباس پہن لیا۔

۴ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْخَزَّازِ،

عَنْ حَمّادِبْنِ عُثْمانَ قالَ : حَضَرْتُ أَبا عَبْدِ ... أَصْلَحَكَ اللهُ ذَكَرْتَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبي طالِبٍ عليه السلام كانَ يَلْبِسُ الْخَشِنَ ، يَلْبِسُ ... وَما أَشْبَهَ ذٰلِكَ وَنَرىٰ عَلَيْكَ اللِّباسَ الْجَديدَ ، فَقالَ لَهُ : إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبي طالِبٍ عليه السلام ... ذٰلِكَ في زَمانٍ لايُنْكَرُ [عَلَيْهِ] وَلَوْلَبِسَ مِثْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ شُهِرَ بِهِ ، فَخَيْرُ لِباسِ كُلِّ زَمانٍ لِباسُ أَهْلِهِ ، غَيْرَ أَنَّ قائِمَنا أَهْلَ الْبَيْتِ عليهم السلام إِذا قامَ لَبِسَ ثِيابَ عَلِيٍّ عليه السلام وَسارَ بِسيرَةِ عَلِيٍّ عليه السلام .

۴۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا ایک شخص نے سوال کیا حضرت علی تو بہت گھٹیا لباس پہنتے تھے یعنی چار درہم قیمت کی قمیص اور آپ قیمتی لباس پہنتے ہیں۔ فرمایا۔ علی علیہ السلام ایسا لباس اس زمانہ میں پہنتے تھے جب وہ بُرا نہ سمجھا جاتا تھا کیونکہ صحیح معنے میں اسلامی حکومت تھی) اگر ایسا لباس اس زمانہ میں پہنتے تو ہر طرف سے مذمت ہونے لگتی جب ہمارے قائم ظہور فرمائیں گے تو حضرت علی کا سا لباس پہنے ہوں گے اور انہی کی سیرت پر عامل ہوں گے۔

ایک سو چھواں باب

نادر

(بابُ نادِرٌ) ۱۰۶

۱ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَيّوبَ بْنِ نُوحٍ : قالَ: عَطَسَ عليه السلام يَوْماً وَأَنا عِنْدَهُ ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِداكَ مايُقالُ لِلْإِمامِ إِذا عَطَسَ ؟ قالَ : يَقُولُونَ [1] : صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ .

۱۔ راوی کہتا ہے ایک دن امام کو چھینک آئی۔ میں نے پوچھا۔ جب امام کو چھینک آئے تو کہنا چاہیئے۔ فرمایا۔ یوں کہیں۔ اللہ کا تم پر درود ہو۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قالَ : حَدَّثَني إِسْحاقُ بْنُ إِبْراهيمَ الدّينَوَرِيُّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ زاهِرٍ ، عَنْ أَبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْقائِمِ يُسَلَّمُ عَلَيْهِ بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنينَ ؟ قالَ لا ، ذاكَ اسْمٌ سَمَّى اللهُ بِهِ أَميرَ الْمُؤْمِنينَ عليه السلام ، لَمْ يُسَمَّ بِهِ أَحَدٌ قَبْلَهُ وَلا يَتَسَمّىٰ بِهِ بَعْدَهُ إِلّا كافِرٌ ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِداكَ كَيْفَ يُسَلَّمُ عَلَيْهِ ؟ قالَ : يَقُولُونَ : اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا بَقِيَّةَ اللهِ ، ثُمَّ قَرَأَ : «بَقِيَّةُ

اللهِ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ » (۲).

۲۔ راوی کہتا ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا۔ کہ قائم آل محمد کو امیر المومنین کہہ سکتے ہیں۔ فرمایا۔ نہیں یہ نام اللہ نے امیر المومنین کا رکھا ہے اس سے پہلے یہ نام اور کسی کا نہیں ہوا اور آپ کے بعد اس نام سے موسوم نہ ہوگا مگر کافر۔ میں نے کہا۔ پھر قائم آل محمد کے لئے کیا کہیں۔ فرمایا۔ السلام علیک یا بقیۃ اللہ۔ پھر یہ آیت پڑھی بقیۃ اللہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم ایمان لانے والے ہو۔

٣ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَاالْحَسَنِ عليه السلام لِمَ سُمِّيَ أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ؟ قَالَ : لِأَنَّهُ يَمِيرُهُمُ الْعِلْمَ ، أَمَا سَمِعْتَ فِي كِتَابِ اللهِ «وَ نَمِيرُ أَهْلَنَا» . وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَىٰ قَالَ : لِأَنَّ مِيرَةَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ عِنْدِهِ يَمِيرُهُمُ الْعِلْمَ .

۳۔ مومنین کا توشہ علم ہے۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ،عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ الْقَزَّازِ عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : لِمَ سُمِّيَ أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ ؟ قَالَ : اللهُ سَمَّاهُ ، وَ هٰكَذَا أَنْزَلَ فِي كِتَابِهِ :«وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ أَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ» وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولِي وَأَنَّ عَلِيّاً أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ .

۴۔ جابر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا حضرت علی کا نام امیر المومنین کیوں ہوا۔ فرمایا کتاب خدا میں یونہی ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی جب خدا نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی اولاد کو نکالا ہے۔

توضیح: قرآن میں امیر المومنین کا لفظ نہیں ہے پس یا تو یہ جامع القرآن نے حذف کر دیا ہے یا پھر یہ مضمون حدیث قدسی ہے۔

ایک سو ساتواں باب
ولایت کے متعلق نکات و لطائف
((باب)) ۱۰۷

فِيهِ نُكَتٌ وَنُتَفٌ مِنَ التَّنْزِيلِ فِي الْوَلَايَةِ

١ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا

سورۃ الشعراء ۲۶/۹۴

عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ، عَنْ سَالِمٍ الْحَنَّاطِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ۞ عَلَى قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنْذِرِينَ ۞ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ» قَالَ: هِيَ الْوَلَايَةُ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اور راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ مجھے بتائیے اس آیت کے متعلق نازل کیا روح الامین نے تیرے قلب پر، تاکہ تو صاف عربی زبان میں لوگوں کو ڈرائے۔ فرمایا یہ امیرالمومنین کی ولایت کے بارے میں ہے۔

احزاب ۳۳/۷۲

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُوماً جَهُولاً» قَالَ: هِيَ وَلَايَةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۲۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ رو ہم نے امانت کو آسمان و زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا۔ انھوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اسے اٹھالیا۔ درآنحالیکہ وہ بڑا ظالم اور جاہل ہے۔ فرمایا یہ امانت ولایت امیرالمومنینؑ ہے۔

انعام ۶/۸۲

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ» قَالَ: بِمَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مِنَ الْوَلَايَةِ وَلَمْ يَخْلِطُوهَا بِوَلَايَةِ فُلَانٍ وَفُلَانٍ، فَهُوَ الْمُلَبَّسُ بِالظُّلْمِ.

۳۔ راوی نے کہا «یہ جو لوگ ہم پر ایمان لائے۔ اور انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ مخلوط نہیں کیا۔ کیا مطلب ہے» امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ فرمایا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اس ولایت پر جو رسولؐ لے کر آئے اور اس سے اپنے ایمان کو فلاں فلاں کی ولایت سے مخلوط نہ کیا۔ کیونکہ وہ ظلم سے مخلوط ہوتی ہے۔

تغابن ۶۴/۲

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ نُعَيْمٍ الصَّحَّافِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَمِنْكُمْ مُؤْمِنٌ» فَقَالَ: عَرَفَ اللهُ إِيمَانَهُمْ بِوَلَايَتِنَا وَكُفْرَهُمْ بِهَا، يَوْمَ أَخَذَ عَلَيْهِمُ الْمِيثَاقَ فِي صُلْبِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُمْ ذَرٌّ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ تم میں سے کچھ مومن ہیں اور کچھ کافر، فرمایا۔ خدا معرفت کرائے، ان کے ایمان کی ہماری ولایت سے، اور اس سے انکار کرنے والوں کی جس روز ان سے عہد لیا تھا جبکہ وہ صلب آدم میں بصورت ذرہ تھے۔

٥ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « يُوفُونَ بِالنَّذْرِ » قَالَ : يُوفُونَ بِالنَّذْرِ الَّذِي أُخِذَ عَلَيْهِمْ مِنْ وَلايَتِنَا .

دھر ۷۶/۷

۵۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے آیہ یوفون بالنذر کے متعلق مراد یہ ہے کہ ان سے ہماری ولایت کا عہد لیا گیا۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ مِنْ رَبِّهِمْ » قَالَ : الْوَلايَةُ .

مائدہ ۵/۶۶

۶۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر وہ توریت و انجیل پر قائم رہتے اور اس پر جو ان کے رب کی طرف سے ان پر نازل کیا گیا ہے (تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا) فرمایا۔ اس سے مراد ولایت ہے۔

٧ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنِ الْمُثَنَّى ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَجْلانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : « قُلْ لا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى » قَالَ : هُمُ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام .

شوریٰ ۴۲/۲۳

۷۔ آیہ قل لا استلکم کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ اجر ہم آئمہ کی محبت ہے جو ذوی القربیٰ رسولؐ ہیں۔

٨ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمَنْ يُطِعِ اللهَ وَرَسُولَهُ (فِي وَلايَةِ عَلِيٍّ وَوَلايَةِ الْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ) فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيماً » هٰكَذَا نَزَلَتْ .

احزاب ۳۳/۷۱

۸۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ من یطع اللہ و رسولہ کے متعلق فرمایا اس سے مراد ولایت علی علیہ السلام اور ان کے بعد دیگر آئمہ کی ولایت) پس اس کو پوری پوری کامیابی ہوئی۔ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی

۹ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ رَفَعَهُ إِلَيْهِمْ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللهِ» فِي عَلِيٍّ وَالْأَئِمَّةِ «كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ اللهُ مِمَّا قَالُوا» .

احزاب ۳/۵۳ احزاب ۳/۶۹

۹۔ راوی نے آئمہ کی اسناد سے بیان کیا ہے کہ آیہ "تمہارے لئے جائز نہیں ہے کہ رسول اللہ صلعم کو اذیت دو (علی اور آئمہ کے بارے میں) جیسے اذیت دی تھی موسیٰؑ کو امت موسیٰؑ نے (گوسالہ پرستی میں وصی موسیٰؑ ہارون کی نصیحت پر عمل نہ کر کے) پس بری ہے اللہ اس چیز سے جو انھوں نے بیان کیا۔

۱۰ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ السَّيَّارِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ : سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَىٰ : «فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَىٰ» قَالَ : مَنْ قَالَ بِالْأَئِمَّةِ وَاتَّبَعَ أَمْرَهُمْ وَلَمْ يَجُزْ طَاعَتَهُمْ .

طٰہٰ ۶/۱۲۳

۱۰۔ راوی کہتا ہے کہ امام سے سوال کیا کسی نے اس آیت کے متعلق جس نے اتباع کیا میری ہدایت کا وہ گمراہ نہ ہوا اور نہ شقی ہوا۔" امام نے فرمایا مراد یہ ہے کہ جس نے آئمہ کے حکم پر عمل کیا اور ان کی اطاعت کو نہ چھوڑا وہ گمراہ نہ ہوا۔

۱۱ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ رَفَعَهُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَىٰ : « لَا أُقْسِمُ بِهَٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَأَنْتَ حِلٌّ بِهَٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَوَالِدٍ وَمَا وَلَدَ » قَالَ : أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَمَا وَلَدَ مِنَ الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ .

بلد ۱/۱۰۳

۱۱۔ راوی نے آیہ قسم کھاتا ہوں میں اس شہر کی درآنحالیکہ تم اس میں چلتے پھرتے ہو اور قسم ہے ایک باپ کی اور بیٹے کی۔ امام سے دریافت کیا۔ فرمایا والد سے مراد ہیں امیرالمومنین اور ما ولد سے مراد ہیں آئمہ علیہم السلام۔

۱۲ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَىٰ : « وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ » قَالَ : أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْأَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ .

انفال ۱/۴۱

۱۲۔ آیہ " جان لو جو مال غنیمت تم کو ملے تو اس کا پانچواں حصہ اللہ اور رسول اور ذوی القربیٰ کا ہے "، کے متعلق امام سے سوال کیا گیا۔ فرمایا۔ ذوی القربیٰ سے مراد ہیں امیر المومنین اور دیگر آئمہ۔

۱۳ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ: «وَ مِمَّنْ خَلَقْنَا اُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَ بِهِ يَعْدِلُونَ» قَالَ: هُمُ الْأَئِمَّةُ.

الاعراف ۷/۱۸۱

۱۳۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ۔ ہم نے ایک امت ایسی پیدا کی ہے جو حق کی ہدایت کرتے ہیں اور عدل سے کام لیتے ہیں۔ فرمایا۔ وہ آئمہ ہیں۔

۱٤ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اُورَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «هُوَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتَابِ» قَالَ: أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَالْأَئِمَّةُ «وَ اُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ» قَالَ: فُلَانٌ وَ فُلَانٌ «فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ» أَصْحَابُهُمْ وَ أَهْلُ وَلَايَتِهِمْ «فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَ مَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللهُ وَ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ» أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ وَ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام.

عمران ۳/۷

۱۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ " وہ، وہ ہے جس نے تجھ پر کتاب کو نازل کیا۔ اس میں کچھ آیات محکمات ہیں اور وہی اصل کتاب ہیں "۔ فرمایا۔ اس سے مراد ہیں امیر المومنین اور آئمہ ہیں اور باقی متشابہات ہیں۔ فرمایا۔ ان سے مراد فلاں فلاں اور جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے اس سے مراد ہیں ان کے اصحاب و دوست۔ جو متشابہات کا اتباع کرتے ہیں۔ فتنہ کی خواہش کرتے ہیں اور اس کی تاویل کرنے کے لئے۔
اور نہیں جانتے اس کی تاویل، مگر اللہ اور راسخون فی العلم اور اس سے مراد امیر المومنین اور دیگر آئمہ۔

۱۵ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنِ الْمُثَنَّى، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُتْرَكُوا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللهِ وَلَا رَسُولِهِ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً» يَعْنِي بِالْمُؤْمِنِينَ الْأَئِمَّةَ عليهم السلام: لَمْ يَتَّخِذُوا الْوَلَائِجَ مِنْ دُونِهِمْ.

توبہ ۹/۱۶

۱۵۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ۔ کیا۔ تم نے یہ گمان کیا ہے کہ تم یونہی چھوڑ دیئے جاؤ گے۔ اللہ نے ابھی ان لوگوں کو ممتاز نہیں کیا جنھوں نے تم میں سے جہاد کیا ہے اور خدا اور اس کے رسول اور مومنین کے سوا اور کسی کو اپنا راز دار نہیں بنایا (یعنی امیرالمومنین علیہ السلام اور ان لوگوں نے آئمہ کے سوا کسی کو راز دار نہیں بنایا۔

۱۶ ۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنِ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَىٰ : «وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا» [قَالَ] قُلْتُ: مَا السَّلْمُ؟ قَالَ : الدُّخُولُ فِي أَمْرِنَا

انفال ۸/۶۱

۱۶۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ۔ اگر وہ کفار و مشرکین صلح کی طرف مائل ہوں تو تم ان سے صلح کر لو۔ راوی کہتا ہے میں نے پوچھا سلم کیا ہے فرمایا۔ ہمارے امر میں داخل ہونا۔

۱۷ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَىٰ: «لَتَرْكَبُنَّ طَبَقاً عَنْ طَبَقٍ» قَالَ يَا زُرَارَةُ أَوَلَمْ تَرْكَبْ هٰذِهِ الْأُمَّةُ بَعْدَ نَبِيِّهَا طَبَقاً عَنْ طَبَقٍ فِي أَمْرِ فُلَانٍ وَفُلَانٍ وَ فُلَانٍ .

انشقاق ۸۴/۱۹

۱۷۔ آیہ۔ تم ضرور ایک مصیبت سے دوسری مصیبت میں پھنسو گے، کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا امت اپنے نبی کے بعد فلاں فلاں فلاں کے پھندے میں پھنس کر ایک مصیبت کے بعد دوسری مصیبت میں نہیں پھنسی

۱۸ ۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ» قَالَ : إِمَامٌ إِلَىٰ إِمَامٍ .

قصص ۲۸/۵۱

۱۸۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے آیہ۔ ہم نے اپنے قول کا اتصال کر دیا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ فرمایا وہ ایک امام سے دوسرے امام تک کا سلسلہ ہے۔

۱۹ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ سَلَّامٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَىٰ : «قُولُوا آمَنَّا بِاللهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا» قَالَ: إِنَّمَا عَنَىٰ بِذٰلِكَ عَلِيّاً عليه السلام وَفَاطِمَةَ وَ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَ جَرَتْ بَعْدَهُمْ فِي الْأَئِمَّةِ عليهم السلام ، ثُمَّ يَرْجِعُ الْقَوْلُ مِنَ اللهِ فِي النَّاسِ فَقَالَ : «فَإِنْ آمَنُوا (يَعْنِي النَّاسَ) بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ (يَعْنِي

بقرہ ۱۳۶/

بقرہ ۲/۱۳۷

عَلِيّاً وَ فاطِمَةَ وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ وَ الْأَئِمَّةَ عليهم السلام) فَقَدِ اهْتَدَوْا وَ إِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّما هُمْ فِي شِقاقٍ ».

۱۹۔ آیہ "کہو ہم ایمان لائے اللہ پر، اور جو ہم پر نازل کیا گیا ہے" فرمایا۔ اس سے مراد ہیں علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ اور جاری ہوا یہ امر بعد میں آئمہ علیہم السلام کے لئے پھر خدا کی طرف سے رجوع ہوتا ہے یہ قول لوگوں کی طرف فرمایا اگر وہ لوگ ایمان لائیں اسی طرح جیسے تم ایمان لائے یعنی علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ اور دیگر آئمہ علیہم السلام تو وہ ہدایت یافتہ ہوں گے اور اگر انھوں نے روگردانی کی تو یہ بدبختی اور تفرقہ پردازی ہوگی۔

عمران ۳/۶۸

۲۰ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ مُثَنًّى، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْعَجْلانِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعالَى: «إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْراهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَ هٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا» قالَ: هُمُ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام وَمَنِ اتَّبَعَهُمْ.

۲۰۔ آیہ۔ ان اولی الناس الخ کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا والذین آمنوا سے مراد آئمہ علیہم السلام ہیں اور وہ لوگ جنھوں نے ان کا اتباع کیا۔

انعام ۶/۱۹

۲۱ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عائِذٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ مالِكٍ الْجُهَنِيِّ قالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ: «وَ أُوحِيَ إِلَيَّ هٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ وَ مَنْ بَلَغَ» قالَ: مَنْ بَلَغَ أَنْ يَكُونَ إِماماً مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ فَهُوَ يُنْذِرُ بِالْقُرْآنِ كَما أَنْذَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله.

۲۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ اوحی الی الخ کے متعلق فرمایا کہ من بلغ سے مراد یہ ہے کہ آل محمدؐ سے ہر زمانہ میں ایک امام ہو جو لوگوں کو عذاب خدا سے اسی طرح ڈرائے جیسے رسول خدا نے ڈرایا تھا

طٰہٰ ۲۰/۱۱۵

۲۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ صالِحٍ، عَنْ جابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَلَقَدْ عَهِدْنا إِلَىٰ آدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْماً» قالَ: عَهِدْنا إِلَيْهِ فِي مُحَمَّدٍ وَالْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ، فَتَرَكَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ عَزْمٌ أَنَّهُمْ هٰكَذا وَإِنَّما سُمِّيَ أُولُو الْعَزْمِ أُولِي الْعَزْمِ لِأَنَّهُ عَهِدَ إِلَيْهِمْ فِي مُحَمَّدٍ وَالْأَوْصِياءِ مِنْ بَعْدِهِ وَالْمَهْدِيِّ وَسِيرَتِهِ وَأَجْمَعَ عَزْمُهُمْ عَلَىٰ أَنَّ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَالْإِقْرارِ بِهِ.

۲۲۔ آیہ، اور ہم نے عہد لیا آدم سے پہلے ہی، پس وہ بھول گئے اور ہم نے ان میں عزم نہ پایا کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا وہ عہد تھا محمد اور ان کے بعد والے آئمہ کے متعلق آدم نے اس کو ترک کیا اور ان میں عزم نہ پایا گیا (یعنی محمد اور آلِ محمد کے توسل کو ترک کیا۔ بعد میں ان کے توسل سے دعا مانگی) اور اولوالعزم اس لئے انبیاء کو کہا کہ انھوں نے حضرت رسولؐ خدا اور ان کے اوصیاء اور امام مہدی اور ان کی سیرت کے متعلق جو عہد کیا تھا اس پر قائم رہے اور اس کا اقرار کیا

۲۳ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْقُمِّيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِهِ: «وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِنْ قَبْلُ (كَلِمَاتٍ فِي مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَالْأَئِمَّةِ عليهم السلام مِنْ ذُرِّيَّتِهِمْ) فَنَسِيَ» هٰكَذَا وَاللهِ نَزَلَتْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله.

۲۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ لقد عہدنا کے متعلق فرمایا کہ وہ کلمات تھے محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ اور ان آئمہ کے متعلق جو ان کی ذریت سے ہونے والے تھے آدم ان کو بھول گئے واللہ محمدؐ پر یونہی نزولِ آیت ہوا۔

۲٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَادٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنِ الثُّمَالِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: أَوْحَى اللهُ إِلَىٰ نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله «فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِي أُوحِيَ إِلَيْكَ إِنَّكَ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ» قَالَ: إِنَّكَ عَلَىٰ وَلَايَةِ عَلِيٍّ وَعَلِيٌّ هُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ.

زخرف ۴۳/۴۳

۲۴۔ آیہ۔ اے رسول مضبوطی سے قائم رہو اس پر جو تمہیں وحی کی گئی ہے کہ تم صراطِ مستقیم پر ہو" امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے فرمایا کہ اے رسول تم ولایت علیؑ پر قائم رہو اور علیؑ صراطِ مستقیم ہیں۔

۲٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ مُنَخَّلٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: نَزَلَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام بِهٰذِهِ الْآيَةِ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله هٰكَذَا: «بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ أَنْ يَكْفُرُوا بِمَا أَنْزَلَ اللهُ (فِي عَلِيٍّ) بَغْياً».

بقرہ ۲/۹۰

۲۵۔ آیہ "بُرا ہے جو انھوں نے خریدا اپنے نفسوں کے لئے بایں طور کہ انکار کیا اس چیز سے جو اللہ نے تم پر نازل کی۔ اس کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ علیؑ کے بارے میں جو نازل کیا گیا تھا سرکشی سے لوگوں نے اس سے انکار کر دیا۔

۲۶ ـ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ مُنَخِّلٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : نَزَلَ جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهٰذِهِ الْآيَةِ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ هٰكَذَا : «وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا (فِي عَلِيٍّ) فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ».

بقرہ ۲/۲۳

۲۶۔ راوی کہتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ اگر تم شک میں ہو جو ہم نے اپنے بندہ پر نازل کیا ہے (علیؑ کے بارے میں) تو تم اس کی مثل ایک سورہ لاؤ۔

۲۷ ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ مُنَخِّلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : نَزَلَ جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِهٰذِهِ الْآيَةِ هٰكَذَا : «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ آمِنُوا بِمَا نَزَّلْنَا (فِي عَلِيٍّ) نُوراً مُبِيناً».

نساء ۴/۴۷

۲۷۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جبرئیل رسول پر یہ آیت لے کر نازل ہوئے۔ اے وہ لوگو جن کو کتاب دی گئی ہے ایمان لاؤ اس پر جو ہم نے نازل کی ہے (علی کے بارہ میں) بصورت نور مبین۔

۲۸ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي طَالِبٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ بَكَّارٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : «وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ (فِي عَلِيٍّ) لَكَانَ خَيْراً لَهُمْ».

۲۸۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے، "اگر وہ کرتے جس کی انھیں نصیحت کی گئی ہے (علی کے بارے میں) تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا"

۲۹ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ مُثَنَّى الْحَنَّاطِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَجْلَانَ . عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ» قَالَ : فِي وَلَايَتِنَا .

بقرہ ۲/۲۰۸

۲۹۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق۔ اے ایمان لانے والو، سب کے سب اسلام میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو، وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ یہ آیت ہماری ولایت کے متعلق ہے۔

۳۰ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَوْلُهُ جَلَّ وَعَزَّ «بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا» قَالَ : وَلَايَتَهُمْ «وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ» قَالَ : وَلَايَةُ أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام « إِنَّ هَٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ۞ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ » .

الاعلیٰ ۱۶-۱۹

۳۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ۔ انھوں نے حیات دنیا کو اختیار کیا (ہمارے دشمنوں سے محبت کرکے) اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے اس سے مراد ولایت امیرالمومنینؑ ہے یہی ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفوں میں تھا

۳۱ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ مُنَخَّلٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : «أَفَكُلَّمَا جَاءَكُمْ (مُحَمَّدٌ) بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنْفُسُكُمْ (بِمُوَالَاةِ عَلِيٍّ) فَاسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيقاً (مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ) كَذَّبْتُمْ وَفَرِيقاً تَقْتُلُونَ » .

۲/۸۷

۳۱۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے اس کے متعلق۔ جب لائے تمہارے پاس (محمد) وہ چیز جس کی خواہش تمہارے نفس نہ کرتے تھے (محبت علیؑ) تو تم نے تکبر کیا اور ایک فریق کو (آل محمدؐ سے) تم نے جھٹلایا۔ اور ایک فریق کو تم نے قتل کیا۔

۳۲ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الرِّضَا عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ » بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ « مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ » يَا مُحَمَّدُ مِنْ وَلَايَةِ عَلِيٍّ ، هٰكَذَا فِي الْكِتَابِ مَخْطُوطَةٌ .

الشوریٰ ۴۲/۱۳

۳۲۔ امام رضا علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق فرمایا۔ دشوار ہوا مشرکین پر (امر ولایت علی) جس کی طرف تم نے بلایا (اے محمدؐ کتاب میں ایسا ہی لکھا ہوا ہے۔)

۳۳ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ هِلَالٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي السَّفَاتِجِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ جَلَّ وَعَزَّ : « اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللهُ » فَقَالَ : إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دُعِيَ بِالنَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وَبِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَبِالْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِهِ عليهم السلام فَيُنْصَبُونَ لِلنَّاسِ فَإِذَا رَأَتْهُمْ شِيعَتُهُمْ قَالُوا : « اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللهُ » يَعْنِي هَدَانَا اللهُ فِي وَلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْأَئِمَّةِ

الاعراف ۷/۴۳

مِنْ وُلْدِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۳۳۔ فرمایا۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے آیہ۔ حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے ہمیں ہدایت کی، اگر خدا ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے، کے متعلق فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو بلایا جائے گا نبی و امیرالمومنین اور ان آئمہ کو جو ان کی اولاد سے ہیں اور ان لوگوں کے سامنے لایا جائے گا۔ پس ان کے شیعہ کہیں گے۔ حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے دین حق کی ہدایت کی۔ اگر خدا ہم کو ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔ یعنے خدا نے ہم کو ولایت امیرالمومنین اور دیگر آئمہ کی طرف ہدایت کی۔

٣٤ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اُورَمَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : «عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ ٥ عَنِ النَّبَأِ الْعَظِيمِ» قَالَ : اَلنَّبَأُ الْعَظِيمُ الْوَلَايَةُ ، وَ سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِهِ : «هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ»(۶) قَالَ : وَلَايَةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

النبأ ۷۸/۲

۳۴۔ آیہ۔ لوگ تم سے بڑی خبر کے متعلق پوچھتے ہیں، امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ نبأ عظیم سے مراد ولایت علی ہے میں نے سوال کیا۔ ولایت خدا مراد نہیں۔ فرمایا۔ ولایت امیرالمومنین مراد ہے۔

توضیح:۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ کے بعد امیرالمومنین کو ولی ماننا ضروری ہے کیونکہ احکام خدا و رسولؐ کی معرفت اور ان پر عمل صحیح بدون ولایت علی کو تسلیم کئے ممکن نہیں ہوگا ولایت امیرالمومنین کو تسلیم کرنا، خدا کی ولایت کو تسلیم کرنا ہے کیونکہ جو شخص اپنے شہر کے حاکم کی حکومت کو تسلیم نہیں کرتا۔ وہ در حقیقت بادشاہِ وقت کی حکومت کو تسلیم نہیں کرتا۔

٣٥ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : «فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا» قَالَ : هِيَ الْوَلَايَةُ .

روم ۳۰/۱۰۵

۳۵۔ آیہ۔ اے رسولؐ دین حنیف پر ثابت قدم رہو۔ کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اس سے مراد ولایت ہے۔

٣٦ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْهَمَدَانِيِّ يَرْفَعُهُ إِلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : «وَ نَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ» قَالَ : الْأَنْبِيَاءُ وَالْأَوْصِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

انبیاء ۲۱/۴۷

۳۶۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے آیہ ہم روز قیامت عدل کی ترازو میں رکھیں گے۔" کے متعلق فرمایا۔ یہ انبیاء اور اوصیاء انبیاء ہیں۔

توضیح:۔ روز قیامت جو میزان نصب کی جائے گی وہ دنیا کی ترازو جیسی نہ ہوگی ہر شئے کے تولنے کی ایک جداگانہ میزان ہوتی ہے لکڑی کے تولنے کی ترازو اور ہے غلہ تولنے کی اور ہے اور سونا چاندی تولنے کی اور، بال جیسی چیزوں کو تولنے کی میزان الگ ہے اگر بخار تولنا ہو تو اس کی میزان تھرمامیٹر ہے اگر کسی شعر کا وزن معلوم کرنا ہو تو اس کی میزان الفاظ ہیں اور اگر کسی کی بہادری یا سخاوت تولنی ہو تو رستم و حاتم کی بہادری و سخاوت کو میزان بنایا جائے گا پس اسی طرح کسی آمت کے اعمال کی جانچ اس امت کے نبی کے اعمال کو سامنے رکھ کر ہو گی آنحضرت کے امت کے اعمال کی جانچ حضرت علی اور دیگر آئمہ کے اعمال سے ہوگی کیونکہ ان کا ہر عمل، عمل رسولؐ ہے اسی لئے رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے یا علی انت میزان الاعمال وانت صراط المستقیم۔

۳۷ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قولِ اللهِ تعالى : «ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هٰذَا أَوْ بَدِّلْهُ» قَالَ : قَالُوا : أَوْ بَدِّلْ عَلِيّاً عليه السلام .

یونس /۱۵

۳۷۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت عبداللہ سے اس آیت کے متعلق پوچھا یا تو اس قرآن کے علاوہ دوسرا قرآن لاؤ یا اس کو بدل دو۔ فرمایا امام نے کہ لوگوں نے اس کے جواب میں کہا کہ اے رسولؐ علیؑ کو بدل دو (ہمیں تو عداوت انہی سے ہے)

۳۸ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ الْقُمِّيِّ عَنْ إِدْرِيسَ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ تَفْسِيرِ هٰذِهِ الْآيَةِ : «مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ قَالُوا : لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ» ، قَالَ : عَنَىٰ بِهَا لَمْ نَكُ مِنْ أَتْبَاعِ الْأَئِمَّةِ الَّذِينَ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ فِيهِمْ: «وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ» ، أَمَا تَرَى النَّاسَ يُسَمُّونَ الَّذِي يَلِي السَّابِقَ فِي الْحَلْبَةِ مُصَلِّياً[6] ، فَذٰلِكَ الَّذِي عَنَىٰ حَيْثُ قَالَ : «لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ» لَمْ نَكُ مِنْ أَتْبَاعِ السَّابِقِينَ.

المدثر /۴۳ واقعہ /۱۱

۳۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی (جنت والے دوزخیوں سے پوچھیں گے تمہیں دوزخ کی طرف کیا چیز لے آئی۔ وہ کہیں گے ہم نماز گزار نہ تھے آپؐ نے فرمایا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ہم ان آئمہ کے پیرو نہ تھے جن کی شان میں یہ آیت ہے نیکی کی طرف سبقت کرنے والے، سبقت ہی کرنے والے ہیں اور وہی خدا کے مقرب ہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ گھوڑ دوڑ میں سابق (اگلے گھوڑے کو سابق کہتے ہیں اور اس سے پیچھے والے کو مصلّی کہا جاتا ہے پس

مراد یہ ہے کہ وہ کہیں گے کہ ہم سابقین کے پیرو نہ تھے۔

۳۹ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بن عَبْدِاللهِ الْحَسَنِي ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَأَنْ لَوِ اسْتَقَامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ لَأَسْقَيْنَاهُمْ مَاءً غَدَقاً » يَقُولُ : لَأَشْرَبْنَا قُلُوبَهُمُ الْإِيمَانَ . وَالطَّرِيقَةُ هِيَ وَلَايَةُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَالْأَوْصِيَاءِ عليهم السلام .

جن ۱۶/۱۶

۳۹۔ آیہ۔ اگر وہ صحیح راستہ پر رہتے تو ہم ان کو آب خوشگوار سے سیراب کرتے یعنی ان کے دلوں میں ایمان بھر دیتے ، کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ طریقہ سے مراد ہے علی علیہ السلام اور ان کے اوصیاء کی ولایت ۔

٤٠ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا » فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : اسْتَقَامُوا عَلَى الْأَئِمَّةِ وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ « تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ » .

فصلت ۴۱/۳۰

۴۰۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ ، وہ لوگ جنھوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے اور پھر وہ اس قول پر ثابت قدم بھی رہے ، کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپ نے فرمایا ثابت قدم رہے ایک امام کے بعد دوسرے امام کی ولایت پر۔ ان پر ملائکہ نازل ہو کر کہتے ہیں۔ تم نہ خوف کرو نہ حزن تم بشارت دیئے جاتے ہو اس جنت کی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

٤١ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام ، عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى : « قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ » فَقَالَ : إِنَّمَا أَعِظُكُمْ بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ عليه السلام هِيَ الْوَاحِدَةُ الَّتِي قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى : « إِنَّمَا أَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ » .

سبا ۳۴/۴۶

۴۱۔ آیہ۔ میں تم کو ایک کی نصیحت کرتا ہوں ، کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اس ایک سے مراد ولایت علی علیہ السلام ہے۔

٤٢ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ ، وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللهِ ، عَنْ

عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا، ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْراً[1]» «لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ» قَالَ: نَزَلَتْ فِي فُلانٍ وَفُلانٍ وَفُلانٍ، آمَنُوا بِالنَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فِي أَوَّلِ الْأَمْرِ وَكَفَرُوا حَيْثُ عُرِضَتْ عَلَيْهِمُ الْوَلايَةُ، حِينَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله: مَنْ كُنْتُ مَوْلاهُ فَهٰذَا عَلِيٌّ مَوْلاهُ، ثُمَّ آمَنُوا بِالْبَيْعَةِ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ثُمَّ كَفَرُوا حَيْثُ مَضَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله، فَلَمْ يُقِرُّوا بِالْبَيْعَةِ، ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْراً بِأَخْذِهِمْ مَنْ بَايَعَهُ بِالْبَيْعَةِ لَهُمْ فَهٰؤُلاءِ لَمْ يَبْقَ فِيهِمْ مِنَ الْإِيمَانِ شَيْءٌ.

۴۲۔ آیہ" جو لوگ ایمان لائے اور پھر کافر ہو گئے۔ اور پھر ایمان لائے اور پھر کفر کو زیادہ کیا تو ان کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ آیت فلاں فلاں کے بارے میں نازل ہوئی ہے پہلے تو وہ نبی پر ایمان لائے پھر جب ولایت کو ان پر پیش کیا گیا تو منکر ہو گئے نبی نے فرمایا کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے تو ایمان لائے اور امیرالمومنین کی بیعت کرلی۔ لیکن رسول کے مرنے کے بعد پھر گئے اور بیعت کا اقرار نہ کیا۔ پھر بیعت علی کرنے والوں کی پکڑ دھکڑ کرنے پر اپنے کفر کو اور بڑھا لیا۔ لہذا ایمان کا کوئی حصہ ان میں باقی نہ رہا۔

۴۳ ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: «إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَى أَدْبَارِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى» فُلانٌ وَفُلانٌ وَفُلانٌ، ارْتَدُّوا عَنِ الْإِيمَانِ فِي تَرْكِ وَلايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام. قُلْتُ: قَوْلُهُ تَعَالَى: «ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللهُ سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ» قَالَ: نَزَلَتْ وَاللهِ فِيهِمَا وَفِي أَتْبَاعِهِمَا وَهُوَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِي نَزَلَ بِهِ جَبْرَئِيلُ عليه السلام عَلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله: «ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللهُ (فِي عَلِيٍّ عليه السلام) سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ» قَالَ: دَعَوْا بَنِي أُمَيَّةَ إِلَى مِيثَاقِهِمْ أَلَّا يُصَيِّرُوا الْأَمْرَ فِينَا بَعْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وَلا يُعْطُونَا مِنَ الْخُمُسِ شَيْئاً وَقَالُوا: إِنْ أَعْطَيْنَاهُمْ إِيَّاهُ، لَمْ يَحْتَاجُوا إِلَى شَيْءٍ وَلَمْ يُبَالُوا أَنْ لا يَكُونَ الْأَمْرُ فِيهِمْ، فَقَالُوا سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ الَّذِي دَعَوْتُمُونَا إِلَيْهِ وَهُوَ الْخُمُسُ أَلَّا نُعْطِيَهُمْ مِنْهُ شَيْئاً وَقَوْلُهُ: «كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللهُ» وَالَّذِي نَزَّلَ اللهُ مَا افْتَرَضَ عَلَى خَلْقِهِ مِنْ وَلايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَكَانَ مَعَهُمْ أَبُو عُبَيْدَةَ وَكَانَ كَاتِبَهُمْ. فَأَنْزَلَ اللهُ «أَمْ أَبْرَمُوا أَمْراً فَإِنَّا مُبْرِمُونَ أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ... الْآيَةَ»[5]

محمد /۲۵ — محمد /۲۶

۴۳۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق جو لوگ ہدایت کے ظاہر ہونے کے بعد روگردانی

کرگئے فلاں فلاں (انھوں نے ترک ولایت امیرالمومنین کرکے ایمان سے روگردانی کی۔) راوی کہتا ہے میں نے کہا سورۂ محمد میں اس کے بعد یہ آیت ہے کہ انھوں نے کہا۔ ان لوگوں نے جنھوں نے خدا کے نازل کردہ حکم سے کراہت کی۔ ہم اطاعت کریں گے۔ بعض امر میں امام نے فرمایا۔ یہ نازل ہوئی ہے ان دونوں کے بارے میں اور ان کے تابعین کے بارے میں اور جبرئیل امین رسول پر یہ آیت اس طرح لے کر آئے تھے۔ ان لوگوں نے کراہت ظاہر کی اس امر سے جو خدا نے اپنے رسولؐ پر (علی کے بارے میں) نازل کیا تھا انھوں نے بلایا بنی امیہ کو اپنا وعدہ پورا کرنے کے لئے تاکہ بعد نبی امر امامت ہماری طرف نہ آئے۔ انھوں نے خمس سے کوئی چیز ہم کو نہ دی اور کہا۔ اگر ہم ان کو خمس دیں گے تو پھر وہ کسی چیز کے محتاج نہ رہیں گے اور امر امامت کو اپنی طرف آنے کی پروا نہ کریں گے انھوں نے کہا ہم تمہارے بعض حکم کی اطاعت کریں گے اور وہ یہ کہ ہم اہلبیت کو خمس میں سے کچھ نہ دیں گے یہی مطلب ہے اس آیت کا انھوں نے امر منزل من اللہ سے کراہت کی اور وہ امر تھا ولایت علی کا فرض کرنا۔ ابوعبیدہ اس وقت ان کے ساتھ تھا اور ان کا کاتب تھا خدا نے یہ آیت نازل کی (زخرف) انھوں نے اپنی حکومت کو مضبوط کیا۔ ہم بھی ان کے لئے داخلہ جہنم کو مضبوط کرنے والے ہیں وہ جو کچھ سرگوشیاں کرتے ہیں ہم ان کو سننے والے ہیں۔

٤٤ ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ : « وَ مَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ » قَالَ : نَزَلَتْ فِيهِمْ حَيْثُ دَخَلُوا الْكَعْبَةَ فَتَعَاهَدُوا وَ تَعَاقَدُوا عَلَىٰ كُفْرِهِمْ وَ جُحُودِهِمْ بِمَا نُزِّلَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ، فَأَلْحَدُوا فِي الْبَيْتِ بِظُلْمِهِمُ الرَّسُولَ وَ وَلِيَّهُ فَبُعْداً لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ .

الحج ۲۲/۲۵

۴۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے سورۂ حج کی اس آیت کے متعلق "وہ جس نے ارادہ کیا اس میں الحاد و ظلم کا" فرمایا۔ یہ انہی لوگوں کے بارے میں ہے۔ جو کعبہ میں آکر بیٹھے اور معاہدہ کیا۔ آپس میں کہ ہم انکار کریں گے۔ ان تمام آیات کا جو نازل ہوئی ہیں علی کے بارے میں پس یقیناً انھوں نے خانۂ کعبہ میں اس انکار سے ظلم کیا۔ رسول اور ان کے ولی پر اور ہلاکت ہو ظالم قوم کے لئے۔

٤٥ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ : « فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ » يَا مَعْشَرَ الْمُكَذِّبِينَ حَيْثُ أَنْبَأْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّي فِي وَلَايَةِ عَلِيٍّ عليه السلام وَالْأَئِمَّةِ عليهم السلام مِنْ بَعْدِهِ « مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ » كَذَا أُنْزِلَتْ وَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَىٰ : « إِنْ تَلْوُوا أَوْ تُعْرِضُوا » فَقَالَ : إِنْ تَلْوُوا الْأَمْرَ وَتُعْرِضُوا عَمَّا أُمِرْتُمْ بِهِ « فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيراً » وَفِي قَوْلِهِ : فَلَنُذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا (بِتَرْكِهِمْ وَلَايَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام) عَذَاباً شَدِيداً (فِي الدُّنْيَا) وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ

ملک ۶۷/۲۹
نساء ۴/۱۳۵

أَسْوَأَالَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ »

۴۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ، عنقریب تم جان لوگے کہ کھلی گمراہی میں کون ہے۔ اے جھوٹوں کے گروہ تم کو میں نے ولایت علی کی اپنے بعد آنے کی خبر دی تھی اب کھلی گمراہی میں کون ہے، کے متعلق یہ آیت اس مضمون کے ساتھ نازل ہوئی تھی اور آیہ "تم نے پیچیدہ کیا اور اعراض کیا" کے متعلق فرمایا کہ جس امر کا تمہیں حکم دیا گیا تھا تم نے اسے دھر لپیٹا اور اس سے روگردانی کی۔ بے شک اللہ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے خبردار ہے اور آیہ۔ جن لوگوں نے انکار کیا ہے" کے متعلق امام نے فرمایا ولایت امیرالمومنین سے ان کے سخت عذاب ہے (دنیا میں) اور جو کچھ عمل کیا ہے انھوں نے ہم اس کا بدلہ (آخرت میں) دینگے

٤٦ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام «ذَلِكُمْ بِأَنَّهُ إِذَا دُعِيَ اللهُ وَحْدَهُ (وَأَهْلُ الْوَلَايَةِ) كَفَرْتُمْ ».

غافر ۴۰/۱۲

۴۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے (سورہ مومن) اس آیت کے متعلق، یہ اس لئے ہے کہ جب اکیلے خدا کو پکارا جاتا تھا تو تم انکار کرتے تھے کہ اس میں وحدہٗ کے بعد اہل الولایہ بھی تھا۔

٤٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى : «سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ ۞ لِلْكَافِرِينَ (بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ) لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ » ثُمَّ قَالَ : هٰكَذَا وَ اللهِ نَزَلَ بِهَا جَبْرَئِيلُ عليه السلام عَلَىٰ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم .

معارج ۷۰/۱-۲

۴۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آیت یوں نازل ہوئی تھی جب ایک سائل نے سوال کیا۔ ایسے عذاب کا جو واقع ہونے والا تھا (ولایت علیؑ کے) منکروں پر، اور جس کا کوئی دفع کرنے والا نہ تھا امام نے فرمایا۔ واللہ رسولؐ پر یہ اسی طرح یعنی بولایۃ علی کے ساتھ نازل ہوئی تھی۔

٤٨ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَيْفٍ ، عَنْ أَخِيهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : «إِنَّكُمْ لَفِي قَوْلٍ مُخْتَلِفٍ (فِي أَمْرِ الْوَلَايَةِ) يُؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ أُفِكَ » قَالَ : مَنْ أُفِكَ عَنِ الْوَلَايَةِ أُفِكَ عَنِ الْجَنَّةِ .

ذاریات ۸-۹/۵۱

۴۸۔ سورۃ الذاریات کی آیت کے متعلق (اے اہل مکہ) تم لوگ مختلف بے جوڑ باتوں میں پڑے ہو جس سے وہی پھیرا جائے گا جو گمراہ ہوگا امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ آیت۔ یوں نازل ہوئی تھی کہ قول مختلف کے بعد تھا امر ولایت

علیؑ اور یہ بھی فرمایا کہ جو امر ولایت سے پھرا، وہ جنت سے پھرا۔

۴۹ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ يُونُسَ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ رَفَعَهُ إِلَىٰ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ: فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۞ وَ مَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ۞ فَكُّ رَقَبَةٍ؟ يَعْنِي بِقَوْلِهِ: «فَكُّ رَقَبَةٍ» وَلَايَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَإِنَّ ذٰلِكَ فَكُّ رَقَبَةٍ.

بلد ۱۳-۱۲/۹۰

۴۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے سورۂ بلد کی اس آیت کے متعلق پھر وہ گھاٹی پر سے کیوں نہیں گزرا اور تم کیا جانو وہ گھاٹی کیا ہے گردن کا آزاد کر دینا، امام علیہ السلام نے فرمایا۔ فک رقبہ سے مراد ہے۔ ولایت امیرالمومنین

توضیح:۔ پوری آیت یہ ہے الم نجعل له عینین ولسانا وشفتین وھدیناہ النجدین فلا اقتحم العقبه وما ادرٰک ما العقبه فک رقبه او اطعام فی یوم ذی مسغبة ویتیما ذا مقربة ومسکینا ذا متربة۔ (کیا ہم نے اسے دونوں آنکھیں اور زبان اور دونوں لب نہیں دیئے (ضرور دیئے) اور اس کو اچھی بُری دونوں راہیں بھی دکھا دیں۔ پھر وہ گھاٹی پر سے ہوکر کیوں نہیں گزرا اور تم کو کیا معلوم کہ گھاٹی کیا ہے۔ کسی کی گردن کا (غلامی یا قرض سے آزاد کرنا یا بھوک کے دن رشتہ دار یتیم یا خاکسار محتاج کو کھانا کھلانا) ظاہر معنی تو یہی ہیں جو اوپر دیئے گئے ہیں لیکن باطنی معنی یہ ہیں کہ ان آیات میں قریش کے منافقوں کا بیان ہے کہ انھوں نے رسول کی اطاعت کو دل سے نہ مانا اور بعد رسول طلب حکومت میں بہت سا مال صرف کیا۔ خدا نے ان کو دو آنکھیں دی تھیں کہ وہ شواہد عقلیہ ربوبیت پر نظر کر کے گمراہی سے بچتے دوسروں کو بچاتے اور زبان اور ہونٹ دیئے تاکہ وہ ہادیٔ زمانہ سے سوال کر کے اپنے شبہات دور کرتے اور قرآن کی آیات کا مطلب دریافت کرتے۔ پس وہ اس گھاٹی سے کیوں نہ گزرے یعنی ولایت امیرالمومنین سے کیوں گریز کی اور لوگوں کی گردن کو نارجہنم سے کیوں نہ آزاد کرایا اور جو لوگ علم کے بھوکے تھے یا ان لوگوں کو جو ظالم حکام سے پریشاں حال تھے کیوں نہ بچایا۔

۵۰ ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَىٰ: «بَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ؟» قَالَ: وَلَايَةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام.

یونس ۱۰/۲

۵۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق "بشارت دے دو ان لوگوں کو جو ایمان لائے کہ ان کے لئے سچائی کا قدم ہے ان کے رب کے نزدیک (سورۂ یونس) یعنی ولایت امیرالمومنین کو تسلیم کر لینے میں انھوں نے راہ راست پر اپنا قدم رکھا۔ خدا نے فرمایا ہے کو نوا مع الصادقین یعنی امیرالمومنین اور آئمہ طاہرین کے ساتھ ہو گئے وہ راہ راست پر گامزن ہو گئے۔

۵۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَىٰ : « هَٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ فَالَّذِينَ كَفَرُوا (بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ) قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِنْ نَارٍ »

حج ۲۲/۱۹

۵۱- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے "ان دونوں جھگڑا کرنے والوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا، تو جن لوگوں نے انکار کیا (ولایت علیؑ سے) ان کے لئے آگ کا لباس ہے"۔

توضیح: سورہ حج کی یہ آیت ہے جس میں اس امر کا بیان ہے کہ جھگڑا کرنے والے دو گروہ ہیں ایک گروہ اس عقیدہ کا ہے کہ اللہ اس دنیا میں مومنوں کی مدد کرتا ہے ایسے امام سے جو عالم ہو۔ احکام الٰہی اور آخرت کا ثواب اسی امام کی تصدیق پر منحصر ہے اور دوسرا گروہ وہ ہے جس کا عقیدہ ہے کہ رسولؐ کے بعد امت میں اجتہاد کے سوا کچھ نہیں۔ یہ نزاع درحقیقت اپنے رب کے امر میں ہے یہ گروہ چونکہ بحکم خدا اور رسولؐ جو ولایت علی کے لئے ہے اس کا منکر ہے لہذا اس کے جسم کے مطابق جہنم کا لباس قطع کیا جائے گا۔

۵۲ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ ، قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَىٰ : « هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ » قَالَ : وَلَايَةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

کہف /۴۴

۵۲- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اس آیت میں ولایت سے مراد ولایت امیرالمومنینؑ ہے۔

۵۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ « صِبْغَةَ اللهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللهِ صِبْغَةً » قَالَ : صَبَغَ الْمُؤْمِنِينَ بِالْوَلَايَةِ فِي الْمِيثَاقِ .

بقرہ ۱۳۸

۵۳- فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے بارے میں یہ اللہ کی زینت ہے اور اللہ سے بہتر (ایمان کی) زینت دینے والا کون ہے (سورہ بقر) کہ اللہ نے زینت دی ہے مومنین کو ولایت کے ساتھ روز میثاق عالم ذر میں۔

۵۴ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ ابْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : « رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِناً » يَعْنِي الْوَلَايَةَ ، مَنْ دَخَلَ فِي الْوَلَايَةِ دَخَلَ فِي بَيْتِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ، وَقَوْلُهُ : « إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً »

نوح ۲۸ / احزاب ۳۳

يَعْنِي الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَام وَ وَلَايَتَهُمْ مَنْ دَخَلَ فِيهَا دَخَلَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ.

۵۴- فرمایا۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے (سورۂ نوح) پالنے والے مجھے اور میرے والدین کو بخش اور جو مومن ہو کر میرے گھر میں داخل ہو یعنے جو ولایت میں داخل ہوا وہ بیت انبیاء علیہم السلام میں داخل ہوا اور آیہ انما یرید اللہ الخ کے متعلق فرمایا کہ اہل بیت سے مراد ہیں آئمہ علیہم السلام اور جو کوئی ان کی ولایت میں داخل ہوا وہ نبی کے گھر میں داخل ہوا۔

۵۵ ـ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ: قُلْتُ: «قُلْ بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ» قَالَ: بِوَلَايَةِ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُ هَؤُلَاءِ مِنْ دُنْيَاهُمْ.

یونس ۱۰/۵۸

۵۵- راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کیا مطلب ہے اس آیت کا کہ (ہدایت پانا) اللہ کے فضل و رحمت سے ہے اور چاہیے خوش ہونے والے اس سے خوش ہوں اور وہ بہتر ہے اس چیز سے جسے یہ لوگ جمع کرتے ہیں۔ امام نے فرمایا کہ ولایت محمد و آل محمد بہتر ہے اس چیز سے جسے یہ لوگ جمع کرتے ہیں اپنی دنیا کے لئے۔

۵٦ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ عَبْدِالْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَسَنِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ، عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَام ـ وَنَحْنُ فِي الطَّرِيقِ فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ ـ اِقْرَأْ فَإِنَّهَا لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ قُرْآناً، فَقَرَأْتُ: «إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ (كَانَ) مِيقَاتُهُمْ أَجْمَعِينَ ۞ يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى عَنْ مَوْلًى شَيْئاً وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ۞ إِلَّا مَنْ رَحِمَ اللهُ» فَقَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَام: نَحْنُ وَاللهِ الَّذِي رَحِمَ اللهُ وَنَحْنُ وَاللهِ الَّذِي اسْتَثْنَى اللهُ وَلَكِنَّا نُغْنِي عَنْهُمْ.

دخان ۴۴/۴۰

۵٦- راوی کہتا ہے کہ میں اور امام جعفر صادق علیہ السلام ہمسفر تھے۔ راہ میں جب شب آئی تو مجھ سے فرمایا قرآن پڑھو کہ یہ شب جمعہ ہے میں نے سورۂ دخان شروع کی جب اس آیت پر پہنچا حق و باطل کے فیصلہ کے دن ان سب کے لئے وعدہ کی جگہ ہوگی وہ ایسا دن ہوگا کہ آقا اپنے غلام سے دفع ضرر نہ کرسکے گا اور سوائے ان لوگوں کے جن پر اللہ رحم کرے کسی کی مدد نہ کی جائے گی" حضرت نے فرمایا وہ لوگ جن پر رحم کیا جائے گا واللہ ہم ہیں واللہ نے ہمارا ہی استثنیٰ کیا ہے بے شک ہم اپنے تابعین سے دفع ضرور کرسکیں گے۔

۵۷ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: «وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَاعِيَةٌ» قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: هِيَ أُذُنُكَ يَا عَلِيُّ.

الحاقہ ۶۹/۱۲

۵۷- فرمایا۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب آیہ تعیها اذن واعیۃ (محفوظ رکھتا ہے محفوظ رکھنے والا کان)

توحضرت رسول خدا نے فرمایا۔ اے علیؑ وہ تمہارا کان ہے۔

۵۸ ـ أحْمَدُ بْنُ مِهْرانَ ، عَنْ عَبْدِالعَظيم بن عَبْدِالله ، عَنْ مُحَمّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبي حَمْزَةَ ، عَنْ أبي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : نَزَلَ جَبْرَئيلُ عليه السلام بِهٰذِهِ الْآيَةِ عَلىٰ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله هٰكَذا : «فَبَدَّلَ الَّذينَ ظَلَمُوا (آلَ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ) قَوْلاً غَيْرَ الَّذي قيلَ لَهُمْ فَأَنْزَلْنا عَلَى الَّذينَ ظَلَمُوا (آلَ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ) رِجْزاً مِنَ السَّماءِ بِما كانُوا يَفْسُقُونَ» .

۵۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جبرئیلؑ حضرت رسول خدا پر یہ آیت اس طرح لے کر نازل ہوئے تھے جن لوگوں نے (آل محمدؐ کا حق غصب کیا) انھوں نے بدل دیا اس بات کو جو ان سے کہی گئی تھی ایک دوسری بات سے پس ہم نے ان لوگوں پر (جنھوں نے آل محمدؐ کا) حق لے لیا تھا آسمان سے اس لئے عذاب نازل کیا کہ وہ بدکار تھے۔

۵۹ ـ وَبِهٰذَا الإسْنادِ ، عَنْ عَبْدِالْعَظيمِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْحَسَنِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبي حَمْزَةَ عَنْ أَبي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ نَزَلَ جَبْرَئيلُ عليه السلام بِهٰذِهِ الْآيَةِ هٰكَذا : «إِنَّ الَّذينَ ظَلَمُوا (آلَ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ) لَمْ يَكُنِ اللهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلا لِيَهْدِيَهُمْ طَريقاً إِلّا طَريقَ جَهَنَّمَ خالِدينَ فيها أَبَداً وَكانَ ذٰلِكَ عَلَى اللهِ يَسيراً» ثُمَّ قالَ : «يا أَيُّهَا النّاسُ قَدْ جاءَكُمُ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِنْ رَبِّكُمْ (في وَلايَةِ عَلِيٍّ) فَآمِنُوا خَيْراً لَكُمْ وَإِنْ تَكْفُرُوا (بِوَلايَةِ عَلِيٍّ) فَإِنَّ لِلّٰهِ ما فِي السَّماواتِ وَما فِي الْأَرْضِ» .

۵۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جبرئیلؑ اس آیت کو اس طرح لے کر نازل ہوئے۔ جن لوگوں نے ظلم کیا آل محمدؐ کے حق پر، خدا انھیں نہیں بخشے گا اور وہ سوائے جہنم کے راستہ کے اور کوئی راستہ ان کو نہ دکھائے گا وہ یہاں ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ پر آسان ہے۔

پھر فرمایا۔ اے لوگو! رسول تمہارے رب کی طرف سے (ولایت علی کے بارے میں) حق بات لے کر آیا ہے پس ایمان لاؤ کہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر (ولایت) سے انکار کرو گے تو بے شک جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب خدا کا ہے

۶۰ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرانَ ـ رَحِمَهُ اللهُ ـ عَنْ عَبْدِ الْعَظيمِ ، عَنْ بَكّارٍ ، عَنْ جابِرٍ ، عَنْ أَبي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلامُ قالَ هٰكَذا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ : «وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا ما يُوعَظُونَ بِهِ (في عَلِيٍّ) لَكانَ خَيْراً لَهُمْ» .

۶۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی اگر وہ عمل کرتے اس امر پر جو (علی کے بارے میں) ان کو بتایا گیا ہے تو ان کے لئے بہتر ہوتا۔

٦١ ـ أَحْمَدُ ، عَنْ عَبْدِالْعَظِيمِ ، عَنِ ابْنِ اُذَيْنَةَ ، عَنْ مالِكٍ الْجُهَنِي قالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : «وَاُوحِيَ إِلَيَّ هٰذَا الْقُرْآنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهِ وَمَنْ بَلَغَ» قالَ : مَنْ بَلَغَ أَنْ يَكُونَ إِماماً مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ يُنْذِرُ بِالْقُرْآنِ كَما يُنْذِرُ بِهِ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله.

انعام ۶/۱۹

۶۱۔ راوی کہتاہے میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ میرے اوپر یہ قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ میں تم کو اسے سناکر عذاب خدا سے ڈراؤں اور وہ بھی ڈرائے جو اس کی تبلیغ پر مامور ہو۔ یعنے آلِ محمد میں سے امام ہو تاکہ وہ بھی قرآن سناکر اسی طرح ڈرائے جس طرح رسول ڈراتے تھے۔

٦٢ ـ أَحْمَدُ ، عَنْ عَبْدِالْعَظِيمِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مَيّاحٍ ، عَمَّنْ أَخْبَرَهُ قالَ : قَرَأَ رَجُلٌ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : «قُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ» فَقالَ : لَيْسَ هٰكَذا هِيَ إِنَّما هِيَ وَالْمَأْمُونُونَ ، فَنَحْنُ الْمَأْمُونُونَ .

توبہ ۹/۱۰۵

۶۲۔ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے یہ آیت پڑھی "عمل کرو (لیکن یہ سمجھتے ہوئے) اللہ تمہارے عمل کو دیکھتا ہے اور اس کا رسولؐ اور مخصوص مومنین، آپ سمجھ گئے کہ مومنین سے یہ عام مومنوں کو سمجھا ہے فرمایا تو نے جو سمجھا ہے وہ غلط ہے مومن کے دو معنے ہیں ایک ایمان لانے والا اور دوسرے لوگوں کو غلط فتوٰی وغیرہ سے امان دلانے والا، اور ہم وہ ہیں جن کو خدا نے غلطی سے محفوظ رکھا ہے یعنی اللہ و رسولؐ کے ساتھ، عام لوگ رویت اعمال خلائق کے گواہ اس دنیا میں کیسے ہو سکتے ہیں جبکہ خدا نے ان میں یہ طاقت نہیں دی، یہ رویت تو صرف ایسے ہی لوگوں سے متعلق ہو سکتی ہے جو صاحبِ عصمت ہوں اور دُنیا کا ہر پردہ ان کی آنکھوں کے سامنے سے ہٹا ہوا ہو اور وہ سوائے آئمہ معصومین علیہم السلام کے دوسرے لوگ نہیں کر سکتے۔

٦٣ ـ أَحْمَدُ ، عَنْ عَبْدِالْعَظِيمِ ، عَنْ هِشامِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : «هٰذا صِراطُ عَلِيٍّ مُسْتَقِيمٌ» .

۶۳۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے قرآن میں تو یہ آیت یوں ہے ھٰذا صراط علیٌّ مستقیم لیکن آیت کا نزول یوں ہوا ھٰذا صراط علیٍّ مستقیم۔

٦٤ ـ أَحْمَدُ ، عَنْ عَبْدِالْعَظِيمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ : نَزَلَ جَبْرَئِيلُ بِهٰذِهِ الْآيَةِ هٰكَذا : «فَأَبىٰ أَكْثَرُ النّاسِ (بِوَلايَةِ عَلِيٍّ) إِلّا كُفُوراً» قالَ : وَنَزَلَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام بِهٰذِهِ الْآيَةِ هٰكَذا : «وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ (فِي وَلايَةِ عَلِيٍّ) فَمَنْ شاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ

اسراء ۱۷/۸۹

۔۔ فليكفر. إنّا أعتدنا للظالمين (آلِ محمّدٍ) ناراً »

۶۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جبرئیل۔ یہ آیت اس طرح لے کر نازل ہوئے۔ پس انکار کیا لوگوں نے (ولایت علیؑ) سے پورا پورا انکار جبرئیل نے فرمایا۔ یہ آیت یوں نازل ہوئی، حق تمہارے رب کی طرف سے ہے (ولایت علی میں)، پس جس کا دل چاہے ایمان لے آئے اور جس کا دل چاہے کافر ہو جائے۔ ہم نے ظالمین (آلِ محمدؐ) کے لئے جہنم کی آگ تیار کر رکھی ہے

٦٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْماعِيلَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلامُ في قَوْلِهِ : « وَ أَنَّ الْمَساجِدَ لِلّهِ فَلا تَدْعُوا مَعَ اللّهِ أَحَداً » قالَ هُمُ الأَوْصِياءُ.

جن ۱۸/۷۲

۶۵۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق مساجد اللہ کی ہیں پس اللہ کے ساتھ اور کسی کو نہ بلاؤ۔

توضیح:۔ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مراۃ العقول میں فرماتے ہیں اس حدیث کے مضمون کے متعلق اخبار کثیرہ وارد ہوئے ہیں محمد بن عباس نے بہ اسناد خود امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق روایت کی ہے کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا، ہم میں اوصیا و آئمہؑ ایک کے بعد دوسرا ہے لہذا تم ان کے غیر کو نہ بلاؤ ورنہ تم ایسے ہی ہو جاؤ گے جیسے وہ لوگ اللہ کے سوا کسی اور کو پکاریں۔ علی ابن ابراہیم نے اپنی تفسیر میں امام رضا علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق روایت کی ہے کہ مساجد سے مراد آئمہ علیہم السلام ہیں میں کہتا ہوں مفسروں نے ان مساجد کے متعلق جن کا ذکر اس آیت میں ہے اختلاف کیا ہے بعض نے کہا ہے مراد وہ مقامات ہیں جو عبادت کے لئے بنائے گئے ہیں اس پر بعض احادیث دال ہیں۔ بعض نے کہا ہے مراد مساجد سبعہ ہیں (سات مسجدیں) جن میں سجدہ کیا جاتا ہے بعض نے کہا ہے اس سے مراد نمازیں ہیں ان احادیث میں جو تاویل وارد ہوئی ہے اس کی دو صورتیں ہیں اوّل یہ کہ حضرات آئمہ کے بیوت و مشاہد ہیں۔ خدا نے ان کو محل سجود یعنی خضوع و تذلل اطاعت اور انقیاد قرار دیا ہے اس صورت میں تعمیم ہو گئی ہے یعنی تمام مقامات مقدسہ مراد ہوں گے یہ ذکر اشراف افراد کے بیان کے لئے ہے دوسرے مساجد سے مراد آئمہ علیہم السلام ہیں یا مساجد سے بیوت معنویہ مراد ہیں اور ان کے اہل ہی حقیقتاً اہل مساجد ہیں جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے انما یعمر مساجد اللہ من امن باللہ، الخ پس لا تدعوا مع اللہ احدا کے معنے یہ ہوں گے کہ خلیفۃ اللہ کے ساتھ اور کسی کو نہ بلاؤ۔ کیونکہ ان کا پکارنا یا یاد کرنا درحقیقت اللہ کو پکارنا ہے اور ان کے غیر کو پکارنا یا بلانا شرک ہے اس کا ثبوت یہ ہے کہ ان کا عمل اللہ کا عمل ہے یہ آیت ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ۔ (اے رسول جو تم سے بیعت کرتے ہیں درحقیقت وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں۔

توبہ ۱۸/۹

٦٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ الْأَحْوَلِ ، عَنْ سَلاَمِ بْنِ الْمُسْتَنِيرِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : «قُلْ هٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُوا إِلَى اللهِ عَلَى بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي» قَالَ : ذَاكَ رَسُولُ اللهِ وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْأَوْصِيَاءُ مِنْ بَعْدِهِمْ .

یوسف ۱۲/۱۰۸

۶۶- امام محمد باقر علیہ السلام نے آیت ذیل کے متعلق فرمایا "اے رسول کہہ دو کہ یہ میرا راستہ ہے میں دانشمندی کے ساتھ اللہ کی طرف بلاتا ہوں میں بھی اور جو میرا پیرو ہے وہ بھی۔ اس سے مراد حضرت رسول خدا اور امیرالمومنین اور بعد میں آنے والے ان کے اوصیاء ہیں۔

٦٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حَنَانٍ ، عَنْ سَالِمٍ الْحَنَّاطِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَأَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۞ فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ» فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : آلُ مُحَمَّدٍ لَمْ يَبْقَ فِيهَا غَيْرُهُمْ .

ذاریات ۵۱/۳۵

۶۷- راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سورۂ الذاریات کی اس آیت کے متعلق پوچھا۔ ہم نے اس قریہ سے مومنین کو (عذاب نازل کرنے سے پہلے) نکال دیا اور ہم نے وہاں ایک مسلمان کے گھر کے سوا اور کوئی گھر نہ پایا۔ فرمایا حضرت نے کہ اس امت میں اس کی نظیر آل محمد ہیں جن کے گھر کے سوا اور کوئی گھر ہدایت خلق کے لئے دنیا میں نہیں۔

٦٨ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَهْلٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِي السَّفَاتِجِ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : «فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هٰذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَدَّعُونَ» قَالَ : هٰذِهِ نَزَلَتْ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ أَصْحَابِهِ الَّذِينَ عَمِلُوا مَا عَمِلُوا يَرَوْنَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي أَغْبَطِ الْأَمَاكِنِ لَهُمْ ، فَيَسِيءُ وُجُوهُهُمْ وَيُقَالُ لَهُمْ : « هٰذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَدَّعُونَ » الَّذِي انْتَحَلْتُمُ اسْمَهُ .

ملک ۶۷/۲۷

۶۸- فرمایا- امام محمد باقر علیہ السلام نے سورۂ الملک کی اس آیت کے متعلق "جب انھوں نے (عذاب کو) دیکھا قریب تو کافروں کے چہرے بگڑ گئے۔ ان سے کہا گیا یہ وہی ہے جس کے تم خواستگار تھے" فرمایا کہ یہ آیت امیرالمومنین اور ان لوگوں کے اصحاب کے بارے میں ہے جنھوں نے کیا جو کچھ کیا۔ جب یہ روز قیامت امیرالمومنین کو سب سے زیادہ اعلیٰ اور قابل ضبط مقامات پر دیکھیں گے تو ان کے چہرے بگڑ جائیں گے ان سے کہا جائے گا یہی ہیں وہ جن کے لقب سے تم پکارے جاتے تھے یعنی لوگ تم کو امیرالمومنین کہتے تھے اور تم نے اپنے لئے یہ نام رکھ چھوڑا تھا۔

۶۹ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ» قَالَ: النَّبِيُّ ﷺ وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام.

البروج ۸۵/۳

۶۹۔ سورۂ البروج کی اس آیت کے متعلق شاہد ومشہود (گواہ اور جس کی گواہی دی جائے) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ شاہد سے مراد امیرالمومنین ہیں اور مشہود سے مراد حضرت رسول خدا۔

۷۰ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَالِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: «فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَنْ لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الظَّالِمِينَ» قَالَ الْمُؤَذِّنُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام.

اعراف ۷/۴۴

۷۰۔ سورۂ اعراف کی اس آیت کے متعلق امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ پس ایک اعلان کرنے والے نے ان کے درمیان اعلان کیا کہ بے شک اللہ کی لعنت ظالموں پر ہے اس میں موذن سے مراد ہیں امیرالمومنین۔

۷۱ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «وَهُدُوا إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ وَهُدُوا إِلَى صِرَاطِ الْحَمِيدِ» قَالَ: ذَاكَ حَمْزَةُ وَجَعْفَرٌ وَعُبَيْدَةُ وَسَلْمَانُ وَأَبُوذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ وَعَمَّارٌ هُدُوا إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام. وَقَوْلُهُ: «حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ (يَعْنِي أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ) وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ»[1] الْأَوَّلُ وَالثَّانِي وَالثَّالِثُ.

الحج ۲۲/۲۴

۷۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے سورۂ حج کی اس آیت کے متعلق "ان کی رہنمائی کی گئی قول پاک و پاکیزہ کی طرف اور وہ ہدایت کئے گئے ستودہ صراط کی طرف" فرمایا ان ہدایت یافتہ لوگوں سے مراد ہیں حمزہ و جعفر و عبیدہ و سلمان و ابوذر اور مقداد بن الاسود اور عمار اور ان کی رہنمائی کی گئی امیرالمومنین کی طرف۔

اور سورہ الحجرات کی اس آیت کے متعلق فرمایا۔ خدا نے ایمان کی محبت تمہارے دلوں میں ڈالی اور تمہارے دلوں کی زینت بنایا (مراد ایمان سے امیرالمومنین ہیں) اور برا قرار دیا تمہارے لئے کفر و فسق و عصیان کو۔ اس سے مراد ہیں فلاں فلاں فلاں

۷۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: «ائْتُونِي بِكِتَابٍ مِنْ قَبْلِ هٰذَا أَوْ أَثَارَةٍ مِنْ عِلْمٍ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ»

قَالَ: عَنىٰ بِالْكِتَابِ التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ. وَأَثَارَةٍ مِنْ عِلْمٍ فَإِنَّمَا عَنىٰ بِذٰلِكَ عِلْمَ أَوْصِيَاءِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۷۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے سورۂ احقاف کی اس آیت کے متعلق فرمایا۔ لاؤ تم میں سے پہلے کی کتاب اور علمی آثار اگر تم سچے ہو؟ اس میں کتاب سے مراد ہے توریت اور انجیل اور آثار علمیہ سے مراد ہیں اوصیائے انبیاء علیہم السلام کا علم۔

۷۳۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَمَّنْ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: لَمَّا رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ تَيْماً وَعَدِيّاً وَبَنِي أُمَيَّةَ يَرْكَبُونَ مِنْبَرَهُ أَفْظَعَهُ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ قُرْآناً يَتَأَسَّىٰ بِهِ: «وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ» ثُمَّ أَوْحَىٰ إِلَيْهِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَمَرْتُ فَلَمْ أُطَعْ، فَلَا تَجْزَعْ أَنْتَ إِذَا أَمَرْتَ فَلَمْ تُطَعْ فِي وَصِيِّكَ.

بقرہ ۲/۳۴

۷۳۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ جب رسول اللہ صلعم نے خواب میں بنی تیم و عدی و بنی امیہ کو اپنے منبر پر چڑھتے دیکھا تو حضرت کو اضطراب لاحق ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی تسلی کے لئے یہ آیت نازل کی۔ جب ہم نے ملائکہ کو سجدہ کا حکم دیا تو انھوں نے سجدہ کر لیا۔ مگر ابلیس نے انکار کر دیا۔ پھر وحی کی اے محمدؐ میں نے حکم دیا تھا۔ مگر میری اطاعت نہ کی گئی تم غمگین نہ ہو اسی طرح جب تم اپنے وصی کے بارے میں حکم دو گے تو تمہاری بھی اطاعت نہ کی جائے گی۔

۷۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ نُعَيْمٍ الصَّحَّافِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِهِ: «فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَمِنْكُمْ مُؤْمِنٌ» فَقَالَ: عَرَفَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِيمَانَهُمْ بِمُوَالاتِنَا وَكُفْرَهُمْ بِهَا يَوْمَ أَخَذَ عَلَيْهِمُ الْمِيثَاقَ وَهُمْ ذَرٌّ فِي صُلْبِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. وَسَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ» فَقَالَ: أَمَا وَاللّٰهِ مَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَمَا هَلَكَ مَنْ هَلَكَ حَتَّىٰ يَقُومَ قَائِمُنَا عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَّا فِي تَرْكِ وَلَايَتِنَا وَجُحُودِ حَقِّنَا وَمَا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّىٰ أَلْزَمَ رِقَابَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ حَقَّنَا وَاللّٰهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ.

تغابن ۶۴/۲
تغابن ۶۴/۱۲

۷۴۔ آیہ "تم میں سے کافر بھی ہیں اور تم میں سے مومن بھی، فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جبکہ سب لوگ صلب آدم میں تھے خدا نے معرفت کرائی ہماری موالات کی پس بعض نے قبول کر لیا اور بعض نے انکار کر دیا۔

راوی کہتا ہے میں نے آیہ۔ اطیعوا اللہ اور اطیعوا الرسول (اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، اگر تم نے روگردانی کی تو تم جانو ہمارے رسول پر تو کھلم کھلا ہمارے احکام کا تم تک پہنچا دینا ہے کے متعلق امام جعفر صادقؑ سے

پوچھا۔ فرمایا واللہ ہلاک ہوئے وہ جو تم سے پہلے تھے اور قائم آل محمد کے ظہور تک جہنمی بنیں گے لوگ اس بناء پر کہ انھوں نے ہماری ولایت کو ترک کیا اور ہمارے حق سے انکار کر دیا۔ رسول اللہ دنیا سے نہیں گئے مگر ایسی صورت میں کہ اس امت کی گردنوں پر ہمارے حق کا بار رکھ دیا اور اللہ صراط مستقیم کی طرف جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے۔

٧٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ الْبَجَلِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَخِيهِ مُوسَى عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : « وَبِئْرٍ مُعَطَّلَةٍ وَقَصْرٍ مَشِيدٍ » قَالَ الْبِئْرُ الْمُعَطَّلَةُ الْإِمَامُ الصَّامِتُ وَالْقَصْرُ الْمَشِيدُ الْإِمَامُ النَّاطِقُ .

وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنِ الْعَمْرَكِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام مِثْلَهُ .

حج ۲/۴۵

۷۵۔ سورۂ حج کی اس آیت کے متعلق معطل کنواں اور مستحکم قصر کے متعلق امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ معطل کنواں (جس کا پانی نہ لیا جاتا ہو) سے مراد امام صامت ہے (یعنے جس کا زمانۂ امامت شروع نہیں ہوا۔ اور قصر مشید سے مراد امام ناطق (جس کی امامت کا زمانہ ہو)

٧٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ بُهْلُولٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : « وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَ إِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ » قَالَ : يَعْنِي إِنْ أَشْرَكْتَ فِي الْوَلَايَةِ غَيْرَهُ « بَلِ اللهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ » يَعْنِي بَلِ اللهَ فَاعْبُدْ بِالطَّاعَةِ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ أَنْ عَضَدْتُكَ بِأَخِيكَ وَابْنِ عَمِّكَ

زمر ۶۵/ زمر ۶۶/

۷۶۔ سورۂ زمر کی اس آیت کے متعلق اے رسول! اللہ نے وحی کی تمہاری طرف اور ان لوگوں کی طرف جو تم سے پہلے تھے اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل اکارت کر دیا جائیگا" امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مراد یہ ہے کہ اگر تم نے شریک کیا ولایت میں اس کے غیر کو۔ بس اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کے شکر گزار بندوں میں سے ہو جاؤ۔ یعنے اللہ ہی کی عبادت اس کی اطاعت میں کرو اور میں نے جو تمہارے بازو کو تمہارے بھائی اور ابن عم کے ذریعہ مضبوط بنا دیا ہے تو اس کا شکر ادا کرو۔

٧٧ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عِيسَى قَالَ : حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ عليهم السلام فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : « يَعْرِفُونَ نِعْمَةَ اللهِ ثُمَّ يُنْكِرُونَهَا » قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ : « إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا : الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ » اِجْتَمَعَ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ : مَا تَقُولُونَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ :

إِنْ كَفَرْنَا بِهٰذِهِ الْآيَةِ نَكْفُرُ بِسَائِرِهَا وَإِنْ آمَنَّا فَإِنَّ هٰذَا ذُلٌّ حِينَ يُسَلَّطُ عَلَيْنَا ابْنُ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالُوا: قَدْ عَلِمْنَا أَنَّ مُحَمَّداً صَادِقٌ فِيمَا يَقُولُ وَلٰكِنَّا نَتَوَلَّاهُ وَلَا نُطِيعُ عَلِيّاً فِيمَا أَمَرَنَا، قَالَ: فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: «يَعْرِفُونَ نِعْمَةَ اللهِ ثُمَّ يُنْكِرُونَهَا» يَعْرِفُونَ يَعْنِي وَلَايَةَ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ وَأَكْثَرُهُمُ الْكَافِرُونَ بِالْوَلَايَةِ.

نحل ۱۶/۸۳

۷۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد اور دادا سے سورۂ نحل کی اس آیت کے متعلق، وہ نعمت خدا پہچانتے ہیں پھر اس سے انکار کرتے ہیں، روایت کی ہے کہ جب آیہ انما ولیکم اللہ الخ نازل ہوئی تو مسجد مدینہ میں اصحاب رسولؐ جمع ہوئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے اس آیت کے بارے میں کیا کہتے ہو ایک نے کہا کہ اگر اس آیت سے انکار کرتے ہیں تو سب ہی سے انکار کرنا پڑے گا اور اگر ایمان لاتے ہیں تو یہ ہمارے لئے ذلت ہے کہ علی ابن ابیطالب کو ہم پر مسلط کر دیا گیا ہے اور کہا ہم جانتے ہیں کہ محمدؐ سچے ہیں لیکن ہم علی کی اطاعت نہ کریں گے جس کا حکم دیا گیا ہے اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی وہ اللہ کی نعمت کو پہچاننے کے بعد انکار کر دیتے ہیں پہچانتے ہیں ولایت علی کو اور اسی ولایت کا انکار کرتے ہیں۔

۷۸ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ سَلَّامٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: «الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْناً» قَالَ: هُمُ الْأَوْصِيَاءُ مِنْ مَخَافَةِ عَدُوِّهِمْ.

فرقان ۲۵/۶۳

۷۸۔ سورۂ الفرقان کی اس آیت کے متعلق، وہ زمین پر دبے دبے چلتے ہیں امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے وہ اوصیائے رسولؐ ہیں جو دشمنوں کے خوف سے ایسا کرتے ہیں۔

۷۹ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ بِسْطَامِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ حَسَّانٍ[۴] عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الْعَبْدِيِّ، عَنْ سَعْدٍ الْإِسْكَافِ، عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ: أَنَّهُ سَأَلَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: «أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ» فَقَالَ: الْوَالِدَانِ اللَّذَانِ أَوْجَبَ اللهُ لَهُمَا الشُّكْرَ، هُمَا اللَّذَانِ وَلَدَا الْعِلْمَ وَوَرِثَا الْحُكْمَ وَأُمِرَ النَّاسُ بِطَاعَتِهِمَا، ثُمَّ قَالَ اللهُ: «إِلَيَّ الْمَصِيرُ» فَمَصِيرُ الْعِبَادِ إِلَى اللهِ وَالدَّلِيلُ عَلَى ذٰلِكَ الْوَالِدَانِ، ثُمَّ عَطَفَ الْقَوْلَ عَلَى ابْنِ حَنْتَمَةَ وَصَاحِبِهِ، فَقَالَ فِي الْخَاصِّ وَالْعَامِّ: «وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي» يَقُولُ: فِي الْوَصِيَّةِ وَتَعْدِلَ عَمَّنْ أُمِرْتَ بِطَاعَتِهِ فَلَا تُطِعْهُمَا وَلَا تَسْمَعْ قَوْلَهُمَا، ثُمَّ عَطَفَ الْقَوْلَ عَلَى الْوَالِدَيْنِ فَقَالَ: «وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفاً» يَقُولُ: عَرِّفِ النَّاسَ فَضْلَهُمَا وَادْعُ إِلَى سَبِيلِهِمَا وَذٰلِكَ قَوْلُهُ: «وَاتَّبِعْ

لقمان ۳۱/۱۴

سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ» فَقَالَ: إِلَى اللهِ ثُمَّ إِلَيْنَا ، فَاتَّقُوا اللهَ وَلَا تَعْصُوا الْوَالِدَيْنِ فَإِنَّ رِضَاهُمَا رِضَى اللهِ وَسُخْطَهُمَا سُخْطُ اللهِ .

۷۹۔ اصبغ بن نباتہ نے امیر المومنین سے سورۂ لقمان کی اس آیت کے متعلق، شکر کرو میرا اور اپنے والدین اور باز گشت میری ہی طرف ہے فرمایا وہ والدین جن کا شکر اللہ نے واجب کیا ہے وہ وہ ہیں جنھوں نے علم کو دیا اور حکمت کا وارث بنایا اللہ نے ان دونوں کی اطاعت کا حکم دیا ہے پھر فرمایا۔ بازگشت میری طرف ہے۔ پس یہ مصیر الی اللہ دلیل ہے ان ہی والدین کی طرف پھر آپ نے کلام کا رُخ بدلا ابن حنتمہ اور اس کے ساتھی کی طرف اور پھر فرمایا حکم ہے خاص و عام کے لئے اگر وہ شرک باللہ کی طرف تجھے لے جانا چاہیں تو ان کی اطاعت نہ کر اور ان کی بات نہ سُن، پھر والدین کے متعلق فرمایا۔ دنیا میں ان کے ساتھ رہو اور اچھا برتاؤ ان کے ساتھ کرو۔ خدا نے ان کی فضیلت کو اس طرح ظاہر کیا اور حکم دیا کہ ان دونوں کے (علم و حکمت دینے والے) راستہ کی طرف لوگوں کو بلاؤ اور اتباع کرو اس کے راستہ کا جو میری طرف رجوع کرے۔ تمہاری بازگشت میری طرف ہے۔ اس کے بعد امام نے فرمایا، میری طرف۔

پس اللہ سے ڈرو، اور ان والدین کا جو تم کو علم و حکمت کا درس دے کر ہدایت کرنے والے ہیں ان کی نافرمانی نہ کرو اگر وہ راضی ہو گئے تو اللہ راضی ہے اور اگر وہ ناراض ہوئے تو پھر خدا بھی ناراض ہے۔ خلاصہ حدیث یہ ہے کہ ماں باپ حقیقی صورت میں جن کی اطاعت ہر حالت میں فرض ہے ہمارے دینی پیشوا ہیں۔

ابراہیم ۱۴/۲۵

۸۰ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: «كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ» قَالَ: فَقَالَ: رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله أَصْلُهَا وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَرْعُهَا وَالْأَئِمَّةُ مِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا أَغْصَانُهَا وَ عِلْمُ الْأَئِمَّةِ ثَمَرَتُهَا وَشِيعَتُهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَرَقُهَا ، هَلْ فِيهَا فَضْلٌ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا وَاللهِ ، قَالَ: وَاللهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُولَدُ فَتُورَقُ وَرَقَةٌ فِيهَا وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَمُوتُ فَتَسْقُطُ وَرَقَةٌ مِنْهَا .

۸۰۔ عمر بن حریث نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ کلمہ طیبہ کی مثال شجر طیبہ کی سی ہے جس کی اصل اپنی جگہ پر قائم ہے اور اس کی شاخ آسمان پر ہے" کا مطلب دریافت کیا۔ آپؑ نے فرمایا۔ اصل سے مراد ہیں حضرتِ رسول خدا اور فرع ہیں امیر المومنین اور ان کی اولاد سے جو آئمہ ہیں وہ شاخیں ہیں اور علم آئمہ اس کا پھل ہیں اور ان کے شیعہ مومنین اس درخت کے پتّے ہیں جب کوئی مومن مرجاتا ہے تو اس درخت کا ایک پتہ گر جاتا ہے۔

توضیح :۔ روز فتح مکہ جب حضرت علی علیہ السلام نے شانۂ رسولؐ پر کھڑے ہو کر بت سکنی کی تو رسول اللہ

نے پوچھا اے علی تم اپنے آپ کو کہاں پاتے ہو۔ فرمایا اتنا بلند کہ اگر چاہوں تو اپنے ہاتھ سے آسمان چھو لوں۔ پس یہ مطلب ہے شاخ کے آسمان تک بلند ہونے کا کہ حضرات آئمہ علیہم السلام کے مرتبہ کی بلندی کو کوئی پا نہیں سکتا۔ ان کا دست تصرف زمین سے آسمان تک ہے۔

۸۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، عَنْ حَمْدَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْيَمَانِيِّ ، عَنْ مَنِيعِ بْنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام في قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « لاَيَنْفَعُ نَفْساً إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ (يَعْنِي فِي الْمِيثَاقِ) أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْراً » قَالَ: الْاِقْرَارُ بِالْأَنْبِيَاءِ وَ الْأَوْصِيَاءِ، وَأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام خَاصَّةً ، قَالَ: لاَيَنْفَعُ إِيمَانُهَا لِأَنَّهَا سُلِبَتْ .

انعام ۶/۱۵۸

۸۱۔ ہشام نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سورۂ الانعام کی اس آیت کے متعلق پوچھا، نہیں نفع دے گا کسی شخص کو اس کا ایمان جب تک پہلے سے (یعنے روز میثاق) ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان کے ذریعہ کسب خیر نہ کیا ہو۔ امام نے فرمایا اس سے مراد ہے انبیاء اور اوصیاء بالخصوص امیرالمومنین کا اقرار اور یہ بھی فرمایا کہ اس کا ایمان بغیر اس کے فائدہ نہ دے گا کیونکہ سلب کر لیا گیا ہوگا۔

۸۲ ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ صَبَّاحٍ الْمُزَنِيِّ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام فِي قَوْلِ اللهِ جَلَّ وَعَزَّ : « بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَ أَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ » قَالَ : إِذَا جَحَدَ إِمَامَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام « فَأُولٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ » .

بقرہ ۲/۸۱

۸۲۔ ابوحمزہ نے امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام میں سے کسی ایک سے سورۂ بقر کی اس آیت کی تفسیر پوچھی "ہاں جس نے گناہ کیا اور اس کی خطاؤں نے اسے گھیر لیا۔ فرمایا اس سے مراد ہے کہ جن لوگوں نے امامت امیرالمومنین سے انکار کیا وہ لوگ دوزخی ہیں اور اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

۸۳ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنِ الْاِسْتِطَاعَةِ وَ قَوْلِ النَّاسِ ، فَقَالَ : وَتَلاَ هٰذِهِ الْآيَةَ « وَلاَيَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلاَّ مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ » يَا أَبَا عُبَيْدَةَ ! النَّاسُ مُخْتَلِفُونَ فِي إِصَابَةِ الْقَوْلِ وَ كُلُّهُمْ هَالِكٌ ، قَالَ قُلْتُ : قَوْلُهُ : « إِلاَّ مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ » ؟ قَالَ : هُمْ شِيعَتُنَا وَ لِرَحْمَتِهِ خَلَقَهُمْ وَ هُوَ قَوْلُهُ : « وَ لِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ » يَقُولُ : لِطَاعَةِ الْإِمَامِ الرَّحْمَةُ الَّتِي يَقُولُ : « وَ رَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ » يَقُولُ : عِلْمُ الْإِمَامِ ، وَ وَسِعَ عِلْمُهُ الَّذِي هُوَ مِنْ عِلْمِهِ كُلَّ شَيْءٍ هُمْ شِيعَتُنَا ثُمَّ قَالَ : « فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ » يَعْنِي وَلاَيَةَ غَيْرِ الْإِمَامِ وَ طَاعَتَهُ ، ثُمَّ قَالَ : « يَجِدُونَهُ مَكْتُوباً

ھود ۱۱/۱۱۸

عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْأِنْجِيلِ» يَعْنِي النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَالْوَصِيَّ وَالْقَائِمَ «يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ (إِذَا قَامَ) وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ» وَالْمُنْكَرُ مَنْ أَنْكَرَ فَضْلَ الْإِمَامِ وَجَحَدَهُ «وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ» أَخْذَ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِهِ «وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ» وَالْخَبَائِثُ قَوْلُ مَنْ خَالَفَ «وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ» وَهِيَ الذُّنُوبُ الَّتِي كَانُوا فِيهَا قَبْلَ مَعْرِفَتِهِمْ فَضْلَ الْإِمَامِ «وَ الْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ» وَالْأَغْلَالُ مَا كَانُوا يَقُولُونَ مِمَّا لَمْ يَكُونُوا أُمِرُوا بِهِ مِنْ تَرْكِ فَضْلِ الْإِمَامِ ، فَلَمَّا عَرَفُوا فَضْلَ الْإِمَامِ وَضَعَ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْإِصْرُ الذَّنْبُ وَهِيَ الْآصَارُ ، ثُمَّ نَسَبَهُمْ فَقَالَ : «الَّذِينَ آمَنُوا بِهِ (يَعْنِي بِالْإِمَامِ) وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ» يَعْنِي الَّذِينَ اجْتَنَبُوا الْجِبْتَ وَالطَّاغُوتَ أَنْ يَعْبُدُوهَا وَالْجِبْتُ وَالطَّاغُوتُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ وَالْعِبَادَةُ طَاعَةُ النَّاسِ لَهُمْ ، ثُمَّ قَالَ : «أَنِيبُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ» ثُمَّ جَزَاهُمْ فَقَالَ : «لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ» وَالْإِمَامُ يُبَشِّرُهُمْ بِقِيَامِ الْقَائِمِ وَبِظُهُورِهِ وَبِقَتْلِ أَعْدَائِهِمْ وَبِالنَّجَاةِ فِي الْآخِرَةِ وَالْوُرُودِ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ — صَلَّى اللّٰهُ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الصَّادِقِينَ — عَلَى الْحَوْضِ .

اعراف ۱۸۵/۷

۸۳۔ ابوعبیدہ سے مروی ہے کہ میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے استطاعت کے معنی پوچھے اور قدریہ کے عقیدے کو جن میں اکثر معتزلہ ہیں معلوم کیا (استطاعت سے مراد یہ ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ بندہ کا جو ارادہ ہوتا ہے وہ ارادۂ الٰہی کے خلاف نہیں ہوتا اور الناس سے مراد قدریہ ہیں جو کہتے ہیں کہ بندہ مکلف یہ امر پر قادر بالاستقلال ہے کافر ایمان کی استطاعت رکھتا ہے خدا کی مشیت اس کے ایمان کے متعلق ہوتی ہے لیکن مشیت الٰہی کے مطابق وہ ایمان نہیں لاتا۔ بلکہ شیطان کی مشیت کے مطابق اس سے صدور فعل ہوتا ہے اور یہ عقیدہ نہیں رکھتے کہ جو مشیت خدا ہوتی ہے وہی ہوتا ہے اور کہتے ہیں اللہ توفیق پر قادر نہیں ہے) یہ تھا وہ مسئلہ جس کو سائل نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے سامنے پیش کیا۔ آپ نے قدریہ کے ابطال میں سورۂ ہود کی یہ آیت بیان فرمائی۔ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً ۖ وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ ۚ وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ ۗ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ۔ اگر تیرا رب چاہتا تو سب لوگ ایک ہی امت کے ہوتے اور وہ ہمیشہ اختلاف کرتے رہتے۔ مگر وہ جن پر تیرا رب ہے اور اسی لئے ان کو پیدا کیا اور تیرے رب کی بات تمام ہوئی اور میں جنوں اور لوگوں سے جہنم کو بھر دوں گا۔) اے ابوعبیدہ اصابت قول میں لوگوں کا اختلاف ہے وہ ظن دنیا سے کام لیتے ہوئے مرض ہلاکت میں ہیں میں نے کہا۔ الا من رحم ربک کون ہیں پھر فرمایا جن پر اللہ رحم کرے گا وہ شیعہ ہوں گے ان کو اس رحمت ہی کے لئے پیدا کیا ہے اور اطاعتِ امام وہ رحمت ہے جس کے بارے میں اس نے فرمایا ہے تمہارے رب کی رحمت ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے) اور علم امام کے بارے میں فرماتا ہے اور چھا گیا ہے اس کا وہ علم جو علم باری تعالیٰ سے ہے وہ ہمارے شیعہ ہیں پھر خدا نے فرمایا

ھود ۱۱۸/۱۱

عنقریب ہم لکھ لیں گے اس چیز کو جس سے وہ بچتے ہیں یعنی غیر امام کی ولایت اور اس کی اطاعت۔ پھر خدا نے فرمایا وہ اس کو اپنے پاس لکھا ہوا توریت و انجیل میں پائیں گے یعنی ذکر نبی و وصی اور قائم آل محمد جو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنے والے ہیں اور منکر وہ ہے جو انکار کرے فضیلت امام کا اور اس کی اُمت کا۔

اور آیہ یُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ (حلال کرتا ہے ان کے لئے پاکیزہ چیزوں کو) کا مطلب یہ ہے کہ علم کو اس کے اہل سے لیا جائے اور یُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ کا مطلب یہ ہے کہ مخالفت قول امام اور یضع عنهم اصرهم کا مطلب یہ ہے کہ ان سے گناہوں کا بوجھ ہٹا دے جو فضیلت امام کی معرفت سے پہلے تھا۔ والاغلال التی کانت علیهم سے مراد وہ طوق لعنت ہیں جو ان کے اس قول کی بنا پر تھے کہ ترک فضیلت امام کے خلاف انھیں حکم نہیں دیا گیا لیکن جب انھوں نے فضیلت امام کو پہچان لیا تو ان سے یہ بوجھ گناہوں کا ہٹا دیا گیا اصر کے معنے ہیں گناہ، پھر خدا نے فرمایا۔ الذین آمنوا به یعنی امام پر ایمان لائے وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ الخ یعنی پھر انھوں نے عزت کی اور نصرت کی اور اس نور کی پیروی کی جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا ہے تو یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں یعنی جو لوگ جبت و طاغوت کی عبادت سے بچے رہے اور جبت و طاغوت فلاں فلاں ہیں اور عبادت سے مراد ان کی اطاعت و فرمانبرداری ہے انیبوا الی ربکم واسلموا له یعنی تم اللہ کی طرف رجوع کرو اور اسی کے فرمانبردار بنو، پھر خدا نے ان کی جزا بتائی، بشارت ہو ان کے لئے حیات دنیا و آخرت میں۔

اور امام ان کو بشارت دیتا ہے قائم آل محمد کے ظہور کی اور ان کے دشمنوں کو قتل اور نجات آخرت کی اور حوض کوثر پر صادقین (آئمہ) کے ورود کی۔

توضیح: اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر اللہ چاہتا تو سب آدمی ایک ہی مذہب کے ہوتے یعنے مومن لیکن اس نے جبر نہیں کیا اور امر دین کو ان کی مرضی پر چھوڑ دیا۔ اس لئے وہ اپنے عقائد میں مختلف ہو گئے مگر جن پر اللہ نے رحم کیا انھوں نے امام برحق کی پیروی کی۔ کافر کا خذلان اور مومن کی توفیق خدا کی طرف سے ہے اور اس کے اختیار میں ہے لوگوں کے اختلاف کا سبب یہ ہے کہ انھوں نے مسائل دین میں بجائے امام برحق کی طرف رجوع کرنے کے اپنے ذاتی اجتہاد سے کام لیا۔ یہ اختلاف کرنے والے سب جہنمی ہیں۔ ہاں جن پر خدا رحم کرنے والا ہے وہ ہمارے شیعہ ہیں خدا نے ان کو امام برحق کی اطاعت کے لئے پیدا کیا ہے خدا نے امام کے علم کو وسعت دی ہے علم امام علم الٰہی سے ہے اور ہر مسئلہ اور ہر حادثہ جو دنیا میں روز اوّل سے آخر دن تک ہونے والا ہے وہ امام کے علم میں ہے پس جو لوگ اتباع امام برحق کرتے ہیں اور ان کے سوا کسی دوسرے کی پیروی نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ان کے حسنات کو نظر میں رکھتا ہے سورۂ اعراف میں ہے۔ الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونه مکتوبا عندهم فی التوراة والانجیل یامرهم بالمعروف وینهاهم عن المنکر ویحل لهم الطیبات ویحرم علیهم الخبائث ویضع عنهم اصرهم والاغلال التی کانت علیهم فالذین آمنوا به وعزروه ونصروه واتبعوا النور الذی انزل معه اولٰئک هم المفلحون۔

الاعراف ۷/۱۵۷

(وہ لوگ جنہوں نے اتباع کیا یعنی بنی اسرائیل) حضورؐ کے ظہور سے پہلے) رسول کا جو نبیؐ امی ہے اور جس کا ذکر انہوں نے اپنی کتابوں توریت میں پایا (اس میں ایسے امام کی تصدیق کا بھی حکم ملے گا جو تمام احکام الٰہی کا جاننے والا ہو) یہ رسولؐ حلال کرتا ہے کلمات پاکیزہ کو اور حرام کرتا ہے کلمات ناپاکیزہ کو (بظاہر تو یہ مطلب ہے کہ پاک چیزوں کو حلال کرتا ہے اور ناپاک چیزوں کو حرام لیکن باطنی معنی یہ ہیں۔ یہ امام برحق کی پیروی کو جائز قرار دیتا ہے اور امام مضل کی پیروی کو ناجائز، لیکن جو باطل کو چھوڑ کر راہ حق پر آجاتے ہیں ان کے گناہ کا بوجھ پہلے ان کے سر سے اتار دیتا ہے اور ضلالت کے طوق سے رہائی دیتا ہے جو لوگ اس پر ایمان لائے اور اس رسول کی عزت کی اور اس کی مدد کی اور اس نور کا اتباع کیا جو رسول کے ساتھ نازل ہوا یعنی امیرالمومنین اور دیگر آئمہ علیہم السلام، جن کی خلقت ایک ہی نور سے ہے اور ایک ہی ساتھ اصلاب و ارحام کی طرف منتقل ہوتے رہے ہیں۔ پس وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

٨٤ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللهِ كَمَنْ بَاءَ بِسَخَطٍ مِنَ اللهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۞ هُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ اللهِ» فَقَالَ : الَّذِينَ اتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللهِ هُمُ الْأَئِمَّةُ وَهُمْ وَاللهِ يَا عَمَّارُ دَرَجَاتٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَبِوَلَايَتِهِمْ وَمَعْرِفَتِهِمْ إِيَّانَا يُضَاعِفُ اللهُ لَهُمْ أَعْمَالَهُمْ وَيَرْفَعُ [اللهُ] لَهُمُ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى .

۸۴۔ عمار ساباطی نے کہا ہے۔ میں نے سوال کیا ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق، جس نے پیروی کی مرضئ الٰہی کی کیا وہ اس کی طرح ہے جس نے خدا کو غضب ناک کیا۔ اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بُری جگہ ہے اللہ کے نزدیک درجات ہیں فرمایا جن لوگوں نے پیروی کی مرضئ الٰہی کی وہ آئمہ ہیں اور واللہ اے عمار ان مومنین کے لئے درجات ہیں ان کی ولایت اور ہماری معرفت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو زیادہ کرتا ہے اور ان کے اعلیٰ درجات کو بلند کرتا ہے

٨٥ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ زِيَادٍ الْقَنْدِيِّ عَنْ عَمَّارٍ الْأَسَدِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ» وَلَايَتُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ ـ وَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى صَدْرِهِ ـ فَمَنْ لَمْ يَتَوَلَّنَا لَمْ يَرْفَعِ اللهُ لَهُ عَمَلاً .

عمران ۱۶۲/

۸۵۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ اس کی طرف چڑھتے ہیں پاک کلمات اور نیک اعمال کو وہ بلند کرتا ہے اور اعمال نیک ہم اہلبیت کی ولایت ہیں اور اپنا ہاتھ سینہ پر رکھ کر فرمایا جس نے ہم کو دوست نہ رکھا اللہ اس کے

عمل کو بلند نہ کرے گا۔

۸۶ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ» قَالَ: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عليهما السلام «وَيَجْعَلْ لَكُمْ نُوراً تَمْشُونَ بِهِ» قَالَ : إِمَامٌ تَأْتَمُّونَ بِهِ .

حدید ۵۷/۲۸

۸۶ ـ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے سورہ حدید کی اس آیت کے متعلق فرمایا۔ وہ تم کو اپنی رحمت کے دو حصے برابر کے دے گا،" کہ کفلین سے مراد حسن وحسین ہیں اور فرمایا۔ خدا تمہارے لئے ایسا نور قرار دے گا جس کی روشنی میں تم چلو پھرو تم اس کو امام مانو۔

۸۷ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَىٰ : « وَيَسْتَنْبِئُونَكَ أَحَقٌّ هُوَ » قَالَ : مَا تَقُولُ فِي عَلِيٍّ « قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ » ؟

یونس ۱۰/۵۳

۸۷۔ سورہ یونس کی اس آیت کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ لوگ اے رسول تم سے پوچھتے ہیں کیا وہ حق ہے امام نے راوی سے فرمایا۔ تم علی کے بارے میں کیا کہتے ہو۔ خدا نے فرمایا۔ اپنے رسول سے تم (ان سوال کرنے والوں سے کہہ دو خدا کی قسم ولایت علی، حق ہے اور تم (اپنے انکار سے) ہمیں عاجز کرنے والے نہیں۔

۸۸ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الدَّيْلَمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ قَوْلُهُ : «فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ » ؟ فَقَالَ : مَنْ أَكْرَمَهُ اللهُ بِوَلَايَتِنَا فَقَدْ جَازَ الْعَقَبَةَ ، وَنَحْنُ تِلْكَ الْعَقَبَةُ الَّتِي مَنِ اقْتَحَمَهَا نَجَا ، قَالَ فَسَكَتَ فَقَالَ لِي : فَهَلَّا أُفِيدُكَ حَرْفاً خَيْرٌ لَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيهَا ؟ قُلْتُ : بَلَىٰ جُعِلْتُ فِدَاكَ ، قَالَ : قَوْلُهُ: «فَكُّ رَقَبَةٍ» ثُمَّ قَالَ : النَّاسُ كُلُّهُمْ عَبِيدُ النَّارِ غَيْرَكَ وَأَصْحَابِكَ فَإِنَّ اللهَ فَكَّ رِقَابَكُمْ مِنَ النَّارِ بِوَلَايَتِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ .

سورہ بلد ۹۰/۱۱

۸۸۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے البلد کی اس آیت کے متعلق پوچھا۔ پس وہ گھاٹی سے کیوں نہ گزرا،" فرمایا جس کو خدا نے لہٰذا ہماری ولایت سے وہ گھاٹی سے گزر گیا اور ہم ہی وہ گھاٹی ہیں وہ اس سے گزر گیا اس نے نجات

پائی، میں خاموش ہوگیا۔ پھر حضرت نے مجھ سے فرمایا۔ کیا میں تمہیں ایسی بات بتاؤں جو تمہارے لئے بہتر ہو، دنیا اور مافیہا میں
میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں ضرور بتایئے۔ فرمایا۔ خدا نے فرمایا ہے فَكُّ رَقَبَةٍ (کسی کو آزاد کرنا) پس تمام آدمی جہنم کے کندے
ہیں سوائے ہمارے اصحاب کے۔ تم کو ہماری ولایت کی وجہ سے نارِ جہنم سے آزاد کر دیا گیا۔

۸۹ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ جَلَّ وَعَزَّ: «وَأَوْفُوا بِعَهْدِي» قَالَ: بِوَلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام «أُوفِ بِعَهْدِكُمْ» أُوفِ لَكُمْ بِالْجَنَّةِ.

۸۹۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ "تم میرا عہد وفا کرو" ولایت علی کے بارے میں میں تمہیں جنت دے کر اپنا وعدہ پورا کروں گا۔

۹۰ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَإِذَا تُتْلَى عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا: أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَقَاماً وَأَحْسَنُ نَدِيّاً» قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله دَعَا قُرَيْشاً إِلَى وَلَايَتِنَا فَنَفَرُوا وَأَنْكَرُوا، فَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قُرَيْشٍ لِلَّذِينَ آمَنُوا ـ الَّذِينَ أَقَرُّوا لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَلَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ ـ أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَقَاماً وَأَحْسَنُ نَدِيّاً تَعْيِيراً مِنْهُمْ، فَقَالَ اللهُ رَدّاً عَلَيْهِمْ: «وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ (مِنَ الْأُمَمِ السَّالِفَةِ) هُمْ أَحْسَنُ أَثَاثاً وَرِءْياً» قُلْتُ: قَوْلُهُ: «مَنْ كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدّاً»؟ قَالَ: كُلُّهُمْ كَانُوا فِي الضَّلَالَةِ لَا يُؤْمِنُونَ بِوَلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَلَا بِوَلَايَتِنَا فَكَانُوا ضَالِّينَ مُضِلِّينَ، فَيَمُدُّ لَهُمْ فِي ضَلَالَتِهِمْ وَطُغْيَانِهِمْ حَتَّى يَمُوتُوا فَيُصَيِّرُهُمُ اللهُ شَرّاً مَكَاناً وَأَضْعَفَ جُنْداً، قُلْتُ: قَوْلُهُ: «حَتَّى إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ. فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَكَاناً وَأَضْعَفُ جُنْداً»؟ قَالَ: أَمَّا قَوْلُهُ: «حَتَّى إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ» فَهُوَ خُرُوجُ الْقَائِمِ وَهُوَ السَّاعَةُ، فَسَيَعْلَمُونَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَمَا نَزَلَ بِهِمْ مِنَ اللهِ عَلَى يَدَيْ قَائِمِهِ، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ: «مَنْ هُوَ شَرٌّ مَكَاناً (يَعْنِي عِنْدَ الْقَائِمِ) وَأَضْعَفُ جُنْداً» قُلْتُ: قَوْلُهُ: «وَيَزِيدُ اللهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى»؟ قَالَ: يَزِيدُهُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ هُدًى عَلَى هُدًى بِاتِّبَاعِهِمُ الْقَائِمَ حَيْثُ لَا يَجْحَدُونَهُ وَلَا يُنْكِرُونَهُ، قُلْتُ: قَوْلُهُ: «لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْداً» قَالَ: إِلَّا مَنْ دَانَ اللهَ بِوَلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَالْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ فَهُوَ الْعَهْدُ عِنْدَ اللهِ قُلْتُ: قَوْلُهُ:

مریم ۹/۷۳

مریم ۸۷

«إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدّاً» ؛ قَالَ : وَلَايَةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ هِيَ الْوُدُّ الَّذِي قَالَ اللهُ تَعَالَى ، قُلْتُ : «فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَتُنْذِرَ بِهِ قَوْماً لُدّاً» ؛ قَالَ : إِنَّمَا يَسَّرَهُ اللهُ عَلَى لِسَانِهِ حِينَ أَقَامَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام عَلَماً ، فَبَشَّرَ بِهِ الْمُؤْمِنِينَ وَأَنْذَرَ بِهِ الْكَافِرِينَ وَهُمُ الَّذِينَ ذَكَرَهُمُ اللهُ فِي كِتَابِهِ لُدّاً أَيْ كُفَّاراً ، قَالَ : وَسَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ: «لِتُنْذِرَ قَوْماً مَا أُنْذِرَ آبَاؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ» قَالَ: لِتُنْذِرَ الْقَوْمَ الَّذِي أَنْتَ فِيهِمْ كَمَا أُنْذِرَ آبَاؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ عَنِ اللهِ وَعَنْ رَسُولِهِ وَعَنْ وَعِيدِهِ «لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَى أَكْثَرِهِمْ (مِمَّنْ لَا يُقِرُّونَ بِوَلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَالْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ) فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ» بِإِمَامَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهِ ، فَلَمَّا لَمْ يُقِرُّوا كَانَتْ عُقُوبَتُهُمْ مَا ذَكَرَ اللهُ «إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالاً فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُمْ مُقْمَحُونَ» فِي نَارِ جَهَنَّمَ ، ثُمَّ قَالَ : «وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدّاً وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدّاً فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ» عُقُوبَةً مِنْهُ لَهُمْ حَيْثُ أَنْكَرُوا وَلَايَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَالْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ هَذَا فِي الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ مُقْمَحُونَ ، ثُمَّ قَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! «وَسَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ» بِاللهِ وَبِوَلَايَةِ عَلِيٍّ وَمَنْ بَعْدَهُ ثُمَّ قَالَ : «إِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ (يَعْنِي أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام) وَخَشِيَ الرَّحْمَنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ (يَا مُحَمَّدُ) بِمَغْفِرَةٍ وَأَجْرٍ كَرِيمٍ» ۞

بقرہ ۲/۶

یٰسین ۳۶/۱۱

۹۰۔ ابوبصیر نے روایت کی کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے سورۂ مریم کی اس آیت کے متعلق فرمایا۔

جب ہماری روشن آیات ان پر تلاوت کی گئیں تو منکرین ولایت علی نے ان لوگوں سے کہا جو ایمان لے آئے تھے بتاؤ ہم دونوں فریق میں ازروئے مقام محفل کون اچھا ہے یعنی ہماری جماعت بھی زیادہ ہے اور ہمارے عالم بھی بہت ہیں دولت اور حکومت بھی ہمارے پاس ہے اور تم گنتی کے چند آدمی ہو جو کسمپرسی کی زندگی بسر کر رہے ہو۔ تمہیں بتاؤ تم دونوں میں کون بہتر ہے)

حضرت نے فرمایا۔ رسول خدا نے قریش کو بلایا اور ہماری ولایت کی دعوت دی انھوں نے اظہار نفرت کیا اور انکار کر دیا۔ پس انکار کرنے والے قریش نے مومنین سے کہا۔ تم نے امیرالمومنین اور ہم اہلبیت کی ولایت کا اقرار کو کر لیا۔ لیکن یہ تو بتاؤ کہ ہم دونوں فریق میں ازروئے مقام اور عیش و راحت اچھا کون رہا اور ان کو عیب لگایا۔

خدا نے ان کی تردید میں فرمایا (اور پہلی صدیوں میں ان سے پہلے کتنوں کو ہلاک کر دیا۔ سابق امتیں) حالانکہ وہ ساز و سامان اور ظاہری نمود میں ان سے زیادہ تھیں۔

میں نے اس آیت کا مطلب پوچھا جو کوئی گمراہی میں ہے تو خدا اس کے لئے ڈھیل چھوڑ دیتا ہے امام نے فرمایا وہ لوگ گمراہی میں تھے اور امیرالمومنین کی ولایت پر ایمان نہیں لائے اور نہ ہماری ولایت کا اقرار کیا تو یہ لوگ خود بھی گمراہ ہوئے اور

دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔ پس یہ اپنی گمراہی اور سرکشی کی بدولت گمراہی میں پڑ گئے اسی حالت میں مرے، خدا نے اس طرح ان کو بدترین مکان میں پہنچا دیا اور ان کے لشکر کو کمزور بنا دیا۔

میں نے کہا اور اس آیت کا مطلب کیا ہے، جب وہ اپنی آنکھوں سے اس چیز کو دیکھ لیں گے جس کا وعدہ ان سے کیا گیا ہے یا عذاب یا قیامت، تب ان کو پتہ چلے گا کہ بدترین جگہ میں کون ہے اور کس کا گروہ کمزور ہے۔

فرمایا یہ جو خدا نے فرمایا ہے کہ جوان سے وعدہ کیا گیا ہے وہ دیکھیں گے اس سے مراد خروج قائم آلِ محمد ہے ساعت سے یہی مراد ہے وہ اس وقت جانیں گے کہ یہی وہ دن ہے اور قائم آل محمد کے ہاتھوں جوان پر خدا کی طرف سے عذاب نازل ہوگا اس کا بھی پتہ چل جائے گا یہی مطلب ہے اس آیت کا کہ وہ جان لیں گے کہ از روئے بدترین مقام اور کمزور گروہ کون ہے۔

میں نے اس آیت کا مطلب پوچھا "اور اللہ زیادہ کرتا ہے ان لوگوں کی ہدایت کو" فرمایا جنھوں نے قائم آل محمد کا اتباع کیا۔ حضرت کے خروج کے وقت پھر کسی کو انکار کرتے نہ بن پڑے گی۔

میں نے کہا اس آیت کا کیا مطلب ہے "نہیں ہوں گے مالک شفاعت کے مگر وہی لوگ جنھوں نے خدا سے عہد کیا ہوگا" حضرت نے فرمایا جنھوں نے ولایت امیر المومنینؑ اور ان کے بعد کے آئمہ سے قربت خدا حاصل کی۔ مراد ہے اور یہی وہ عہد ہے جو من عند اللہ ہے۔

میں نے کہا اس آیت کا مطلب کیا ہے؟ "جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کئے۔ خدا اپنی محبت ان کے لئے قرار دے گا" فرمایا جس ود کا ذکر خدا نے کیا ہے وہ ولایت امیر المومنین ہے

میں نے کہا اس آیت کا کیا مطلب ہے "ہم نے اے رسولؐ تیری زبان پر ان کو آسان کر دیا ہے تاکہ تو متقیوں کو بشارت دے اور جھگڑا کرنے والے لوگوں کو اس سے ڈرائے۔

فرمایا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے رسولؐ کی زبان پر آسانی سے جاری کیا قرآن کو جبکہ آپؐ نے روز غدیر خم اپنا قائم مقام بنایا۔ پس بشارت دی اس کی مومنین کو، اور ڈرایا اس سے کافروں کو، پس کتاب خدا میں جن کو قوم لُدّا (جھگڑالو قوم) کہا گیا ہے۔ وہی منکرین ولایت امیر المومنین مراد ہیں۔

پھر میں نے اس آیت کے متعلق پوچھا "تاکہ اے رسول! تو اس قوم کو ڈرائے جن کے باپ دادا نہیں ڈرائے گئے اور وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

فرمایا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اے رسولؐ اس قوم کو ڈراؤ جس میں تم ہو، جیسے کہ تم سے پہلے انبیاء و مرسلین نے ان کو ڈرایا تھا مگر وہ خدا اور اس کے رسولؐ اور اس وعدہ عذاب سے غافل ہی رہے حالانکہ ان کے اکثر پر حق بات واضح ہو گئی تھی (ان لوگوں پر جنھوں نے ولایت امیر المومنین کا اور دیگر آئمہ کا اقرار نہیں کیا)

یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے" امامت امیر المومنین اور ان کے اوصیاء پر، پس جب انھوں نے اقرار نہ کیا تو

ملک ٦٧/٢٢
قُلْتُ : «أَفَمَنْ يَمْشِي مُكِبّاً عَلَىٰ وَجْهِهِ أَهْدَىٰ أَمَّنْ يَمْشِي سَوِيّاً عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ» قَالَ: إِنَّ اللهَ ضَرَبَ مَثَلَ مَنْ حَادَ عَنْ وَلَايَةِ عَلِيٍّ كَمَنْ يَمْشِي عَلَىٰ وَجْهِهِ لَا يَهْتَدِي لِأَمْرِهِ وَجَعَلَ مَنْ تَبِعَهُ سَوِيّاً عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ، وَالصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام .

الحاقہ ٦٩/٤٠
قَالَ: قُلْتُ: قَوْلُهُ: «إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ» ؟ قَالَ: يَعْنِي جَبْرَئِيلَ عَنِ اللهِ فِي وَلَايَةِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ: «وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيلاً مَا تُؤْمِنُونَ» ؟ قَالَ: قَالُوا: إِنَّ مُحَمَّداً كَذَّابٌ عَلَىٰ رَبِّهِ وَمَا أَمَرَهُ اللهُ بِهٰذَا فِي عَلِيٍّ ، فَأَنْزَلَ اللهُ بِذٰلِكَ قُرْآناً فَقَالَ: «إِنَّ (وَلَايَةَ عَلِيٍّ) تَنْزِيلٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۞ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا (مُحَمَّدٌ) بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ۞ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ۞ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ»

الحاقہ ٦٩/٤٩
ثُمَّ عَطَفَ الْقَوْلَ فَقَالَ: «إِنَّ (وَلَايَةَ عَلِيٍّ) لَتَذْكِرَةٌ لِلْمُتَّقِينَ ۞ (لِلْعَالَمِينَ) وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّ مِنْكُمْ مُكَذِّبِينَ ۞ وَإِنَّ (عَلِيّاً) لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ ۞ وَإِنَّ (وَلَايَتَهُ) لَحَقُّ الْيَقِينِ ۞ فَسَبِّحْ (يَا مُحَمَّدُ) بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ» يَقُولُ اشْكُرْ رَبَّكَ الْعَظِيمَ الَّذِي أَعْطَاكَ هٰذَا الْفَضْلَ .

جن ٧٢/٢١
قُلْتُ: قَوْلُهُ: «لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدَىٰ آمَنَّا بِهِ» ؟ قَالَ: الْهُدَى الْوَلَايَةُ ، آمَنَّا بِمَوْلَانَا فَمَنْ آمَنَ بِوَلَايَةِ مَوْلَاهُ «فَلَا يَخَافُ بَخْساً وَلَا رَهَقاً» قُلْتُ: تَنْزِيلٌ؟ قَالَ: لَا تَأْوِيلٌ ، قُلْتُ: قَوْلُهُ: «لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرّاً وَلَا رَشَداً» قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله دَعَا النَّاسَ إِلَىٰ وَلَايَةِ عَلِيٍّ فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ، فَقَالُوا: يَا مُحَمَّدُ أَعْفِنَا مِنْ هٰذَا ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: هٰذَا إِلَى اللهِ لَيْسَ إِلَيَّ ، فَاتَّهَمُوهُ وَخَرَجُوا مِنْ عِنْدِهِ فَأَنْزَلَ اللهُ: «قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرّاً وَلَا رَشَداً ۞ قُلْ إِنِّي لَنْ يُجِيرَنِي مِنَ اللهِ (إِنْ عَصَيْتُهُ) أَحَدٌ وَلَنْ أَجِدَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَداً ۞ إِلَّا بَلَاغاً مِنَ اللهِ وَرِسَالَاتِهِ (فِي عَلِيٍّ)» قُلْتُ: هٰذَا تَنْزِيلٌ؟ قَالَ:

جن ٧٢/٢٤
نَعَمْ ، ثُمَّ قَالَ تَوْكِيداً: «وَمَنْ يَعْصِ اللهَ وَرَسُولَهُ (فِي وَلَايَةِ عَلِيٍّ) فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَداً» قُلْتُ: «حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ أَضْعَفُ نَاصِراً وَأَقَلُّ عَدَداً» يَعْنِي بِذٰلِكَ الْقَائِمَ وَأَنْصَارَهُ .

مدثر ٣/٣١
قُلْتُ: «فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ» ؟ قَالَ: يَقُولُونَ فِيكَ «وَاهْجُرْهُمْ هَجْراً جَمِيلاً ۞ وَذَرْنِي (يَا مُحَمَّدُ) وَالْمُكَذِّبِينَ (بِوَصِيِّكَ) أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلاً» قُلْتُ: إِنَّ هٰذَا تَنْزِيلٌ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: «لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ» ؟ قَالَ: يَسْتَيْقِنُونَ أَنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَوَصِيَّهُ حَقٌّ ، قُلْتُ: «وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَاناً» ؟ قَالَ: وَيَزْدَادُونَ بِوَلَايَةِ الْوَصِيِّ إِيمَاناً ، قُلْتُ: «وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ» ؟ قَالَ: بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ عليه السلام قُلْتُ: مَا هٰذَا الْأَرْتِيَابُ ؟ قَالَ: يَعْنِي

ان کی سزا کا ذکر خدا نے یوں کیا ہے "ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے ہیں اور وہ ٹھڈیوں تک پہنچے ہوئے ہیں کہ وہ اپنی گردنیں اٹھائے ہوئے ہیں (جھکا نہیں سکتے) ہم نے ایک دیوار ان کے آگے بنا دی ہے اور ایک ان کے پیچھے، پھر اوپر سے ان کو ڈھانپ دیا ہے تو وہ اب کچھ نہیں دیکھ سکتے۔ یہ سزا ہے اس بات کی کہ انھوں نے ولایت امیر المومنین اور دیگر آئمہ علیہم السلام سے انکار کیا ہے یہ تو دنیا کی سزا ہے (کہ وہ ذلیل ہیں) اور آخرت میں جہنم کی آگ ان کے لئے ہے ہی۔ اور فرمایا اے محمد تم ان کو ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان لانے والے (ولایت علی پر) نہیں۔ پھر خدا فرماتا ہے اے رسول تم تو اسی کو ڈراؤ گے جو ذکر (امیر المومنین کی پیروی کرے اور اللہ سے ڈرے، غیب کے متعلق (اے محمد) اسے بشارت دے دو، مغفرت اور بہت بڑے اجر کی۔

٩١ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْمَاضِي عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ: «يُرِيدُونَ لِيُطْفِؤُوا نُورَ اللهِ بِأَفْوَاهِهِمْ»، قَالَ: يُرِيدُونَ لِيُطْفِؤُوا وَلَايَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام بِأَفْوَاهِهِمْ، قُلْتُ: «وَاللهُ مُتِمُّ نُورِهِ» قَالَ: وَاللهُ مُتِمُّ الْإِمَامَةِ، لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «الَّذِينَ آمَنُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا» فَالنُّورُ هُوَ الْإِمَامُ، قُلْتُ: «هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ» قَالَ: هُوَ الَّذِي أَمَرَ رَسُولَهُ بِالْوَلَايَةِ لِوَصِيِّهِ وَ الْوَلَايَةُ هِيَ دِينُ الْحَقِّ، قُلْتُ: «لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ» قَالَ: يُظْهِرُهُ عَلَى جَمِيعِ الْأَدْيَانِ عِنْدَ قِيَامِ الْقَائِمِ، قَالَ: يَقُولُ اللهُ: «وَاللهُ مُتِمُّ نُورِهِ»: وَلَايَةِ الْقَائِمِ «وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ» بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ، قُلْتُ: هٰذَا تَنْزِيلٌ؟ قَالَ: نَعَمْ أَمَّا هٰذَا الْحَرْفُ فَتَنْزِيلٌ وَأَمَّا غَيْرُهُ فَتَأْوِيلٌ.

(الصف ۶۱/۸ — تغابن ۶۴/۸ — توبہ ۹/۳۳)

قُلْتُ: «ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا» قَالَ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَمَّى مَنْ لَمْ يَتَّبِعْ رَسُولَهُ فِي وَلَايَةِ وَصِيِّهِ مُنَافِقِينَ وَجَعَلَ مَنْ جَحَدَ وَصِيَّهُ وَإِمَامَتَهُ كَمَنْ جَحَدَ مُحَمَّداً وَأَنْزَلَ بِذٰلِكَ قُرْآناً فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ (بِوَلَايَةِ وَصِيِّكَ) قَالُوا: نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللهِ وَاللهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ وَاللهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ (بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ) لَكَاذِبُونَ ۞ اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللهِ (وَ السَّبِيلُ هُوَ الْوَصِيُّ) إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۞ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا (بِرِسَالَتِكَ) وَ كَفَرُوا (بِوَلَايَةِ وَصِيِّكَ) فَطَبَعَ (اللهُ) عَلَى قُلُوبِهِمْ، فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ» قُلْتُ: مَا مَعْنَى لَا يَفْقَهُونَ؟ قَالَ: يَقُولُ: لَا يَعْقِلُونَ بِنُبُوَّتِكَ قُلْتُ: «وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ: تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللهِ»؟ قَالَ: وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْجِعُوا إِلَى وَلَايَةِ عَلِيٍّ يَسْتَغْفِرْ لَكُمُ النَّبِيُّ مِنْ ذُنُوبِكُمْ «لَوَّوْا رُؤُوسَهُمْ» قَالَ اللهُ: «وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ (عَنْ وَلَايَةِ عَلِيٍّ) وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ» عَلَيْهِ ثُمَّ عَطَفَ الْقَوْلَ مِنَ اللهِ بِمَعْرِفَتِهِ بِهِمْ فَقَالَ: «سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ، لَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَهُمْ، إِنَّ اللهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ» يَقُولُ: الظَّالِمِينَ لِوَصِيِّكَ.

(منافقون ۶۳/۳ — توبہ ۹/۸۷ — منافقون ۶۳/۵ — بقرہ ۲/۱۰۸)

بِذٰلِكَ أَهْلَ الْكِتَابِ وَالْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ ذَكَرَ اللهُ فَقَالَ: «وَلَا يَرْتَابُونَ» فِي الْوَلَايَةِ، قُلْتُ: «وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْبَشَرِ»؟ قَالَ: نَعَمْ وَلَايَةُ عَلِيٍّ عليه السلام، قُلْتُ: «إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُبَرِ»؟ قَالَ: الْوَلَايَةُ، قُلْتُ: «لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ»؟ قَالَ: مَنْ تَقَدَّمَ إِلَىٰ وَلَايَتِنَا أُخِّرَ عَنْ سَقَرَ وَمَنْ تَأَخَّرَ عَنَّا تَقَدَّمَ إِلَىٰ سَقَرَ «إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ»؟ قَالَ: هُمْ وَاللهِ شِيعَتُنَا، قُلْتُ: «لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ»(٦)؟ قَالَ: إِنَّا لَمْ نَتَوَلَّ وَصِيَّ مُحَمَّدٍ وَالْأَوْصِيَاءَ مِنْ بَعْدِهِ، وَلَا يُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ، قُلْتُ: «فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ»؟ قَالَ: عَنِ الْوَلَايَةِ مُعْرِضِينَ، قُلْتُ: «كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ»(٧)؟ قَالَ: الْوَلَايَةُ.

مدثر ٧٤/٣٥

قُلْتُ: قَوْلُهُ: «يُوفُونَ بِالنَّذْرِ»؟ قَالَ: يُوفُونَ لِلّٰهِ بِالنَّذْرِ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْهِمْ فِي الْمِيثَاقِ مِنْ وَلَايَتِنَا، قُلْتُ: «إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنْزِيلًا»(٩)؟ قَالَ: بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ عليه السلام تَنْزِيلًا، قُلْتُ: هٰذَا تَنْزِيلٌ؟ قَالَ: نَعَمْ ذَا تَأْوِيلٌ، قُلْتُ: «إِنَّ هٰذِهِ تَذْكِرَةٌ»؟ قَالَ: الْوَلَايَةُ، قُلْتُ: «يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ»؟ قَالَ: فِي وَلَايَتِنَا، قَالَ: «وَالظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا» أَلَا تَرَىٰ أَنَّ اللهَ يَقُولُ: «وَمَا ظَلَمُونَا وَلٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ» قَالَ: إِنَّ اللهَ أَعَزُّ وَأَمْنَعُ مِنْ أَنْ يَظْلِمَ أَوْ يَنْسِبَ نَفْسَهُ إِلَىٰ ظُلْمٍ وَلٰكِنَّ اللهَ خَلَطَنَا بِنَفْسِهِ فَجَعَلَ ظُلْمَنَا ظُلْمَهُ وَوَلَايَتَنَا وَلَايَتَهُ ثُمَّ أَنْزَلَ بِذٰلِكَ قُرْآنًا عَلَىٰ نَبِيِّهِ فَقَالَ: «وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ»(١١)، قُلْتُ: هٰذَا تَنْزِيلٌ؟ قَالَ: نَعَمْ.

دہر ٧٦/٧

قُلْتُ: «وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ»؟ قَالَ: يَقُولُ: وَيْلٌ لِلْمُكَذِّبِينَ يَا مُحَمَّدُ! بِمَا أَوْحَيْتُ إِلَيْكَ مِنْ وَلَايَةِ عَلِيٍّ [بن أبي طالب] عليه السلام «أَلَمْ نُهْلِكِ الْأَوَّلِينَ ۝ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْآخِرِينَ»(١) قَالَ: الْأَوَّلِينَ الَّذِينَ كَذَّبُوا الرُّسُلَ فِي طَاعَةِ الْأَوْصِيَاءِ «كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ»(٢) قَالَ: مَنْ أَجْرَمَ إِلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ وَرَكِبَ مِنْ وَصِيِّهِ مَا رَكِبَ، قُلْتُ: «إِنَّ الْمُتَّقِينَ»؟ قَالَ: نَحْنُ وَاللهِ وَشِيعَتُنَا لَيْسَ عَلَىٰ مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ غَيْرُنَا وَسَائِرُ النَّاسِ مِنْهَا بُرَآءُ، قُلْتُ: «يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا لَا يَتَكَلَّمُونَ... الْآيَةَ»(٣) قَالَ: نَحْنُ وَاللهِ الْمَأْذُونُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالْقَائِلُونَ صَوَابًا، قُلْتُ: مَا تَقُولُونَ إِذَا تَكَلَّمْتُمْ؟ قَالَ: نُمَجِّدُ رَبَّنَا وَنُصَلِّي عَلَىٰ نَبِيِّنَا وَنَشْفَعُ لِشِيعَتِنَا، فَلَا يَرُدُّنَا رَبُّنَا، قُلْتُ: «كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ»؟ قَالَ: هُمُ الَّذِينَ فَجَرُوا فِي حَقِّ الْأَئِمَّةِ وَاعْتَدَوْا عَلَيْهِمْ، قُلْتُ: «ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ»؟ قَالَ: يَعْنِي أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام، قُلْتُ: تَنْزِيلٌ؟ قَالَ: نَعَمْ.

طور ٥٢/١١
النبأ ٧٨/٣٨
مطففین ٨٣/٧

۱۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا وہ چاہتے ہیں کہ نور خدا کو پھونکوں سے بجھا دیں۔ فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے منہ سے نور ولایت امیرالمومنین کو بجھانا چاہتے ہیں۔

میں نے پوچھا اور اس آیت کا مطلب کیا ہے "اللہ اس کے نور کو پورا کر دے گا۔ فرمایا۔ اس سے مراد ہے امامت کی تکمیل جیسا کہ اس نے فرمایا ہے۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائے اور اس نور پر بھی جس کو ہم نے نازل کیا۔ پس یہاں نور سے مراد امام ہے۔

میں نے پوچھا اور اس آیت کا کیا مطلب ہے۔ اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسولؐ کو ہدایت اور دین برحق کے لئے بھیجا فرمایا۔ مطلب یہ ہے کہ اپنے رسولؐ کو ولایت کی وصیت کا حکم دیا اور ولایت ہی دین حق ہے۔

میں نے پوچھا اور اس آیت کا کیا مطلب ہے تاکہ وہ دین حق کو تمام ادیان پر غالب کرے۔ فرمایا۔ مطلب یہ ہے کہ قائم آل محمدؐ کے ظہور کے وقت تمام ادیان پر غالب کر دے۔ خدا فرماتا ہے اللہ اس کے نور کو پورا کرنے والا ہے" یعنی ولایت قائم کا، اگرچہ کافر لوگ ولایت علی کو ناپسند کریں۔

میں نے کہا یہ الفاظ تنزیل ہیں فرمایا پہلی آیت میں یریدون و نے لیطفئوا الخ میں تنزیل ہے اور دوسری آیت لیظہرہ میں تاویل ہے

میں نے کہا کیا مطلب ہے اس آیت کا وہ ایمان لائے پھر کفر کیا۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے منافقین میں ان لوگوں کو جنھوں نے اتباع نہ کیا، خدا کے رسولؐ کا، ان کے وصی کی ولایت کے متعلق اور خدا نے ان لوگوں کو جنھوں نے ولایت وصی سے انکار کیا مثل ان لوگوں کے قرار دیا ہے جنھوں نے محمدؐ کی نبوت سے انکار کیا اور قرآن میں فرمایا۔ اے محمد جب منافقین تمہارے پاس (تمہارے وصی کے بارے میں کچھ کہنے) آئیں اور کہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپؐ اللہ کے رسولؐ ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں لیکن اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافقین (ولایت علی کو ماننے کے متعلق) جھوٹے ہیں۔ اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے اس لئے وہ نہیں سمجھتے یعنی تمہاری نبوت ہی کو نہیں سمجھتے۔

میں نے کہا اس آیت کا کیا مطلب ہے آؤ تاکہ رسول خدا تمہارے لئے استغفار کریں تو حضرت نے فرمایا۔ جب ان سے کہا گیا کہ ولایت علیؑ کی طرف رجوع کرو، تاکہ رسولؐ تمہارے گناہوں کے لئے خدا سے استغفار کریں تو انھوں نے سر جھکا لئے، خدا فرماتا ہے اے رسولؐ تم نے دیکھا کہ وہ (ولایت علی) روگردانی کر رہے ہیں اور وہ تکبر کر رہے ہیں۔ پھر خدا کے کلام کا رُخ بدل کر کہا اے رسولؐ تم ان کے لئے استغفار کرو یا نہ کرو۔ اللہ ان کو ہرگز نہ بخشے گا۔ خدا قوم بدکار کی ہدایت نہیں کرتا۔ وہ کہتا ہے اے رسول یہ تمہارے وصی کے بارے میں ظلم کرنے والے ہیں۔

میں نے کہا۔ کیا مطلب ہے سورۂ الملک کی اس آیت کا، کیا وہ شخص جو اوندھے منہ راستہ چل رہا ہے زیادہ ہدایت یافتہ ہے یا وہ جو صراط مستقیم پر راستہ چلتا ہے۔ حضرت نے فرمایا یہ اللہ نے مثال دی ہے اس شخص کی جو ولایت علی کا منکر ہو اس

بِذٰلِكَ أَهْلَ الْكِتَابِ وَالْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ ذَكَرَ اللهُ فَقَالَ : وَلَا يَرْتَابُونَ فِي الْوَلَايَةِ ، قُلْتُ : « وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْبَشَرِ » ؟ قَالَ : نَعَمْ وَلَايَةُ عَلِيٍّ عليه السلام ، قُلْتُ : « إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُبَرِ » ؟ قَالَ : الْوَلَايَةُ ، قُلْتُ : «لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ» ؟ قَالَ : مَنْ تَقَدَّمَ إِلَىٰ وَلَايَتِنَا أُخِّرَ عَنْ سَقَرَ وَمَنْ تَأَخَّرَ عَنَّا تَقَدَّمَ إِلَىٰ سَقَرَ « إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ » ؟ قَالَ : هُمْ وَاللهِ شِيعَتُنَا ، قُلْتُ : « لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ »[6] ؟ قَالَ : إِنَّا لَمْ نَتَوَلَّ وَصِيَّ مُحَمَّدٍ وَالْأَوْصِيَاءَ مِنْ بَعْدِهِ ، وَلَا يُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ ، قُلْتُ : « فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ »[7] ؟ قَالَ : عَنِ الْوَلَايَةِ مُعْرِضِينَ ، قُلْتُ : « كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ » ؟ قَالَ : الْوَلَايَةُ .

مدثر ۷۴/۳۵

قُلْتُ : قَوْلُهُ : «يُوفُونَ بِالنَّذْرِ» ؟ قَالَ : يُوفُونَ لِلّٰهِ بِالنَّذْرِ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْهِمْ فِي الْمِيثَاقِ مِنْ وَلَايَتِنَا ، قُلْتُ : «إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنْزِيلاً »[9] ؟ قَالَ : بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ عليه السلام تَنْزِيلاً ، قُلْتُ : هٰذَا تَنْزِيلٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ ذَا تَأْوِيلٌ ، قُلْتُ : «إِنَّ هٰذِهِ تَذْكِرَةٌ» ؟ قَالَ : الْوَلَايَةُ ، قُلْتُ : «يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ» ؟ قَالَ : فِي وَلَايَتِنَا ، قَالَ : «وَالظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَاباً أَلِيماً» أَلَا تَرَىٰ أَنَّ اللهَ يَقُولُ : «وَمَا ظَلَمُونَا وَلٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ» قَالَ : إِنَّ اللهَ أَعَزُّ وَأَمْنَعُ مِنْ أَنْ يَظْلِمَ أَوْ يَنْسِبَ نَفْسَهُ إِلَىٰ ظُلْمٍ وَلٰكِنَّ اللهَ خَلَطَنَا بِنَفْسِهِ فَجَعَلَ ظُلْمَنَا ظُلْمَهُ وَوَلَايَتَنَا وَلَايَتَهُ ثُمَّ أَنْزَلَ بِذٰلِكَ قُرْآناً عَلَىٰ نَبِيِّهِ فَقَالَ : « وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ »[11] ، قُلْتُ : هٰذَا تَنْزِيلٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ .

دہر ۷۶/

قُلْتُ : «وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ» قَالَ : يَقُولُ : وَيْلٌ لِلْمُكَذِّبِينَ يَا مُحَمَّدُ ! بِمَا أَوْحَيْتُ إِلَيْكَ مِنْ وَلَايَةِ عَلِيٍّ [بن أبي طالب] عليه السلام « أَلَمْ نُهْلِكِ الْأَوَّلِينَ ۞ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْآخِرِينَ »[1] قَالَ : الْأَوَّلِينَ الَّذِينَ كَذَّبُوا الرُّسُلَ فِي طَاعَةِ الْأَوْصِيَاءِ « كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ »[2] قَالَ : مَنْ أَجْرَمَ إِلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ وَرَكِبَ مِنْ وَصِيِّهِ مَا رَكِبَ ، قُلْتُ : «إِنَّ الْمُتَّقِينَ» ؟ قَالَ : نَحْنُ وَاللهِ وَشِيعَتُنَا لَيْسَ عَلَىٰ مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ غَيْرُنَا وَسَائِرُ النَّاسِ مِنْهَا بُرَآءُ ، قُلْتُ : «يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفّاً لَا يَتَكَلَّمُونَ... الْآيَةَ »[3] قَالَ : نَحْنُ وَاللهِ الْمَأْذُونُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالْقَائِلُونَ صَوَاباً ، قُلْتُ : مَا تَقُولُونَ إِذَا تَكَلَّمْتُمْ ؟ قَالَ : نُمَجِّدُ رَبَّنَا وَنُصَلِّي عَلَىٰ نَبِيِّنَا وَنَشْفَعُ لِشِيعَتِنَا ، فَلَا يَرُدُّنَا رَبُّنَا ، قُلْتُ : «كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ» قَالَ : هُمُ الَّذِينَ فَجَرُوا فِي حَقِّ الْأَئِمَّةِ وَاعْتَدَوْا عَلَيْهِمْ ، قُلْتُ : «ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ» ؟ قَالَ : يَعْنِي أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قُلْتُ : تَنْزِيلٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ .

طور ۵۲/۱۱

النبأ ۷۸/۳۸

مطففین ۸۳/۷

سے اوندھے منہ چلے اور ان کے امر سے ہدایت یافتہ نہ ہوا اور دوسرا شخص وہ ہے جو صراطِ مستقیم پر چلے اور صراط مستقیم علی ہیں۔

میں نے کہا۔ کیا مطلب ہے اس آیت کا۔ یہ قول رسول کریمؐ ہے۔ فرمایا جبرئیلؑ جو خدا کی طرف سے لائے کہ ولایت علی کے بارے میں۔

میں نے کہا کہ اس آیت کا کیا مطلب ہے۔ وہ کسی شاعر کا کلام نہیں ہے کہ تم اس پر کم ایمان لائے۔ فرمایا۔ لوگوں نے کہا محمدؐ نے اپنے رب پر جھوٹ بولا ہے۔ خدا نے علی کے بارے میں ایسا نہیں کہا۔ پس خدا نے قرآن میں نازل فرمایا (ولایت علی) رب العالمین کی طرف سے نازل ہوئی ہے اگر محمد بعض باتوں میں غلط بیانی کرتے تو ہم کو داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ان کی رگ گردن کاٹ دیتے (الحاقہ) پھر کلام کا رخ بدل کر کہا بے شک (ولایت علی) متقیوں کے لئے تذکرہ ہے (تمام عالموں میں) اور ہم جانتے ہیں کہ تم میں سے بعض جھٹلانے والے ہیں اور بے شک علی کے بارے میں حرمت ہے کافروں کے لئے اور بے شک (ولایت علی) حق الیقین ہے (پس اے محمدؐ) تم رب عظیم کے نام کی تسبیح پڑھو، یعنی فرماتا ہے کہ اپنے اس رب عظیم کا شکر کرو جس نے تم کو یہ فضیلت عطا کی۔

میں نے کہا۔ سورۂ جن کی اس آیت کا کیا مطلب ہے "جب ہم نے ہدایت کو سنا تو ہم اس پر ایمان لے آئے" امام نے فرمایا۔ مراد یہ ہے کہ جو اپنے مولا کی ولایت پر ایمان لے آیا اسے نہ نقصان کا خوف ہے نہ ظلم کا۔ میں نے کہا کیا یہ الفاظ داخل تنزیل ہیں فرمایا نہیں داخل تاویل ہیں۔ میں نے کہا کیا مطلب ہے اس آیت کا۔ میں نہیں قدرت رکھتا تمہارے ضرر یا ہدایت پر فرمایا۔ امام علیہم السلام نے کہ رسول اللہ نے لوگوں کو ولایت علی کی طرف دعوت دی۔ قریش نے جمع ہو کر کہا۔ اے محمد آپ اس سے ہمیں معاف کر دیں۔ حضرت نے فرمایا یہ حکم اللہ کی طرف سے ہے میری طرف سے نہیں۔ انھوں نے تہمت لگائی اور حضرت کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے۔ اس پر خدا نے یہ آیت نازل کی۔ اور فرمایا۔ تم ان سے یہ بھی کہو (اگر میں خدا کی نافرمانی کروں) تو مجھے کون پناہ دے گا کوئی بھی نہ دیگا اور نہ میں اس کے سوا کوئی پناہ کی جگہ دیکھتا ہوں اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ۲۳/۷۲ یعنی میں تو خدا کی طرف سے اس کا پیغام پہنچانے کا ذمہ دار ہوں (سورہ جن) میں نے کہا یہ تنزیل ہیں۔ فرمایا ہاں۔ پھر خدا نے تاکیداً یہ بھی فرمایا۔ جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی (ولایت علی کے بارے میں) کریگا تو اس کے لئے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیگا۔ میں نے کہا جب وہ خدائی وعدہ کو پورا ہوتے دیکھیں گے تو اس وقت جانیں گے کہ بلحاظ نصرت کون کمزور ہے اور بلحاظ تعداد کون کم ہے یعنی یہ وعدہ پورا ہوگا حضرت حجت اور ان کے انصار کے ظہور کے وقت۔

میں نے کہا۔ اس آیت کا کیا مطلب ہے (مزمل) اے رسولؐ ان لوگوں کے کہنے پر صبر کرو۔ فرمایا جو کچھ تمہارے بارے میں کہتے ہیں اور ان کو بعنوان شائستہ اپنے سے الگ رکھو اور (اے محمد) مجھے ان لوگوں سے جو (تمہارے وصی کو) جھٹلانے ہیں نمٹ لینے دو اور ان کو تھوڑی سی مہلت دے دو، میں نے کہا کیا یہ تنزیل ہے۔ فرمایا ہاں۔

میں نے کہا سورہ المدثر کی اس آیت کا مطلب کیا ہے (پوری آیت یہ ہے۔ جہنم پر انیس فرشتے معین ہیں اور ہم نے تو جہنم کا نگہبان بس فرشتوں کو بنایا ہے اور ان کا یہ شمار کافروں کی آزمائش کے لئے مقرر کیا ہے تاکہ اہل کتاب (فوراً) یقین کر لیں (کیونکہ ان کی کتاب میں ایسا ہی ہے) اور مومنوں کا ایمان اور زیادہ ہو۔ امام نے فرمایا: تاکہ مومنین یقین کر لیں کہ خدا اور رسولؐ اور رسولؐ کا

وصی کا حق ہیں۔ میں نے کہا اس کا کیا مطلب ہے کہ ایمان والوں کا ایمان زیادہ ہو فرمایا۔ ولایت وصی سے ایمان زیادہ ہوگا میں نے کہا اور اس کا کیا مطلب ہے اہلِ کتاب اور ایمان والے شک نہ کریں فرمایا۔ علی کی ولایت میں، میں نے کہا یہ شک کیا تھا۔ فرمایا یہ شک اہلِ کتاب اور ان مومنوں سے جن کا ذکر اللہ نے کیا ہے متعلق نہیں کیونکہ ان کی ولایت میں شک نہیں تھا۔

میں نے کہا اس کا کیا مطلب ہے "نہیں ہے یہ مگر انسان کے لئے نصیحت" فرمایا۔ اس سے مراد ولایت علی۔

میں نے کہا اس آیت سے کیا مراد ہے " یہ ایک بہت بڑی ہے۔ فرمایا۔ اس سے مراد ولایت ہے۔

میں نے کہا۔ اس آیت سے کیا مراد ہے۔ تم میں سے جو چاہے مقدم ہو یا موخر، فرمایا۔ جس نے سبقت کی۔ ہماری ولایت کی طرف وہ روک دیا گیا جہنم سے اور جو پیچھے رہا۔ ہماری ولایت میں وہ سب سے پہلے جہنم میں ڈال دیا گیا۔"

میں نے پوچھا۔ اصحاب یمین سے کون مراد ہیں۔ فرمایا خدا کی قسم وہ ہمارے شیعہ ہیں میں نے پوچھا ہم نہیں تھے تو مصلّین سے کون مراد ہیں۔ فرمایا وہ لوگ جنھوں نے ولایت کو وصیٔ محمد اور ان کے بعد والے اوصیاء کی ولایت کو تسلیم نہ کیا اور ہم پر صلوٰۃ نہ بھیجی۔ میں نے پوچھا۔ اس سے کیا مراد ہے وہ تذکرہ سے روگردانی کرتے رہے میں نے پوچھا۔ اس سے کیا مراد ہے "بے شک وہ نصیحت ہے۔ فرمایا ولایت مراد ہے۔

میں نے کہا۔ اس سے کیا مراد ہے۔ وہ نذر کو وفا کرتے ہیں۔ فرمایا۔ نذر سے وہ مراد ہے جو روز میثاق ہماری ولایت کے متعلق تھی۔

میں نے کہا۔ اس آیت سے کیا مراد ہے ہم نے تم پر قرآن کو نازل کیا۔ فرمایا۔ اس سے تنزیل ولایت مراد ہے۔ میں نے کہا کیا یہ تنزیل ہے۔ فرمایا ہاں لیکن بتاویل یعنے بیان ہے آیات سابقہ کے متعلق۔

میں نے کہا اس آیت سے کیا مراد ہے فرمایا تذکرہ سے مراد ہے ولایت۔

میں نے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ اپنی رحمت میں جسے چاہتا ہے داخل کر لیتا ہے فرمایا اس سے مراد ہے ہماری ولایت' اور خدا نے فرمایا۔ اور ظالموں کے لئے دردناک عذاب تیار ہے کیا تم (راوی) نہیں غور کرتے کہ خدا نے فرمایا ہے کہ انھوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ انھوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا ہے پھر فرمایا۔ اللہ کی شان اس سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے کہ اس پر ظلم کیا جائے ظلم کی طرف اس کو نسبت دی جائے لیکن خدا نے اپنے نفس کے ساتھ ہم کو بھی شامل کر لیا ہے اور اس نے ہم پر ظلم ہونے کو اپنے اوپر ظلم قرار دیا ہے اور ہماری ولایت کو اپنی ولایت بتایا ہے پھر اپنے نبی پر قرآن کو نازل کیا اور فرمایا۔ ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ انھوں نے اپنے نفسوں پر خود ظلم کیا میں نے کہا جو آپ نے فرمایا ہے یہ تنزیل ہے فرمایا، ہاں۔

۹۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ : « وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكاً » قَالَ : يَعْنِي بِوَلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ، قُلْتُ : « وَ نَحْشُرُهُ يَوْمَ

طٰہ ۲۰/۱۲۴

طٰہٰ ۲۰/۱۲۴

الْقِيامَةِ أَعْمىٰ »؟ قالَ : يَعْنِي أَعْمَى الْبَصَرِ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَى الْقَلْبِ فِي الدُّنْيا عَنْ وَلايَةِ أَميرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ، قالَ : وَهُوَ مُتَحَيِّرٌ فِي الْقِيامَةِ يَقُولُ : «لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمىٰ وَقَدْ كُنْتُ بَصِيراً قالَ : كَذٰلِكَ أَتَتْكَ آياتُنا فَنَسِيتَها» قالَ : الْآياتُ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام «فَنَسِيتَها وَ كَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسىٰ » يَعْنِي تَرَكْتَها وَ كَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُتْرَكُ فِي النّارِ كَما تَرَكْتَ الْأَئِمَّةَ عليهم السلام : فَلَمْ تُطِعْ أَمْرَهُمْ وَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَهُمْ، قُلْتُ: « وَ كَذٰلِكَ نَجْزِي مَنْ أَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِآياتِ رَبِّهِ وَلَعَذابُ الْآخِرَةِ أَشَدُّ وَأَبْقىٰ »؟ قالَ : يَعْنِي مَنْ أَشْرَكَ بِوَلايَةِ أَميرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام غَيْرَهُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِآياتِ رَبِّهِ وَ تَرَكَ الْأَئِمَّةَ مُعانَدَةً فَلَمْ يَتَّبِعْ آثارَهُمْ وَلَمْ يَتَوَلَّهُمْ ، قُلْتُ : «اَللّٰهُ لَطِيفٌ بِعِبادِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشاءُ » ؟ قالَ : وَلايَةُ أَميرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ، قُلْتُ : «مَنْ كانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ »؟ قالَ : مَعْرِفَةُ أَميرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَالْأَئِمَّةِ « نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ »؟ قالَ: نَزِيدُهُ مِنْها ، قالَ : يَسْتَوْفِي نَصِيبَهُ مِنْ دَوْلَتِهِمْ « وَ مَنْ كانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيا نُؤْتِهِ مِنْها وَمالَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ »؟ قالَ : لَيْسَ لَهُ فِي دَوْلَةِ الْحَقِّ مَعَ الْقائِمِ نَصِيبٌ .

طٰہٰ ۲۰/۱۲۷ — شوریٰ ۴۲/۱۹ — شوریٰ ۴۲/۲۰

۹۲۔ میں نے پوچھا کیا مراد ہے اس آیت میں عذاب ہو جھٹلانے والوں پر۔ فرمایا، مراد یہ ہے کہ لے محمدؐ ولایت علیؑ کے بارے میں جو تم پر وحی کی ہے اس کے جھٹلانے والوں پر عذاب ہوگا۔ پھر فرماتا ہے کیا ہم نے اوّلین کو اور ان کے بعد آخرین کو ہلاک نہیں کیا اوّلین سے مراد وہ لوگ ہیں جنھوں نے اوصیاء کی اطاعت میں مرسلین کو جھٹلایا تھا اور ہم مجرمین کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں پھر حضرت نے فرمایا۔ مجرم سے مراد مجرم آل محمد ہیں جنھوں نے آنحضرت کے وصی کے ساتھ کیا جو کیا۔

میں نے پوچھا متقین سے کون مراد ہیں۔ فرمایا۔ ہم اور ہمارے شیعہ، ہمارے علاوہ دوسرے لوگ ملت ابراہیم پر نہیں اور وہ لوگ اس ملت سے الگ ہیں۔

میں نے کہا۔ سورۂ نبار کی اس آیت کا مطلب کیا ہے۔ اس روز روح اور ملائکہ صف بہ صف کھڑے ہوں گے الخ۔
فرمایا امام علیہ السلام نے، اس سے مراد یہ ہے کہ روز قیامت ہم کو کلام کرنے کی اجازت ہوگی اور ہم سچ بات کہنے والے ہوں گے
میں نے کہا جب آپ کلام کریں گے تو کیا کہیں گے فرمایا۔ ہم خدا کی تحمید و تمجید کریں گے اور اپنے نبی پر درود بھیجیں گے اور اپنے شیعوں کی شفاعت کریں گے۔ ہمارا رب اس کو رد نہ کریگا۔ میں نے پھر یہ آیت پڑھی۔ کتاب فجار سجین میں ہے۔ فرمایا یہ فجار وہ لوگ ہیں جنھوں نے حق آئمہ غصب کیا اور ان پر ظلم روا رکھا۔ پھر میں نے یہ آیت پڑھی۔ یہ ہے وہ جسے تم جھٹلایا کرتے تھے فرمایا جسے وہ لوگ جھٹلاتے تھے اس سے مراد ہیں امیرالمومنین۔ میں نے کہا کیا یہ تنزیل ہے۔ فرمایا۔ ہاں۔

ابوبصیر نے اس آیت کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ جس نے میرے ذکر سے روگردانی کی تو بے شک اس کی روزی تنگ ہوگئی۔ فرمایا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ولایت امیرالمومنین سے روگردانی کی۔ میں نے پوچھا اور اس کا کیا مطلب ہے

ہم اس کو قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے۔ فرمایا۔ مراد یہ ہے کہ آخرت میں وہ اندھا محشور ہوگا اور دنیا میں دل کا اندھا بنا رہے گا ولایت علی کو نہ ماننے کی وجہ سے اور قیامت میں وہ متحیر ہوگا اور کہے گا خدا وندا تو نے مجھے اندھا کیوں محشور کیا۔ خدا کہے گا تو نے ہماری آیات کو بھلا دیا تھا۔ فرمایا امام نے وہ آیات آئمہ علیہم السلام ہیں تو نے ان کو چھوڑا ہے آج تو جہنم میں ڈالا جائے گا کیوں کہ تو نے آئمہ کی ولایت کو ترک کیا تھا تو نے ان کے حکم کی اطاعت نہ کی اور ان کی بات کو کان لگا کر سنا نہیں۔

ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں اس کو جو حد سے بڑھے اور اپنے رب کی آیات پر ایمان نہ لائے اور عذاب آخرت بہت سخت اور دائمی ہے اور اس نے آئمہ کو از روئے عداوت ترک کیا۔ ان کے آثار کی پیروی نہ کی اور انھیں دوست نہ رکھا۔ پھر میں نے یہ آیت پڑھی۔ اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے وہ جس کو چاہتا ہے رزق دیتا ہے فرمایا یہ رزق ولایت امیرالمومنین ہے میں نے پھر یہ آیت پڑھی۔ جو کوئی آخرت کے فائدے کو چاہتا ہے فرمایا۔ جو ولایت امیرالمومنین حاصل کرتا ہے ہم اس کے فائدے میں زیادتی کر دیتے ہیں یعنی اس کے دینی ثواب کو بڑھا دیتے ہیں اور جو دنیوی فائدہ چاہتا ہے ہم اسے وہی دیتے ہیں اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ یعنی دولت حق میں قائم آل محمدؐ کے ساتھ اسے کوئی حصّہ نہ ملے گا۔

توضیح: گزشتہ آیات میں جو تفسیر و تاویل امامؑ نے بیان فرمائی ہے وہ اہل قرآن نہیں بلکہ ان آیات کا باطنی مفہوم ہے جس تک ظاہر بینوں کی رسائی نہیں یہ تو خدا نے اپنے رسولؐ کو بتایا اور ان کے بعد یہ تفسیر ایک امام نے دوسرے کو بتائی بعض آیات کے متعلق سائل نے اس مفہوم کو جو امام نے بیان کیا۔ یہ سوال کیا ہے کہ کیا یہ تنزیل ہے امام نے فرمایا ہاں یہ تنزیل ہے لیکن موجودہ قرآن میں یہ الفاظ نہیں پس یا تو یہ کہا جائے کہ قرآن جمع کرنے والوں نے ان الفاظ کو ساقط کر دیا ہے لیکن فحول علما کا اس پر اتفاق رائے ہے کہ موجودہ قرآن سے کچھ کم نہیں ہوا۔ لہٰذا دوسری صورت یہ ہوگی کہ اس مفہوم کا رسولؐ کو القا ہوا تنزیل ہوئی لیکن وہ الفاظ جزو آیت نہیں تھے بلکہ بطور تفسیر یا تاویل کے تھے چونکہ رسولؐ نے ان کو اپنی طرف سے اضافہ نہیں کیا۔ لہٰذا تنزیلی صورت میں تو ہے لیکن آیات کا جزو نہیں کہے جاتے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ایک سو آٹھواں باب

وہ لطائف کلمات جو جامع روایات ولایت ہیں

(بابٌ) ۱۰۸

فِيهِ نُتَفٌ وَجَوَامِعُ مِنَ الرِّوَايَةِ فِي الْوَلَايَةِ

۱ ـــ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكُلَيْنِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ اللهَ

أَخَذَ مِيثَاقَ شِيعَتِنَا بِالْوَلَايَةِ وَهُمْ ذَرٌّ، يَوْمَ أَخَذَ الْمِيثَاقَ عَلَى الذَّرِّ وَالْإِقْرَارَ لَهُ بِالرُّبُوبِيَّةِ وَلِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله بِالنُّبُوَّةِ.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے، خداوند عالم نے ہمارے شیعوں سے ہماری ولایت کا اقرار لیا ہے جبکہ وہ عالم ذر میں تھے اس نے ان سے اسی وقت اپنی ربوبیت اور حضرت رسول خدا کی نبوت کا بھی اقرار لے لیا تھا۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام؛ وَعَنْ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ خَلَقَ الْخَلْقَ، فَخَلَقَ مَا أَحَبَّ مِمَّا أَحَبَّ وَكَانَ مَا أَحَبَّ أَنْ خَلَقَهُ مِنْ طِينَةِ الْجَنَّةِ وَخَلَقَ مَا أَبْغَضَ مِمَّا أَبْغَضَ، وَكَانَ مَا أَبْغَضَ أَنْ خَلَقَهُ مِنْ طِينَةِ النَّارِ، ثُمَّ بَعَثَهُمْ فِي الظِّلَالِ: فَقُلْتُ: وَأَيُّ شَيْءٍ الظِّلَالُ؟ قَالَ: أَلَمْ تَرَ إِلَى ظِلِّكَ فِي الشَّمْسِ شَيْءٌ وَلَيْسَ بِشَيْءٍ، ثُمَّ بَعَثَ اللهُ فِيهِمُ النَّبِيِّينَ يَدْعُونَهُمْ إِلَى الْإِقْرَارِ بِاللهِ وَهُوَ قَوْلُهُ: «وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللهُ» ثُمَّ دَعَاهُمْ إِلَى الْإِقْرَارِ بِالنَّبِيِّينَ، فَأَقَرَّ بَعْضُهُمْ وَأَنْكَرَ بَعْضُهُمْ، ثُمَّ دَعَاهُمْ إِلَى وَلَايَتِنَا فَأَقَرَّ بِهَا وَاللهِ مَنْ أَحَبَّ وَأَنْكَرَهَا مَنْ أَبْغَضَ وَهُوَ قَوْلُهُ: «فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ» ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: كَانَ التَّكْذِيبُ ثَمَّ.

زخرف ۸۷/۴۳

یونس ۷۴/۱۰

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے، خدا نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا۔ پس پہلے پیدا کیا۔ ان کو جن کو وہ دوست رکھتا اور جن کو وہ دوست رکھتا تھا ان کو پیدا کیا۔ طینت جنت سے اور جن کو وہ دشمن رکھتا تھا۔ انھیں پیدا کیا اس چیز سے جسے وہ دوست نہ رکھتا تھا یعنی ان کو پیدا کیا طینت نار سے۔ پھر ان دونوں کو سایہ میں رکھا۔ میں نے کہا سایہ کیا چیز ہے کیا تم نے اپنے سایہ کو دھوپ میں نہیں دیکھا وہ کوئی شے ہے لیکن وہ کوئی شے نہیں ہے یعنی اس کی حقیقت کو جو پوشیدہ ہے نہیں سمجھ سکتے۔ وہ ایک غیر مادی چیز ہے۔ پھر خدا نے نبیوں کو ان کے پاس بھیجا اور انھوں نے اقرار باللہ کی دعوت دی۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے اگر تم ان سے پوچھو کہ تمہیں کس نے پیدا کیا ہے تو وہ کہیں گے اللہ نے پھر ان کو نبیوں کے اقرار کی دعوت دی گئی بعض نے اقرار کیا اور بعض نے انکار کیا۔ پھر ہماری ولایت کی دعوت دی گئی پس جنھوں نے ہمیں دوست رکھا۔ انھوں نے اقرار کیا اور جنھوں نے ہم سے بغض رکھا انھوں نے انکار کیا اور وہ لوگ ایمان نہ لائے جنھوں نے اول روز ہی ہماری تکذیب کر دی تھی پھر امام نے فرمایا یہ تکذیب وہیں ہوئی تھی

۳ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ رِزْقٍ الْغُمْشَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: وَلَايَتُنَا وَلَايَةُ اللهِ الَّتِي لَمْ يَبْعَثْ نَبِيّاً قَطُّ إِلَّا بِهَا.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ہماری ولایت ہے خدا نے کسی نبی کو نہیں بھیجا مگر اس کے ساتھ۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ عَبْدِالْأَعْلَى قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَا مِنْ نَبِيٍّ جَاءَ قَطُّ إِلَّا بِمَعْرِفَةِ حَقِّنَا وَتَفْضِيلِنَا عَلَى مَنْ سِوَانَا .

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ کوئی نبی نہیں آیا۔ مگر اس نے ہمارے حق کی معرفت کرائی اور ہماری فضیلت ہمارے غیر پر ثابت کرائی۔

٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : وَاللهِ إِنَّ فِي السَّمَاءِ لَسَبْعِينَ صَفّاً مِنَ الْمَلَائِكَةِ ، لَوِاجْتَمَعَ أَهْلُ الْأَرْضِ كُلُّهُمْ يُحْصُونَ عَدَدَ كُلِّ صَفٍّ مِنْهُمْ مَا أَحْصَوْهُم وَإِنَّهُمْ لَيَدِينُونَ بِوَلَايَتِنَا .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ واللہ آسمان میں ملائکہ کی ستّر صفیں ہیں اگر تمام اہل زمین جمع ہو کر شمار کرنا چاہیں تو شمار نہیں کر سکتے یہ سب تقرب حاصل کرتے ہیں ہماری ولایت سے۔

٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : وَلَايَةُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَكْتُوبَةٌ فِي جَمِيعِ صُحُفِ الْأَنْبِيَاءِ وَلَنْ يَبْعَثَ اللهُ رَسُولاً إِلَّا بِنُبُوَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ وَصِيَّةِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۶۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ تمام صحف انبیاء میں ولایت علی کا ذکر تھا خدا نے کوئی رسول ایسا نہیں بھیجا جو نبوت محمدؐ اور وصایت علی کا مقرنہ ہو۔

٧ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ قَالَ : حَدَّثَنَا يُونُسُ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ نَصَبَ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَماً بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ ، فَمَنْ عَرَفَهُ كَانَ مُؤْمِناً وَمَنْ أَنْكَرَهُ كَانَ كَافِراً وَمَنْ جَهِلَهُ كَانَ ضَالّاً وَمَنْ نَصَبَ مَعَهُ شَيْئاً كَانَ مُشْرِكاً وَمَنْ جَاءَ بِوَلَايَتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ .

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے، خدا نے علی کو ایک نشان قرار دیا ہے اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان، جس نے ان کو پہچان لیا وہ مومن ہے جس نے انکار کیا وہ کافر ہے اور جو ان سے جاہل رہا وہ گمراہ ہے اور جس نے ان کے ساتھ کسی اور کو قرار دیا وہ مشرک ہے اور جو ان کی ولایت کے ساتھ قیامت میں آئے گا وہ داخل جنت ہوگا۔

٨ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنانٍ ، عَنْ أَبي حَمْزَةَ قالَ : سَمِعْتُ أَبا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام بابٌ فَتَحَهُ اللهُ ، فَمَنْ دَخَلَهُ كانَ مُؤْمِناً وَمَنْ خَرَجَ مِنْهُ كانَ كافِراً وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ فيهِ وَلَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ كانَ فِي الطَّبَقَةِ الَّذينَ قالَ اللهُ تَبارَكَ وَتَعالى : لِي فيهِمُ الْمَشِيَّةُ .

۸۔ ابوحمزہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا۔ علی وہ دروازہ ہیں جس کو اللہ نے کھولا ہے جو اس میں داخل ہوا وہ مومن ہے اور جو اس سے خارج ہوا وہ کافر ہے اور جو نہ داخل ہوا نہ خارج ہوا وہ اس طبقہ میں ہے جس کے متعلق خدا نے کہا ہے کہ اس کے لئے میری مشیت ہے چاہے بخشوں چاہے نہ بخشوں۔

٩ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِئابٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ أَعْيَنَ قالَ : كانَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللهَ أَخَذَ ميثاقَ شيعَتِنا بِالْوَلايَةِ لَنا وَهُمْ ذَرٌّ ، يَوْمَ أَخَذَ الْميثاقَ عَلَى الذَّرِّ ، بِالْإِقْرارِ لَهُ بِالرُّبُوبِيَّةِ وَلِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله بِالنُّبُوَّةِ وَعَرَضَ اللهُ جَلَّ وَعَزَّ عَلى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله أُمَّتَهُ فِي الطّينِ وَهُمْ أَظِلَّةٌ وَ خَلَقَهُمْ مِنَ الطّينَةِ الَّتي خُلِقَ مِنْها آدَمُ وَ خَلَقَ اللهُ أَرْواحَ شيعَتِنا قَبْلَ أَبْدانِهِمْ بِأَلْفَيْ عامٍ وَعَرَضَهُمْ عَلَيْهِ وَعَرَّفَهُمْ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وَعَرَّفَهُمْ عَلِيّاً وَنَحْنُ نَعْرِفُهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ .

۹۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے سنا، خدا نے عالم ذر میں ہمارے شیعوں سے ہماری ولایت کا عہد لیا اور اپنی ربوبیت اور حضرت رسول خدا کی نبوت کا اور خدا نے پیش کیا امت محمد کو مٹی کی صورت میں درآنحالیکہ وہ سایہ میں تھے اور پیدا کیا ان کو اس مٹی سے جس سے آدم کو پیدا کیا تھا اور ہمارے شیعوں کی روح کو ان کے ابدان کے پیدا کرنے سے دو ہزار برس پہلے پیدا کیا اور ان کو آنحضرتؐ پر پیش کیا اور رسول اللہؐ کا تعارف ان سے کرایا اور علی علیہ السلام کو بھی پہچنوایا اور ہم اپنے شیعوں کو ان کے طرز کلام سے پہچان لیتے ہیں۔

ایک سو نوواں باب

آئمہ علیہم السلام کا اپنے دوستوں کو پہچاننا اور وقتی مصالح کے لحاظ سے ہدایت کرنا

(بابٌ) ۱۰۹

فِي مَعْرِفَتِهِمْ أَوْلِيَاءَهُمْ وَالتَّفْوِيضِ إِلَيْهِمْ

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَنَّ رَجُلاً جَاءَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَهُوَ مَعَ أَصْحَابِهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ: أَنَا وَاللهِ أُحِبُّكَ وَأَتَوَلَّاكَ، فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: كَذَبْتَ، قَالَ بَلَى وَاللهِ إِنِّي أُحِبُّكَ وَأَتَوَلَّاكَ، فَكَرَّرَ ثَلَاثاً. فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: كَذَبْتَ، مَا أَنْتَ كَمَا قُلْتَ، إِنَّ اللهَ خَلَقَ الْأَرْوَاحَ قَبْلَ الْأَبْدَانِ بِأَلْفَيْ عَامٍ ثُمَّ عَرَضَ عَلَيْنَا الْمُحِبَّ لَنَا، فَوَاللهِ مَا رَأَيْتُ رُوحَكَ فِيمَنْ عُرِضَ، فَأَيْنَ كُنْتَ؟ فَسَكَتَ الرَّجُلُ عِنْدَ ذَلِكَ وَلَمْ يُرَاجِعْهُ.

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: كَانَ فِي النَّارِ

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک شخص چند ساتھیوں کو لے کر امیرالمومنین کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ میں آپ کا دوست ہوں امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ تو جھوٹا ہے اس نے تین بار یہی کہا کہ میں آپ کا دوست ہوں امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا تو جھوٹا ہے جیسا تو کہہ رہا ہے ایسا نہیں ہے خدا نے خلقت اجسام سے دو ہزار برس پہلے ارواح کو پیدا کیا پھر ہمارے سامنے پیش کیا ان لوگوں کو جو ہمارے دوست تھے خدا کی قسم ان میں سے میں نے تیری روح کو نہیں دیکھا تو اس وقت کہاں تھا یہ سن کر وہ چپ ہو گیا اور حضرت کے پاس نہ آیا۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّا لَنَعْرِفُ الرَّجُلَ إِذَا رَأَيْنَاهُ بِحَقِيقَةِ الْإِيمَانِ وَحَقِيقَةِ النِّفَاقِ.

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ ہم ہر شخص کو دیکھتے ہی پہچان لیتے ہیں کہ وہ صاحب ایمان ہے یا صاحب نفاق۔

٣ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ، عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الْإِمَامِ: فَوَّضَ اللهُ إِلَيْهِ كَمَا فَوَّضَ إِلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ . وَذٰلِكَ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَأَجَابَهُ فِيهَا وَسَأَلَهُ آخَرُ عَنْ تِلْكَ الْمَسْأَلَةِ فَأَجَابَهُ بِغَيْرِ جَوَابِ الْأَوَّلِ ، ثُمَّ سَأَلَهُ آخَرُ فَأَجَابَهُ بِغَيْرِ جَوَابِ الْأَوَّلَيْنِ ، ثُمَّ قَالَ : «هٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ (أَعْطِ) بِغَيْرِ حِسَابٍ» وَ هٰكَذَا هِيَ فِي قِرَاءَةِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : قُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللهُ فَحِينَ أَجَابَهُمْ بِهٰذَا الْجَوَابِ يَعْرِفُهُمُ الْإِمَامُ ؟ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ أَمَا تَسْمَعُ اللهَ يَقُولُ : «إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ» وَهُمُ الْأَئِمَّةُ « وَ إِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ مُقِيمٍ» لَا يَخْرُجُ مِنْهَا أَبَداً ، ثُمَّ قَالَ لِي : نَعَمْ إِنَّ الْإِمَامَ إِذَا أَبْصَرَ إِلَى الرَّجُلِ عَرَفَهُ وَ عَرَفَ لَوْنَهُ وَ إِنْ سَمِعَ كَلَامَهُ مِنْ خَلْفِ حَائِطٍ عَرَفَهُ وَعَرَفَ مَا هُوَ ، إِنَّ اللهَ يَقُولُ : «وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْعَالِمِينَ» وَهُمُ الْعُلَمَاءُ ، فَلَيْسَ يَسْمَعُ شَيْئاً مِنَ الْأَمْرِ يَنْطِقُ بِهِ إِلَّا عَرَفَهُ ، نَاجٍ أَوْ هَالِكٌ ، فَلِذٰلِكَ يُجِيبُهُمْ بِالَّذِي يُجِيبُهُمْ

ص ۳۸/۳۹ — روم ۳۰/۲۲

۳۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا۔ اللہ نے امام کو وہی علم سپرد کیا ہے جو سلیمان بن داوٗدؑ کے سپرد تھا فرمایا ہاں راوی کہتا ہے یہ میں نے اس لئے پوچھا کہ ایک شخص نے امام علیہ السلام سے ایک مسئلہ پوچھا۔ حضرت نے اس کا جواب دیا دوسرے نے بھی وہی پوچھا۔ آپ نے اس کو پہلے جواب سے علٰحدہ جواب دیا تیسرے آدمی نے بھی وہی پوچھا۔ آپ نے اس کو جواب دیا۔ تو وہ پہلے دو جوابوں سے الگ تھا پھر یہ آیت سورہ ص کی تلاوت فرمائی (خدا نے سلیمانؑ سے کہا) یہ ہماری عطا ہے پس کُل دے دو یا بغیر حساب کے کچھ دے دو قرأت علی میں یوں ہے جب یہ سنا تو میں نے اللہ آپ کی حفاظت کرے، جب حضرت نے ان لوگوں کو یہ جواب دیئے تو انھوں نے امام کو پہچانا۔

توضیح: سورۂ ص میں آیت یوں ہے فامنن او امسک اس میں اعط نہیں۔ امام نے جو یہ فرمایا کہ قرأت علی میں یہی ہے تو اس کا مطلب یہی ہے کہ علیؑ نے امسک کی تفسیر اعط فرمائی اور مراد ہے بعض کو دینا اور بعض کو نہ دینا۔ بالکل نہ دینا مراد نہیں۔

امام نے فرمایا سبحان اللہ خدا کا یہ قول تم نے نہیں سنا، بے شک اس میں صاحبان فراست کے لئے نشانیاں ہیں اس آیت میں متوسمین سے مراد ائمہ ہیں اور یہی قائم رہنے والا راستہ ہے اور یہ راستہ ہمارے استنباط سے کبھی نہیں نکلتا۔ امام نے پھر فرمایا۔ امام جب کسی شخص کی طرف دیکھتا ہے تو اس کو پہچان لیتا ہے اور اس کی ماہیت سے واقف ہوتا ہے خدا فرماتا ہے اور اس آیات میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا اور لوگوں کی مختلف زبانیں قرار دیں اور مختلف رنگ عطا کئے، بیشک اس میں عالمین کے لئے خدا کی نشانیاں ہیں فرمایا یہ لوگ علما (آئمہ) جو کوئی کچھ بولتا ہے وہ اس کو پہچان لیتے ہیں کہ یہ ناجی ہے یا ہلاک ہونیوالا ہے لہذا اسی کے لحاظ سے اس کو جواب دیتے ہیں۔

ختم شد